۷۸۶
۹۲

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

پ۲۲ سورۃ الاحزاب ۵۶

"رواہ الترمذی"

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً ۔ حدیث

تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار

فوائد و فضائل درود پاک

بر سیدِ لولاک صلی اللہ علیک وسلم

○

تالیفِ لطیف، تصنیفِ منیف

مدّاحِ رسول حضرت مولانا الحافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی
خطیبِ اعظم جامع مسجد قدسیہ رضویہ - چوک محمود غزنوی روڈ ○ لاہور

ناشر

المکتبہ نقشبندیہ مجددیہ ۶، المصطفےٰ ۴ رضویہ سٹریٹ کلفٹن کالونی ○ لاہور

" جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں "

81418
81418

کتاب	:	تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم
تصنیف	:	مدّاح رسول الحاج مولانا محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی،
باہتمام و سرپرستی	:	خلیفہ السید محمد افتخار احمد نقشبندی مجددی آستانہ عالیہ سرہند شریف
سرورق	:	صوفی خورشید عالم چشتی سدیدی
کتابت	:	قاضی نثار النبی خوشنویس " عربی - اردو "
درستیِ اغلاط	:	محمد احسن محمود انجینئر، حاجی عبدالرزاق، مختار احمد مغل محمد عطاء المصطفیٰ، السید احمد علی نقشبندی مجددی،
ترتیب و تزئین	:	
اشاعتِ اوّل	:	۵۰۰ تعداد
صفحات	:	۵۷۶
مطبع	:	نقوش پریس اردو بازار لاہور " پاکستان "
ہدیہ	:	دو سو روپیہ

ملنے کا پتہ

۱۔ مکتبہ نقشبندیہ مجددیہ - ۶، المصطفیٰ - ۴، رضویہ سٹریٹ - کلفٹن کالونی. لاہور
۲۔ جامع مسجد قدسیہ رضویہ - چوک محمود غزنوی روڈ - لاہور
۳۔ آستانہ عالیہ دربار مجددیہ سرہند شریف. ریاست پٹیالہ " انڈیا "
۴۔ آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موضوعِ کتاب

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

☆ بے شک اَللہ اَور اُس کے فرشتے دُرُود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے نبی پر
اے ایمان والو! اُن پر دُرُود اور خُوب سَلام بھیجو۔ " پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۵۶ "

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

○ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ صَلٰوۃَ الْمُصَلِّیْنَ عَلَیْکَ مِمَّنْ غَابَ عَنْکَ وَمَنْ یَّاْتِیْ بَعْدَکَ مَا حَالُھُمَا عِنْدَکَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَ اَعْرِفُھُمْ وَ تُعْرَضُ عَلَیَّ صَلٰوۃَ غَیْرِھِمْ عَرْضًا ○

☆ عرض کیا گیا یا رسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ خبر دیجیے اُن لوگوں کے دُرُود شریف سے جو دُرُود شریف بھیجتے ہیں آپ پر اَور جو آپ سے غائب ہیں۔ اَور جو آئیں گے آپ کے بعد۔ کیا حال ہے اُن دونوں کا آپ کے نزدیک؟ فرمایا کہ میں خُود سُنتا ہُوں دُرُود شریف اپنے اہلِ مَحبّت کا اَور پہچانتا ہُوں اُنکو اَور پیش ہوتے ہیں میرے پاس دُرُود شریف غیر مَحبّت والوں کے فرشتوں کے ذریعہ سے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ مَلَأْتَ قَلْبَہٗ مِنَ الْجَلَالِ وَعَیْنَہٗ مِنَ الْجَمَالِ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مُّؤَیَّدًا مَّنْصُوْرًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ط

Marfat.com

یا اللہ
جل شانک

یا رسول اللہ
صلی اللہ علیک وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرِ عقیدت

اے شہنشاہِ دوعالم! ہوں آپ پر لاکھوں سلام
ہر دم ہوں درود آپ پر اے بدرُ الدُّجیٰ

اِک نظر کی آرزُو میں ہے جہانِ آرزُو
اِک نظر بہرِ کرم اُمّی اَبیٰ روحی فِدا

ہر زمان ہر لحظہ تیرے حُسن کی تکریم میں
قُدسیوں کا وِرد ہے صَلِّ عَلیٰ صَلِّ عَلیٰ

واسطہ اُن دُرودوں اور سلاموں کا شہا
بھیجتا ہے تجھ پر جو خود مالکِ ارض وسما

اے شفیعَ المُذنبین اے رحمۃً لّلعٰلمین
مَیں خطا کی انتہا ہوں تو عطا کی انتہا

یا محمّدؐ مصطفےٰ! آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک
حق نے جس کو کچھ ملا تیری بدولت ہی ملا

"ترمذی"

وقتِ آخر اپنے عنایتؔ پہ بھی عنایت ہو
صُورت ہو دِل میں تری دُرود ہو لب پہ ترا

○

عَلیٰ نَبِیِّنَا الکَرِیمِ وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسلِیم ط

محمّد عنایت اللہ
۳۶۵۴

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین کتاب مستطاب تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

عنوان	صفحہ
نقشِ جمیل، تقریظ انتساب	
روضۃ الاوّل ب۱	
آیتِ کریمہ درود شریف	۱
معنیٔ صلوٰۃ	۴
نور صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲
حدیثِ پاک "عمر شریف"	۱۸
حدیثِ پاک "علماء امتی"	۲۱
ازالۂ وہم	۲۹
قولِ فیصل	۳۲
سجدہ اور قرب	۳۶
خلاصۂ کلام	۳۸
نماز کے تشہد میں سلام	۴۰
جسمانی زندگی سے زندہ تر	۴۵
ترک الصلوٰۃ الی النبی المختار ب۲	۵۳
حکمت جلیلہ	۵۸
فاعتبروا یا اولی الابصار واقعات	۶۰
درود شریف کی علاماتِ مکروہ	۶۴
فضیلتِ اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۶۸
روضۃ الثانیہ ب۱	
چالیس احادیثِ مبارکہ	
حدیثِ پاک فضیلت درود شریف	۷۱
حدیثِ نور	۷۴

عنوان	صفحہ
درود شریف کا نور اور خوشبو	۷۶
حیاتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۷۹
ردِ روح کی توجیہات اور مفہوم	۸۲
منافق، جہنمی، ذلیل، بخیل، شقی لئیم	۸۹
حدیثِ پاک حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ	۹۱
تحقیق لفظِ آل واہلبیتِ اطہار	۱۰۰
اصطلاحِ پنجتن پاک	۱۰۴
آدابُ الصلوٰۃ والسلام ومنوب ۲	۱۰۷
درود شریف پڑھنے کے مقامات	۱۰۹
قسم ذاتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ب۳	۱۱۵
اعضاء شریفہ عظیمہ کریمہ کا تذکرہ	۱۱۹
عظمت صفاتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ب۴	۱۲۱
حاضر ناظر	۱۲۳
عظمت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ب۵	۱۳۱
سورۃ الکوثر	۱۳۵
تحفے سفید عمامہ اور سفید داڑھی	۱۳۶
توقیرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم واقعات	۱۳۹
روضۃ الثالثہ ب۱	
تقبیلِ اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۵
بوسہ کی قسمیں	۱۴۵
حکمت	۱۴۹
تقبیلُ الابہامین	۱۵۰

Marfat.com

عنوان	صفحہ
حجرِ اسود کا بوسہ اور استلام	۱۵۵
نعلین مقدس ب۲	۱۵۹
اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ب۳	۱۶۱
اطاعت اور اتباع میں فرق	۱۶۵
یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ	۱۶۷
اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ب۴	۱۷۲
کُلِ حکمت	۱۷۴
اصل دینِ شریعتِ مطہرہ پر عمل ہے	۱۷۷
اقوالِ حکمت اور آداب	۱۸۰
اہلِ سنت وجماعت	۱۸۲
آدابِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ب۶	۱۸۵
پند	۱۸۹
فضیلتِ صحابہ عظام اور ادب	۱۹۲
باغِ مصطفویہ کے خوشنما شگفتہ پھول	۱۹۴
فتویٰ: گستاخِ صحابہ بے ایمان ہے۔	۱۹۶
اصطلاحِ شرع میں صحابی کسے کہتے ہیں	۱۹۷
متعلقاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ب۷	۱۹۹
حضرت دحیہ بن کلبی رضی اللہ عنہ	۲۰۳
مومن اور منافق	۲۰۶
رضاءِ محبوب اور تحویلِ قبلہ	۲۰۹
خواجہ اویس قرنی علیہ الرحمۃ	۲۱۲
حدیثِ قدسی "فقراء"	۲۱۴
خوشبوئے محبت	۲۱۵
علامتِ محبت	۲۱۹

عنوان	صفحہ
ازواجِ مطہرات پر درود وسلام ب۸	۲۲۳
روضۃ الرابعہ باب۱	
معجزاتُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۲۵
معجزہ النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۲۵
معجزہ قرآن پاک	۲۲۷
معجزہ معراجُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۲۹
معجزہ شقُ القمر	۲۳۰
معجزہ رجعتِ شمس	۲۳۱
معجزہ احیاءِ موتیٰ	۲۳۲
ایمان کی قسمیں	۲۳۴
معجزہ انگشتہائے مبارکہ سے چشمہ پھوٹنا	۲۳۶
مسئلہ افضل پانی	۲۳۷
معجزہ شفاءُ الامراض	۲۳۸
معجزہ حسن وجاہت	۲۴۰
معجزہ اونٹ کا گفتگو کرنا	۲۴۱
معجزہ طیورِ محترم	۲۴۲
معجزہ ہرنی	۲۴۳
معجزہ نباتات	۲۴۵
معجزہ کھجور کا تنہ	۲۴۶
اقوالِ محبت	۲۴۷
معجزہ جنتی پہاڑ	۲۴۹
معجزہ تکثیرِ طعام	۲۵۱
معجزہ طعام کا کلام	۲۵۲
معجزہ دستِ مبارک کا مس ہونا	۲۵۲

Marfat.com

عنوان	صفحہ
مُعجزہ خُوشبُودار بنانا	۲۵۳
مُعجزہ اندازِ عطا	۲۵۴
ظہُور قُدسی صلی اللہ علیہ وسلم ب۲	۲۵۶
عید میلادُ النّبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۵۸
مُعجزہ نما مُشاہدات عالم	۲۶۲
مُعجزہ شہادت دینا	۲۶۳
مُعجزہ نار بُجھ گئی	۲۶۳
مُعجزہ کعبۃُ اللہ کا تعظیم کرنا	۲۶۴
مُعجزہ طیّب طاہر	۲۶۴
آباؤ اَجداد کا ایمان	۲۶۴
مُعجزہ ملائکہ کا زیارت کرنا	۲۶۴
مُعجزہ نام مُبارک	۲۶۵
علمِ حساب کی رُو سے اصل کائنات	۲۶۶
مُعجزہ چاند سے باتیں کرنا	۲۶۷
مُعجزہ خدمت گُذار مستورات	۲۶۷
مُعجزہ مُرضعہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا	۲۶۷
مُعجزہ روزِ سعید و بدرِ مُنیر	۲۶۸
شیطان شیخ نجدی کی شکل میں	۲۶۸
مُعجزہ بکریوں کا اظہارِ محبّت کرنا	۲۶۹
مُعجزہ مُہرِ نبوّت	۲۶۹
مُعجزہ شقّ الصّدر	۲۷۰
مُعجزہ زیارت کرنا	۲۷۰
مُعجزہ آثارِ نبوّت چہرۂ اقدس پر نمایاں	۲۷۱
مُعجزہ بادلوں کا سایہ کرنا	۲۷۲
مُعجزہ دُودھ پلانے والیاں	۲۷۲
مُعجزہ دُرود و سلام کے موتی نچھاور کرنا	۲۷۴
مُستفیضانِ دُرود و سلام ب۳	
سیدنا آدم صفیُّ اللہ علیہ السلام	۲۷۵
خواب مُبارک حضرت علی مُرتضےٰ رضی اللہ عنہ	۲۷۶
چار یار رضی اللہ تعالیٰ عنہم	۲۷۷
حضرت عُثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۷۸
حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۷۹
آذان	۲۸۰
حضرت سعید بن مُسیّب علیہ الرحمۃ	۲۸۱
حضرت امامِ اعظم علیہ الرحمۃ	۲۸۲
مسئلہ فقہ حنفی "دُرود شریف"	۲۸۵
حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ	۲۸۶
حضرت امام بُخاری علیہ الرحمۃ	۲۸۷
حضرت رابعہ بصریہ علیہ الرحمۃ	۲۸۹
حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ	۲۹۱
حضرت غوث اعظم علیہ الرحمۃ	۲۹۲
حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ	۲۹۴
حضرت مُجدّدِ الف ثانی علیہ الرحمۃ	۲۹۶
خصائص امامِ ربّانی علیہ الرحمۃ	۲۹۹
خواجہ محمّد سعید علیہ الرحمۃ	۳۰۳
الشیخ اکبر محیُ الدّین ابنِ عربی علیہ الرحمۃ	۳۰۴

Marfat.com

عنوان	صفحہ
امام غزالی علیہ الرحمۃ	۳۰۶
السید نورالدین سعدی زنگی علیہ الرحمۃ	۳۰۸
الشیخین الکریمین کے دشمنوں پر عذاب خسف	۳۱۰
علامہ بوصیری علیہ الرحمۃ	۳۱۱
اشعار قصیدہ بردہ شریف	۳۱۳
الشیخ ابوبکر شبلی علیہ الرحمۃ	۳۱۴
مولانا عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ	۳۱۶
مرشدی الحمل سید نورالحسن شاہ بخاری علیہ الرحمۃ	۳۱۸
اعلیحضرت احمد رضا علیہ الرحمۃ	۳۲۱
السید گل حسن شاہ علیہ الرحمۃ	۳۲۳
روضۃ الخامسہ ب۱	
فوائد الصلوٰۃ والسلام	۳۲۶
حقیقت درود شریف	۳۲۹
روضۃ السادسہ ب۱	
حاضری حرم رسالت	۳۶۰
احادیث مبارکہ معہ واقعات	۳۶۶
استغفار	۳۶۹
صفوح عن الزلات صلی اللہ علیہ وسلم	۳۷۴
کلام لطیف	۳۷۷
استغاثہ بارگاہ رحمۃ للعلمین ب۲	۳۸۱
توسل تشفع بزمانہ بعثت،	۳۸۴
بعد از وصال شریف در شمار	۳۸۵

عنوان	صفحہ
طریقہ حاضری بارگاہ رحمۃ للعلمین ب۲	۳۹۰
درود شریف اور سلام	۳۹۱
زیارت الشیخین الکریمین	۳۹۵
سبز گنبد پر ملائکہ کا نزول	۳۹۶
الوداعی صلوٰۃ وسلام	۴۰۰
کیفیۃ الصلوٰۃ والسلام ب۳	۴۰۱
امام اعظم علیہ الرحمۃ	۴۰۳
ابوالحسن شاذلی علیہ الرحمۃ	۴۰۴
الشیخ احمد الکبیر رفاعی علیہ الرحمۃ	۴۰۵
السید نورالدین یحییٰ شریف علیہ الرحمۃ	۴۰۶
الشیخ ابن ثابت علیہ الرحمۃ	۴۰۷
حضرت حاتم اصم علیہ الرحمۃ	۴۰۹
الشیخ حماد ابوالخیر الاقطع علیہ الرحمۃ	۴۱۰
السید عبدالسلام حسینی علیہ الرحمۃ	۴۱۱
الشیخ تاج الدین قلعی علیہ الرحمۃ	۴۱۳
الشیخ ابوالخیر علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ	۴۱۵
منہیات درود وسلام ب۴	۴۱۷
یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ب۵	۴۲۱
استغاثہ قبلت	۴۲۷
روضۃ السابعۃ ب۱	
فضائل درود وسلام بر سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم	۴۳۲
دن ماہ اور سال کے آئینہ میں	
رمضان المبارک میں درود شریف کی فضیلت	۴۳۳

Marfat.com

عنوان	صفحہ
رجب المرجب کو درود شریف کی فضیلت	۴۳۴
شعبان المعظم کو درود شریف کی فضیلت	
ربیع الاوّل شریف کو درود شریف کی فضیلت	۴۳۵
پیر کو درود شریف کی فضیلت	۴۳۷
جمعۃ المبارک کے اسمائے مبارکہ	۴۳۸
جمعۃ المبارک کو درود شریف کی فضیلت	۴۴۲
جمعرات کو درود شریف کی فضیلت	۴۴۲
حقیقت الامر درود شریف	۴۴۳
دیدارِ الٰہی ب۲	۴۴۴
فَالْحَذَرُ کُلَّ الْحَذَرِ	۴۴۷
سیدنا علی مرتضےٰ کا ارشادِ پاک	۴۴۸
حدیثِ پاک "اَنَا مِرْاٰۃُ جَمَالِ الْحَقِّ"	۴۵۱
ملفوظ مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ	۴۵۲
السید عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ	۴۵۴
ادراکِ زیلدت	۴۵۵
توجیہاتِ ثلثہ	۴۵۸
قانونِ قدرت	۴۶۰
شطحیات	۴۶۰
شیرِ ربانی	۴۶۵
حلیہ مبارک ب۳	۴۶۶
ہجرت گاہِ رسول ب۴	۴۶۹
منزلِ شوق	۴۷۱
وردِ مسعود اور جلوسِ محبوب	۴۷۲

عنوان	صفحہ
تعمیر المسجد النبوی زادشرفہ العظیم	۴۷۵
فضائل المدینۃ المنورہ ب۵	۴۷۸
فتویٰ امام مالک علیہ الرحمۃ	۴۷۹
قولِ فیصل "فضیلت"	۴۸۰
حکمت	۴۸۱
اسمائے مبارکہ المدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۴۸۳
تاسیسِ شہر المدینۃ المنورہ	۴۸۴
گلدستۂ محبت	۴۸۶
خاکِ شفا	۴۸۷
روضۂ اطہر زادشرفہ العظیم ب۶	۴۹۲
حاضری بارگاہِ محبوب ب۷	۴۹۶
احادیثِ مبارکہ ۱۱ عدد	۴۹۶
حقیقت الامر درود شریف"	۵۰۲
اماکن مقدسہ۔ ریاض الجنت	۵۰۴
جبل احد۔ مساجد۔ کنوئیں۔ پہاڑ	۵۰۶
جنت البقیع	۵۰۹
معجزہ کا ظہور جبلِ احد کے دامن میں	۵۱۰
روضۃ الثامنہ ب۱	
تہجد	۵۱۲
درودوں کے عظیم تحفے	۵۱۷
درود شریف نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم	۵۲۱
درود شریف ابراہیمی علیہ السلام	۵۲۲
درود شریف اولیائے نقشبندیہ مجددیہ	۵۲۴

Marfat.com

عنوان	صفحہ
درود شریف دلائل الخیرات	۵۲۵
درود شریف تاج	۵۲۷
درود شریف صلوٰۃ منجیہ	۵۲۹
درود شریف لکھی	۵۳۰
درود شریف نور	۵۳۲
صلوٰۃ التکریم والتعظیم	
درود شریف فضیلت	۵۳۲
درود شریف ہزارہ	۵۳۲
درود شریف زیارت درود شریف صدقہ	۵۳۳
درود شریف مفتاح الجنۃ۔ درود العزت	۵۳۴
درود شریف سعادت	۵۳۵
درود شریف افضل۔ درود شریف رحمت	۵۳۵
درود شریف "الکامل"	۵۳۶
صلوٰۃ السعادت صلوٰۃ ماہی	۵۳۶
درود شریف کوثر۔ درود شریف مسرت	۵۳۷
صلوٰۃ النور القیامہ	۵۳۸
درود العطاء، درود الکبریٰ	۵۳۸
صلوٰۃ الجامعہ	۵۳۹
صلوٰۃ ذاتیہ، درود شریف قادریہ	۵۳۹
صلوٰۃ الزیارت۔ درود شریف مجربہ	۵۴۰
درود شریف بہشتی	۵۴۱
درود شریف الشفاء درود شریف تریاق	۵۴۱
درود شریف تفریجیہ	۵۴۲
صلوٰۃ الکبیر۔ درود شریف نافع	۵۴۲
صلوٰۃ حضوریہ۔ صلوٰۃ النسب	۵۴۳
قول الشیخ الاکبر "درود شریف سے محبت"	۵۴۵
بلغ العلیٰ بکمالہٖ	۵۴۵
شفاعت مصطفیٰ ب۳	۵۴۹
حدیث پاک "شفاعت"	۵۵۱
امید افزاء آیت کریمہ	۵۵۵
خصائص مصطفیٰ ب۴	۵۶۰
مسئلہ	
تبرکات النبی المختار ب۵	۵۶۶
تبرکات اخیار	۵۶۷
شاہی مسجد لاہور میں تبرکات	۵۶۹
تبرکات کے انوار و اثرات	۵۶۹
زائر حرم سے ایک سوال	۵۷۱
ہدیہ عقیدت بر تحفۃ الصلوٰۃ	۵۷۲
صلوٰۃ وسلام فارسی، اردو، پنجابی	۵۷۶

"تَمَّتْ بِالْخَيْرِ وَبِهٖ نَسْتَعِيْنُ"

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

پ ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت ۱۸۰ تا ۱۸۲

Marfat.com

۷۸۶

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نقشِ جمیل

کیا باغبانِ لم یزلی کا چمن میں ظہور ہے ہر گُل میں ہر شجر میں محمدؐ کا نور ہے

☆ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی نے اِس فقیر پر یہ انعام فرمایا کہ اَللّٰہ وَحْدَہٗ کا ذِکر اور رسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پہنچانے کی ترغیب دلانے کے لیئے یہ کتاب "تحفۃُ الصَّلٰوۃ" تحریر ہُوئی۔ ربِّ کریم نے اپنے کمال فضل وکرم سے توفیقِ ارزانی عطا فرمائی کہ سینہ کو کُشادہ فرمایا اور ہر قسم کے اسباب مُہیا فرمائے۔ چونکہ میرے لئے دُرُود وسلام سے زیادہ دُنیا ومافیہا میں اور کوئی چیز، مَرغُوب ومحبُوب نہیں اور اِسی کو اپنی کتابِ مُستطاب کا موضُوع بنایا اور یہ تُحفہ منجملہ انوارِ دلائلُ الخیرات کی ہی نُوری کرنیں ہیں اور جنہوں نے اُمّتِ مُسلمہ میں اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ کے ذِکر اور رسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف کو اپنا وظیفہ اور مشعلِ حیات بنایا وُہ بِفضلِہٖ تعَالٰی دونوں جہانوں میں فلاح پا گئے اور اَللّٰہ ربُّ العزّت کو بھی دُرُود شریف سے بڑھ کر کوئی وظیفہ محبُوب نہیں جو کہ ذاتِ وَحْدَہٗ و ملائکہ نُوریّہ کا وظیفہ ہے۔ ایک لمحہ یا ایک دن یا ایک سال کے لئے نہیں بلکہ اَزل سے اَبدُ الآباد ربِّ کریم معہ ملائکہ رحمتیں بھیج رہا ہے اور اتنی رحمتیں بھیجیں کہ اپنے محبُوب "نُور" کو مجسّم رحمت بنا دیا۔ تمام کائنات اَزل تا اَبد اسی دریائے رحمت سے اپنی جھولیاں بھر رہی ہے اور بھرتی رہے گی [1]

کُلُّھُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ غُرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّیَمِ

ہر یکے زایشاں بخواہد از رسُول اللّٰہ عطا کف زآبِ بحرِ جُودش قطرہ از ابرِ سخا

[1] تمام انبیاء سرکارِ رحمۃٌ لِّلعٰلمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے بحرِ رحمت سے ایک چُلّو اور بارانِ کرم سے اخلاقِ محمدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ایک گھُونٹ کے طالب ہیں یعنی ہر کسی کے دامن میں خیر سب حضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عطا ہے۔

Marfat.com

○ تالیفِ ہذا کا مقصود محض امتثال لِامرِ اللہ اور محبّت لِرسُولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اُمّتِ مرحُومہ کو دُرُود شریف کا شوق دلانے کے لئے انبیاء علیہم السّلام اور اولیاءِ کاملین کے مُبشّرات کو بسط کے ساتھ بیان کیا تاکہ اُمّتِ مُسلِمہ کا ہمہ وقت کا مشغلہ حضُور رؤفٌ رحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرُود شریف بھیجنا ہو۔ اگر ایسا ہُوا تو اِس عمل کے ساتھ ساتھ دُرُود شریف کا تحفہ دربارِ رحمۃٌ للعٰلمین میں پیش ہُوا کرے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحِ مُبارک خُوش ہوگی اور ربِّ رحیم راضی ہوگا اور یہی مقصُود و مطلُوب ہے۔ وَاللّٰہُ ذُوالفضلِ العظیم اپنے کمال فضل سے دُرُود شریف کے انوار و تجلّیات سے ہمارے قلُوب کو مُنوّر کرے۔ سورۃ البقرۃ ۱۰۵ اُمّید کامل ہے کہ اِس راہِ عمل سے قبُولیّت کی ہَوائیں بشارتیں لے کر ہم پر آئیں اور وصُول اِلَی اللہ کی خُوشبُوؤں سے ہمیں مُعطّر کریں اور نوازیں۔ ”ایں دُعا از من و جملہ احباب آمین باد“

☆ یہ فقیر اپنی بے بضاعتیٔ علم اور کم مائیگیٔ عمل کو خوب جانتا ہے۔ لیکن بایں ہمہ مُدّتِ مدید سے بسیار تفحّص اور تحقیق سے مُختلف گُلستانِ محبّت سے مُختلف قسم کے رنگین پھُول چُن چُن کر میں نے یہ تحفۃُ الصّلوٰۃ کا گُلدستہ سجایا ہے اور اِس گُلدستہ میں سیّدُ الکائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبّت اور پروردگانِ نگاہِ نبوّت صحابہ کرام کا ادب اور تجلّیاتِ رسالت کے نُورِ نظر اہلِ بیتِ اطہار کی محبّت اور اُن کے فضائل و کمالات کی رنگینی اور خُوشبُو رچی بسی ہے اور اولیاءِ عظام، عُلماءِ کرام کے مُبشّرات سے اس گُلدستہ مُقدّسہ کی ڈالیاں نئی طرز اور نئے انداز سے تراش تراش کر سجائی ہیں کہ اُن کی مہک سے ایمان والوں کے دماغ مُعطّر ہوں اور حُسنِ عقیدت سے ایمان کی رونق نصیب ہو۔ ”یَرحَمُ اللّٰہُ عَبدًا قَالَ اٰمِینًا“

☆ ”تُحفۃُ الصّلوٰۃِ اِلَی النّبیِّ المُختَار“ دُرُود شریف کے پھُولوں کا گُلدستہ ہے۔ دُرُود شریف میرا وظیفۂ حیات اور نعت ہی میرا وظیفۂ نجات ہے۔ یہ پھُول میں نے تابدار رشحاتِ قلم اولیاءِ عظام اور عُلماءِ کرام کے باغوں سے صاحبُ الحُسنِ والجمالِ اور صاحبُ البہجۃِ والکمالِ نُصلّی وَنُسلّمُ علیہِ کی بارگاہِ رحمت کے لئے چُنے ہیں۔ اِس میں فقیر کا اپنی طرف سے کچھ نہیں یہ سب فیضِ اولیاءِ عظام ہے اور اُنھیں کے باغات سے کلیاں توڑ توڑ کر یہ گُلدستہ سجایا اور بنایا اِس میں طرح طرح کے اسماء و صفاتِ الٰہیّہ اور صفاتِ محمّدیّہ اور

اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے جو میری دُعا پر آمین کہے۔ مبدأ فیاضِ حقیقیہ منبعِ فیضانِ نبویّہ

Marfat.com

کمالاتِ احمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃُ و التحیۃُ کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ اور عجیب چمک دمک اور رنگ و بو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے، خود بھی منوّر اور مومنین کے قلوب کو بھی منوّر کرنے والے، اِس گلستانِ رسالت کے پودوں، ٹہنیوں اور شاخوں - چمنستانِ نبوّت کے پھولوں اور پھلوں سے اس باغیچۂ کائنات کا حقیقی مالک یُعجِبُ الزُّرّاعَ (سورۃ الفتح ۲۹) مسرور اور راضی۔ فقیر نے اپنی ہجر کی گھڑیوں اور لمحات میں اپنی محبّت کے آنسوؤں سے اِس کی آبیاری کی ؎

نبی دے دَر دی مَیں بن کے مالن بنا کے سہرا چڑھان چلّی آں
گلاب چنبہ زمرّد کلیاں سجا کے منطوری میں پا ن چلّی آں

کشجرۂ طیّبۃ کا گلِ سرسبد :-

○ سرزمین ہند میں سمرقند اور بخارا سے بیج لاکر طیبہ و بطحا کی خاکِ پاک کے ایک گملا میں بویا گیا۔ پھر سالہا سال آبِ فضل سے اسکی آبیاری ہوئی اور پھر یہ سلسلہ پھلا پھولا پھیلا تو علومِ حکمت و معرفت اور اسرار و انوار کے پھل اُس میں لگے تو سرکار امامِ ربّانی قیومِ زمانی، محبوبِ صمدانی مہبطِ انوارِ رحمانی حضرت مجدّد الف ثانی الشیخ احمد نقشبندی قدّس سرّہ العزیز جیسا ایک پھول گلستانِ مصطفوی میں کھلا۔ جن کے فیض کی خوشبو چار دانگ عالم (سرہندی) میں پھیل گئی اور علم و عرفان کے موتی بکھرے اور کائناتِ عالم میں سُنّتِ مصطفوی کے سیرۃً و صورۃً وُہ نقشے نظر آنے لگے جس سے نفوسِ قدسیہ صحابہ کرام کا دور یاد آگیا۔

☆ سرہند جو مدینہ منوّرہ کی ایک کھڑکی ہے۔ ایک دروازہ ہے۔ مدینہ منوّرہ آقا و مولیٰ رسول کا شہر ہے اور سرہند شریف غلام اور نائبِ رسول کا شہر۔ اس سارے باغ کی رونق اور خوشبو درود شریف سے ہے یہ خوشبوئے درود شریف امامِ ربّانی نے رُمائی۔ یہ سب اِسی درود شریف کے فیضان ہیں اور یہ اسی صلوٰۃ و سلام کے انوار ہیں۔ اولیاءِ نقشبند کا یہ تحفہ درود شریف بہر صورت مقبول و منظور ہے۔ یہ وظیفہ درود شریف تمام وظائف سے افضل اور اخصّ الخاص وظائف سے ہے۔ جس میں حضور ہی حضور ہے۔ غیبوبت نام کی نہیں ؎

خاک شو خاک تا بروید گل کہ بجز خاک نیست مظہرِ گل

؎ عشق و محبّت کی راہ کی خاک ہو جا خاک تاکہ پھول اُگیں۔ خاک ہی تو مظہرِ گل ہے۔

Marfat.com

○ دُرود شریف "انشراح" انوارِ سینہ کے حصول کا سبب اور کثیر اسرارِ قلبیہ کے انکشافات کا ذریعہ، خواب و بیداری میں نبی رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اور یومُ المزید کو نتیجۃً شہادت و شفاعت اور یہ مقامِ قُطبیّت تک پہنچنے کا زینہ۔ ظاہری، باطنی اَرزاق جسمی، رُوحی فیوضات کا خزینہ ہے اور بہت سے فوائد و فضائل مخفیہ، معارفِ ربّانیہ، حقائق رحمانیہ، انوارِ رُوحانیہ اور علوم لدنیہ "واللہ سبحانہ وتعالےٰ اعلم ورسولہ" کا گنجینہ ہے۔ دُرود شریف، شرِ شیطان اور وسوسۂ خنّاس سے مامون و محفوظ رکھتا ہے۔ الہام اور وسوسہ میں مابہ الامتیاز دُرود شریف ہی ہے۔ دُشمنوں پر فتح اور کامرانیاں اِسی سے ہوتی ہیں۔

☆ مؤلف المفتقر الیٰ اللہ ورسولہ الکریم۔ محمد عنایت اللہ مسلگاً سُنّی حنفی نسبۃً نقشبندی مُجدّدی اور نسباً خاندان مُغلیہ کا ادنیٰ فرد جس کے آباء واجداد شہنشاہِ جہانگیر، شاہجہان اور اورنگ زیب عالمگیر علیہم الرحمۃ جو امامِ ربّانی مُجدّد الف ثانی قُدّس سرّہُ العزیز کے فیض سے مُستفیض اور فقیر بھی آپ سے نسبت رکھنے والا ایک ادنیٰ غلام، اُستاذی العُلماء شیخ الحدیث سیّدی ابُوالبرکات سیّد احمد قادری علیہ الرحمۃ جامعہ حزب الاحناف لاہور سے سند یافتہ ہے۔ یہ اِنھیں بزرگانِ دین کی نگاہ اور صحبت کا نتیجہ ہے ؎

جمالِ ہمنشین در من اثر کرد وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

☆ یہ تحفۃُ الصّلوٰۃ محبّتِ رسُول کا درس ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ خیر، فضائل و کمالات اور معجزات کے بیان سے ایمان کو تازگی، آنکھوں کو نور اور دل کو سُرور ملتا ہے۔ حُبُّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استقامت صبر و تحمّل سے دُرود شریف پڑھنے والے کو جب مقامِ غیبوبت سے حضوری نصیب ہوتی ہے تو قلب کو ایمانی طراوت اور تازگی، فؤاد کو اذعان، رُوح کو راحت اور صدر کو انشراح نصیب ہوتا ہے۔

○ خاک ہو جا ـــــ خاک اِکس دَر کی؟ "خوش آن سرے کہ برآں آستان خاک شود" ؎

محمد عربی کابروئے ارض وسما است "صلی اللہ علیہ وسلم" کسے کہ خاک درش است تاج بر سرِ اُوست

محمد عربی کابروئے ہر دو سرا است "صلی اللہ علیہ وسلم" کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سرِ اُوست

☆ اللہ اکبر کیا شان ہے۔ ہمارے پیارے رسُول اور اللہ سبحانہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ

؎ پہلا مصرعہ:- بگفتا من گلے ناچیز بودم ولیک بمدتے با گل نشستم "سعدی شیرازی"

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم کی۔ یہ خاکی، درِ پاک کی خاک سر پر رکھ کر عرض کناں ہے۔ ؎

من آں خاکم کہ ابرِ نو بہاری — کُند از لُطف بر من قطرہ باری
اگر بروید از تن صد جانم — چو سوسن شکر لُطفش کے توانم

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ ج سورۃ الاعراف ۴۳

○ یہ عزیز و جلیل تحفہ بوسیلہ امام ربانی سرکار مجدد الف ثانی نور اللہ مرقدہ بحضور رحمۃ للعلمین، شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیش کرتا ہوں ؎

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِہِ الْعِظَامِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

گذارش احوالِ واقعی :-

من ہیچم و کم از ہیچ ہم بسیارے — از ہیچ و کم از ہیچ نیآمد کارے[1]
ہر چہ کہ از اسرارِ حقیقت گویم — زانم بہ بود بہرہ بجز گفتارے

☆ اربابِ علم و عرفان اور اصحابِ ذوق و وجدان کے قلوب اور ارواح، درود شریف سے منور ہوں۔ یہ تحفہ بفضلہٖ تعالیٰ اس فقیر نے اپنی کم علمی کے باوجود بسیار کوشش سے مناسب الفاظ اور صحیح روایات سے احاطۂ تحریر کیا ہے اور بلیغ اشارات سے نشان دہی کی ہے لہٰذا مجھے بھی اپنے اوقاتِ مخصوصہ میں دعائے خیر سے یاد رکھیں۔

☆ مستفیضانِ تحفہ سے امید ہے کہ فقیر کی لغزشات، حوالہ کی کمی بیشی سے درگذر کرتے ہوئے اصلاح کے لیئے لکھیں۔ اس کے لکھنے کی محض نیت اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی رضا اور حضور فخرِ عرب ناز عجم، نورِ مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور قیامت کے روز شفاعت اور مغفرت ہے اور اس میں توحید و رسالت اتباع، تعظیم و محبت ادب کو بھی بطور

[1] میں ہیچ ہوں بلکہ ہیچ سے بھی کمتر۔ ایسے ہیچ اور کمتر از ہیچ سے بھلا کیا ہو سکتا ہے۔ یہ جو اسرار و حقیقت کے مسائل بیان ہوئے میں تو صرف اُن کا ناقل ہوں اور ترجمان، اس سے زائد کچھ نہیں۔ میرے لیئے یہی نسبت کافی وافی شافی ہے کہ بتوفیقہٖ تعالیٰ میرے قلم کا قبلہ توجہ کا کعبہ ذکرِ شہِ لولاک صلی اللہ علیک وسلم "درود شریف" بنا۔

اے درت کعبۂ اربابِ نجات — قبلتی وجہک فی کل صلات

Marfat.com

موضوع بیان کیا کہ شریعتِ مُطہّرہ پر عمل سے ہی دُرود شریف کے صحیح طور پر انوار حاصل ہوں گے کیونکہ عمل کے بغیر دُرود شریف کے فوائد کا حصول کماحقّہٗ ناممکن ہے۔ سُنّتِ مُصطفوِیّہ عَلٰی صَاحِبِہَا الثَّنَاءُ وَالتَّحِیَّۃُ کی تبلیغ و ترویج اور اُس پر عمل سے ہی تکمیلِ درجات ہوگی فضائل و کمالات اور مُعجزاتِ انبیاء علیہم السلام اور واقعاتِ اَولیاءِ عظام و عُلماءِ کرام (علیٰ وجہ الکمال) کے بیان سے شوق و ذوق اور محبّت کو بڑھانا مقصود ہے۔ بندہ نے وُہ ہی بیان کیے جو دُرود شریف سے متعلق تھے۔ تاکہ دُرود شریف پڑھنے کا ذوق و شوق جنوں کی حد تک پُہنچے ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ مِنِّیْ تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

خُدا در انتظارِ حمد مانیست — مُحمّدؐ چشم براہِ ثنا نیست — عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
خُدا مدح آفرین مُصطفٰے بس — مُحمّدؐ حامدِ حمدِ خُدا بس — عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مُناجاتے اگر بائید بیان کرد — بہ بیتے ہم قناعت میتواں کرد
مُحمّدؐ از تو مے خواہم خُدا را — عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِلٰہی از تو عشقِ مُصطفٰے را — عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

☆ فقیر نے تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار کی تالیف میں جن جن کُتُب سے خُوشہ چینی کی اور استفادہ کیا۔ ربِّ کریم اِن مُصنّفین و مُؤلّفین کے درجات بُلند فرمائے اور اُنہیں اپنے خاص فضل سے نوازے میرا حشر و نشر اُن کی غلامی میں فرمائے اور جب بارگاہِ کریمی میں روزِ قیامت حاضری ہو تو ؎

روزِ قیامت ہر کسے در دست گیرد نامہ را
من نیز حاضر شوم تحفۃ الصلوٰۃ در بغل

☆ ربِّ کریم اپنے محبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی شہادت اور شفاعت سے نوازے اور میری اِس کاوش کو اپنے کمال فضل و کرم سے شرفِ قبولیّت عطا فرمائے اور زندگی کے سیّئات کا کفّارہ بنائے۔ اور طالبِ دُعا کو اپنی طلب، محبّت اور چاہت میں رکھے ؎

نقشیت کز ما یاد ماند کہ ہستی را نمے بینم بقائے — مگر صاحبدلے بروزِ رحمت کند در کار ایں مسکین دُعائے

تبصرہ بر مسئلہ :- کلمۂ مُبارکہ "عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" بالتحقیق بلا اختلاف جائز و مُستحسن ہے۔

اَلْمُعْتَرِضُ کَالْاَعْمٰی اعتراض، اِعراض اور اِنکار قلبی امراض "اعمیّت" سے ہے۔ زمانۂ نبوّت کے انوار کا

Marfat.com

حصُول درُود شریف باسمِ اَللّٰہ وَباسمِ مُحمّد عَزَّوَعلٰی صلی اللہ علیہ وسلم اور لفظِ صلوٰۃ وسلام سے ہے۔ نہ کہ درُود پاک بضمائر بارز ومُستتر۔ اِس کلمہ مُبارکہ "عَزَّوَجَلَّ صلی اللہ علیہ وسلم" بغیر واؤ میں ایک لطیف ونفیس نکتہ مُضمر ہے مانند کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط "صلی اللہ علیہ وسلم" یہاں بھی واؤ عاطفہ نہیں جو بُعد اور بیگانگت کی علامت ہے۔ کلمہ طیبہ اسمائے ذاتیہ اور یہ کلمہ مُبارکہ اسمائے صفاتیہ پر مشتمل ہے۔ ثابت ہُوا کہ نامِ خُدا، اسمِ مُصطفٰے سے اور ذاتِ خُدا، ذاتِ مُصطفٰے سے جُدا نہیں۔ بِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَبِیَدِہٖ اَزِمَّۃُ التَّحْقِیْقُ وَھُوَ الرَّفِیْقُ ط ؎

سَیِّدِی اَنْتَ جَنِیْنِی وَطَبِیْبِ قَلْبِی — آمدہ بُوئے تو قُدسی پے درماں طلبی
چشمِ رحمت بگشا سوئے من انداز نظر — اَے قُریشی لقبی وہاشمی ومُطّلبی

گلدستۂ صلوٰۃ وسلام :۔ ذِکْرُ اللِّسَانِ لَقْلَقَۃٌ وَّذِکْرُ الْقَلْبِ وَسْوَسَۃٌ وَّذِکْرُ الرُّوْحِ رَاحَۃٌ ط یہ لذّتِ رُوحی ہے۔ نہ حظِّ نفسی۔ ذکرِ رُوحی سربستہ راز اور یہ کیفیاتِ قلبی نہفتہ اسرار ہیں جن کا اِفشاء عِندَ العُرَفَاءِ وَالعُرَبَاءِ جائز نہیں۔ فقیر[1] کے اِس نسخہ کا استعمال اور درُود شریف سے اِشغال اتنی بڑی سعادت کی بات ہے۔ جن کے انوار کا بیان الفاظ میں نہیں ہوسکتا۔ فَافْہَمْ ط[2] ؎

فَفِیْ کُلِّ لَفْظٍ مِّنْہُ رَوْضٌ مِّنَ الْمُنٰی — وَفِیْ کُلِّ سَطْرٍ مِّنْہُ عُقْدٌ مِّنَ اللَّآلِیْ[3]

☆ شہنشاہِ اقلیم وجُود، جلوہ گرِ مقام محمود صلی اللہ علیہ وسلم روزِ فتح مکہ مُعظّمہ کعبۃ اللہ میں داخل ہُوئے تو یہ آیتِ کریمہ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا ۝ پڑھ کر اپنی چھڑی سے بُتوں کی طرف اشارہ کیا۔ تو وُہ گر گر کر پاش پاش ہوگئے۔ یُوں بیت اللہ ۳۶۰ بتوں سے پاک ہوگیا۔ سورۃ بنی اسرائیل ۸

قلب ورُوح کا وضُو :۔ آیتِ کریمہ شریفہ عظیمہ مانند کلمہ طیبہ تزکیۂ قلب وتصفیۂ باطن کے لئے اکسیر ہے۔ وہ یُوں کہ جَآءَ الْحَقُّ کہتے ہُوئے قلب پر ضرب لگائے اور زَھَقَ الْبَاطِلُ کی ضرب

---

[1] خواب میں ایک بزُرگ سفید ریش ملیح رنگ دراز زُلف اور وجیہ چہرہ سے کہہ رہا ہُوں۔ کہ حقیر کا یہ تحفہ؟ فِی الفور فرمایا حقیر نہیں فقیر اور یہ تحفہ عزیز وجلیل ہے۔ اِس بشارت نے مجھے قلبی تقویت دی اور اِس تحفہ کی تسوید اور تبییض کی ترتیب تکمیل میں مدد ملی۔ اور بحمدہٖ تعالیٰ تالیف اور تصنیف میں توفیق ارزانی پائی۔

[2] جس مقام کے بیان میں انسانی عقل عاجز ہو اور الفاظ کی رسائی وہاں تک نہ ہو مُصنّفین فَافْہَمْ سے اشارہ کرتے ہیں۔

[3] اس تحفہ کے ہر ہر لفظ میں محبّت کا باغیچہ کھلا ہے اور اِس کی ہر ہر سطر چمکدار موتیوں کے ہار پروئے ہُوئے۔

Marfat.com

سے باطل کو باہر جانب پُشت پھینکے۔ کلمہ طیبہ میں نفی اِثبات سے پہلے ہے۔ اَور اِس کلمہ مُبارکہ میں اِثبات نفی سے پہلے۔ جبکہ ماحاصل دونوں کا ایک ہے۔ مومن کے دل کی سُوئی قبلہ نُما کی یکسُوئی کی طرح اَللّٰہ سُبحانہٗ کی طرف رہتی ہے۔ سالِک کو چاہیئے کہ شبِ تاریک میں دل کو کعبہ حقیقی تصوّر کرے" جو تمام عبادات شرعیّہ، صُوریّہ و معنویّہ کا قبلہ ہے"۔ اس کعبۂ حقیقی کے گِرد ا گرد ہوَا، ہوَس اَور نفس کے ہزارہا بُت ہیں۔ اِن کو اِن کلماتِ قرآنیّہ کے تبر اور سنانِ لسانیہ کی ضرب سے پاک کرے۔ درُود شریف[1] کے جامِ اُلفت سے سرشار ہو کر صاحبِ درُود شریف ﷺ کو اَپنے اندر بسالے ؎

مپندار اینکہ مہرت از دلِ عاشق رود ہرگز — چو میرد مُبتلا میرد، چو خیزد مُبتلا خیزد
چو بعد از مرگ من بینی گیہ بر گورِ من رُستہ — نوشتہ نامِ آنجاناں بر ہر برگ گیاہ خیزد

دُعائے تحفۃ الصّلوٰۃ : المکۃ المعظمہ شارِع اُمّ القریٰ میں تحفۃ الصّلوٰۃ کی اغلاط کی درستی کی۔ اور المدینۃ المنوّرہ شارِع طیبہ میں مسائل پر نظرِ ثانی کی گئی۔ نیز اَضعف العبید نے مُورّخہ ۹ شوّال المعظّم ۱۴۱۳ھ بروز بُدھ بعد نمازِ عشاء معہ مُسوّدہ طوافِ خانہ کعبہ کے بعد مقامِ[2] ابراہیم علیہ السّلام پر دُعا اور المدینۃ المنوّرہ بابِ جبرائیل علیہ السّلام پر بوقتِ سحر عرض کی۔

"اے ربِّ محمدؐ! عزّوجلّ، فصلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اِس تحفہ کو مقبول معروف اور مشہور فرما"

☆ **شرفِ حج بیت اللّٰہ شریف** : اَللّٰہ جلّ مجدہٗ الکریم نے اَپنے کمال فضل و کرم سے اِس سعادتِ عظمیٰ سے بہرہ مند فرمایا اور پھر بار بار المدینۃ المنوّرہ رنگ گلشنِ نبوّت اور بوئے چمن فتوّت"

---

[1] درُود شریف آبِ کوثر، آبِ حیات اَور جامِ جم سے بڑھ کر ہے۔ آبِ کوثر قیامت کی گرمی کو بجھاتا ہے اور آبِ حیات زندگی بڑھاتا ہے۔ درُود شریف وہ جامِ محبّت ہے جو ہجرِ محبُوب کی تشنگی بجھاتا ہے اَور خوفِ مرگ سے بے نیاز کرکے برزخی اُخروی دائمی زندگی عطا کرتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا شَرَابًا ھَنِیْأً مَّرِیْأً لَّا نَظْمَاءُ بَعْدَہٗ اَبَدًا ؎

دل میرا خوفِ مرگ سے مُطلق ہے بے نیاز — مَیں جانتا ہُوں موت ہے سُنّت حضُور کی ﷺ
چُوما ہے اپنی آنکھوں کو رکھ رکھ کے آئینہ — جب بھی ہوتی ہے مجھ کو زیارت حضُور کی ﷺ

[2] یہ جنّتی پتھر حرم میں درِ کعبۃ اللّٰہ کے سامنے ایک عالیشان قبّہ میں محفُوظ ہے اُس پر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے قدموں کے نشان ہیں۔ زائر زیارت سے درُود شریف پڑھتے اور نوافِل اَدا کرتے ہیں۔ یہ مقامِ قبولیّت دُعا ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

کی بہاروں اور فضاؤں کو دیکھا جن کی یادوں سے دِل مُنوّر اور دماغ مُعطّر ہو گیا ؎

کیوں کر نہ ہو دُرود اُسکی زُبان پہ جاری — رہتا ہو شب و روز جسے روضۂ محبوبِ خُدا یاد
بہزاد گرچہ کئی بار نوازا گیا ہُوں لیکن — دیکھئے اَب کَب کرتے ہیں شہِ دوسَرا یاد

☆ شرفِ حاضِری سرہند شریف : سنہ ۱۴۰۹ ہجری المُقدّسہ کو عُرس شریف کی حاضِری نصیب ہُوئی۔ سجّادہ نشین آستان عرش نشان الخلیفہ السیّد محمّد افتخار احمد نقشبندی مُجدّدی مدّ اللہ ظِلّہ العالی مادامت الایام واللیالی نے مسوّدہ " تحفۃ الصلوٰۃ کو بارگاہِ مُجدّدیت میں پیش کر کے خصُوصی دُعا کی۔ مَیں اپنے پروردگار کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہُوں جس نے مجھ جیسے اَضعَفُ العبید کو درُود شریف پر کتاب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میری زندگی بھر کی کمائی یہ درُود شریف ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہِ عَلیٰ ذٰلِکَ ط

تقسیمِ ابوابِ تحفہ :۔ تحفۃُ الصّلوٰۃِ اِلَی النّبیِّ المختار کے اَبواب کی تقسیم آٹھ بہشتوں کی تعداد کے مُطابق اور رَوضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ کی نسبت سے رکھی گئی ہے۔ " اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا ط " روایتِ صحیحہ " اَبُوبکرٌ بُنیانُھَا وَعُمَرُ سَقفُھَا وَعُثمَانُ جِدَارُھَا " حدیث پاک کے تازہ تر پھُولوں کے ظہُورات پر مُشتمل ہے اور ہر روضہ کے باب میں طرح طرح کے رنگین خُوشنما خُوشبُودار اور سدا بہار مہکتے پھُول ہیں " ہر گُلے را رنگ و بُوئے دیگر است "

☆ روضۃُ الاوّل :۔ موضُوعِ کتاب آیتِ کریمہ درُود شریف کا مفہُوم اَور اُس کی تشریح ؛
☆ روضۃُ الثّانیۃ :۔ چالیس احادِیث مُبارکہ مشہُورہ صحیحہ درُود شریف اَور اُن کی تشریح ؛
☆ روضۃُ الثّالثۃ :۔ تقبیلِ اسمِ پاک اور تعظیم و توقیر پر ۱۱ ۔ ۱۱ واقعاتِ مشہُورہ ؛
☆ روضۃُ الرّابعہ :۔ ظہُورِ قدسی عَلَیہِ اَلفُ صَلوٰۃٍ وَّاَلفُ سَلَامٍ کے اِرہاصات طیّبات ؛
☆ روضۃُ الخامسہ :۔ فوائدُ الصّلوٰۃِ وَالسّلام " ننانوے " ۹۹ عدد بمطابق اَسمآءُ الحُسنیٰ ؛
☆ روضۃُ السّادسہ :۔ حاضِری حریمِ رسالت اور کیفیۃُ الصّلوٰۃ وَالسّلام پر ۱۱ واقعات ؛
☆ روضۃُ السّابعۃ :۔ فضائلِ درُود وسلام " دن ماہ سال کے آئینہ میں ط ؛
☆ روضۃُ الثّامنہ :۔ چالیس مُستند، مشہُور اَور مقبُول درُود شریف اور اُن کے فضائل ؛

ہشت ابواب کتاب ہشت روضۂ بہشت
فَادخُلُوا مِنْ اَیِّ بَابٍ شِئتُمَ اے نیکو سرشت

؎ جنّتُ الفردوس، جنّتُ النّعیم، جنّتُ المأویٰ، جنّتُ العدن، خُلدِ ارم، دارُ الخلد، دارُ السّلام ط

Marfat.com

دُعائے خیر:-

دلائل الخیرات مؤلفہ السید محمد بن سلیمان الجزولی شاذلی قدس سرہ العالی

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّآئِمَۃَ فِیْ دِیْنِنَا وَدُنْیَانَا وَ الْاٰخِرَۃِ ط
اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّکَ وَحُبَّ حَبِیْبِکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنَا اِلَیْکَ ط
اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ الْمَکَّۃِ الْمُعَظَّمَۃِ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ الْمَدِیْنَۃِ الْمُنَوَّرَۃِ ط
اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا مَوْتًا فِیْ حُبِّ حَبِیْبِکَ ط
اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا زِیَارَۃَ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَالرَّءُوْفِ الرَّحِیْمِ عَلَیْہِ وَآلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ ط
اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ بِجَاہِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی طَھِّرْ
قُلُوْبَنَا مِنْ کُلِّ وَصْفٍ یُّبَاعِدُنَا عَنْ مُّشَاھَدَتِکَ وَمَحَبَّتِکَ
وَاَمِتْنَا عَلَی السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَالشَّوْقِ اِلٰی لِقَآءِکَ وَلِقَآءِ حَبِیْبِکَ
یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا بِرَحْمَتِکَ
یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

☆ ابو الرضا مولانا حافظ محمد عنایت اللہ کان اللہ لہ
"سُنّی حنفی نقشبندی مجددی نوری"
خطیب جامع مسجد قدسیہ رضویہ چوک محمود غزنوی روڈ۔ لاہور شہر
☆ رہائش گاہ :- مسجد نقشبندیہ مجددیہ "
۶۔ المصطفیٰ ۴۔ رضویہ سٹریٹ کلفٹن کالونی
عروس البلاد ۔ لاہور "پاکستان"

بروز ایمان افروز دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول شریف ۱۴۰۹ ہجریہ قدسیہ علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام وتحیہ ط
بمطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء

دستخط، حافظ محمد عنایت اللہ غفرلہ

Marfat.com

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ ○ [1] پ ۳۰ سورۃ الضحیٰ آیت کریمہ ۱۱

از خلیفہ السید افتخار احمد دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ مجددیہ مدینۃ الاولیاء سرہند شریف انڈیا

تعارف مصنف : اسم گرامی محمد عنایت اللہ وطن مالوف جوکالیاں ضلع گجرات پاکستان، تاریخ پیدائش ربیع الاول ۱۳۵۰ھ ۱۹۲۹-۶-۱۷ نسباً مغل، نسبتاً نقشبندی مجددی، مسلکاً سنی حنفی المذہب مستند عالم دین دار العلوم محمدیہ رضویہ نوریہ بھکھی سے درس نظامی کی ابتداء کی۔ حافظ القرآن، احادیث صحاح ستہ کے اعلیٰ سند یافتہ اور ایک عظیم الشان جامع مسجد قدسیہ چوک محمود غزنوی روڈ لاہور کے خطیب اعظم۔ دینی و ملی خدمات میں منہمک ہیں۔ طریقت میں سراج السالکین شمس العارفین السید نور الحسن شاہ بخاری نقشبندی مجددی قدس اللہ روحہ و افاض علینا فتوحہ ولی کامل مرشد اکمل کے نگاہ خاص سے فیض یافتہ فنا فی الشیخ مرید اور غلام ہیں "یہ بطور تحدیث نعمت، بیان کیا گیا۔ مرتب"

گلدستہ درود شریف : افضل البلاد فی الہند، سرہند شریف کے عرس مبارک ۲۷ صفر المظفر ۱۴۰۹ھ ۲۹-۹-۱۹۸۸ ہجریہ قدسیہ پر مولانا موصوف نے مسودہ "تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار" فقیر کو دعا کے لیئے پیش کیا۔ جو نہایت ہی خوشخط تحقیق و تدقیق سے قلمبند کیا ہوا تھا۔ بالاستیعاب پڑھا۔ جس کا ہر لفظ خوشبوئے محبت سے معطر، اور ہر سطر چمکدار موتی کی لڑیاں پایا۔ مقصد تحریر نہایت اعلیٰ و ارفع رضاء الٰہ و قرب مصطفےٰ "عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم" اولیاء کرام کے گلستان "تصنیفات" سے نوری الفاظ چن چن کر یہ گلدستہ سجایا اور بنایا ہوا۔ جو فوائد الصلوٰۃ اور فضائل السلام سے مزین۔ آداب محبت کا مرقع اور ذکر رسول درود شریف سے مرصع ہے۔ جس سے قلب منور اور روح مسرور ہوا۔ لطیف ترین مقامات درود شریف قرب و فا و رضا "کو حکم خداوندی اَلرَّحْمٰنُ ط فَاسْئَلْ بِہٖ خَبِیْرًا ○ "رحمان کی بات اس سے پوچھو جس کو خبر ہے" سورۃ الفرقان ۵۹

[1] اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو"۔ درود خوانی، نعت خوانی بہترین اظہار شکر ہے۔ حضور خیر الوریٰ، نور الہدیٰ نجم الہدیٰ، صدر العلیٰ شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فضائل عیان اور بیان کرنا تحدیث نعمت ہے۔ ۱۲ منہ

فقرہ فقرہ گل بدامن، جملہ جملہ گل بجیب خوشبوئے باد بہاری، درود سراپا نو بہار

Marfat.com

جس سے مُصنّف کی درُود شریف سے وابستگی اور سِرَاجًا مُنِیْرًا صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت کی پختگی کی بیّن دلیل ہے۔ ماشاءاللہ نُورانی پیشانی، وجیہہ چہرہ، سفید ریش، سُنّتِ مُطہّرہ کی مجسمّہ تصویر، خُوش اطوار، خُوش اخلاق، خُوش لباس۔ اس تحفۃ الصّلوٰۃ کے اَدب کا اہتمام یہ کہ چار سال کے عرصہ میں شب و روز کی عرق ریزی کے باوجُود ہمہ وقت باوُضو۔ باحوالہ تحریر کیا۔ فقیر نے بارگاہِ مُجدّدِ پاک میں بیٹھ کر فاتحہ خوانی کے بعد دُعائے قبولیّت کی اور اشاعت کی اجازت دی۔ بطریقہ عالیہ اویسیہ عرُس مُبارک پر وعظ وغیرہ نہیں ہوتا سکوت ہی سکوت جنّت بریں جامع مسجد مُجدّدیہ سرہند شریف میں قُرآن خوانی اور مزارِ مقدّس پر مُراقبہ اور دُعا بس۔ جبکہ مولانا موصُوف کو عرُس مُبارک پر خُطبہ جمعۃ المُبارک میں وعظ کا حکم ہُوا۔ غالبًا یہ میری زندگی میں پہلا انتخاب تھا۔ جو نگاہ مُجدّدیّت میں قبُولیّت کی علامت تھی۔

اتّبَاعِ سُنّت :۔ لکھُوکھ ہا کا مجمع عظیم۔ عُلماءِ کرام اَوْلیاءِ عظام قافلہ در قافلہ ماوَرآءُ النّہر تا ماوَراءُ الہند غزنی کابل قندہار سمرقند بُخارا کاشغر کشمیر ممالک ایشیا ہند تا سندھ پاکستان کے مشہور مشہور مقامات کے گدّی نشین۔ مُجدّدِ اعظم کی نگاہ کے پروَردہ دوزانو، باادب حاضِر تھے۔ موصُوف نے فرمایا۔ مومن کو اللہ تعالیٰ سے شدید مَحبّت ہے۔ اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ سورۃ البقرہ ۱۶۵ شدید مَحبّت کو عشق کہتے ہیں مَحبّت جمال ہے اور عشق جلال" مَحبّت چاند ہے اور عشق سورج"۔ اَلْعِشْقُ نَارٌ یَّحْرِقُ مَاسِوَاءَ الْمَحْبُوْبِ ط عشق قلب سے ماسِوا کو جلا کر پاک کر دیتا ہے مومن کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو عشق کی بھٹّی میں تپا کر اسوۂ رسُول کے سانچے میں ڈھال لے تو فَاتَّبِعُوْنِیْ کی تفسیر اور عشق الٰہی کو درُود پاک کے نُور سے مُستنیر کر لے تو نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ محبُوب بن گیا ؎

مَغزِ قُرآن، رُوحِ ایمان، جانِ دین ہست حُبِّ رحمۃٌ لِّلعٰلمین

☆ یہ خانقاہ عالیہ اہلِ عشق کا مرکز ہے اور یہاں نگاہ عشق سے مُردہ دِل زندہ ہوتے ہیں" ؎

بیا اے عشق آتش زن دل افسردہ مارا بنُورِ خود مُنوّر کُن تنِ پُر مُردہ مارا

مولانا موصُوف کی تقریر پُر تاثیر سے زائرین پر ایک عجیب کیف اور سرور طاری تھا" جَزَاہُ اللہُ عَنَّا خَیْرَ الْجَزَاءِ" فقیر غُفِرَ لَہُ الْمَوْلَی الْقَدِیر نے دورۂ پاکستان میں آپ کے ہاں جمعۃ المُبارک پڑھا اور مدّاحِ رسُول

علہ "از شکوہ بوریا لرزد سریرِ شہنشاہانِ مُغلیہ" اِس خانقاہ کی خاک نشینی کو تاجپوشی سے بڑھ کر جانتے۔ جہانگیر لرزہ براندام اور شاہجہان ننگے پاؤں حاضِر ہوتا۔ یہاں کی بوریہ نشینی کو تخت نشینی پر ترجیح دیتے" باسوختان بنشین شاید کہ تو ہم سوختی" ؎
" تحفۃ الصّلوٰۃ یکے از قطرہ سحاب فیضے است از بحرِ معرفت مُجدّد الف ثانی قدّس سرّہُ الرّوحانی در کامِ رُوحِ مؤلّف چکیدہ "

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب دیا اور آپ کی دعوت پر آستانہ نقشبندیہ مجددیہ میں نسبت مجددیہ میں بیعت[1] کی اجازت دی اور خرقہ تبرک دیا۔ موصوف نے اپنے مکان کو متبرک سمجھ کر جامع مسجد نقشبندیہ مجددیہ کے لیے وقف کر دیا۔ جس کا فقیر نے سنگِ بنیاد رکھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجددِ اعظم نبیرۂ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما کے فیض کا یہ چشمہ تاقیامِ قیامت جاری و ساری رہے۔ مصنف موصوف قابلِ صد ستائش ہے جس کا موضوعِ سخن درود شریف ہے۔ "یہ تحفۃ الصلوٰۃ ایک عظیم نعمت ہے اور محبتِ محبوب کا دعوت نامہ" "یہ عنایاتِ بغایت شہنشاہ نقشبند چارہ ہر مستمند قدس سرہ الاقدس کی نسبت سے ہیں۔"

عزیزے نقشہا زد از تحفہ بر صفحۂ عالم ہر آں نقشے کہ زد از فیض شاہِ نقشبنداں را

[علماءِ سرہند نے تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار کو دورِ حاضرہ کی بہترین کتاب قرار دیا جو فضائل الصلوٰۃ و فوائد السلام پر ایک بیمثل، مدلل، تحقیقی اور جامع مانع کتاب ہے]

اہلسنت وجماعت : درود شریف اسم اعظم ہے اور درود شریف اہلِ سنت وجماعت کا وظیفہ قطب غوث اولیاء سب اہلسنت سے ہوئے ہیں۔ منکرین درود شریف سے کوئی ولی نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔ معراج کا تحفہ نماز ہے اور نماز کا جزوِ اعظم درود شریف۔ محبوب کا محبت سے ذکر کرنے والا بھی محبوب ہوتا ہے۔ مولانا موصوف بھی ان محبوب بندوں سے ہیں۔

وظیفہ درود شریف :- ایک بار مجھے بتایا کہ درود شریف کا وظیفہ پڑھنے کی اجازت مجھے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے عطا ہوئی ہے۔ اور مجھے دین و دنیا میں جو کچھ ملا۔ اسی درود شریف کی برکت سے ملا ہے۔ "مدینہ شریف درود شریف کا گھر ہے"۔ دلائل الخیرات کی اجازت اور سند یہیں سے مرحمت ہوئی۔ پاکستان میں کئی احباب اہلسنت باجازت یہ وظیفہ روزانہ پڑھ رہے ہیں۔

نعمت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :- دنیا کی ہر نعمت "ربِ جلیل" زحمت بن سکتی ہے مثلاً پانی" زبدۃ الحکماء کا قول ہے۔ اَوَّلُہٗ شِفَاءٌ وَسَطُہٗ دَوَاءٌ وَّاٰخِرُہٗ دَآءٌ کھانے سے پہلے پانی پینا شفاء، درمیان میں دوا۔ آخر میں "داء" بیماری ہے۔ لیکن درود شریف ایک ایسی نعمت و رحمت جو کسی صورت زحمت نہیں بنتی۔ درود شریف رحمت ہی رحمت ہے۔ درود شریف پر ہمیشگی کرنے والا معروف مشہور، مقبول، منظور محفوظ اور محبوب بن جاتا ہے۔ تارک مہجور، مقہور۔

[1] یہ انعامات و الطاف مولائی مرشدی غوث العصر جنید وقت سرکار کیلانی نائب شیرِ ربانی امین فیضِ مجددِ الف ثانی علیہم الرحمہ سے ہیں۔

Marfat.com

اور منکر مردود، مطرود، ممکور اور مغضوب ہے۔ اَلْمَجَازُ قَنْطَرَۃُ الْحَقِیْقَۃِ ط مجاز حقیقت کا زینہ ہے یہ وظیفہ نظیفہ درود شریف عروۃ الوثقیٰ ہے۔ جس سے سالک بالاستقامت بلاخوف وخطر، مقصودِ اعلیٰ اور معبودِ حقیقی تک پہنچ جاتا ہے۔ وَھُوَ الْمُرَادُ ط ؎

نغمہ کجا و من کجا سازِ سخن بہانہ ایست سوئے قطار مے کشم ناقۂ بے زمام را

یہ تحفہ جلال وجمال کا حسین امتزاج ہے۔ اپنوں کے لیئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور غیروں پر چمکتی تلوار "ذوالفقار حیدری ہے اور پاکیزہ قلم کی تحریر عزت وعظمتِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے ڈھال" ؎۱

فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَتِیْ وَعَرْضِیْ لِعَرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْکُمْ وَقَاءُ

یہ تحفۃ الصلوٰۃ مومن کے لیئے جامِ عرفان اور عاشق زار کے لیئے زیارت کی دستاویز ہے۔ ؎

سلطان آں فقیرے کجکلاہے رمید از سینۂ او سوز آہے
دلش نالد! چرا نالد؟ نداند نگاہے یا رسول اللہ نگاہے

کتابت:- نہایت ہی نفیس آفسٹ، خوشخطی کا اعلیٰ نمونہ پیپر عمدہ، مسطر نہایت دیدہ زیب خطِ نسخ وخطِ نستعلیق کا عظیم شاہکار۔ خوشنویس قاضی نثار النبی سلمہ ربہ العلی "اللہ تعالیٰ جزاءِ خیر دے" نہایت ہی جانفشانی سے کتابت کی۔ کتاب ہذا کی آرائش وزیبائش قابلِ دید، اوّل آخر صفحہ پر اسماءِ حسنیٰ تحفہ کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہیں۔ میں مصنف موصوف کو اس "تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار" کی تصنیف پر مبارک دیتا ہوں اور اس عظیم شاہکار مجموعہ پر مسنون کلمات طیبات سے اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہوں اور دامے درہمے قلمے سخنے اور قدمے معاونین حضرات اور قارئین کرام کو ہدیۂ سلام مسنون پیش کرتا ہوں" فقط وَالسَّلَامُ مَعَ الْاِکْرَامِ" ط ؎۲

وَلَوْ اَنَّ فِیْ کُلِّ مُنْبَتِ شَعْرِیْ لِسَانًا یُّثْبِتُ الشُّکْرَ کُنْتُ مُفْتَقِرًا

دَعْوٰھُمْ فِیْھَا سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَتَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلَامٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ سورۃ یونس ۱۰

"صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ط"

؎۱ میرے والدین اور میری عزت سرورِ محمد مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی عزت کی حفاظت کے لیئے ڈھال ہے۔
؎۲ اور اگر میرا رونٹا رونٹا بھی زبان بن جائے تو تب بھی تیرا شکر کرنے سے عاجز اور قاصر ہوں گا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم

انتساب

☆ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ط

تُحفۃُ الصَّلٰوۃِ اِلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَار کو حضور مُونسِ دل شکستگاں، راحتِ قلوبِ عاشقاں، راہبرِ راہِ سالکان، سیّدُ المرسلین، شفیعُ المذنبین، خاتمُ النبیین، رحمۃٌ للعٰلمین سیّدُ الانبیآء، نبیُّ الانبیآء، امامُ الانبیآء علیہ افضلُ التحیۃِ واطیبُ الثناء کی بارگاہِ محبوبیت میں بوسیلۂ جلیلہ الشیخین الکریمین سیّدنا ابوبکر الصدیقِ اکبر، سیّدنا عمر الفاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ وتولہ عنہما سے منسوب کرتا ہوں اور شرفِ قبولیت اور بشارت کی اُمید رکھتا ہوں ؎

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ فَاِنَّہٗ یُبْدِیْ بِہِ الذِّکْرُ الْجَمِیْلُ وَیَخْتَمُ

۳۶۵۴ ○ محمد عنایت اللہ

؎ یہ عدد کتاب ہذا میں درود شریف کی مقدار اور بشارت کے ہیں۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمدِ باری تعالیٰ

کہاں طاقت زُبان میں جو کرے حمد و ثنا تیری
کہ خلّاق دو عالم ذات ہے ربُّ العُلیٰ تیری

چمن کے غنچہ و گُل، سبز برگ و ثمر تیرے
چمن تیرا چمن کی پُر فضا تیری صبا تیری

تیری رحمت بچالے گی گنہگارانِ اُمّت کو
درِ دوزخ سے واپس لائے گی شانِ عطا تیری

یہ میری بدنصیبی ہے کہ تجھ کو بھول بیٹھا ہُوں
ثنا کرتے ہیں جب سب انبیاء اَولیاء تیری

یہ تیرے پیغمبر کا مُدّعا کہ تو پُوجا گیا ورنہ
پرستش کون کرتا تھا جہاں میں اے خُدا تیری

بروزِ حشر یہ راز مجھ پہ مُنکشف ہو گا
زیادہ ہیں گُناہ میرے کہ رحمت ہے سوا تیری

فضائے دہر میں ہر آن، رہتی تیرگی غالب
چمکتا شمس کس صورت نہ ملتی جو ضیاء تیری

نعتِ مُصطفیٰ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"

کیا کرے عاجز بشر توصیفِ شانِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
جب کہ ہے خلّاقِ عالم مدح خوانِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بھیجتا ہے خود خلّاقِ عالم بھی دُرود صلی اللہ علیہ وسلم
کرتا ہے قُرآن عیاں عزّ و شانِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہاں یہ ہیں وہ رسُول ملائک بھی پڑھتے ہیں دُرود صلی اللہ علیہ وسلم
اللّٰہ اللّٰہ یہ مقام عزّ و شانِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں اُولیکَ تحتَ قبائی واقفِ اسرار صلُّوا وسلّموا
ہاں یہی ہیں دلق پوش خادمانِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مِل گئی جاءُوکَ سے ہر سائل کو مُنہ مانگی مُراد
مرکزِ جُود و عطا ہے آستانِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جن کو چاہیں دیں جب چاہیں نوازیں مُختار ہیں
اللّٰہ مُعطِی وَاَنَا قَاسِمٌ ہے فرمانِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

وُہ شفاعت جب کریں گے ہو گی ہم سب کی نجات
حشر کے دن دیکھنا فیضِ زُبانِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حشر کے دن حق جنہیں اپنا دکھائے گا جمال
وُہ یہی دل سوختہ ہیں دُرود خوانِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

درحقیقت شمس دُرود ہے رازِ خُدا رازِ رسُول
ہے کہاں رُوح الامین بھی راز دانِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حاجی شمس الحق علیہ الرحمۃ

Marfat.com

روضۃ الاوّل باب ۱

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِلْاِیْمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّنَا وَرَسُوْلِنَا وَحَبِیْبِنَا سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ النُّجَبَآءِ الْبَرَرَۃِ التُّقٰی ○

اَمَّا بَعْدُ :-

فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ شَانِ حَبِیْبِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم مُخْبِرًا وَّاٰمِرًا ط

قرآنِ پاک: پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیتِ کریمہ ۵۶

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ [1]

بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے دُرود "شریف" بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے "نبی" پر اے ایمان والو! تم بھی آپ پر دُرود اور خوب سلام بھیجو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَیْھِمْ

شانِ نزول: یہود بے بہبود جب بھی بارگاہِ رسالت میں آتے تو کہتے اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ بمعنیٰ ہلاکت، موت۔ ربِّ کریم نے اُن کے جواب میں یہ آیتِ کریمہ نازل فرمائی تو نبیِّ کریم، رؤفٌ رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مبارک دو! کہ ایسی آیتِ پاک نازل ہوئی ہے جو مجھے دُنیا و مافیہا سے محبوب تر ہے اور حضور پُر نور شافع یوم النشور سیّد الانبیاء علیہ افضل التحیۃ و احسن الثناء ط کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار نمایاں تھے مسرّت سے چہرہ چمک رہا تھا اور بشاشت سے سُرخ اور منوّر۔ تو صحابہ نے ھَنِیْئًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط سے مبارکیں دیں۔

☆ قرآن مجید گلدستہ نعت ہے اِس میں طرح طرح کے اسماء و صفات الٰہیہ لامتناہیہ

---

[1] یہ آیتِ کریمہ فضیلۃً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی خاص ہے بالفاظِ دگر، یہ وصفِ خاصہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے کتبِ سماویہ یا کسی صحیفہ میں یہ نعمت درود شریف اصالۃً کسی ایک کو بھی عطا نہیں فرمائی۔ "الفقیر الی اللہ ورسولہ محمد عنایت اللہ کان اللہ لہٗ ط

Marfat.com

اور صفاتِ محمدیہ اور احوالِ احمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پھول کھلے ہوتے ہیں اور عجیب چمک دمک اور رنگ بو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے اور خود بھی منوّر اور مومنین کے قلوب کو بھی منوّر کئے ہوئے ہیں۔ درود شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور اظہارِ عظمت کے لئے نزولِ رحمت ہے۔

☆ **پہلا مفہوم** : تعظیم و تکریم۔ علماءِ کرام نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کے معنیٰ یہ بیان کئے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا ! سیدنا محمد مصطفےٰ، صلی اللہ علیہ وسلم کو عظمتیں عطا فرما۔ آمین یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ط

☆ **دوسرا مفہوم** : ملائکہ اور مومنین کی طرف سے دعا۔

اَللّٰھُمَّ تَوِّجْہُ بِتَاجِ الْعِزَّۃِ وَالرِّضٰی وَالْکَرَامَۃِ ط	اے اللہ ! سیدنا محمد مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو عزّت، رضا اور کرامت کا تاج پہنا۔

○ یعنی دنیا میں آپ کا دین بلند فرما کر، شریعتِ مطہّرہ کو غلبہ عطا فرما کر، آخرت میں شفاعت، امّتِ مرحومہ کے حق میں قبول فرما کر اور اوّلین و آخرین پر آپ کی فضیلت کا ظہور فرما کر "عزّت، رضا اور کرامت کا تاج پہنا"۔

قرآن پاک : پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیتِ کریمہ ۴۳، ۴۴

ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ط وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ○ تَحِیَّتُھُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَہٗ سَلٰمٌ ج وَاَعَدَّ لَھُمْ اَجْرًا کَرِیْمًا ○	وُہی ہے جو درود شریف بھیجتا ہے تم پر۔ وُہ اور اُس کے فرشتے تاکہ تمہیں اندھیرے سے نور کی طرف نکالے اور وُہ مومنوں پر ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے اور اُن کے ملتے وقت کی دُعا "تحفۃ" سلام ہے اور اُن کے لئے عزّت کا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

شانِ نزول : سیدنا ابوبکر الصدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اللہ تعالےٰ نے آپ کو جس شرف سے مشرّف فرمایا اُس سے ہم نیاز مندوں کو آپ کے طفیل حصّہ ملا۔ لیکن یہ "درود شریف" آپ کے لئے خاص فرمایا۔ یُصَلُّوْنَ عَلَی

ے اللہ تعالیٰ اُس پر بھی درود شریف بھیجتا ہے۔ جو درود شریف پڑھتے ہیں۔

Marfat.com

النَّبِیِّ" اتنا عرض کرنا تھا کہ یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ اِس سے ثابت ہُوا۔

ا : دُرود شریف "سیدنا ابُوبکر صدیق رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ کے لیئے جو بڑے درجے والے ہیں" اُن پر ربِّ کریم بھیجتا ہے یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ ، ضمیر کُم خصُوصی سیدنا ابُوبکر صدیق رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ مُخاطب ہیں اور آپ کے طفیل دیگر صحابہ کرام بھی شامل ہیں جیسے لفظ "صحابی" اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ "صاحِبُ النَّبِیِّ" سیدنا ابُوبکر صدیق رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ کے لیئے فرمایا اور دیگر صحابہ کرام آپ کی وجہ سے اِس مُبارک القاب سے "صحابی" کہلائے اور آپکی صحابیّت کا انکار کُفر ہے کیونکہ نصِ قطعی کا انکار لازم آتا ہے۔

ب : حضُور پُرنُور شافِع یومُ النّشُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلہ جلیلہ اور وساطت سے آل، اَصحاب اور جُملہ مُؤمنین پر دُرود شریف بھیجنا جائز ہے۔

ج : تَحِیَّتُهُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ج | اُن کے لیئے ملتے وقت کی دُعا "تحفۃ" سَلام ہے۔

○ مُلاقات کے وقت سے مُراد موت یا قبروں سے نکلنے یا جنّت میں داخلے کا وقت۔

☆ مَروی ہے کہ مَلکُ الموت سیدنا عزرائیل علیہ السلام مومن کی رُوح قبض کرنے آتے ہیں تو کہتے ہیں تیرا ربّ تجھے سلام فرماتا ہے یا لِقاءِ الٰہی کے وقت ربِّ کریم سلام فرمائے گا۔ سَلٰمٌ قف قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ۝ یا مَلٰئکہ کرام ہر دروازے سے جنّتی کو کہیں گے تُم پر تمہارے رحمت والے ربّ عزّوجلّ کا سلام۔ قُرآنِ پاک میں واضح طور پر ربِّ کریم نے اِس دُنیا میں اپنے پیارے انبیاء و مُرسلین علیہم السلام پر سلام فرمایا ہے ؎

وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ط	پ ۲۰ سورۃ النمل آیتِ کریمہ ۵۹
سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ ○	پ ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت " " ۱۰۹
سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ○	پ ۲۳ " " " " ۷۹
سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ○	پ ۲۳ " " " " ۱۲۰

علہ انبیاء پر سلام اور سیّد الانبیاء پر صلوٰۃ و سلام اور مُستزاد یہ کہ ایمان والوں کو حکم خداوندی عظمتِ مُحمّدی کی دلیلِ جلیل۔ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات ط

عہ پ ۲۳ سورۃ یٰسٓ آیتِ کریمہ ۵۸ اُن پر سلام ہوگا ربِّ رحیم کا فرمایا ہُوا۔

Marfat.com

سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ ○ پ ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت آیتِ کریمہ ۱۳۰

وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ○ پ ۲۳ " " " " ۱۸۱

○ لہٰذا مندرجہ بالا بیان کردہ تمام معنوں میں مُبیّنہ طور پر قدرِ مُشترک "تعظیم" ہے۔

☆ **صَلٰوۃ :** لُغوی معنیٰ۔ تحریکُ السَّلَوین۔ شرعی معنیٰ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ نماز قائم کرو۔ سورۃ البقرۃ ۴۳

○ یہاں صَلٰوۃ اصطلاحِ شرع میں نماز کے معنیٰ میں ہے جیسا کہ حضرت سیّدُ الملٰئکہ جبرائیل امین علیہ السّلام نے سیّدُ الانبیآء محمّد مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیمِ اُمّت کے لئے سکھائی۔ کعبۃُ اللہ مقامِ مُلتزم کے سامنے قیام۔ رکُوع۔ سجُود۔ تشہّد اور سلام۔ تو یہاں صَلٰوۃ بمعنیٰ نمازِ مخصوصہ ہوگی۔ صَلٰوۃ کا معنیٰ۔ نماز۔ دُعا۔ رحمت بھیجنا۔ "دُرود شریف" ہے۔

① **سَلام :** سَلام کا معنیٰ سلامتی "بَرَآءَۃٌ عَنِ الْعُیُوْبِ وَالنَّقَائِصِ" عیب اور نقص سے پاک تو دونوں الفاظ صَلٰوۃ و سَلام کا شرعی مفہوم اور مطلب یہ ہُوا۔

☆ **صَلٰوۃ :** اَلْمُزَیَّنُ بِکُلِّ زَیْنٍ ط

② **سَلام :** اَلْمُنَزَّہُ مِنْ کُلِّ عَیْبٍ وَّشَیْنٍ ط

☆ ہر زینت سے مُزیّن۔ ہر وصف سے مُتّصف اور ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ فَجَوْھَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ[1]

فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمٍ

○ تو اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط کا مطلب یہ ہُوا کہ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیک وسلم کو ہر صفت سے مُتّصف فرمایا اور ہر مکرُوہ اور عیب سے مُنزّہ فرمایا۔

وَمَلٰٓئِکَتَہٗ ط اور اُس کے فرشتے، فرشتہ کی تعریف یہ ہے۔

نُوْرَانِیٌّ یَتَشَکَّلُ بِاَشْکَالٍ مُّخْتَلِفَۃٍ | نُوری ہے۔ مُختلف اَشکال بن جاتا ہے۔

[1] آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محاسن میں شریک سے پاک ہیں اور حُسن جوہر آپ کا کسی دُوسرے میں مُنقسم نہیں۔ پس اے مُخاطب! تو جو بھی شرف چاہے آپ کی ذات کی طرف منسُوب کر اور جن عظمتوں کو تو چاہے آپ کی قدر والا کو نسبت دے

عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃُ الْاَبْرَارِ صَلّٰی عَلَیْہِ الطَّیِّبُوْنَ الْاَخْیَار "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم"

Marfat.com

لَا یُذَکَّرُ وَلَا یُؤَنَّثُ ط | نہ مُذکّر اور نہ مُؤنّث۔

○ ہٗ کی ضمیر واحد غائب میں یہ حکمت ہے کہ فرشتے اُس کی نیابت میں اُس کے حکم سے دُرود شریف بھیجتے ہیں اور اَللّٰہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی نیابت میں وُہ بھی شریکِ فعلِ خداوندی ہیں۔

۱۔ صَلٰوۃ: جب منسُوب اِلَی اللّٰہ ہو تو معنیٰ ہوگا دُرود بھیجنا، رحمت نازِل کرنا تعریف فرمانا اور اَللّٰہ ربِّ کائنات کی طرف سے یہ آپ پر ایک صَلٰوۃ بھیجنا تمام مَلٰئکہ اور ارضی و سَماوی کائنات جنّ و انس سے شَرافت، عَظمت، نفاست، کرامت میں کروڑہا درجہ سے بڑھ کر ہے۔ مِنْہُ عَزَّوَجَلَّ ثَنَاءُہٗ عَلَیْہِ "عِنْدَ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَتَعْظِیْمُہٗ ط اَللّٰہ تبارک وتعالیٰ مَلٰئکہ میں اپنے محبُوب صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی تعریف فرماتا ہے"۔ لہٰذا ثابت ہُوا کہ دُرود شریف گلدستۂ نعت ہے"۔ "رَوَاہُ امام بُخاری عَنِ ابنِ ابی عالیہ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ الْعَالِیَۃ ط

☆ علّامہ السّید ابُوالفضل محمُود الآلُوسی اَلبغدادی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ وضاحت فرماتے ہُوئے لکھتے ہیں۔

تَعْظِیْمُہٗ تَعَالٰی اِیَّاہُ فِی الدُّنْیَا بِاَعْلَآءِ ذِکْرِہٖ وَاِظْہَارِ دِیْنِہٖ وَاَبْقَآءِ الْعَمَلِ بِشَرِیْعَتِہٖ وَفِی الْاٰخِرَۃِ بِتَشْفِیْعِہٖ فِی اُمَّتِہٖ وَ اِجْزَالِ اَجْرِہٖ وَمَثُوْبَتِہٖ وَاِبْدَآءِ فَضْلِہٖ لِلْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ بِالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَتَقْدِیْمِہٖ عَلٰی کَآفَّۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ بِالشُّہُوْدِ ط

"تفسیر روحُ المعانی"

"تفسیر الکشّاف لِعلّامہ جارُاللّٰہ زمخشری عَلَیْہِ الرّحمۃ

اَللّٰہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کے دُرود شریف بھیجنے کا یہ مفہُوم ہے کہ اَللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ اپنے محبُوب کے ذکر کو بُلند کر کے اور آپ کے دین کو غلبہ دے کر اور آپ کی شریعت مُطہّرہ پر عمل برقرار رکھ کر اس دُنیا میں حضُور پُر نُور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی عزّت بڑھا کر اور روزِ محشر اُمّت کیلئے شفاعت قبُول فرما کر اور بہترین اَجر عطا فرما کر اور مقامِ محمُود پر فائز کرنے کے بعد اوّلین و آخرین کے لئے حضُور کی عظمت، بزُرگی کو ظاہر کر کے اور تمام مُقرّبین پر حضُور کو شرفِ سبقت بخش کر آپ کی شان کو آشکار فرماتا ہے۔

○ صَلٰوۃ کے معنیٰ میں بہُت وُسعت ہے۔ تکرِیم، تعظِیم، شَرف، عَظمت، مَدح، ثناء، مَحبّت، عطُوفت، رحمت، رفعتِ درجات، بُلندیٔ مقامات اور ارادۂ خیر سب کو شامِل ہے اور اُس کا ظہُور فضائِل و کمالات کے بیان سے ہوتا ہے۔

؎ روزِ شمار سب کے سامنے شفاعت پر مُنتج ہوگا۔

Marfat.com

۲۔ **صَلٰوۃ** : جب منسوب اِلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ ہو تو معنیٰ ہوگا ۔ دُعا ۔ استغفار ۔

و۔ استغفار ۱۔ کن کے لئے ؟ ایمان والوں کے لئے ۔

قُرآنِ پاک : پ ۲۴ سورۃ المؤمن آیتِ کریمہ ۷

وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ج	ملائکہ مغفرت طلب کرتے ہیں اُن کے لئے جو ایمان لائے ۔

ب۔ **رحمت** : ملائکہ کرام اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وتعالیٰ کی بارگاہِ رحمت میں اپنے پیارے حبیبِ لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بلندیِ درجات اور رفعتِ شان اور اُمّتِ مرحُومہ کے لئے طلبِ بخشش کی دُعا کرتے ہیں ۔ " اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط "

☆ سیّدنا آدم صفیُ اللہ نے اپنے لختِ جگر نورِ چشم پیارے بیٹے سیّدنا شیث عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کو بوقتِ وصال وصیّت فرمائی ۔ بیٹا ذکرِ اَللّٰہ کے ساتھ ذکرِ مُصطفٰے ضرور کرنا ۔ یعنی درُود پڑھتے رہنا ۔ کہ ؎

اِنِّیْ رَاَیْتُ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَذْکُرُہٗ فِیْ کُلِّ سَاعَاتٍ ط	"شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار" میں نے فرشتوں کو دیکھا ہے وُہ ہمہ وقت آپ کے ذِکر " درُود شریف " میں مشغول رہتے ہیں

۳۔ **صَلٰوۃ** : منسُوب اِلَی الْمُؤمِن ہو تو معنیٰ ہوگا ۔

دُعا ۔ طلبِ رحمت فِی الدُّنیا اور طلبِ شفاعت فِی الآخِرۃ ط

قُرآنِ پاک : پ ۲۴ سورۃ المؤمن آیتِ کریمہ ۶۰

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط	اور تمہارے رب نے فرمایا تم مجھ سے دُعا مانگو میں قبول کروں گا ۔

○ لہٰذا اس آیتِ کریمہ کا مفہوم مختصراً یہ ہے اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وتعالیٰ اپنے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درہمیشہ رحمتیں نازل فرماتا رہتا ہے اور اُس کے فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناگستری میں زمزمہ سنج رہتے ہیں اور آپ کی رفعتِ شان کے تذکرے کرتے رہتے ہیں ۔

☆ تو اے ایمان والو ! تم بھی سرکارِ محبوبِ کردگار نبیِّ مختار احمدِ مجتبےٰ محمدِ مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء کی رفعتِ شان کا بیان ہمیشہ کیا کرو ۔ یعنی درُود شریف بھیجا کرو ۔ اگرچہ صلوٰۃ بھیجنے کے مختلف اَدوار میں مختلف انداز و مختلف الفاظ سے درُود شریف ثابت ہے ۔ مُرتّب ط

Marfat.com

کاہم نیازمندوں کو حکم فرمایا لیکن ہم نہ تو عظمتِ محبوب اور شانِ رسول کو کماحقہٗ جانتے ہیں اور نہ ہم حق ادا کرسکتے ہیں۔ اِس لئے احساسِ کہتری کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ" اے اللہ پاک تُو ہی اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان اور قدر و منزلت کو خوب جانتا ہے اِس لیئے ہماری طرف سے بھی تُو ہی تحفہ "درود شریف" بھیج۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ ؎

غالبؔ ثناءِ خواجہ بہ یزداں گذاشتیم کان ذات پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است "صلی اللہ علیہ وسلم"

○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو! اِس میں خطاب ہے ہم غلاموں اور نیازمندوں کو سُبحان اللہ کتنا پیارا خطاب ہے۔ اے ایمان والو! جو درود شریف کو وردِ زُبان اور حرزِ جان بناتے ہیں۔ اُن کے لیئے کتنی بڑی بشارت ہے اور اَللہ ربُّ العزت اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا اِکرام و اعزاز فرماتے ہوئے قرآنِ پاک میں کتنے پیارے القاب اور محبّت کے انداز میں فرماتا ہے ؎

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ	يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ	يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ
يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ	طٰهٰ	يٰسٓ "صلی اللہ علیہ وسلم"

○ سُبحان اللہ کتنا محبّت بھرا اور پُرکیف انداز اور کتنے پیارے القاب دِل کو بھانے والے ہیں۔ اور اِس میں اشارہ ہے کہ مُخاطب مُستحقِ تعظیم اور واجبُ الاحترام اور قابلِ توقیر ہے۔ جس کا اظہار اُمّتی ادب و محبّت سے درود شریف پڑھ کر کرتا ہے ؎

نوٹ: مطلوبُ الکونین مقصودُ الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر بمطابق سُنّت اللہ نصِ قطعی سے فرضِ عین ہے۔

؎ تفسیر کبیر امام فخرُ الدین رازی علیہ الرحمۃ الباری ایک سُوال کا جواب لکھتے ہیں جب اَللہ جلّ شانہٗ اور فرشتے محمدٌ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو پھر ہمارے درود بھیجنے کی کیا ضرورت ہے؟ جواب فرمایا اِس کی غرض یہ کہ ۱۔ اظہارِ تعظیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ ۲۔ عَود کرے فائدہ درود شریف کا مؤمنوں کی طرف۔ از رُوئے رحمت تا مَرثواب دے اَللہ سُبحانہٗ اپنے بندوں کو اور بخشش فرمائے اُن کی۔ ۳۔ تاکہ اُمّتی درود شریف پڑھنے والے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت نصیب ہو۔ جو ایک نعمتِ عُظمیٰ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَعَلٰی آلِهِ الْكِرَامِ وَاَصْحَابِهِ الْعِظَامِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ؕ

Marfat.com

القاب کیسے کیسے حق نے کیے عطا — اپنے محبوب پاک کو قرآن میں جا بجا
یٰسٓ کہیں پکارا تو طٰہٰ کہیں کہا — حٰمٓ کہیں وَالشَّمْسِ وَالضُّحٰی

پھر میرا کیا مقدور کہ تعریف آپ کی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکرِ نبی کروں

خود ہے خدا ہمارے پیغمبر کا مدح خوان — قرآن ہے سارا آپ کے اوصاف کا بیان
اَلْحَمْد کے الف سے ہے وَالنَّاس تک عیاں — نعت جناب جن و بشر ختم مرسلین کروں

میرا کیا علم و عقل صفت آپ کی کروں
تم سب پڑھو درود میں ذکرِ نبی کروں

حکمت :- یَا مُحَمَّدُ "صلی اللہ علیک وسلم" اسمِ ذات سے پکارنا جائز ہے لیکن ادباً منع ہے۔ نہ کہ شرعاً اور عقیدۃً۔ از روئے محبت صفات سے پکارو۔

وَالْمَعْنٰی قُوْلُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ رِفْقٍ وَّلِیْنٍ وَلَا تَقُوْلُوْا یَا مُحَمَّدُ بِتَجَهُّمٍ ط صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ "

نرمی اور ملاطفت کے ساتھ کہو یا رسول اللہ اور گستاخانہ انداز میں یا محمد " صلی اللہ علیک وسلم " نہ کہو۔

لَا اَنْ یُّنَادِیْهِ بِاسْمِهٖ فَیَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ "صلی اللہ علیک وسلم" بَلْ یَقُوْلُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ "صلی اللہ علیک وسلم" یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ" قَالَ قَتَادَۃُ اَمَرَهُمْ اَنْ یُّشَرِّفُوْهُ اَوْ یُفَخِّمُوْهُ ط

آپ کو اسمِ پاک سے نہ پکارو بلکہ اسمِ صفت سے پکارو۔
یَا نَبِیَّ اللّٰہ ، یَا رَسُوْلَ اللّٰہ " صلی اللہ علیک وسلم "
یَا حَبِیْبَ اللّٰہ " صلی اللہ علیک وسلم "
حکم دیا عزت اور شرف کے ساتھ پکارو ، اسمِ صفت سے پکارو۔

☆ یہ سب کرم ہے اللہ عزوجل کا اپنے محبوب رسول کی پیاری امت کو کتنے مبارک لقب سے مخاطب فرمایا۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ اے ایمان والو! یہ خطاب بمقتضائے عمل ہے۔ کہ

☆ جنگ جدال کے موقعہ پر سپاہیوں سے کہا جاتا ہے۔ اے بہادرو! سخاوت کرنے

قولی فعلی عملی حالی تحریری تقریری احتیاط لازمی ہے۔

Marfat.com

والوں کو اے سخیو! اور جہاد کرنے والوں کو، اے مجاہدو! اسی طرح درود شریف پڑھنے اور یہ تحفہ بھیجنے والوں کے لیئے فرمایا اے ایمان والو! درود شریف پڑھنا ایمان کی علامت اور نشانی ہے اور درود شریف نہ پڑھنا بے ایمان ہونے کی دلیل، درود شریف محسنِ اعظم، محسنِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا حقِ غلامی، حقِ نمک، حقِ احسان ادا کرنے کے لئے بصورتِ الکار محکم دیا گیا ہے۔ یہ سب نبیِ کریم واکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان اور رفعتِ مکان کا اظہار بھی ہے اور ہم نیازمندوں کے لیئے فضل وکمال بھی۔

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ | آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود شریف اور خوب سلام پڑھو

☆ درود شریف صلوٰۃ، سلام دونوں الفاظ سے ہو تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے امر کی تعمیل ہوتی ہے کیونکہ صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا دونوں امر کے صیغے ہیں" اکیلا لفظ صلوٰۃ ہو یا سلام" اس سے اللہ جل شانہٗ کے امر کی نہ تعمیل ہوتی ہے اور نہ تکمیل اور یہ نامکمل درود، شریف ہوگا"۔ یہی مسلک ہے آئمہ مجتہدین، آئمہ ہدیٰ کا"

مسئلہ: بالاصالہ "مستقل بالذات" نبیِ کریم، رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بالتبع دوسروں پر درود شریف پڑھنا چاہیئے اور یہ فرض، واجب، سنت مؤکدہ اور مستحب ہے۔ عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا مومن پر امتثال لِاَمرِ اللہ، فرض ہے۔ محفلِ میلادِ پاک اور مجلسِ وعظ میں نام اقدس سے یا سنے تو درود شریف پڑھنا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مستحب ہے۔ مستحب "حُب" سے ہے اہلِ محبت کے لئے یہ مقامِ مستحب فرض کی طرح ہے اور سنتہ اللہ بھی۔ وجوبِ صلوٰۃ و سلام کو علی الاطلاق ذکر کیا ہے یعنی جب بھی نام اطہر سنے یا لے درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ "درِ مختار کتاب الصلوٰۃ" ابوالحسن احمد بن محمد البغدادی القدوری علیہ الرحمۃ"

☆ شیخ محقق رحمۃ اللہ نے مستحب کو فرض دائم میں شمار کیا ہے۔ اور فرض[1] تین قسم کے ہیں۔

۱: فرضِ عین! ہر ایک اپنے اپنے فرض کی ادائیگی کرے۔ کوئی دوسرا نہیں کر سکتا اور وقت کے اندر پورا کرے۔

[1] فرض: جو نصِ قطعی سے ثابت ہو۔

Marfat.com

۲ : فرضِ کفایہ ! جو مجلس سے ایک کے ادا ہونے سے پورا ہو۔
۳ : فرضِ ظنّی ! جو مجتہد کے اجتہاد سے ثابت ہو۔

پھر فرضِ عین دو قسم ہے۔

۱ : فرض دائم ! مثلاً درود شریف بلاقیدِ وقت اور جگہ۔
۲ : فرضِ موقّت ! جیسے نماز روزہ، حج اور زکوٰۃ یعنی وقت، ایام، ماہ، سال میں،

☆ حاصلِ کلام :۔ خالقِ مطلق کا یہ امر درود و سلام کفائی نہیں وجوبی و دائمی ہے۔
○ عَلَی النَّبِیِّ : غیب کی خبریں دینے والے "نبی" پر
☆ عَلَی الرَّسُوْلِ : نہیں فرمایا حالانکہ رسول نبی سے بلند مرتبہ ہے بالتحقیق۔
○ رسول کہتے ہیں اللہ تبارک و تعالےٰ کے احکامات کی تبلیغ کرنے والا "یا" اللہ سبحانہٗ و تعالےٰ کا حکم اس کے بندوں تک پہنچانے والا۔ ہمارے نبی پاک پر "رسول" کا اطلاق اس وقت ہوا جب آپ پر قرآنِ پاک کا نزول ہوا اور آپ نے تبلیغ فرمائی۔ اس وقت آپ کی عمر شریف چالیس[۴۰] برس تھی۔ تو مکّہ معظّمہ، جبلِ نور، غارِ حرا میں سورۂ علق کی پہلی پانچ[۵] آیاتِ کریمہ سیّد الملائکہ روح الامین جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے۔ سنہ ۶۱۰ء

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ
اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ عَلَّمَ
الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ

☆ عَلَی الْبَشَرِ : نہیں فرمایا۔ جب آپ کے بدن شریف کی اربعہ عناصر، لطیف سے تخلیق فرمائی گئی اور آپ نے عالمِ شہود میں بشریّت کا جامہ زیبِ تن کیا۔ اللہ سبحانہٗ و تعالےٰ اور اس کے فرشتے درود شریف بھیجتے ہیں اپنے نبی پر" کا یہ مطلب ہے اللہ تعالےٰ کا درود شریف بھیجنا۔ نہ آپ کی پیدائش کے وقت سے ہے اور نہ چالیس

[۱] پہلی وحی جلی۔ وحی متلوّ ۲۷ رمضان المبارک بروز پیر بوقتِ سحری سنہ نبوی بمطابق سنہ ۴۱ عام الفیل کو نازل ہوئی۔ پ۳۰ سورۃ العلق آیتِ کریمہ ۱ تا ۵ پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا۔ آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔

Marfat.com

سال کی عمر شریف کے وقت کہ جب آپ پر وحیِ الٰہی کا نزول ہُوا مطلب یہ ہُوا، اللہ سُبحانہٗ کا دُرود شریف بھیجنا زمان اور مکان کی قید سے مُقیّد نہیں۔

○ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط: دُرود شریف بھیجتے ہیں نبی پر "اَلنَّبِیِّ"[1] فرمایا۔

حدیثِ پاک: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ ورسولہٗ عنہٗ ط "صحیح البخاری"

☆ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" کُنْتُ نَبِیًّا وَّآدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ ط

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی رُوح اور جسم کے درمیان تھے۔

☆ کُنْتُ نَبِیًّا وَّآدَمُ بَیْنَ الطِّیْنِ وَالْمَآءِ ط

فرمایا! میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام پانی اور مٹّی کے درمیان تھے۔

○ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے پیارے فرشتے دُرود شریف بھیجتے ہیں نبی پر یعنی سیّدنا آدم علیہ السلام کی ابھی تخلیق بھی نہیں ہُوئی تھی اور آپ ابھی پانی اور مٹّی کے درمیان یا "بروائیت" رُوح اور جسد کے درمیان ہی تھے۔ تب سے ربِّ کریم رحمتیں نازل فرما رہا ہے روزِ اوّل سے روزِ ابد تک۔ اِن روایات سے بھی وقت کے تعیّن کی خوشبو آتی ہے حالانکہ رحمتِ باری (بلا انقطاع) کا نزول بصورت دُرود شریف زمان و مکان کی قید سے وراءُ الوراء ہے۔ جو کہ عقلِ اوّل "جبرائیل علیہ السلام" کے احاطہ سے بھی باہر ہے۔

○ یُصَلُّوْنَ ط مضارع کا صیغہ ہے اس میں زمانہ حال اور مُستقبل پایا جاتا ہے اور اس میں دوام استمراری، اور تجدّدی ہے جو ہمیشگی پر دلالت کرتا ہے۔ کلامِ الٰہی "ہمیشہ بلا توقف بلا ناغہ ابدُ الآباد"

---

[1] لغت کے لحاظ سے نَبِیٌّ نَبَأٌ سے ماخوذ ہے اس کا معنیٰ ہے مُخبِرٌ عَنِ اللہ اور نبوّت کا معنیٰ اطلاع علی الغیب، غیب کی خبر دینے والا۔ جنّت دوزخ ملائکہ قیامت اور سب سے غیبُ الغیبِ اللہ، کی خبر بتلانے والا۔ مُطلق خبر دینے والا نہیں کہ اُس کو مُخبِر کہتے ہیں۔ اور اُس کی خبروں کو اخبار اور مصطفےٰ کی خبروں کو حدیثِ پاک اور اللہ تعالیٰ کی خبروں کو قرآنِ پاک کہا جاتا ہے ؎ "فَافْهَمْ اَیُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ ط

Marfat.com

میں دو جملے ہیں۔ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔ جملہ اسمیہ، استمرار اور دوام کے لیئے اور جملہ فعلیہ حدوث و تجدد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

○ یعنی اللہ تقدس و تعالیٰ ہر آن، ہر گھڑی، ہر لحظہ، ہر لمحہ اپنے پیارے محبوب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرماتا ہے اور فرماتا رہے گا۔ اس میں دوام بھی ہے اور تجدد بھی۔ یعنی پے بہ پے۔ یکے بعد دیگرے۔ "مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ اور عَلَى التَّوَاتُرِ"

☆ پہلا جملہ اسمیہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ یہ حقیقت ہے۔

☆ دوسرا جملہ فعلیہ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ یہ شریعت ہے۔

○ یہ آیت کریمہ مجموعہ ہے شریعت اور حقیقت کا۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کے مصداقین مؤمنین کو صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا کا حکم فرمانا اور اس پر مومنوں کا محبت و ادب سے عمل پیرا ہونا طریقت ہے جو مبنی بر عقیدت ہے ؎

ثنائے زلف و رخسارِ تو اے ماہ — ملائک وردِ صبح و شام کردند

"عراقی"

قرآن پاک : پ ۶ سورۃ المائدہ آیت کریمہ نمبر ۱۵

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ○	بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

○ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو نور فرمایا۔[1]

در بحر الحقائق، آوردہ وجہ تسمیہ بنور صلی اللہ علیہ وسلم است اوّل چیزے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ بنورِ قدم از ظلمت کدۂ عدم بوجود آوردہ نور دے بود صلی اللہ علیہ وسلم " "تفسیر حسینی فارسی"	تفسیر بحر الحقائق[2] میں فرمایا "نور" کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اللہ سبحانہ و تعالیٰ "نورِ قدم سے" ظلمت کدۂ عدم سے وجود میں جس کو لایا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا۔

[1] نور کی تعریف :۔ اَلنُّوْرُ هُوَ الظَّاهِرُ بِذَاتِهٖ وَالْمُظْهِرُ لِغَيْرِهٖ جو خود منور ہو اور دوسروں کو منور کرنے والا۔

[2] الشیخ نجم الدین رازی علیہ الرحمۃ البکاری کی شہرہ آفاق یہ تفسیر اشارات کنایات، حقائق و دقائق شریعت، رموز و نکات طریقت میں مشہور، معروف اور نہایت ہی مستند ہے۔ جو آپ کے علمی کمال اور عملی فضیلت کا بین ثبوت ہے۔ سلسلہ عالیہ کبرویہ میں شیخ الشیوخ نجم الدین کبریٰ علیہ الرحمۃ اللہ کے خاص الخاص خلفاء سے تھے۔ سن وصال ۶۵۶ ہجری المقدسہ ہے۔

[3] "ملا حسین واعظ الکاشفی الہروی افاض اللہ علیہ الروح والریحان تفسیر ملاحظہ ہو۔ تحت آیت ہذا" ۶

Marfat.com

قرآنِ پاک : پ ۱۸ سورۃ النور آیتِ کریمہ نمبر ۳۵

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ ؕ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ الخ

اَللّٰہ نُور آسمانوں کا اور زمین کا اُس کے نُور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اُس میں چراغ ہے اور وُہ چراغ ایک فانوس میں ہے اور وُہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے۔ موتی سا چمکتا روشن۔

○ نُوْرُ اَللّٰہ تعالےٰ کے اسمائے حُسنیٰ سے ہے اور مَثَلُ نُوْرِہٖ میں اِس نور سے مُراد سیّدُ الکائنات افضَلُ الموجُودات حضرت رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم ہیں اور یہ اضافت اور نسبت تشریفی ہے۔ جو کہ آپ "ﷺ" کی عظمتِ نُور کی شاہد ہے۔

☆ سیّدنا عبدُاللّٰہ ابنِ عبّاس نے حضرت کعب احبار رضی اللّٰہ ورسولہٗ عنہم سے فرمایا اِس آیتِ پاک کے معنیٰ بیان کرو تو اُنہوں نے فرمایا اَللّٰہ تعالیٰ نے اپنے نبی صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کی مثال بیان فرمائی "روشندان" طاق تو حضُور کا سینہ شریف ہے اور فانوُس قلبِ مُبارک اور چراغ "نبوّت" کہ شجرِ نبوّت سے روشن ہے۔ اور اِس نورِ محمّدی صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کی روشنی و اضائت اِس مرتبۂ کمال ظہُور پر ہے کہ اگر آپ اپنے نبی ہونے کا بیان نہ بھی فرماتے تو جب بھی خلق پر آپ کا نبی ہونا ظاہر ہو جاتے ؎ "کنزُ الایمان"

☆ نُوری شمع جو ہے وُہ دلِ اقدس ہے اَللّٰہ سُبحانہٗ کے محبُوب پاک صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کا

☆ فانوس "چمنی" جس میں نُوری شمع روشن ہے وُہ سینہ فیضِ گنجینہ ہے سرکارِ مدینہ کا

☆ طاق جس میں فانوُس رکھا ہے وُہ سراپا جسم اَطہر ہے اَللّٰہ کے پیارے ہم بے سہاروں کے سہارے، عرشِ عظیم کی آنکھ کے تارے حضرت محمّدِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم کا

شمعِ دِل مشکوٰۃِ تن، سینہ زُجاجہ نُور کا — تیری صُورت کے لیئے آیا ہے سُورہ نُور کا
کَ گیسُوہٗ دہن، ہٖ ابرُو، آنکھیں عٓ صٓ — کٓھٰیٰعٓصٓ قٓ اُن کا ہے چہرہ نُور کا
ذرّے مہرِ قُدس تک تیرے توسُّط سے گئے — حدِّ اوسط نے کیا صُغریٰ سے کُبریٰ نُور کا

"ﷺ"

؎ عظمت والے نُور صلَّی اللّٰہ علیہ وسلَّم ط

Marfat.com

حدیثِ پاک : بروایت سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ ورسولہ عنہما ط

قَالَ مَتٰی وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَآءِ نُوْرَ نَبِیِّكَ مِنْ نُّوْرِہٖ ط

" رواہ عبدالرزاق بسندہ "

میں نے نورِ مجسم "صلی اللہ علیہ وسلم" سے عرض کیا آپ کب سے نبی ہیں؟ تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے جابر بیشک اللہ سبحانہ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرما دیا۔

☆ اس حدیثِ پاک میں نبی کا لفظ زیرِ بحث ہوگا۔ جو مقصود ہے۔

حدیثِ پاک بروایت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ ورسولہ عنہ ط

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ وَ كُلُّ خَلَائِقِ مِّنْ نُّوْرِیْ وَاَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰہِ ط

سب سے پہلے اللہ سبحانہ نے میرے نور کو تخلیق فرمایا اور تمام مخلوق کو میرے نور سے اور میں اللہ کے نور سے ہوں۔

قرآن پاک : پ ۲۳ سورۃ یٰسٓ آیتِ کریمہ ۸۲

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ○

جب کسی چیز کو چاہے تو اس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

○ اِس آیتِ کریمہ میں لفظ شَیْئًا[1] فرمایا یعنی مشیت، ارادہ فرمایا تو کُلّھُم کائنات معرضِ

---

[1] امر مشیت ارادہ اور رضا یہ تینوں الفاظ اپنے اپنے اندر وسیع مفہوم رکھتے ہیں جو اہلِ بصیرت پر مخفی نہیں مقصود رضا ہے یہاں لفظ شَیْئًا فرمایا۔ اللہ سبحانہ نے مشیت، ارادہ فرمایا اور اس امرِ کُن سے کائنات کا ذرّہ ذرّہ پیدا فرمایا کوئی چیز ایسی نہیں جو پیدا نہ ہوگئی ہو اور وہ علمِ الٰہی میں تھی اور اُس کا ظہور بمطابق كُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَمِرٌّ بِاَوْقَاتِهَا اپنے اپنے وقت پر ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ "واللہ سبحانہ وتعالےٰ اعلم ورسولہ" اور "نور" حضور سیدُ الانس والجان صلی اللہ علیہ وسلم کا امرِ کُن سے بھی بہت پہلے تخلیق ہو چکا تھا اور پھر دنیا میں مبعوث فرما کر چالیس ۴۰ سال کی عمر شریف میں جبلِ رحمت غارِ حرا میں آپ کو اِقْرَاْ، سے مخاطب فرمایا۔ یہ پہلی وحی تھی۔ یعنی ارادۂ امر "اِقْرَاْ" کا فرمایا "فَتَدَبَّرْ"

۱۔ وہاں "كُنْ" امر کا صیغہ ہے جو جاری ہوا

۱۔ یہاں "اِقْرَاْ" امر کا صیغہ ہے جو جاری فرمایا۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۱۵

Marfat.com

وجود میں آگئی۔ خالقِ کائنات نے تمام مخلوق کو امرِ کُن سے تخلیق فرمایا اور حدیثِ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ میں "شَیْئًا" کا لفظ ہے۔ یعنی اتحادِ لفظی، محب اور محبوب کے کلام پاک میں قرآن و حدیث، وحی جلی اور وحی خفی میں ایک ہی لفظ شَیْئٌ ہے۔ قرآنِ پاک تن ہے اور حدیثِ پاک اس کی شرح۔ قرآن علم ہے اور صاحبِ قرآن سیرت۔ قرآن علمِ خدا ہے اور تفسیرِ قرآن سیرتِ مصطفےٰ۔ قرآن نور ہے اور صورتِ مصطفےٰ نورٌ علیٰ نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؎

"تخلقوا باخلاق اللہ سے مزین"

بقیہ حاشیہ

۲- وہاں ارادہ اور مشیت ہے۔

۳- وہاں مخاطب شَیْئًا ہے جو متاعِ قلیل اور حقیر ہے۔

۴- وہاں تخلیق ہے سب کچھ پیدا فرما دیا گیا وَكُلُّ عُلُوْمٍ فِي الْقُرْاٰنِ لٰكِنْ تَقَاصُرُ عَنْهُ اَفْهَامُ الرِّجَالِ

۲- یہاں ارادہ اور مشیت کے ساتھ رضا بھی ہے جو مقصودِ کائنات شَیْئٌ ہے۔

۳- یہاں مخاطب محض نبی و رسول ہی نہیں بلکہ محبوب ہے جو تمام کائنات سے متاعِ عزیز و جلیل ہے۔

۴- یہاں تعلیم ہے کوئی ایسا علوم نہیں جو عطا نہ فرما دیا ہو

☆ علومِ اسماء و صفاتِ الٰہیہ، علومِ اوّلین و آخرین، علوم الشہادۃ والغیب، علمِ لوح و قلم غرضیکہ علمِ ماکان و مایکون عطا فرما دیئے گئے۔ بلکہ یہ سب علوم تو علومِ مصطفےٰ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا جزو ہیں۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اس پر شاہد ہے۔ سورۃ النساء ۱۱۳

☆ اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ رحمٰن نے اپنے محبوبِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کو علومِ قرآن خود سکھائے۔ اور قرآنِ پاک کے علوم، قرآن پاک کے جملہ علوم کا بمطابق آیتِ کریمہ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝ مخزن آپ کا سینہ اطہر بنا دیا ؎ سورۃ القمر ۵۲

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب گنبدِ آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

قرآنِ پاک: پ۷ سورۃ الانعام آیتِ کریمہ ۵۹، پ۲۹ سورۃ القلم آیتِ کریمہ ۱

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ

اور اُسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی۔ اُنہیں وُہی جانتا ہے۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۴

Marfat.com

قولِ حق قرآن ہے، قولِ پیغمبر ہے حدیث — اہلِ دل کے واسطے تقریر ہے دونوں کی ایک
نورِ حق نورِ نبی اصل میں دونوں ایک ہیں — وہ خدا اور یہ نبی تنویر ہے دونوں کی ایک
یا خدا یا مصطفےٰ مشکل میں دونوں نام لو — حاجتیں بر آئیں گی تاثیر ہے دونوں کی ایک

حدیثِ پاک : بروایت سیدہ عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ ورسولہ عنہا ط

○ اُمُّ المؤمنین سے پوچھا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق کیا تھا تو ارشاد فرمایا۔

☆ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ ط | آپ "ﷺ" کا خلق قرآن تھا

قرآنِ مجید کے بیان کردہ جملہ اخلاقیات صاحبِ خلقِ عظیم "ﷺ" میں زینت آراء ہیں۔

بقیہ حاشیہ

مفتاح، مفتاح الجنۃ، مفتاح الرحمۃ، کنز اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسماءِ حسنیٰ سے ہیں۔ مؤلف ط

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۙ | قلم اور اس کے لکھے کی قسم

☆ نٓ سے مراد دہان مبارک، اور نقطہ سے مراد زبان مبارک اور مَا يَسْطُرُوْنَ سے مراد سینہ اطہر "لوحِ مبارک" مطلب یہ کہ ربِ کریم فرماتا ہے محبوب تیرے دہان کی قسم، تیری زبان کی قسم، سینہ نوری لوح اور "زبان" قلم کی قسم اور وہ مفتاح "کنجی" زبان مبارک ہے۔ جو اسم ذاتِ رسالت مآب "محمد" "ﷺ" ہے اور اس کنجی سے ربِ کریم کے علم و حکم کے خزانے، رزق و محبت کے خزانے، مغفرت، جنت کے خزانے رأفت و رحمت کے خزانے، اور "عالمِ امر۔ عالمِ تقدیر" "عالمِ خلق۔ عالمِ تدبیر" کے خزانے اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کھلتے ہیں اور عرشِ عظیم اُن کا برزخ ہے۔ عالمِ غیب عالمِ شہادۃ حجرۂ اخفاء و عدم میں مقفل تھے۔ جس کنجی سے اُن کا قفل کھولا گیا وہ مفتاح "کنجی" اسمِ محمد "ﷺ" ہے جس سے یہ عالم میدانِ ظہور میں آئے۔ قَالَ عَزَّ اِسْمُهٗ فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ط

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط | اُسی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں
سورۃ الزمر ۶۳

○ دو الفاظ کی طرف قرآنِ پاک نے اشارہ فرمایا۔ ۱۔ مفتاح۔ عالمِ امر۔ عالمِ غیب کی کنجیاں
۲۔ مقالید۔ عالمِ خلق کی کنجیاں "مفاتیح اور مقالید دونوں جمع کے صیغے ہیں جو کثرتِ خزائن پر دال ہیں"۔

○ مفتاح کا پہلا حرف م اور آخری ح اور مقالید کا پہلا حرف م اور آخری د یہ بنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ سبحانہ تمام کائنات کو نیستی سے ہستی میں، عدم سے وجود میں لایا اور اللہ سبحانہ نے اپنی ذاتِ پاک کا ظہور بھی اسی نام محمد "ﷺ" سے فرمایا۔ تو پھر روح و جسد سے انسان جو عالمِ امر۔ عالمِ خلق کا جامع ہے معرضِ وجود میں آیا جو لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا تھا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ ط

Marfat.com

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآنِ پاک کی عملی تفسیر اور تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کی صفات سے کما حقہٗ مُتّصف اور مُزیّن اور اُمّتِ مُسلمہ کے لیئے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ[1] کا مِل مُکمّل نمونہ ہیں ؎

مدینہ میں مدینہ والے رُوتے تاباں دیکھ لیتے ہیں
جو ہیں صاحبِ نظر وُہ قُرآں میں قُرآں دیکھ لیتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

○ مُندرجہ بالا نصِ قطعی، آیاتِ کریمہ اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہُوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم "نُور" ہیں اور اِس نُور کی تخلیق اُس وقت ہُوئی جب کہ کائناتِ عالم کی کوئی شئ پیدا نہیں ہُوئی تھی۔ جن پر اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ دلیل کافی، وافی اور شافی ہے۔ سورۃ الانعام ۱۶۳

آمدم برسرِ مقصد : فرمایا۔ اے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر شئے سے پہلے۔ یعنی اِرادۂ امرِ کُن کے ظہورات[2] سے بھی بہُت پہلے

عَرش سے پہلے فرش سے پہلے، جنّت سے پہلے دوزخ سے پہلے، شمس سے پہلے قمر سے پہلے ذرّہ سے پہلے پہاڑ سے پہلے، زمین سے پہلے زمان سے پہلے، قطرہ سے پہلے دریا سے پہلے لوح سے پہلے قلم سے پہلے، خاک سے پہلے آب سے پہلے، آگ سے پہلے باد سے پہلے

غرضیکہ امرِ کُن سے تخلیق کی ہر شئ سے پہلے نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُّوْرِہٖ تیرے نبی کے نُور کو اپنے نُور کی "تجلّی" سے پیدا فرما دیا۔ "کَمَا یَلِیْقُ بِشَانِہٖ"

① یاد رہے۔ مادّہ پہلے ہوتا ہے تو چیز بنتی ہے۔ لوہا ہو تو تلوار بنتی ہے۔ لکڑی ہو تو میز بنتا ہے اور اینٹ ہو تو مکان بنتا ہے۔ اگر پہلے مادّہ ہی نہ ہو تو چیز کیسے بن سکتی ہے۔ آگ پانی، ہوا، مٹی سے اِنسان بنتا ہے۔

② اُس وقت اربعہ عناصر تھے کہاں ؟ جس سے حضور بنتے۔ حضور اُس سے بنے جو حضور سے پہلے تھا۔ حضور سے پہلے نُورِ الٰہ تھا۔ لہٰذا ثابت ہُوا کہ حضور نُورِ الٰہ سے بنے اور ساری کائنات نُورِ مُصطفےٰ سے "عزّوجلّ صلی اللہ علیہ وسلم" ط ؎

۴

[1] پ۲۱ سورۃ الاحزاب آیتِ کریمہ ۲۱ بے شک تمہارے لیئے اللہ کے رسُول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔
[2] عالمِ مَلکُوت، عالمِ جبرُوت، عالمِ ناسُوت، عالمِ لاہُوت، غرضیکہ ہفت اقلیم کے اٹھارہ ہزار عالم معہ چودہ طبق وغیرذٰلک ط

Marfat.com

باغِ طیبہ میں سُہانا پھُول پھُولا نُور کا — مست بُوہیں بُلبُلیں پڑھتی ہیں کلمہ نُور کا
وضع واضح میں تیری صُورت ہے معنیٰ نُور کا — یُوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نُور کا

حدیثِ پاک : بروایت سیّدنا جابر بن عبدُاللہ انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

☆ ربِّ کریم نے اُس نُور کو چار حصّوں میں تقسیم فرمایا پہلے سے قلم دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش پھر چوتھے کے چار حصّے کئے اور پہلے سے مَلٰئکہ حاملینِ عرش۔ دوسرے سے کُرسی اور تیسرے سے فرشتے اور پھر چوتھے کے چار حصّے کئے۔ پہلے سے مُومنین کی آنکھوں کا نُور اور دوسرے سے مومنوں کے دِلوں کا نُور پیدا کیا جو معرفتِ الٰہی ہے تیسرے سے دین کلمہ طیّبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کا نُور پیدا کیا اور چوتھے سے نُورِ ایمان۔ نُورِ عرفان اور نُورِ ایقان پیدا فرمایا۔ "زُرقانی ج۱ صفحہ ۴۶"

☆ لہٰذا دلائلِ قطعیّہ اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہُوا کہ نُور ذاتِ مُحمّدی علیٰ مصدرِہا الصّلوٰۃُ وَالسّلَامُ نُورِ الٰہ کا مظہر بنا نہ کہ مَعَاذَاللہ ثُمَّ مَعَاذَاللہ "جُزْ" تمام کائنات پرتو ہے نُورِ ذاتِ مُحمّدی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اور فرع۔ اصل اور مقصُودِ کائنات آپ کا نُور ہے ؎

بیا! تا در مدینہ نُورِ اَحمد — بینی از دَر و دیوار لامع
جمالِ مُصطفٰے بے پردہ بینی — چہ خُورشیدے کہ بے ابر است طالع
بیا! اے کور چشم تیرہ باطن — بہ بین ہر گوشہ صد بُرہان ساطع
نجُومِ اِھتدیٰ آنجا فروزاں — شمُوسِ اِصطفٰے آنجا طوالع

حدیثِ پاک : بروایت سیّدنا ابُوہریرۃ رَضِیَ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

☆ اَنَّ النَّبِیَّ "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" سَئَلَ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ یَا جِبْرِیْلُ کَمْ عُمُرُکَ مِنَ السِّنِیْنَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ لَسْتُ اَعْلَمُ غَیْرَ اَنَّہٗ فِی الْحِجَابِ الرَّابِعِ نَجْمٌ یَطْلَعُ فِیْ کُلِّ سَبْعِیْنَ اَلْفِ سَنَۃٍ مَرَّۃً

بیشک سرکارِ دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جبریل علیہ السّلام سے پُوچھا تمہاری عُمر کتنی ہے؟ جبرائیل علیہ السّلام نے عرض کیا اے میرے آقا مَیں نہیں جانتا کہ میری عُمر کتنی ہے۔ ہاں یَا رسُولَ اللہ صلّی اللہ علیک وسلّم حجابِ رابع عرش پر ایک نُوری ستارہ ستر ہزار سال بعد طلُوع

Marfat.com

رَاَیْتُہٗ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَرَّۃٍ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" یَا جِبْرِیْلُ وَعِزَّۃِ رَبِّیْ اَنَا ذٰلِکَ الْکَوْکَبُ اَیْ ذٰلِکَ النَّجْمُ ط "رواہ البخاری فی تاریخہ"

ہوتا تھا۔ جس کو میں نے ستر ہزار مرتبہ دیکھا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میرے رب کی عزت و عظمت کی قسم اے جبریل علیہ السلام وہ نوری تارہ میں تھا ؎

یہ سن کے مصطفےٰ نے کہا جان سکو گے
یہ کہہ کر سرکار نے عمامہ جو سر سے ہٹایا

اے جبریل وہ تارا اگر دیکھا تو پہچان سکو گے
پیشانی مصطفےٰ پہ وہ چمکتا تارا نظر آیا

☆ علم جبرائیلی علیہ السلام کے مطابق، نورِ مجسم شفیع معظم فخرِ آدم احمدِ مجتبےٰ محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی تخلیق ستر ہزار در ستر ہزار سال پہلے فرما دی گئی تھی "چار ارب ۴۹ کروڑ سال" اور یہ متناہی ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ بِالصَّوَابِ ط

○ تمام کائنات سے کروڑوں، اربوں سال پہلے نورِ ذاتِ محمدی، نورِ نبوت کی تخلیق ہو چکی تھی اُس وقت سے ربِ کریم اپنے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں "درود شریف" نازل فرما رہا ہے۔ اتنا رحمتوں کا نزول کیا کہ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین بنا دیا۔ اُس نور نے سب سے پہلے نبوت کا لباس زیب تن کیا اور رحمت کا حلّہ اوڑھا۔ وہ نورِ محمدی رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنِ لباس میں ملبوس، ربِ کریم کی رحمتِ محضہ بن کر دنیا میں مبعوث ہوا۔

احادیثِ قدسیہ : اللہ کا کلام بزبانِ رسالت عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم ط

☆ کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ نُوْرَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم ط

فرمایا میں مخفی خزانہ تھا مجھے محبت آئی کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا۔

☆ لَوْلَا خَلَقْتُکَ لَاَظْہَرْتُ الرَّبُوْبِیَّۃَ ط

اگر آپ نہ ہوتے تو اپنے رب ہونے کو ظاہر نہ کرتا۔

؎ فرمایا اے جبرائیل علیہ السلام ستر ہزار سال میں قیام کرتا اور ستر ہزار سال سجدہ۔ قیام میں مجھے تم دیکھتے لیکن جب سجدہ کرتا تو مجھے کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا۔ جبرائیل علیہ السلام کا بھی سجدہ ہزار سال اور دوسرا بھی ہزار سال کا تھا پہلا سجدہ عبودیت اور دوسرا سجدہ قبولیت کا۔ ۱۲ منہ، غفرلہٗ ولوالدیہ د

Marfat.com

یہ احادیثِ مُبارکہ طُرقِ مُتعدِدہ اور اسانید مُختلِفہ سے روائیت کی گئیں ہیں۔

○ یہ وَحی خفی اور وَحی غیر متلُو کے زُمرہ میں ہے فرمایا ربُّ العِزّت نے میں توحید کا مخفی خزانہ تھا۔ اَحَدٌ تھا صَمَدٌ تھا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ تھا اور اپنی ذات و صفات میں وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ تھا۔ مَیں نے چاہا۔ پسند کیا کہ مَیں پہچانا جاؤں تو مَیں نے مُحمّد صلی اللہ علیہ وسلم کے نُور کو پیدا فرمایا اور میری ذات اور صفات کا ظہور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ بایں معنیٰ کہ میرے بحرِ توحید سے ایک مَحبّت فَاَحْبَبْتُ کی لہر اُبھری تو مَیں نے تجلّیِ مَحبّت سے اپنا محبُوب بنالیا۔

ہے اُنہیں کے دَم قدم سے باغِ عالَم میں بہار — وُہ نہ تھے عالَم نہ تھا گر وُہ نہ ہوں عالَم نہیں
غُنچے مَا اَوْحیٰ کے جو چٹکے دَنیٰ کے باغ میں — بُلبُلِ سدرہ بھی اُس کی بُو سے محرم نہیں

حدیثِ پاک : بروائیت حضرت ابُوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰہِ وَکُلُّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نُّوْرِیْ ط

فرمایا رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَیں اللہ کے نُور سے اور تمام مومن میرے نُور سے ہیں۔

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہُور ہے — ہر گُل میں ہر شجر میں مُحمّد کا نُور ہے "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کا مَظہر نُورِ مُحمّدی صلی اللہ علیہ وسلم اور نُورِ ایمان و عرفان اُس کی تجلّیاں ہیں۔ یعنی ساری تخلیقاتِ الٰہیہ[1] میں نُورِ مُحمّدی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوے ہیں۔

خلاصۂ آیتِ کریمہ : بے شک اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اور اُس کے نُوری فرشتے تب سے اَب تک بغیر قیدِ زمان و مکان (لازمان لامکان) صُبحِ ازل سے شامِ اَبد تک ہمیشہ در ہمیشہ، ہمہ وقت دُرُود شریف بھیجتے ہیں اور بھیجتے رہیں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ تُم بھی اے ایمان والو! میرے محبُوبِ پاک شاہِ لولاک نبیُ الانبیاء سیّدُ الانبیاء امامُ الانبیاء احمدِ مُجتبیٰ مُحمّدِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہمہ وقت دُرُود شریف پڑھا کرو۔ نُوری[2] ہو جاؤ گے۔

---

[1] من دُرّے بُودم نہاں در قعرِ بحرِ لَمْ یَزَلْ — عشق غوّاصانہ ام آورد بیرون زاں محل

ترجمہ۔ میری رُوحِ تجلّیِ صفات کے بحرِ لم یزلی میں مخفی تھی۔ اَللّٰہ نے چاہا تو عشق غوطہ خور ہو کر ہمیں اس مُقام سے باہر نکال لایا۔ اِسی عشق کی منزل کی جستجو میں اس عالمِ شہود میں آکر جنگل و بیابان میں پھر رہے ہیں۔" سرکار غریب نواز چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ ط

[2] نمبر ۲ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۱۰

Marfat.com

حدیث الحبیب علی مصدرھا الصلوٰۃ والسلام ط

عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ ط | میری اُمت کے عُلماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں۔

کہ حرف تشبیہ ہے اور یہ تشبیہ تبلیغ احکامِ الٰہیہ اور ترسیل شریعتِ مُطہّرہ میں ہے یا جتنی تکلیفات شاقہ انبیاء نے برداشت کیں ایسی ہی عُلماءِ اُمت اُٹھائیں گے اور ضمناً ارشارہ فرما دیا کہ پہلے رسُولوں کے دین کی تبلیغ کے لیئے انبیاء مبعوث ہوتے رہے چونکہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ "آخر زمان نبی" ہیں بدیں وجہ اس دینِ حقہ کی تبلیغ کا منصب عُلمائے حق کو سونپا گیا۔ جن کا تعلق قلبی رابطہ اور نسبت حقیقتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے پختہ ہے۔ یہ نسبت مُرشدِ کامل۔ اکمل۔ مُکمّل کی نگاہ اور دُرود شریف کی کثرت سے ملتی ہے۔ یہ ہیں وُہ لوگ جن کی محبّت، جنّت کی کنجی ہے حُبُّ الْفُقَرَآءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ ط اس حدیثِ

بقیہ حاشیہ

ع۲ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط بلا تمثیل و بلا تشبیہ نُور، بفرمانِ رحمان واجبُ الاذعان قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ حضور نُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْ اُنْزِلَ مَعَہٗ قرآن نُور" بارشادِ حدیث مظہر نُورِ کبریا، تاجدارِ لَوْلَاکَ لَمَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "روزِ شمار ہر نبی کو دو دو نور ملیں گے اور میرے ہر مُوئے تن سے نُور کا فوارہ جاری ہوگا" ۔ میری نگاہ کے پروردہ ،، درُود خوان اُمتی ،، نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ ط کے سامنے اور دائیں طرف نُور دوڑے گا۔ مزید برآں اُن کا ہر اعضائے وُضو نُور سے مُنوّر ہوگا اور درُود شریف کا نُور اُن کو ہر چھ جہتوں چھ سمتوں چھ طرفوں آگے پیچھے اوپر نیچے دائیں بائیں سے گھیرے ہُوئے ہوگا اور ہر مقام میزان پُلصراط پر دُعائے نُور رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا پڑھتے ہُوئے اور نُورِ محمدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی نُوری شفاعت سے سیدھے جنّت الفردوس میں داخل ہوں گے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْھُمْ بِلُطْفِکَ یَا لَطِیْفُ ط

☆ نُورِ قرآن۔ نُورِ ایمان، نُورِ عرفان، نُورِ اذعان، نُورِ ایقان، نُورِ فراست، نُورِ ولائیت، نُورِ شریعت، نُورِ طریقت نُورِ حقیقت، نُورِ معرفت کے حصُول کا ذریعہ درُود شریف ہے اور یہ سب نُور ماہِ عرب مہرِ عجم نُورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے نُور کی ایک خفیف سی جھلک ہیں۔ ،، دُعائے نُور ،، تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار صفحہ ۵۶ پر ملاحظہ ہو۔

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَجْعَلُ لَنَا بِھَا قُلُوْبَنَا نُوْرًا وَّصُدُوْرَنَا نُوْرًا وَّعُیُوْنَنَا نُوْرًا وَّشِفَاھَنَا نُوْرًا وَّاَجْسَادَنَا نُوْرًا وَّاَزْوَاجَنَا نُوْرًا وَّقُبُوْرَنَا نُوْرًا اٰمِیْن یَا نُوْرَ الْمَلِکِ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ ط از محمد عنایت اللہ اسدی

صَلُّوْا عَلَی النُّوْرِ بُکْرَۃً وَّعَشِیَّۃً اَلْفَ صَلٰوۃٍ مَّعَ السَّلَامِ وَزَیِّدْ

Marfat.com

پاک کے مصداق نہ مولویانِ زرّاق ہیں اور نہ پیرانِ رقّاص اور نہ عُلماءِ سُوء ط بلکہ وُہ عُلماءِ حق ہیں۔ جن کا ظاہر شریعتِ مُطہّرہ سے آراستہ اور باطن انوارِ طریقت[1] سے پیراستہ ہو۔ دربارِ البری قال حال کے باکمال کے نورتن نہ ہوں۔ بارگاہِ محمّدی عَلَیْہِ اَلْفَ صَلٰوۃٍ وَّاَلْفَ اَلْفِ سَلَامٍ کے مُجدّدی دُرویش اور سرہندی دَرویش بنیں۔ جن کے آستانہ کی خاک رُوبی بادشاہوں کے دربار کی تخت نشینی سے افضل ہے۔ فَتَدَبَّرْ ط

[1] یہ ہستیاں عُلماءِ کرام، مشائخِ عظام علم وعمل، قول وفعل، قال وحال، فقہ وفقر میں شریعت وطریقت کی جامع ہیں امامِ اعظم ابُوحنیفہ اور سلطانُ العارفین بایزید بُسطامی قُدِّسَ سِرُّہُمَا الْاَقْدَس دونوں سیدنا امام جعفر صادق علیہ وعلیٰ آبائہ الصّلوٰۃُ والسّلامُ کی ایک ہی نظر اور ایک ہی فکر سے صُحبت یافتہ اور فیض یافتہ لیکن اللہ عزّاسمہٗ نے امامِ ھُمام کو شریعت میں قالِ رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کیلئے چُن لیا اور سُلطانُ العارفین کو طریقت میں حالِ مُصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" کے لیئے مُنتخب فرمالیا۔ حالانکہ یہ دونوں ہستیاں بہر پہلو شریعت وطریقت میں کامل تھیں۔ آئمۂ مُحدّثین امام بُخاری، امام مُسلم بَرَّدَ اللہُ تُربَتَہٗ نے اخبار وآثار سے قالِ رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو ضخیم دفتروں میں جمع کیا۔ جن سے آئمۂ مُجتہدین نے فقہی مسائل استنباط کیئے اور فقر کے امام حسن بصری، امامِ ربّانی مُجدّدِ الف ثانی علیہما الرّحمۃ نے اسرار وانوارِ رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے اپنے سینوں کو مُنوّر کیا اور پھر نگاہ سے چراغ پر چراغ روشن کر دیئے۔ مقصد یہ کہ اُدھر رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا قال ایک سینے سے دوسرے سینے میں مُنتقل ہوتا رہا اور اِدھر رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا حال ایک سینے سے دوسرے سینے کو طُورِ سینا بناتا رہا ؎

سُنو دو ہی لفظوں میں مجھ سے یہ راز — شریعت وُضو ہے طریقت نماز
شریعت درِ محفلِ مُصطفٰے — طریقت عرُوجِ دلِ مُصطفٰے
شریعت میں ہے قیل وقالِ حبیب — طریقت میں ہے حُسن وجمالِ حبیب "اکبر الٰہ آبادی"

قُرآن کا فیض هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (سورۃ البقرہ ۲) ان نفوسِ قُدسیہ سے اُمّت تک پہنچا کہ اُن کی تبلیغ پند ووعظ اور ترسیلِ نگاہ ونظر سے اُمّتی۔ مُومنین صالحین، صادقین، مُتّقین، مُحسنین بن گئے یہ تبلیغ عین منشاءِ ربّانی کے مطابق تھی کہ پہلے پیغام بَر پھر پیغام۔ پہلے طبیب پھر نُسخہ، پہلے ہادی پھر ہدائیت اگر ہادی "صلی اللہ علیہ وسلم" سے بے نیاز ہو کر اور اُن نفوسِ قُدسیہ سے صَرفِ نظر کر کے محض اُصول ومسائل سے راہ چاہیئں تو مقصدِ بندگی اور ہدائیت اِیصال اِلَی المطلوب نہیں پاسکتے۔ بزمِ رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا صُحبت یافتہ "صحابی" اور دربارِ رسُول "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ہر حاضر مُفسّر بھی ہے۔ مُحدّث اور فقیہہ بھی۔ مُراد بھی ہے اور مُرید بھی۔ مُبلّغ اور مُجاہد بھی ہے۔ یہ ہیں عُلماءِ اُمّت جو اس حدیثِ پاک کے مِصداق بنے۔ جن کی دوات کی سیاہی روزِ قیامت شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی۔ اے کریم جَلَّ سُلطانُہٗ! عُلماءِ حقّہ کی اس سیاہی کی عزّت کے طفیل اِس رُوسیاہ کی سیاہی کو نُور اور سُرخروئی کا باعث بنانا۔ آمین یَا نُورُ یَا نُورَ النُّورِ ط ۱۲ منہ غفرلہٗ القصور ط

814 18

Marfat.com

☆ اَلشیخ محقق علی الاطلاق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ایک روائیت نقل فرماتے ہیں۔

○ جب شبِ معراج میرا بُراق وادیِ طُور سینا سے گزرا ——— تو فرمایا۔

☆ ایک روائیت الرسول میں ارشاد فرمایا۔ "رَأَیْتُ مُوْسٰی" رواہ البیہقی ،، نیز فرمایا۔

مَرَرْتُ بِقَبْرِ مُوْسٰی وَھُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ ط	فرمایا میرا گزر موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر ہوا تو دیکھا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔

☆ احادیثِ مبارکہ اس ایک معنیٰ کو واضح کرتی ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ انبیاء و مرسلین صلوات اللہ علیہم وسلامہ اپنی اپنی قبور میں عالمِ برزخ کی زندگی کے ساتھ ساتھ حیاتِ دنیوی سے بھی حیات ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں اور دیگر تصرفات بھی فرماتے ہیں۔ مصیبت زدہ کی مدد و اعانت کرنا۔ دنیا میں سیر فرمانا اپنی مرضی سے آنا جانا بارگاہِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہونا۔ تعزیت اور تہنیت پیش کرنا ثابت ہے۔

☆ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ ط اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اگرچہ ظاہراً یہ روائیت نماز کے متعلق ہے لیکن یہ توجیہ بھی درجہ صحت تک ہے اگرچہ تاویلِ بعیدہ ہے کہ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر آپ پر درود شریف پڑھ رہے ہیں۔ "مؤلف" واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ الاعلیٰ بالصواب ط"

☆ جُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ ط علامہ شمس الدین سخاوی علیہ رحمۃ الباری نے اپنی تصنیف لطیف، تالیفِ منیف "قول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع" میں اس حدیث پاک کی ایک توجیہ یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک درود شریف میں ہے۔ جو مجھ پر درود شریف بھیجا جاتا ہے۔ "رواہ النسائی"

○ سید الانبیاء والمرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کی شان بہت ارفع ہے آپ کے مرقد منورہ میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ ورسولہ عنہن حاضر بارگاہ ہو کر زیارت سے مستفیض ہوتی ہیں اور آپ جہاں چاہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے تشریف لے جاتے ہیں۔

○ جملہ انبیاء و مرسلین کا شبِ معراج، بیت المقدس میں حضور پُر نور صاحب المعراج صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بجسدہٖ نماز پڑھنا اور عرش پر انبیاء کا استقبال کرنا اور سلام عرض کرنا اور خصوصاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زیارت کرنا اور تخفیف نماز، روزہ کی عرض کرنا

؎ امتِ مسلمہ پر شفیق ترین نبی۔

Marfat.com

احادیثِ کثیرہ صحیحہ سے ثابت ہے۔

○ اس سے قبل بھی مدینہ طیّبہ ہجرت گاہ محبوبِ کردگار کے تذکرے انبیاء کرتے رہے ہیں۔ سیّدنا سُلیمان علیہ السلام کا لشکر جب مدینۃ الرّسُول سے گزرا تو فرمایا۔

هٰذِهٖ دَارُ الْهِجْرَةِ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ طُوْبٰی لِمَنْ اٰمَنَ بِهٖ ط تفسیرِ مظہری	یہ آخر زمان نبی کی ہجرت گاہ ہے۔ مُبارک ہے وُہ جو آپ پر ایمان لایا۔

☆ شبِ معراج شریف آپ کا بُراقِ محترم جب سرزمین حجاز مدینہ منوّرہ زادہا اللہ تنویرًا پہنچا تو سیّدنا رُوح الامین علیہ السلام نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اُتریئے اور یہاں نمازِ نفل ادا فرمائیے کیونکہ یہ مُبارک مقام آپ کی ہجرت گاہ اور آرام گاہ ہوگا۔

معراج النبیّ میں دُرود شریف:- برکۃ النبیّ فی الہند عبدالحق محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ الرقیط مدارج النبوّۃ میں فرماتے ہیں۔ سدرۃ المنتہیٰ سے آگے ہنوز ستر ہزار نورانی حجاب ایسے تھے کہ ایک حجاب دوسرے حجاب کے ہم مثل نہ تھا۔ ہر حجاب کی تہہ کا سفر پانچ سو سال[۵] کا تھا ابھی اُن کا طے کرنا باقی تھا چنانچہ آپ نے ان سب کو حق سُبحانہٗ وتعالیٰ کی امداد و اعانت سے قطع کیا اِس وقت خاص قسم کی حیرت، دہشت اور جلالت و عظمت پیش آئی مُنادی نے حضرت ابُوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ورسولہ عنہ کی ہم آوازی میں ندا دی قِفْ یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیک وسلم فَاِنَّ رَبَّكَ یُصَلِّیْ عَلَیْكَ آپ متفکّر ہوئے کہ یہ آواز کہاں سے آئی۔ آپ کو (درود شریف) اِس آواز سے اُنس حاصل ہُوا اور گھبراہٹ سے باہر آئے جو درپیش تھی پھر حق تعالیٰ نے ندا دی اُدْنُ مِنِّیْ یَا حَبِیْبِیْ پھر میرے ربّ عزّ اسمہٗ نے مجھ سے اتنا قرُب فرمایا کہ مَیں اتنا قریب ہوگیا۔ اِنَّ رَبَّكَ یُشْتَاقُ اِلَیْكَ کا ظہُور وحیِ الٰہی سے ان الفاظ میں ہُوا۔

قرآنِ پاک پ۲۷ سورۃ النجم آیتِ کریمہ ۸ - ۹

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۙ فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۚ	پھر وُہ جلوہ نزدیک ہُوا پھر خوب اُتر آیا تو اُس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ فاصلہ رہا بلکہ اِس سے بھی کم۔

○ پھر میرے ربّ کریم نے مجھ سے دریافت کیا تو مجھ میں اتنی تاب نہ تھی کہ جواب دے

[۵] بزمانہ ۶۱۰ ق م کا واقعہ ہے۔

Marfat.com

سکتا اِس وقت ربِّ کریم نے اپنا دستِ کرم "مَا یَلِیقُ بِشَانِہٖ"[علہ] میرے دونوں شانوں کے درمیان بے کیف وحد بڑھایا۔

"جیسا اُس کی شان کے لائق"

☆ حدیثُ الجیب میں بایں الفاظ مُبارک ارشاد فرمایا۔ "رواہ البیہقی"

فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثُدَيَّ فَتَجَلّٰى لِيْ كُلَّ شَيْءٍ وَّعَرِفْتُ ط	پس رکھا اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان اور مَیں نے اُس کی ٹھنڈک سینہ میں پائی اور تمام اشیاء مجھ پر روشن ہوگئیں اور مَیں نے پہچان لیا۔

☆ ایک روائیت میں فرمایا۔ "رواہ البیہقی"

عَرِفْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط	پہچانا مَیں نے ہر اُس کو جو آسمانوں میں ہے اور زمین میں

☆ اور ایک روائیت میں ارشاد ہُوا۔ "رواہ البیہقی"

فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ ط	پس جان لیا مَیں نے مَشرِقَین اور مَغرِبَین کے درمیان ہر چیز کو۔

○ اُس کی ٹھنڈک کو مَیں نے اپنے سینہ فیضِ گنجینہ میں محسُوس کیا اُس وقت مجھے اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ نے تمام عُلُوم اوّلین وآخرین عطا فرما دیئے اور مَیں نے ہر چیز کو جان لیا اور پہچان لیا۔

○ اور فرمایا کہ پھر عرش سے ایک قطرہ میرے قریب آیا اور وُہ میری زُبان پر گرا مَیں نے اُس چیز کو چکھا اُس سے زیادہ شیریں نہ چکھا ہوگا۔ اور مجھے اوّلین وآخرین کی خبریں حاصل ہُوئیں اور میرا دِل روشن ہوگیا اور عرش کے نُور نے میری آنکھوں کو ڈھانپ لیا۔ اِس وقت مَیں نے تمام چیزوں کو دِل سے دیکھا "عُرِفْتُ" اور اپنے "پسِ پُشت" پیچھے سے بھی دیکھنے لگا۔ جیسے اپنے سامنے سے دیکھتا ہُوں اور پہچانتا ہُوں کَمَا هِيَ ط

حدیثِ پاک:۔ بروائیت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ "مدارجُ النبوّت"

اِنَّ اللّٰهَ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا فَاَنَا اَنْظُرُ	بے شک میرے لیئے دُنیا اُٹھالی گئی تو مَیں نے

[علہ] قُرآنِ پاک اور حدیثِ پاک میں جہاں اَللّٰہ تعالیٰ کی نسبت سے لفظ نفس آنکھ کان اور ہاتھ کا ذِکر آیا ہے۔ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی ذات اُس سے پاک ہے۔ عُلماءِ مُحقّقین نے اِن کی تعبیر مَا یَلِیقُ بِشَانِہٖ سے کی ہے اور اُن کو مُتشابہات سے شُمار کیا ہے۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ بِحَقِیْقَتِہٖ وَرَسُوْلُہُ الْاَعْلٰی عَزَّوَعَلٰی فَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۱۲ مِنْہُ

Marfat.com

اَلَیْهَا وَاِلٰی مَا هُوَ كَآئِنٌ فِیْهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی كَفِّیْ هٰذِهٖ ط

تمام دُنیا کو اور جو کچھ اُس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھتا ہُوں جیسے اپنی اِس ہتھیلی کو۔

حَرِیم قُدس میں دُرُود شریف:۔ دَنَا فَتَدَلّٰی کے مقام پر پُہنچے تو حق سُبحانہٗ وتعالیٰ نے پُوچھا محبُوب ﷺ "میرے لئے کیا تحفہ لائے تو عرض کیا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ تو جواب میں حق سُبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ تو آپ ﷺ نے جواباً کہا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اور پھر تشہُّد فرمایا۔ آپ نے اپنی اُمّتِ مرحُومہ یعنی ہم نیازمندوں کو حریمِ قُدس میں بھی نہیں بُھلایا۔ معبُودِ حقیقی نے اپنے محبُوبِ پاک صاحبِ لَولاک ﷺ کو صلوٰۃ وسلام کے تحفے عطا فرمائے اور یہ ہے حقیقتِ صلوٰۃ وسلام ؎

اِدھر سے تھیں نذرِ شہ نازیں اُدھر سے اِنعام خُسروی میں
سلام و رحمت کے ہار گُندھ کر گلوئے پُرنُور میں پڑے تھے

☆ سیّد غوث علی شاہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سُوال کے جواب میں فرمایا۔

① اور جب خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ عَلَیْهِ التَّحِیَّةُ وَالثَّنَآءُ شبِ معراج کو مدارج ومقامات طے کرتے ہُوئے قُرب تک پُہنچے تو ندا آئی۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پس اس ساغر کو حضرت رسالت پناہ نے دو نخش فرمایا ایک حصّہ خود نوش جان اور دوسرا حصّہ بندگانِ خاص صالحین کو عنائیت فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ حسرت تو یہ ہے کہ بندگانِ صالحین کو تو اُن کی صالحیت کافی تھی وہاں ہم تشنہ لباں، بادیۂ معصیت کو یاد کیوں نہ فرمایا۔ کہ مُستحقِ کرامت گناہ گار اند"

② لیکن میں نے کہا کہ حضرت خیرُ الوریٰ ﷺ نے تو گناہگاروں کو صالحین سے بھی پہلے دورِ ساغر میں اپنے ساتھ کمال شفقت سے شریک فرمایا ہے چنانچہ عَلَیْنَا میں ضمیر جمع مُتکلّم اس پر شاہد ہے کہ صالحین کو بعد واؤ عطف سے ذِکر کیا ہے اور علیحدہ کو اپنے ساتھ رکھا ہے بھلا اِس سے زیادہ اور عنائیت کیا ہو سکتی ہے۔ "تذکرۂ غوثیہ"

؎ مصرعِ اوّل " نصیب ما بہشت است اے خدا شناس برو "

Marfat.com

○ نماز خاص الخاص اَللّٰہ تبارک تعالیٰ کی ہی عبادت ہے۔ اُس کا قیام، رکوع، سجود اور اِس میں تسبیح و تہلیل فَاعْبُدِ اللّٰہَ کا فرمان اَوْ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ کی شان میں۔ عَبْد "بندہ" عبادت سے بنتا ہے۔ بغیر عبادت بندہ نہیں، گندہ ہے۔

☆ ایک روایت الحدیث میں ارشاد فرمایا۔

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ ط

"حدیثِ جبرائیلی، صحیح البخاری"

یہ کہ عبادت کرو اَللّٰہ کی گویا اُس کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ نہ ہو سکے تو پس یہ خیال کرو کہ وُہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔

③ پہلا مقام اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ والی نسبت کہاں یہ تو مقامِ خواص ہے اور دوسرا مرتبہ خود سرکارِ انبیاء "صلی اللہ علیہ وسلم" نے ہم سے اُتار دیا اور فرمایا وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ اور اگر یہ کیفیت نہ ہو تو کم از کم نماز میں فَاِنَّہٗ یَرَاکَ والی ہی کیفیات[2] اور احوال نصیب ہوں تو غنیمت ہیں ؎

"تذکرۂ غوثیہ"

کبھی حیرت کبھی مستی کبھی آہِ سحر گاہی — بدلتا ہے ہزاراں رنگ میرا دردِ مہجوری

قرآن پاک پ۳۰ سورۃ الانشراح آیتِ کریمہ ۴

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ○ ط | اور ہم نے تمہارے لیئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

○ اِسی آیتِ کریمہ کے تحت وَاِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیَ ط محبوب تیرا ذکر میرے ذکر کے ساتھ ہوگا۔ اور یہ معیّت دَنَا فَتَدَلّٰی کے مقام پر روشن ہوئی اور ہر مقام میں مومن کلمہ طیبہ میں، مؤذن آذان میں، خطیب خطبۂ جمعہ، عیدین میں اور نمازی نماز میں ذکرِ اِلٰہ کے ساتھ ذکرِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" بلند کر رہا ہے ؎

وُہ کہ اس در کا ہُوا خلق خدا اس کی ہوئی — وُہ کہ اس در سے پھرا اَللّٰہ اس سے پھر گیا
مومن ان کا کیا ہُوا اَللّٰہ اس کا ہو گیا — کافر ان سے کیا پھرا اَللّٰہ ہی سے پھر گیا

---

[1] پ۲۳ سورۃ الزمر آیتِ کریمہ ۲ تو اَللّٰہ کو پوجو نرے خاص اُس کے بندے ہو کر۔

[2] نگاہ کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ کے حُسن پر اور قلب اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ کے جلووں میں گم ہو تو کیفیات پیدا ہوتی ہیں اور یہ نماز معراج بنتی ہے کیا شانِ محبوب ہے خاص بارگاہِ اُلوہیت میں۔ سُبْحَانَ اللّٰہ ۱۲ منہ غفرلہٗ (رواہ امام بخاری)

[3] اِسلام، ایمان اور احسان کا مقام، پہلی حالت مشاہدہ دوسری مُراقبہ۔

Marfat.com

ٹھوکریں کھاتے پھرو گے اُن کے دَر پر پڑ رہو قافلہ تو لے رِضا اوّل گیا آخر گیا

☆ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر دُنیا و آخرت میں بُلند کیا کا یہ مطلب ہے کہ محبُوب کے ذِکر کو اپنے ذِکر کی معیّت عطا فرمائی۔

قُرآنِ پاک : پ۱۹ سورۃ الشعراء آیتِ کریمہ ۶۲ ، پ۱۰ سورۃ التوبہ آیتِ کریمہ ۴۰

۱ : اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ○	بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے وُہ مجھے اَب راہ دیتا ہے۔
۲ : اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ج	بے شک اَللہ ہمارے ساتھ ہے۔

○ مُوسیٰ علیہ السّلام نے اپنا ذِکر پہلے کیا اور بعدہٗ رَبِّ اسمٰعیل کا ذِکر کیا اور نبیِّ پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اَللہ سُبحانہٗ کا ذِکر پہلے اور بعدہٗ اپنا ذِکر کیا۔ حکمت یہ کہ یہ معیّت دائمی ازلی ابدی ہے جس کا اِنفکاک کسی وقت نہیں۔ نیز مُوسیٰ علیہ السّلام نے معیّت کا ذِکر خود کیا اور نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" کی معیّت کا ذِکر اَللہ سُبحانہٗ نے فرمایا۔ "اہلِ ذوق اِس مقامِ معیّت کو جانیں مُرتّب"

ایں معیّت مے نگنجد در بیان نَے زماں دارد خبر زد نَے مکان

قُرآنِ پاک : پ۳۰ سورۃ الضحیٰ آیتِ کریمہ ۱ تا ۴

وَالضُّحٰی ۙ○ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۙ○ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ؕ○ وَ لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی ؕ○	چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔

شانِ نزول : ایک مرتبہ اتفاقاً چند روز وحی نہ آئی تو کُفّار نے بطورِ طعن کہا کہ مُحمّد "صلی اللہ علیہ وسلم" کو ربِّ اسمٰعیل نے چھوڑ دیا ہے۔ کُفّار کی یہ بات آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے دِل نازک پر گراں گزری تو ربِّ قُدّوس نے فرمایا۔ وَالضُّحٰی قسم ہے، نورِ جمالِ مُصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی۔ وَالَّیْلِ اور قسم ہے گیسوئے عنبریں مُصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی نہ تمہیں تمہارے ربِّ اسمٰعیل نے چھوڑا نہ علیحدہ ہُوا۔ محبُوب "صلی اللہ علیہ وسلم" تمہارے لئے پچھلی گھڑی پہلی سے بہتر ہوگی۔ وَالسَّاعَةُ الْاُخْرٰی خَیْرٌ لَّكَ مِنَ السَّاعَةِ الْاُوْلٰی ؕ

① مُفسّرین کرام نے دو معنیٰ بیان فرمائے پہلا معنیٰ آنے والے احوال تمہارے لئے

Marfat.com

گذشتہ سے بہتر ہیں۔ گویا حق تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ روز بروز آپ کے درجات بلند فرماتا رہے گا۔ اور ساعت بساعت آپ کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے۔

(۲) دوسرا معنیٰ یہ کہ آخرت دنیا سے بہتر ہے وہاں آپ کے لئے مقامِ محمود، حوضِ مورود اور تاج شفاعتِ کبریٰ ہے۔ نیز اِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِیَ کا ایک مفہوم یہ ہے محبوب تیرے ذکر کے بغیر میرا ذکر قبول نہیں ہے۔ حدیث قدسی شریف

(۳) کفار نے کہا لَسْتَ مُرْسَلًا تو اللہ کریم نے جواباً فرمایا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط کلمہ طیبہ نماز آذان میں اپنے محبوب کو معیت سورۃ رعد ۴۳ عطا فرمائی۔ سُبْحَانَ اللہ خداوندِ قدوس کا اندازِ توصیف سورۃ الفتح ۲۹ ؎

نورِ الٰہ کیا ہے محبت حبیب کی جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ خوک و خر کی ہے

ازالۂ وہم :۔ "نماز کے تشہد میں ادباً بیٹھ کر محبت ادب اور تعظیم سے سلام عرض کرنا" مقصود الثقلین حضور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال مبارک[1] اور تصور تعظیم کے ساتھ آنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ نماز تو آپ کے ذکرِ پاک کے بغیر ہوتی ہی نہیں اس لیے التحیات میں حضور سے خطاب اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ[2] سے اور رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط کے تحفے نذرانے اور ہدیے اور اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف۔ تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب حریمِ قدس میں ربِّ کریم کی بارگاہ میں ہوں اور آپ سے کلام بھی ہو اور سلام بھی، تو پھر اُمتی کو پوری عظمت کے ساتھ خیال نہ آئے۔ اور تصوّر نہ جمے۔ فافہم ط

☆ اَشعۃ اللمعات شرحِ مشکوٰۃ میں شیخ محقق علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔

○ نمازی یہ خیال کرے کہ حضور بارگاہِ رحمۃ للعلمینی صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کر رہا ہوں اور

---

[1] بعض خوارج علمائے سوء نے اس کے خلاف لکھا۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْهَفْوَاتِ انہوں نے اپنی سیہ باطنی کی سیاہی سے کاغذ کو سیاہ کیا اور خود بھی رُوسیاہ ہو گئے اور مر کر مٹی میں مل گئے۔

[2] بارگاہِ الوہیت میں تحیات صلوات طیبات کے تحفے اور مقام دنا فتدلّٰی پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حضوری میں سلام و پیام اس کیفیتِ حالی سے نماز مومن کی معراج بنی۔ کروڑہا اُمتی خیر القرون علی الاطلاق قرنِ نبوی سے تاہنوز متواتر علی الاستقرار مسلسل بالاستقلال بغیر کسی ادنیٰ تامل و تردد اور بلاشک و شبہ نماز میں کَ ضمیر مخاطب سے عقیدہ حاضر ناظر

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

آپ بہ نفسِ نفیس اپنے سمعِ مبارک سے سُن رہے ہیں۔ کیونکہ حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃُ والسّلامُ کائناتِ عالم کے ذرّہ ذرّہ میں جلوہ گر ہے بلکہ اطاعتِ رسُول کا تو یہ عالم ہو کہ حضور کسی کو بُلائیں اور وُہ فرض نماز پڑھ رہا ہو تو اُس پر واجب اور فرض ہے کہ وُہ نماز چھوڑ کر بارگاہِ رحمت میں حاضر ہو۔

قرآنِ پاک : پ۹ سورۃُ الانفال آیتِ کریمہ ۲۴

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ ۚ	اے ایمان والو! اللہ اور رسُول کے بُلانے پر حاضر ہو جب رسُول تمہیں اُس چیز کے لئے بُلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی۔

شانِ نزول : سیّدنا سعید بن مُعلّیٰ رضی اللہ ورسولہ عنہ نمازِ فرض ادا کر رہے تھے کہ حضور نے اُنہیں بُلایا تو وُہ جلد از جلد نماز مکمل کر کے ذرا تاخیر سے حاضرِ خدمت ہو کر سلام عرض کیا۔ تو آپ نے فرمایا تمہیں جواب دینے میں کیا چیز مانع ہوئی عرض کیا۔ حضور نماز میں تھا تو فرمایا کیا تم نے قرآنِ پاک میں یہ آیتِ پاک نہیں پڑھی عرض کیا آئندہ ایسا نہ ہوگا۔ اِجَابَۃُ الرَّسُوْلِ لَایَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ ط " کما ذکرہُ الامام فخرُ الدّین رازی فی تفسیرہ الکبیر ط"

☆ اِس آیتِ کریمہ کے تحت علّامہ قسطلانی شارح بُخاری علیہ الرّحمۃُ الباری فرماتے ہیں۔

○ اور یہ بات ہے بھی ٹھیک۔ کیونکہ اُس نمازی نے کلام کیا تو کس سے کیا آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے جن کو نماز میں سلام و کلام عرض کرنا واجب ہے اور اگر کسی غیر کو سلام کیا تو نماز ٹوٹ جاتی اور اگر کعبہ مُشرّفہ سے "سینہ" پھیرا تو کس طرف پھیرا۔ آپ کی طرف جو کعبہ کے بھی کعبہ ہیں اور اگر چلا تو کدھر، بارگاہِ محبوبیت کی طرف جب کہ ربُّ العزّت "جَآءُوْكَ" سے اپنے بندوں کو اسی درِ اقدس پر بُلاتا اور دعوت دیتا ہے۔

بقیہ حاشیہ

سے سلام عرض کرتے آرہے ہیں اور خوش قسمت کَثَّرَ اللّٰہُ فِیْنَا اَمْثَالَھُمْ بالمشافہ سلام کے جواب سے شرف پاتے ہیں۔ بعض مُتکلمین محجوب علماءِ حاضرہ اپنی ناقصُ الایمانی ذہنی اختراعی اور باطل استدلالی منطق سے اس سلام کی تنسیخ و ترمیم کے درپے ہیں اور اپنی ناکام مساعی اور تحریف سے اپنے باطن کو مسخ کر کے اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ بنے "چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مُسلمانی"، حالانکہ بامتثال امر اللہ حضور علیہ الصّلوٰۃُ والسّلامُ پر درُود شریف بھیجنا ایسا ہی ہے جیسا آپ کی نبوّت و رسالت کی شہادت دینا۔ ۱۲ منہ حَفِظَہُ اللّٰہُ وَسَلَّمَہٗ رَبُّہٗ ط

سورۃ الاعراف ۱۷۹

Marfat.com

مسئلہ :۔ نماز میں کسی کو بُلانا ۔ پُکارنا اور سلام و کلام کرنا منع ہے اِس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ لیکن رسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے کلام و سلام سے نماز نہیں ٹوٹتی ۔ عین نماز کی اِس مُؤدِبانہ حالت میں حضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ سے کلام و سلام خطاب کے صیغہ سے واجب ہے کہ مومن حالتِ حضُوری میں حضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کو حریمِ کبریاء جَلَّ وَعَلٰی میں دیکھ کر تعظیم بجا لاتا ہے تو بانیٔ اِسلام صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی حضُوری میں سلام عرض کر کے منظُوری پاتا ہے بِفَضْلِہٖ تَعَالٰی وَبِکَرَمِ حَبِیْبِہِ الْاَعْلٰی جَلَّ شَانُہٗ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط فَافْہَمْ ط

☆ ایک روایت میں ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ ط | نماز مُومنین کی معراج ہے۔

○ رسُولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی معراج تو یہ ہے کہ آپ دَنَا فَتَدَلّٰی کے مقام پر اَللّٰہ ربُّ العزّت کے دیدار سے مُشرّف ہُوئے اور آپ نے اپنی ظاہری سر کی آنکھوں سے بے حجاب ربِّ کریم کا جمال دیکھا اور فرمایا کہ تعلیم اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ بِاَحْسَنِ تَادِیْبِیْ کے کمالِ اَدب سے رَاَیْتُ رَبِّیْ بِاَحْسَنِ صُوْرَۃٍ ط کا مُشاہدہ عینی عطا ہُوا۔ یعنی معبُودِ حقیقی نے اپنے محبُوب حقیقی پر تجلّی فرمائی۔

☆ ایک حدیثُ الحبیب میں ارشاد ہُوا۔

اَتٰنِیْ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ ط | میرا رب سب سے احسن تجلّی میں میرے پاس جلوہ گر ہُوا۔

○ اَور آپ نے کمال اَدب سے تجلّی رَبِّ جَلَّ شَانُہٗ کو دیکھا اس شان سے کہ ربِّ کریم نے خود اس دیدار کا نقشہ کھینچا۔ اور کتنے دانشگاف الفاظ مُبارکہ میں اظہار فرمایا۔

قرآنِ پاک : پ۲۷ سورۃُ النّجم آیتِ کریمہ ۱۷ - ۱۰

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ○ | آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی

○ صَاحِبِ مَازَاغَ الْبَصَرُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اپنے خالق و مالک کو دیکھا ہے۔ جب کہ درمیان کوئی واسطہ نہ تھا۔ اور یہ دیدار آپ کی ذات پاک سے خاص ہے۔

فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی ○ | وَحی فرمائی اپنے بندہ کو جو وحی فرمائی۔

Marfat.com

○ ایسی وحی اللہ سُبحانہٗ اور محبوبِ پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کے درمیان اسرار ہیں جن پر آپ کے سوا کسی کو اطلاع نہیں۔ یا جس کو اُس کے مرتبہ کے مطابق جتنا بتا دیا۔

☆ حِبرُ الاُمّت سیّدنا عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ وَرَسُولُہٗ عنہما سے روایت ہے فرمایا۔

رَأَیتُ رَبِّیْ بِعَیْنِیْ وَقَلْبِیْ ط
"رواہ الطبرانی فی الاوسط باسنادٍ صحیح"

مَیں نے اپنے رب کو اپنی آنکھوں اور دِل سے دیکھا۔ "صحیح مُسلم شریف"

○ دل کی آنکھ سے بھی دیکھا اور سر کی آنکھ سے بھی دیکھا "تفسیر روح المعانی تحت سورۃ النجم"

مُوسیٰ زہوش رفت بیک پرتوِ صفات تو عین ذات مے نگری در تبسّمی "شیخ جمالی دہلوی"

☆ جب سیّدنا مُوسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السلام پر وادیِ طُورِ سینا میں تجلّی فرمائی تو پہاڑ جل گیا۔ اور آپ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش سنبھالا تو کہا قَالَ سُبْحٰنَكَ۔ اَللّٰہ اکبر کیا شانِ نبوّت ہے کہ کتنے پیارے موزوں الفاظ سُبْحٰنَكَ سے عین موقعہ کے مُطابق کلمہ عرض کیا۔ "مولانائے رُوم، محمّد جلال الدین رُومی رَوَّحَ اللہُ رُوحَہٗ نے کتنے بلیغانہ انداز میں فرمایا ہے"[1]

سورۃ الاعراف ۱۴۳

آنچہ طورش برنتابد اے کیا قُدرتش اندر زُجاجے ساخت جا
گفت مشکوٰۃ زُجاجی جائے نُور کہ ہمی درد زنورُ آں قاف وطُور
دردِل مومن بگنجد ہمچو ضیف نے زچوں وبے چگوں ونے زکیف

○ دُنیا میں دیدارِ الٰہی کی تاب کسی میں نہیں اور یہ نعمتِ اعلیٰ فقط، مختص ہے۔ سیّدُ الانبیاء علیہ التحیّۃ والثناء کے لیئے میثاقِ اوّل، روزِ اوّل اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ط کے جواب میں سب سے پہلے رُوحِ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار کیا۔ بعدہٗ رُوحوں نے یک زُبان ہو کر قَالُوْا بَلٰی کہا تو پھر تمام رُوحوں کو دیدارِ جمالِ الٰہی ہُوا اور سجدہ کیا۔

سورۃ الاعراف ۱۷۲

حدیثِ قُدسی

"کلامُ اللہ بزُبانِ رَسُولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

مَا وَسِعَنِیْ سَمَآئِیْ وَلَا اَرْضِیْ
مَیں نہ آسمانوں میں سماتا ہُوں اور نہ زمینوں میں

---

[1] ۔ جس نُور کا مُتحمّل کوہِ طُور نہ ہو سکا، حق تعالیٰ کی قُدرت اُس نُور کو مومن کے دل میں رکھ دیا۔
۲ - قُدرتِ حق سے مومن کا قلب اس نُور کا محل بن گیا جس نُور کی تجلّی سے کوہِ طُور ریزہ ریزہ ہو گیا۔
۳ - مومن کے دِل میں سما جاتا ہے مثلِ مہمان وُہ بے چُون، بلا چگُونہ اور وُہ بے کیف۔

Marfat.com

وَلٰكِنْ يَّسَعُنِيْ فِيْ قَلْبِ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ ط	لیکن میں اپنے بندہ مومن کے دل میں جلوہ دکھاتا ہوں۔ "موضوعات لملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری"

قولِ فیصل : دلائلِ جلیلہ سے واضح ہوا۔ یہ معراج شریف جسمانی تھا اور دیدارِ الٰہی "رؤیت" دَنَا فَتَدَلّٰی پر ہوئی یہ مقام دارِ آخرت کی مانند ہے اس سے پہلے تینتیس ۳۳ معراجیں رُوحانی تھیں۔ اللہ سبحانہٗ کو بصارت کی آنکھ سے دیکھا اور بصیرت کی آنکھ سے بھی دیکھا۔ یعنی مشاہدۂ عینی و قلبی ہوا۔

قرآنِ پاک پ۷ سورۃ الانعام آیتِ کریمہ ۱۰۴

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ○	آنکھیں اُسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اُس کے احاطہ میں ہیں اور وُہی ہے پُورا باطن۔ پُورا خبردار۔

○ اِس آیتِ کریمہ میں نفی ادراک ہے رُویت نہیں۔ آنکھیں اس ذاتِ سبحانہٗ کا ادراک نہیں کرسکتیں کہ ادراک احاطہ کو مستلزم ہے کہ وُہ ہمارے فہم و ادراک میں آئے اور آنکھیں اس ذات کا احاطہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے پاک ہے۔

☆ جمہور عُلمائے عظام اہلِ سُنّت وجماعت کا مسلک ہے کہ صاحبِ مَازَاغَ الْبَصَرُ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے بچشمِ سر، جمالِ ذاتِ الٰہی کا مشاہدہ فرمایا یہ دیدار آپ کے لیئے خاص ہے اور اِس دُنیا کے وَرَاءُ الْوَرَاء میں ہُوا۔ جو دارِ آخرت کی مانند ہے۔

☆ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں حدیث عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ وَرَسُوْلُہٗ عنہما کا قائل ہوں۔ کسی نے آپ سے پُوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ معراج اپنے ربّ عزوجل کو دیکھا تو آپ نے جواباً فرمایا رَاٰہُ ، رَاٰہُ ، رَاٰہُ دیکھا ہے۔ دیکھا ہے۔ اتنی مرتبہ فرمایا حَتّٰی انْقَطَعَ نَفَسُہٗ ط کہ آپ کا سانس ٹوٹ گیا۔ "رُوح المعانی"

"کیونکہ دیدارِ الٰہی مُحال نہیں ادراک مُحال ہے۔"

☆ امام غزالی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامی صاحبِ احیاء العلوم فرماتے ہیں۔

○ سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو ننانوے ۹۹ مرتبہ خواب

امام الائمہ، قدوۃ اہل السنۃ، الصابر علی المحنۃ ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل رضی اللہ عنہ وبجاہہ علینا۔ ۳

Marfat.com

نیند" میں بصیرت کی آنکھ سے دیکھا اور حضرت امامِ اعظم سیّدنا نعمان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے ربِّ کریم کو بحالتِ نیند "مُکاشفہ" ننانوے[۹۹] بار دیکھا ہے۔ یہ دیدار فانی آنکھ سے نہیں باقی آنکھ یعنی بصر سے نہیں بصیرت سے ہے۔ "شرح فقہ اکبر"

☆ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰہِ ط مومن کا دِل تجلّی گاہِ خُداوندِ قدّوس ہے۔ اِس کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ اَوْلیاء کے مدارجِ ولائیت کی سیر اِلَی اللّٰہ یہ ولائیت صُغریٰ ہے۔ سیر فی اللّٰہ سیر عَنِ اللّٰہ یہ ولائیت کُبریٰ میں داخل ہیں۔ ولائیتِ عُلیا سے اوپر کمالات نبُوّت ہیں جنّت میں مدارج کی ترقّی قلبی احوال وکیفیّات سے ہوگی۔ اہلُ اللّٰہ کو بصیرت کی آنکھ سے دُنیا میں دیدارِ الٰہی ثابت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ط۔

○ ہماری معراج، نبیِّ کریم ﷺ تک پہنچنا ہے۔ درُود شریف کی برکت سے حضُور کا اتنا قرُب حاصل ہو تو ہم اس دُنیا میں بحالتِ خواب "عوام کے لیئے" اور بحالتِ بیداری "خواص کے لیئے" حضُور ﷺ کا جمالِ مُبارک اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ اسی حکمت کے تحت مومن حالتِ ظاہری نماز میں آپ کی حضُوری سے مُشرّف ہوتا ہے۔ "اَب اگر کوئی اپنی پاکیزہ نفسی اور طہارت قلبی، محبّت اور اخلاص کو اس درجہ تک قوی کرلے اور سلام عرض کرتے وقت اُس کی بصیرت نورِ جمالِ محمّدی ﷺ کو دیکھ لے۔ تو بس یہی معراج ہے مومن کی"۔ حضُور تک پہنچنا اَللّٰہ سُبحانہٗ تک پہنچنا ہے اور حضُور کو دیکھنا اَللّٰہ جَلَّ شانُہٗ کو دیکھنا ہے ؎

آنکھوں نے اپنے اندر سارا مدینہ سمو لیا — چھوٹی سی چیز کتنا بڑا کام کر گئی
یہ کیفیّت مجھ پہ بار ہا گذر گئی — دیکھا جلوۂ حضُور جہاں تک نظر گئی
مُوسیٰ بیہوش ہو گئے اور طُور جل گیا — نقابِ میمِ محمّد جو رُخ سے اُلٹ گئی
دوزخ جلا سکے گی بھلا مجھ کو کیا اسدؔ — ہجرِ نبی میں زندگی جل جل کے کٹ گئی

○ **حدیثِ قدسی**: کلامُ اللّٰہ بزُبانِ رسُولُ اللّٰہ "عَزَّوَجَلَّ فَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"۔

لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ ط

مجھے اَللّٰہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ہے اُس میں میرے ساتھ کوئی بھی مُقرّب فرشتہ اور نبی مُرسَل گنجائش نہیں رکھتا۔

Marfat.com

○ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی یہ مَعِیّت جو کہ ہمہ وقت مُیَسّر تھی۔ بعد معراج شریف بھی یہ قُرب اور مَعِیّت دائمی اور مقامِ خاص نصیب تھا۔ مَلکِ مُقرّب اور نبیِّ مرسَل کی عدمِ وسعت بھی دائمی ہوگی اور یہ مقامِ خاص ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔

حدیثِ پاک:۔ رواہ تلمسانی عن سیدنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ط

☆ ایک بار سیدنا جبرائیل رُوحُ القُدس علیہ السلام حاضر بارگاہِ رسالت ہوئے تو عرض کیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَوَّلُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا آخِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ظَاهِرُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا بَاطِنُ ط اور فرمایا وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○ علہ سورۃ الحدید ۳

○ تو آپ نے نگاہِ رحمت سے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا اور فرمایا اے رُوحُ القُدس علیہ السلام! یہ صفات تو میرے ربِّ کریم کی ہیں عرض کیا ہاں یا رسُولَ اللہ " صلی اللہ علیک وسلم " لیکن اُس نے حضُور کو اِن صفاتِ کمالیہ سے مُتّصِف فرمایا ہے اور حضُور صلی اللہ علیہ وسلم کو بایں معنیٰ ؎

☆ اوّل ، تخلیقِ نُورِ مُحمّدی " صلی اللہ علیہ وسلم " تمام کائنات سے پہلے ہُوئی تھی۔

☆ آخر ، بعثت میں تمام انبیاء کے بعد اور خاتَمُ النَّبِیّین " آخر زمان نبی " بنایا۔

☆ ظاہر ، اپنی ذات وصفات کا مَظہر بنایا آپکی صفات اظہر مِنَ الشّمس ہیں۔

☆ باطن ، آپ کی ذاتِ اطہر کو ستر ہزار پردوں میں مبعُوث فرمایا کہ آپ کی حقیقت کو سوائے ربِّ قدّوس کے کسی نے بھی نہ جانا اور حضُور صلّی وسلّم علیہ اوّل میں ، بے مثل، آخر میں بے نہائیت، ظاہر میں لامع اور باطن میں جامع ہیں " لِلّٰہِ دَرُّہٗ وَلَنِعْمَ مَنْ قَالَ ط "

" دُرّۃُ الغوّاص لِامام عارِف باللہ عبدُالوہّاب شعرانی قدّس سِرّہُ الرّبّانی " ؎

وُہ دانائے سُبُل ختمُ الرُّسُل، مولائے کُل جس نے — غُبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیِ سینا
نگاہِ عشق ومستی میں وُہی اوّل، وُہی آخر — وُہی قُرآن وُہی فُرقان وُہی یٰسٓ وُہی طٰہٰ

علہ خالق اکبر نے ناموسِ اکبر کو حضُور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضُوری میں حاضر ہو کر ان صفات سے سلام عرض کرنے کا حکم دیا۔ حضُور کا رب اوّل آخر ظاہر باطن اور اُس کی عطا سے حضُور اوّل آخر ظاہر باطن ہُوئے۔ حضُور کا رب محمُود اور حضُور " محمّد " عزّوجلّ صلی اللہ علیہ وسلم " اِس بشارتِ عظیمہ پر آپ نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَنِیْ عَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیّٖنَ فِیْ اِسْمِیْ وَصِفَتِیْ ط تو ھُوَ ضمیر کا مرجع حضُور صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے اور بعطاءِ الٰہی ہر شئ کے جاننے والے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تعالیٰ " اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَوَّلٍ لِلْخَلْقِ نُوْدُہٗ وَاٰخِرٍ ظُھُوْرُہٗ وَرَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ وُجُوْدُہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ط۔

Marfat.com

قرآن پاک : پ ۳۰ سورۃ العلق آیتِ کریمہ ۱۹

○ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ع | اور سجدہ کر اور ہم سے قریب ہو جا۔

سجدہ[ع] میں مومن رب کے قربِ خاص[آیتِ سجدہ] میں ہوتا ہے اور درود شریف سے قربِ مصطفٰے میں اور جو اللہ ربُّ العزّت کو سجدہ نہ کرے وہ جاہل ہے اور جو مصطفٰے پر درود شریف کا انکار کرے وہ ابوجہل، اور جس نے ربِّ حکیم کے حکم سے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا اور تعظیم نہ کی وہ عزازیل سے شیطان ہوا اور جو اس کے رسولِ کریم ﷺ پر درود شریف کا انکار کرے وہ ذریتِ شیطان کے زمرہ میں ہوگا۔

☆ بندہ کا اللہ سبحانہٗ کی بارگاہِ کبریائی میں سجدہ اظہارِ عجز و انکساری اور تذلّل کا نام ہے اور درود شریف بمطابق آیتِ کریمہ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ[سورۃ الشرح ۴] اظہارِ عظمت اور رفعتِ شان ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط

غیر اللہ کو سجدہ :- کی دو صورتیں ہیں۔ اوّلاً کسی کو معبود قرار دیتے جانے پر یہ سجدہ مطلقاً کفر اور شرک ہے اور یہ کسی بھی شریعت میں مشروع نہیں ہوا ثانیاً صفاتِ الٰہیہ کے مظہر کی بنا پر۔ یہ سجدہ بھی اس شریعتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں حرام قرار دیا گیا ہے جبکہ سابقہ شرائع میں سجدۂ تحیّت یا تعظیمی سیدنا آدم و یوسف علیہما السلام کے لئے قرآن پاک سے ثابت ہے۔ "الزبدۃ الزکیۃ فی تحریم سجود التحیۃ"

☆ امام فخر الدین رازی قدس سرہٗ الباری فرماتے ہیں۔

اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ اُمِرُوْا بِالسُّجُوْدِ لِاَجْلِ اَنَّ نُوْرَ مُحَمَّدٍ ﷺ فِيْ جَبْهَةِ آدَمَ ط عَلَيْهِ السَّلَامُ

بے شک ملٰئکہ کو سجدہ کا حکم ہوا کہ نورِ محمدی ﷺ آدم علیہ السلام کی پیشانی میں جلوہ گر تھا۔ "تفسیر کبیر"

① ثابت ہوا جملہ انبیاء و رسل افضل ہیں ملٰئکہ رسل سے اور ملٰئکہ رسل افضل ہیں صحابہ اجل سے، صحابہ افضل ہیں ملٰئکہ مطلق سے اور عام مومنین افضل ہیں عام ملٰئکہ سے اور سیّد الرسل افضل ہیں ان سب سے۔ صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم ط

ع اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ بندہ سے اس کی شاہ رگ سے بھی قریب ہے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ اور بندہ سجدہ سے قرب پاتا [سورۃ ق ۱۶] بقیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

(۲) سجدہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کو تھا حضرت آدم و یوسف علیہما السلام قائم مقام قبلہ تھے ؎

کے ملک کردے بہ پیشِ آدم خاکی سجود　　نورِ تو در وے نبودے گر ودیعت اے بدرالدجیٰ

(۳) یہ سجدہ تعظیمی تھا نہ کہ عبادت کا۔ عزازیل، عظمتِ نبی کا منکر ہو کر شیطان بنا۔

☆ اللہ جل شانہٗ نے اپنے شاہکارِ اعظم حضرت آدم علیہ السلام کے سینہ میں نورِ نبوت رکھا اور سرِ اقدس پر علم کا تاج پہنایا اور پیشانی میں باعثِ تخلیق کون و مکان ﷺ کے نور کو رکھ کر سجدہ کا حکم دیا۔ تمام ملئکہ کی عظمتیں عظمتِ نورِ "محمد" ﷺ کی وجہ سے سجدہ کناں ہوئیں۔

☆ سجدہ[۱] عبادت ہے ربِ عزاسمہٗ کی اور ادا[۲] ہے مصطفےٰ کی "ﷺ"

☆ درود شریف وظیفہ ہے ربِ عزاسمہٗ کا اور ذکر ہے مصطفےٰ کا "ﷺ"

کلمۂ حکمت : ربِ کریم کی رضا اس میں ہے کہ بندہ ہمہ وقت میرے محبوبِ کریم "ﷺ" پر درود شریف بھیجتا رہے اور محبوبِ مصطفےٰ ﷺ

بقیہ حاشیہ

ہے اور نبیِ کریم "ﷺ" اُمتی سے اُسکی اپنی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں اور اُمتی یہ قرب درود شریف سے پاتا ہے۔

☆ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ ط "الحدیث" بندہ اپنے مولا کے سب سے زیادہ قریب بحالتِ سجدہ ہوتا ہے اَلسَّاجِدُ یَسْجُدُ عَلٰی قَدَمِ اللّٰہِ ط سجدہ اللہ تعالیٰ کے قدموں میں ہوتا ہے اور غلام اپنے آقا کے بہت قریب ہے جب تک وہ درود شریف میں مشغول ہے۔ (نایلیق بشانہ)

☆ اداءِ مصطفےٰ "ﷺ" سجدہ کی حالت میں لفظ اسمِ محمد "ﷺ" بنتا ہے م بمنزلہ سر ح بمنزلہ ہاتھ کہنیاں م ثانی بمنزلہ کمر اور د بمنزلہ پاؤں۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے محبوب کے اسمِ پاک کو عددی مناسبت بھی عطا فرمائی۔ اللہ کے حروف چار، اسمِ محمد "ﷺ" کے حروف چار اور دونوں اسمائے حسنیٰ بے نقطہ یعنی بے عیب۔ اسمِ ذات چہار حرفی نے اپنا سایہ چار حرفی اسمِ محبوب پر اور پھر چہار یار پر سایہ فرمایا۔ اللہ کی ذات سبحان اور محبوب معصوم اور صحابہ محفوظ ٹھہرے۔ کلمۂ توحید کے حروف بارہ اور بے نقطہ اور کلمۂ رسالت کے حروف بارہ اور بے نقطہ اور صحابہ چار یار کے اسماء کے حروف بھی بارہ بارہ، ابوبکر الصدیق، عمر ابن الخطاب، عثمان ابن عفان، علی بن ابی طالب رضی اللہ ورسولہ عنہم ط از محمد عنایت اللہ کان اللہ لہٗ (اسرارِ الٰہیہ مناسبہ سے)

Marfat.com

کی رضا یہ ہے کہ میرا اُمتی کسی وقت بھی اللہ سُبحانہٗ کے ذِکر، نماز اور سجدہ سے غافل نہ ہو

حدیثِ پاک : رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بحوالہ "دلائل الخیرات"

○ روزِ قیامت حق سُبحانہٗ وتعالیٰ نزُولِ اجلال فرمائے گا اور تخت ربُّ العٰلمین عزّ وجلّ کا مقامِ صخرہ بیتُ المُقدّس پر ہوگا " مَا یَلِیقُ بِشَانِہٖ " اور فرمایا مقامِ محمُود ہی مقامِ شفاعت ہے۔ شفیعُ المُذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے منبر، حق تعالےٰ کے بہُت قریب اور نزدیک رکھا جائے گا ایسا قُرب کِسی نبیِّ مرسَل اور مَلکِ مُقرّب کو حاصِل نہ ہوگا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَتِہٖ ط

خلاصۂ کلام : تمام عبادات کی اصل نماز اور نماز کا اصل سجدہ، سجدہ سے قُربِ الٰہی اور دُرُود شریف سے قُربِ مُصطفائی ملتا ہے [1]

سَر نوشت واژگُوں را راست مے سازد نماز — نقشِ معکوس نگیں از سجدہ مے گردد درست
صلوٰۃ بر تو آرم کہ فزُودہ باد قُربت — چو بقربِ کُل بگردد ہمہ جُزو ہا مُقرّب [2]

☆ حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ اسلمی سے فرمایا مانگ عطا ہوگا تو اُنہوں نے عرض کیا۔ مَیں آپ سے آپ کی جنّت مانگتا ہُوں پھر فرمایا کچھ اَور عرض کیا یَا رَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ بس، پھر فرمایا یہ تو تجھے عطا کر دیا کچھ اَور مانگ لے عرض کیا بس کافی ہے فرمایا کثرتِ سجُود کیا کر۔ نمازِ فرض کے بعد نمازِ نوافِل کی کثرت کیا کر۔ "صحیح مُسلم شریف"

☆ کُشتۂ عشقِ مُصطفےٰ سیّدنا بلال ابن رُباح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط

○ حضُور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شبِ معراج جنّت کی سیر فرمائی تو آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے پُوچھا اے جبرائیل علیہ السلام یہ آگے آگے چلنے کی کس کی آواز آ رہی ہے عرض کیا یَا رَسُولَ اللّٰہ صلی اللہ علیک وسلم۔ آپ کا عاشِق زار غلام حضرت بلال رضی اللہ ورسولہٗ عنہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پُوچھا اے بلال یہ سعادت تجھے کیسے ملی۔ عرض کیا یَا رَسُولَ اللّٰہ

[1] روزِ ازل سے پیشانی پر اُلٹی لکھی ہُوئی تقدیر سجدہ میں سیدھی ہو جاتی ہے۔ جس طرح مُہر پر اُلٹے لکھے ہُوئے نقش کاغذ پر لگنے سے سیدھے ہو جاتے ہیں [2] ہم حضُور " صلی اللہ علیہ وسلم " پر دُرُود شریف کے تحفے لائے ہیں تاکہ آپ سے قُربت بڑھے جب کل مُقرّب ہو گیا تو جزُو "قلب" بھی مُقرّب بن جائے گا یعنی کہ سجدہ میں اُلٹی تقدیر

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو تحیۃ الوضو پڑھتا ہوں۔

☆ سبحان اللہ نوافل بھی کیا خوب نعمتِ عظمیٰ ہیں۔ اللہ ربّ العزت نے اپنے محبوبِ پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کو ہر نعمت ہی کمال عطا فرمائی۔ مولائے کریم ہمیں بھی یہ نعمت[1] فرائض، سُنن اور نوافل تہجد۔ اشراق چاشت اور اوّابین عطا فرمائے۔

مسئلہ: علم اللہ علیم خبیر کی صفت ہے اور حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" اللہ کے علوم کے مظہرِ اتم ہیں بدیں سبب کائناتِ ارضی و سماوی میں سب سے افضل و اعلم ہیں۔ تمام کائنات کے علوم حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے علم کا ایک شمہ ہیں۔ (خلیفۂ اعظم، نائبِ مطلق)

★ خوارج فی زمانہ ابلیسی توحید کے پرستاروں نے اپنی کتابوں میں بڑی ڈھٹائی اور جسارت سے لکھ مارا کہ شیطان کا علم آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے علم سے زیادہ ہے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِكَ الْهَفَوَاتِ (خلاصۂ کلام) میدانِ محبت میں "نقلِ کفر، کفر باشد"، سمجھتا ہوں میرا یہ مقولہ اُن کے کفریات لکھنے سے مانع ہے اور قلم لکھنے سے انکاری۔ جس سے نسبت قوی ہو انسان اُسی کی تعریف کرتا ہے۔ پاکستان میں بعض جاہل صوفیہ پیری مُریدی کرنے والوں نے عزازیل لعین کو عاشق کہا اور کسی نے توحید پرست اور کوئی گویا ہوا کہ ابلیس، خنّاس، مُعلّم الملکوت تھا۔ "اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ" اور اپنے ممدوح کی تعریف میں ایک دوسرے سے سبقت لے گئے۔ (مردود ازلی، ملعون سرمدی)

○ اگر عاشق ہوتا تو اللہ سبحانہٗ کے نام لیوؤں کو گمراہ کرتا پھرتا اور ذکرِ الٰہ اور ذکرِ مصطفےٰ عزّوجلّ صلی اللہ علیہ وسلم سے روکتا اور اگر صاحبِ علم ہوتا تو اللہ سبحانہٗ کے حکم پر سجدہ نہ کرتا اور اُسے علم ہوتا کہ سجدہ نہ کرنے سے مردود ہو جاؤں گا۔ یا بعدہٗ توبہ کرتا وہ تو اکڑا بیٹھا تھا[2] "علمے کہ راہ حق نہ نمائید جہالت است" (درود شریف)

بقیہ حاشیہ

سیدھی ہو جاتی ہے اور قربِ خداوندی ملتا ہے اور درود شریف سے قربِ مصطفائی کے ساتھ الٹی تقدیر سیدھی ہو جاتی ہے

[1] تحفۂ محمدی تہجد، تحفۂ عباسی صلوٰۃ التسبیح، تحفۂ بلالی تحیۃ الوضو، تحفۂ سلمانی درود شریف ہے علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام

[2] شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمہ اللہ "انفاس العارفین" میں رقم فرماتے ہیں۔

☆ اکبر آباد میں مرزا محمد زاہد کے درس سے واپسی کے دوران ایک کوچے سے میرا گزر ہوا اس

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

کا مصداق بن گیا اور اگر توحید پرست اور مُوحّد ہوتا تو اَللہ تعالیٰ کے حُکم پر عمل کرتا اُس کے پیدا کئے ہُوئے شاہکار اَبُوالبَشر کی تعظیم کرتا، واضح ہو کہ شیطان کی اصل نار ہے نُور نہیں۔ جہل ہے علم نہیں وُہ حقیقۃً جاہِل تھا اور وُہ مقامِ عبدیّت کو نہ جان سکا چہ جائیکہ وُہ مقامِ محبُوب اور شانِ معبُود کو جانتا اور ایک عظیم رسُول خلیفۃُ اللہ کی تعظیم و توقیر نہ کر کے اور معبُودِ حقیقی کے فرمان کا مُنکر ہو کر لعنت کا طوق گلے میں ڈال لیا اور راندۂ درگاہِ ربّ العٰلمین ہو گیا اور اُس پر مُستزاد یہ کہ وُہ اِس پر راضی ہے۔ اَلعِیاذُ بِاللہِ ؕ

تشہّد میں سلام :۔

"حق را بسجُودے نبی را بدرُودے"

☆ سیّدُ الطّائفہ حضرت بایزید طیفوُری بُسطامی قدّس سِرّہُ السّامی کو ایک مرتبہ نماز پڑھانے کے لیئے مُصلّٰی پر کھڑا کر دیا گیا تو آپ نے آدابِ نماز کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہُوئے نماز پڑھائی اور تشہّد بہت طویل کر دیا اور جب سلام پھیرا تو نمازی عجیب کیفیّت سے سرشار، اور مسجد نُور سے معمُور تھی اور مُقتدی نماز کی کیفیّت سے مُتاثّر۔ ایسی نماز پڑھائی، کمال اوجِ معراج تک پُہنچا دیا۔ کِسی محرم راز نے پُوچھا تو فرمایا میرا یہ معمول

بقیّہ حاشیہ

وقت شیخ سعدی کے یہ اشعار پڑھ رہا تھا اور خُوب ذوق و شوق حاصل تھا ؎

جُز یادِ دوست ہر چہ کُنی عُمر ضائع است — جُز سِرِّ عشق ہر چہ بخوانی بطالت است

سعدی بشو تو لوحِ دل از نقشِ غیرِ حق — عِلمے کہ راہِ حق نہ نمائد جہالت است

یہ چوتھا مصرعہ میرے ذہن سے نکل گیا اور اس سبب سے میرے دل میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہو گیا۔ اچانک ایک فقیر منش، دراز زُلف، مَلیح چہرہ پیر مرد ظاہر ہُوا اور کہا "عِلمے کہ راہ حق نہ نمائد جہالت است" مَیں نے کہا جَزَاکَ اللہُ پھر مَیں نے اُنکی خدمت میں پان پیش کیا۔ مُسکرائے اور فرمایا یہ اُجرت ہے۔ عرض کیا یہ بطورِ شُکریّہ ہے۔ فرمایا مَیں نہیں کھاتا پھر فرمایا مَیں جاتا ہُوں۔ جلدی ہے۔ قدم اُٹھا کر کوچہ کے آخر میں رکھا مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ رُوحِ مجسّم ہے۔ مَیں پُکار اُٹھا۔ حضرت! مجھے اپنے نام سے آگاہ فرما دیں تاکہ فاتحہ پڑھ سکوں فرمایا۔ سعدی یہی فقیر ہے۔" علیہ الرّحمۃ ربّی" ؎

" یہ اعانتِ رُوح ہے۔ استعانتِ اَولیاءِ عظام اور استمدادِ موتیٰ پر دلیلِ مُحکم "

☆☆☆☆☆

Marfat.com

ہے میں جب بھی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ پڑھتا ہوں تو اس مقام پر توقف کرتا ہوں تا آنکہ سرکارِ مدینہ کی طرف سے جوابِ سلام آ جائے پھر آگے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا پڑھتا ہوں چونکہ آج نمازیوں کی امامت کرا رہا تھا۔ جب تک سب کا سلام بارگاہِ رسالت میں قبول نہیں ہو گیا سلام نہیں پھیرا ؎

قرنہا باید کہ تا یک صاحبدلے پیدا شود　　بایزید اندر خراسان یا اویس اندر قرن

☆ نیز ایک مقام پر فرمایا۔ میں جب بھی نماز میں سر سجدہ میں رکھ کر تسبیح پڑھتا ہوں تو جب تک سجدہ کی قبولیت کی نداء نہ آجائے سر نہیں اٹھاتا ؎

ہر کس کہ در نماز نہ بیند جمالِ دوست　　فتویٰ ہمیں دہم کہ نمازش قضا کند

☆ یہ تعلق اِلٰہ سے تھا اور وہ تعلق مصطفٰے "جَلَّ وَعَلٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"

☆ یہ قبولیتِ اِلٰہ سے تھی اور وہ قبولیتِ مصطفٰے "جَلَّ وَعَلٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"

شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب

☆ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں۔

○ مقتدی جب تشہد کے اس مقام "اَلسَّلَامُ" پر پہنچے تو اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ پر توقف کرے تا آنکہ بارگاہِ رسالتِ مآب "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کی طرف سے جواب آئے جبکہ رؤف رحیم نبی "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کی شان ہے كَانَ يُبَادِرُ بِالسَّلَامِ آپ سلام میں ہمیشہ پہل فرماتے ؎

اَلسَّلَام اے قیمتی تر گوہر دریائے جود　　اَلسَّلَام اے تازہ تر گلبرگ صحرائے وجود
صد سلامت مے فرستم ہر دم اے فخرِ کرام　　بوئے کہ آید یک علیکم در صد سلام　　"جامی"

☆ امام غزالی قدس سرہ السامی "احیاء العلوم" میں نماز کے بارے میں فرماتے ہیں۔

وَاحْضُرْ[1] فِیْ قَلْبِكَ النَّبِیَّ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" وَشَخْصُهُ الْكَرِیْمُ وَقُلِ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ

اُس ذاتِ کریمی کو قلب میں حاضر ناظر جان کر اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ سے سلام عرض کرو کیونکہ جس دربار میں تم بیٹھے ہو

[1] ضمیر "کَ" سے قلب، روح اور جان کی حضوری مراد ہے۔

[1] حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

وَبَرَكَاتُهٗ ط فَاِنَّهٗ لَا يُفَارِقُ حَضْرَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَبَداً فَيُخَاطِبُوْنَهٗ بِالسَّلَامِ مُشَافِهَةً ط

اُس دربارِ پاک میں تمہارے نبی موجود ہیں۔ وُہ کبھی وہاں سے جُدا نہیں ہوتے اور بالمشافہ رُوبرُو سلام عرض کرو۔

○ سُبْحَانَ اللّٰہ ط آپ نے کتنے واشگاف الفاظ میں سلام کی حقیقت کو بیان کردیا۔ مومن کو درجہ علم الیقین سے مقام عین الیقین تک پُہنچا دیا۔ عین حالتِ نماز میں تشہّد کے مقام پر اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ عرض کرنا اِنشاءً اور حقیقۃً ہے نہ کہ حکایۃً۔ دُرود شریف کے بغیر عبادت نامکمل اور نامقبول ہے ؎

" غایۃ الاوطار ترجمہ دُرِّ مختار "

تیرا امام بے حضور تیری نماز بے سرور — ایسی نماز سے گذر ایسے امام سے گذر

☆ عظیم رسول کلیم اللہ کو حکمِ دُرود شریف :-

○ اَللّٰہ ربُّ العزّت نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ اے موسیٰ علیہ السلام! اگر میرے حمد کرنے والے دُنیا میں نہ ہوتے تو بارش کا ایک قطرہ بھی زمین پر نہ برساتا اور ایک دانہ بھی زمین پر نہ اُگاتا اور بہت سی چیزیں ارشاد فرمائیں اور یہ بھی فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! اگر تو چاہتا ہے کہ مَیں تیرے اِس سے بھی قریب ہوجاؤں جو قرب ہے تیرے کلام کو تیری زُبان سے، تیرے خطرات کو تیرے قلب سے اور تیری رُوح کو تیرے جسم سے اور تیری بینائی کو تیری آنکھ سے عرض کیا ہاں یَا اَللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ ! فرمایا اے موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام! میرے محبوب شہنشاہِ نبوّت و تاجدارِ مملکتِ رسالت محمّد رسول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " پر بکثرت دُرود شریف بھیجا کرو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ ط " رواہ الحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ الاولیاء "

بقیہ حاشیہ

علہ اپنے قلب میں حاضر ناظر جاننا۔ یہ مقامِ حضوری ہے جب حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " سے ہی اُن کے دل خالی ہیں تو حضور " دل کا حاضر ہونا " کہاں سے آئے گا۔ جن کے دِل بے حضور، اُن کی صلوٰۃ بھی اور سلام بھی بے سرور، صحابہ کرام کو ہر سہ قرب، جسمانی، رُوحانی اور قلبی نصیب تھا اور اُمت مرحومہ کا قرب رُوحانی اور قلبی ہے۔ اس قرب کا نام حضوری ہے کہ آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " دِل میں بس جائیں تو یہی دل زندہ ہے اور دُرود شریف کی برکت سے قرب پا گیا۔ منہ حفظہٗ ربہٗ سبحانہٗ ط

Marfat.com

مجھے کیا خبر تھی رکوع کی اور کیا ہوش تھا سجود کا | تیرے نقشِ پا کی تلاش تھی جو جھکا رہا نماز میں

قرآنِ پاک : پ۳ سورۃ اٰلِ عمران آیتِ کریمہ ۸۱

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط | تم ضرور ضرور آپ پر ایمان لانا اور ضرور بالضرور آپ کی مدد کرنا۔

☆ سیدنا علی ابنِ ابی طالب کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے مروی ہے۔

"یہ دوسرا میثاق[1] خاص انبیاء علیہم السلام سے تھا۔" بناءً بریں شبِ معراج تمام انبیاء و مرسلین کا بیت المقدس حاضر ہونا فخرِ کائنات کی امامت میں آپ کی شریعت کے مطابق نماز پڑھنا اس عہدِ میثاق کی عملی توثیق تھی اور اپنے ایمان لانے کا ثبوت بھی۔ خصوصاً موسیٰ علیہ السلام کا شبِ معراج مکالمہ اور نماز اور روزہ کی تخفیف کے متعلق بار بار عرض کرنا اور یہ ایمان اور مدد اس بات کا ثبوت ہے کہ جملہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام نبوّت اور رسالت سے متصف ہونے کے باوجود حضور سید الانبیاء والمرسلین صلوات اللہ وسلامہ وعلیہم کے نوّاب اور اُمتی ہیں۔

☆ الشیخ اکبر محیُ الدین ابنِ عربی قدس سرہ الاطہر فرماتے ہیں۔

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو وجہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ وارضاہ عنہ ط سے افضل ہیں۔ ایک نبوّت اور رسالت کے لحاظ سے کہ آپ اُولوالعزم رسول ہیں دوسرا اُمتی اور صحابی ہونے کی حیثیت سے۔

قرآنِ پاک : پ۸ سورۃ الانعام آیتِ کریمہ ۱۲۵

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ط | اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے۔

○ نبوّت اور رسالت ایک ایسا عطیّہ ربّانی اور منصبِ رفیعہ ہے کہ وہ ذات وحدہٗ جس کو عطا فرماتا ہے نہ منسوخ کرتا ہے اور نہ واپس لیتا ہے۔ "نبوّت نہ ظلّی ہے نہ بروزی" حقیقتِ نبوّت ایک ہی ہے جو کہ سب انبیاء کو عطا ہوئی اور سب نبی نبوّت میں برابر ہیں۔ (نہ ذاتی نہ عرضی نہ مزاجی نہ مزاتی) لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ق دلیل سورۃ البقرۃ ۲۵۸

[1] عالمِ روزِ ازل، میثاقِ اوّل تمام ارواح سے "اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ط قَالُوْا بَلٰى ج" کا تھا۔ "سورۃ الاعراف ۱۷۲"

Marfat.com

جلیل ہے۔ اور بمطابق آیتِ کریمہ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ م۔ بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت[1] ہے۔ اور سب پر فضیلت ہے اللہ سبحانہٗ کے پیارے نبی، رسول اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو بنا بریں روزِ ازل، عہدِ میثاقِ ثانی انبیاء سے لیا گیا کہ تمھاری موجودگی میں سرورِ عالم و عالمیاں سیدُ الانس والجان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئیں تو ایمان بھی لانا اور مدد بھی کرنا۔ (سورۃ البقرۃ ۲۵۳)

☆ ایک روایتُ الحدیث میں ہے۔

○ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب امتِ مصطفوی کی شان ملاحظہ فرمائی تو آپ نے امتی ہونے کی تمنا کی تو بارگاہِ رحمٰن سے یہ تمنا قبول ہوئی تو بفضلہٖ تعالیٰ نبوت، رسالت اور شانِ کلیمی کے باوجود روزِ شمار کو آپ کا شمار امتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوگا۔ جبکہ حدیثِ پاک لَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا لَمَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِيْ ط سے واضح اشارہ ملتا ہے۔

مسئلہ: موت سے اعمال جسمانی منقطع ہوجاتے ہیں روحانی نہیں۔ بدلیل وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط سے ثابت ہے۔ انبیاءِ عظام اور اولیاءِ کرام کا قبروں میں نماز پڑھنا ادائیگی فرض کی وجہ سے نہیں بلکہ قربِ الٰہی اور حصولِ لذت، فرحت اور عطاءِ فیض کے لئے ہے۔ کہ اولیاء و انبیاء کے مزارات فیض کے منابع و مراکز ہیں۔

○ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضور کی بارگاہ میں نمازوں اور روزوں کی تخفیف کا بار بار عرض کرنا اور یہ پایۂ ثبوت پر ہے کہ پچاس کی پانچ رہ گئیں اور چھ ماہ کے روزوں سے ایک ماہ کے روزے رہ گئے۔ یہ روحانی اعمال کے عدمِ منقطع پر دلیل

---

[1] نبوت اور رسالت میں بالذات، بالعرض، ظلی، بروزی کی تقسیم مطلقاً باطل ہے فِيْ نَفْسِ النُّبُوَّةِ لَا تَفَاضُلَ فِيْهِ ط نفسِ نبوت میں سب نبی برابر ہیں۔ البتہ ذواتِ انبیاءِ کرام و رسلِ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی اپنی خصوصیت کی بناء پر ایک کی دوسرے پر فضیلت، نصِ قطعی سے ثابت ہے اور حضور خاتم النبیین (سورۃ الاحزاب ۴۰) "آخر زمان نبی" صلی اللہ علیہ وسلم کو سب پر فضیلت ہے۔ خاتمیت بربناء تاخر زمانی کے ہے۔ بعض علماء نے اس معنی کا انکار کیا اور نبوت بالذات و بالعرض کی ذہنی اختراعی تقسیمات، باطل تاویلات سے نبوت کا دروازہ جس کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ (جزو حدیث) سے مقفل کردیا تھا کھولنے کی سعی ناکام کی اور اپنے فاسد خیالات دروغ بے فروغ سے دجالوں اور کذابوں کے لئے دلیل فراہم کرکے امتِ مسلمہ میں فتنہ کا دروازہ کھول دیا۔ "اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى عَنْ ذٰلِكَ ۱۲ منہ غفر لہٗ ولوالدیہ ط

Marfat.com

بھی اور رُوحانی مدد بھی اور استمدادِ موتیٰ کے لیئے ثبوت بھی ہے۔

زندہ نبی : عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط "صحیحین بخاری و مسلم"

☆ سیدنا اِدریس، عَلَیْہِ السَّلَامُ ؛ جنّت میں بدنی زندگی سے جلوہ گر ہیں۔

☆ سیدنا عیسیٰ ، عَلَیْہِ السَّلَامُ ؛ آسمانوں پر تشریف فرما ہیں۔

☆ سیدنا اِلیاس، عَلَیْہِ السَّلَامُ ؛ جنگلوں میں خدمات پر مامور ہیں۔

☆ سیدنا خضر ، عَلَیْہِ السَّلَامُ ؛ دریاؤں پر آپ کی ڈیوٹی ہے۔

یہ حضور سیدُ الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی زیارت سراپا طہارت سے شرفِ صحابیّت بھی پائے ہوئے ہیں۔

☆ سیدنا ادریس عَلَیْہِ السَّلَامُ : سیدنا ادریس بن سیدنا شیث بن سیدنا آدم صَفِیُّ اللّٰہِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ ط

○ سیدُ الکُل فخرُ الرُّسُل "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے شبِ معراج آپ کو جنّت میں دیکھا"۔

حضرت ابُو الشیخ کعب اَحبار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے۔ حضرت اِدریس عَلَیْہِ السَّلَامُ نے مَلَکُ الموت کو طلب کیا اور فرمایا اے عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَامُ میں موت کا ذائقہ چکھنا چاہتا ہوں کہ کیسا ہوتا ہے تم میری رُوح قبض کر کے دکھاؤ اُنہوں نے اس حکم کی تعمیل اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ کے اذن سے کی اور رُوح قبض کر کے اُسی وقت لوٹا دی آپ پھر دوبارہ زندہ ہو گئے۔ پھر فرمایا اَب مجھے جہنّم دکھاؤ تاکہ خوفِ الٰہی[1] زیادہ ہو چنانچہ یہ بھی باذنہٖ کیا گیا اور جہنّم دیکھ کر آپ نے داروغۂ جہنّم سے فرمایا کہ دروازہ کھولو میں اس پر

---

[1] اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَآءِ ط ایمان خوف اور اُمید کے درمیان ہے دِل میں خوفِ الٰہی بھی ہو اور اُس کے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ط کے مژدہ سے دِل پُر اُمید بھی ہو کہ دل ایمان کا برتن ہے۔ دل ایمان کی قرار گاہ ہے۔ قَالَ عَزَّ اِسْمُہٗ ط وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ ۝ (سورۃ الزمر ۵۳) جو رَبِّ عَزَّ اِسْمُہٗ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرے دو جنّتیں ہیں خوف کی علامت یہ ہے۔ فِیْھِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ۝ (سورۃ الرحمٰن ۴۷) اُس میں دو چشمے بہتے ہیں۔ اہلِ طریقت کہتے ہیں دو چشمے سے مُراد دو آنکھیں جو خوفِ الٰہی سے آنسو بہائیں اور اُس کا بدلہ دو جنّتیں۔ جنّتِ عدن خوف کا صلہ اور جنّتِ نعیم ترکِ شہوات کا صلہ۔ رَأْسُ الْحِکْمَۃِ مَخَافَۃُ اللّٰہِ ط دانائی کا سرچشمہ خوفِ خُدا ہے جس سے حکمت کے چشمے پھوٹتے ہیں اور عرفانِ الٰہی کے لاینحل مسائل کی گرہیں کھلتی ہیں۔ اَلرِّفْقُ رَأْسُ الْحِکْمَۃِ قلبی لینت نرم دلی حکمت اور دانائی کی جڑ ہے۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

سے گزرنا چاہتا ہوں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اُس پر سے گزرے پھر آپ نے مَلَکُ الموت سے فرمایا کہ مجھے جنّت کی سیر کراؤ اور آپ کو جنّت میں لے جایا گیا تو آپ دروازۂ جنّت کا کھلوا کر اندر داخل ہوئے تو تھوڑی دیر انتظار کر کے مَلَکُ الموت نے عرض کیا کہ سرکار

بقیہ حاشیہ

جو خوف اور خشیّت الٰہی کی دلیل قَالَ عَزَّ اِسْمُہٗ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا ط اَللّٰہ سے اُس کے بندوں میں وُہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ جن کو سب سے زیادہ خوف ہوتا ہے اُن کو ہی سب سے زیادہ حزن۔ اُمّتِ مُسلِم میں سب سے زیادہ اعرف النّاس سیّدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا خشیّتِ الٰہی میں سب سے زیادہ تھے اور حُزن سے تسلّی عطا ہوئی اور بوسیلہ مَعیّتِ مُصطفوی سے مَعیّتِ الٰہی بھی"۔ اور یہ خدائے ذوالمنن کی عطا ہے۔ مؤلّف"

☆ سیّدنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے سورۂ طُور کی یہ آیتِ کریمہ سُنی اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ ۝ بے شک تیرے رَبّ کا عذاب ضرور ہونا ہے تو آپ غش کھا کر بے ہوش ہو گئے اور ایسے بیمار ہوئے کہ کئی ماہ لوگ تیمارداری کرتے رہے۔

☆ امام محمّد بن حسن شیبانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خوفِ خُدا سے رو رہے تھے۔ الہام ہُوا کہ مَیں جس کو کتاب و سُنّت کا علم عطا کرتا ہوں اُسے عذاب نہیں کرتا۔ اُٹھ میرے محبوب " صلی اللہ علیہ وسلم " کے دین کی خدمت کر۔ آپ اِسلام کے درخشندہ ستارے تھے۔ آیتِ کریمہ۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ سُن لو بے شک اَللّٰہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ یاد رہے۔ کہ ؎

عوام کو خوف بھی ہوتا ہے اور حُزن بھی لیکن اپنی جان کا
انبیاء کو خوف بھی ہوتا ہے اور حُزن بھی لیکن تمام جہان کا
اَوْلیاء کو نہ خوف ہوتا ہے نہ حُزن، نہ جان کا اور نہ جہان کا

○ اُمّیدِ رحمت :۔ درُود شریف سے قلب میں پیدا ہوتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ایک شخص کا نامۂ اعمال تولا گیا۔ تو بدیوں کا پلڑا بھاری تھا۔ نبیِّ کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " تشریف لائے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا کاغذ کا پُرزہ نکالا اور پلڑا میں رکھ دیا تو وُہ بھاری ہو گیا اور مغفرت ہو گئی۔ غُلام نے عرض کیا فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ " یہ کیا تھا فرمایا تم نے مجھ پہ

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

آپ اَب واپس اپنے مقام پر تشریف لے چلیئے فرمایا اَب مَیں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ اَللہ سُبحانہٗ تعالیٰ قُرآنِ پاک سورۃُ الانبیآء ۳۵ میں فرماتا ہے۔

☆ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط | ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔

○ وُہ مَیں ذائقہ چکھ چُکا ہُوں اَور امرِ الٰہی کے تحت مجھے موت آچکی ہے دوبارہ موت نہیں اَللہ جَلَّ شَانُہٗ " قُرآنِ پاک پ ۱۶ سُورۃ مریم ۷۱ میں ارشاد فرماتا ہے۔

☆ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ج | اور تُم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گُذر دوزخ پر سے نہ ہو

○ بروایت حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جہنّم میں داخلہ نہیں بلکہ پُل صراط سے گُزرنا مُراد ہے اور فرمایا۔ ہر شخص کو جہنّم سے گُزرنا ہے تو وُہ مَیں گُزر چکا اَور اب مَیں جنّت میں پُہنچ گیا ہُوں۔ جنّت میں پُہنچنے والوں کے لیئے اَللہ عزّ اسمُہٗ پ ۱۴ سورۃُ الحجر ۴۸ میں فرماتا ہے۔

☆ وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ○ | نہ وُہ اُس میں سے نکالے جائیں گے۔

○ وُہ جنّت میں داخلہ کے بعد نکالے نہیں جائیں گے اور اَب مجھے جنّت سے نکلنے کے لئے کیوں کہتے ہو۔ اَللہ تبارک وتعالیٰ نے مَلکُ الموت سیّدُنا عزرائیل " علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اے عزرائیل علیہ السلام! میرے پیارے بندے حضرت اِدریس علیہ السلام نے جو فرمایا ہے اور جو کچھ کیا ہے وُہ سب میرے اِذن سے ہی کیا ہے کہ کوئی نبی بھی میرے اِذن کے بغیر آنکھ بھی نہیں جھپکتا اور میرے اِذن

بقیہ حاشیہ ؎ اِدریس کا معنیٰ احکامِ خُداوندی کا درس دینے والا۔ العنہ

ایک مرتبہ درُود شریف پڑھا وُہ مَیں نے سنبھال کر رکھا ہُوا تھا یہ وُہ درُود شریف ہے۔

○ خوفِ اِلٰہ:۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ایک شخص کا حساب ہُوا۔ تو اُس کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی بھی نہ تھی۔ اور ہر اعضأ نے اس کے خلاف گواہی دی اُس کی آنکھ کا ایک بال "پلک" اُڑا اَور حاضر بارگاہ ہوگیا اور عرض کیا یا اِلٰہ العٰلمین! ایک مرتبہ یہ خوفِ اِلٰہ سے رویا تھا تو مَیں بھیگ گیا۔ ربِّ کریم اُس کی شہادت کو قبول فرماتے ہُوئے بخشش فرما دے گا۔ خوفِ اِلٰہ بہت بڑی نعمت ہے اور اُمیدِ رحمت بہت بڑا کرم ؎

گہے ابرِ کرم گہے ترشّح گہہ بود باراں | بیا در چشمِ ما بنگر ہوائے برشگالی را

خوفِ الٰہی سے چشمِ پُرنم قلبِ حزین اور اُمیدِ رحمت لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ سے وابستگی درُود شریف سے ملتی ہے ۱۲ منہ

سورۃ الزمر ۵۳

Marfat.com

سے ہی جنّت میں داخل ہُوئے ہیں۔ انہیں اب چھوڑ دو وُہ ابدُالآباد جنّت میں ہی رہیں گے۔ چُنانچہ آپ جنّتُ الفِردوس میں بدنی اور جسمانی حیات کے ساتھ زندہ ہیں ؎ "کنزُالایمان فی ترجمۃِ القرآن"

سمجھتا ہُوں جنّت ہے میراث اُس کی جو اَدنیٰ سے اَدنیٰ غُلام آپ کا ہے

○ شبِ معراج کو نبیِّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" سے جنّت میں ملاقات ہُوئی تو آپ نے فرمایا اے ادریس علیہ السلام! مُبارک ہو کہ "حساب وکتاب، روزِ قیامت اور حشر ونشر کے بغیر" آپ جنّت میں پہنچ گئے تو عرض کیا یا رسُولَ اللہ "صلی اللہ علیک وسلم" جب کا جنّت میں داخل ہُوا ہُوں صُبح سے شام تک سیر کرتا ہُوں تو شام کو غیب سے آواز آجاتی ہے کہ اَے سیّدنا ادریس! علیہ السلام! آپ مُعزّز نبی ہیں یہ مقام آپ کا نہیں یہ تو میرے محبُوب محمّدِ مُصطفٰے علیہ الصّلوٰۃُ والسّلامُ کے فلاں اُمّتی کی جنّت ہے۔ ابھی تو مَیں آپ کے غُلاموں، نیازمندوں اُمّتیوں کی جنّت کی سیر کر رہا ہُوں۔ جو دُرُود شریف کی برکت سے قُربِ الٰہی سے نوازے گئے۔

☆ سیّدنا عیسٰی رُوحُ اللہ علیہ السلام حضرت عیسٰی بن مریم بنتِ عمران علیہما السلام ط

○ سیّدنا عیسٰی رُوحُ اللہ علیہ السلام کو آسمانوں پر اُٹھا لیا گیا آپ چوتھے آسمان پر بجسدِہٖ زندہ[1] ہیں۔ قُربِ قیامت دُنیا میں تشریف لائیں گے اور شریعتِ مُطہّرہ کا اجرا بحیثیت اُمّتی کریں گے۔ پوری دُنیا پر اسلام کا غلبہ ہوگا۔ اس لحاظ سے آپ نبی کی صفت سے مُتّصف ہونے کے باوجُود لاریب اُمّتی بھی ہیں سیّدنا عیسٰی، علیہ السلام کا اجتہاد موافق اجتہاد امامِ اعظم ہوگا۔ اِس وقت سیّدنا امام محمّد مہدی[2]

[1] لیکن وہاں آپ کھاتے ہیں نہ پیتے اور نہ سوتے ہیں باعث مُتّصف ہونے صفاتِ ملائکہ۔ "ناصر المحسنین فی اخلاقِ سیّد المرسلین"

[2] آپ تمام رُوئے زمین کی حکومت کے پانچویں بادشاہ اُمّتِ محمّدیہ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے ہوں گے۔ اسم گرامی سیّدنا محمّد" امام مہدی لقب سے مشہور ہونگے۔ کعبۃُ اللہ زادَ شرفہُ العظیم کا طواف کرتے ہُوئے لوگ آپ کو پہچانیں گے احادیثِ پاک میں دانائے غیوب، مُخبرِ صادق علیہ الصّلوٰۃُ والسّلامُ نے حضرت امام مہدی کا ظہور، خروجِ دجّال لعین پر دُرُود خوان پر اللہ تعالیٰ تجلّی صمد وارد کرے گا جس سے اُن کا کھانا پینا ذِکر ہوگا ۱۲ منہ "صفحہ ۲۸۳ ملاحظہ ہو"

Marfat.com

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مِل کر چالیس۴۰ سال تک حکومت کریں گے۔ اور شریعتِ محمدیّہ عَلٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کے مُطابق عمل کرینگے۔ اصحابِ کہف مُعاونت کریں گے۔

☆ سیّدنا اِلیاس بن ہُشَّام علیہ السلام ط

○ آپ قیامت تک زندہ رہیں گے اور صُورِ اسرافیل علیہ السلام پر آپ کو وحدۂ الٰہی کے مُطابق موت آئے گی۔ آپ جنگلوں میں خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ زائرین حرمین شریفین کی خدمات بجالاتے ہیں۔

☆ سیّدنا ابُوالعبّاس خضر علیہ السلام اسمِ گرامی بَلیَا بن مَلکان۔

○ آپؑ زندہ ہیں۔ سکندر ذُوالقرنین بادشاہ کے خالہ زاد بھائی ہیں جو تمام رُوئے زمین کے مسلمان بادشاہ تھے اور حضرت خضر علیہ السلام آپ کے صاحبِ لواء وزیر۔ آپ چشمۂ آبِ حیات۲ تک معیّت خضر علیہ السلام پہنچے۔ خضر علیہ السلام نے چشمۂ حیات کے پانی سے غُسل کیا اور سیراب ہو کر حیاتِ جاوداں پا گئے لیکن ذُوالقرنین سکندر کے مُقدّر میں نہ تھا۔ نہ پی سکے ؎

تہیدستانِ قسمت راچہ سُود از رہبرِ کامِل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

"لسانُ الغیب حافظ شیرازی" علیہ الرحمۃ

☆ سیّدنا خضر اور الیاس علیہما السلام رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضِر ہوتے اور ارشادات سُنتے اور شریعتِ مُطہّرہ کی تبلیغ فرماتے۔ اُنھوں نے حضُور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روائیتِ حدیث کی کہ جو شخص مجھ پر ایک بار دُرُود شریف پڑھے تو اللہ تعالےٰ اُس کے جسم اور قلب کو ایسا پاک اور صاف کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو۔ "قولُ البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع"

علہ کسی رازدار، واقف علمِ لدُنّی، محرمِ اسرارِ نہانی وعرفانی نے کیا عمدہ کہا ہے۔ جزاک اللہ احسن الجزاء ط ؎

حَیٌّ وَحَقِّکَ لَمْ یَقُلْ بِوَفَاتِہٖ ۔۔۔ اِلَّا الَّذِیْ لَمْ یَلْقَ نُوْرَ جَمَالِہٖ
فَعَلَیْکَ مِنِّیْ کُلَّمَا ھَبَّ الصَّبَا ۔۔۔ اَزْکٰی سَلَامٌ طَابَ فِیْ اِرْسَالِہٖ

ترجمہ۔ حق کی قسم آپ زندہ ہیں اُن کی وفات کا وُہی قائل ہو گا جو آپ کے نُورِ جمال کا فیض نہ پا سکا۔
آپ پر میری طرف سے سَلام ہو۔ جب کہ بادِ صبا چلے تو میرا سُتھرا اور پاکیزہ سَلام پہنچائے۔

علہ۲ درحقیقت دُرُود شریف آبِ حیات ہے۔ جو اِس سے سرشار اور سیراب ہُوا وُہ دو جہاں کی پاکیزہ زندگی پا گیا۔ چشمۂ آبِ حیواں کا منبع و مرکز "دُرُود شریف" ہے جہاں سے حیاتِ جاودانی ملتی ہے۔ ۱۲ منہ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ ط

Marfat.com

دُرُود خضری: یہ دُرُود شریف مختصر ترین دُرُود شریف ہے جو درجات میں بلند تر، زُبان پر سہل اور مقامات میں جامعُ الصِّفات ہے۔ حضرت خضر علیہ السّلام بمقام حطیم شریف مُؤمنین محسنین کو مُصافحہ سے نوازتے ہیں اور دُرُود خوان حضرات کو بلندیِ مدارج میں مدد فرماتے اور زائرِ مدینہ مُنوّرہ کی خدمات کرتے ہیں۔" دُرُود شریف خضری یہ ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

دُرُود شریف کی عظمت اور فضیلت:۔ "مدارِجُ النبوّت"

① رسُولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" پر دُرُود بھیجنا اور دُرُود بھیجنے میں جتنی کمیّت و مقدار اور کیفیّت میں مُبالغہ کیا جائے اتنا ہی اُس پر ربُّ العزّت کی بارگاہ سے فیضان و نزُولِ رحمت زیادہ ہوگا۔ لیکن اس نوعیّت کے مُطابق ہوگا جتنا اُس کے حال کے لائق و مُناسب ہے کمَا لَا یَخفٰی۔

② حضُور نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرُود شریف بھیجنا منبعِ انوار و برکات اور مفاتِح اَبوابِ خیرات و سعادت ہے۔ اہلِ سلُوک اس باب میں بہُت زیادہ شغف رکھنے کی بناء پر فتُوحاتِ عظیمہ کے مُستوجب اور عطیّۂ رحمانیّہ کے مُستحق ہوتے ہیں۔

☆ اِمامُ الاَولیاءِ الکرام، خیرُ التّابعین العِظام خواجہ حسن بصری رحمۃُ اللہ علیہ وبجاہہٖ علینا نے فرمایا۔

③ مشائخِ عظام شاذلیہ لکھتے ہیں۔ جب ایسا شیخ کامل اور مُرشدِ اکمل موجُود نہ ہو۔ یا نہ ملے۔ جو اُس کی تربیّت کر سکے تو اُسے چاہیئے کہ رسُولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" پر کثرت سے دُرُود شریف بھیجنے کو لازم کر لے یہ ایک ایسا طریقہ ہے۔ جس سے طالب واصِل بحق ہو جاتا ہے اور یہی دُرُود و سلام اور حضُور سرورِ عالم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف توجّہ کرنے سے اَحسن طریقہ سے آدابِ نبوّیہ اور اخلاقِ جمیلہ محمّدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃُ والسّلامُ سے اُس کی تربیّت ہوتی ہے اور کمالات کے بلند ترین مقامات اور قربِ الٰہی سے فائزُ المرام کرتا اور قربِ مُصطفائی سے سرفراز فرماتا ہے۔

ع۱ "صاحبِ نبراس" الشیخ عارف باللہ علّامہ عبدالعزیز پرہاروی علیہ الرّحمۃُ القوی دُرُود خضری کے عامل تھے۔ حضرت خضر علیہ السّلام نے حجرہ میں کرامتاً اندر آکر ایسا نوازا کہ آپ ۲۷ علُوم متداولہ میں ماہر اور علمِ لدُنّی میں کامل ہوئے ہیں۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

① بندہ جب درُود شریف میں اَللّٰھُمَّ کہتا ہے تو گویا اللہ تعالیٰ کے تمام اسمآءُ الحُسنیٰ کا ذِکر کرتا ہے۔ اَور جب صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کہتا ہے تو یہ سیِّدُ الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دریائے رحمت میں گُم ہو جاتا ہے۔ اُس کے بعد جب وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ کہتا ہے تو بندہ لامتناہی صفات کے دریاؤں میں شناوری[ع۱] کرتا ہُوا کمالاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و تجلّیات میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔

☆ شیخ اَجَلّ واکرم قُطبِ وقت عبدُالوہّاب مُتّقی وَنَفَعَنَا اللہُ بِرَکَاتِہٖ فرماتے ہیں۔

② درُود شریف پڑھتے وقت جاننا چاہیئے کہ مہاجر مکّی دریائے فضل و رحمت کے کون کونسے دریاؤں میں شناوری کر رہا ہُوں اور کہاں کہاں غوطہ زن ہُوں اَور جب درُود شریف پڑھتا ہے تو دریائے رحمت میں داخِل ہو جاتا ہے اور جب مجھے "شیخ مُحقّق" کو آپ نے مدینہ مُنوّرہ کے مُبارک سَفر کے لیئے رخصت کیا تو فرمایا۔ یاد رکھنا کہ اِس مُبارک سَفر میں بعد ادائے فرض اور تلاوتِ کلام پاک کے حضُور پر درُود شریف بھیجنے سے بُلند تر کوئی عبادت نہیں جب تعداد دریافت کی گئی تو فرمایا وہاں کوئی تعداد نہیں۔ جتنا ہو سکے پڑھو اور رطبُ اللِّسان ہو جاؤ۔ اخلاقِ محمدی اَور سُنّتِ مُصطفوی صَلوٰۃُ اللہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ کے رنگ میں رنگ جاؤ۔ اِن صفات سے مُتّصِف ہو جاؤ۔ جو نبیِ رحمت "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بِعثت کا منشا ہے۔ اَللّٰہ ربُّ العِزّت اِن صفات کا خِلعت

ع۱ زیں سبب فرمُود حق صَلُّوْا عَلَیْہِ کہ محمّد برحق بود مُحتاجُ اِلَیْہِ "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ ہم اَللّٰھُمَّ سے عرض کرتے ہیں اے اللہ سُبحانہٗ تو ہماری طرف سے درُود بھیج کیونکہ تیرے محبُوب نُور سے معمُور اور ہم گُناہوں سے چُور ہم اپنے آپ کو اِس قابِل نہیں سمجھتے۔ شرمسار ہیں ؎

چوں بنامِ مُصطفٰے خوانم دُرُود از خجالت آب مے گردد وُجُود "صلی اللہ علیہ وسلم"

اَللّٰھُمَّ کے میم میں تمام اَسمآء و صفاتِ الٰہیہ مُضمر ہیں جس کا مفہوم یہ ہے۔ یَا اَللّٰہُ الَّذِیْ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی بحُرمتِ اسمِ اعظم اللہ تعالیٰ سے بطورِ عجز و انکسار و اظہارِ ندامت عرض گُذار ہیں ؎

تُو غنی از ہر دو عالم من فقیر روزِ محشر عُذر ہائے من پذیر
وَر حسابم را تو بینی ناگزیر از نگاہِ مُصطفٰے پنہاں بگیر "صلی اللہ علیہ وسلم"

Marfat.com

ظاہری باطنی اپنے محبوب صاحبِ لولاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کا صدقہ عطا فرمائے ؎

دِل کی ہر دھڑکن عنایت ہر نفس اُن کا کرم ایک دو ہوں تو گناؤں شمس احسانِ رسول

☆ قَوْلُكَ حَقٌّ يَا اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ شَانُهٗ ط

○ اِنَّ اللّٰهَ بے شک اَللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ اور اُس کے فرشتے يُصَلُّوْنَ دُرُود بھیجتے ہیں عَلَى النَّبِيِّ غیب بتانے والے "نبی" پر يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تو اے ایمان والو! تم بھی صَلُّوْا عَلَيْهِ (مُرشدِ حقیقی کا یہ امر دوامی ہے) آپ پر خوب دُرُود شریف وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ اور سلام بھیجو۔ "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن"

☆ دُرُود شریف وظیفۂ خداوندی ہے ☆

☆ دُرُود شریف مومن کے لیئے تحفۂ خداوندی ہے اور عطیہ محمدی ہے۔ "عزوجل فصلی اللہ علیہ وسلم"

☆ دُرُود شریف اندھیری راتوں میں مانندِ جگنو، مایوسیوں اور تاریکیوں میں مینارۂ نور ہے۔

☆ دُرُود شریف عمرِ انسانی کے طویل اور عمیق سفر میں شفیق ترین رفیق ہے۔

☆ دُرُود شریف سفرِ حیات میں خطرات، تفکرات وسوساتِ قلبی وذہنی کی ڈھال ہے۔

☆ دُرُود شریف دُنیاوی دھندوں، قرضوں اور مالی پریشانیوں کا تیر بہدف نسخہ ہے۔

☆ دُرُود شریف زندگی کی بیماریوں، مصیبتوں، مایوسیوں اور نزع کی تلخیوں کا تریاق ہے۔

☆ دُرُود شریف زندگی کی سنگلاخ وادیوں میں یارِ وفا، دشوار گذار گھاٹیوں میں یارِ غار ہے۔

☆ دُرُود شریف معبودِ حقیقی کا مطلوب، ملائکہ نوری کا مقصود اور مومن کا محبوب وظیفہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

نوٹ :- دُعا کے اوّل آخر دُرُود شریف پڑھتے وقت "سَیِّدِنَا" ضرور پڑھا کرو۔ "از محمد عنایت اللہ" ط

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَرکُ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ المُختَار

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

قُرآنِ پاک : پ۱۸ سورۃ النُّور آیتِ کریمہ ۶۳

فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖٓ اَنْ تُصِیْبَھُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○	تو ڈریں وُہ جو رسُول کے حُکم کے خلاف کرتے ہیں اُنہیں کوئی فتنہ پُہنچے یا اُن پر دردناک عذاب پُہنچے۔

○ حقیقت یہ ہے رضائے رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" رضاءِ الٰہی اور ناراضگی رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" بسبب انکارِ اطاعت کفر ہے اور بجہت ترکِ اطاعت فسق اور سبب ہے ناراضگی الٰہ کا۔ ہر مُسلمان کو ناراضگی رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" سے خوف کھانا چاہیئے اِس آیتِ کریمہ میں مُنافقین کی حالت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ مُنافقین جُمعۃ المبارک کو مسجد شریف سے چُپکے چُپکے، آہستہ آہستہ کوئی آڑ لے کر سرکتے سرکتے باہر نکل جاتے۔ حضور کی مجلس میں بیٹھنا خُطبہ سُننا گراں گزرتا اور باہر آکر بے تکی ہانکتے اور جب اُن سے کہا جاتا کہ آؤ رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" تمہارے لئے مُعافی چاہیں تو وُہ اپنا سر بصورتِ اِنکار گھُما دیتے اعراض کرتے مُعاندانہ اور مُخالفانہ انداز اختیار کرتے تھے۔ مُنافقین کا یہ طرزِ عمل قیامت تک اپنانے والوں کا حال یہی ہوگا اور یہ بات رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربارِ پاک کی حاضری کے انکار کے مُترادف ہے۔

★ رَأسُ المُنافقین ابنِ اُبَی علیہ ما علیہ کو جب حضور کی بارگاہ کی طرف بُلایا جاتا تو مُتکبرانہ انداز میں گردن جھٹک کر کہتا۔ تُم نے کہا ایمان لائیں ایمان لایا۔ تُم نے کہا زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمدِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجدہ کروں۔

Marfat.com

"نعوذ باللہ" یہ کتنا بڑا کفر اور نفاق کا مظاہرہ ہے زبان سے کفر تو ظاہر تھا ہی لیکن دل میں نفاق بھی پوشیدہ نہ رہ سکا۔ ربِ کریم جل شانہٗ نے اپنے حبیبِ اجمل علیہ الصلوٰۃ والسلام الاکمل پر وحی نازل فرما کر ہمیشہ در ہمیشہ اُن کے نفاق پر مُہر ثبت کر دی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ
لِمَرْضَاۃِ اللّٰہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیث الحبیب "صلی اللہ علیہ وسلم" بروایت حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

○ حضور نور الانوار صلی اللہ علیہ وسلم جمعۃ المبارک کے خطبہ کے لیئے منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پہلی سیڑھی پر قدم رنجہ فرمایا تو کہا آمین پھر دوسری سیڑھی پر جلوہ فگن ہوئے تو فرمایا آمین پھر تیسری سیڑھی کو قدومِ میمنت سے نوازا تو فرمایا آمین حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم فداہ ابی وامی ان مقامات پر آمین فرمانے میں کیا حکمت ہے؟ فرمایا۔ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور منبر شریف کے قریب کھڑے ہو کر تین دعائیں مانگیں تو میں نے ہر دعا پر آمین کہی۔ "اس دعا میں تارکینِ درود شریف کو زجر، توبیخ اور تنبیہ و تہدید فرمائی گئی ہے۔ مؤلف"

☆ **پہلی دعا:۔** جو رمضان المبارک کا مہینہ پالے اور روزے نہ رکھے۔

☆ **دوسری دعا:۔** جو بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے اُن کو راضی نہ کرلے۔

☆ **تیسری دعا:۔** جو میرا نام اقدس محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" لے یا سُنے اور درود شریف نہ پڑھے تو وہ ہلاک ہوا اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ ط ربِ کریم نے یہ دعائیں قبول فرمائیں۔ دربارِ خداوندی میں کیا شانِ مصطفائی ہے جو نامِ اقدس لے یا سُنے اور درود شریف نہ پڑھے تو اُس کا ایمان پر خاتمہ خطرہ میں ہوگا۔ سرکارِ مدینہ سرورِ سینہ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود شریف پڑھنا جنتی ہونے کی نشانی ہے۔ "رواہ حاکم فی المستدرک قال صحیح الاسناد"

حکمت:۔ ہم نیازمندوں کے لیئے درود و سلام کی عیدیں اور منکرین کے لئے وعیدیں اپنا اپنا نصیب، لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۝ ع ۸ ؎

سورۃ الکفرون ۶

با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب

؎ "اہلِ علم فصاحت بلاغت، اہلِ باطن طہارت سے اعضا کا ٹھہراؤ، اہل اللہ کے نزدیک مقامِ حضوری میں شائستگی کا نام ادب ہے"

Marfat.com

☆ سیّدنا جبرائیل رُوحُ القُدس علیہ السلام۔ سِدرۃُ المُنتہیٰ سے مدینہ مُنوّرہ زادَہَا اللہُ تَنْوِیرًا، پُہنچ کر حضُور کے منبر شریف کے پاس قربِ رسُول میں تعظیمًا کھڑے ہو کر دُعا مانگنے آئے۔ وہاں سِدرۃُ المُنتہیٰ پر ہی جو قربِ الٰہی میں ہے دُعا کیوں نہ مانگی؟ اوّلاً تاکہ اُمّتِ مُبشّرہ کو معلوم ہو دُعا وُہی مُستجاب ہوتی ہے جس پہ آمینِ مُصطفیٰ کی مُہر ہو۔ دُعا سیّدُ الملٰئکہ کی ہو اور آمین سیّدُ الانبیاء کی۔ یقینًا لاریب یہ دُعائیں بارگاہِ مجیبُ الدّعوات میں قبُول ہیں حضُور مدنی تاجدار احمدِ مُختار "صلی اللہ علیہ وسلم" کے وسیلہ جلیلہ سے تو اُمّت کی دُعائیں قبُول ہوتیں ہیں۔ ثانیاً سیّدُ الملائکہ کا یہ ظاہر فرمانا مقصُود تھا کہ مدینہ مُنوّرہ تمام کائناتِ ارضی، سماوی حتّٰی کہ عرشِ عظیم اور سدرۃُ المُنتہیٰ کا مرکز اور حکومتِ الٰہیّہ کا دارُالسّلطنت ہے۔ ثالثاً سیّدنا جبرائیل امین علیہ السلام

☆ سیّدنا آدم صفیُّ اللہ علیہ السلام کے پاس ۱۸ بار آئے۔
☆ سیّدنا نُوح نجیُّ اللہ علیہ السلام کے پاس ۲۳ بار آئے۔
☆ سیّدنا اِبراہیم خلیلُ اللہ علیہ السلام کے پاس ۴۰ بار آئے۔
☆ سیّدنا مُوسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السلام کے پاس ۲۳ بار آئے۔
☆ سیّدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السلام کے پاس ۱۰ بار آئے۔
☆ سیّدُ الانبیاء "صلی اللہ علیہ وسلم" کے پاس ۲۴ ہزار بار آئے۔

☆ سیّدتنا اُمُّ المؤمنین عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ ورسولہ عنہا نے فرمایا۔
○ وحیِ الٰہی کا سلسلہ حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے وصال مُبارک پر ختم ہو گیا لیکن ملائکہ مُقرّبین اور جبرائیل علیہ السلام رب کی رحمتیں لے کر فرش پر اُترتے ہیں۔ لیلۃُ القدر کو کعبہ مُشرّفہ حطیم میں اوّلیاء سے سلام اور مُصافحہ فرماتے ہیں۔
★ جو درُود شریف کے تارک ہیں اور اُس پر مُصر اور مُستزاد یہ کہ درُود شریف پڑھنے سے روکتے ہیں۔ وُہ مُنافقین کی راہ پر چل رہے ہیں یہی حالت رہی تو دُنیا میں ذلیل اور چہرے مُسوَدًّا وَّهُوَ كَظِيمٌ ۝ کی تصویر اور روزِ قیامت سیدھے جہنّم میں جائیں گے اور یہ لوگ گُناہِ کبیرہ کے مُرتکب ہیں۔ کبیرہ گُناہ ساٹھ

ظ مُنہ کالا اور غصہ سے بھرا ہُوا۔ سورۃُ النحل ۵۸

Marfat.com

ہیں۔ اُن میں سے ایک درُود شریف نہ پڑھنا ہے۔

مسئلہ :۔ ثواب اور فضیلت جتنی بُلند تر اور کامل تر ہو تو اتنا ہی اُس کا انکار اور ترک قبیح اور مذمُوم تر ہوتا ہے اور اسی قدر صلوٰۃ وسلام کے مُنکرین اور تارکین کے لئے احادیثِ پاک میں قُباحت اور مُذمّت کے ساتھ ساتھ عتاب اور عذاب کی وعیدیں مذکور ہیں۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ ط

☆ بروائیت مولائے[1] کائنات علی مُرتضیٰ کرّمَ اللہُ تعالیٰ وجہَہُ الکریم ط

○ رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا۔ وُہ شخص جنّت میں نہ جائے گا۔ وُہ شخص جنّت میں نہ جائے گا۔ وُہ شخص جنّت میں نہ جائے گا۔ "سہ بار" صحابہ نے عرض کیا فِداہُ رُوحِی یَارَسُولَ اللہ "صلی اللہ علیک وسلم" کون؟ فرمایا وُہ جس کے سامنے میں ذِکر کیا گیا اور اُس نے درُود شریف نہ پڑھا۔

○ کُتُب تصنیف کرتے وقت نامِ اقدس پر درُود شریف نہ لکھنا اور نُحل سے کام لینا اور زُبان سے بھی نہ پڑھنا یا وعظ کرتے وقت، درسِ قرآن وحدیثِ پاک کے وقت یا تبلیغ احکاماتِ دین کے وقت درُود شریف نہ پڑھنا جنّت سے محرُومی کا سبب ہے۔ صاحبِ ایمان پر لازم ہے درُود شریف نہایت محبّت و اَدب سے پاکیزہ قلم، پاکیزہ خیال، پاکیزہ جسم سے لکھے۔ کاغذ، وقت کی بچّت کا خیال نہ رکھے سب کچھ تو حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا صدقہ ہے اور وَسوسۂ شیطانی اور خیالِ نفسانی سے بچے۔ یہ علاماتِ بدعات ۴، ۴، شیطان کی اختراعات ہیں۔

☆ بروائیت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

○ جس کے آگے میرا ذِکر کیا گیا اور اُس نے مجھ پر درُود شریف نہ پڑھا بلاشُبہ

---

[1] بمطابق حدیثِ پاک مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ط جس کا میں محبُوب ہُوں پس علی اُس کا محبُوب ہے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مولیٰ کا معنیٰ محبُوب یعنی آپ لاریب محبُوبِ کائنات ہیں اور کرّمَ اللہُ وجہَہٗ کا معنیٰ ہے کہ بمطابق اَلنَّظَرُ عَلٰی وَجْہِ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ ط سرکار کے چہرہ کو ربِّ کریم نے وُہ وجاہت عطا فرمائی ہے کہ آپ کے چہرہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔ یَااَللہ سُبْحَانَہٗ وُہ نُوری چہرہ دکھا۔ آمین بِرَحْمَتِکَ یَاارْحَمَ الرَّاحِمِیْن ط

Marfat.com

اُس نے جنّت کی راہ بھلا دی۔

★ جنّت کی راہ وُہی بھولے گا جو بمطابق آیتِ کریمہ فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَۃِ قُلُوْبُھُمْ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ط[1] کا مصداق ہو گا۔ جس کو ایمان کا نور نصیب نہ ہو گا۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ ط اِس سے بڑھ کر اور کیا بدنصیبی ہے ؎

جس دلِ بدنصیب سے رہ گئی یادِ مصطفٰے اُس کا بگڑ گیا نصیب اور وُہ اُجڑ کے رہ گیا

☆ بروایت قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔

○ جس نے میرا نام مُطَہّر سُنا اور دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے مجھ پر ظُلم کیا۔

ایذاء دینا بمطابق آیتِ کریمہ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ[2] وُہ عذاب کا مصداق اور مُستحق ہے چہ جائیکہ ظُلم اَعَاذَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی ط

☆ بروایت حضرت ابُوسعید خُدری رسُول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔

○ ایک مجلس بیٹھی اور پھر اُٹھ گئی اور اُس نے میرا ذِکر نہ کیا یعنی دُرُود شریف نہ پڑھا یا فضائل و کمالات یا معجزات بیان نہ کئے۔ وُہ ایسی ہے جیسے مُردار سے گندی مجلس میں بیٹھے اور یہ روزِ قیامت حسرت اور محرُومی کا باعث ہوں گی۔ ایسی مجالس نہایت قبیح، مبغُوض اور منحوس ہیں۔ مجلس میں کثرتِ اژدحام علامتِ قبُولیّت نہیں۔ مجلس کی قبُولیّت ذِکر، فِکر، مُراقبہ، عبادت، دُعا اور صلوٰۃ و سلام سے ہے۔ تارکینِ دُرُود و سلام اور مانعینِ صلوٰۃ و سلام کا کیا حال ہو گا وُہ تو جنّت کی ہوا کی بُو بھی نہ پاسکیں گے۔ مقبُولانِ بارگاہِ رسالت اور مُصلّینِ بارگاہِ نبوّت قدّس اللّٰہُ اَسْرَارَھُم کا تجربہ شُدہ ہے۔ ہمیشگی کے ساتھ دُرُود شریف پڑھنے والا۔ جان بُوجھ کر یا کبھی تساہُل یا کسی اور وجہ سے دُرُود شریف کا ناغہ کر دے تو وُہ خواب میں بھٹکتا پھرتا ہے اور منزل کا راستہ بھُولا ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک کی عملی تصویر خواب میں نظر آجاتی ہے۔

---

[1] پ۲۳ سورۃ الزُّمر آیتِ شریفہ ۲۲ اُس جیسا ہو جائے گا جو سنگ دل ہے تو خرابی ہے اُن کی۔ جن کے دل یادِ الٰہی کی طرف سے سخت ہو گئے۔

[2] پ۱۰ سورۃ التّوبہ آیتِ کریمہ ۶۱ اور جو رسُول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو ایذا دیتے ہیں اُن کیلئے دردناک عذاب ہے

Marfat.com

۱- **قولِ حکمت** : عقل جسمِ انسانی میں وزیرِ اعظم اور دل بادشاہ ہے۔

☆ جس عضو کا دماغ سے رابطہ ٹوٹ جاتے۔ اُس پر رعشہ طاری ہوجاتا ہے۔ تو اعضاء ہاتھ، سر، ٹانگوں میں لرزش آجاتی ہے تو وُہ کانپتے ہیں تو اُس کا اپنے آپ پر کنٹرول نہیں رہتا بعینہٖ تمام کائناتِ عالم میں ایمان کا منبع اور مرکز نبی طیّب المطیّب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ پاک ہے۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے قلبِ اقدس کی قوّتِ جاذبہ نے کائنات میں مؤمنین کے قلوب کو اپنی طرف کھینچ رکھا ہے اور نور کا فیضان اُن کے قلوب پر بارش کی طرح برستا ہے جب کسی بھی عالِم یا عابد کا تعلق قلبی یا رابطہ روحی لہٗ الفداء حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے قلبِ اطہر سے ٹوٹ جاتا ہے تو اُس کے علم وفہم اور عقیدہ میں لغزش آجاتی ہے۔ قلم میں لغزش، ہاتھ میں لغزش، پاؤں میں لغزش اور زبان میں لغزش واقع ہوتی ہے۔ نہ علم، علم رہتا ہے کہ نور سے خالی، نہ عمل عمل کہ اجر سے خالی، سب کچھ ضائع ہوجاتا ہے اور وُہ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ کے زُمرہ میں آجاتا ہے۔ (کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہوجائیں)
جس کا اُس کو شعور تک نہیں ہوتا اور جب وُہ وعظ کرتا ہے تو شانِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر تنقیص اور جب تصنیف کرتا ہے تو تنقید اور جب زبان کھولتا ہے تو توہین آمیز[1] کلمات نکالتا ہے اور پھر اس حالتِ کفر کے وقوع پذیر ہونے پر سمجھ نہیں پاتا کیونکہ اُس کی عقل پر اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ کی مُہر لگ چکی ہوتی ہے ؎

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی (سورۃ الحجرات ۲ اور تمہیں خبر تک نہ ہو) کیں راہ کہ تو میروی بترکستان است

مساجد میں پنجگانہ نماز اور آذان پر درود شریف پڑھنا تو درکنار۔ پڑھنے والوں کو منع کرنا۔ بحث ومباحثہ۔ لڑائی جھگڑا اور دنگا فساد کرنا اپنے ازلی، ابدی شقی ہونے کی دلیل فراہم کرنا ہے۔ وَاللّٰہِ مَا اَخْذَلَہُمْ وَمَا اَشْقٰی لَہُمْ ط ۶

[1] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ رفیعہ میں بے ادبانہ طرز، بے باکانہ لہجہ، گستاخانہ گفتگو، سوقیانہ انداز، ایمان سوز عمل مانند بے سروپا، پادِ ہوا، کی گندی سرانڈ سے تمہارے ایمان کا وضو ٹوٹ جائے گا، بزعمِ خویش خواہ تم نمازی ہو یا غازی، قائم اللیل ہو یا صائم النہار، عابد ہو یا عالم، مفسر ہو یا محدث، مبلغ ہو یا مصنف، امام ہو یا خطیب، تمہارے مزعومہ اعمال کا کھیت بے ادبی کی بادِ سموم اور گستاخی کی بادِ صرصر سے اُجڑ جائے گا۔ اور تمہیں پتہ تک نہ چلے گا اور روز قیامت یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرٰبًا کہتے ہوئے کفِ افسوس ملو گے۔ اَلْحَذَرُ اَلْحَذَرُ اَیُّہَا الْمَآءُ وَالْمَدَرُ ط ۱۲ منہ سلمہ ربہ سبحانہ وتعالیٰ ط

Marfat.com

۲- **نورِ حکمت** : تعظیم رسول " عَلَیْہِ اَلْفُ اَلْفِ صَلٰوۃٍ وَّاَلْفُ سَلَامٍ " "جزوِ ایمان" ہے۔

☆ عقل جسم کے اعضاء پر حکمران ہے۔ جو علم، فہم اور شعور کا مقر ہے۔ سینہ، اِلہام، اَلوان، ایمان اور انوار کا مَوطن ہے۔ بفحوائے اَلنُّوْرُ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَتَحَ ط نور جب سینہ میں آتا ہے تو کھلتا ہے۔ قلبِ صنوبری "مُضغہ"، قلبِ حقیقی کا آشیانہ ہے۔ جو عالمِ امر سے ہے۔ اِس کو حقیقت جامعہ بھی کہتے ہیں۔ قلبِ ایمان تعظیم توقیر اور محبّت کا مُستقر اور زبان اظہار کا آلہ ہے۔ مقلّبُ القلوب جَلَّ شَانُہٗ کا مقصود صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا سے عظمتِ رسول ہے۔ حضور کی ادا دین اور آپ کی تصدیق ایمان ہے اور تعظیم ایمان کا جزوِ اعظم ہے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَھُوَ الرَّفِیْقُ بِالتَّحْقِیْقِ ط

۳- **گلِ حکمت** :- اِتّباعِ تمام رسولِ انام عَلَیْہِ اَجْمَلُ الصَّلٰوۃِ وَاَکْمَلُ السَّلَامِ "کمال ایمان" ہے۔

☆ حضور نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ط کے قلبِ اطہر میں نور کا سمندر موجزن ہے۔ جس سے فوّارہ کی طرح نور کی شعاعیں اور لہریں ہر ایک مومن کے قلب میں پہنچ رہی ہیں اور ایمان اس رشتۂ قلبی سے قائم ہے۔ اِس گلستانِ نور کا ہر غنچہ و گل " مومن"، پُر نور اور ہر شگوفہ اور پودا رشکِ طور ہے۔ اشتیاقِ محبّت سے جب غنچہ کی آنکھ کھلتی ہے تو بلبلِ باغِ رسالت کی زبان دُرفشاں سے دُرود شریف کے انوار کے پھول کھلتے اور محبّت کے نغمے پھوٹتے ہیں ؎

سلامے یا رسولَ اللہ سلامے — فرستادم بدرگاہت پیامے
خدارا سوئے مشتاقان نگاہے — پیامے گر نباشد گاہے گاہے

۴- **آئینۂ حکمت** : گستاخیِ رسول "صَلَّی اللّٰھُمَّ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط صریح کفر ہے۔

☆ ذاتِ مصطفٰے عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِلٰی یَوْمِ التَّنَادِ ط سے عناد اور ذکرِ مصطفٰے " دُرود شریف" سے اِعراض اور اعتراض " اَلْاَمَانُ الْحَفِیْظُ"، اپنے دل کے آئینہ میں دیکھ۔ مارِ بدعقیدگی نے ڈس کر تیرا جانِ ایمان سے رشتہ کاٹ دیا ہے؟ تیری زبان زہر آلود عقل بے شعور اور دل اندھا ہے۔ توہینِ رسالت توہینِ اُلوہیت کو مستلزم ہے اور ادنیٰ بے ادبی رسولِ عربی صریح کفر ہے۔ "تف بر تو ہزار بار تف"۔

۷

علہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کی رُوح ہیں۔ ہر آن ہر زمان اور ہر مکان میں موجود "حاضر ناظر"، جس عضو میں رُوح نہ ہو وہ عضو معطّل، مفلوج اور بیکار مانند کفّار "مُردہ" ہے۔ وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ جسے اللہ نور نہ دے اُس کے لیئے نور نہیں۔ رُوحِ مصطفٰے کو کائناتِ عالم کی ہر شئ میں موجود جاننا پہچاننا اور

بقیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

○ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ ؛۔

★ مُعزز قارئین کرام! تارکین مُعاندین مُنکرین درُود وسلام پر زجر و توبیخ، عتاب عذاب کے چند ایک عبرت آموز واقعات تحریر کرتا ہُوں۔ عَافَانَا اللّٰہُ بِجَاہِ صَاحِبِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط

★ صُنعاء میں ایک قاریِ قُرآن جو اندھا، گُونگا اور بہرہ ہوگیا تھا۔ اُس کی آواز بہت اچھی تھی اور قُرآنِ پاک خُوش الحانی سے پڑھا کرتا تھا اُس نے ایک روز جان بُوجھ کر یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ (سورۃ الاحزاب ۵۶) کی بجائے عَلَی الْعَلِیِّ پڑھا تو اُسی وقت اُس کی یہ حالت ہوگئی۔ پہلے بالکل وُہ صحیح وسلامت تھا۔ "نُزہۃُ المجالس"

★ ایک شخص بزمانہ حضُور سیّدُ الکائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" نام مُبارک بے ادبی سے لیتا اور ازراہِ تمسخر مُنہ ٹیڑھا کر کے پڑھتا تھا۔ اَللّٰہ عَزِیْزٌ ذُوالْاِنْتِقَام کو اپنے محبوبِ پاک کی یہ بے ادبی اور گُستاخی پسند نہ آئی اور اُس کا مُنہ ٹیڑھا ہوگیا اور اِسی حالت میں مرگیا۔ یہ حقیقت ہے کہ گستاخانِ بارگاہِ حبیبِ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے چہرے آخری عُمر میں قبیح ہو جاتے ہیں۔ مرنے کے بعد اُن کے چہرے بھیانک ہو کر قابلِ نفرین بن جاتے ہیں ؎

چوں خُدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنہ پاکاں زند "مثنوی رومی"

★ ایک رئیسِ اعظم جو مؤطا امام مالک علیہ الرحمۃ مُستند کتاب مُستطاب حدیثِ پاک سے بڑی محبّت رکھتا تھا اُس نے ایک کاتب سے کہا مجھے مؤطا شریف کا ایک نُسخہ تحریر کر دے۔ اُس نے تحریر کر دیا لیکن جہاں حضُور نبیِّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کا اسمِ گرامی آتا وہاں وُہ خیانت کرتے ہُوئے درُود شریف نہ لکھتا۔ حالانکہ مؤطا شریف میں لکھا ہوتا جب اُس نے رئیس کو وُہ نُسخہ مُبارک پیش کیا اور انعام واِکرام لینا چاہا تو اچانک اُس کو کاتب کی خیانت کا پتہ چل گیا۔ اُس رئیس نے انعام کی بجائے اُسے دُھتکار کر نکال دیا اور وُہ کاتب کنگال ہوگیا اور لوگوں سے مانگتا پھرتا اور اسی طرح فاقوں کی

بقیہ حاشیہ

ماننا دل کے نُور سے ہے مومن کو دل کا نُور اور قُرب درُود شریف سے ملتا ہے۔ لیکن جو دل ہی حضُور نُور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حضُور بے نُور ہو۔ وُہ حضُور صلی اللہ علیہ وسلم سے بے خبر، بے نُور "اندھا" ہوگا اور شانِ مُصطفےٰ سے بے بہرہ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ "منہ نَوَّرَ اللّٰہُ قَلْبَہٗ بِنُوْرِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط

Marfat.com

حالت میں مرگیا۔ مَاتَ هُوَ اَقْبَحُ مَوْتِهٖ اور نہایت قبیح موت مرا۔

☆ فقیر غفرلہٗ نے اپنے زمانہ میں کئی ایک ایسے علماءِ سُوء سُنے اور دیکھے ہیں۔ جو حضور نورِ مجسم شفیعِ معظم فخرِ آدم و بنی آدم احمدِ مجتبےٰ محمدِ مصطفےٰ علیہ افضل التحیۃ واطیب الثناء کی شانِ پاک میں اختلافی مسائل چھیڑ کر گستاخیاں بے باکیاں کیا کرتے وہ نہایت بُری موت مرے ایک شخص سرورِ کونین نبی الحرمین "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ پاک میں ایسے الفاظ کہتا جو یارسول اللہ کہے اُس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور وہ کافر ہے۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہ ط لوگوں نے دیکھا کہ وہ آخری عمر میں پاگل ہوگیا اور گندگی کھاتا پھرتا تھا اِسی حالت میں گستاخیوں کی سزا پا کر مرگیا۔ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالیٰ کو اپنے محبوب رسول "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ادنیٰ سی توہین بھی گوارا نہیں۔

☆ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں درود شریف کا ترک تو درکنار، مانعین اور منکرین کا کیا حال ہوگا اور گستاخیاں؟ " اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ ط کیا وہ اِن وعیدات کے حامل نہ بنیں گے؟ اَللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ کے غضب اور قہر سے بچ جائیں گے؟ اِنسان کا چہرہ اُس کے دِل کا آئینہ ہوتا ہے۔ جب دِل بُغض اور عداوت کے غلّ سے بھرا ہو اور حُبِّ حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم سے یکسر خالی ہو تو کیا اُن کے چہرے اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۚ (سورۃ آل عمران ۱۰۶) کی تصویر نہ ہونگے؟ ؎

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض و جود ہی سر بسر
ارے کھائے تجھ کو تپِ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

اُن کے دِل "فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ"[1] علم سے بھرے ہوئے ہیں۔ اِن دِلوں کا علاج تو توبہ اور درود شریف تھا۔ جس کے وہ منکر ہوگئے۔

☆ ایک شخص جب بھی محبوب ربِّ العٰلمین جَلَّ وَعَلٰی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ پاک، ذکرِ پاک سُنتا تو درود شریف میں بُخل سے کام لیتا اور کنارہ کشی کرتا اور دوسروں کو بھی روکتا ٹوکتا تھا اُس کی سزا اُس کو یہ ملی کہ اُس کی زبان بند ہوگئی اور وہ اشارہ سے بات بھی نہیں کر

[1] پ۱ سورۃ البقرہ آیتِ کریمہ ۱۰ اُن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے اور اُن کے طرزِ عمل سے اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ مرض کو اور زیادہ کرتا ہے۔ منافق کا مقام، جہنم کی سب سے نچلی گھاٹی ہوگا۔ منافق کی ایک قسم صُلح کُلی ہے جو تمام دینی تبلیغی اور اعتقادی اُمور میں فساد کی جڑ ہے اور تقیۃ نفاق کی تصویر کا عکسی رُخ ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ

Marfat.com

سکتا تھا "پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا" اور اسی حالت میں جہنّم رسید ہوگیا۔

☆ ایک کاتب جب حدیثِ پاک کی کتابت کرتا قصدًا دُرود شریف لکھنا چھوڑ دیتا۔ کاغذ یا وقت کی بچت کرتا۔ اس کے ہاتھ میں آکلہ" پھوڑا" نکل آیا۔ اور اُسی کے درد سے تڑپتا ہُوا مر گیا اور دوسروں کے لیئے عبرت بن گیا۔

☆ ایک مُنشی بوقتِ کتابت نام اقدس پر دُرود شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بجائے علاماتِ مُہملہ لکھ دیتا جو کہ شِعار نجدیّہ، نُدوِیّہ ہے۔ اُس کو دُنیا میں سزا یہ ملی کہ اُس کا ہاتھ کٹ گیا اور قیامت کی سزا تو وُہ قہّار و جبّار ہی جانتا ہے کہ اُسے کیا ملے گی یا کیا مِل رہی ہے۔ اَللّٰہ ربُّ العزّت محفُوظ فرمائے۔ "شفاءُ السّقام فِی زیارۃِ خیرِ الانام"

☆ ایک شخص کا انتقال ہوگیا اُس کی قبر کھودی گئی تو ایک کالا سانپ نکلا۔ لوگوں نے گھبراہٹ میں قبر بند کر دی۔ دوسری جگہ کھودی تو وُہی کالا سانپ موجُود تھا اِسی طرح ہوتا رہا۔ آخر کار سانپ نے زُبانِ حال سے کہا تم جہاں کہیں بھی قبر کھودو گے مَیں وہاں موجُود ہوں گا کیونکہ یہ سرکارِ مدینہ، سُرورِ سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسمِ گرامی سُنتا تو دُرود شریف پڑھنے سے بُخل کرتا تھا۔ اِس کے بُخل کا مَیں عالمِ برزخ میں شکلاً سانپ ہُوں۔ "شفاءُ القلوب"

"هٰذَا" بِتِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ[س]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ

○ تنبیہ:۔ "صحیح احادیثِ مُبارکہ سے" نبیِّ کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ ہمایوں پر تحریرًا، تقریرًا دُرود شریف لکھنا اور پڑھنا مومن پر لازمی الامر ہے۔ بُخل۔ کنجوسی۔ کینہ کی وجہ سے وقت، کاغذ کی بچت، دُرود شریف کی بجائے مُہمل اشارات پر اکتفا کرنا خوارج کا طریق کار ہے۔ سب سے پہلے اِس کی ابتداء بنو اُمیّہ کے زمانہ میں ہُوئی۔ نجدیّہ نے اُسے اپنایا اور وہابیّہ نے پروان چڑھایا تاحال اُن کی یہ بھونڈی روش اُن کی تصانیف سے ظاہر ہے اور تاویلاتِ فاسِدہ کا سِدہ میں اُلجھ کر اب تک جاری رکھے ہُوئے ہیں یہ علامات، بدعتِ سیئہ ہیں۔ لطیف، پاکیزہ ذہن کے لیئے مکرُوہ

[س] یہ اشخاص نو تھے جو زمین میں فساد کرتے اور اصلاح نہ چاہتے۔ سورۃ النمل ۴۸

Marfat.com

محرمہ کی حد تک قابلِ نفرین ہیں۔ درُود شریف جو ایک نہایت پاکیزہ اور جامع دُعائیہ کلمہ ہے اور وُہ زُبان اور دہن مُبارک ہے۔ جس سے درُود شریف نکلتا ہے۔ اُس کی پاکیزگی اَور طہارت کے کیا کہنے جن کو ملائکہ اپنے نوُری پروں سے مَس کرتے سُونگھتے اَور خُوش ہو ہو کر چُومتے ہیں یہ مومن کا محبّت سے حقِّ غُلامی اَدا کرنے کا ایک اعلیٰ ترین طریقہ ہے۔ ایسے مُبارک اور پاکیزہ کلماتِ دُعائیہ کو مُہمل اور بے معنیٰ الفاظ سے بدلنا مومن کی شان سے بعید ہے اور یہ کاہلوں اور جاہلوں کا طریقِ کار ہے اَور مومن کی شان کے لائق نہیں کہ ربِّ کریم کے وظیفہ کو لایعنی نشان سے بدل دے۔ "وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی" سورۃ طٰہٰ ۴۷

☆ علامہ جلال الدین سیُوطی شافعی علیہ رحمۃ ربّی فرماتے ہیں۔

○ سب سے پہلے جس شخص نے درُودِ پاک کو کلمۂ مُہملہ میں لکھا تھا۔ اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا قانونِ قدرت بھی یہی تھا۔ کیوں نہ ہو جو چور مال کی چوری کرتا ہے اُس کے متعلّق حکم خالقِ کائنات یہ ہے فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَهُمَا پس کاٹ دو اُن کے ہاتھ۔ اس بدنصیب سورۃ مائدۃ ۳۸ نے مال تو نہیں مال سے گراں بہا چیز، عظمتِ مُصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" کی چوری کرنے کی سعی کی دُنیا میں تو اُس کا ہاتھ بطور سزا کٹا اور قیامت کی سزا اس پر مُستزاد، حالانکہ عند اللہ مال کی چوری سے عظمتِ مُصطفٰے، شانِ مُرتضٰے، کمالِ مُجتبٰے "صلی اللہ علیہ وسلم"، کی چوری کی سزا بہت زیادہ اور سخت ہے۔ قَطَعَ ذُرِّیَّتَهٗ وَلَمْ یَبْقَ مِنْهُمْ اَحَدًا اُس کی نسل ہی مُنقطع ہو گئی۔

☆ امام محیُ الدین علیہ الرحمۃ کتاب الاذکار میں فرماتے ہیں۔

یُکْرَهُ الرَّمْزُ بِالصَّلٰوۃِ وَالتَّرْقِیْمُ بِالْکِتَابَۃِ بَلْ یَکْتُبُ بِکَمَالِهٖ وَلَا یَسْأَمُ مِنْهُ اِلَّا حَرَمَ خَطًّا عَظِیْمًا ط	درُود شریف کو اشارہ کنایہ سے لکھنا مکرُوہ تحریمہ ہے بلکہ پُورا درُود شریف لکھے۔ کلمۂ مُہمل سے درُود شریف لکھنا حرام، گُناہِ عظیم ہے ؎

"گر حفظِ مراتب نہ کُنی زندیقی"

○ "اَلدِّیْنُ کُلُّهٗ اَدَبٌ" کے تحت اِس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ مثلاً اسمِ گرامی محمدؐ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر عزّ وجلّ نہ لکھا جائے۔ لاریب حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" بارگاہِ صمدیّت میں عزیز بھی ہیں اور جلیل بھی لیکن یہ وصف اَللّٰہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کے اسمائے حُسنیٰ کے لئے

؎ لباس راہبری میں راہزن۔

Marfat.com

خاص ہے۔ عَزَّوَجَلَّ ، جَلَّ مَجْدُہٗ ، ربُّ العزّت ، جَلَّ وَعَلَا ، تعالےٰ ، تبارک ، سُبحانہٗ عَزَّاسْمُہٗ لکھا جائے گا۔ جب بھی اسمِ پاک لکھے یا پڑھے تو لازمی طور پر مُبارک القاب لکھے اور یہ آدابِ محبّت سے ہے۔ اور صرف رب یا اَللّٰہ لکھنا ادباً منع ہے۔

قُرآنِ پاک : پ۹ سورۃُ الاعراف آیتِ کریمہ ۱۸۰

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ص	اور اَللّٰہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام تو اُسے اُن سے پُکارو۔

○ معبودِ حقیقی تو ایک ہے اور اُس کے اسماءِ مُبارک بہت اور وُہ سب توقیفی ہیں۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" سے سُنے ہُوئے اُن کے علاوہ کسی اور نام سے پُکارنا منع ہے۔ اَللّٰہ سُبحانہٗ کو اَللّٰہ میاں کہنا یا لکھنا بالکل ہی خلافِ شریعتِ مُطہّرہ ہے اور یہ جُہلاء کا طریق ہے اور بعض عُلماء دورِ حاضر نے اَللّٰہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کو اَللّٰہ صاحب لکھا ہے یہ لکھنا ممنُوع اور معیُوب ہے۔ ایسی مُروّجہ اور قبیحہ عادات سے مُصنّفین کو بچنا چاہیئے۔

☆ حُضورِ دانائے سُبُل فخرِ رُسُل مولائے کُل محمّدِ مُصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" کے اسماءِ گرامی پر "صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ، عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ ، عَلَیْہِ اَطْیَبُ الصَّلٰوۃِ وَاَحْسَنُ السَّلَامِ" کے مُبارک القاب جو شایانِ شان ہیں لکھے اور شانِ اطہر سے گرے ہُوئے الفاظ ، القاب ہرگز ہرگز نہ لکھے آنجناب آنحضُور ، آنحضرت ، آنسرور کے الفاظ سے توہین کی بُو آتی ہے۔ اور یہ الفاظ شانِ نبُوّت کے لائق نہیں۔ فی زمانہ اِن کا بہت رواج بڑھ گیا ہے۔ احتراز کرنا چاہیئے۔ بچنا اَولیٰ ہے اور جُملہ انبیاء و مُرسلین کے لیئے عَلَیْہِ السَّلَامُ ، سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْہِ لکھے مثلاً سیّدنا اَبُوالبشر آدم عَلَیْہِ السَّلَام لکھا جائے "صلی اللہ علیہ وسلم" نہ لکھا جائے۔ یا یُوں لکھا جائے اَبُوالانبیاء سیّدنا ابراہیم خلیلُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اور تمام انبیاء کے لیئے عَلَیْہِمُ

علہ اَللّٰہ تعالیٰ جوّاد ہے کو سخی نہ لکھے۔ عاشق معلّم۔ اسمِ پاک "خُدا" کی وجہ جواز یہ کہ برصغیر میں یہ نام اکثر اَولیاء کاملین ، عُلماءِ ربّانیّین نے اپنی اپنی تصنیفات میں استعمال کیا ہے اِس کے سوا کوئی اور دلیل نہ پائی۔ یہ مُستعمل لفظ فارسی ہے۔ چھوڑ دو اُن ناموں کو جو قیاسی وضعی اور بے معنی اور حُسنِ اَدب کے خِلاف ہوں۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

السَّلَام کا لفظ ہوگا۔ جو قرآنِ پاک وَسَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۵ سے ثابت ہے اور صَلٰوۃ کا لفظ بغیر وسیلہ جلیلہ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے نہ لکھا جائے۔ اِسی طرح ملائکۂ مُقرّبین اور ، ملائکۂ رُسل کے لیئے بھی عَلَیْہِ السَّلَام لکھا جائے۔

علاماتِ مکروہ :۔ اَللّٰہ تعالیٰ کی بجائے تعم اور جَلَّ شَانُہٗ کی بجائے ج لکھنا منع ہے۔ درُود شریف صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی بجائے ص ، م ، صلعم ، صلے اور عَلَیْہِ السَّلَام کی بجائے ع ، عم اور رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بجائے رض اور کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہٗ کی بجائے ک اور رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی بجائے رح لکھنا ناجائز ہے۔ " وَقِسْ عَلٰی ھٰذَا

وَکَذَا اِسْمُ رَسُوْلِہٖ بِاَنْ یُّکْتَبَ عَقِبَہٗ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَدْ جَرَتْ عَادَۃُ الْخَلَفِ کَالسَّلَفِ وَلَا یَخْتَصِرُ کِتَابَتَہَا نَحْوَ صلعم ، ع فَاِنَّہٗ عَادَۃُ الْمَحْرُوْمِیْنَ ط	رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ پاک پر پورا صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا طریقہ خلف تا سلف صالحین ہے اور علاماتِ صلعم ۔ م ۔ ع لکھنا عادت محرُومیوں کی ہے۔

" فتاویٰ حدیثیہ لِاَمام زین العابدین عراقی علیہ الرحمۃ الباقی "

☆ صحابہ عظام ، اَزواجِ مطہرات ، اہلِ بیت اطہار کے لیئے عَلَیْہِ السَّلَام نہ لکھا جائے بلکہ اُن سب کے لیئے قرآنی آیتِ کریمہ سے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قطعیت کے ساتھ مُختص[1] ہے۔ اور تابعین اور اَولیاءِ مُقرّبین کے لیئے جواز کی دلیل کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لکھنا جائز ہے اور نہ لکھنا بوجہ امتیاز افضل واَولیٰ ہے۔ جُملہ اَولیاء ربِّ کریم کی رضا کی راہ میں ہیں اور صحابہ کبار رضا کے مقام پر پہنچے ہُوئے۔ " رضا اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی بندہ کے حق میں کرامت ، رحمت ، فضل و کرم اور ارادۂ ہدائیت و ثواب ہے اور بندہ کی رضا کا مطلب یہ ہے کہ رضا دوسرا نام ہے اَطاعتِ کاملہ اور اتّباع تام کا اور یہ احوال سے ہے۔ مقامِ رضا پر صحابہ کرام کو

---

[1] آئمۂ فُقہاء ، مشائخ فُقراء سلسلہ ہائے عالیہ برگزیدہ صوفیہ شَرَّفَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی بِاَسْرَارِہِ الْقُدْسِیَّہ پر لفظ تَرْضٰی بِالاجماع بِلا نزاع وبِلا اختلاف مندوب مرغوب اور محبوب ہے۔ " باستدلال اشارۃُ النّص " وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ " قَالَ النَّوَوِیْ فِی الْاَذْکَارِ ج " رضاءِ الٰہی کے راہِ حصُول میں ہی وصُول ہے۔ العبد سورۃ التوبہ ۱۰۰

☆ ربُّ العزّت نے اپنی رضا کا تاجِ زرّین اُن کے سروں پر سجایا۔ جنہوں نے اپنے رب کو راضی کرلیا۔ اور وہ بھی اپنے رب پر راضی ہوگئے۔ رضا سرِ سر وَہبی ہے نہ کہ از قسم مکاسب اس مقام رضا سے اوپر کوئی مقام نہیں۔ جو جذبہ سُلوک کے مقامات کی انتہا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ اِن سروں پر رضا کا تاج کتنا سجتا ہے ۱۲ منہ غفرلہٗ

Marfat.com

فائز المرام کر دیا گیا۔ ولائیت کے سارے مدارج صحابہ کرام پر ختم ہو گئے جیسے نبوت و رسالت محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوئی۔ یہ مرتبۂ رضا کتنا عظیم عطیۂ خداوندی ہے۔

☆ سیدنا علی مرتضٰے، حسنین کریمین کے لیئے علیہ السلام لکھنا یا کہنا منع ہے اور یہ شعائر رافضیہ ہے اس سے بچنا اولیٰ و افضل ہے۔ اگرچہ معنیً اس کا اطلاق السلام علیکم کی مانند صحیح ہے۔ اولیاء عظام۔ علماء کرام آئمہ دین سلف تا خلف اور مومنین متقین کے لئے قدس سرہ العزیز، رحمۃ اللہ علیہ، علیہ الرحمۃ، نور اللہ مرقدہ، طاب اللہ ثراہ، اعطر اللہ تربتہ کے القاب لکھے جائیں۔ اکثر جہلاء کا طبقہ اپنا نام لکھتے وقت مثلاً محمدؐ علیؑ لکھتے ہیں۔ یہ علامات نہیں لکھنی چاہیئں اور نہ یہ نام لیتے وقت درود شریف پڑھا جائے۔ ہاں نام لیتے وقت ادب ضروری ہے۔ ٹیڑھے میڑھے توڑ موڑ کر نام سے نہ پکارے اور نہ لکھے۔ مثلاً محمد شفیع کو م ش نہیں لکھنا چاہیئے۔ انگریزی میں M یا MOHD نہ لکھے بلکہ پورے سپیلنگ کے ساتھ MOHAMMAD لکھے نام کے اثرات سے شخصیت متاثر ہوتی ہے۔ لہٰذا سب سے افضل نام اللہ رب العزت اور نبی پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نام مبارک ہیں۔ محمد عبداللہ، محمد عبدالکریم، محمد عنایت اللہ، محمد عبدالرحمٰن نام رکھے نہ کہ دشمنان اسلام کے نام رکھے مثلاً پرویز، یزید۔ عام مومنین کے انتقال کے بعد مرحوم، مغفور کے الفاظ لکھنے جائز ہیں۔

تحقیق الفاظ :۔ عبد، غلام، ولد "یہ تینوں عربی الفاظ ہیں مؤلف"

○ عبدالرسول[1] عبدالمصطفٰے یہ نام غلام رسول، غلام مصطفٰے کے معنوں میں ہوں گے۔ اگر غلام کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو اللہ کے اسم پاک کی عظمت اور عربیت کاملہ کی وجہ سے معنیً بندہ ہوگا نہ کہ نوکر۔ لہٰذا غلام اللہ بھی نام جائز ہے بمعنی عبداللہ اور اگر یہاں معنیً نوکر اللہ کا لیا جائے تو شان عظمت خداوندی کے خلاف ہے۔ اگر غلام کی نسبت

[1] عظمت کبریا اور عزت مصطفٰے عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم "خالق اور مخلوق" کا خاص خیال رکھا جائے تاکہ شائبہ شرک کا خطرہ نہ رہے۔ اس معنیٰ میں اگر غلام اللہ نام جائز ہے تو عبدالمصطفٰے کیوں جائز نہیں؟ یہاں معنیٰ غلام مصطفٰے ہوگا۔ عبدالنبی عبدالعلی عبدالمطلب، عبدالرسول یہ افضل ترین نام ہیں کہ مظہر جمال مصطفوی" صلی اللہ علیہ وسلم" ہیں۔ عبدالمصطفٰے محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی

Marfat.com

مخلوق کی طرف ہو تو معنیٰ نوکر اور غلام اور بیٹا بھی۔

قرآنِ پاک : پ ۱۶ سورۃ مریم آیتِ کریمہ ۱۹ - ۷

قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ○ | بولا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں۔

① یہاں ہر دو مقام پر غلام کا معنیٰ بیٹا ہے لیکن اگر غلام کی نسبت اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف ہو مثلاً غلامُ اللہ تو معنیٰ بیٹا نہیں ہوگا یہ کفر اور شرک ہے بلکہ اللہ کا بندہ مراد ہوگا۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط پ ۲۴ سورۃ الزمر ۵۳ | تم فرماؤ اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔ اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو

② ان آیاتِ کریمہ میں ربِّ کریم نے اپنے رسولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کو حکم دیا کہ آپ اپنے غلاموں سے فرما دیں۔ اے میرے بندو!

یٰعِبَادِیْ کہہ کے ہم کو شہ نے اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا

احادیثِ مبارکہ میں مولیٰ، غلام کے معنیٰ میں بھی مستعمل ہے مثلاً سالم مولیٰ ابی حذیفہ، ابو رافع مولیٰ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اور بھی کئی ایک معانی ہیں۔ محبوب، مالک، قریب گہرا دوست۔ مددگار۔ سردار۔ بادشاہ۔ خداوند تعالیٰ۔ آزاد کردہ غلام وغیرہ ؎

من کیستم کہ با تو دمِ دوستی زنم چندیں سگانِ کوئے تو یک کمتریں منم

☆ حقیقت میں عبداللہ، وہ ہے جو عبدالمصطفےٰ ہے جو عبدالمصطفےٰ نہیں وہ عبدالطاغوت ہے مولائے کائنات علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ کا قول ہے [1]

اَحْسَنُ قَوْلُ الْمُرْتَضٰى فِيْ اَحْمَدَ صلی اللہ علیہ وسلم اِنِّيْ لَعَبْدٌ مِّنْ عَبِيْدِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

گفتم چہ گوئی ؟ گفتا جان و دل
بگفتم چہ خواہی ؟ بگفتا غلامے

---

[1] کتنی اچھی بات سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے شانِ احمد "صلی اللہ علیہ وسلم" میں فرمائی کہ میں محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" کے غلاموں سے ایک غلام ہوں۔ یہ فقیر اضعف العبید عرض کناں ہے ؎

تابِ وصلت کارِ پاکاں من ازیشاں نیستم چوں سگانم جائے دہ در سایۂ دیوارِ خویش

Marfat.com

تیرا کرم کہ آپ ہی میرے دِل میں بَس گئے مُجھ کو تو جُستجُو تھی تیرا نقشِ پا ملے

☆ سیّدنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ وَرَسُولُہٗ عَنْہُ فرماتے ہیں۔ "صحیحین مُسلم و بُخاری شریف"

○ ایک سَفر میں رسُولِ اعظم "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کے ساتھ تھا تو مَیں کُنْتُ عَبْدَہٗ وَخَادِمَہٗ ط آپ کا غُلام اَور نوکر تھا۔ یہاں عَبْد سے مُراد غُلام اور خادِم ہے [1]

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّۃً مِّنْہُ بِتَسْمِیَتِیْ مُحَمَّدًا وَّھُوَ اَوْفَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

"القصیدۃ البُردہ شریف" امام مُحمّد بُوصیری علیہ الرّحمۃ

[1] بے شک اپنا نام مُحمّد رکھے جانے کی بدولت حضُورِ پاک "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" سے میرے لیئے ایک عہدِ شفاعت ہے اور آپ "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" تو ساری مخلُوق سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والے ہیں۔

☆ بروایت سیّدنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ وَرَسُولُہٗ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط اِنَّہٗ اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نَادٰی مُنَادٍ اَلَا لِیَقُمْ مَنِ اسْمُہٗ مُحَمَّدٌ اَوْ اَحْمَدُ "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" وَلْیَدْخُلِ الْجَنَّۃَ کَرَامَۃً لِمُحَمَّدٍ "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کَمَا نَصَّ عَلَیْہِ الْاَئِمَّۃُ بِالتَّصْرِیْحِ ط

روزِ قیامت مُنادی ندا کرے گا۔ خبردار! جس کا نام مُحمّد یا احمد "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" ہے وُہ کھڑا ہو جائے اور جنّت میں داخل ہو جائے اور یہ اعزازًا و کرامۃً باسمِ پاک مُحمّد "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" ہے۔

☆ ایک روائیت میں فرمایا۔ اَللہ تعالیٰ نے ایسے فرشتے پیدا فرمائے ہیں۔ جو تمام رُوئے زمین پر پھر کر اُس گھر کی زیارت کرتے ہیں جس میں کوئی مُحمّد یا احمد نامی شخص ہوتا ہے۔ نیز حدیثِ قدسی میں فرمایا۔

اِسْتَحْیِیْ اَنْ اُعَذِّبَ النَّارَ مَنِ اسْمُہٗ اِسْمُ حَبِیْبِیْ ط صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "

اَللہ حیا کرتا ہے کہ جہنّم کا اُسے عذاب دے جس کا نام میرے حبیب کے نام پر ہو۔

○ مطلب یہ کہ جس طرح اُس کا مُسمّٰی حق تعالیٰ کو محبُوب ہے۔ اِسی طرح یہ اسم بھی بہُت پیارا ہے۔ یہاں تک کہ واسطے اکرامِ صورتِ مُحمّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے داخل نہیں کرے گا جہنّم میں مگر اُن کے تن کو مَسخ کر کے ؎

اندریں اُمّت نباشد مَسخِ تن لیک مَسخِ دل بوَد اے ذُوالفطَن

اِنَّ اللہَ تَعَالٰی وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنِ اسْمُہٗ مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "

یقیناً اَللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے بخشش اور رحمت کرتے ہیں اُس کے لیئے جس کا نام مُحمّد، احمد صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ہے

اسمِ مُحمّد، حمد سے مُشتق ہے اَللہ ربُّ العرش محمُود ہے۔ تورات میں اسمِ پاک مُحمّد اور انجیل میں احمد ہے۔ "صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ" ط

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

☆ ابنِ عساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت حفص بن عبدُ اللہ علیہما الرحمۃ سے روائیت کی ہے۔ حافظُ الحدیث ابُو زرعہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اُنکی موت کے بعد مَیں نے اُنہیں خواب میں دیکھا کہ وُہ آسمانِ دُنیا میں فرشتوں کی امامت کرا رہے ہیں۔ مَیں نے پُوچھا آپ نے یہ مرتبہ کیسے پایا تو اُنھوں نے

بقیہ حاشیہ

اُمت حمادُون، جھنڈا، لواءُ الحمد اور مقامِ شفاعت مقامِ محمُود ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ حَمْدًا کَثِیْرًا ط

☆ یہ اسمِ محمدؐ "صلی اللہ علیہ وسلم" ایسا کریم و شریف ہے کہ اشرف اسماءِ حضور سے ہے اور تمام اَسماء سے خاصُ الخاص ہے۔ اِس نام کا آج تک کوئی نہیں ہُوا اور جنّت میں سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام کو اُن کے اکرام کے لیئے ابُو محمدؐ کنیت سے پُکارا جائے گا۔ یہ اُن کے لیئے بہت بڑی عظمت کا مُشعر ہو گا۔

☆ اس فقیرِ پُرتقصیر کا نام محمدؐ عنایتُ اللہ ہے۔ اسمِ اَللّٰہ، غفورٌ رحیم کا اور اسمِ محمدؐ رؤفٌ رحیم کا جل وعز صلی اللہ علیہ وسلم اور درمیان میں یہ بندہ عاصی۔ بِفضلہٖ تعالےٰ اُمیدِ واثق ہے کہ اِن اَسماءِ مُبارکہ کی برکت سے اَللّٰہ سُبحانہٗ وتعالےٰ ہر مشکل منزل نزع، قبر، حشر، میزان، پُلصراط میں فضل فرمائے گا اور اِن اَسماءِ پاک کے انوار مُمد و مُعاوِن ہوں گے۔ میرے پاس تو یہ ہمنامی اسماءِ پاک ہی سرمایۂ نجات ہے اور کوئی عمل نہیں اس پُر شکر پروردگار کرتا ہُوں کہ میرے لئے یہی کافی وافی شافی رہے ؎

تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر ہستیم میانِ دو کریم

اک غفورٌ رحیم تے اک رؤفٌ رحیم منگتا ہیں اک سخی دربار نے دو
میری کشتی نوں موج دا ڈر کی اے میری کشتی دے کھیون ہار نے دو

☆ صلوٰۃ کا لفظ بغیر سلام اور اسی طرح سلام کا لفظ بغیر صلوٰۃ کے لکھنا۔ پڑھنا مکروہ تحریمہ اور ناجائز ہے ایک مُحدِّث حدیث لکھتا اور آپ کے اسمِ مُبارک پر صرف صلوٰۃُ اللہِ علیہ لکھا کرتا تو ایک بار خواب میں اُس نے نبیِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت کی تو آپ نے اُسے جھڑکا اور فرمایا تو پُورا دُرود شریف کیوں نہیں لکھتا اور تو چالیس نیکیوں سے کیوں محرُوم ہوتا ہے۔ "جذب القلوب الی دیار المحبوب"

☆ پُورا دُرود شریف "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" ہے۔ نہ کہے صلی اللہ علیہ اور نہ کہے صرف علیہ السلام ط، یہ حکمِ مُقتضائے ظاہر آیتِ کریمہ صلوا علیہ وسلموا تسلیما کے ہے۔ کیونکہ اَللّٰہ سُبحانہٗ نے صلوٰۃ و سلام دونوں کا امر فرمایا ہے۔ دُرود شریف "صلی اللہ علیہ وسلم" کے کلمہ مُبارکہ لکھنے کی بجائے مُہمل نشان لکھنا تخفیف ہی نہیں تنقیصِ شانِ نبوّت بھی ہے اور اپنے قلبی غلّ کا مُظاہرہ جو کہ ایک مومن کی شان کے لائق نہیں۔
"ھٰکَذَا فِی الطَّحطاوی ط" اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ

Marfat.com

فرمایا میں نے اپنے ہاتھ سے کئی لاکھ احادیثِ مبارکہ لکھیں ہیں اور ہر حدیثِ پاک کے بیان میں عَنِ النَّبِیِّ ﷺ لکھا کرتا تھا۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے مجھے درود شریف لکھنے کی برکت سے یہ شرف عطا فرمایا[1]

" شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور "

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاہُ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

۸

[1] حضرت سفیان بن عیینہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیثِ پاک لکھتا جب وہ مر گیا تو میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ نوری سبز حلہ پہنے بیٹھا ہے میں نے کہا یار تم میرے دوست ہو سو یہ کیا ہے؟ فرمایا جب بھی اسمِ نبی " ﷺ " آتا تو میں درود شریف باتمید ثواب پورے کا پورے لکھا کرتا یہ خلعتِ بہشتی مجھے اسی کے عوض ربِ کریم سے عطا ہوئی ہے۔ "یہ سعادت مؤلف دلائل الخیرات کے والد سلیمان الجزولی علیہ الرحمۃ کو بھی نصیب ہوئی"۔

☆ نیز فرمایا کہ ایک خوشنویس جو ہمیشہ کتابت کا کام باوضو کرتا۔ اس کے پاس ایک بیاض تھی۔ جس پر وہ لکھنے سے پہلے روزانہ درود شریف لکھتا اور پھر کتابت شروع کرتا۔ مرض الموت میں خوفِ خدا سے سخت گھبرا گیا اور کہنے لگا۔ عملِ صالح تو کوئی ہے ہی نہیں دیکھئے میرے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا ظہور ہوتا ہے۔ اس کی اس حالتِ بے چینی میں ایک مجذوب غیب سے ظاہر ہوئے اور کہنے لگے تو کیوں گھبراتا ہے؟ تجھے مبارک ہو کہ تیری وہ بیاض درود شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ رحمت میں پیش ہے اور اس پر صاد بن رہے ہیں۔

☆ علامہ احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ "مواہب اللدنیہ علی شمائل المحمدیہ" میں تصریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

○ اصالۃً صلوٰۃ وسلام حضور " ﷺ " کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں ہاں بالتبع آپ کے وسیلہ جلیلہ سے جملہ انبیاء، رسل، ملائکہ، اہلبیتِ اطہار۔ صحابہ کرام ازواج مطہرات علماء اور جمیع المؤمنین والمؤمنات غرضیکہ ہر امتی کے لئے جائز ہے۔ مثلاً

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُوْرِ عَرْشِہٖ وَشَفِیْعِ خَلْقِہٖ وَزِیْنَۃِ فَرْشِہٖ وَمَظْہَرِ لُطْفِہٖ وَقَاسِمِ
رِزْقِہٖ سَیِّدِنَا وَشَفِیْعِنَا وَحَبِیْبِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ
وَعِتْرَتِہٖ وَاَصْھَارِہٖ وَمُھَاجِرِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَمِلَّتِہٖ وَاُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

Marfat.com

باب ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چالیس۴۰ احادیثِ مُبارکہ

فِیْ فَضْلِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

○ احادیثِ مُبارکہ میں سیّدُ الکائنات اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَکْمَلُ التَّسْلِیْمَاتِ پر صَلٰوۃُ وسَلام کے فضائل و فوائد لَا یُعَدُّ وَلَا یُحْصٰی (لاتعداد بے حد و بے حساب) "اَن گنت" مذکور ہیں اور دُرُود شریف پڑھنے والوں کی مَدح و توصیف کے ساتھ وعدہ پر اجرِ عظیم کی بشارت اور تارکین، مانعین کے لیے عتاب عذابِ الیم کی وعیدیں مندرج ہیں۔ یہ مُنتخبہ چالیس۴۰ احادیثِ مُبارکہ تحریر کرتا ہُوں اور اُمّتِ مُسلمہ کے لیئے ربِ کریم سے رسُولِ کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم پر دُرُود و سلام بھیجنے کی ہدایت و توفیق مانگتا ہُوں تاکہ اَللّٰہ جَلَّ مَجْدُہُ الکَرِیْم دُرُود شریف کے انوار سے ہمیں بھی ایمان افروزی اور اطمینان قلبی کا شمہ عطا فرمائے آمین بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ "وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ ط"

☆ **حدیثِ پاک** : بروایت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَآءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالْبُشْرٰی تُرٰی فِیْ وَجْہِہٖ فَقَالَ اَنَّہٗ جَآءَنِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقَالَ لِیْ اَمَا تَرْضٰی یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا یُصَلِّیْ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَّلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْہِ

فرمایا بے شک رسُول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تشریف لائے ایک دن آپ کے چہرۂ اقدس پر خُوشی و مُسرّت ظاہر تھی اور فرمایا میرے پاس جبریل عَلَیْہِ السَّلَامُ آئے اور فرمایا اے مُحمّد مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ کیا آپ راضی نہیں اِس سے کہ جو اُمّتی آپ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف بھیجے گا مَیں اُس پر دس رحمتیں نازل کرُوں گا اور جو ایک بار سلام آپ پر

۹ ؎ یہ چالیس۴۰ احادیثِ مُبارکہ بمطابق مُبارک عدد مَیم محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہیں جو اسمِ جلالیہ اَللّٰہ کے آ کا مَظہرِ اتم ہے۔ العبد

Marfat.com

عَشْرًا ط

عرض کرے گا میں اُس پر دس سلامتیاں نازل کروں گا۔

○ **تشریح** :۔ نبیِّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی رضا کے لیئے اُمّتِ مرحومہ کو یہ شرف عطا فرمایا کہ ایک درُود شریف پڑھنے سے ربِّ کریم دس رحمتیں نازل فرماتا ہے یہ شانِ کریمی ہے اور ایک سلام پر دس سلامتیاں نازل فرمانا یہ فضلِ الٰہی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَعَدَدَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** :۔ بروایت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ ط "طبرانی"

قَالَ "صلی اللہ علیہ وسلم" اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرُھُمْ صَلٰوۃً وَّمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ مَادَامَ یُصَلِّیْ عَلَیَّ ط فَلْیُقِلَّ عِنْدَ ذٰلِکَ اَوْلِیُکْثِرْ ط

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے سب سے زیادہ قریب میرا وہ اُمتی ہے جو سب سے زیادہ درُود شریف بھیجتا ہے اور اُس پر فرشتے درُود شریف بھیجتے رہیں گے۔ جب تک وُہ درُود شریف بھیجتا رہے اب کم پڑھے یا زیادہ "

○ **تشریح** :۔ صلوٰۃ وسلام پڑھنے والوں کو اپنے قرب سے نوازا اور فرشتے اُس کے لیئے مغفرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ جب تک درُود شریف پڑھتا رہے۔ ربِّ کریم کی رحمت اور فرشتوں کی دُعائے مغفرت کے لیئے اُمتی کو اختیار دیا ہے کہ وُہ کم پڑھتا ہے یا زیادہ۔ اور مور و ماہی بھی اُس کے لئے مغفرت کی دُعا مانگتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** :۔ بروایت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ ورسولہ عنہ ط "دلائل الخیرات"

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" اَکْثِرُوْا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً کُتِبَتْ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِیَتْ

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے جمعۃ المبارک کے دِن مجھ پر کثرت سے درُود شریف پڑھا کرو جو ایک مرتبہ درُود شریف پڑھے گا اُس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس برائیاں

Marfat.com

عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ ط "رواہ النسائی" | مٹا دی جائیں گی۔

○ **تشریح** :- حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اُن سے جب ارشاد فرمایا تو آپ مسمی ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ میں تشریف فرما تھے اور اس حدیثِ پاک میں جمعۃ المبارک کو خطبہ کنانی درود شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں اور دس برائیاں مٹتی ہیں اور اظہارِ تشکر و امتنان پر لمبا سجدہ فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** :- بروایت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط "دلائل الخیرات"

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ كِتٰبٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَادَامَ اِسْمِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْكِتٰبِ ط "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط "رواہ مسلم"

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے جو شخص درود شریف لکھے فرشتے اُس کے گرد حلقہ باندھ کر درود شریف پڑھتے رہتے ہیں جب تک وہ اسمِ پاک کتاب میں لکھا رہے۔

○ **تشریح** :- اِس حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ جب تم کتاب، دیوار یا چارٹ، بورڈ پر اسمِ مبارک لکھو تو درود شریف مکمل اور پورا لکھا کرو جب تک نام مبارک لکھا ہوا قائم رہے گا تجھے فرشتوں کے استغفار سے اجر اور مغفرت پہنچتی رہے گی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الرِّمَالِ وَالْعُدْوَةِ وَالْاَصَالِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** :- بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط "دلائل الخیرات"

قَالَ اَبُوْ سُلَيْمَانَ الدَّارَانِيُّ[1] مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْئَلَ اللّٰهَ حَاجَتَهٗ فَلْيُكْثِرْ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ يَسْئَلِ اللّٰهَ حَاجَتَهٗ وَلْيَخْتِمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ الصَّلٰوتَيْنِ

[1] یکے از اولیاءِ متقدمین، دمشق ملکِ شام ۲۰۵ھ

کہا ابو سلیمان الدارانی نے کہ جو سوال کرے اللہ تعالیٰ اسمہٗ عبدالرحمٰن بن عطیہ علیہ الرحمۃ سے اپنی حاجت کا کثرت سے درود شریف پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور دعا کے بعد بھی درود شریف پڑھے اور دعا ختم کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ درود شریف اوّل آخر کو قبول

[2] اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ ط

Marfat.com

هُوَ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّدَعَ مَابَيْنَهُمَا ط

فرماتا ہے۔ وُہ کریم ہے درمیانِ دُعا کو بھی قبُول فرمائے گا۔

○ **تشریح** :۔ حدیثِ پاک سے مُستنبط ہوتا ہے جو دُعا یا عِبادت کے اوّل آخر درُود شریف پڑھے۔ دُرُود شریف ہر صورت میں قبُول ہے۔ وُہ رَد نہیں ہوتا تو ربِّ کریم دونوں درُودوں کے درمیان دُعا۔ عِبادت کو بھی قبُول فرمائے گا یہ اُس کی شانِ رحمت سے بعید ہے کہ اوّل آخر کے کلمات قبُول کرے اور بیچ رد کر دے۔ دُرُود شریف اوّل آخر پرندے کے پَر کی مانند ہے۔ پرندہ پَروں سے اُڑتا ہے بعینہٖ دُعا اور عِبادت دُرُود شریف کے پَروں سے اُڑ کر عرشِ عظیم پر جا کر قبُولیّت پائے گی۔ فی زمانِنا آئمہ مساجد کے لئے خصوصی عرض ہے کہ دُعا مانگتے وقت اوّل، آخر دُرُود شریف پڑھا کریں اور مُقتدیوں کو بھی ہدائیت کریں تاکہ دُعائیں قبُول ہُوں۔" دُرُود شریف کی عادت بھی عبادت ہے"۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُوْلِى النِّعْمَةِ
وَمُوْتِى الرَّحْمَةِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : بروایت عَنْ اَبِی ہُرَیرۃ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط "رَوَاہُ صَحِیْحُ مُسْلِم"

قَالَ " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَىَّ مَرَّةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَىَّ عَشْرَ مَرَّاتٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَىَّ مِائَةَ مَرَّةٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلْفَ مَرَّةٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَىَّ اَلْفَ مَرَّةٍ حَرَّمَ اللّٰهُ جَسَدَهٗ عَلَى النَّارِ وَثَبَّتَهٗ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ " عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَجَاءَتْ صَلٰوتُهٗ عَلَىَّ نُوْرًا لَّهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى

فرمایا رسول اللہ " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "، نے جو دُرُود شریف پڑھے ایک بار اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں اور جو دس بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ سَو بار اور جو پڑھے ہزار بار تو اللہ تعالیٰ دوزخ حرام فرما دیتا ہے اُس کے جسم پر اور بوقتِ نزع ثابت رکھے گا کلمہ طیبہ پر دُنیا کی زندگی میں اور آخرت میں عالمِ برزخ میں " قبر" کے سُوال و جواب پر ثابت قدم رکھے گا۔ دُرُود شریف کا نور اُس کا مُمد و مُعاون ہو گا سُوال و جواب میں اور داخل ہو گا وُہ جنّت میں اور اُس کے دُرُود شریف کا نور آئے گا پُل صراط پر جو پانچ سَو سال ؎ جو پڑھے سَو بار تو اللہ تعالیٰ ہزار بار

Marfat.com

الصِّرَاطِ مَسِيْرَةَ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ وَاَعْطَاهُ اللّٰهُ بِكُلِّ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ قَلَّ ذٰلِكَ اَوْ كَثُرَ ط

کی دُوری تک ہوگا اور اَللہ تعالیٰ اُس کو ہر درُود شریف کے بدلے جنّت میں محل عطا فرمائے گا۔ اب اُمّتی کم پڑھے یا زیادہ ؎

مَیں گدائے مُصطفٰے ہُوں میری عظمتیں نہ پُوچھو — مجھے دیکھ کر جہنّم کو بھی آگیا پسینہ
نہ کلیم کا تصوّر نہ خیالِ طُورِ سینا — میری جُستجو محمدؐ، میری آرزُو مدینہ

○ **تشریح** : ثابت ہُوا کہ دوزخ سے نجات، پُلصراط پر سلامتی اور عطیّہ جنّت درُود شریف سے ہے قبر، عالمِ قیامت کا دروازہ اور پہلی منزل ہے۔ جو اِس منزل میں کامیاب ہُوا وہ بِفضلِہٖ تعالیٰ اگلے سب مقامات حشر و نشر، حساب و کتاب، میزان و پُلصراط پر کامیاب ہوگا اور جنّت میں داخل ہوجائے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَاشِفِ الْغُمَّةِ وَمُجَلِّى الظُّلْمَةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : بروایت سیّدنا علیؓ بن ابی طالب کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ط:—

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ "صلی اللہ علیہ وسلم" مَنْ صَلّٰى عَلَى يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ جَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَعَهٗ نُوْرٌ وَلَوْ قُسِّمَ ذٰلِكَ النُّوْرُ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ لَوَسِعَهُمْ ط

فرمایا رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے جو شخص جمعہ کے دِن سَو بار مجھ پہ درُود شریف بھیجے۔ اور آئے گا قیامت کو تو اُس کے ساتھ نُور ہوگا۔ اگر یہ نُور درُود و سلام کا تقسیم کیا جائے تمام مخلُوق پر تو کافی ہو سب کے لیئے۔

ذُكِرَ فِيْ بَعْضِ الْاَخْبَارِ مَكْتُوْبٌ عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ مَنِ اشْتَاقَ اِلَيَّ رَحِمْتُهٗ مَنْ سَاَلَنِيْ اَعْطَيْتُهٗ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ بِالصَّلٰوةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ غَفَرْتُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ط

بعض احادیث میں ذکر ہے۔ عرش کے ساق پر لکھا ہے کہ جو شوق سے درُود شریف پڑھے۔ اُس کی رحمت سے جو سُوال کرے وُہ عطا کرے گا اور اگر تقرّب چاہے حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا درُود شریف سے تو اُس کے تمام گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

؎ سات ہیں۔ جہنّم، جحیم، سَعیر، سقر، ہاویہ، حُطمہ، لظیٰ۔ اور دروازے اُنیس ۱۹۔ ۱۲ سلّمہ سُبحانہٗ ربّہٗ ط

Marfat.com

○ **تشریح** : جمعۃ المبارک کے روز درود شریف کی فضیلتیں بیان فرمائیں۔ درود شریف قیامت کے روز نور ہوگا۔ اللہ جل جلالہٗ کے عتاب عذاب سے محفوظ و مامون فرمائے گا۔ ہر قسم کے گناہ خواہ کتنے بھی ہوں سب کی مغفرت کا مژدہ سنایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ
الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیث پاک** : بروایت سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالےٰ ورسولہٗ عنہ "دلائل الخیرات"

رُوِیَ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ اِنَّہٗ قَالَ مَا مِنْ مَجْلِسٍ یُّصَلّٰی فِیْہِ عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ اِلَّا قَامَتْ مِنْہُ رَائِحَۃٌ طَیِّبَۃٌ حَتّٰی تَبْلُغَ عَنَانَ السَّمَآءِ فَتَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ھٰذَا مَجْلِسٌ صُلِّیَ فِیْہِ عَلٰی مُحَمَّدٍ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"

بعض صحابہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ مجلس جس میں محمد مصطفےٰ ﷺ پر درود شریف بھیجا گیا تو اس مجلس سے ایک خوشبودار ہوا اٹھے گی جو آسمان تک پہنچے گی اور ملائکہ کہیں گے کہ دنیا میں کوئی ایسی مجلس ہوئی ہے جس میں حضور ﷺ پر درود شریف پڑھا گیا یہ اس کی خوشبو ہے۔

○ **تشریح** :۔ جب درود شریف پڑھا جائے۔ تو رب کریم درود شریف کے نور سے ایک پاکیزہ خوشبو پیدا فرما دیتا ہے۔ جس سے فرش تا عرش فضا خوشبو سے بھر جاتی ہے۔ سیدنا امام محمد بن اسمٰعیل بخاری نور اللہ مرقدہٗ کی قبر انور سے حدیث پاک کا نور اور مشک کی خوشبو آتی ہے اور قطب الاقطاب بابا فرید الدین گنج شکر طاب اللہ ثراہٗ فرمایا کرتے کہ مجھے عروس البلاد لاہور کی فضا میں جنت کی خوشبو آتی ہے۔ بعینہٖ سرزمین مدینہ منورہ سے جو قدوم میمنت لزوم محبوبی سے نوازی گئی۔ ایک خاص قسم کی خوشبوئے جنت مومن کو آتی ہے۔ جس ذات ستودہ صفات "ﷺ" پر درود شریف پڑھا جاتا ہے وہ جہاں اور جس جگہ، آرام فرما ہوں وہ مقام معطر و معنبر کیوں نہ بن جائے۔

"درود خواں کے درود شریف کی خوشبو ہر ایک کے اپنے اپنے احوال کے مطابق ظاہر ہوتی ہے"۔

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید

طَابَتْ بِطِیْبِکَ طَیْبَۃً وَتَرَاھَا ☆ مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ طَیْبَۃً سَمَّاھَا

صفحہ اگلے ترجمہ ۹

Marfat.com

مَلَأُ الْوُجُوْدِ عَبِيْرُ عَنْبَرٍ عَطَرَاهَا ☆ وَعَلَا عَلَى الْآفَاقِ طَيِّبُ شَذَّاهَا
وَذَهَبَ لَوَامِعَ نُوْرِهَا مَعَ نُوْرِهٖ ☆ وَهَبَتْ رِيَاضُ قُبَّاهَا وَقَبَّاهَا
اَنَا وَنُوْدُكَ يَا خِتَامَ الْاَنْبِيَآءِ ☆ جِئْنَا لِفَاقَتِنَا وَاَنْتَ غَنَاهَا
جِئْنَا اِلَيْكَ بِضَاعَةً قَدْ اَزْجَتْ ☆ فَاَقْبِلْ بِضَاعَتُنَا وَلَا تُخْفَاهَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَعَطَّرَتِ الرِّيْحُ الطَّيِّبُ
بِذِكْرِهٖ وَرَيَّاهُ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : بروایت رفیع بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ "دلائل الخیرات"

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَسُرَتْ عَلَيْهِ حَاجَةٌ فَلْيُكْثِرْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَاِنَّهَا تَكْشِفُ الْهُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْكُرُوْبَ وَتُكَثِّرُ الْاَرْزَاقَ وَتَقْضِي الْحَوَآئِجَ ط

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ بکثرت درود شریف پڑھے کیونکہ درود شریف غموں کو دور اور تکلیفات کو محو کرتا ہے اور رزق میں برکت اور حاجات پوری ہوتی ہیں۔

○ **تشریح** : درود شریف سے اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ ط مومن کی زندگی فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً (سورۃ البقرۃ ۲۰۱) کی تصویر بن جاتی ہے۔ غم، الم، پریشانی وکرب سے نجات ملتی ہے اور رزق میں برکت اور قناعت کی دولت اور مومن کی زندگی جنت نظیر

بقیہ ترجمہ

۱۔ آپ ﷺ کی خوشبو سے مدینہ منورہ کی مٹی خوشبودار ہوگئی۔ اس وجہ سے اس کا نام طیبہ ہوا۔
۲۔ آپ ﷺ کی خوشبو پاک سے سارا مدینہ منورہ بھر گیا اور زمین عنبر اور ہوا عبیر بن گئی اور آفاق پر اس کی خوشبو غالب آگئی اور سب کو طیب بنا دیا۔ اور غبار رشکِ مشک ہوگیا۔
۳۔ آپ ﷺ کے نور سے کزمیں نور لے گئیں اور باغوں کے پھولوں کو تر و تازہ اور پہاڑوں کو منور کر دیا۔ جس سے چمن اور پہاڑ کی وادیاں مہک گئیں۔ جس سے دماغ معطر ہو گئے۔
۴۔ اے صاحبِ ختمِ نبوت ﷺ ہم آپ کے وفد ہیں۔ اپنی محتاجی کو لائے ہیں ہمیں غنی فرما دیجیے۔ بے شک آپ کے ہاں سے غنا ملتی ہے۔ جو آپ ہی کے شایان شان ہے۔
۵۔ ہم کھوٹی پونجی لائے ہیں۔ اس کو قبول فرمایئے۔ آپ پر کوئی پوشیدہ نہیں۔

Marfat.com

بن جاتی ہے۔ کیوں نہ ہو۔ مومن درُود شریف سے ہی جنّتی بنتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَاشِفِ الْغُمَّۃِ
وَمُجْلِی الظُّلْمَۃِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : بروایت سیدنا ابنِ مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط "دلائل الخیرات"

قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" اَرَأَیْتَ صَلٰوۃَ الْمُصَلِّیْنَ عَلَیْکَ مِمَّنْ غَابَ عَنْکَ وَمَنْ یَّاْتِیْ بَعْدَکَ مَاحَالُھُمَا عِنْدَکَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَ اَعْرِفُھُمْ وَتُعْرَضُ عَلَیَّ صَلٰوۃُ غَیْرِھِمْ عَرْضًا ط

"رَوَاہُ النَّسَائِیُّ"

عرض کیا گیا یا رسُولَ اللہ "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" جو درُود شریف پڑھنے والے آپ سے غائب ہیں۔ یا بعد زمانہ میں ہوں گے اُن کا حال فرمائیں۔ فرمایا میں اہلِ محبّت کے درُود شریف کو خود سُنتا ہُوں اور اُن کو پہچانتا بھی ہُوں اور اہلِ محبّت کے علاوہ درُود شریف پڑھنے والوں کا درُود شریف پیش کیا جاتا ہے۔

○ **تشریح** : اس حدیثِ پاک میں آقائے نامدار مدنی تاجدار احمدِ مُختار "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے اپنے غُلام کو عجیب انداز سے نوازا "آقا کی عطا اور غُلام کی ادا" غُلام کا درُود شریف تو آقا بہ نفسِ نفیس اپنے سمع مُبارک سے سُنتے ہیں۔ عرض کرنا آتا ہو تو عجیب بہاریں ہیں۔ اہلِ محبّت کا بھی کیا عجیب مقام ہے ؎

لب ہوں سکوت آشنا دل میں خیالِ یار ہو — اُن کو خبر ہو یا مجھے کوئی نہ راز دار ہو

○ محبُوبِ کردگار "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" ہر آن، ہر لحظہ، ہر لمحہ، ہر گھڑی اور ہر دِن اور ہر رات اپنی پیاری اُمّت کا درُود و سلام بلا واسطہ دُور و نزدیک سُنتے ہیں اور جانتے اور پہچانتے ہیں۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ" ؎

فریاد اُمّتی جو کرے حالِ زار میں — مُمکن نہیں کہ خیرُ البشر کو خبر نہ ہو
اُنکے سوا رضاؔ حامی نہیں جہاں — گُذرا کرے پسر پہ پدر کو خبر نہ ہو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رِضَاءَ نَفْسِکَ
وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

Marfat.com

☆ **حدیثِ پاک** : طبرانی بسندہٖ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَّشْھُوْدٌ تَشْھَدُ الْمَلَائِکَۃُ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ مِنْ حَیْثُ کَانَ قَالَ بَعْدَ وَفَاتِکَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ ط

" رَوَاہُ الطَّبْرَانِی "

فرمایا رسُول اللّٰہ ﷺ نے جمعہ کے روز دُرود شریف کثرت سے پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ یومِ مشہُود ہے۔ ملائکہ نوری آسمان سے اُترتے ہیں۔ تم میں سے جو اُمتی مجھ پر درُود شریف پڑھتا ہے۔ اُس کے درُود شریف کی آواز سُنتا ہُوں جہاں کہیں بھی ہو عرض کیا وصال کے بعد بھی؟ فرمایا بے شک اَللّٰہ نے زمین پر حرام فرما دیا ہے کہ نبی کے اجسام کو کھائے۔

☆ ایک روائیتِ حدیث میں بدین الفاظ ارشاد فرمایا۔

فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ ط "رَوَاہُ ابنِ ماجہ" | اَللّٰہ کے نبی زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں۔

☆ ایک اور روائیتِ مُبارکہ میں یہ ارشاد ہُوا۔

اَلْاَنْبِیَآءُ حَیٌّ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ ط | انبیاء اپنی قبُور میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔

" جَلَاءُ الافہام فِی الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلٰی خَیْرِ الْاَنَامِ لِابنِ قیّم جَوزی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ ط

○ **تشریح** : اِن احادیثِ پاک میں، فضیلت درُود پاک بروز جمعۃُ المبارک کے ساتھ ساتھ عقیدہ اُمت اہلِ سُنّت وجماعت "حیاتُ النّبیؐ بھی بیان فرمایا کہ جملہ انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام فی الواقعہ زندہ ہیں، مانند ملائکہ نوری کے کہ وُہ موجود ہیں لیکن نظر نہیں آتے۔ مگر جس ولیُ اللّٰہ کو مولائے کریم کرامۃً دکھلا دے تو وُہ دیکھ لیتے ہیں۔ انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَامُ اپنی اپنی قبُور میں نمازیں پڑھتے حج کرتے ہیں اور محبّین کے درُود وسلام کو بہ نفسِ نفیس سُنتے ہیں۔ شرق ہو یا غرب، شمال ہو یا جنوب، سِندھ ہو یا ہند غرضیکہ مِنْ حَیْثُ کَانَ فرما کر قُرب بُعد عُمرہ کرتے تلبیہ پڑھتے

کے سب فاصلے اپنی ہر دو نسبت "حیات و بعدُ الممات" مُساوی فرما دیئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَتَنَعَّمُ فِیْ ھٰذَا الدَّارِ وَتِلْکَ الدَّارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

سے قلبی ذہنی رُوحانی لسانی ہر قسم کے درُود شریف۔

Marfat.com

☆۱۲ **حدیثِ پاک** : عَنْ اَبِی ہُرَیرۃ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط "شفاءُ السِّقام فِی زیارۃِ خیرِ الانام"

عَنِ النَّبِیِّ" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَّصَلُّوْا عَلَیَّ وَسَلِّمُوْا حَیْثُ کُنْتُمْ فَسَیَبْلُغُنِیْ سَلَامُکُمْ وَصَلٰوتُکُمْ ط "رَوَاہُ النَّسَائِیُّ"

فرمایا نبیِّ کریم" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ اُن میں صلوٰۃ وسلام پڑھو جہاں بھی ہو تُم تمہارے سلام اور درُود شریف مجھے پُہنچتے ہیں۔

○ **تشریح** : فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ اور تُم مُردے نہ بنو۔ اس کا مفہُوم یہ ہے کہ اپنے گھروں میں نوافل اور درُود شریف بکثرت پڑھا کرو۔ تمہارا تحفہ بہر صورت بارگاہِ رسالت میں پُہنچتا ہے۔ دِل اور گھر نماز اور درُود شریف سے مُنوّر اور آباد ہوتے ہیں"۔ قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے"۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَنَالُ رَحْمَۃِ الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆۱۳ **حدیثِ پاک** : بروایت عمّار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" اِنَّ اللّٰہَ اَعْطَانِیْ مَلَکًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ یَقُوْمُ عَلٰی قَبْرِیْ اِذَا قُمْتُ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ عَبْدٌ صَلَاۃً اِلَّا قَالَ یَا اَحْمَدُ" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ یُّصَلِّیْ عَلَیْکَ یُسَمِّیْہِ بِاسْمِہٖ وَاِسْمِ اَبِیْہِ فَیُصَلِّی اللّٰہُ عَلَیْہِ مَکَانَھَا عَشْرًا" فِیْ رِوَایَۃٍ " فَھُوَ قَائِمٌ عَلٰی قَبْرِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ط

فرمایا رسُول اللّٰہ" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" اللّٰہ سُبحانہٗ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مُقرر کر رکھا ہے جب کوئی اُمّتی مجھ پر درُود شریف بھیجتا ہے تو وُہ فرشتہ عرض کرتا ہے یا اَحمدُ" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" فُلان بن فُلاں۔ " دادا " تک نام لے کر نے درُود شریف بھیجا ہے تو رحمت بھیجتا ہے اللّٰہ سُبحانہٗ اُس پر اور اُس کے باپ پر دس رحمتیں، ایک روایت میں ہے۔ اور وہ فرشتہ قیامت تک میری قبر انور پر کھڑا ہے

○ **تشریح** : اِس سے بڑھ کر درُود شریف پڑھنے والوں کے لیئے اور کیا بشارت اور سعادت ہوگی کہ ہم بے نواؤں فقیروں کا نام معہ ولدیّت اس بارگاہِ بیکس پناہ میں لیا جائے

Marfat.com

طیبہ کے جانے والو! کوچۂ جاناں میں جب جاناں ہمیں بھی یاد رکھنا ذکر جب دربار میں آئے
ہو نہ ہو آج کچھ مرا ذِکر حضور میں ہُوا ورنہ میری طرف خوشی دیکھ کے مُسکراتی کیوں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَفَتَّقَتْ مِنْ
نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَالْاَزْھَارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک**: عَنْ اَوْس بْنِ اَوْس ثَقَفِی رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"
اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ
صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ ط
فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"
کَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ
اَرِمْتَ؟ قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلِیْتَ قَالَ
اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ
تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ ط اَوْکَمَا قَالَ"

فرمایا رسُولُ اللّٰہ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے افضل ترین دنوں سے قیامت کے روز وُہ دن ہوگا۔ جس دن تُم نے مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف بھیجا۔ کیونکہ تُمہارا دُرُود شریف مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ پس عرض کیا یا رسُولَ اللّٰہ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" ہم کس طرح اپنے دُرُود شریف بھیجیں جبکہ آپ بوسیدہ ہو گئے ہوں فرمایا بے شک اللّٰہ سُبحانہٗ نے حرام کر دیا ہے مٹّی پر کھانا اجسامِ انبیآء کا [1]

"رَوَاہُ الْبَیْہَقِی فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ"

○ **تشریح**:- اس حدیثِ پاک سے ثابت ہُوا۔ حیاتُ النّبی "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کا عقیدہ حق ہے جن کے صدقہ میں غلاموں کو حَیٰوۃً طَیِّبَۃً ج کا مُژدہ ملا اور شہیدوں کے متعلق فرمایا گیا بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ
سورۃ النحل ۹۷ سُورۃ البقرۃ ۱۵۴

[1] مٹّی کی خاصیت:- تیمم جُنبی اور ناپاک جسم کو پاک کر کے قابلِ نماز بناتا ہے۔ مٹّی ہر قسم کی گندگی اور نجاست کو پاک صاف کرتی ہے خواہ وُہ گندگی ظاہری ہو یا باطنی، رُوحانی ہو یا جسمانی۔ چونکہ گُناہ تمام غلاظتوں سے زیادہ نجس اور قبیح ہیں۔ جس کی پاکیزگی کے لئے مٹّی کی احتیاج پڑی۔ یہی وجہ ہے کہ عوامُ النّاس کو "جو گُناہوں کی آلودگیوں سے آلودہ تھے" قبر کی مٹّی نے اُنھیں کھا لیا اور پاک صاف کر دیا۔ "بروایت" اُمّتِ مرحُومہ کو غفورٌ رّحیم گُناہوں سے پاک کر کے قبر سے اُٹھائے گا تاکہ وُہ بھی مغفور ہوں۔ بخلاف انبیآء واَولیآء وشُہدآء، کہ وُہ گُناہ سے معصُوم اور محفُوظ ہیں۔ اس لئے اُن کے جسموں کو مٹّی نہیں کھاتی۔ منہ حَفِظَہٗ رَبُّہٗ ط

Marfat.com

لَا تَشْعُرُوْنَ ○ ؎۱ محبوبِ پاک " ﷺ " کی زندگی پاک کا بیان نہ قلم میں طاقت کہ لکھ سکے اور نہ عقل میں شعور کہ سمجھ سکے آپ " ﷺ " کی زندگی سے اُمّت کے قلوب زندہ ہیں۔ اَجلّہ اولیاءِ کاملین کے قبور بھی زندہ اور جنّت نظیر ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ یَرٰی مَنْ خَلْفَہٗ کَمَا یَرٰی مَنْ اَمَامَہٗ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : بروایت سیدنا امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْاَنْبِیَآءُ اَحْیَآءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُّسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ رُوْحِیْ اَوْ حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْہِ ؎۲ السَّلَامَ ط

فرمایا رسُولُ اللہ " ﷺ " نے انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہوتے ہیں اور اللہ کی نمازیں پڑھتے ہیں۔ تم میں سے کوئی جب مجھ پہ دُرود شریف بھیجتا ہے تو اللہ سُبحانہٗ میری رُوح کو لوٹا دیتا ہے

○ **تشریح** :۔ حافظ امام ابُوبکر احمد بن حُسین بیہقی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ نے فرمایا۔

اَلْاَوَّلُ :۔ اِنَّ الْمَعْنٰی اِلَّا قَدْ رَدَّ اللّٰہُ رُوْحِیْ یَعْنِیْ اِنَّ النَّبِیَّ " ﷺ " بَعْدَ مَا مَاتَ وَدُفِنَ رَدَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ رُوْحَہٗ لِاَجْلِ سَلَامِ مَنْ یُّسَلِّمُ عَلَیْہِ وَاسْتَمَرَّتْ ط

اوّل :۔ بے شک رَدَّ اللّٰہُ رُوْحِیْ ؎۲ کے یہ معنیٰ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی " ﷺ " کے وصال اور دفن کے بعد آپکی رُوح کو لوٹا دیا۔ تاکہ سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دیں اور رُوح ہمیشہ رہتی ہے جسمِ اطہر میں کہ رُوح حیات کا مُستقر قلبِ انسانی ہے۔

وَالثَّانِیْ :۔ یَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ رَدًّا مَعْنَوِیًّا وَّاَنْ یَّکُوْنَ رُوْحُہُ الشَّرِیْفَۃُ مَشْغُوْلَۃً بِشُھُوْدٍ وَالْحَضْرَۃِ

ثانی۔ احتمال ، ردِّ معنوی ہو۔ کہ رُوح شریف مشغول ہو بشہُود اور حضرتِ الٰہیہ میں اور ملاءُ الاعلیٰ کے اُس عالم سے اور جب کوئی آپ پر دُرود شریف

؎۱ جو شہیدانِ خُدا ہیں اُن کو مُردہ مت کہو زندگی اُن کی خُدا فرماتا ہے لَا تَشْعُرُوْن

؎۲ حضورُ " ﷺ " کی رُوح پاک یکسُوئی اور توجہ کے ساتھ ہمہ اوقات اللہ جَلَّ شَانُہٗ کے جلالی اور جمالی جلووں کے مُشاہدہ میں مُستغرق رہتی ہے۔ جب کوئی دُرود وسلام عرض کرتا ہے تو آپ " ﷺ " کی رُوح اُس کی طرف مُتوجّہ ہو کر سلام کا جواب دیتی ہے تو اِس رُوحانی توجُّہ والتفات کو ردِّ رُوح سے تعبیر کیا گیا ہے۔ منہ غفرلہٗ

Marfat.com

الْاِلٰهِيَّةِ وَالْمَلَاءِ الْاَعْلٰى مِنْ هٰذَا الْعَالَمِ فَاِذَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اَقْبَلَتْ رُوْحُهُ الشَّرِيْفَةُ عَلٰى هٰذَا الْعَالَمِ فَيُدْرِكُ سَلَامَ مَنْ يُّسَلِّمُ عَلَيْهِ وَيُرَدُّ عَلَيْهِ ط

سلام بھیجتا ہے تو رُوح شریف اُس عالم میں، اِدراک کرلیتی ہے تو اُس شخص کو جانتی ہے جس نے سلام عرض کیا یہاں تک سلام کا جواب دیتی ہے۔

وَالثَّالِثُ :- قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ "صلی اللہ علیہ وسلم" اَلْاَنْبِيَاءُ لَا يُتْرَكُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ بَعْدَ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَلٰكِنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ حَتّٰى يُنْفَخَ فِي الصُّوْرِ ط

ثالث فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" "انبیاء اپنی اپنی قبور میں چالیس راتوں تک ٹھہرتے ہیں اور پھر حاضر ہوجاتے ہیں اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں نمازیں پڑھتے ہیں"۔ صور کے پھونکنے تک"۔

"شِفَاءُ السِّقَامِ فِيْ زِيَارَةِ خَيْرِ الْاَنَامِ"

☆ امام علامہ تقی الدین علی بن عبدالکافی سبکی شافعی علیہ الرحمۃ الباری نے فرمایا۔

○ اللہ تعالےٰ نے ذائقۃ الموت کے اجراءِ سُنّت اللہ کے بعد نبیِّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے زندہ کردیا اور رَدَّ اللّٰهُ رُوْحِيْ کا یہ مطلب نہیں کہ بوقت سلامِ اُمتی رُوح واپس آتی ہے۔ بلکہ وُہ تو اجرائے سُنّت اللہ کے بعد واپس آچکی تو اِس کا مطلب یہ ہُوا کہ امرِ الٰہی كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط سورۃ الانبیاء ۳۵ کے مطابق رُوح ایک بار قبض کی گئی۔ پھر عالمِ برزخ میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے جسم اطہر واقدس میں رُوح کو لوٹا دیا گیا۔ کیونکہ رُوح کے لیئے اعلیٰ علیین، عرشِ عظیم، جنّتُ المعلیٰ، کعبۃ اللہ المشرفہ اور کوئی بھی بلند تر مرتبہ کے لحاظ سے نہیں تھا سوائے جسمِ انور کے۔ بلکہ وُہ خاکِ پاک جو لحدِ مبارک میں جسمِ اطہر سے مُتلقّی ہے وُہ خاکِ پاک بھی اِن سب سے افضل، اطہر، اکرم، انور ہے۔

"شِفَاءُ السِّقَامِ فِيْ زِيَارَةِ خَيْرِ الْاَنَامِ"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ وَرَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ ظُهُوْرُهٗ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک :- بروایت سیدنا ابوہریرۃ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُ ط

Marfat.com

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"
مَنْ صَلّٰی عَلٰی قَبْرِیْ رُدَدْتُّ عَلَیْہِ
وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ مَکَانٍ آخَرَ
بَلَّغُوْا فِیْہِ ط

فرمایا رسُوْلُ اللّٰہ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" جو شخص دُرُود شریف پڑھتا ہے میری قبرِ انور پر میں اُس کا جواب دیتا ہُوں۔ اور جو کسی دوسری جگہ سے دُرُود شریف بھیجتا ہے اُسے فرشتے پُہنچاتے ہیں۔

○ **تشریح** : یہ حدیث اس آیتِ کریمہ وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَآ اَوْ رُدُّوْھَا ط کی عملی تفسیر ہے۔ حضُور نَصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلَیْہِ اپنے اُمّتی کے سَلام کا جواب ازرُوئے کمال رحمت و شفقت مرحمت فرماتے ہیں۔ خواہ وُہ قریب ہو یا بعید اَور سَلام میں سبقت کرنا آپ کی عادت کریمہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : بروایت سیدنا ابُوہریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَرَسُوْلُہٗ ط

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"
مَا مِنْ عَبْدٍ یُّسَلِّمُ عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ
اِلَّا وَکَّلَ اللّٰہُ بِھَا مَلَکًا یُّبَلِّغُنِیْ وَ
کَفٰی اٰخِرَتِہٖ وَدُنْیَاہُ وَکُنْتُ
لَہٗ شَھِیْدًا وَّشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط

فرمایا رسُولِ کریم "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے جو بھی غُلام میری قبرِ اطہر پر حاضر ہو کر سَلام عرض کرتا ہے ایک مُوکّل فرشتہ مجھے وُہ دُرُود شریف پیش کرتا ہے کفایت کرے گا اُس کا اَجر قیامت کو یہ کہ مَیں اُس کا شفیع اور گواہ ہُوں گا۔

○ **تشریح** :۔ اَللّٰہ تعالیٰ نے اُس فرشتہ کو ایسی قوّت و دِیعت فرمائی ہے۔ تمام مخلُوقِ الٰہی کی زُبان سے جو کچھ نکلے اُسے سُننے کی طاقت رکھتا ہے چاہے آواز کہیں سے ہو۔ دُور سے ہو یا نزدیک یا کسی بھی زُبان میں ہو یہ مخلُوق فرشتہ بارگاہِ عرش جاہ سُلطانی صَلَوٰۃُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ میں ہر وقت ایستادہ اور حاضِر رہتا ہے اور زمین پر ایک ہی لمحہ اور ایک ہی آن میں شرقًا غربًا شمالاً جنوبًا تمام دُنیا والوں کے دُرُود پاک کی آوازیں بِلسانِ مُختلفہ سُن کر اسم معہ ولدِیّت پیش بارگاہِ رسالت کرتا

ط پ۵ سورۃ النسآء آیتِ کریمہ ۸۶ اور جب تمھیں کوئی سَلام کرے تو تُم اس سے بہتر جواب دو یا وُہی لفظ کہہ دو۔ سلام سُنّت ہے اَور جواب فرض ہے۔ جب مومن نماز میں سَلام عرض کرتا ہے تو حضُور صلی اللہ علیہ وسلّم اپنے اُمّتی کے سَلام کو سُنتے اور جواب مرحمت فرماتے ہیں۔

Marfat.com

ہے۔ یہ شانِ غلام ہے جو خدمت بجا لاتا ہے جیسے تخت لانے میں حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ نے سیدنا سلیمان علیہ السلام کی خدمت کی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الشَّفِیْعِ یَوْمَ الْعَرْضِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : بروایت سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" "مَنْ صَلّٰی عَلٰی قَبْرِیْ مِائَۃَ مَرَّۃٍ غُفِرَتْ خَطِیْئَتُہٗ ثَمَانِیْنَ سَنَۃً ط

فرمایا رسولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" جو میری قبرِ اطہر پہ حاضر ہو کر درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی اَسّی سال کی خطائیں مُعاف کر دیتا ہے۔

○ **تشریح** : اِس حدیثِ پاک میں ثمانین ۸۰ سال فرما کر درحقیقت عمر بھر کے گناہ کی بخشش کا مژدہ سُنایا گیا ہے۔ ربِ کریم نے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اُمّت کو تین فضیلتیں عطا فرمائیں اوّلاً عمر کم دی تاکہ گناہ کم ہوں۔ ثانیاً سب اُمّتوں سے آخر میں رکھا کہ قبروں کا قیام تھوڑا ہو۔ ثالثاً قیامت کے روز قبروں سے پاک صاف کر کے اُٹھانا۔ تاکہ حشر میں شرمندگی نہ ہو۔" یہ اللہ جل شانہٗ و عم نوالہٗ کا درود خوان پر فضل عمیم و کرم مستقیم ہے مؤلف"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْقَمَرِ التَّامِّ وَالْبَحْرِ الْخَطَمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : رَوَاہُ الْحَافِظُ الْمُنْذِرِیْ فِی الْکَامِلِ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" "لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَّلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَّصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ مَا کُنْتُمْ ط

فرمایا رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور نہ میری قبر کو عیدگاہ بناؤ۔ درود شریف پڑھو مجھ پر کیونکہ تمہارا درود شریف پہنچتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔

☆ ایک روایت میں فرمایا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" "عِلْمِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَعِلْمِیْ فِیْ حَیَاتِیْ

فرمایا رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے میرا علم بعد وفات کے ایسا ہی جیسے علمِ حیات کا۔

Marfat.com

○ **تشریح** : موت جسم پر وارد ہوتی ہے رُوح پر نہیں نبی بعد وفات بھی نبی ہوتا ہے اور ولی بعد الممات ولی ہوتا ہے۔ نبوّت کے لیئے دوام ہے ایک لمحہ کے لیئے بھی نبی سے علیٰحدہ نہیں ہوتی۔ لہٰذا آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا علم، ممات کے بعد بھی مانندِ حیات ہے اور زیارت بھی بعد وصال قائم مقام زیارتِ حیات ہے۔ اگرچہ اس پر شرعی اُمور مُرتب نہیں ہوتے کہ وُہ زیارت کے انوار سے ولی ہے صحابی نہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ
الرَّسُوْلِ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** :۔ بروائیت حضرت ابُوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ فَاِنَّ صَلٰوۃَ اُمَّتِیْ تُعْرَضُ عَلَیَّ فِیْ کُلِّ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ فَمَنْ کَانَ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً کَانَ اَقْرَبُھُمْ مِنِّیْ مَنْزِلَۃً ط

فرمایا رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" جمعۃ المبارک کو مجھ پہ درُود شریف بکثرت پڑھا کرو پس بیشک میرے اُمّتی کے درُود شریف ہر جمعۃ المبارک کو میری بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ جو مجھ پر جتنا کثرت سے درُود شریف پڑھتا ہے اُتنا ہی میرے قریب ہوتا ہے۔

○ **تشریح** : درُود شریف پڑھنے والے کو قربِ مُصطفوی نصیب ہوتا ہے۔ صلوٰۃ و سلام قربِ مُصطفےٰ کا ذریعہ ہے اور قربِ مُصطفےٰ سے ہی قربِ الٰہ نصیب ہوتا ہے۔ صُوفیائے کرام اور اربابِ اہلِ ذوق کے نزدیک آپ کے قرب سے بڑھ کر اور کوئی مقام "مرتبہ" نہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُرِنَتِ
الْبَرَکَۃُ بِذَاتِہٖ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : بروائیت سیّدہ[1] فاطمہ بنتُ النبی صلوٰۃُ اللہِ وسلامُہٗ علیہِ وعلیہا ط

"جلاءُ الافہام فی الصّلوٰۃ والسّلام علیٰ خیرِ الانام"

[1] خاتونِ جنّت۔ سیدۃُ النساء بنتِ خدیجۃُ الکبریٰ۔ بانوئے علی مُرتضےٰ۔ بتولُ الزّہرا۔ مادرِ سبطین کریمین۔ سیدۃ بنتِ سیدُ الانبیاء
☆ وصال مُبارک :۔ ۳، رمضانُ المبارک ۱۱ سنہ ہجری المقدسہ بعمر ۳۰ سال مرقدِ منورہ جنّتُ البقیع رضی اللہ تعالیٰ عنہم ط

Marfat.com

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ یَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ قَالَ كَذٰلِكَ ط زَادَ . اَللّٰھُمَّ صَلِّ

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" "جب داخل ہو مسجد شریف میں پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اور وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اِغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ زائد کیا "۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ط

○ **تشریح** : مسجد میں داخلہ وخارجہ کی دُعا کے ساتھ دُرود شریف لازمی ہے۔ فی زمانِنا اِس پر عمل کی شدید ضرورت ہے۔ اور اس سُنّت کو زندہ کرنے کا بہت ثواب ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : بروایت سیدنا ابوہریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" "مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوْا مِنْ غَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلٰوۃٍ عَلَی النَّبِیِّ "صلی اللہ علیہ وسلم" اِلَّا وَقَامُوْا وَاَنْتُمْ جِیْفَۃٌ ط

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے کوئی قوم جمع ہو اور پھر مُنتشر ہو جائے اور نہ ذکر اللہ عزوجل کرے اور نہ دُرود شریف پڑھے وُہ ایک مجلسِ مُردار میں بیٹھے اور چلے گئے۔

"فَقَالَ النَّسَائِیْ فِیْ سُنَنِہِ الْکَبِیْرِ"

○ **تشریح** : مومن کی کوئی مجلس ذکرِ اِلٰہ و ذکرِ مُصطفٰے عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم "سے خالی نہیں ہونی چاہیئے ورنہ مجلس مُردار ہوگی اور قلب مُردہ اور وُہ مُردار کی بدترین بدبُو سے بدترین مجلس میں بیٹھے قلب کی زندگی ذکرِ اِلٰہ و ذکرِ مُصطفٰے عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ
عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ مَوْلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط "الطَّبْرَانِیْ"

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" اِذَا

فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" "جب کسی کے

Marfat.com

طَنَتْ اُذُنُ اَحَدِكُمْ فَلْيَذْكُرْنِيْ وَلْيُصَلِّ عَلَيَّ وَلْيَقُلْ ذِكْرَ اللّٰهِ مَنْ ذَكَرَنِيْ بِخَيْرٍ ط "جلاء الافہام"

کان بجیں تو وہ میرا ذکر کرے اور مجھ پر درود شریف پڑھے اور اللہ کا ذکر کرے اور میرا ذکر خیر کے ساتھ کرے۔

○ **تشریح** :- اپنی پیاری اُمت پر رؤف رحیم نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" نے کتنی رحمت و رأفت فرمائی کہ کان بجنے اور آنکھ پھڑکنے اور ہاتھ پاؤں کے سُن ہونے کا علاج دُرود شریف فرمایا اُمت مُسلمہ کے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" جسمانی اور رُوحانی طبیبِ کُل ہیں۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ذکرِ پاک درُود شریف "شفا بخش" ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیث پاک** :- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُ ط "رواہ جامع الترمذی"

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ "صلی اللہ علیہ وسلم" مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ ط

فرمایا رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وُہ درُود شریف نہ پڑھے اور مَر جائے تو آگ میں داخل ہوگا۔

☆ اَخْرَجَہٗ ابنِ حبان امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اتنا زیادہ کہا ہے۔

رَغِمَ اَنْفُهٗ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ وَلَمْ يُصَلِّ ط

اُس کی ناک خاک آلودہ ہو جس کے سامنے میرا ذِکر ہو اور درُود شریف نہ پڑھے۔

اور حاکم نے حدیث حضرت جابر رَضِیَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُ سے استدلال کیا ہے۔

شَقِیٌّ عَبْدٌ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ ط

وُہ شقی ہے جس کے سامنے میرا ذِکر ہو اور درُود شریف نہ پڑھے۔

اور بروایت سیدنا حسین رَضِیَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُ فرمایا گیا۔

اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ ط

وُہ بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذِکر ہو اور درُود شریف نہ پڑھے۔

○ **تشریح** :- اِن چار احادیثِ پاک کے مُختلف راوی ہیں فرمایا جس نے میرا

Marfat.com

نامِ اقدس و اطہر سُن کر درُود شریف نہ پڑھا وُہ مُنافِق، جہنّمی، ذلیل، بخیل، شقی اور لئیم ہے۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

★ **مُنافِق** : خود درُود شریف نہ پڑھنا، بلکہ پڑھنے والوں سے کُڑھنے، جلنے والا عملی مُنافِق ہے۔ ایسے عملی مُنافِق کا علاج دوزخ کی آگ ہے۔

★ **جہنّمی** : حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے کسی غُلام سے درُود شریف سُن پاتے ہیں تو غیظ و غضب میں ڈوب جاتے ہیں۔ ربِّ کریم فرماتا ہے۔ قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ ط غیظ و غضب[1] میں جل مرو۔ دُنیا میں غیظ کی آگ اور قیامت کو جہنّم کی آگ۔ سورۃ آلِ عمران ۱۱۹

★ **ذلیل** : جو اِنکاراً درُود شریف نہ پڑھے وُہ ذلیل ہے۔ قُرآنِ پاک نے مُشرِک اور مُنافِق کو نجس اور ذلیل فرمایا ہے۔ یہ شرعی و قلبی مُنافِق ہیں۔

★ **بخیل** : وُہ جو نہ خُود درُود شریف پڑھے اور نہ دوسروں کو پڑھنے دے۔ یہ ثناءِ مُصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" کا بخیل اور لئیم ہے ؎

بخیل ار بود زاہدِ بحر و بر | بہشتی نباشد بحکمِ خبر

★ **شقی** : فَمِنْھُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ ○ | تو اُن میں کوئی بدبخت ہے اور کوئی نیک بخت۔ سورۃ ہود ۱۰۵

○ فضائل و کمالات، انوار و تجلّیات اور مُعجزات یہ سب درُود شریف میں شامل ہیں اور، خصُوصاً درُود شریف سے اِنکاراً رُوگردانی شقی[2] ازلی ابدی ہونے کی علامت ہے۔ ربُّ العزّت محفُوظ فرمائے۔ سعیدُ الفطرت ہونے کی علامت درُود شریف سے محبّت اور اُس پر مواظبت ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ○ سورۃ طٰہٰ ۴۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ وَعَدَدَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

★ **حدیثِ پاک** : عن ابی الدرداء رضی اللہ ورسولہ عنہ ط حکیمُ الامّۃ فی الصّحابہ "طبرانی"

---

[1] ایسی حالت حسد سے مَردُود و مطرُود، مقہُور و مہجُور، مغلُوب اور مغضُوب بن گیا اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی ط ؎

بمیر تا برہی اے حسُود کیں رنجیست | کہ از مُشقتِ او جُز بمرگ نتواں رُست

[2] کہ اپنی بدبختی و سیہ بختی سے رُوسیہ ہو گیا اور اپنے قلبی و باطنی سیاہی سے نامۂ اعمال سیہ کر لیا۔ منہ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ

Marfat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ عَشْرًا وَّحِیْنَ یُمْسِیْ عَشْرًا اَدْرَکَتْہُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط

فرمایا رسُولُ اللہ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے جس نے مجھ پر صبح دس مرتبہ اور شام دس مرتبہ درُود شریف پڑھا قیامت کے روز میری شفاعت پائے گا۔

○ **تشریح** :- اِس حدیث پاک میں صبح وشام کو قلیل یا کثیر تعداد میں درُود شریف پڑھنے والوں کے لیئے قیامت کے روز شفاعت کی خوشخبری ہے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْھُمْ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیث پاک** : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط "نسائی شریف"

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِی السَّلَامَ ط

فرمایا رسُولُ اللہ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے بے شک اللہ اور اُس کے ملائکہ کرام سیر کرتے ہیں زمین میں وُہ میرے اُمتی کا سلام پہنچاتے ہیں۔

○ **تشریح** : اَللہ ربُّ العزّت نے ملائکہ "سیر کرنے والے" مُقرر کر دیئے ہیں۔ جہاں کہیں بھی کوئی غلام اپنے آقا پہ درُود شریف پڑھتا ہے تو یہ اِس مجلسِ مُبارک میں شریک ہوتے ہیں اور صلوٰۃ وسلام کو بارگاہِ رسالت میں نام بنام پُہنچاتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الرَّسُوْلِ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیث پاک** : عن انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" اِذَا نَسِیْتُمْ شَیْئًا فَصَلُّوْا عَلَیَّ تَذَکَّرُوْا اِنْشَآءَ اللّٰہِ ط
"رَوَاہُ النَّسَائِیُّ"

فرمایا رسول اللہ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے جب تُم کوئی چیز بھول جاؤ پس درُود شریف پڑھو مجھ پر انشاءاللہ یاد آجائے گی۔

○ **تشریح** : نسیان اور ذھُول ایک قسم کے نفسیاتی اَمراض ہیں۔ مرض کی شفاء

سہ نسیان وہ جو حافظہ سے نکل جائے، ذہُول حافظہ میں ہو لیکن توجہ نہ ہو اور سہو دونوں کو شامل ہے۔

Marfat.com

کے لیئے درُود شریف سے بڑھ کر اور کوئی علاج نہیں یہ حکمت نبوی کا نسخہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رِضَاءَ نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیث پاک** : عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

قَالَ اُبَیُّ ابْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْكَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِیْ قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَّ فَھُوَ خَیْرٌ لَّكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِیْ کُلِّھَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمَّكَ وَیُغْفَرُ ذَنْبُكَ ط "بحوالہ ترمذی و زاد المنذری فی الترغیب"

حضرت اُبی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ نے عرض کیا یا رسُولَ اللّٰہ" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" میں آپ پر کتنا درُود شریف پڑھُوں فرمایا جتنا تُو چاہے عرض کیا چوتھائی فرمایا جتنا تُو چاہے اور اگر اِس سے زیادہ کرے تو بہتر ہے۔ عرض کیا تمام وظائف کا نصف فرمایا جتنا تُو چاہے اور اگر زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ عرض کیا میں ہمہ وقت ہی درُود شریف پڑھا کروں گا۔ تو فرمایا رسُولُ اللّٰہ" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے پھر تیرے ہر کام کے لیئے درُود شریف کفائت کرے گا اور تیرے ہر قسم کے گناہ معاف ہوں گے۔

○ **تشریح** : سیدنا اُبَیّ ابن کعب رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ کو ہمہ وقت ہی درُود شریف کا ارشاد ہُوا۔ یہ ذکرِ الٰہ بھی ہے اور ذکرِ مُصطفٰے بھی اَللّٰہ ربُّ العزّت کا فعل اور ملائکہ کرام کا اِس کے حُکم کے تحت عمل۔ بندہ[علہ] کو چاہیئے کہ ربِّ سُبحانہٗ سے اِستکثار کی تمنّا طلبِ کثرت

[علہ] فقیر غفرلہٗ المولیٰ القدیر کا عمل حرمین شریفین ، ۷ رجب المرجب ۱۴۰۹ ہجری المقدّسہ بتوفیقہٖ تعالیٰ یہ رہا کہ بیت اللّٰہ شریف کا طواف کرتے وقت دُعاؤں کی جگہ درُود شریف ہی پڑھا۔ یہی خیال پیشِ نظر رہا کہ درُود شریف سب دُعاؤں سے افضل دُعا ہے اور اَللّٰہ سُبحانہٗ کی خاص بارگاہ میں اُس کے محبُوب کے لئے ایک عظیم تحفہ بھی ہے۔ جو کبھی ردّ نہیں ہوتا۔ اور صحنِ کعبۃ اللّٰہ اور حطیم شریف میں دلائل الخیرات ۱۴۰۲.۱۹۸۹ بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

کرے اور توفیق ارزانی کی دُعا مانگے ۔ یقیناً قبولیت ہوگی ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْکَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ ۲۹ **حدیثِ پاک** : بروایت سیّدنا علی مرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔ "طبرانی معجم کبیر"

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ مَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ" فی روایۃ "الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ" فی روایۃ "اَللّٰھُمَّ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط

فرمایا رسُولُ اللہ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے جو شخص بعد اذان یہ دُعا پڑھے اُس کو قیامت کے روز میری شفاعت نصیب ہوگی ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْہُ مَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ اَوِ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ "روایت" اَللّٰھُمَّ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط

○ **تشریح** : اَللّٰہ ربُّ العِزّت کے پیارے نبی پاک "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے اِس حدیث پاک میں اپنی پیاری اُمّت کو یہ پیاری پیاری دُعا سکھائی ۔ تاکہ اِس دُعا سے میری اُمّت شفاعت سے مُستفیض ہو ۔ وسیلہ ، فضیلہ ، دَرجہ رفیعہ ، مقامِ محمُود کا تو ربِّ کریم نے اپنے حبیبِ کریم "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" سے پہلے ہی وعدہ فرما رکھا ہے یہ مقامِ محمُود ہی مقامِ شفاعت ہے ۔ اِس دُعا سے حضُور "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کو فائدہ پہنچانا نہیں بلکہ خود فائدہ پانا مقصُود ہے ۔ حضُور "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے مُحتاج نہیں اور کائنات ہمہ وقت آپ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کی مُحتاج ہے ۔

بقیہ حاشیہ

کا ختم بھی بتوفیقہٖ تعالےٰ اِسی نیّت سے ہُوا ۔ ربُّ کعبہ نے اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کا صدقہ ۔ کعبۃُ اللہ کے انوار و تجلیات سے نوازے اور ہمارے طواف ، سعی ، تلاوت ، ذکر اور دُعا کو ، دُرود شریف کی برکت سے قبُول فرمائے ۔ "مدینۃُ المنوّرہ" میں اقلیمِ رسالت کے شہنشاہ ، کشورِ نبوّت کے تاجدار صلّی اللہ علیہ وسلّم پہ دُرود شریف ہمہ وقت از خود زبان پہ جاری ، قلب پہ حاوی رہا اور بتوفیقہٖ الاعلیٰ ریاض الجنّۃ اسطوانہ "ابُولُبابہ" ، جمعۃُ المبارک کے مُبارک لمحات میں حضُور علیہ الصّلوٰۃُ والسّلامُ کی حضُوری اور شیخین کریمین کی منظُوری سے یکبارگی دلائلُ الخیرات کا ختم ہُوا ۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تَجِبُ
الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَہْ رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط "جلاءُ الافہام"

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا وَّلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلَیَّ بَیْنَھُمْ اِلَّا کَانَ عَلَیْھِمْ تِرَاۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَھُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَھُمْ ط

فرمایا رسولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے ایک مجلس میں قوم بیٹھی اور اُس نے نہ اللہ سُبحانہٗ کا ذکر کیا اور نہ مجھ پر دُرود شریف پڑھا۔ قیامت کے روز اُس پر حسرت ہوگی اور چاہے تو عذاب کرے اُن کو یا مُعاف کردے اللہ تعالیٰ۔

○ **تشریح** : وُہ مجلس قیامت کے روز باعثِ خُسران ہوگی جس پر اللہ سُبحانہٗ وتعالےٰ کی حمد وثنا اور محبُوبِ پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کی نعت اور صلوٰۃ وسلام نہ ہوگا دُنیا میں موجبِ غضب مانعین اور تارکین صلوٰۃ وسلام کے لیئے عذاب وعتاب۔ مشیّتِ قہاری سے چاہے وُہ عذاب دے یا شانِ غفّاری سے مُعاف فرما دے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ وَمَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : امام ترمذی نے اپنی سُنَن میں نقل کیا۔

بَیْنَھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ ط فَاِذَا قَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہُ فَقَالَ ھَلْ رَجُلٌ اَمَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاٰنَ

حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ ایک آدمی داخل ہُوا اور اُس نے کہا اے اللہ میری مغفرت فرما اور رحم فرما تو فرمایا رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اے نمازی تُو نے جلدی کی نماز کے بعد بیٹھ اور اللہ کی حمد کر جیسے اُس کا حق ہے۔ اور پھر دُرود شریف مجھ پر بھیج پھر دُعا مانگ پس اُس آدمی نے ایسا ہی کیا حمد باری تعالیٰ بیان کی اور دُرود شریف پڑھا تو فرمایا رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم"

Marfat.com

اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُہْ تُجَبْ" اَوْکَمَا قَالَ"
"مآثر الصلوٰت شرح دلائل الخیرات"

اب اے نمازی جو چاہے رَبِّ اغْفِرْلِیْ سے دُعا مانگ قبول ہوگی۔

○ **تشریح** : اِس حدیثِ پاک میں صحابی کو نماز کا صحیح اور کامل طریقہ سکھایا کہ نماز پڑھ کر مولیٰ کریم کی حمد وثنا کر اور پھر درُود شریف پڑھ بعد ازاں بمطابق حدیثِ پاک اُدْعُہْ تُجَبْ دُعا مانگ قبول ہوگی۔ بغیر ذکرِ الٰہ اور درُود شریف نماز نہ مکمل ہوتی ہے اور نہ قبول۔ اِس طریقۂ مسنونہ پر عُلمائے حاضرہ کو عمل کرنا اور کرانا چاہیئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تَنْبَغِی
الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ "اَنَّہٗ قَالَ لَیَرِدَنَّ عَلَی الْحَوْضِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَقْوَامٌ مِّمَّا اَعْرِفُھُمْ اِلَّا بِکَثْرَۃِ الصَّلٰوۃِ وَکُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا وَّشَھِیْدًا ط

فرمایا رسُول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا ملاقات کرے گی ایک قوم مجھ سے حوضِ کوثر پر قیامت کے روز اور مَیں اُن کو بکثرت درُود شریف پہچانوں گا۔ اور مَیں اُن کا شفیع اور گواہ ہُوں گا۔

○ **تشریح** : حضُور شافعِ یومُ النشور ﷺ" درُود شریف پڑھنے والے اپنے اُمتیوں کو حوضِ کوثر پر درُود پاک کے نُور سے پہچانیں گے جو اُن کی پیشانی پر چمک رہا ہوگا جبکہ تارکین، مانعین اِس نُور سے محرُوم ہوں گے۔ درُود شریف کا نُور چہرہ کی رونق دِل کی، آبادی اور قبر میں روشنی ہے۔ آنکھوں کے نُور کی بقا درُود شریف سے ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدَنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ
اَھْلُکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْھَا ط "قولِ بدیع"

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ رَاضِیًا فَلْیُکْثِرِ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ ط

فرمایا رسُول اللّٰہ ﷺ نے جو شخص چاہتا ہے۔ اَللّٰہ ربُّ العزّت خُوشی سے مُلاقات کرے تو اُسے چاہیئے کہ وُہ بکثرت درُود شریف پڑھے۔

Marfat.com

○ **تشریح** :۔ سیدہ اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اللہ ربّ العزت اُس سے راضی ہوتا ہے جو درُود شریف پڑھتا ہے اور درُود شریف پڑھنے والا بھی اللہ سُبحانہٗ پر راضی، جس نے اپنے کمال وفضل سے اُس کو درُود شریف کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ
وَتَرْضَاہُ لَکَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** :

ذُکِرَ فِیْ بَعْضِ الْاَخْبَارِ اَنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اَوِالْاَمَۃَ الْمُؤْمِنَۃَ اِذَا بَدَأَ بِالصَّلٰوۃِ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَالسُّرَادِقَاتُ حَتّٰی اِلَی الْعَرْشِ فَلَا یَبْقٰی مَلَکٌ فِی السَّمٰوٰتِ اِلَّا صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّیَسْتَغْفِرُوْنَ لِذٰلِکَ الْعَبْدِ اَوِالْاَمَۃِ مَاشَآءَ اللّٰہُ ط

"دلائل الخیرات شریف"

بے شک مومن مرد یا مومنہ عورت رسُول اللہ ﷺ پر درُود شریف بھیجتے ہیں تو اُن کے لیئے کھول دیئے جاتے ہیں دروازے آسمانوں کے اور کھڑکیاں عرشِ عظیم تک پس کوئی فرشتہ بھی ایسا نہیں جو درُود شریف پڑھنے والوں کے لیئے ربِّ کریم سے مغفرت نہ طلب کر رہا ہو۔ جب تک اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ چاہے۔

○ **تشریح** :۔ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ کے فرشتے اور تمام اہلُ الارض والسّمآء حتّٰی کہ چیونٹیاں بلوں میں، مچھلیاں دریاؤں، میں اور پرندے اپنے گھونسلوں میں اُس کے لیئے استغفار کرتے ہیں جو بکثرت درُود شریف پڑھتا ہے اور وُہ اس وقت تک بخشش طلب کرتے رہتے ہیں جب تک فضلِ رحمانی اور تائیدِ ایزدی شاملِ حال ہو تاآنکہ وُہ جنّت میں داخل ہو جائے یا جب تک اللہ سُبحانہٗ چاہے۔ "روایت" ایک فرشتہ اُس کی قبر پر تاقیام قیامت کھڑا رہتا ہے اور مغفرت طلب کرتا رہتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الشَّفِیْعِ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** :۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

"از عشرۂ مبشّرہ صحابی"

Marfat.com

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ وَّمَنْ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ط

فرمایا رسُولُ اللہ " صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " نے آئے میرے پاس جبرائیل عَلَيْهِ السَّلَامُ اور عرض کی اے محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ نہیں بھیجتا آپ پر اُمت سے دُرود شریف مگر یہ کہ اُس پر فرشتے ستر ہزار رحمت بھیجتے ہیں اور جس پر فرشتے رحمت بھیجیں وُہ اہلِ جنّت سے ہے۔

○ **تشریح** :۔ حضور " صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " کا اُمّتی دُرود شریف پڑھنے والا جب تک جنّت میں داخل نہ ہو جائے گا ملائکہ کرام اُس کی مغفرت کی دُعا مانگتے رہیں گے۔ عالمِ برزخ کی زندگی میں یہ ملائکہ کرام کی دُعا قائم مقام صدقہ جاریہ سے بڑھ کر ہو گی اور قبر پر رحمتوں کا نزُول ہوتا رہے گا اور اُس کی قبر جنّت کی کیاری بن جائے گی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْعَالِمِ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُ ط "قولِ بدیع"

قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ عَجَبًا رَأَيْتُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِيْ يَزْحَفُ عَلَى الصِّرَاطِ مَرَّةً وَيَجْثُوْا مَرَّةً وَّيَتَعَلَّقُ مَرَّةً فَجَاءَتْ صَلٰوتُهٗ عَلَيَّ فَاَخَذَتْ بِيَدِهٖ فَاَقَامَتْهُ عَلَى الصِّرَاطِ حَتّٰى جَاوَزَهٗ ط " اَوْ كَمَا قَالَ "

فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسُول اللہ " صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں نے ایک عجیب واقعہ دیکھا ہے۔ مَیں نے ایک آدمی کو دیکھا جو میری اُمت سے ہے پُل صراط سے گرنے لگا۔ پھر سنبھلا پھر گرنے لگا تو اُس کے پاس دُرود شریف آیا جو اُس نے پڑھا تھا اور ہاتھ کو تھاما اور پُل صراط سے گزار دیا۔

○ **تشریح** : دُرود شریف کا نُور پُل صراط پر اُس کی مُعاونت اور مدد کرے گا اور وُہ سلامتی سے پُل صراط عبُور کرے گا۔ سیّدنا جبرائیل عَلَيْهِ السَّلَامُ کے پَر بچھانے کی روایت

Marfat.com

بھی ملتی ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَرَسُوْلُہٗ ط ؎

پُل سے گزارو کہ رہ گذر کو خبر نہ ہو جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

☆۔ **حدیث پاک**: روایت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ نَّسِیَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ فَقَدْ اَخْطَأَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ اِنَّمَا اَرَادَ بِالنِّسْیَانِ اَلتَّرْكُ "وَاِذَا كَانَ التَّارِكُ یَخْطِئُ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ كَانَ الْمُصَلِّیْ عَلَیْہِ سَالِكًا اِلَی الْجَنَّۃِ ط

"اَلطَّبَرَانِیْ فِی الْمُعْجَم"

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص درود شریف پڑھنا بھول گیا تو اس نے جنت کے راستہ کو بھلا دیا۔ نسیان کا معنیٰ ترک ہے اور جب ہوا چھوڑنے والا درود شریف کا بھولنے والا جنت کی راہ کا۔ تو ہوا درود شریف بھیجنے والا آپ پر چلنے والا جنت کی راہ کا۔

○ **تشریح**: اس حدیث پاک میں ارشاد ہوا۔ جو شخص درود شریف پڑھنا ترک کر دے وہ صراطِ مستقیم اور جنت کے راستہ سے بھٹک گیا۔ جنت کے راستہ پر گامزن ہونا درود شریف کی برکت سے ہے اور درود شریف جنت میں سیدھا لے جائے گا۔ یعنی درود شریف جنتی بناتا ہے اور جنت کا راستہ دکھاتا اور اس پر قائم رکھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَبِیْبِكَ الْمُصْطَفٰی
وَرَسُوْلِكَ الْمُجْتَبٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیث پاک**:

"شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار"

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ الْقَوَارِیْرِیِّ وَقَالَ مِنْ بَعْضِ الصَّالِحِیْنَ مَاتَ لِیْ جَارٌ نَّسَّاخٌ فَرَاَیْتُہٗ فِی الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَہٗ مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ فَقَالَ غَفَرَ لِیْ فَقُلْتُ فَبِمَ ذٰلِكَ قَالَ كُنْتُ اِذَا كَتَبْتُ

عبید اللہ بن عمر قواریری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ بعض صالحین نے بیان کیا ہمارا ایک ہمسایہ تھا پس میں نے اسے خواب میں دیکھا تو کہا تیرے ساتھ اللہ سبحانہ نے کیا کیا۔ اس نے کہا کہ مجھے بخش دیا۔ پھر میں نے کہا۔ وجہ؟ کہا جب میں اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اِسْمَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ کِتَابٍ صَلَّیْتُ عَلَیْہِ فَاَعْطَانِیْ رَبِّیْ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ فِیْ قَلْبِ بَشَرٍ ط

لکھا تو درود شریف بھی کتاب میں لکھا تھا۔ اِس کے اجر میں ربِ کریم نے مجھے وُہ کچھ عطا فرمایا نہ کسی کی آنکھ نے دیکھا نہ کانوں نے سُنا اور نہ کسی بندے کے دِل میں گزرا۔

○ **تشریح** : ایک صالح کے مرنے کے بعد اُس کی عالمِ برزخ کی زندگی میں بخشش کا ذکر فرمایا اور اُس کو ایسا اِنعام ملا انسان کا وہم و گمان بھی وہاں نہیں پُہنچتا جو فضیلت اور فیض درُود شریف نے عطا کیا خطوط ہوں یا کتب جہاں بھی اسمِ پاک آئے درُود شریف لکھنے کی بہت بڑی سعادت اور فضیلت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ
وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** :۔ بروایت سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَتٰی اَکُوْنُ مُؤْمِنًا قَالَ اِذَا اَحْبَبْتَ اللّٰہَ ط فَقِیْلَ مَتٰی اُحِبُّ اللّٰہَ قَالَ اِذَا اَحْبَبْتَ رَسُوْلَہٗ فَقِیْلَ وَمَتٰی اُحِبُّ رَسُوْلَہٗ قَالَ اِذَا اتَّبَعْتَ طَرِیْقَتَہٗ وَاسْتَعْمَلْتَ سُنَّتَہٗ وَاَحْبَبْتَ بِحُبِّہٖ وَاَبْغَضْتَ بِبُغْضِہٖ وَوَالَیْتَ بِوَلَایَتِہٖ وَعَادَیْتَ بِعَدَاوَتِہٖ وَیَتَفَاوَتُ النَّاسُ فِی الْاِیْمَانِ عَلٰی قَدْرِ تَفَاوُتِہِمْ فِیْ مَحَبَّتِیْ وَیَتَفَاوَتُوْنَ فِی الْکُفْرِ عَلٰی قَدْرِ تَفَاوُتِہِمْ فِیْ بُغْضِیْ اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہٗ ط اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہٗ ط

عرض کیا گیا یا رسُولَ اللہ صلّی اللہ علیک وسلّم میں کیسے مومن ہوں گا فرمایا جب تُو اللہ سُبحانہٗ سے محبت کرے۔ عرض کیا۔ میری کیسے محبّت ہوگی اللہ سُبحانہٗ سے فرمایا جب تُو محبّت کرے اُس کے رسُول سے عرض کیا گیا میری رسُول سے کیسے محبّت ہوگی۔ فرمایا جب تُو آپ کے طریقہ کی اِتباع کرے اور آپ کی سُنّت پر عمل کرے اور آپ کے محبّت کرنے والے سے محبّت کرے اور عداوت کرنے والوں سے عداوت اُن کی محبّت اللہ کی محبّت سے اور اُن کا بُغض اللہ سے بُغض کی وجہ سے ہے اور دوستی اللہ کی دوستی کی وجہ سے اور عداوت، اللہ سے عداوت کی وجہ سے ہے۔ متفاوت ہوتے ہیں لوگ ایمان میں

ط بروایت مؤمنا صادقا ط

Marfat.com

اَلَآ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہٗ ط

تو وہ بُغض میں بھی مُتفاوت ہیں۔

"خبردار اُس کا کوئی ایمان نہیں جس کو اَللہ، رسُول سے مَحبت نہیں" ۳ بار فرمایا"

○ **تشریح** : مومن کی علامت بیان کی گئی ہے کہ مومن کون ہے۔ مومن کی نشانی یہ ہے کہ اَللہ سُبحانہٗ اور اُس کے محبُوب سے مَحبّت رکھے۔ مَحبّت کی نشانی رسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی سُنّت اور اتباع پر صحیح طور پر عامل ہونا ہے جو اَللہ سُبحانہٗ اور رسُول صلی اللہ علیہ وسلم سے مَحبت کرے اُس سے مَحبّت کرے اور جو عداوت رکھے اُس سے عداوت رکھے اور فرمایا خبردار! اُس کا کوئی ایمان نہیں جس کو مَحبت نہیں۔ یہ کلمات طیّبات تین مرتبہ دُہرائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ
مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **حدیثِ پاک** :۔ بروایت سیدنا ابُودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم "مَنْ اٰلُ مُحَمَّدٍ الَّذِیْ اُمِرْنَا بِحُبِّھِمْ وَاِکْرَامِھِمْ وَالْبُرُوْرِ بِھِمْ فَقَالَ اَھْلُ الصَّفَآءِ وَالْوَفَآءِ مَنْ اٰمَنَ بِیْ وَاَخْلَصَ فَقِیْلَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ وَمَا عَلَامَاتُھُمْ فَقَالَ اِیْثَارُ مَحَبَّتِیْ عَلٰی کُلِّ مَحْبُوْبٍ وَّاِشْتِغَالُ الْبَاطِنِ بِذِکْرِیْ بَعْدَ ذِکْرِ اللّٰہِ ط "اوکما قال"

عرض کیا گیا یا رسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آلِ محمد "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کون ہیں جن کی عزّت و اکرام کا ہم حکم دیئے گئے ہیں۔ فرمایا وُہ اہلِ صفا اور اہلِ وفا ہیں جو ایمان لائے اور خالص ہُوئے۔ پس عرض کیا گیا یا رسُولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم اُن کی علامات کیا ہیں۔ فرمایا ایثارِ مَحبّت اپنی محبُوب شئی پر اور باطن کا شُغل میرا ذکر "درُود شریف" اَللہ سُبحانہٗ کے ذکر کے بعد۔

☆ ایک اور روایت میں فرمایا۔

اِدْمَانُ الْاِکْثَارِ مِنَ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ

"شوارقُ الانوارِ فی ذکرِ الصلوٰۃِ علی النبیِّ المختار"
کثرتِ صلوٰۃ و سلام پر ہمیشگی "

○ **تشریح** : بحوالہ تفسیر کبیر لِلامام فخرُ الدّین رازی علیہ الرحمۃ ط آلِ مُحمّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں؟ فرمایا جو ایمان لائے خلوص کے ساتھ اور مَحبّت رکھے اور اکرام و احترام کرے اور ہمیشہ درہمیشہ، اُس کا اشتغالِ باطن مَحبت کے ساتھ درُود شریف کثرت کے ساتھ

Marfat.com

ہو تو وُہ اہلِ سُنّت وجماعت ہے۔ مومن مُتکمل الایمان۔ شہید اور جنتی ہے۔

تحقیق لفظِ آل : "لغوی معنیٰ"۔ اولادِ پاک سیّد الانبیاء، سیّدۃ النّساء، آلِ عبّاس آلِ ہاشم۔ بنو مطلب آلِ جعفر وعقیل وعلی۔ اولاد بناتُ النبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم "تفسیر ثعلبی" جن پر صدقہ وزکوٰۃ حرام ہے۔ سادات کرام، بنو ہاشم رضی اللہ تعالےٰ عنہم ط "شرعی معنیٰ"۔

☆ کُلُّ تَقِیٍّ وَّ نَقِیٍّ فَھُوَ اٰلِیْ ط	ہر گناہ سے بچنے والا اور خدا سے ڈرنے والا وہ میری آل ہے۔
☆ مَنْ سَلَکَ عَلٰی طَرِیْقَتِیْ فَھُوَ اٰلِیْ ط	جو میرے طریقہ سُنّت پر چلا پس وُہ میری آل سے ہے۔

○ جمہور علمائے اہلِ سُنّت وجماعت شکر اللہ مساعیہم کا یہی مسلک ہے۔ لفظِ آل و اَہل دونوں ایک لفظ ہی ہیں۔ بدلیل اٰل کی تصغیر اُہیل ہے۔ اس معنیٰ میں وسعت ہے۔

☆ اہلُ البیت اطہار تین حصّوں میں منقسم ہیں۔ "اصلِ اہلبیت اطہار۔ داخلِ اہلبیتِ پاک۔ لاحقِ اہلبیتِ شریف" (اصالۃً، تبعاً)

قرآنِ پاک : پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیتِ کریمہ ۳۳

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۝	اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کے گھر والو! تم سے ہر ناپاکی دُور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کر دے۔

○ اس آیتِ تطہیر کے مصداقِ اوّل "اصالۃً" ازواجِ مطہرات[1] ہیں اور تبعاً اولادِ پاک[2]

---

[1] ازواجِ مطہرات کا ایمان اور قطعی جنتی ہونا ثابت ہوا جیسے صحابہ عشرہ مبشرہ۔

[2] سیدنا علی مرتضےٰ، سیدہ فاطمۃ الزہراء کی اولاد سید کہلائی وُہ آلِ نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہے نہ کہ آلِ علی"

☆ قیامت تک آپ کی آل پاک کیسی بھی گناہ گار کیوں نہ ہو بالآخر اُن کو توبہ نصیب ہو گی اور خاتمہ ایمان پر ہو گا۔ علاوہ ازیں شرفِ جوار سیّد الابرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کافی ووافی ہے جو کسی صورت زائل نہیں ہوتا وُہ حسنِ خاتمہ اور مغفرت پاتا ہے چہ جائیکہ شرفِ ذاتی خونِ نبوّت" اہلبیتِ نبوّت سے کوئی بھی شخص دُنیا سے انتقال اُس وقت تک نہ کرے گا۔ جب تک نجاستِ معنوی سے پاک نہ ہو لے گا خواہ اُس کا سبب لحوقِ مرض ہو یا صعوبتِ امر بفضلہٖ تعالیٰ"

رجس بہ کفر وضلالت۔ ارتکابِ محرمات، ارادۂ معصیت۔ خصائلِ مکروہ۔ ملکاتِ رذیلہ اور ظلماتِ نفسانیہ وغیرہ

Marfat.com

مُراد ہیں اور احادیثِ پاک کی رُو سے سیدۃُ النساء، سیدُ الاولیاء، سیدُ الشہداء اہلِ بیت میں داخل ہیں۔ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہم نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم "نے اِن چاروں کو اپنی چادر میں لپیٹ کر دُعا فرمائی۔ اَللّٰھُمَّ ھٰؤُلَآءِ اَھْلِ بَیْتِیْ فَطَھِّرْ تَطْھِیْرًا ط آیتِ کریمہ اور یہ دُعا اہلِ بیت کی تطہیرِ شان اور پاکیزگی کی مُبینہ دلیل ہے۔

☆ امامِ اہلسنت اَلشیخ اَبُو منصور ماتُریدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام سے شرفِ نسب کی جو اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ سے نفی کی گئی ہے وُہ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ (سورۃ ھود ۴۶) کی بنا پر ہے کہ وہ مُنافق تھا اور اپنا کُفر چھُپاتا تھا۔ اور کُفر نسب کے شرف کو مٹا دیتا ہے تو اِس سے ثابت ہُوا کہ نسبی قرابت سے دینی قُربت افضل ہے اور قوی۔ لیکن اگر فضلِ ربی سے نسبی قُربت کے ساتھ دینی قُربت بھی ہو تو یہ سب سے افضل اور اقویٰ ہے یعنی سیّد بھی ہو اور مُتقی بھی، قُریشی بھی ہو اور مُتقی بھی۔ فضیلت میں یہی کافی ہے کہ امامت اور خلافت کے لئے قُریشی ہونا شرط ہے۔ بدیں وجہ تیس سال تک کا دورِ خلافتِ راشدہ (علیٰ ہذا القیاس خاندانِ نبوت "ہاشمی" الائمۃ من القریش) کامِلہ تھی بعد ازاں خلافتِ ناقصہ، اَللہ ربُّ العزت نے اپنے محبُوبِ پاک شاہِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلبیت پاک کو یہ شرف عطا فرمایا ہے۔

مسئلہ : سیّدہ کا نکاح غیر سیّد سے اگرچہ عالمِ دین ہی کیوں نہ ہو ادباً نہ کرے اور ایک بے پڑھا سیّد صالح عالمِ دین غیر سیّد سے عزت و شرف میں زیادہ ہے "ھٰذَا مِنْ عِنْدِیْ وَعِلْمُہٗ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَاَتَمُّ" یہ شرف اور فضیلت نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نسب کی بنا پر ہے کاشکہ سادات کرام اپنی وراثتِ علمی و عملی سے وافر حصہ پائیں۔

حدیثُ الحبیب علیٰ صاحِبِھَا اَذْکَی الصَّلٰوۃُ وَاَزْکَی السَّلَامُ ط

کُلُّ حَسَبٍ وَّنَسَبٍ یَّنْقَطِعُ اِلَّا حَسَبِیْ وَنَسَبِیْ "اَوْکَمَا قَالَ"	قیامت کے روز ہر حسب و نسب منقطع ہو جائے گا مگر میرا حسب و نسب۔

○ حسب صفاتی کمالات اور نسب "خونی رشتہ" ذاتی شرف کو کہا جاتا ہے۔

☆ علامہ زُرقانی علیہ الرحمۃ نے شرح مواہب اللدنیہ میں باحادیثِ صحیحہ ثابت کیا ہے کہ جنابہ سیدۃُ النساء بنت سیّدُ الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آلِ پاک شرک اور کفر سے

سے یہ تقویٰ ہے فتویٰ نہیں کہ فقہی اور شرعی لحاظ سے نکاح جائز ہے۔ العبد

Marfat.com

مامُون اور محفُوظ کر دی گئی ہے ۔ سیّدنا فارُوقِ اعظم کا سیّدۃُ النِّسآءِ الجنّۃ کی بیٹی اُمِّ کُلثُوم رَضِیَ اللہُ تعَالےٰ عَنھُمُ سے نکاح قُرابتِ نسَب کی بناء پر تھا اور سیّدنا عُثمان ذُوالنُّورَین رَضِیَ اللہُ تعَالےٰ عَنہُ کے نکاح میں دو صاحبزادیاں سیّدہ رُقیّہ و سیّدہ اُمِّ کُلثُوم رَضِیَ اللہُ تعَالیٰ عَنھُمَا تھیں تو ذُوالنُّورَین کا خطاب پایا ۔ حضُور صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُود بھیجتے وقت آلِ پاک کو بھی شامِل کرنا چاہیئے ۔ بغیر ذکرِ آلِ پاک دُرُود پاک مقطُوع اور بغیر لفظِ سَلام ناقِص ہے اور آل میں ازواجِ مُطہّرات، صحابہ عظام سب شامِل ہیں۔

☆ مُحدِّثِ جلیل ابُوعبدُاللہ حاکم عَلَیہِ الرَّحمۃ نے ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہُمَا سے روایت کی اگر کوئی شخص مقامِ ابراہیم حجرِ اسوَد، درِ کعبۃُ اللہ اور حطیم شریف میں روزہ رکھ کر نمازیں پڑھتا رہے مگر اہلِ بیتِ اطہار سے بُغض رکھے اور اِسی پر مر جائے وُہ جہنّمی ہے ۔

☆ اَلشَّیخ اکبر محیُّ الدّین ابنِ عربی قُدِّسَ سِرُّہُ الاَطہر فرماتے ہیں کہ میں آلِ رسُول صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی تعظیم و تکریم بجالاتا ہُوں خواہ اُن کے اعمال کیسے ہی ہوں کیونکہ بُرے اعمال سے شرفِ نسَب میں کمی نہیں آتی ۔ اور نہ بُرے اعمال سے نسَب مُنقطع ہوتا ہے ۔ ہاں کُفر اور شرک سے قُرآن پاک کی رُو سے نسب مُنقطِع ہو جاتا ہے ۔ لیکن بحمدِہٖ تعَالیٰ صحیحُ العقیدہ سُنّی سادات کو اس سے محفُوظ و مامُون کر دیا گیا ہے ؎

گوہر اگر در خلاب اُفتد ہُماں گوہر است ۔۔۔ غُبار گر بر آسماں رود ہُماں غُبار است

قُرآنِ پاک : پ ۲۶ سورۃُ الحجُرات آیتِ کریمہ ۱۳

اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰىکُمۡ ؕ	بے شک اللہ کے یہاں تُم میں سے زیادہ عزّت والا وُہ جو تُم میں زیادہ پرہیزگار ہے ۔

○ اِس آیتِ کریمہ میں نسَب کی فضیلت کا انکار نہیں پایا جاتا ۔ اس کا مطلب ہے "کسے باشد" سیّد ہو یا غیر سیّد، قُریشی ہو یا ہاشمی، کالا ہو یا گورا، تقویٰ ہی باعثِ اکرام ہے ۔ اگر سیّد مُتّقی ہے تو وُہ نسبتاً دُوسرے غیر سیّد مُتّقی سے بہرحال افضَل ہے ۔ غوثیّتِ عظمیٰ کی مسند سیّدُ السّادات صَلَوٰتُ اللہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیہِ وَآلِہٖ کی آلِ پاک کے لیئے ہی مختص ہے ۔ اور قُربِ قیامت سیّدنا امام محمّد مہدی مَوعُود اس مقام پر فائزُ المُرام ہوں گے ۔

؎ نجیبُ الطّرفین سیّد، امام حسن مجتبےٰ کی اولاد، ہمنام وَالدَین کریمین صَلوٰۃُ اللہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیہِ وَعَلیٰ آبَائِہِ الکِرَامِ وَآلِہٖ ط ۴

Marfat.com

اُن کی پاکی کا خدائے پاک کرتا ہے بیان — آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلبیت
اُنکے گھر میں بے اجازت جبرئیل بھی آتے نہیں — قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اہلبیت

اہلبیتِ پاک سے بیباکیاں گستاخیاں
لعنۃ اللہ علیکم دشمنانِ اہلبیت
" حسن رضا "

☆ اہلِ بیتِ اطہار تین حصوں میں منقسم ہیں۔ اہلبیتِ ولادت[1]، نسبی[2]، سکنی[3]، آل: فضیلتِ آل میں ہر وہ شخص شامل ہے جو نسب[1]، حسب[2] اور نسبت[3]، صحبت[4]، قرب[5]، قریبہ یا بعیدہ سے متصف ہو۔ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ ورسولہ عنہ نے ہر سہ مدارج سے وافر حصہ پایا اس میں اُمتِ مسلمہ کے متقی لوگ بھی اعزازاً و اکراماً شامل ہیں۔ اہلِ بیت۔ عترت اور ذریت ہم معنیٰ ہیں۔ اہلِ بیت کے تینوں اقسام اس فضیلتِ آل میں شامل ہیں اور بعض کو بعض پر فضیلت جزوی ثابت ہے۔

حدیثِ پاک: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

یَا بُنَیَّۃُ اَمَا تَرْضِیْنَ اِنَّکِ سَیِّدَۃُ النِّسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ فِی الدُّنْیَا لَقَدْ زَوَّجَکِ سَیِّدًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ط	اے میری پیاری بیٹی کیا تو راضی نہیں اس سے کہ تو دنیا کی تمام عورتوں کی سردار ہو اور تیرا شوہر دنیا و آخرت میں سب کا سردار۔

☆ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے متعلق فرمایا۔

اِنَّھُمَا سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ط	دونوں میرے بیٹے اہلِ جنت کے سردار ہیں۔

☆ سیدۃ النساء بنت سید السادات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پاک سبطِ رسول اور سید کہلائی یہ صرف فِلْذَۃُ کَبِدِ خَیْرِ الْاَنْبِیَآءِ (جگر گوشہ رسول) "سیدہ" کا نصیبہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خون اور خمیر کی طہارت و نظافت بہت بڑا شرف ہے۔ [1]

یَا اَھْلَ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ حُبُّکُمْ	فَرْضٌ مِّنَ اللّٰہِ فِی الْقُرْاٰنِ اَنْزَلَہٗ
کَفَاکُمْ مِّنْ عَظْمِ الْقَدْرِ اِنَّکُمْ	مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْکُمْ لَا صَلٰوۃَ لَہٗ

سیدنا امام شافعی علیہ الرحمۃ

[1] اے اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھاری محبت اللہ تعالیٰ نے فرض کی اور قرآن گواہ ہے۔ اے اہلبیت تمھاری عظمتِ شان کے لیے یہی کافی ہے کہ جو تم پر درود شریف نہ پڑھے۔ اس کی نماز نہیں۔ " خاکپائے اہلبیت پاک سلمہ ربہ ط

Marfat.com

☆ بناتِ مُطہّرات اور اُن کی اولاد پاک بھی اِس میں شامل ہے۔

دُعائے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط بروایت حضرت اُسامہ ابنِ زید رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُمَا ط

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّھُمَا ط	اے اللہ! مَیں اِن سے مَحبّت کرتا ہُوں تُو بھی اِن سے مَحبّت فرما اور اُن سے بھی مَحبّت فرما جو اِن سے مَحبّت رکھے
سیّدہ، زاہرہ، طیّبہ، طاہرہ	جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
پارہ ہائے صُحُف، غُنچہ ہائے قُدُس	اہلِ بیتِ نبوّت پہ لاکھوں سلام

اصطلاح پنجتن پاکؑ :- لِیْ خَمْسَۃٌ اُطْفِیْ بِھَا حَرَّ الْوَبَآءِ الْحَاطِمَۃ

☆☆☆☆☆ اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَاَبْنَاھُمَا وَالْفَاطِمَۃ

○ لفظِ پنجتن پاک شرعی نہیں عجمی ہے اور اِس کو صرف اِن چار میں حصر کرنا بھی چنداں صحیح نہیں کہ اِن نفوسِ قدسیّہ کے علاوہ کوئی اور پاک نہیں حضورؐ "صلی اللہ علیہ وسلم" تمام مُطہّرین اور ظہورِ فیکُون کے رسُول اور مُزکّی ہیں اور وَیُزَکِّیْھِمْ کی صفت سے کما حقہٗ مُتّصِف آپ کے حلقۂ ارادت اور عقیدت میں جو بھی آگیا وُہ ظاہراً، باطناً پاک ہوگیا۔ (سورۃ اٰل عمران ۱۶۴)
اور جس کو اپنے قدومِ میمنت سے نوازا اُس کو پاک سے پاک تر کر دیا۔ لہٰذا قرآنِ پاک اور احادیثِ پاک کی رُو سے چار یار پاک، پنجتن پاک، عشرہ مُبشّرہ پاک، صحابۂ مہاجرین پاک، انصار پاک اور اہلِ قُبا پاک اور ازواج پاک صحابیّہ بیبیاں پاک، غوث پاک امام پاک تا آنکہ مومن بھی پاک ہیں۔ ان سب کی پاکیزگی اپنے اپنے مدارج کے لحاظ سے ہے ؎

☆ اوّلاً اللہ سُبحانہٗ نے وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا (سورۃ الاحزاب ۳۳) سے ازواجِ مُطہّرات کو نوازا۔
☆ ثانیاً دُعائے فَطَھِّرْ تَطْھِیْرًا سے اِن چاروں کو بھی چادرِ تطہیر میں شامل فرما دیا گیا۔
☆ ثالثاً وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَ (سورۃ التوبہ ۱۰۸) سے صحابہ قبا کو طہارت اور نظافت سے سرفراز فرمایا۔
☆ ایک روایتِ حدیث میں سیّدُ الارض والسّماء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
○ مَیں فرش عرش والوں کا رسُول ہُوں میرے دو وزیر فرش پر ہیں۔ سیّدنا ابوبکر صدیق اکبر اور سیّدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْھُمَا اور دو عرش پر سیّدنا جبرائیل امین، سیّدنا میکائیل عَلَیْھِمَا السَّلَام لہٰذا حضورِ سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم جب اِن چاروں کے

۶ رجس، نجس سے مبرّا، مُنزّہ۔

Marfat.com

☆ گھر میں جلوہ گر ہوں تو سیدۃ النساء، سید الاولیاء، سید الشہداء یہ پنجتن پاک
☆ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہوں تو صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، علی مرتضیٰ یہ پنجتن پاک
☆ عرش پر رونق افروز ہوں تو جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل یہ پنجتن پاک
☆ انبیاء و رسل میں جلوہ گر ہوں تو آدم، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ یہ پنجتن پاک
☆ آئمہ طریقت میں نور افشاں ہوں تو نقشبندی، قادری، چشتی، سہروردی یہ پنجتن پاک
☆ آئمہ مجتہدین میں جلوہ افروز ہوں تو امام اعظم، امام مالک، امام شافعی، امام احمد یہ پنجتن پاک
☆ نور کا ظہور اربعہ عناصر میں ہو تو خاک، آب، باد، آگ یہ بھی پاک

"عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ" یہ سب اپنے اپنے مقامات اور درجات کے لحاظ سے طہارت، نظافت اور شرافت سے متصف ہیں لیکن درجہ و مقامات میں متفاوت ہیں۔ پہلے معنیٰ میں امتِ مرحومہ سے پنجتن پاک کی افضلیت نسبی لحاظ سے ثابت ہے، اور ہمارا ایمان اور ترجیحاً یہ پہلا معنیٰ مقصود۔

○ حضرت ابو ذکریا یحییٰ بن معاذ رازی قدس سرہ الغفاری سے کسی علوی نے پوچھا۔ تم اہلبیت اطہار یکے از اولیاء متقدمین کے حق میں کیسا خیال رکھتے ہو تو فرمایا میں بھلا کیا، عرض کروں کہ جو وحی کے پانی سے سیراب[1] ہوا اور اس سے بجز مشک ہدائیت اور خوشبوئے طہارت کے کیا سونگھا جا سکتا ہے تو علوی نے اس کی قدردانی کرتے ہوئے فرمایا۔

اِنْ زُرْتَنَا فَبِفَضْلِكَ وَاِنْ زُرْنَاكَ فَلِفَضْلِكَ فَلَكَ الْفَضْلُ زَائِرًا اَوْ مُزَوَّرًا ط "حرزِ ثمین بحوالہ گلزارِ جمالیہ"	اگر تو ہماری زیارت کرلے تو یہ تیری فضیلت ہے اور اگر ہم تیری زیارت کریں تو یہ بھی تیری فضیلت ہے۔ "زائر ہو یا مزور"۔

○ امتِ مسلمہ میں عوام و خواص، اصاغر و اکابر، علماء و مشائخ اور جملہ مؤمنین سادات کرام کی حسب و نسب اور سیادت کی بناء پر تعظیم و اکرام کرنا جزوِ ایمان سمجھتے ہیں۔

[1] شرفِ خون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ۸ھ غزوۂ موتہ "ملکِ شام" کے شہداء حضرات جعفر طیار، زید بن حارث، عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خبر مدینہ منورہ میں حضور نے دی اور فرمایا جعفر طیار اپنے نوری بازوں سے اڑ کر جنت میں جا رہے ہیں اور پیچھے پیچھے ابن حارث، ابن رواحہ رضی اللہ عنہما۔ خیال آیا جہاد میں برابر تھے اور پھر جعفر طیار آگے آگے چہ حکمت دارد؟ وحی آئی محبوب! صلی اللہ علیہ وسلم جعفر طیار کا خون آپ کے خون سے ملتا ہے۔ "رواہ حاکم مستدرک" بیش بشر ۱۲ منہ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

☆ لفظِ عَلٰی کے بغیر درُود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نہ پڑھے۔ عَلٰی کے ساتھ آل کا ذکر درُود شریف میں سُنّتِ[1] ماثور ہے۔ آئمہ مُحدّثین کرام کا صلی اللہ علیہ وسلم پر اکتفا کرنا بایں وجہ صحیح ہے کہ وُہ آل و نبی کو کنفسٍ وَّاحِدَۃٍ[2] سمجھتے تھے۔ بدلیل جلیل آیتِ مُباہلہ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ ط

دست بدامانِ آل زن کہ نباشد جُز بہ مُحمّدؐ مآل و آلِ مُحمّدؐ "صلی اللہ علیہ وسلم"
بصدق و صفا تواں گشت جامیؔ غُلامے غلامانِ آلِ مُحمّدؐ "صلی اللہ علیہ وسلم"

حدیثِ پاک : بروایت اَبِیْ ذَرِّ غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

مَنْ اَخْلَصَ لِلّٰہِ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا اِنْفَجَرَتْ مَنَابِیْعُ الْحِکْمَۃِ مِنْ قَلْبِہٖ عَلٰی لِسَانِہٖ ط

جو شخص خالصًا لِلّٰہ چالیس[3] صُبحیں کرے تو اُس کے قلب سے زُبان پر حکمت کے چشمے اُبلیں گے۔

○ لہٰذا چالیس[4] مُبارک عدد کے مطابق یہ چالیس[5] احادیثِ مُبارکہ متعلّقہ درُود شریف نقل کی گئیں جو مزید فضائلِ درُود شریف چاہے تو کتُبِ احادیث کی طرف رجُوع کرے جو طُرقِ مُتعدّدہ اور اسانیدِ مُختلفہ سے بکثرت مَروی ہیں۔ فَمَنْ شَآءَ فَلْیَرْجِعْ ثُمَّہٗ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

[1] یُوں پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

[2] پ۳ سورۃُ اٰلِ عمران آیتِ کریمہ ۶۱۔ فرما دو آؤ ہم بُلائیں اپنے بیٹے اور تمھارے بیٹے اپنی عورتیں اور تمھاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمھاری جانیں۔ نجران کے نصاریٰ کے ساتھ مُباہلہ میں سیّدُ الانبیاء کی گود میں سیّدنا حُسین کریم، دستِ مُبارک میں سیّدنا حسن مُجتبےٰ کا ہاتھ اور سیّدۃُ النسآء فاطمۃُ الزّہرا اور سیّدُ الاولیاء علی مُرتضےٰ پیچھے پیچھے تھے۔ ایک مرتبہ سبطِ رسُول سیّدنا امام حسنؓ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ الکریمؓ سے کسی اَموی نے کہا آپکو ابنِ رسُول کہا جاتا ہے حالانکہ آپ ابنِ علی ہیں تو آپ نے فِی الفور فرمایا ابنِ رسُول تو ہمیں قُرآنِ پاک نے فرمایا ہے اور یہ آیتِ پاک پڑھی کہ یہاں اَبْنَآءَنَا سے مُراد ہم ہی تو ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط " ۔ بحرُ العلوم حضرت اعلیٰ پیر سیّد مہر علی شاہ رحمۃُ اللہ علیہ"

Marfat.com

روضۃ الثانیہ باب ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آدابُ الصّلوٰۃِ والسّلام

سحری کو چمن میں جو گرتی ہے شبنم تاکہ پتہ پتہ کرے باوضو یاد تیری

☆ باوضو پڑھنا[1] وضو کے فضائل

احادیثِ مبارکہ:- رسولِ مطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

○ دُمْ عَلَی الْوُضُوْءِ یُحِبُّكَ حَافِظُكَ ط ہمیشہ باوضو رہو۔ تمہارا محافظ تمہیں درست رکھے گا۔ رواہ البیہقی"

☆ اَلْوُضُوْءُ سِرٌّ مِّنْ اَسْرَارِ اللّٰهِ	وضو اسرارِ الٰہی سے ہے۔
اَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ ط	وضو ایمان کا جز ہے
☆ اَلْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ[2]	وضو نماز کی کنجی ہے۔
اَلْوُضُوْءُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ ط	وضو جنت کی کنجی ہے۔
☆ اَلْوُضُوْءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ ط	وضو مومن کا ہتھیار دشمنانِ جنی، انسی اور سحر کے
وضو:- نظافت فرضیہ، طہارت شرعیہ:-	لئے ڈھال اور ایمان کا قلعہ ہے۔

[1] بے وضو درود شریف پڑھنا ادب کے خلاف ہے۔ سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ آپ روزانہ قصیدہ بردہ شریف اس غرض سے بطور وظیفہ پڑھتے کہ سرکار سلطان الانبیاء والرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو تو حصولِ مقصد پاتے۔ کسی محرمِ راز سے کہا تو انہوں نے فرمایا قصیدہ بردہ شریف کا ہی درود شریف اوّل و آخر پڑھا کرو۔ آپ نے ایسا کیا تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے شرف یاب ہو گئے آپ ہمیشہ باوضو رہتے اور اسمِ پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بے وضو نہ لیتے۔ اولیاءِ عظام، علماءِ اعلام اور مسلم سلاطین مثلاً سلطان ناصر الدین محمود دہلوی علیہ الرحمۃ جیسے اولیاء بادشاہ کا اس پر عمل رہا ہے۔ آپ کا ذاتِ نبوت سے عقیدت کا یہ عالم تھا کہ فرماتے ہیں "شرم آمد کہ بے وضو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم بر زبان رانم" تو آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے نوازے گئے۔ "تاریخ فرشتہ ج"

[2] صلوٰۃ کے تین معنی ہیں۔ نماز۔ دعا۔ درود شریف وضو ان تینوں کے لیے مفتاح ہے۔

Marfat.com

☆ لَا یُحَافِظُ الْوُضُوْءَ اِلَّا مُؤْمِنٌ

نہیں حفاظت کرسکتا ہمیشگی وضو پر مگر مومن۔

☆ اِنَّ اُمَّتِیْ غُرٌّ مُحَجَّلِیْنَ مِنْ اَنْوَارِ الْوُضُوْءِ[1] ط

بے شک میرے اُمتی کے انوارِ وضو سے "سر چہرہ پیشانی ہاتھ پاؤں" منوّرا ور چمکتے ہوں گے۔

☆ تَبْلُغُ الْحِلْیَۃُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ تَبْلُغُ الْوُضُوْءُ ط

مومن کے جن اعضاء پر وضو کا پانی مس ہوگیا اُن کو نور کا زیور پہنایا جائے گا۔

☆ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَا مِنْ جَسَدِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ الْاَظْفَارِ

جس نے سُنّتِ مُطہرہ پر وضو کیا اُس کے ہر اعضاء وضو سے حتّٰی کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ دُھل جائیں گے۔

☆ وضو سے ظاہر و باطن کی پاکیزگی اور تزکیۂ نفس نصیب ہوتا ہے۔

☆ وضو کرتے وقت ملائکہ نور کی چادر تانتے ہیں اور وہ نورٌ علیٰ نور بن جاتا ہے۔

☆ وضو مسواک سے سکراتُ الموت میں آسانی، نزع میں زبان پر کلمہ طیبہ، اور پل صراط پر نور ہوگا۔

○ طَیِّبُوْا اَفْوَاھَکُمْ بِالسِّوَاکِ وضو میں سر کا مسح کرتے وقت درود شریف پڑھنا لاعلاج دماغی امراض کا علاج ہے۔"

☆ ایک روایتُ الحدیث میں رسولِ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ ط

اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں پڑنے کا خیال نہ ہوتا تو میں نماز کے ہر وضو میں مسواک کا حکم دیتا۔

○ وضو نعمت غیر مترقبہ ہے اور مومن کے اعضاء کی توبہ ہے "تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ"

پھولوں کو آئے جس دم شبنم وضو کرانے — رونا میرا وضو ہو نالہ مری دعا ہو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوِّرَتْ مِنَ الْمَآءِ الْوُضُوْئِیِّہِ الْوُجُوْہُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

[1] اللہ سبحانہٗ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہمیشہ باوضو رہنے کا فرمایا کہ مصیبت و حادثہ سے حفاظت میں رہو گے وضو پر وضو نورٌ علیٰ نور ہے اسکے فوائد و انوار دنیا و آخرت دونوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ تحفۂ خداوندی ہے۔

☆ وضو پر مواظبت اور محافظت مومن کے ایمان کی علامت اور اولیاء اللہ کا شعار ہے۔ اجلّہ اولیاءِ عظام کا معمول ہے۔ کم کھانا، کم سونا اور کم بولنا اور ہمیشہ باوضو رہنا، تیمم وضو کا نعم البدل ہے اور فضائل عظیمہ کا حامل ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

☆ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ط کے تحت محض رضاءِ خُدا اور رضاءِ مُصطفٰے ہو۔ "عزّوجلّ وصلی اللہ علیہ وسلم"

☆ زُبان سے آہستہ آہستہ بصَد ذَوق وشَوق اور حضورِ قلب سے پڑھنا۔

☆ حواسِ ظاہریّہ اور باطِنیّہ کو دُنیاوی خیالات سے پاک رکھنا۔

☆ محض امتثال لِاَمرِ اللہ اور محبّت لِرسُولِ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے خیال سے پڑھنا۔

☆ پاکیزہ جگہ اور پاکیزہ لباس ہو۔

☆ رقتِ قلب کے ساتھ حقِّ غلامی اَدا کرنے اور شفاعت کی اُمید سے پڑھنا۔

☆ خشُوع وخضُوع کے ساتھ بارگاہِ مُصطفوی "صلی اللہ علیہ وسلم" کی عظمتِ شان کا خیال رکھنا۔

☆ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو حاضِر ناظِر جان کر پڑھے تاکہ دِل آپ سے محبّت پکڑے اَور تصوّر کرے کہ مَیں روضۂ اطہر پر بیٹھا دُرود شریف پڑھ رہا ہُوں اَور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" میرا دُرود شریف بنفسِ نفیس سماعت فرما رہے ہیں۔

☆ قبلہ رُو، دوزانو بیٹھ کر پوری توجُّہ اور انہماک سے پڑھے اور اَدب کا خاص خیال رکھے۔

"ادَب تاجیست از فضلِ الٰہی بنہ برسر برو ہر جا کہ خواہی"
از خُدا خواہیم توفیقِ اَدب بے اَدب محرُوم ماند از فضلِ ربّ

"تلک عشرۃ کاملۃ"

دُرود شریف پڑھنے کے مقامات

ہزار بار بشویم دہن بمشک وگلاب ہنُوز نامِ تو گُفتن کمال بے ادبی است

نیّت:۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ نَوَیْتُ بِصَلٰوتِیْ عَلَی النَّبِیِّ "صلی اللہ علیہ وسلم" اِمْتِثَالًا لِاَمْرِكَ[۲] وَتَصْدِیْقًا لِّنَبِیِّكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ "صلی اللہ علیہ وسلم" وَّمَحَبَّةً فِیْهِ وَشَوْقًا اِلَیْهِ وَتَعْظِیْمًا لِّقَدْرِهٖ فَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ بِفَضْلِكَ یَا رَبِّیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بِجَاهِ طٰهٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ط

۱۰

[۱] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰی "صحیح البخاری"

[۲] پروردگارِ عالم نے دُرود شریف کا حکم۔ عالمِ عُلوی، عالمِ سُفلی، عرب وعجم، شمالاً جنوباً، شرقاً غرباً، بحر وبر، خشک وتر، عرش وفرش، قربِ استوٰی اور خریفِ اَقلام میں نشر فرما دیا ہے۔ اِس ہفت کشور میں ہر جگہ اور "ماوراءُ النہر تا ماوراءُ القطر"

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

یُصَلِّیْ عَلَیْہِ اللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ بِھٰذَا بَدَأَ لِلْعَالَمِیْنَ کَمَالُہٗ

حدیثِ پاک : رسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔

۱۔ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَیَّ فَاَحْسِنُوْا صَلٰوتَکُمْ ط عـ۱ | جب تم مجھ پر درُود شریف بھیجو تو حسین کرو اپنے درُود وسلام کو۔

○ یعنی آہستہ آہستہ۔ صحت لفظی اور حضورِ قلب کے ساتھ بآداب پڑھنا، حُسنِ صلوٰۃ ہے یہ مقاماتِ اجابت ہیں۔ جس دُعا کے ساتھ درُود شریف پڑھا جائے وُہ بفضلہٖ تعالیٰ کبھی رد نہیں ہوتی اور ہمیشہ شرفِ قبولیّت پاتی ہے۔

۲۔ مُرشدِ کامل کی زیارت پر | ۳۔ آذان سے قبل اور بعد عـ۲

۴۔ مسجد میں داخلہ اور خارجہ کے وقت | ۵۔ وُضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھ کر

۶۔ وُضو کرتے وقت "لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیَّ" سے کامل وُضو مُراد ہے۔

۷۔ تیمُّم کرتے وقت۔ | ۸۔ لباس دھوتے اور پہنتے وقت

۹۔ جُبّہ پہنتے وقت | ۱۰۔ دستار باندھتے وقت

۱۱۔ نماز کی نیّت سے پہلے | ۱۲۔ بروز جمعۃ المبارک "بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ" عـ۳

۱۳۔ نمازِ پنجگانہ تشہُّد میں | ۱۴۔ دُعا کے اوّل، آخر

۵

بقیہ حاشیہ

ہمہ وقت "کوئی لمحہ خالی نہیں جاتا" درُود شریف پڑھا جا رہا ہے۔ اور یہ ہے وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ○ (سورۃ الانشراح ۴) کی تفسیر کہ فرمایا محبُوب جَعَلْتُکَ ذِکْرًا مِّنْ ذِکْرِیْ ط (حدیث قدسی شریف) میں نے تجھے اپنا ذکر بنایا۔ محبُوب تیرا ذکر، میرا ذکر۔

عـ۱ ہر سعید مومن کے ساتھ رُوحِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" ہوتی ہے۔ جس کی توجُّہ سے وُہ بالاستقامۃ درُود شریف پڑھتا اور عملِ صالح کرتا ہے ہر مقام پر ہمہ وقت درُود شریف پڑھنا غلامی کا ثبوت ہے۔ تاہم چند ایک مقامات خصوصی بیان کئے ہیں تاکہ ان مقامات مُقدّسہ پر غفلت میں نہ رہے اور شغلِ درُود شریف سے دِل کو مُصفّیٰ اور مُجلّیٰ کرے اور حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی یاد کو تازہ رکھے۔ درُود شریف کا پڑھنا ہی قبولیّت کی علامت ہے۔

عـ۲ افضل طریقہ یہ ہے۔ درُود شریف پڑھ کر ذرا سا توقّف کرے بعد ازاں کلماتِ آذان پُکارے۔ کہ فی زماننا مُعاندین نے اس مسئلہ کو مُختلف فیہ بنا دیا ہے۔ جو محض اعتراض اور انقباض پر مبنی ہے۔ ۱۲ منہ غُفرلہٗ

عـ۳ غُدُوّ طلوعِ فجر تا طلوعِ آفتاب، اٰصال عصر تا غروبِ آفتاب۔ یہ قبولیّت کی گھڑی درُود شریف کیلئے موزُون تر ہے۔

Marfat.com

۱۵- پنجگانہ نماز کی ادائیگی کے بعد دُعا سے پہلے
۱۶- خطبہ میں
۱۷- نمازِ جنازہ میں
۱۸- تلاوت کے وقت
۱۹- ذکر و فکر تسبیح و تہلیل اور تکبیر کے وقت
۲۰- علی الصّباح علی المسآء و العشآء
۲۱- کھانا کھاتے پانی پیتے وقت
۲۲- تعلیم و تعلّم کے وقت
۲۳- حفظِ قرآنِ پاک کے وقت
۲۴- درسِ قرآنِ پاک اور حدیثِ پاک کے وقت
۲۵- محفلِ میلاد میں نعت سے پہلے
۲۶- چاند نظر آنے پر
۲۷- روزہ کی سحری اور افطاری کے وقت
۲۸- کھجور اور پھل کھاتے وقت
۲۹- زکوٰۃ دیتے۔ لیتے وقت
۳۰- سفر اور حضر میں
۳۱- چاند۔ سورج گرہن کے وقت
۳۲- دوا کھاتے وقت۔
۳۳- وصیت لکھتے وقت
۳۴- میّت کو قبر میں رکھتے وقت
۳۵- ایصالِ ثواب کے وقت درود تاج پڑھے
۳۶- فتویٰ نویسی کے وقت
۳۷- قرضہ کی ادائیگی کے لیئے
۳۸- کسی چیز کے عطا ہونے پر
۳۹- کامیابی اور کامرانی کے وقت
۴۰- میّت کے سرہانے کلمہ طیّبہ کے بعد
۴۱- حادثہ کے وقت
۴۲- خوفِ طوفان یا زلزلہ کے وقت
۴۳- کوئی حاجت پیش ہو
۴۴- مُفلسی اور غریبی سے نجات کے لیئے
۴۵- کسی چیز کے گم ہونے پر
۴۶- انشراحِ صدر اور فتوحِ قلبی کے لیئے
۴۷- روحانی قلبی قبض کے لیئے
۴۸- رزقِ محبّت، ادب کے لیئے
۴۹- اللہ تعالیٰ کی نصرت اور رحمت کے لیئے
۵۰- پیر کامل کی تلاش کے لیئے
۵۱- جنگل میں رستہ بھول جائے تو
۵۲- تہمات اور ظلم سے بچنے کے لیئے
۵۳- عام وبا، یا طاعون کے وقت
۵۴- درجۂ قبولیّت اور قطبیّت کے لیئے
۵۵- اچانک مصیبت پڑنے پر
۵۶- شدت کی پیاس پر
۵۷- لاعلاج مرض کے لیئے خصوصاً یرقان "
۵۸- بھول جانے کے وقت
۵۹- حقوق العباد کی ادائیگی کے لیئے
۶۰- کتب کی تالیف و تصنیف پر لکھے اور پڑھے

ے وہ مسبّب الاسباب، سبب پیدا فرما دے گا۔

Marfat.com

۶۱- حقِّ غلامی کی ادائیگی کے لئے
۶۲- ہنگامی حالات میں
۶۳- جنگ کے وقت اور حادثہ عظیمہ کے وقت اچانک مصیبت میں گرفتار ہونے پر پڑھے۔
۶۴- لڑائی جھگڑا کے وقت
۶۵- غصّہ کے وقت
۶۶- ملاقات میں مصافحہ اور معانقہ کے وقت
۶۷- ناگاہ ہنگامہ خیز خبر پر
۶۸- مسرّت اور خوشی کی اچانک خبر پر
۶۹- پاؤں سُن ہونے پر
۷۰- کان بجنے پر
۷۱- آنکھ پھڑکنے پر۔
۷۲- پریشانی کے وقت
۷۳- مناظر روضۂ اطہر دیکھنے کے وقت
۷۴- آثارِ نبوی کی زیارت پر
۷۵- اسمآء پاک سُننے اور پڑھنے پر
۷۶- کعبۃ اللہ پر پہلی نظر پڑنے پر
۷۷- حجرِ اسود کا بوسہ یا استلام کے وقت
۷۸- طوَاف میں
۷۹- سعیِ صفا، مروہ کے وقت
۸۰- آبِ زمزم پیتے وقت
۸۱- عمرہ و حج پر خصوصاً طواف میں
۸۲- مشعرُ الحرام میں تکبیرات کے بعد
۸۳- میدانِ عرفات میں
۸۴- بلدُ الامین میں داخل اور خارج پر
۸۵- جبلِ رحمت، نور، ابُوقبیس پر
۸۶- حطیم، مُلتزم باب کعبہ پر
۸۷- میزابِ رحمت، رُکنِ یمانی پر
۸۸- جنّتُ البقیع جنّتُ المعلّٰی اور جنّتُ القُباء میں حاضری کے وقت بالالتزام پڑھے۔
۸۹- مدینہ منوّرہ کے داخلہ، خارجہ کے وقت اور شہر مبارک کے آثار مبارکہ کی زیارت پر پڑھے
۹۰- روضۂ اطہر پر نظر پڑے
۹۱- مسجد نبوی باب السّلام سے داخلہ کے وقت
۹۲- ریاضُ الجنّۃ میں
۹۳- منبر منیف، محراب شریف کے پاس
۹۴- مواجہہ شریف افضل ترین مقامات سے ہے۔ یہاں صیغۂ مخاطب سے بصد آداب پڑھے۔
۹۵- مقاماتِ مقدّسہ، مساجد، باغات، پہاڑ پر نظر پڑے
۹۶- بابِ جبریل میں مؤدّبانہ کھڑے ہوکر۔ یہ مقام خصوصی درود تاج شریف کا ہے
۹۷- اِشْرَبُوا الْحَلِیْبَ صَلُّوا الْحَبِیْبَ دودھ پیو اور درود شریف پڑھو
۹۸- گھر میں داخل ہو تو صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پڑھے کہ اَنَّ رُوْحَ مُحَمَّدٍ اور گھر میں کوئی نہ ہو۔

Marfat.com

حَاضِرَۃٌ فِی بُیُوْتِ الْمُؤْمِنِیْنَ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط

۹۹- گلاب کا پھول دیکھتے، سونگھتے وقت اور خوشبو لگاتے وقت درود شریف پڑھے کہ حضور طیب طاہر "صلی اللہ علیہ وسلم" کا پسینہ جہاں گرا وہاں گلاب کا پودا پھوٹا تھا۔

☆ ایک روایت الحبیب علیہ اطیب التحیۃ والثناء میں فرمایا۔

○ سفید گلاب کا پھول میرے پسینہ سے اور سرخ گلاب جبرائیل علیہ السلام کے پسینہ سے اور زرد رنگ کے گلاب کا پھول "چمپا" براق کے پسینہ سے پیدا ہوا۔ بدیں وجہ فرمایا گلاب کے پھول میں میرے پسینہ کی خوشبو ہے۔ تو یہ سارے پھولوں کا سردار کہلایا۔

☆ السیدی ابو عبداللہ احمد بن مرزوق علیہ الرحمۃ "از اعاظم مشائخ دیارِ مغرب" سے مروی ہے۔

○ ہم بحرِ ہند میں سفر کر رہے تھے۔ تیز ہوائیں چلنے لگیں اور سمندر میں موجیں ابھرنے لگیں۔ ہم ایک جزیرہ میں ٹھہر گئے تو وہاں ہم نے ایک نفیس ترین گلاب کا پھول دیکھا جس کی تیز بھینی بھینی خوشبو تھی اس پر خطِ سفید سے لکھا تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" ابوبکر الصدیق، عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما میرے دل میں خیال گزرا کسی نے خود نہ لکھ دیا ہو تو ہم نے ایک پھول اور دیکھا جو ابھی پورا نہ کھلا تھا اور نہ پھیلا تھا۔ تو اس میں بھی اسی طرح سے لکھا ہوا پایا۔

☆ ابو البشر سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام جب جنت سے زمین پر آئے تو آپ روتے رہے۔ آپ کے آنسو جہاں جہاں زمین پر گرے تو وہاں صندل، عود، رطب پیدا ہوا۔ اور ام البشر سیدہ حوا رضی اللہ عنہا کے آنسوؤں سے لونگ کی خوشبو پھیل گئی۔ یہ سب خوشبویات حضور طیب المطیبین "صلی اللہ علیہ وسلم" سے ہیں اور ہر کسی میں اپنے اپنے مدارج کے لحاظ سے ظہور پذیر ہوئیں جیسے ہرن سے مشک نافہ۔ اور پھول میں خوشبو۔ "دلائل الخیرات"

○ ہجر کے لمحات میں عاشقوں کے دل گلاب کے پھول کو دیکھ کر اور سونگھ کر تسلی پاتے ہیں کہ اس میں محبوب کی خوشبو ہے۔ گلاب کے پھول نے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کے پسینہ کو اپنی نازک پتیوں میں نہایت لطیف انداز سے اپنے اندر بسا رکھا ہے۔

۵

ع۱ شیخ المحدثین امام اجل الشیخ علی نور الدین حلبی قدس سرہ الجلی والخفی کی تصنیف لطیف (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

Marfat.com

☆ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے تو اُس وقت آپ ذکرِ محبوب محمد مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" میں رطب اللسان تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے آگے بڑھ کر ادب سے گلاب کا پھول پیش کیا اور عرض کیا حاضریِ بارگاہ کے ارادہ سے آرہا تھا راہ میں ایک عالی شان باغ "جنّت" کو دیکھا تو گلاب[1] کے پھول عجیب بہار میں تھے تحفہ کے طور پر ایک پھول لے آیا۔ جب آپ نے سونگھا تو محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کے پسینہ کی خوشبو نے ہجر کو تیز تر کر دیا اور اسی حالت میں پھول کو سونگھتے ہی رُوحِ مشتاق قفسِ عنصری[2] سے پرواز کر کے جنّت الفردوس میں چلی گئی یہ ایک گلستانِ ابراہیمی کے پھول "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خوشبو تھی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

○

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

○

بقیہ حاشیہ

تعریفُ اَھْلِ الْاِسْلَامِ وَالْاِیْمَانِ بِاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْلُوْا مِنْہُ زَمَانٌ وَّلَا مَکَانٌ طے اِس لَا یَنْحَلّ مسئلہ کو حل کر دیا نیز مُلّا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری نے شرح الشفاء میں بروایت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما تحریر کیا ہے۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی رُوح، سید الارواح "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے۔ ہر اہلِ اسلام کے گھر میں رُوحِ محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" جلوہ گر ہوتی ہے۔ لہٰذا جب حجرہ یا گھر میں داخل ہو تو کہو اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ مومن کا یہ مبارک اور پاکیزہ تحفہ اپنے محبوب رسول کی بارگاہ میں اَللّٰہ ربُّ العزّت کی عنایت بے غایت سے ہے۔ "اَلدُّرُّ الْمُنَظَّمُ فِی مَوْلِدِ النَّبِیِّ الْمُعَظَّمِ"

[1] گلاب کے پھول کی نرم و نازک پنکھڑیاں شبنم کی خنکی سے مزاج سرد رکھتی ہیں۔ یاد رہے نیکی ٹھنڈی اور گناہ گرم ہے اور نور ٹھنڈا اور نار گرم ہے حضور سید الابرار "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ہاتھ مبارک برف، تگلج کی طرح ٹھنڈا تھا۔ اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ذکر درود شریف بھی ٹھنڈا ہے جس میں مومن کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک اور نور رکھ دیا گیا ہے۔ مومن حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نام اقدس پہ انگوٹھوں کو چوم کر درود شریف پڑھ کر قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ سے آنکھوں کی ٹھنڈک پاتا ہے۔

[2] ملک الموت علیہ السلام نے حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کو ایک سیب بہشت کا لا کر سونگھایا تو اُس کی خوشبو سے اُن کی روح پیکرِ خاکی سے آزاد ہو کر اَللّٰہ اَللّٰہ کرتی حضورِ الٰہی میں چلی گئی ۔ بوئے گل را از کہ جوئم از گلاب ۔ ۱۲ منہ سلّمہ ربّہ سبحانہ ط

Marfat.com

قسم ذاتِ مصطفیٰ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحیٰ تیرے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسم شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم
وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا تیرے شہر و کلام و بقا کی قسم

① اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے کلامِ معجز نما میں اپنے محبوبِ پاک شاہِ لولاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ پاک کی قسمیں بیان کیں۔ آپ کی مثل محبوب رسول نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا اور نہ دائرۂ امکان میں کہ ایسا محبوب کوئی اور پیدا ہو۔ ربِ کریم نے اپنے رسولِ کریم کی سیرت کا ہی قرآنِ پاک میں تذکرہ نہیں کیا بلکہ جا بجا قرآنِ عظیم کی ہر سورتِ پاک نے نجماً نجماً محبوب کی صورتِ پاک کا بھی نقشہ کھینچا ہے اور دونوں سیرت اور صورت کی قسمیں اٹھائیں اور یہ مرتبہ محض آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" ہی کے لیئے ہے۔

② معبودِ حقیقی نے کہیں محبوب کے نوری مکھڑے کی قسم اٹھائی اور کہیں گیسوئے عنبریں کی اور کہیں درِ رسول اور بلدِ رسول کی قسم اور کہیں زبان کی قسم، دہان کی قسم، مسکن و مکان کی قسم بیان ہوئی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس خاکِ پا کی قسم جو گذرگاہِ محبوب بنی۔ در کی قسم، دیوار کی قسم اور پہاڑ کی قسم، گلی و بازار کی قسم عمر شریف کی قسم یعنی سانس کا ہر لحظہ ہر لمحہ ہر سیکنڈ اور روز و شب، ماہ و سال کی قسم بیان فرمائی۔ ایسے عظیم رسول پر درود ہو سلام ہو۔

قرآنِ پاک : پ۵ سورۃ النساء آیتِ کریمہ ۶۵

فَلَا وَرَبِّكَ	تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم

☆ اپنے ربِ عزوجل ہونے کی قسم اٹھائی تو محبوب کی نسبت سے۔
ے یہ نسبت حقیقی ہے۔ باقی سب عرش، ارض، کعبہ وغیرہا اس کی طرف رب کی نسبت ذیلی و طفیلی ہے۔ ۴

Marfat.com

قرآنِ پاک : پ۲۲ سورۂ یٰسٓ آیتِ کریمہ ۱

یٰسٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ

قسم ہے حکمت والے قرآن کی بے شک تم رسول ہو۔

☆ ربِّ کریم نے قسم اُٹھا کر فرمایا اے سیدِ کائنات! مجھے قرآن کی قسم کہ تم میرے رسول ہو

قرآنِ پاک : پ۳۰ سورۂ الضحیٰ آیتِ کریمہ ۱-۲

وَالضُّحٰى ۙ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ

چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے

☆ وَالضُّحٰی چہرۂ نورِ جمالِ مصطفٰے، وَالَّیْلِ کنایہ ہے گیسوئے عنبرین کی قسم، [1]

فرصت کشمکش مدہ ایں دلِ بے قرار را یک دو شکن زیادہ کن گیسوئے تابدار را

قرآنِ پاک : پ۳۰ سورۂ الفجر آیتِ کریمہ ۱-۲

وَالْفَجْرِ ۙ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ

اُس صبح کی قسم اور دس راتوں کی

☆ شب لحیہ و شارب ہے رُخ روشن دن گیسوئے دوشب قدر و برات مومن

مژگاں کی صفیں چار ہیں اور دو ابرو وَالْفَجْرِ کے پہلو میں وَلَیَالٍ عَشْر

قرآنِ پاک : پ۳۰ سورۃ البلد آیتِ کریمہ ۱ تا ۳

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ

مجھے اُس شہر کی قسم کہ اے محبوب! تم اس شہر میں تشریف فرما ہو اور تمہارے باپ کی قسم اور اس کی اولاد کی کہ تم ہو۔

☆ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے مسکن و مکان، در و دیوار، محلّہ و بازار، گلی اور شہر کی قسم۔ والد سے مراد سیدِ عالم "صلی اللہ علیہ وسلم"، اور مَا وَلَدَ سے مراد اُمّت۔ "تفسیر حسینی"

قرآنِ پاک : پ۲۹ سورۃ القلم آیتِ کریمہ ۱

گیسو و قد لام الف کردو بلا منصرف لا کے تیغِ لا تم پہ کروڑوں درود

[1] دو گیسو مبارک مانند حرف ل کے ہیں اور لفظ آہ کے دل میں دو لام پیدا ہونے سے اسم اللہ بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت و عشق میں جب عاشق کی آہ کعبۃ اللہ سے اپنا سر ٹکراتی ہے تو سر پھٹتا ہے تو وہ قائم مقام ل کے ہے ؎

یادِ گیسو ذکرِ حق ہے آہ کر دل میں لام پیدا ہو ہی جائے گا

؎ یہ معانی اشارۃ النص، دلالۃ النص، اقتضاء النص اور عبارۃ النص کے لحاظ سے تحریر کئے گئے ہیں۔ ۱۲ منہ ۳

Marfat.com

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۙ	قلم اور اس کے لکھے کی قسم

☆ نٓ سے مُراد دہانِ مُصطفٰے، قلم سے زُبانِ مُصطفٰے، وَمَا يَسْطُرُوْنَ سینۂ مُصطفٰے کی قسم

قرآنِ پاک : پ۳۰ سورۃ العصر آیتِ کریمہ ۱

وَالْعَصْرِ ۙ	اس زمانۂ محبوب کی قسم "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ تمام زمانوں سے فضیلت والہ خیر القرونِ قرنی کے نورانی زمانہ کی قسم۔ عمر شریف کے روز و شب ماہ و سال کی قسم اور زندگی پاک کے ایک ایک لمحہ کی قسم بیان ہوئی۔

قرآنِ پاک : پ۲۷ سورۃ النجم آیتِ کریمہ ۱

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ	اُس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ نجم سے مُراد ذاتِ گرامی سیّد الانبیاء محمد مصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" "تفسیر خازن"

قرآنِ پاک : پ۱۴ سورۃ الحجر آیتِ کریمہ ۷۲

لَعَمْرُكَ	اَے محبوب تمہاری جان کی قسم

☆ محبوب کی جان پاک سے بڑھ کر کوئی اور جان عزّت و حرمت میں بڑھ کر نہیں۔

قرآنِ پاک : پ۲۵ سورۃ الزخرف آیتِ کریمہ ۸۸

وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ	تو مجھے رسُول کے اس کہنے کی قسم

☆ محبوب کی گفتگو، قول اور کلام۔ دُعا و التجا کتنا اکرام و اعزاز ہے، کی قسم۔
وُہ آیاتِ کریمہ جن میں ربُّ العزّت نے اپنے ناموں سے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو موسوم فرمایا

قرآنِ پاک : پ۱۸ سورۃ النور آیتِ کریمہ ۳۵ ، پ۶ سورۃ المائدہ آیتِ کریمہ ۱۵

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۙ	اَللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا بے شک تمہارے پاس اَللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

☆ اِن آیاتِ کریمہ میں اپنا اسمِ مُبارک نور، محبوب کو عطا کیا۔ یہ کمالِ عظمت ہے۔

قرآنِ پاک : پ۲ سورۃ البقرہ آیتِ کریمہ ۱۴۳ ، پ۱۱ سورۃ التوبہ آیتِ کریمہ ۱۲۸

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝	بے شک اَللہ آدمیوں پہ مہربان مہر والا ہے۔

Marfat.com

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ | مُسلمانوں پہ کمال مہربان مہربان۔

☆ اِن آیاتِ کریمہ میں اَللہ سُبحَانہٗ نے اپنے نام نورؔ رَؤُف، رحیم سے محبُوب کو یاد فرمایا مزید برآں جن اسمَاء وصفَات کے زیور سے محبُوب کے جمال وکمال کو چمکایا۔ اُن میں اوّل۔ آخر ظاہر۔ باطن۔ مُحیی۔ مُجیب۔ عَفُو۔ حَقّ۔ قوِیّ۔ کرِیم۔ مُؤمِن۔ ہادِی۔ وَلی۔ مُطَاع۔ رحمت۔ مُختَار[1]۔ کافٍ۔ عزِیز شہِید۔ علِیم[2]۔ حکِیم" صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ "اَلْعُرُوْسُ لِاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی فِیْمَا لِنَبِیِّنَا مِنَ الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی"

○ مخفی نہ رہے۔ حق سُبحَانہٗ وَتعَالیٰ کے اسمَاء وصفات ذاتی اور قدیمی ہیں اور محبُوب برحق کے اسمَاء وصفَات عطائی اور وہبی ہیں۔ علمِ خالِق ذاتی اور حضُوری (ازلی ابدی سرمدی دیمومی) ۔ علمِ مخلُوق عطائی اور حصُولی ہے۔ وُہ واجب یہ مُمکِن، وُہ قدیم یہ حادِث، وُہ نامَقدُور یہ مَقدُور، وُہ لامتنَاہی اور یہ متنَاہی۔ وُہ واجبُ البقَاء یہ جائزُ البقَاء، وُہ مُمتنِع المتغیّر یہ مُمکِنُ التبدّل۔ اتنے بیّن فرق سے شرک اور شائبہ شرک کا خیال وَسوَسۂ شیطانی ہے۔ مزید برآں حضُور" صلی اللہ علیہ وسلم "کے اسمَاء تخلیقی اور ربّ حضُور عزّوجلّ وصلّی اللہ علیہ وسلم کے اسمَاء وصفَات توقیفی اور اپنی اپنی شان کے لائق اُن کا ظہُور ہے۔

---

[1] حضُور سیّدِ عالم" صلی اللہ علیہ وسلم "اُمورِ تشریعی وتکوینی میں بامرہٖ تعالیٰ مُختار ہیں۔ ۱۔ سیّدۃُ النِّسَاء سلام اللہ علیہا کی موجودگی میں سیّدُنا علی مُرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نکاحِ ثانی حرام کر دیا۔ ۲۔ مقبولُ الشّہادۃ حضرت ابُوخزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کو دو کے برابر کا قرار دیا۔ ۳۔ حضرت رَبیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سَلْ مَا شِئْتَ کے الفاظ مُختارِ کُل پر صریح دلیل ہیں۔ ۴۔ جلیلُ القدر صحابی حضرت سُراقہ بن مالِک بن جُعشم کنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ "سردارِ رابغ" نے حج کی فرضیت پر بار بار عرض کیا عَ فِیْ کُلِّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ تو آپ خاموش رہے بعد ازاں فرمایا لَا تو پھر ادب سکھاتے ہُوئے اپنی خاموشی کی حکمت یہ بیان فرمائی کہ تمہارے سُؤال پر لَوْ قُلْتُ نَعَمْ اگر میں ہاں کہہ دیتا لَوَجَبَتْ تو حج ہر سال فرض ہو جاتا۔ وَمَا اسْتَطَعْتُمْ اور تم طاقت نہ رکھتے اور مشقّت میں پڑ جاتے۔ ۵۔ سیّدنا یُوسُف نبی اللہ علیہ السّلام سے حکومتی آدمیوں نے جیل میں یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ کہہ کر خواب کی تعبیر پوچھی تو آپ نے بتا دی بعدہٗ وُہ اِستہزاءً کہنے لگے ہم کو تو خواب ہی نہیں آیا۔ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ۝ عالمِ جلالیّت میں فرمایا تمہیں خواب آیا ہے یا نہیں ہماری زُبان سے جو نکل گیا وُہ ہو کر رہے گا۔ مزید نظائر کُتُب میں ہیں فَلْیَنْظُرْ بِالنَّظْرِ الْاِیْمَانِ ثَمَّهٗ ط ۵

[2] علِیم:۔ فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ "علامہ بُوصیری"
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ دُنیا وآخرت آپکے دسترخوانِ جُود وکرم سے ایک ٹکڑا ہیں۔ مکتُوباتِ لَوح اور ملفُوظاتِ قلم کے عُلُوم

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

☆ قرآنِ عظیم میں حضور ﷺ کے اعضاءِ شریفہ عظیمہ کریمہ کا تذکرہ جمیلہ جلیلہ :۔

(۱) قلبِ انور ـــــ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝

(۲) زبانِ فیض ترجمان ـــ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝

(۳) آنکھ نوری ـــــ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝

(۴) چہرۂ انور ـــــ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ

(۵) سینۂ گنجینہ ـــــ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝

(۶) ہاتھ مبارک ـــــ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ

(۷) پشت مبارک ـــــ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝

(۸) کان مبارک ـــــ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى كُلِّ عُضْوٍ مِّنْ حُسْنِهِ الْاَنْوَرِ الْاَعْطَرِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْمُعَطَّرِ ط

بقیہ حاشیہ

مع علوم مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ آپ کے علمِ شریف کا ایک جزء ہیں یعنی جمیع مخلوقات ابتداء تا انتہا کے تمامی علوم۔ علمِ محمدی ﷺ کی سطروں میں ایک سطر ہیں اور علومِ محمد رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ کے عظیم علمی سمندروں میں سے ایک نہر یا بے پایاں علمی موجوں میں سے ایک لہر ہیں۔ لیکن بایں ہمہ علومِ عالیہ محمدیہ عَلٰى صَاحِبِهَا اَلْفَ اَلْفِ صَلٰوةٍ وَّسَلَامٍ وَّتَحِيَّةٍ ، اپنے علیم، خبیر خالق و مالک عزَّ اسمہٗ کے لامتناہی علمی سمندروں میں سے ایک قطرہ ہیں۔ لیکن یہ قطرہ علمِ انبیاء و رُسل اور علمِ جبرائیل، عزرائیل علیہم السلام اور معتزلہ کے ممدوح عزازیل "شیطان" کے علمی مجموعہ سے لاکھوں سمندروں سے بڑھ کر ہے۔ "اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ"۔

۱۔ پ۲۷ سورۃ النجم آیتِ کریمہ ۱۱ دِل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔

۲۔ پ۲۷ سورۃ النجم آیتِ کریمہ ۳ وُہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔

۳۔ پ۲۷ سورۃ النجم آیتِ کریمہ ۱۷ آنکھ نہ کسی، طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔

۴۔ پ۲ سورۃ البقرہ آیتِ کریمہ ۱۴۴ ہم دیکھ رہے ہیں تمہارا آسمان پر چہرہ بار بار کرنا۔

۵۔ پ۳۰ سورۃ الم نشرح آیتِ کریمہ ۱ کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا۔

۶۔ پ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیتِ کریمہ ۲۹ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ۔

۷۔ پ۳۰ سورۃ الم نشرح آیتِ کریمہ ۲-۳ اور تم سے تمہارا وُہ بوجھ اُتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑ دی۔

۸۔ پ۱۰ سورۃ التوبہ آیتِ کریمہ ۶۱ تم فرماؤ تمہارے بھلے کے لئے کان ہیں۔

Marfat.com

☆ اَللّٰہُ اَکْبَرُ شانِ محبوبی! لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ بطور اظہارِ عجز عرض کیا۔ تو ربُّ العزّت نے اپنے محبوبِ پاک کو دُرود شریف کے عظیم انعام سے نوازا۔ مُدّعا یہ کہ محبوبِ پاک صاحبِ لَولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اطہر کے ایک ایک اعضاءِ شریفہ کریمہ اور رونٹے رونٹے پر ربِّ کریم نے رحمتوں کے پھول "درُود شریف" نچھاور کئے اور کر رہا ہے اور کرتا رہے گا۔ وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ[1] کے نوری لشکر کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا اور نورِ ایمان والوں کو بھی حکم دے دیا کہ اے ایمان والو! تم بھی میرے محبوب اور اپنے رسُول کے لئے تحفے اور ہدیے درُود شریف بھیجو[2]۔ وَاللّٰہُ اَمَرَنَا بِھٰذَا ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ
وَکَمَالِہٖ بِعَدَدِ اَسْمَآءِکَ الْحُسْنٰی وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

[1] پ ۲۹ سورۃ المدثر آیتِ کریمہ ۳۱ ـــــ تمہارے رب کے لشکروں کو اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔

[2] اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا قُدِّسَ سرّہُ العزیز نے بحضورِ شاہِ کونین "صلی اللہ علیہ وسلم" کے ایک ایک اعضا شریفہ کریمہ پر اپنے مخصوص اندازِ محبّت سے خالقِ کائنات کا ترجمان بن کر اپنی زبان میں صلوٰۃ و سلام عرض کیا اور قرآنِ پاک کے الفاظِ منوّرہ کو مستعار لے کر اپنے شعروں میں ہیروں اور نگینوں کی طرح جڑے محبّت کے انداز محبّین جانتے ہیں کہ وہ چشمۂ محبّت سے سیراب ہو کر گلستانِ محبّت سے تشبیہات کے خوش رنگ خوشنما پھول چُن چُن کر لائے اور گلدستہ صلوٰۃ و سلام میں اشاروں، کنایوں، تلمیحات، تصریحات کی طرزِ ادا، صنائع بدائع لفظی و معنوی سے اپنے قلبی نازک جذبات کو کمال ادب سے پیش کیا۔ واقعی رضا کی زبان آبِ کوثر سے دھلی ہوئی تو تھی ہی اُن کے کلام پر آبِ سلسبیل کے نوری شبنم کے قطرات کا ترشّح بھی پایا گیا اور بارگاہِ محبوب سے ایسا شرفِ قبولیت ملا کہ اِس صلوٰۃ و سلام سے مُلکِ ملکوت شہر و جبل گونج اُٹھے۔ "صلوٰۃ و سلام ملاحظہ ہو"

وُہ زُبان جس کو سب کُنْ کی کُنجی کہیں — اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
لَیْلَۃُ الْقَدْر میں مَطْلَعِ الْفَجْر حق — مانگ کی استقامت پہ لاکھوں سلام
مَعْنیٔ قَدْ رَاٰی مَقْصدِ مَا طَغٰی — نرگسِ باغِ قُدرت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ دَنَا ھُوَ میں گُم کُنْ اَنَا — شرحِ مَتنِ ہَوِیّت پہ لاکھوں سلام

☆

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عظمتِ صفاتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

قرآنِ مجید پ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیتِ کریمہ ۴۵ - ۴۶

يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝

اے غیب کی خبریں بتانے والے "نبی" بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر[ع۱] ناظر اور خوشخبری دیتا۔ ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

○ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ کا خطاب کتنا دلکش پیارا اور محبت کا مظہر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کو شاہد، مبشر، نذیر، داعی الی اللہ باذنہ اور سراجِ منیر بنا کر مبعوث فرمایا اور اَرْسَلْنٰكَ سے اشارہ ہے یہ صفاتِ خمسہ بلا محنت بلا طلب کے حق سبحانہ نے محض اپنے فضل سے بطورِ عطیہ عنایت کیں اور ایمان والوں کو وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝[ع۲] سورۃ الاحزاب ۴۷ کا مژدہ سنایا اور مومنوں کو مبارک اور بشارت سے نوازا کہ تمہیں ایسا جامع الصفات عظیم نبی عطا فرمایا۔

☆ شَاهِدٌ : لغوی معنیٰ ۱۔ گواہ ۲۔ نگہبان۔ "شرعی معنیٰ حاضر ہر جگہ کا اور ناظر ہر شئی کا۔ شاہد صفاتِ فعلیہ سے ہے اور اس صیغہ کے ہر لفظ کے معنیٰ میں "حضور" ہے۔ ۲۔ محبوب یہ ان چاروں معنوں میں مستعمل ہے۔ کلامِ پاک میں، اللہ پاک نے محبوب کو مشہود بھی فرمایا وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝[ع۳] سورۃ البروج ۳ شاہد "صلی اللہ علیہ وسلم" اور

ع۱ قارئین "تفریح الخاطر" فی کون النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کل مکان و زمان حاضر و ناظر کا مطالعہ کریں۔ العبد

ع۲ اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیئے اللہ کا بڑا فضل ہے۔

ع۳ شاہد سے مراد انبیاء کرام اور مشہود سے سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام ط "یکے از توجیہاتِ اربعہ" ۱۲ منہ

Marfat.com

مَشہُود " صلی اللہ علیہ وسلم " آپ حضُور " صلی اللہ علیہ وسلم " ہی ہیں اور شَہِیدٌ صفاتِ ذاتیہ سے ہے وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَہِیْدًا[1] دونوں صفات " شاہد شہید " کا محبُوب کو عطا ہونا کمال علم اَور حال کی دلیل ہے اور حضُور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمُول تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ[2] اس پر شاہد یعنی میری آنکھیں سوتی ہیں دِل نہیں سوتا۔ قلبِ اطہر، وحیِ منامی کے انتظار میں بیدار رہتا اور اعمالِ اُمّت سے خبردار کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند سے وُضو نہیں ٹوٹتا۔ کہ بے وُضو ہونا حدَث ہے۔ اِس وُضو کے ٹوٹنے سے تعلّق باللہ ٹوٹ جاتا ہے اَور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قلبِ اَطہر اور قالبِ اَقدس دونوں کا تعلّق اَللہ سُبحانہٗ سے بھی ہے اور احوال و اعمالِ اُمّت سے بھی قائم ہے۔ اعمالِ اُمّت کے نگران و مُحافِظ بھی ہیں اور اُن کے شاہد بھی۔ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا ○ [2]

☆ سراجُ الہند شاہ عبدُالعزیز مُحدِّث دہلوی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ نے تفسیر فتحُ العزیز میں لکھا۔

باشد رسُولِ شُما برشُما گواہ زیرا کہ او مُطّلع است بنُورِ نبُوّت بر مرتبہ ہر مُتدیّن بدینِ خود کہ در کُدام درجہ از دینِ من رسیدہ و حقیقتِ ایمان او چیست حجابے کہ بداں از ترقّی محجُوب ماندہ است، کُدام است پس اُومے شناسد گُناہانِ شُمارا و درجاتِ ایمان شُمارا و اعمالِ نیکُ و بد شُمارا و اِخلاص و نفاق شُمارا لہٰذا شہادت اُو در دُنیا بحکمِ شرع در حقِ اُمّت مقبُول و واجبُ العمل است۔

یہیں رسُول تمہارے تم پر گواہ۔ کیونکہ وہ نُورِ نبُوّت سے مُطّلع ہیں ہر دیندار کے دین سے کہ وُہ اپنے دین میں کس مرتبہ تک پہنچا اور اُس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے۔ وُہ حجاب جس سے دین میں ترقّی سے محجُوب ہُوا وُہ کیا ہے۔ پس وُہ پہچانتے ہیں تمہارے نیک اور بد اعمال کو اور اِخلاص اور نفاق کو۔ لہٰذا اُن کی شہادت دُنیا میں شرع شریف میں اُمّت کے حق میں مقبُول اَور واجب العمل ہے۔

" تفسیر عزیزی "

" الانسانُ فی القرآن " سیدی اجمل مُرشدی اکمل علیہ الرحمۃ ط

---

[1] پ ۲ سورۃ البقرۃ آیتِ کریمہ ۱۴۳ یہ رسُول تمہارے نگہبان اور گواہ۔ شاہد شہُود سے ہے اور شہُود " حضُور " ہے شاہد مُشاہدہ سے ہے اور مُشاہدہ رُویت تو حضُور " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " بیشک حاضر بھی ہیں اور ناظر بھی ۱۲ منہ غفرلہٗ

[2] پ ۵ سورۃ النساء آیتِ کریمہ ۱۱۳ اَللہ کا تم پر بہُت بڑا فضل ہے۔

Marfat.com

☆ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکرمہ تعالیٰ نورِ نبوّت سے ہر شخص کے حال اور اُس کی، حقیقتِ ایمان و اعمالِ نیک و بد اور اخلاص و نفاق سب پر مُطلع ہیں اور اُمّت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ احوال سابقہ اُمم و تبلیغ انبیاء کا علم قطعی و یقینی ہُوا۔

اَلشُّهُوْدُ وَالشَّهَادَةُ اَلْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاهِدَةِ اَمَّا بِالْبَصَرِ وَالْبَصِيْرَةِ

اَلشُّہُود، اَلشَّہَادۃ میں "حضور، اَلمشاہدۃ بصارت اور بصیرت سے۔

○ یہ علم اور اطلاع "بصر" سر کی آنکھ اور "بصیرت" دِل کی آنکھ سے بھی ہے۔ شاہد صلی اللہ علیہ وسلم شرعی معنیٰ کے لحاظ سے "اَللّٰہ عزّ اسمہٗ کے ہاں" حضور اور مُشاہدہ میں ہیں اور احوال و اعمال اُمّت میں بھی ہر لمحہ ہر لحظہ اور ہر ساعۃ "علیٰ التساوی" حاضر و ناظر ہیں۔ اس معنیٰ میں شک کی قطعاً گنجائش نہیں کہ شہود، شہادت کا یہ شرعی معنیٰ حاضر ہونا مع ناظر ہونے کے ثابت ہُوا۔ اور گواہ کو بھی "شاہد" اسی لئے کہتے ہیں۔ کہ وُہ مُشاہدہ کے ساتھ جو علم رکھتا ہے اُسے من و عن بیان کرتا ہے۔ لَا يَخْفٰى اَهْلُ الْبَصَرِ وَالْبَصِيْرَةِ۔

نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں۔

○ حاضر ناظر کا مفہوم ہرگز ہرگز یہ نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جسم کی حیثیت سے ہر آن ہر جگہ کو مُحیط ہیں۔ جیسا کہ بعض محجوب عُلماء نے سمجھا ہے۔

☆ شیخ الشیوخ فی الہند عبدُالحق مُحدّث دہلوی علیہ الرحمۃ نے مجمعُ البرکات میں ارقام فرمایا۔

وَے عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاَحْوَالِ وَاَعْمَالِ اُمَّت مُطَّلِع است و بر مُقرّبان و خاصانِ بارگاہ خود مُفیض و حاضر ناظر است۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُمّت کے حالات، اعمال پر مُطلع ہیں اور حاضرینِ بارگاہ کو فیض دینے والے اور حاضر ناظر ہیں۔

○ حاضر اور ناظر اسم فاعل کے صیغے ہیں۔ اور فعل کسی شئ پر اپنا عمل جاری کرے تو فاعل کہلاتا ہے۔ بدیں معنیٰ حق سُبحانہٗ و تعالےٰ حاضر ناظر نہیں کہ پہلے وُہ غائب تھا۔ اَب حاضر ہُوا یا پہلے وُہ غافل تھا اب ناظر ہُوا۔ اسم فاعل میں استمرار اور دوام نہیں لہٰذا اس معنیٰ میں اَللّٰہ سُبحانہٗ کو حاضر ناظر کہنا کفر ہے۔ اَللّٰہ تعاظم و تعالیٰ کی شان "سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ○ ہے۔ نبیِّ کریم رؤف رحیم

اے پاکی اور برتری اُن کی باتوں سے بڑی برتری، سورۃ بنی اسرائیل ۴۳

Marfat.com

ﷺ کی نورِ نبوّت کے لحاظ سے ہر جگہ جلوہ گری[1] ہے اور ذات کے لحاظ سے ایک مقام پر جلوہ افروز، اِس معنیٰ میں نبیِّ کریم ﷺ کو حاضر ناظر ماننا، جاننا اور کہنا نہ کفر ہے نہ شرک اور یہی عقیدہ ہے اہلِ سُنّت وجماعت کا۔ "فافہم"

☆ السیّدی عارف باللہ امام اجل عبدالوہّاب شعرانی قدس سرہٗ الملکوتی نے "لواقح الانوار فی طبقات الاخیار" میں فرمایا۔

"حاضر ناظر کا مسئلہ سلوک کی دو سو منزلیں طے کرنے کے بعد سمجھ آتا ہے"

○ "مُبَشِّرًا" بشارت دینے والا ظاہری صورت میں ایمان والوں کو جنّت الفردوس اور نعمتوں کی اور باطنی صورت میں مومن کے ایمانی احوال کی ترقّی اور حجاب کے دُور ہونے کی صورت میں عالمِ رؤیا میں بشارت دینا۔ "ھٰذَا ھُوَ الْمُرَادُ" ط

قرآنِ پاک: پ ۲۸ سورۃ الصّف آیتِ کریمہ ۶

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ط "صلی اللہ علیہ وسلم"	اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو تشریف لائے گا میرے بعد اُس کا نام نامی احمد ہوگا صلی اللہ علیہ وسلم

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مُبشّر ہیں۔ حضور ﷺ کے اور آپ ﷺ مُبشّر ہیں اپنے ربّ عزّ اسمہٗ کے اور باذنہٖ تعالیٰ اپنی اُمّت کے۔ "عشرۂ مُبشّرہ کو جنّت کی بشارت"

○ "نَذِیْرًا" ڈر سُنانے والا۔ اُمّت کو خوفِ خدا دلانا اور کفّار کو عذاب کا۔

○ "دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ" اللہ جلّ شانہٗ کی طرف بُلانے والے اُس کے اِذن سے یعنی بِاِذْنِہٖ کا تعلّق اِن پانچوں صفات سے ہے اور یہ امر تصرّفی آپ کے عنصری وجود میں رکھ دیا گیا اور آپ کو اِن صفات سے کما حقّہٗ متّصف فرمایا گیا اور مومنوں کو بشارت دی کہ تم پر اللہ سُبحانہٗ کا بڑا فضل ہے کہ ایسا با تصرّف نبی عطا فرمایا۔ جن کا تصرّف باذنہٖ عالمِ دُنیا، عالمِ برزخ میں اب بھی الآن کما کان[2] جاری و ساری ہے اور قیامت کے روز تمام اہلِ محشر

---

[1] غرضیکہ تمام عالمِ کائنات کے ذرّہ ذرّہ میں سرکار رسُولِ اعظم ﷺ کی جلوہ گری ہے کہ وہ سب آپ ہی کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ کوئی شئ آپ سے دُور نہیں۔ حاضر ناظر بجہت نورانیّت اور روحانیّت ہے اور اکنافِ عالم میں آنا جانا بشریّتِ مقدّسہ کے لحاظ سے ہے اور اس کا انکار بسببِ اعمیّت ہوگا۔ منہٗ

[2] ☆ سرکارِ عرش وقار سیّد الابرار ﷺ صرف درود شریف ہی نہیں بلکہ اُمّت کے تمام اقوال، اعمال

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

ان اختیارات اور تصرفات کو اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کریں گے سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کو صرف پانچ چیزوں کا اذن عطا فرمایا گیا اور ان کے سوا اور کسی قسم کا اذن نہیں دیا گیا اور نہ ہی ان کے علاوہ آپ سے کوئی کرشمہ یا معجزہ ظاہر ہوا۔ اُن کی نبوت کا دائرہ مخصوص اور محدود تھا اور اپنے محبوب مبرئ الاکمہ والابرص ومحی الموتیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو مطلقاً باذنہ فرما کر آپ کے اختیارات اور تصرفات کو لامحدود کر دیا۔ بناء بریں آپ سے کروڑہا معجزات ظہور پذیر ہوئے۔ اور جب چاہیں۔ حق تعالیٰ کی تمام کائنات میں اپنے اختیار سے تصرف فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر دو امور تشریعی اور امور تکوینی میں مختار ہیں۔ کہ باذنہ آپ کے خمیر میں گوندھ دیا گیا۔

○ سراجاً منیراً ط حضور پرنور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو فرمایا اور شمس کو سراجاً وھاجاً ○ ع۱

رسول اعظم منور کر دینے والا روشن چراغ " " نیر اعظم " سورۃ النباء آیت کریمہ ۱۳

بقیہ حاشیہ

افعال حسنہ وسیئہ کا روزانہ دو وقت معائنہ فرمانا اور اُن کے اچھے اعمال پر راضی اور گناہوں سے مغفرت چاہنا اور اُمت کے لیئے دعائیں کرنا۔ عالم ارواح میں اپنی اُمت کا معائنہ فرمانا اور عالم برزخ میں عالم ملکوت اور اقطار زمین میں برکت کے لیئے تشریف لے جانا صالحین اُمت کے وصال پر اُن کو زیارت کرا کے بشارت عظیم سے نوازنا اور اُن کے جنازوں میں شرکت فرمانا۔ یہ عالم برزخ میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے چند اشغال مبارکہ مختصراً نقل کئے گئے۔ ورنہ ممکنہ تصرفات تک بھی کس کی رسائی ہے۔ جو بیان کر سکے۔ "کجا حدیست وصفت را ہنوز آغاز مے بینم"

☆ اللہ رب العزت" نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے اولیاء خواص کو لفظ کُن سے تصرف کرنا عطا فرمایا ہے۔ لیکن وہ تصرفات میں ادباً "لقادر المطلق" کُن کہنے میں حیا کرتے ہیں۔ وہ بجائے کُن کے بسم اللہ کہہ لیتے ہیں تو اُس چیز کا ظہور ہو جاتا ہے۔ تاکہ امور تکوینی میں ظاہری نسبت بھی اللہ سبحانہ ہی کی طرف رہے جیسا کہ باطناً ہے۔ "فتوح الغیب امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ الرحمانی"

☆ آقائے مختار کل "صلی اللہ علیہ وسلم" سے احادیث پاک میں یہ ثابت ہے۔ کُن اَبَا ذَرٍّ، کُن کَذٰلِکَ، فَصَارَ یہ مقامات نازک ہیں یہاں لب کشائی سوء ادب ہے۔ امور تشریعی ہوں یا امور تکوینی "باعث تخلیق عالم" حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" ہی ہیں اور اُن پر آپ کو دسترس حاصل ہے "فافہم"

تفسیر مظہری قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ

ع۱ حضور سراجاً وھاجاً "صلی اللہ علیہ وسلم" نہایت چمکتا سورج ہیں۔ سورج سے قمر روشن ہے اور پھر ستارے جگمگاتے ہیں اور سراجاً منیراً "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنے نور سے صحابہ کو منور کیا۔ اُنکے چراغ سے اولیاء نے چراغ روشن کئے اور یہ سلسلہ تاقیامت جاری وساری رہے گا

Marfat.com

لہٰذا سورج "شمس" کو حضور شمس النبوت و قمر الرسالت ﷺ "سے یک گونہ نسبت ہے۔ سورج کی روشنی ضیاء اور قمر کی روشنی نور ہے۔ ؎۱

○ فَجَآءَ مُحَمَّدٌ ﷺ سِرَاجًا مُّنِيْرًا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ كَثِيْرًا كَثِيْرًا

☆ شمس چراغ آسمان ہے اور حضور " ﷺ " چراغ زمین و آسمان

☆ شمس چراغ دنیا ہے اور حضور " ﷺ " چراغ دین و ایمان

☆ شمس چراغ بروج ہے اور حضور " ﷺ " چراغ محفل و مجالس

☆ شمس چراغ اجسام ہے اور حضور " ﷺ " چراغ ایمان و عرفان

○ اس آسمانی چراغ "شمس السموات" سے انسان نیند سے بیدار ہوتے ہیں اور شمس النبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگ عدم سے وجود، نیست سے ہست میں آتے ہیں۔ حضور " ﷺ " کی ولادت مکہ معظمہ اور رہائش المدینۃ المنورہ میں اور قیام ہر مومن کے سینہ کینہ میں جیسے سورج رہتا چوتھے آسمان پر ہے اور چمکتا تمام جہاں پر۔ سورج کا فیض، نور، روشنی ہر جگہ ہے لیکن خاص فیض خاص جگہ کھیتوں میں دانہ اگاتا ہے اور چمن میں پھول، باغوں میں پھل اور بدخشاں کے پہاڑوں میں لعل و یاقوت اور یمن میں عقیق بعینہٖ حضور ﷺ جو مہر سپہر اصطفاء اور ماہِ منیرِ اجتباء ہیں۔ آپ کا عام فیض ہر ایک مومن کو پہنچتا ہے اور خاص الخاص فیض صحابہ کو پہنچتا ہے۔ سورج پودوں کو اگاتا اور بڑھاتا ہے جس سے ٹہنیاں شاخیں پتے پھول کی نمود ہوتی ہے اور چاند مقام غفر میں پھولوں کو رنگ و بو اور پھلوں کو حلاوت اور شیرینی دیتا ہے۔ شمس النبوت کے فیض سے مومن کے قلب میں نورِ ایمان اور قمر الرسالت کے درود خوان کو انوارِ سنت کی رنگینی ملتی ہے ؎

دنیا، مزار، حشر جہاں ہیں غفور ہیں ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر کی ہے

○ حضور " ﷺ " کے وصال سے آپ کی ولادت کا زمانہ ختم ہو گیا۔ لیکن جلوہ گری ختم نہیں ہوتی آپ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آ گئے۔ جیسے سورج کے غروب ہونے سے اس کا ظہور ختم ہو جاتا ہے وجود نہیں۔ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ ط ؎ از حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہٗ ط

دن کو انہی سے روشنی شب کو انہی سے چاندنی سچ تو یہ ہے کہ روئے یار شمس بھی ہے قمر بھی ہے

۱؎ پس تشریف لائے محمد سراجاً منیراً پس درود پڑھو تم آپ پر کثیراً کثیراً "صلی اللہ علیہ وسلم"

Marfat.com

اَلسَّلام اے آنکہ ذاتِ پاکِ تو در کائنات حاضر و ناظر بود در ہر زمان و ہر مکان

☆ حیاتُ النبیّ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ط

① جمہور علماءِ محققین اہلِ سنت وجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم حیاتُ النبیّ ہیں جس حیاتی سے آپ وصال سے پہلے حیات تھے۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" اب بھی اُس حیاتی اور مزید برزخی حیاتی سے حیات ہیں آپ حیات کے محتاج نہیں بلکہ حیات آپ کی محتاج ہے اولیاءِ نقشبند نے اس کا مفہوم یہ بیان کیا ہے۔ جو تصرفات اور اختیارات حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو بحینِ حیات بدن میں تھے وہ اب روح مبارک سے بدستور جاری ہیں۔ اور روح پُرفتوح سے ہمیشہ اُمت کی پرورش فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ فیضِ گنجینہ سے نور کی نہریں اور فوارے شرقاً، غرباً، شمالاً، جنوباً ہمہ وقت جاری ہیں۔ اور روح مبارک کی پرورش سے ہزارہا غوث قطب ابدال مجدد اور اولیاء اصفیاء ہوتے ہیں اور علماءِ کرام قال اللہ وقال الرسول کے چرچے کرکے تبلیغ دینِ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ اور یہ سب روحانی تصرفات سے ہے۔ "ملخص خزینۂ کرم"

② حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" اپنے جسم اور روح کے ساتھ علم، سمع، بصر اور ادراک سے علی الدوام وعلی الاستمرار حیات ہیں اور اپنی اُسی ہیئت پر ہیں جس پر وفات سے پہلے تھے اُس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری آنکھوں سے اس طرح پوشیدہ ہیں۔ جس طرح نوری ملائکہ اپنے اجساد سے زندہ ہونے کے باوجود ہمیں آنکھوں سے نظر نہیں آتے۔ مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے اُسے دکھا دیتے ہیں۔

☆ خواجہ توکل شاہ نقشبندی مجددی قدس سرہ الاقدس "ذکرِ خیر" میں تحریر فرماتے ہیں۔ (المتوفی ۱۳۱۵ھ ہجری المقدسہ)

○ سابقین انبیاء و رسل علیہم السلام پر حقیقتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) جب وارد ہوتی تھی جس کے سبب سے اُن کی نبوت سے ارشاد و ہدایت کا ظہور ہوتا اور جب ان کا وصال ہو جاتا تو اس حقیقتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کا تعلق اُن کے بدن سے ٹوٹ جاتا۔ اسی وجہ سے اُن کی اُمتیں اپنے ہی دین کو بدل دیتیں چونکہ حقیقتِ محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کا تعلق جس طرح ذاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے بعینہٖ وہی تعلق اب بعد وصال عالم برزخ میں بھی بدستور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دینِ اسلام غیر مبدل ہے۔ اسی

ے تمام حقیقتوں کے جامع

Marfat.com

وجہ سے قُطب غوث ابدال اور اوتاد اولیاء، اُمّت میں ہوتے ہیں اور اب کسی دُوسری اُمّت میں نہیں ۔ ان سب اولیاء کا تعلق اسی حقیقتِ محمدیّہ کے ساتھ ہوتا ہے اور اولیاء سے بھی بطفیل حضرت محمدٌ رّسُولُ اللہِ "صلی اللہ علیہ وسلم"، وہی تصرّفات جاری ہوتے ہیں تبھی اُن کی قبور زندہ ہیں۔" فیض و برکات کا منبع ہیں اور دینِ اسلام کے چشمے ہیں"۔

☆ عقیدہ حیاتُ النبیّ اور ختمُ النبوّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ط

① یہ دونوں جزوِ لاینفکّ ہیں۔ کسی ایک کا مُنکر دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم"، حیاتِ جسمانی حقیقی اور حیاتِ برزخی سے مُتّصف ہیں یعنی آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" بالذّات حیات سے مُتّصِف ہیں اور قیامت تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے ؎

ہے اُنہی کے دَم قدم سے باغِ عالَم میں بہار — وُہ نہ تھے عالَم نہ تھا گر وُہ نہ ہوں عالَم نہیں
غنچے ما اَوحیٰ کے جو چٹکے دَنیٰ کے باغ میں — بُلبلِ سدرہ تک اُن کی بُو سے بھی محرم نہیں

② جو شخص دِل سے محبّت کے ساتھ درُود شریف پڑھتا ہے اُس کے درُود شریف کو جہری یا سرّی ہو جلی یا خفی ہو لسانی یا قلبی ہو قریب سے یا بعید مُسافت سے ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کانوں سے بنفسِ نفیس سُنتے ہیں۔ اُس کو جانتے اور پہچانتے ہیں کثیر اخبار و آثار، اولیاء کرام کے مُشاہدات اور مُومنین کے مُبشّرات سے روزِ روشن کی طرح واضح ہے جس میں اب کسی قسم کا ابہام یا اخفاء نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ط

☆ سیّدی اجمل مُرشدی اکمل شمس العارفین سراج السالکین السیّد نور الحسن شاہ بخاری نقشبندی مُجدّدی قُدّس سِرّہُ الباری نے اپنی کتاب مُستطاب "الانسان فی القرآن" میں ارقام فرمایا۔

○ اب غور و فکر سے بفرمانِ ایزد مُتعال کا مطالعہ باعثِ رُشد و ہدایت ہوگا۔ مولیٰ کریم نے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم"، کو سِرَاجًا مُّنِیْرًا یعنی مُنوّر کر دینے والا آفتاب فرمایا ہے۔ اور مومنوں کی مثال کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَہٗ یعنی نبات سے فرمائی۔ جس طرح عالمِ دُنیا میں جسمانیّت کا رہبر شمس کو مُقرر فرمایا ہے اسی طرح رُوحانیّت میں حضُور صلی اللہ علیہ وسلم کو سِرَاجًا مُّنِیْرًا سے نامزد فرمایا ہے۔ ہر چند یہ دونوں سُورج مخلُوق کے سردار اور فیّاض ہیں۔ تا قیامت اِن کا تصرّف جاری و ساری رہے گا۔ سِرَاجًا مُّنِیْرًا جو لُغت میں اسم فاعل

(سورۃ الفتح ۲۹)

ے جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا۔

Marfat.com

ہے تو موافق ارشاد سیدنا ابوالقاسم "صلی اللہ علیہ وسلم" وَاللّٰہُ مُعْطِیْ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ ط[1] "صحیح البخاری"
اللہ سبحانہٗ عطا کرنے والا اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔ فافہم ط المطلق یجری علی اطلاقہ ط

☆ سِرَاجًا مُّنِیْرًا کے معنی مُنوّر کر دینے والے ہیں تو نصِ قطعی سے ثابت ہوا آپ باذنہٖ تعالیٰ مومنوں کے ضمیر کو مُنوّر کرنے والے ہیں۔ اور اُس فاعلِ حقیقی نے اپنے فعل کا اجراء حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ضمیر میں جاری کر دیا یا صحیح معنوں میں فاعل کی رُو سے مختار کر دیا ہے اور اس کے خلاف خیال کرنا سراسر انکارِ کلامُ اللہ اور مشیتِ ایزد متعال پر اعتراض ہے جو سراپا کفر پر مبنی ہے۔ مختصر طور پر اتنا کافی ہے کہ مطابق قرآنِ پاک تمام خیر و برکات ثواب و رحمت، توفیق و اطاعت نور و ہدائیت مِنَ اللّٰہِ[2] ہی ہے اور اُس کی سبیل و صراطِ مستقیم ہادی و راہنما اپنی سُنّت کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بنایا اور سراجًا منیرًا کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ یعنی مُنوّر کر دینے والا سورج جس طرح وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ط[3] کے ضمن میں یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗٓ[4] کو اپنی نسبت سے منسوب

"ے مصنفین کرام نے فافہم سے وہاں اشارہ کیا۔ جہاں علمی الفاظ پہنچنے سے قاصر ہوں۔ مؤلف"

ع۱ اللہ سبحانہٗ وہاب مطلق ہے اور عطا کرنے والا اور تقسیم فرمانے والے محمد مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" یہاں دونوں جملوں میں مطلق تعمیم ہے یعنی جو چیز جس کو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے عطا کی اُس کے تقسیم فرمانے والے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" ہیں جو جس کو ملا اور ملتا ہے اور ملتا رہے گا۔ ابتداءِ خلق سے ابدالآباد تک ظاہر و باطن، روح و جسم، فرش و عرش پر اور ارض و سما، ایمان و عرفان ولائیت نبوت، دنیا و آخرت اور مغفرت جنت یعنی جو کچھ جس جس کو ملا حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" ہی کے دستِ کرم سے ملا کہ مبدأ فیاض اللہ سبحانہٗ کی ذات ہے اور دستِ رحمت سے تقسیم فرمانے والے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" ہیں۔ ھٰذَا ھُوَ الْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ، اَحَقُّ بِالْقَبُوْلِ وَلَوْ کَرِہَ الْجَھُوْلُ ط

ع۲ اللہ کی طرف سے ہدایت اپنے دونوں معنوں اراءُ الطریق، ایصال الی المطلوب کا اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ھُدًی "صلی اللہ علیہ وسلم" کو ہی ھَادِیْ بنا کر مبعوث فرمایا اور اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ میں تخلیق ہدایت (سراپا ہدایت) (سورۃ القصص ۵۶) کی نفی ہے جبکہ توفیق ہدایت اللہ تعالیٰ ہی سے ہوتی ہے۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" علی الاطلاق ہادی اور مہدی ہیں۔

ع۳ پ۲ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۱۶۵ اور وہ لوگ جو ایمان لائے شدید محبت "عشق" کرتے ہیں اللہ سبحانہٗ سے۔

ع۴ پ۶ سورۃ المائدہ آیت کریمہ ۵۴ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ اُن کا پیارا۔

Marfat.com

کیا لیکن صراطِ مُستقیم اور صحتِ حال کی رُو سے اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ[1] پر انحصار رکھا۔ اسی طرح نُور و ہدایت کو اپنی طرف منسُوب کیا۔ لیکن طریقت کے لحاظ سے سِرَاجًا مُّنِیْرًا کو راہنما بنایا اور یہ سلسلہ سینہ بسینہ جاری ہے اور تاقیامت جاری و ساری رہے گا۔

"انتہیٰ کلامُ السیّد قُدِّسَ سِرُّہُ المُمَجَّد"

قُرآنِ پاک : پ۵ سورۃُ النِّسَآء آیتِ کریمہ ۴۱

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۝	تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمّت سے ایک گواہ لائیں گے اور اے محبُوب تمہیں سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں گے۔

○ روزِ قیامت ہر نبی اپنی اپنی اُمّت کے ایمان کفر، نفاق پر گواہی دیں گے تو اے محبُوب چونکہ تم نبیُ الانبیاء صَلوٰۃُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ ہو اور سارے انبیاء آپ کی اُمّت تو حضُور پُر نُور "صلی اللہ علیہ وسلم" اُن پر گواہی کے درُست ہونے کی شہادت دیں گے۔

حدیثِ پاک : بروایت سیّدُ القُرّاء اُبیّ بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

○ فرماتے ہیں۔ مسجد بنی ظفر میں حضُور صاحبُ القُرآن "صلی اللہ علیہ وسلم" تشریف فرما تھے کہ مجھے فرمایا قُرآن سُناؤ میں نے تلاوت شروع کی جب مندرجہ بالا آیتِ کریمہ کو پڑھ چکا تو اچانک میری نظر حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے چہرۂ اقدس پہ پڑی تو دیکھا کہ حضُور کی مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی[2] والی دو چشماں مُبارک سے آنسُو موتی کی لڑیوں کی طرح جاری ہیں۔ یہ اظہارِ تشکّر و امتنانِ الٰہی سے تھا اور بطورِ تحدیثِ نعمت فرمایا گیا۔ آدَمُ وَمَنْ دُوْنَہٗ تَحْتَ لِوَآءِیْ" اس عظمت کا ظہُور روزِ قیامت ہوگا۔ تمام انبیاء و رُسُل اور نسبتِ محمّدی صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم پانے والے لوآءُ الحمد کے سایہ میں ہوں گے اور یہ نسبت صرف دُرُود شریف سے ملتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الشَّاھِدِ
السَّھِیْدِ الْمَشْھُوْدِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

[1] پ۳ سورۃُ اٰلِ عمران آیتِ کریمہ ۳۱ اے محبُوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ

[2] پ۲۷ سورۃُ النجم آیتِ کریمہ ۱۷ آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی۔ یعنی جس نُور کا دیدار مقصُود تھا اُس سے بہرہ مند ہُوئے۔ دائیں بائیں کسی طرف مُلتفت نہ ہُوئے اور نہ مقصُود کی دید سے آنکھ پھیری اور نہ بے ہوش ہُوئے۔

Marfat.com

روضۃ الثانیہ

باب ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عظمتِ مصطفےٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

① تعظیمِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قرآن پاک : پ ۲۶ سورۃ الفتح آیتِ کریمہ ۸ - ۹

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشی اور ڈر سنانا تاکہ تم اے لوگو اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح شام اللہ کی پاکیزگی بولو۔ "خزائن العرفان"

☆ تُعَزِّرُوْهُ :- عزت کرو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اس کا تعلق ظاہری ارکانِ اجسام "سر ہاتھ جسم" سے ہے اور ضمیرہٗ راجع ہے نبی اقدس "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف ،

☆ تُوَقِّرُوْهُ :- توقیر۔ تعظیم کرو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اس کا تعلق باطن قلب سے ہے

☆ وَتُسَبِّحُوْهُ :- اور تسبیح پڑھو تم اللہ سبحانہٗ کی صبح و شام یہاں ضمیرہٗ بارز راجع ہے۔ اللہ وحدہٗ کی طرف اور بقولِ مبرّد ، تُوَقِّرُوْهُ وَتُعَزِّرُوْهُ اَیْ تُبَالِغُوْا فِیْ تَعْظِیْمِهٖ تعظیم میں مبالغہ کرو تُعَزِّرُوْهُ : کی ضمیرہٗ راجع ہے نبیِّ اطہر "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف یعنی نبی اطہر "صلی اللہ علیہ وسلم" کے صبح و شام فضائل و کمالات بیان کرو۔ اور درود شریف پڑھو۔

○ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" عالمِ کائنات میں جمال و کمال ، علم و معرفت ، تعظیم و توقیر ، شمائل و خصائل اور فضائل میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں اور کارخانۂ قدرت میں سب سے زیادہ واجبُ التعظیم اور آپ کے وسیلہ جلیلہ سے متبعین مستحقِ تعظیم ٹھہرے [1]

[1] رسولِ معظم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی تعظیم فرضِ عین ہے جو محبت اور ادب کے بغیر ناممکن ہے۔ توقیر وہی توقیر ہے جس کا مبدأ ادب ہو اور تعظیم وہی تعظیم ہے جس کا منشاء محبت ہو۔ محبت ادب سکھاتی ہے اور ادب اتباع۔ منہ غفرلہٗ

Marfat.com

فَهُوَ الَّذِیْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِیْبًا بَارِئُ النَّسَمِ
فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَیْسَ لَهٗ حَدٌّ فَیُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ[1]

"قصیدۃ بردہ شریف"

(۱) تعظیم کے لیئے قیام سُنّت ہے۔

☆ سیّدۃ النّساء العٰلمین فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا شکل و شمائل، عادات و اطوار اور حُسنِ کردار میں سیّدِ عالم ﷺ کے سب سے زیادہ مُشابہ تھیں۔ نبیِّ اکرم "ﷺ" کی تشریف آوری پر آپ قیام فرماتیں اور حضورِ اقدس "ﷺ" کے کاشانۂ اقدس میں حاضر ہوتیں تو آپ کھڑے ہو کر اکرام اور شفقت فرماتے اور سر کو بوسہ دیتے۔

☆ ایک مقام پر حضور "ﷺ" نے حضرت سعدؓ بن معاذ رضی اللہ عنہ کا اِکرام فرماتے ہُوئے فرمایا۔ قُوْمُوْا لِسَیِّدِکُمْ[2] اَوْ خَیْرِکُمْ اپنے سردار یا اپنے سے بہتر کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ یہ قولی، فعلی سُنّت ہے۔ "صحیح البخاری"

○ اپنے بزرگوں، عُلمآء و مشائخ کے لیئے قیام آدابِ سُنّت سے ہے اور جو قیام تعظیم کا تعلق باطن "قلب" سے ہے۔ اور اعضاءِ جسمانی سے اُس کا ظہور ہوتا ہے۔ "مُرتّب تحفۃ الصّلوٰۃ"

---

[1] آپ "ﷺ" کی ذاتِ اقدس کے ظاہری باطنی کمالات سیرت اور صورت درجہ کمال تک پہنچے ہُوئے ہیں پھر خالقِ کائنات نے آپ کو برگزیدہ کر کے حبیب چُن لیا۔ بے شک رسُول اللہ "ﷺ" کے فضل اور فضیلت کی کوئی حد نہیں کہ بولنے والا بزبان فصاحت و بلاغت سے کچھ بیان کر سکے۔

[2] اِس سے کسی بھی صاحبِ فضیلت کی آمد پر کھڑا ہونے کا استحباب معلوم ہوتا ہے اور یہ قیام صرف کھڑا ہونا یا اُٹھنا کے معنیٰ میں ہے اور وُہ قیام جس سے منع کیا گیا ہے وُہ قیام کھڑے رہنے کے معنیٰ میں ہے۔ یہاں اگر مقصود تعظیم نہ ہوتی یا بوجہ نقاہت حکم ہوتا تو فرمایا جاتا قُوْمُوْا لِسَعْدٍ پھر سواری سے اُتارنے کے لیئے ایک دو آدمی کافی تھے نہ کہ سب کو حکمِ قیام ہوتا۔ معہٰذا حضور مُعزّز و مُعظّم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے کئی مقامات پر یہ قیام ثابت ہے۔ فتح مکّہ پر حضرت عکرمہ بن ابی جہل کے لیئے قیام فرمایا اور حضرت عدی بن حاتم طائی جب بھی حاضرِ حضور ہوتے تو قیام سے عزّت افزائی فرماتے اور حضرت زید بن حارث، سیّدہ اُمّ النّبی حلیمہ اور حضرت حارث "رضی اللہ تعالیٰ عنہم" کے لیئے قیام ثابت ہے۔ بروایت ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما حضور "ﷺ" نے بنی ہاشم و آلِ فاطمہ رضی اللہ عنہم کے لیئے اُمّتِ مُسلمہ کو ان کے لیئے قیام کا حکم صادر فرمایا۔ "علامہ عینی شارح مشکوٰۃ المصابیح" ۹

"جلیلُ القدر صحابی مدنی انصاری سیّدُ الاوس حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وبجاہہ علینا شہادت ۵ ہجری"

Marfat.com

حاکم یا بادشاہ کے لیئے ہوتا ہے کہ وُہ تخت یا کُرسی پر بیٹھا ہے اور نوکر چاکر خدمت میں ہاتھ باندھے ہمہ وقت ایستادہ رہیں۔ ایسا طریق شاہانِ عجم اَور اغنیاء کا ہے جو سراسر مذمُوم اور خلافِ سُنّت ہے۔ ایسے قیام سے رد کا گیا ہے۔

☆ شیخُ الاسلام تاجُ الدّین سُبکی جلیلُ القدر عُلماءِ شوافع سے ہیں۔ ایک محفل میں ذکرِ پاک سُن کر تعظیماً اُٹھ کھڑے ہُوئے اُن کی متابعت میں سب لوگ بھی کھڑے ہو گئے فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِیَامًا تَعْظِیْمًا یہ قیام ذکرِ حبیب پر تھا اور تعظیم کے اِس انداز سے مجلس پر ایک عجیب سُرور اَور نُور چھا گیا۔ اور مابعد والوں کے لیئے راہِ ہدائیت کی روشنی بکھیر گئے۔

☆ علّامہ شہیر فقیہہِ اہلسنّت السّید محمّد امین ابنِ عابدین شامی علیہ الرحمۃ نے فتاوٰی شامی میں ارقام فرمایا۔

جَرَتْ عَادَۃٌ کَثِیْرٌ مِّنَ الْمُحِبِّیْنَ اِذَا سَمِعُوْا بِذِکْرِ وِلَادَتِہٖ "صلی اللہ علیہ وسلم" اَنْ یَّقُوْمَ تَعْظِیْمًا قَدِ اسْتَحْسَنَ الْقِیَامُ عِنْدَ ذِکْرِ مَوْلِدِہِ الشَّرِیْفَۃِ ط

مُحبّین میں یہ عادت کثرت سے جاری ہے کہ نبیِ اطہر "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادت کا ذکرِ مبارک جب سُنتے ہیں تو تعظیماً کھڑے ہو جاتے ہیں اور مولُود شریف میں قیام کو مُحبّین محمُود اور امرِ مُستحسن جانتے ہیں۔

○ اہلِ محبّت و صاحبانِ ذوق و شوق "سَیِّدُنَا کَرِیْمٌ" صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہُوئے قیام کرتے تو عجیب قلبی مُسرّت و رُوحی فرحت کا ظہُور ہوتا۔ فَضَائِلُھَا لَا یُحْتَاجُ اِلَی الْبَیَانِ ط اِس کے فضائل بیان کی حد سے باہر ہیں۔

فتویٰ از آئمہ اربعہ مجتہدین:۔ وَنَفَعَنَا اللہُ تَعَالٰی بِبَرَکَاۃِ عُلُوْمِہِمْ ط

☆ سراجُ الفُضلاء عبدُالرحمٰن سراج مُفتی حنفیہ ☆ سیّدُ العُلماء احمد دحلان مُفتی شافعیہ
☆ اشرفُ العُلماء مولانا محمّد اشرفی مُفتی مالکیہ ☆ حسنُ العُلماء سیّد حسن مُفتی حنبلیہ

○ نیز فتاوٰی عُلماءِ المدینۃ المنوّرہ اَفَاضَ عَلَیْنَا اَنْوَارَ فُیُوْضِہِمْ سے ذکر مولدُ النبیّ الاعظم "صلی اللہ علیہ وسلم" پر تعظیماً قیام مُستحسن اَور مُستحب ہے۔ وَاللہُ الْمُوَفِّقُ وَبِہٖ نَسْتَعِیْنُ ط وَصَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ ط

☆ **چشمۂ زمزم**:۔ وُہ مُقدّس چشمہ ہے جو سیدنا اسمٰعیل ذبیحُ اللہ علٰی نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃُ والسّلامُ کی ایڑیوں سے پھُوٹا۔ اس پانی نے آپکے قدم مُبارک چُومے اَور دھوئے

سہ جنہوں نے اَدِلّہ اربعہ کتابُ اللہ، سُنّت رسولُ اللہ، اجماع، قیاس سے مسائل استنباط و استخراج کر کے اُمّت کی راہبری کی۔

Marfat.com

اور عنایہ اپنے اندر سمو لیا۔ جس سے وہ مُقدّس ترین بن گیا۔ آبِ زمزم کی فضیلت سے ہے کہ ہر وقت اُس کا ذائقہ بدلتا رہتا ہے کسی وقت کھارا، کبھی بھارا کسی وقت نہایت شیریں اور آدھی رات کے بعد گائے کے تازہ دُودھ کی طرح اور جس کسی کے پاس زمزم ہو اُسے نہ کسی غذاء کی ضرورت ہے اور نہ دوا کی۔ آبِ زمزم کھانے کی جگہ کھانا اور پینے کی جگہ پینا اور ہر مرض کے لیئے دواءِ شفا ہے اور جو کوئی جس نیّت سے پیئے وہ مُراد پوری ہو۔

☆ سیدنا عمر فاروقِ اعظم "مُرادِ رسُول" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ایک پیالہ پانی سے لبالب بھر کر حاضرِ حضور ہو گئے۔ عرض کیا یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ آپ کو گواہ بنا کر آبِ زمزم اِس لیئے پیتا ہُوں کہ قیامت کے روز مجھے پیاس نہ لگے اور پھر درُود پاک پڑھ کر پی گئے۔ ساقیِ کوثر "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے فرمایا قیامت کے روز میرا عمر "رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ" پیاس سے محفوظ ہو گا۔ آبِ زمزم اور وُضو کا بچا ہُوا پانی تعظیماً کھڑے ہو کر پینا سُنّت ہے۔ اور یہ قیام پانی کی تعظیم کے لیئے ہے۔ مومن آبِ زمزم پیٹ بھر کر پیتا اور بطورِ شکر درُود شریف پڑھتا ہے

○ جس "چیز" کی نسبت اَللّٰہ سُبحانہٗ کے مقبولانِ بارگاہ سے ہو اُس کی تعظیم واجب ہے یہ ایک صاف شفّاف چشمہ، سیدنا ایوب علیہ السّلام کے قدموں کی ایڑیوں سے پھوٹا، اَللّٰہ سُبحانہٗ کی طرف سے یہ صبر کا پھل تھا جس سے آپنے پیا اور غُسل کیا تو شفا پائی۔ سیدتنا مریم پاک کے لیئے قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا[1] چشمہ جاری ہُوا یہ حضرت جبرائیل علیہ السّلام کی ایڑی مارنے سے پھوٹا۔ جس کا پانی نہایت شیریں تھا۔

○ وُہ کتنا مُبارک اور پاکیزہ چشمہ ہے۔ جس چشمہ کی نسبت اَللّٰہ سُبحانہٗ کے پیاروں سے ہو گئی جس سے یہ فضیلت پا گیا اور اگر غیر اللہ، مِنْ دُوْنِ اللّٰہ[2] کی طرف نسبت ہو تو اُس کی نہ کوئی عزت ہے اور نہ توقیر و تعظیم جیسے گنگا کا پانی۔ اِن کی تعظیم بوجہ شبیہ کُفّار اور نسبتِ مِنْ دُوْنِ اللّٰہ حرام ہے لیکن اس کا استعمال پینا، غُسل کرنا وغیرہ جائز ہے۔

☆ حضرت سیدنا اسمٰعیل، سیدنا ایوب، سیدۃ مریم علیہم الصّلوٰۃُ والتّسلیم کو یہ چشمے نہایت

---

[1] پ ۱۶ سورۃ مریم آیتِ کریمہ ۲۴ بے شک تیرے رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہادی ہے۔

[2] یہاں غیر اللہ سے مُراد مِنْ دُوْنِ اللّٰہ یعنی اَللّٰہ سُبحانہٗ کے مخالف، مقابل بُت طاغوت کافر ہیں۔" حاشیہ صفحہ ۱۶۷ ملاحظہ ہو

Marfat.com

محنت، مشقت اور شدید ابتلاء کے بعد عطا ہوئے اور سیّد الانبیاء والمرسلین علیہ افضل الصلوٰت واکرم التسلیمات کو بھی ربِّ کریم نے ایک چشمہ عطا فرمایا۔

قرآنِ پاک : پ ۳۰ سورۃ الکوثر آیتِ کریمہ ۱

اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝	اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔

○ کوثر سے مُراد خیرِ کثیر بے حد و حساب فضائل و کمالات معجزات محامد و محاسن عطا فرمائے۔ یا اُمّتِ کثیرہ یا حوضِ کوثر مُراد ہے اور یہ حوضِ کوثر تو بے طلب بے مانگے بے محنت مالکِ مُتعال نے مصطفےٰ کریم کو عطا فرما کر مالکِ کوثر و تسنیم "اَللّٰھُمَّ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلَیْہِ" بنا دیا۔

مَیں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب ﷺ یعنی محبوب محب میں نہیں ہے میرا تیرا

☆ تفسیر رُوحُ البیان میں علامہ الشیخ اسمٰعیل حقی قدس سرّہٗ فرماتے ہیں۔

○ حوضِ کوثر جنّت میں ہے۔ عرشِ عظیم پر لکھا ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط بِسْمِ کی م سے پانی کا چشمہ، اللہ کی ہ سے دودھ کا چشمہ الرَّحْمٰنِ کی م سے شرابًا طھورًا کا چشمہ اور الرَّحِیْمِ کی م سے شہد کا چشمہ جاری ہے اور پھر چاروں مل کر حوضِ کوثر میں آگرتے ہیں اور یہ حوضِ کوثر، قیامت کے روز مؤمنین کی پیاس بجھانے کے لیے جنّت سے میدانِ محشر میں لایا جائے گا۔ اور پھر جنّت میں منتقل کر دیا جائے گا اور درود شریف پڑھنے والے اس سے سیراب ہونگے اور زمزم کا مقدّس چشمہ تاقیامِ قیامت کعبۃ اللہ کے صحن میں مؤمنین کو سیراب کرتا رہے گا اور حوضِ کوثر ابدُ الآباد رہے گا ؎

اِس میں زَم زَم ہے کہ تھم تھم اِس میں جَم جَم ہے کہ بیش — کثرتِ کوثر میں زَم زَم کی طرح کم کم نہیں
اِن کو بے مانگے ملے اُن کو رگڑ کر ایڑیاں — صاحبِ کوثر ﷺ کے ہمسر صاحبِ زَم زَم علیہ السلام نہیں

☆ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ الباری تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں۔ اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَاعْطِ اَنْتَ الْكَثِیْرَ ط پیارے ہم نے آپ کو بہت کچھ دیا اور آپ بھی اپنوں کو بہت کچھ دیا کریں"۔ یہ آپ ہی کی شان کے لائق ہے"۔ "روضۃ القیّومیہ"

☆ شہیر العصر السید عبد الغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ جو اجلّہ اولیاءِ کرام سے ہیں۔ جب بھی وضو

ع لولا التسمیۃ لہلک البریۃ قول سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وبجاہہ علینا ط ۶

Marfat.com

فرماتے تو وُضو کا بقیہ پانی تعظیماً کھڑے ہو کر پیتے اور اس سے شفا چاہتے۔ تو ربِ کریم شفا عطا فرما دیتا۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَلِرَسُوْلِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط

☆ امامِ ربّانی سرکار مُجدّدِ اعظم الشیخ احمد نقشبندی قُدِّسَ سِرُّہُ العزیز کا کمال تقویٰ :۔ آپ دورانِ سفر وُضو کے لئے پانی طلب فرمایا۔ کسی نے دریائے گنگا کا پانی پیش کر دیا تو آپ نے فرمایا وُضو کرنے اور پینے میں ایک قسم کے پانی کی تعظیم ہے چونکہ کفرستانِ ہند کے بُت پرست (برورز ہولی، دیوالی) اِس دریا کو مُتبرّک سمجھتے ہیں۔ فلہٰذا ہم اس پانی سے استنجا کریں گے۔ وُضو نہیں۔

☆ **احادیثِ پاک** : عمّامہ سُنّتِ لازمہ دآئمہ اور مُؤکّدہ ہے۔

☆ شُدَّتِ الْعَمَآئِمُ فَاِنَّ الْعِمَّامَۃَ سِیْمَآھُمُ الْاِسْلَام ط

عمّامہ باندھا کرو یہ اِسلام کی نشانی ہے۔ اور اُس کی زینت۔

☆ اَلْعَمَآئِمُ تِیْجَانُ الْمُسْلِمِیْنَ ط

عمّامے مُسلمانوں کی عزّت کے تاج ہیں۔

☆ مُلّا علی قاری علیہ الرّحمۃ الباری نے شرح مشکوٰۃ المصابیح میں فرمایا۔

لَمْ یَرَوْنَ اِنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَبِسَ قَلَنْسُوَۃً بِغَیْرِ الْعِمَّامَۃِ ط

کسی نے نہیں دیکھا رسُولُ اللّٰہ ﷺ کو بغیر عمّامہ کے ٹوپی پہنی ہو۔

○ اصلاً مَروی نہ ہُوا کہ حضور ﷺ نے کبھی بغیر عمّامہ کے صِرف ٹوپی ہی پہنی ہو۔ عمّامہ کا سُنّت ہونا سُنّتِ مُتواترہ سے ہے اور اس کا اِستخفاف از کُفر ہے۔

☆ سیّدنا جبرائیل امین علیہ السّلام عمّامہ باندھ کر حضور ﷺ کے پاس تشریف لاتے عمّامہ سفید۔ کالا اور سبز رنگ تینوں احادیثِ مُبارکہ سے ثابت ہیں۔ فتح مکّہ مُعظّمہ پر کالا عمّامہ تھا اور قیامت کے روز مقامِ محمود پر سبز عمّامہ ہوگا اور جمعۃ المبارک کو سفید عمّامہ باندھتے اور سفید عمّامہ آپ کو پسند تھا۔ جبکہ حضور ﷺ کو سفید لباس مرغوب اور محبوب تھا۔

تحفے : ☆ سفید عمّامہ :۔[1] یہ سُنّتِ مُؤکّدہ ہے اِس کے باندھتے وقت

[1] کالا عمّامہ بوجہ شعارِ شیعہ متروک ہے۔ اولیاءِ نقشبند مسنون طریقہ کے مُطابق پنج کلی ٹوپی پر سفید دستار باندھتے ہیں۔ پنج کلی کی نسبت پنج تن پاک سے ہے اُس کی گولائی کی نسبت سبز گنبد اور نیچے کی پٹّی کائناتِ عالم کے حصار سے تعبیر ہے۔ یہ پنج کلی ٹوپی کُلّہِ فقر ہے۔ اِس پر دستار باندھنا سُنّت ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

کھڑا ہونا یہ عمّامہ کی تعظیم ہے۔ جب سے عُلماءِ ظواہر فی زمانہ نے اِس سُنّت مُبارکہ کو ترک کیا۔ اُن کی عزّت جاتی رہی اُن کے لئے قراقلی کی ٹوپیاں عقل پر حجاب بن کر رہ گئیں۔

☆ سفید داڑھی[1]۔ یہ دو تحفے شبِ معراج کو ربُّ العزّت نے اپنے محبوبِ پاک شاہِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُمّت کے لئے عطا فرمائے۔

○ حضرت یحییٰ بن اکثم علیہ الرحمۃ ایک جلیل القدر مُحدّث گزرے ہیں۔ وصال کے بعد اپنے ایک محرمِ راز دوست کو خواب میں ملے تو اُس نے پوچھا اے یحییٰ! ساری زندگی تم نے قال اللہ وقال الرسول عزّ وجلّ صلی اللہ علیہ وسلم میں گذار دی۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تیرا کیا حال ہے۔ کہا جب میں بارگاہِ کریمی میں پہنچا تو حکم ہوا۔ اے یحییٰ! مجھے بھی میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سناؤ۔ عرض کیا اے کریم! تیرا فرمان "حدیثِ قدسی" ہے۔ "جس کی ڈاہڑی کے بال سفید ہوں گے میں اُسے روزِ قیامت عذاب نہیں دوں گا۔" ربِّ کریم نے فرمایا میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ جا۔ میں نے تجھے بخش دیا اور میرے جنّتُ النّعیم میں داخل ہو جا[2] رواہ عبدُ الرزاق فی مصنفہ"

---

[1] سفید بالوں کی اللہ ربُّ العزّت کے ہاں بڑی عزّت ہے۔ نمعلوم! بعض نام نہاد مُفتی، عُلماء و فُضلاء "خضاب کو جائز قرار دینے والوں نے" نور کو ظلمت سے اور وجاہت کو قباحت سے اور سفید داڑھی کو کالے رنگ سے کیوں بدل دیا۔ یہ کتنا بھونڈا اور قبیح فعل ہے۔ کالے خضاب کو کس طریق سے بزعمِ خود امرِ مشروع قرار دے کر عجیب تاویلات کا دروازہ کھول دیا۔ حالانکہ یہ حرام ہے۔ جس کو "معاذ اللہ" سُنّت تک ثابت کرنے میں خوفِ خدا نہیں کرتے۔ اگر غور کریں تو بڑھاپے میں چہرے پر جھریاں اور نوجوانوں کی طرح کالی سیاہ رنگت کی گئی داڑھی یہ کتنا عجیب تماشا لگتا ہے۔ "یا للعجبا" اور طرفہ یہ کہ خلافِ سُنّت داڑھی کے کٹانے سے تقویٰ کے انوار مفقود ہو جاتے ہیں۔ چہرہ قابلِ زیارت وہی ہوتا ہے۔ جس پر انوار سُنّت برس رہے ہوں۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ○ "حک العیب فی حرمۃ تسوید الشیب"

(دسمہ سے ہو یا تسمہ — فتاویٰ عالمگیری)

[2] اولیاءِ ابدال نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ تم نے ہمّتِ باطنی میں اپنے مرتبہ سے بڑھ کر بھی کسی کو پایا ہے فرمایا ہاں ایک مرتبہ مسجدِ نبوی شریف میں المحدّث عبدُ الرزاق علیہ الرحمۃ کے درسِ حدیث میں شریک تھا۔ انوارِ حدیث برس رہے تھے۔ اچانک میری نظر ایک آدمی پر پڑی۔ جو سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور با ادب دو زانو بیٹھا درود شریف پڑھ رہا تھا۔ میں اُس کے پاس گیا اور کہا۔ کتنا پیارا درس ہو رہا ہے۔ تم بھی

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

☆ **نعت خوانی** : صحابہ کرام حضرات عبداللہ بن رواحہ انصاری، زید بن ثابت، کعب بن زہیر۔ تصیدہ بانت سعاد، حسّان بن ثابت انصاری رضی اللہ وسولہ عنہم عہدِ رسالت سے قیامت تک آنے والے نعت خواناں۔ نعت گویاں کے امام ہیں۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زندگی میں اُن کے لئے مسجد نبوی میں منبر بچھایا جاتا۔ جس پر آپ کھڑے ہو کر بارگاہِ رسالت میں ہدیۂ عقیدت نعت پیش کرتے اور آپ کھڑے ہو کر تعظیماً صفاتِ رسالت بیان کرتے۔ جن کی تائید سیدنا جبرائیل علیہ السلام فرماتے اور حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" آپ کو عطائیں اور دعائیں دیتے یہ قیام عظمت نعت مبارک کے لئے ہے جو سنت سے ثابت ہے۔

ایک طرف اپنے نعتیہ کلام میں فضائل و خصائص بیان فرماتے اور دوسری طرف کفار کے لایعنی اعتراضات و الزامات کا بڑی شدّ و مد سے دندان شکن جواب دیتے۔ کتنے مبارک "اشعار" ہیں جو آج چودہ سو سال کے بعد بھی ایمان افروز اور سرور بخش ہیں۔ عظیم شاعرِ رسول کے لئے عظیم دعا فرمائی۔

المؤید بروح القدس،

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ حَسَّانًا بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَادَامَ یُنَافِحُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط	اے اللہ سبحانہٗ! تائید فرما میرے حسّان ابن ثابت کی لسانِ جبرائیل علیہ السلام سے جب تک وہ تیرے رسول کی مدح میں اور دشمنوں کے دفعیہ میں رہیں۔

○ وہ مبارک نعتیں جن کی تائید ربِّ کریم نے دربارِ مصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" میں روح القدس سے کی وہ کتنی عظیم ہیں۔ اَعَزَّ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ لِعِزَّۃِ الدَّارَیْنِ وَجَزَاہُ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ ط ؎

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ	وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ	کَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

بقیہ حاشیہ

چل کر حدیثِ پاک سنو۔ کہنے لگا تم جاؤ جا کر عبدالرزاق سے حدیث سنو ہم تو حدیث حدیث والوں سے سن رہے ہیں۔ میں نے کہا۔ اس کی دلیل۔ فرمایا میرا نورِ فراست کہتا ہے تم خضر علیہ السلام ہو۔ لہٰذا میں جان گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے بعض ولی ایسے بھی ہیں جن کے علوِّ مرتبہ کو میں نہ جا سکا لیکن وہ مجھے پہچانتے ہیں" ؎

ڈھونڈا ہی کریں صدرِ قیامت کے سپاہی	وہ کس کو ملے جو تیرے دامن میں چھپا ہو
اللہ یونہی عمر گزر جائے گدا کی	سرخم ہو درِ پاک پہ اور ہاتھ اٹھا ہو

Marfat.com

☆ درسِ قرآنِ پاک اور حدیثِ پاک :-

○ سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بعد از نمازِ فجر یا قبل از نمازِ مغرب حضور نبی امّی، فداہُ اَبی وَاُمّی" صلی اللہ علیہ وسلم "مسجد نبوی شریف میں درس ارشاد فرمایا کرتے۔ بعد ازاں جب تشریف لے جاتے تو ہم تعظیماً، ادباً آپ کے ساتھ کھڑے ہو جاتے تا آنکہ آپ حجرہ مطہرہ کے اندر داخل ہو جاتے۔ تو پھر ہم کسی دوسری طرف متوجہ ہوتے۔

☆ سُلطان عُثمان تُرکی خاقانِ اوّل بانیِ خلافتِ عُثمانیہ علیہ الرحمۃ الرحمانیۃ ط

○ ایک دفعہ دورانِ سفر جنگل میں ایک جھونپڑی میں پناہ گزین ہوئے اور جب سونے لگے تو اچانک دیکھا کہ ایک طرف حمائل شریف لٹکی ہوئی ہے۔ قرآنِ پاک کے ادب میں ساری رات کھڑے گزار دی اور اُس طرف پاؤں کرنا گوارہ نہ کیا تو ہاتفِ غیب سے آواز آئی۔ اَے عُثمان! ہم نے تمہیں سارے عالمِ اسلام کی سلطنت عطا کی اِسی طرح اس پر عمل کرنا۔ خلافتِ عُثمانیہ میں تُرکوں نے جو حرمین شریفین کی خدمات سرانجام دیں اور تعظیم، ادب و احترام کو ملحوظ رکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آثارِ مبارکہ اور تبرکات کی حفاظت اور درود شریف پر مواظبت کی یہ اُنہی کا حصہ تھا۔ "تِلْکَ اَحَدَ عَشَرَۃَ کَوْکَباً"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ
وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

② توقیرِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ط

☆ سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ جو مشہور محدّث اور آئمہ مجتہدین سے ہیں۔ آپ حدیثِ رسول اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم مبالغہ کی حد تک کرتے تھے۔ اوّل غسل فرماتے اور پھر فرش بچھایا جاتا اور مسند ٹھیک ہوتی۔ لوبان خوشبو سلگتی پھر منبر شریف پر بیٹھ کر کمال تعظیم و ادب سے حدیثِ پاک بیان فرماتے۔ کسی نے پوچھا۔ جناب! اتنا اہتمام کیوں کرتے ہو تو فرمایا تَعْظِیْمًا وَّ اَدَبًا لِّلْحَدِیْثِ ط

☆ بعض اوقات آپ مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گلیوں میں نوافل ادا فرماتے کسی نے پوچھا اِس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا اِن مقدس گلیوں میں اِس لئے نوافل پڑھتا ہوں

Marfat.com

کہ میرا سجدہ اُس جگہ ہو جائے جہاں رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے قدمِ اقدس لگے ہوں تو نقشِ پا کا صدقہ میرا سجدہ قبُول ہو جائے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط ؎

نگاہِ شوق نے گُل کے عوض سجدے بکھیرے ہیں جہاں نقشِ قدم دیکھا وُہیں سنگِ جبیں پایا

○ حقیقت ہے کہ صاحبِ خُلقِ عظیم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی محبّت، تعظیم اور اتّباع سے ہی انسان عظیم بنتا ہے۔ صحابہ کرام میں فارُوقِ اعظم، اَولیاءِ عظام میں غوثِ اعظم اور عُلماءِ مجتہدین میں امامِ اعظم اور شریعت اَور طریقت کے مجمعُ البحرین، مُجدّدِ اعظم قَدَّسَ اللہُ اَسْرَارَھُمْ ط

☆ **قرآنِ پاک :** پ ۲۸ سورۃُ المُنٰفِقُوْن آیتِ کریمہ ۸

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ | عزّت تو اللہ اَور اُس کے رسُول اَور مسلمانوں کے لیئے ہے

○ بے شک عزّتوں کا حقیقی مالک اور خالق اَللہ عَزَّاِسْمُہٗ ہی ہے جو ذُوالجلال وَالاِکرام ہے لیکن اَللہ عَزَّاِسْمُہٗ نے ساری عزّتیں اپنے رسُول عزیز و جلیل کے لئے پیدا کیں اور طرح طرح کی صفتوں، فضیلتوں، عظمتوں کے نگینے جڑ کر عزّتوں کے یہ مُرصّع تاج سَرورِ سَروَر محبُوبِ مُطلق "صلی اللہ علیہ وسلم" کے سرِ مُبارک پر سجائے اور قیامت کے روز تمام عالمِ محشر کے سامنے شفاعتِ کبریٰ کا تاجِ مُکلّل اپنی صفات کے نُور سے مُزیّن کر کے مقامِ محمُود پر اپنے دستِ رحمت سے محبُوب کے سر پر رکھے گا۔ مُؤمنین عزّت کے جھنڈے "لِوَاءُ الْحَمْد" کے سایہ کے نیچے ہوں گے۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى نُعْمَائِهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ" ط

○ مُنافقین اور اُن کی ذرّیّت کی لُغت "سینہ گزٹ" میں عزّت کسے کہتے ہیں؟ اَور قبیح لفظ ذلیل سے کیا مفہوم مُراد لیا۔ اِن ذلیل ضلیل عَلَیْہِ اللَّوْمُ وَالتَّذْلِیل طہمزادوں نے رسُول عزیز و جلیل "صلی اللہ علیہ وسلم" اور صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْھُمُ الْمَغَامُ کو مقامِ اَدب سے فروتر اور گرے ہوئے یہی الفاظِ شنیعہ مُنافقین کی مُوافقت طبع میں اپنی کتابوں[ع] میں لکھے۔ حالانکہ اَللہ ربُّ العزّت نے اُن کے سروں پر تاج "صلی اللہ علیہ وسلم" کے اَور تاج "رَضِیَ اللہُ عَنْہُ" کے

[ع] اُبی ابنِ سلُول مُنافق نے عظیم و کریم رسُول "صلی اللہ علیہ وسلم" اور صحابہ عظام کے لیئے یہ کلمہ ملعُونہ کہا تھا "لَعَنَ اللہُ قَائِلَھَا وَقَابِلَھَا"۔ فی زمانہ کے بعض مُصنّفین نے بھی یہ کلمہ نازیبا لکھ کر اپنے آپ کو اُس کا ہمزاد ثابت کیا "اَعَاذَنَا اللہُ عَنْ ذٰلِکَ الْھَفَوَاتِ" اُن کی تصنیفات اُن کی گستاخانہ عبارات اور توہین آمیز کلمات کی آج بھی گواہ ہیں۔ اور صحابہ کرام ذَوِی الاحترام وَالاِحتشام اَعَزَّہُ اللہُ الْعَزِیْزُ بِعِزَّۃِ الدَّارَیْنِ کی عزّت پر قرآنِ عزیز شاہد ہے۔ وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ پ ۲۸ سورۃ المنٰفقون ۸

Marfat.com

سجائے ہیں اور رحمۃ اللہ علیہ کی عزّت کی دستاریں مومنوں کو عطا ہوئیں [1]

○ رأس المنافقین نے غزوۂ مریسیع کے بعد ایک کمسن لیکن جلیل القدر صحابی زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے سامنے یہی الفاظ کہے۔ جس پر وحی الٰہی کا نزول ہوا۔ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ [2] منافقین نے اپنے لئے اَعَزُّ کا لفظ بولا تھا۔ اس پر منافق کے بیٹے نے جو ایک مخلص اور عظیم المرتبت صحابی تھے۔ باپ پر تلوار سونت لی اور کہا اے ابا کہہ میں ذلیل اور صحابہ عزّت والے۔ اُس سے یہ الفاظ کہلوائے تو پھر چھوڑا۔ یہ ہے محبّتِ رسول کا مظاہرہ۔ لیکن وہ تو اپنے خبثِ باطن اور قلبی مرض اور منافقت کا ثبوت بہم پہنچا چکا تھا۔ اس آیتِ کریمہ کے نزول کے بعد جلد ہی رئیس المنافقین ابی بن سلول علیہ ما علیہ کو ربِّ کریم نے مدینہ منوّرہ اور اس دنیا سے نکال کر جہنّم میں داخل کر دیا۔ سورۃ المنفقون ۸

☆ بطلِ جلیل عالمِ نبیل سیدنا امام احمد بن حنبل از آئمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

○ عباسی خلیفہ مامون نے معتزلہ کے فتنہ میں آپ کو خلقِ قرآن کے مسئلہ پر ایسے کوڑے مارے۔ کہ اگر وہ ہاتھی کو بھی مارے جاتے تو وہ چنگھاڑ اُٹھتا لیکن آپ نے صبر سے کام لیا اور قرآنِ عزیز کی عزّت رکھ لی اور خاندانی آداب کا یہ عالم تھا جب خلیفہ متوکّل نے معذرت خواہانہ انداز اختیار کیا تو آپ نے فرمایا۔ جب مجھے کوڑا لگتا تو جسم سے علیحدہ ہونے سے پہلے معاف کر دیتا تھا کوڑا مارنے والا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکرّم چچا سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے تھا۔ رحمہ اللہ رحمۃً واسعۃً ط

☆ مشہور محدّث عبداللہ بن مبارک تلمیذ عزیز فقیہہ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ط

○ فرماتے ہیں میں ایک دن سیدنا امام مالک [2] کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا۔ آپ

---

[1] لِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا ط يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ عزتوں کا مالک اللہ عزّ اسمہ ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔

[2] آپ جلیل القدر صحابی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ و رسولہ عنہما کے لختِ جگر اور نورِ چشم، متقدمین میں امام المحدّثین اور مشہور فقیہہ اعظم اور یکے از آئمہ مجتہدین تھے حضور دانائے خفایا و غیوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے علمی فضائل کی خبر اُنکی پیدائش سے پہلے ہی دے دی تھی۔ محدّثین عظام حضور پُر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم النشور کی غیب کی خبر "پیشین گوئی" کا مصداق سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ کو سمجھتے تھے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

درسِ حدیثِ پاک بیان فرما رہے تھے یکدم آپ کا رنگ مُتغیّر ہو گیا مگر آپ نے تسلسل حدیثِ پاک بدستور جاری رکھا۔ اور بیان فرماتے رہے یہاں تک کہ کئی مرتبہ ایسا ہُوا۔ جب درس حدیثِ مُبارک ختم ہُوا تو دُعا مانگی گئی تو میرے استفسار پر ارشاد فرمایا۔ آج مجھے بچھّو نے سولہ[۱۶] مرتبہ ڈنگ مارا ہے۔ لیکن مَیں نے رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حدیثِ پاک کی عزّت و عظمت، اِجلال و اِکرام، ادب و احترام کے باعث صبر کیا۔

☆ اَدب کا یہ عالم تھا ساری زندگی مدینہ مُنوّرہ میں گزاری لیکن کبھی سواری نہیں کی فرماتے ہیں مجھے اَللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے۔ مَیں اِس سرزمین میں گھوڑے پر سواری کروں۔ جس زمین پاک میں حضور اَللہ کے محبُوب "صلی اللہ علیہ وسلم" اِستراحت فرما رہے ہوں اور مدینہ مُنوّرہ سے محبّت کا یہ عالم تھا۔ ساری زندگی صِرف ایک دفعہ فریضۂ حج کے لیئے مکّہ مُعظّمہ گئے۔ ساری زندگی یہیں گزار دی کہ کہیں موت مدینہ مُنوّرہ سے باہر نہ آجائے اور محبُوبِ ربِّ کریم "عزّوجلّ" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "کی آپ پر وُہ نظرِ عنائیت تھی کہ کبھی آپ نے مُشاہدۂ جمالِ جہاں آرا سے اُنہیں محرُوم نہیں رکھا خود ارشاد فرماتے ہیں۔

مَا بِتُّ لَیْلَۃً اِلَّا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ط

کوئی رات ایسی نہیں گزرتی جس میں رسُولِ کریم، "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت سے مُستفیض نہ ہوتا ہوں۔

حدیثِ پاک : رسُولُ اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

یُوْشَکُ النَّاسُ اَنْ یَّضْرِبُوْا اَکْبَادَ الْاِبِلِ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَلَا یَجِدُوْنَ عَالِمًا اَعْلَمُ مِنْ عَالِمِ الْمَدِیْنَۃِ ط

عنقریب لوگ طلبِ علم کے لیئے لمبا سفر کرتے ہُوئے اُونٹوں پر آئیں گے مُشقّت کی وجہ سے اُن کے جگر گھل جائیں گے لیکن اُنہیں مدینہ مُنوّرہ کے عالِم سے بڑھ کر کوئی عالِم نہیں ملے گا۔

☆ مشہُور بُزرگ ابُوعبدُاللہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ "سُنّت خیرُالانام"

○ مَیں نے ایک رات خواب[ص] میں دیکھا حضُور رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجدِ نبوی شریف میں جلوہ افروز ہیں اور امام مالک رضی اللہ عنہ حضُور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہیں اور بہُت سے لوگوں کا ہجُوم ہے۔ اور مجمع کی کثرت کا کوئی شمار نہیں۔

[ص] مومن کا خواب، نبوّت کے فیضان کا حصّہ ہے۔

Marfat.com

عالمِ عُلومِ اوّلین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کستوری رکھی ہوئی ہے۔ آپ مٹھی بھر بھر کر سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ کو دے رہے ہیں اور آپ اُس کستوری کو لوگوں میں تقسیم کر دیتے ہیں لوگ کستوری سے اپنی اپنی جھولیاں بھر رہے ہیں اور کستوری کی خوشبو سے مسجد نبوی اور دُور دُور سے آنے والے لوگوں سے خوشبو کی لپٹیں آ رہی ہیں فَاَوَّلْتُ ذٰلِكَ الْعِلْمَ وَ اِتِّبَاعَ السُّنَّةِ میں نے اِس خواب کی تعبیر علمِ حدیث پاک اور اِتباعِ سُنّت سے کی یہ تعظیم کا جمال تھا اَب ذرا جلال کی کیفیّت بھی اِن نفوس قدسیّہ کی ملاحظہ ہو۔

☆ ایک دن قاضی القضاۃ امام ابُو یُوسف شاگردِ رشید سیدنا امامِ اعظم رحمہما اللہ کی مجلس میں ذکر ہُوا کہ سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کدّو بہت پسند تھا۔ ایک شخص نے کہا مَا اَنَا اُحِبُّهٗ مجھے تو پسند نہیں۔ آپ غیض و غضب سے آگ بگولہ ہو گئے اور تلوار سونت لی اور فرمایا جَدِّدِ الْاِیْمَانَ وَاِلَّا لَاَقْتُلَنَّكَ ابھی تجدید ایمان کر ورنہ تجھے قتل کر دُوں گا۔ یہ غیرتِ ایمانی اور جذبۂ عشق تھا۔ جو جلال سے ظاہر فرمایا۔ "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کتاب الاطعمہ"

☆ ایک ولیُ اللہ نے کدّو شریف کھایا۔ لیکن پیٹ میں گڑبڑ ہو گئی تو فرمایا میرا معدہ خبیث ہو گیا ہے جو سُنّتِ رسُول کو قبول نہیں کرتا۔ یہ نہیں فرمایا کہ کدّو شریف خراب ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْ ذٰلِكَ ط

☆ خواجۂ خواجگان سیّد معین الدّین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فوائد السالکین میں فرماتے ہیں۔

○ ایک مرتبہ مجلس میں وعظ فرما رہے تھے جب بھی داہنے جانب نظر پڑتی تو ساتھ ہی تعظیماً کھڑے ہو جاتے۔ اِسی طرح آپ دورانِ وعظ کئی مرتبہ کھڑے ہُوئے بعد از اختتامِ مجلس کسی نے پُوچھا تو فرمایا میری نظر جب بھی دربارِ مُرشد پاک خواجۂ خواجگان حضرت عُثمان ہرُونی قُدِّسَ سِرُّہُ الرّحمانی کے روضۂ پاک پر پڑتی تو ادب بجالاتے ہُوئے تعظیماً کھڑا ہو جاتا تھا۔ کیونکہ مُرشدِ کامل حیات و ممات میں واجبُ التّعظیم ہے بلکہ بعد از ممات زیادہ مُستحقِ تعظیم ہوتے ہیں اَولیاءِ کاملین نے میدانِ محبّت میں مُرشد کے شہر کے کُتّوں کا بھی ادب کیا ہے۔ مُرشد کا ادب درجاتِ ولائیت کی پہلی سیڑھی ہے ؎

نہی صد دستہ ریحان پیشِ بُلبُل نخواہد خاطرش جُز نکہتِ گُل

؎ مروی ہے کہ بعد از وصال آپ کی پیشانی پر نُوری الفاظ سے لکھا ہُوا تھا "مَاتَ حَبِیْبُ اللّٰهِ فِیْ حُبِّ اللّٰهِ ط

Marfat.com

☆ ۱۰ محبوبِ الٰہی سید نظام الدین اولیاء چشتی دہلوی "بدایونی"، نور اللہ مرقدہٗ ط

○ ایک مرتبہ آپ[1] معہ مریدین دہلی کی شاہراہ سے گزر رہے تھے اچانک سامنے ایک کتا نظر آیا تو آپ ایک طرف ہٹ کر ادباً کھڑے ہو گئے۔ اس کے چلے جانے کے بعد جب واپس اپنی قیام گاہ پر پہنچے تو کسی نے عرض کیا۔ سرکار وہاں ادباً کھڑا ہونا چہ حکمت دارد؟ فرمایا ایک کتا نظر آیا۔ ایسا کتا ایک مرتبہ میں نے پاکپتن شریف کی گلی میں دیکھا تھا ؎

اگر پائے سگ مے بوسم اے ناصح مزن طعنہ کہ من چنداں بکوئے آشنائے دیدہ ام اورا

☆ ۱۱ صلوٰۃ وسلام بحضور سید الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ط

○ مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفاً وتعظیماً بارگاہِ رحمۃ للعلمین میں مواجہہ شریف کے سامنے غلامانہ اندازِ محبت میں نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر اور تعظیماً کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام عرض کیا جاتا ہے۔ تمام امت کا اس پر اجماع ہے۔ بعدہٗ شیخین کریمین سیدنا صدیق اکبر اور فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما کی خدمتِ اقدس میں سلام عرض کرنا امتِ مسلمہ کا طریق ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہ سلسلہ تا قیامت جاری وساری رہے گا۔ بیٹھ کر سلام عرض کرنا توقیر وتعظیم کے خلاف ہے۔ صفحہ ۳۹۱ ملاحظہ ہو

"تِلْكَ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

---

[1] سلطان المشائخ السید محمد نظام الدین اولیاء محبوبِ الٰہی، قطب الاقطاب بابا فرید الدین گنج شکر رحمہما اللہ رحمۃً واسعۃً کے محبوب خلیفہ تھے۔ (وصال ۶۲۵ھ) دہلی میں آپ کے زمانہ میں سات بادشاہ گزرے جو سوائے ایک کے سب عقیدت مند تھے۔ (وصال ۶۶۴ھ) آپ کے لاکھوں مرید صادق اور سینکڑوں خلفاء تھے جو ولایت میں اکمل تھے۔ آپ کے ملفوظاتِ مبارکہ پر دو مجموعے فوائد الفؤاد، امیر سید حسن سنجری اور افضل الفوائد امیر خسرو علیہما الرحمۃ جو آپ کے چہیتے مرید اور خلیفہ تھے جن کے متعلق آپ کا مشہور مقولہ ہے کہ روزِ قیامت مجھ سے رب تعالیٰ پوچھے گا کہ محبوب! کیا لائے تو میں امیر خسرو کو پیش کر دوں گا۔ چشتیہ نظامیہ سلسلہ آپ کی طرف منسوب ہے۔ دہلی شریف میں آپ کا مزار مقدس مرجع عوام وخواص ہے۔ "دلائل الخیرات" کا آپ روزانہ ختم فرمایا کرتے جس سے مرتبہ محبوبی پایا۔ اور اپنے خلفاء اور مریدین کو دلائل الخیرات کی اجازتیں عطا فرمایا کرتے۔ اولیاء چشت نے درود شریف سے اہلِ بہشت کا لقب بارگاہِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پایا۔ ۱۲ منہ کان اللہ لہٗ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقبیلِ اسمِ محمدؐ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

☆ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے "الشفا بتعریفِ حقوقِ المصطفٰے" (المتوفی ۵۴۴ھ) میں فرمایا۔

○ جہاں اسمِ محمدؐ علیہ الف صلوٰۃ و الف الف سلام چارٹ، کتبہ، طغریٰ، دیوار یا کاغذ پر لکھا ہو وہاں ملائکہ کرام چاروں طرف اردگرد حلقہ باندھ کر درود شریف پڑھتے ہیں جب تک نامِ اقدس کی لکھائی کا نشان قائم ہے۔ چومتے ہیں اور اسمِ پاک کے اردگرد طواف کرتے رہتے ہیں اور اظہارِ مسرت کرتے ہیں۔

نامِ اقدس پر بوسہ :- آذان یا محفلِ ذکر میں نامِ اقدس سن کر جھومنا۔ اظہارِ مسرت سے چومنا۔ بوسہ لینا یہ توقیر و تعظیم میں شامل ہے اور محبت کی دلیل، ایمان کی علامت ہے۔ بوسہ تین قسم ہے ؎

۱- بوسۂ شفقت ۲- بوسۂ اظہارِ محبت ۳- بوسۂ عظمت

عرفِ عام میں پیشانی اور سر کو چومنا بوسۂ شفقت اور محبت ہے۔ ہاتھ اور پاؤں کو چومنا بوسۂ عظمت ہے۔ بوسہ اظہارِ عقیدت کا ایک انداز ہوتا ہے۔

☆ **بوسۂ شفقت** مطلع کن فکان مقطعِ مرسلاں صلی اللہ علیہ وسلم "جب سفر سے مدینہ منورہ میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے اپنی پیاری بیٹی خاتونِ جنت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ و رسولہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے تو سیدہ ادباً کھڑے ہو کر تعظیم بجا لاتیں اور استقبال کرتیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی پیاری بیٹی کی پیشانی کو چومتے۔

○ سیدنا جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حبشہ سے مدینہ منورہ فتح بدر کے بعد پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کا اکرام کھڑے ہو کر کیا اور انتہائی خوشی اور مسرت کا

Marfat.com

اظہار کرتے ہوئے فرمایا اَللّٰہ اَعْلَمُ ! مجھے فتح بدر کی خوشی زیادہ ہے یا جعفر رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ کی اور حضور " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " نے اُن کی پیشانی کو آنکھوں کے درمیان بار بار چوما ۔

☆ **بوسۂ محبّت** : سیّدُ المحبوبین حضور " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " اپنے نواسوں کو کبھی کندھوں پر بٹھاتے اور کبھی گود لیتے اور کبھی اُن کو کِھلاتے اور اُچھالتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے نواسوں کے رُخسار کو چُومتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپ حسنین کریمین کو سُونگھتے اور فرماتے مجھے اِن سے جنّت کی خوشبو آتی ہے ۔ حق ہے حسنین کریمین باغِ مصطفوی کے دو جنّتی خوشبودار پھول ہیں ۔ اِن کلیوں اور پھولوں کی نکہت اور خوشبو سے سارا باغِ قدرت مہک رہا ہے اور اس مہک سے مؤمنین کے دماغ معطّر ہیں ؎

جنّت ہے اُن کے جلوہ سے جویائے رنگ و بو ۔۔۔ اے گل ہمارے گل سے ہے گل کو سُوالِ گل
شیخین اِدھر نثار ، غنی و علی اُدھر ۔۔۔ غنچہ ہے بلبلوں کا یمین و شمالِ گل
اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں ۔۔۔ کیجئے رضا کو حشر میں خنداں مثالِ گل

هُمَا رَيْحَانَايَ مِنَ الدُّنْيَا حسنین کریمین میرے جنّت کے دو پھول ہیں " الحدیث المبارکہ "

وہ حسن حسین ابنِ علی جن کی یاد سے کھلتی ہے دِل کی کلی ،
جب چومتے ہوں گے اُن کو پیارے نبی اس پیار کا عالم کیا ہوگا

○ بروایت سیّدنا انس بن مالک ، رسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ۔

مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰهَ ط	جس نے اِن سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی اُس نے اللّٰہ سُبْحَانَہٗ سے محبّت کی ۔

○ دُعاءِ حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اے اللّٰہ ! جو اِن سے محبّت کرے تو اُن سے محبّت فرما ؎

سَر تا بقدم تنِ سُلطانِ زمن پھول ۔۔۔ لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول
دندان و لب و زُلف و رُخ شہ کے فدائی ۔۔۔ ہیں دُرِّ عدن ، لعلِ یمن ، مُشکِ ختن پھول
دِل اپنا بھی شیدائی ہے اُس ناخنِ پا کا ۔۔۔ اتنا بھی مہِ نو پہ ، نہ اے چرخِ کہن پھول
کیا بات رضا اِس چمنستانِ رسالت کی ہے
زہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حسن پھول

" صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ "

Marfat.com

☆ **بوسۂ عظمت** : سیّدُ المعظّمین، نبیِّ اطہر واکرم "صلی اللہ علیہ وسلم" کے اسمِ گرامی کو سُن کر انگوٹھوں کو چُوم کر آنکھوں پر لگانا اور درُود شریف بھیجنا۔ محبّت والوں کا نذرانہ اور تعظیم و اَدب کا ایک انداز ہے۔ انبیاء میں سیدنا ابُوالبشر آدم صفیُّ اللہ علیہ السلام اور صحابہ میں سیّدنا ابُوبکر صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالےٰ ورسولہٗ عنہ کی سُنّت ہے۔

☆ سیّدنا ابُوخُزیمہ انصاریؓ رضی اللہ ورسولہٗ عنہ حاضرِ بارگاہِ رسالت ہُوئے تو عرض کیا یا رسُولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ آپ کی جبین مُبارک کو چُوم رہا ہُوں تو مرکزِ محبّت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسّم فرماتے ہُوئے فرمایا آؤ آکر اپنے خواب کی تعبیر پوری کر لو تو وُہ فرطِ شوق اور جذبۂ محبّت سے بیخود ہو گئے اور والہانہ انداز میں سیّدُ الکائنات، محبُوبِ کردار، احمدِ مُختار" صلی اللہ علیہ وسلم" کی پیشانی کو چُوم لیا۔ دیکھنے والوں نے یہ عجیب مَنظر دیکھا اَور لکھنے والوں نے محبّت و اَدب سے لکھا اور ماننے والوں نے سرِ تسلیم خم کر کے مانا۔

☆ جب وفد اِمرأُ القیس المدینۃُ المنوّرہ حاضِر ہُوا تو وُہ جلدی جلدی اپنی سواریوں سے اُتر کر رسُولِ کریم" صلی اللہ علیہ وسلم "کے ہاتھوں کو بوسے دیتے اور کبھی پاؤں مُبارک کو چُومتے تھے۔ یہ خُوشی اَور مسرّت کے جذبات کا اظہار اَور عظمت کے بوسے تھے۔

☆ حافظُ الحدیث ابُوزُرعہ رضی اللہ ورسولہٗ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کبار جب المدینۃُ المنوّرہ کو واپس آتے تو وُہ جلد از جلد اپنی سواریوں سے اُتر کر رسُولُ اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم"، کے ہاتھوں کو بوسے دیتے اور چُومتے تھے اور اپنے ہاتھ چہروں پر پھیرتے۔ "سُنَنُ ابُوداؤد"

☆ ہر وُہ چیز جو آپ" صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ اقدس سے مَس ہو گئی۔ آنکھوں سے لگانا اور اُس سے محبّت کرنا۔ طُغریٰ شریف کو گھر میں آویزاں کرنا اور ہاتھوں کو مَس کر کے چہرہ پر مَلنا، چُومنا اَور درُود شریف پڑھنا آدابِ عزّت و عظمت کے زُمرہ میں آتا ہے۔

☆ حضرت آدم صفیُّ اللہ علیہ السلام سے لغزش ہُوئی تو آپ نے تین سَو سال تک بوجہ حیا آسمان کی طرف سر نہ اُٹھایا اَور آپ کے آنسُو تمام رُوئے زمین والوں کے آنسُوؤں سے زیادہ ہیں۔ اگرچہ حضرت داؤد علیہ السلام کثیرُ البُکاء تھے۔ ربِّ کریم نے رحم فرمایا۔

قُرآنِ پاک : پ۱ سورۃُ البقرۃ آیتِ کریمہ ۳۷

ے مقبُولُ الشّہادہ جن کی شہادت دو کے برابر کر دی گئی۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ الذّنب ط

Marfat.com

فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ ط اِنَّہٗ ھُوَالتَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ○

پ ۸ سورۃ الاعراف آیتِ کریمہ ۲۳

پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اُس کی توبہ قبول کی بے شک وُہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ز وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ○

دونوں نے عرض کیا اَے رب ہمارے ہم نے ظُلم کیا اپنی جانوں پر اور اگر بخشش نہ فرمائے گا تو اور نہ رحم فرمائے گا ہم پر تو یقیناً ہم ضرور نقصان والوں سے ہوں گے۔

○ پہلی آیتِ کریمہ میں دو القاء کی طرف اشارہ ہے۔ ایک اِلقاء مُندرجہ بالا وحی جلی اور دوسرا اِلقاء مُندرجہ ذیل وحی خفی ہے تو آپ نے اِن الفاظ سے دُعا مانگی۔

وحی غیر متلو

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ خَطِیْئَتِیْ بِاِسْمِ مُحَمَّدٍ ط "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم"

"صحیح المستدرک ج ۲ از حاکم ابوعبداللہ محمد نیشاپوری علیہ الرحمۃ"

اے اللہ! میں تجھ سے اپنی لغزش کی مغفرت طلب کرتا ہوں تیرے محبوب کے اسمِ پاک "محمد" "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کا صدقہ۔

تو بارگاہِ مُجیبُ الدّعوات سے حکم ہُوا تم نے محمد "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کو کس طرح پہچانا۔ ابھی تو آپ کا جوہرِ رُوحانی، صَدفِ جسمانی میں بھی نہیں آیا۔ عرض کیا اَے ربِّ کریم جب تُو نے مجھے پیدا فرمایا تو میرے جسم میں رُوحِ عُلوی کو پھُونکا تو میں نے ساقِ عرش پر لکھا دیکھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط[1] لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط صلی اللہ علیہ وسلم

تو میں نے جان لیا یہ تیرا ایک بندہ ہے۔ جو ساری کائنات میں محبوب اور مُقرّب ترین ہے۔ حُکم ہُوا تو میری بارگاہِ کریمی میں وسیلہ میرے محبوب رسُولِ کریم "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" کا لایا۔ لہٰذا میں نے تیری لغزش مُعاف کی اور فرمایا اَے ابُوالبشر آدم صفیُّ اللہ علیہ السّلام لَوْلَاہُ مَا خَلَقْتُکَ اگر آپ "صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" نہ ہوتے تو تجھے پیدا نہ کرتا۔ "مُعجم صغیر الطبرانی صفحہ ۲۰۷"

☆ شیخُ الاسلام تاجُ الدّین سُبکی علیہ الرحمۃ نے طبقات الشافعیۃ الکبریٰ میں فرمایا۔

○ حضرت آدم علیہ السّلام نے عرض کیا۔ اَے مولائے کریم مجھے اپنے پیارے محبوب

[1] کلمہ طیبہ کے دو جُز ہیں۔ ۱۔ کلمۂ توحید۔ اِس کے برکات تسمیہ سے ملتے ہیں۔ ۲۔ کلمۂ رسالت۔ اس کے انوار تب کھُلتے ہیں جب کہ درُود شریف بھی ساتھ پڑھا جائے کہ کلمہ طیبہ کی دستار تسمیہ اور لباس درُود شریف ہے۔ یہ تسمیہ قرآن پاک کی ہر سُورت کے سر کا تاج ہے۔ اور سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السّلام ہمیشہ درُود شریف سے رطب اللسان رہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

کی زیارت سے مُستفیض فرما تو ربِ کریم نے جو اُن کی پیشانی میں نُورِ مُحمّدی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ جلوہ گر تھا ہاتھ کے انگوٹھوں کے ناخن میں مُنتقِل فرمایا تو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَامُ نے چُوم کر اپنی آنکھوں پر لگایا اور کہا قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ

حِکمتِ نُورّیہ :۔ سیّدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَامُ کا لباسِ لطیف جنّت میں یہی تھا۔ جب دُنیا میں تشریف لائے تو یہ لباس اُتار لیا گیا اور نشانی کے طور پر اُنگلیوں پر باقی رکھا تاکہ لباس کی یاد رہے اِس جنّتی لباس میں نُورِ مُحمّدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو مُنتقِل فرمایا تو آپ نے دُرود شریف پڑھ کر مَحبّت سے بوسہ دیا ہم نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے نام اقدس کو جنّتی غلاف میں چُومتے ، ہَیں۔ جیسے کعبۃُ اللّٰہ میں زائر، جنّتی حجرِ اسود کو چُومتے ہَیں اور باقی تمام کعبۃُ اللّٰہ کو نہیں چُوما جاتا۔ حجرِ اسود کعبۃُ اللّٰہ میں نصب ہے اور ناخن جنّتی لباس کی یادگار ہر مومن کے پاس ہے۔ حجرِ اسود جنّتی۔ ناخن لباسِ جنّتی اور بحمدِہٖ تعالیٰ یہ مومن بھی جنّتی ہے ۔ " رُوحُ البیان"

☆ مسندُ الفردوس کی حدیثِ پاک بروائیت سیّدنا ابُوبکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ :۔

○ آپ نے آذان میں نامِ اقدس سُن کر انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر پھیرا تو رسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے دیکھ کر خوشی کا اظہار فرماتے ہُوئے فرمایا۔

مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ حَبِیْبِیْ فَقَدْ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ ط	جو ایسا کرے جیسا میرے "حَبِیْب" پیارے نے کیا تو اُس پر میری شفاعت حلال ہوگئی ۔

○ جامع اُمور و کنزُ العِبَاد میں ہے ۔

فَاِنَّہٗ " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " یَکُوْنُ لَهٗ قَائِمًا فِی الْجَنَّۃِ ط	جو ایسا کرے رسُولُ اللّٰہ " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " اُس کو جنّت میں ساتھ لے جائیں گے ۔

☆ علّامہ قہستانی شرحُ الکبیر میں بحوالہ کنزُ العِبَاد از ابنِ عُیَیْنَہ رَفَعَ اللّٰہُ دَرَجَتَہٗ فرمایا۔

○ حضرت رسُولِ پاک بمسجد درآمد و ابُوبکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ظفرِ ابہامین چشمِ خود را مسح کرد و گفت قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وچوں بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ از آذان

رسُول پاک " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ " مسجد نبوی شریف میں تشریف لائے اور سیّدنا ابُوبکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے انگوٹھے کے ناخن چُوم کر آنکھوں پر لگایا اور پڑھا قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اور جب

Marfat.com

فراغے رُوئے نمود حضرت رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" فرمود کہ ابابکر رضی اللہ عنہ ہر چہ بگوئید آنچہ تو گفتی او از رُوئے شوق بلقاءِ من و بکُند آنچہ تو کردی خُدائے ذُوالجلال درگذر گناہاں دیرانچہ باشد نو، کہنہ، خطا، عمد، نہاں، آشکارا و مُضمرات بریں وجہ نقل کردہ۔

بلال رضی اللہ عنہ نے آذان سے فراغت پائی آپ نے اُن کی طرف مُنہ کر کے فرمایا جو کچھ ابُوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے اور پڑھا ہے درُود شریف میری لقاء کے شوق میں جو کوئی ایسا کرے ربّ ذُوالجلال اُس کے تمام گناہ نئے، پُرانے، عمداً، بھُولے، ظاہر، پوشیدہ سب مُعاف فرما دے گا۔

"شرحُ الکبیر بحوالہ کنزُ العِباد"

☆ ایک روائت میں ہے۔

مَنْ سَمِعَ اِسْمِیْ فِی الْاَذَانِ فَقَبَّلَ ظُفْرَیْ اِبْهَامَیْهِ مَسَحَ عَلٰی عَیْنَیْهِ لَمْ یَعْمَ رَمَدًا ط

جس نے میرا اسمِ پاک آذان میں سُنا اور انگوٹھوں کے ناخنوں کو چُوم کر اپنی آنکھوں سے مَس کیا۔ اور درُود شریف پڑھا۔ وُہ کبھی اندھا نہ ہوگا۔

☆ شیخُ الشیُوخ خواجہ شہابُ الدّین عُمر سُہروردی، بانی سلسلۂ عالیّہ سُہروردیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "عوارِفُ المعارِف شریف میں مسئلۂ تقبیلُ الابہامین کی تصدیق فرمائی ہے۔

☆ ایک روائت حدیثُ الحبیب "صلی اللہ علیہ وسلم" میں ہے۔

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ خُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ وَعَضُّوْا عَلَیْکُمْ بِالنَّوَاجِذِ ط

تُم پر لازم ہے کہ میری اور میرے خُلفاءِ راشِدین مہدیّین کی سُنّت اور تُم پر لازم ہے اُسے مضبوطی سے پکڑو۔

○ ایسا عمل انگوٹھوں کے ناخنوں کو چُوم کر آنکھوں پر لگانے سے آنکھوں میں نُور، قلب میں سرُور پیدا کرتا ہے۔ درُود شریف کا اثر جسم اور رُوح دونوں پر ہوتا ہے۔ جسم محظُوظ ہوتا ہے اور رُوح مسرُور، اور اس مُبارک عمل کا نُور چہرہ پر ظاہر ہوتا ہے۔

☆ اِعانۃُ الطّالبین "فقہ شافعی" میں فرمایا۔ "مُنیر العین فی حکمِ تقبیلِ الاِبہامین" ۴

مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ قَوْلَ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

جو شخص مُؤذّن کے الفاظ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ "صلی اللہ علیہ وسلم" سُنے اور انگوٹھے چُوم

۴ تقبیلُ الابہامین اولیاءِ نقشبندیّہ قادریّہ چشتیہ سُہروردیّہ کا مُتفقہ علیہ مسئلۂ استحباب ہے۔ لاخلافَ فیہ ط از محمد عنایت اللہ

Marfat.com

مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّةُ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ "صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ" ثُمَّ یُقَبِّلُ اَبْهَامَیْهِ وَیَجْعَلُهُمَا عَلٰی عَیْنَیْهِ لَمْ یَعْمَ وَلَمْ یَرْمَدْ ط

کر آنکھوں پر لگائے اور پڑھے قُرَّةُ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ "صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ" ط تو نہ وہ اندھا ہوگا اور نہ ہی کوئی بیماری آنکھوں کو لگے گی۔

احادیثِ پاک : روایت حضرت ابوہریرۃ رَضِیَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُ ط

☆ سیدنا ابوبکر الصدیق اکبر رَضِیَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُ انگلیوں کو چوم کر آنکھوں سے لگاتے تو پڑھتے۔ (یہ دعا انگلیوں کو آنکھوں سے اٹھاتے ہوئے پڑھے۔ مؤلف)

رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ط

میں راضی ہوں کہ اللہ میرا رب ہے اور اسلام میرا دین اور قرآن میرا امام اور سیدنا محمد "صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ" میرے نبی ہیں۔

☆ ایک اور روایت میں ہے۔ "نبیِ پاک صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ" نے فرمایا"

ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا "صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ" ط

ایمان کا ذائقہ اس نے چکھا۔ جو اللہ کے رب ہونے پر۔ اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کے رسول ہونے پر راضی ہوگیا۔

اور جو شخص آذان سن کر یہ دعا پڑھے تو اس کی زندگی کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

☆ ایک روایت میں ہے۔ سیدنا ابوالعباس خضر نبیُ اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں یوں کہے

مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّةُ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰبَائِهِ الْکِرَامِ ط

☆ بروایت سیدنا امام حسن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فرمایا کہ یوں کہے۔

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُرَّةُ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ ط (وَالرُّوْحِ وَالْجَسَدِ کے الفاظ بھی کہے۔ مؤلف)

☆ ایک روایت میں یوں کہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَا حَبِیْبَ قَلْبِیْ وَیَا نُوْرَ بَصَرِیْ وَیَا قُرَّةَ عَیْنِیْ ط صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ ط

سے منیر العینین فی حکم تقبیل الابہامین کا مطالعہ کریں۔

Marfat.com

☆ ایک روائیت میں ہے کہ یُوں کہے ۔

اَللّٰھُمَّ احْفِظْنِیْ حَدَقَتِیْ وَنُوْرَھُمَا بِبَرَکَۃِ حَدَقَتِیْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

○ تقبیلُ الابہامین محبوب مُستحسن اور سُنّتِ مُستحبّہ ہے۔

☆ اِس عمل میں مومن کے لیئے اَللہ تعالیٰ کا ذِکر ہے اور نبیِّ کریم ﷺ پہ دُرود شریف بھی۔ اَللہ عزّوجلّ کی اطاعت اَور اُس کی ذات سے دُعا بھی۔ ذکر رُوحِ عبادت ہے اَور دُعا مَغزِ عبادت اور درُود شریف مومن کا ایمان اور ایمان کی جان اور جان کی رُوح ہے مومن اِس عمل مُبارک سے محبُوب بن جاتا ہے ۔ "نہجۃُ السّلاسہ امام احمد رضا"

☆ "حُلیہ" میں حافِظ ابُونعیم علیہِ الرّحمۃ سے مَروی ہے کہ ایک مسطع نامی یہُودی نے تورات پاک میں اسمِ پاک محمد ﷺ دیکھا اَور تعریف پڑھی تو عقیدت و محبّت سے چُوم لیا جب وُہ فوت ہُوا تو ربِّ کریم نے مُوسیٰ علیہ السّلام کو وحی کی اُس کی جا کر تجہیز و تکفین کر کے جنازہ خود پڑھائیں عرض کیا اے الٰہ العلمین! وُہ تو ایسا ایسا تھا یعنی فاسق فاجر تھا فرمایا اے میرے پیارے مُوسیٰ علیہ السّلام اُس نے تورات شریف میں میرے محبُوب کا نام پاک دیکھا تو مَحبّت و اَدب سے چُوما اور آنکھوں سے لگا کر درُود شریف پڑھا اُس کی یہ اَدا مجھے پسند آگئی تو مَیں نے اُس کے سارے گُناہ مُعاف کر دیئے اور ایمان کی دولت عطا کر دی اب جنّتِ عدن اُس کا مقام ہے ۔ تو مُوسیٰ علیہ السّلام نے ربِّ رحیم کے حُکم پر ایسا ہی کیا ۔

☆ حُضور ﷺ کا اِسم پاک محمد ﷺ کو انبیاء و مُرسلین علیہم الصّلوٰۃ والسّلام نے چُوما اور آنکھوں سے لگایا اَور درُود شریف کو اپنا وسیلہ بنایا اور اُمّت نے اس نام مُبارک سے اپنے قلوب کو تسکین دی اور بیماریوں سے شفا چاہی اور ملی ۔ اور یہ بوسہِ عظمت جنّتی ہونے کی علامت ہے ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهٖ ط

★ تقبیلُ الابہامین کے اس مُبارک عمل کا انکار کرتے ہُوئے بعض محجُوبین خذلہم اللہ نے اپنی کتاب نامسعُود میں رد "منتر" لکھا ہے ۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ عَنْ ذٰلِكَ الْھَفْوَاتِ وَالْخُرَافَاتِ ط اعلیٰ حضرت اُس کا تعاقُب کرتے ہُوئے مَنہیّہ سے پُوچھتے ہیں کہ کوئی اپنی آنکھوں کا علاج جالینوس کا سیاف اور ابنِ سینا کی سلائی سے کرتا ہے ۔ اور ایک مُسلمان

ط اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ ط ط عقلی استدلال سراپا اختلال اَور قلبی اَغلال کا مظاہرہ :-

Marfat.com

اسمِ الٰہی "نور" اور صلوٰۃِ نور "درود شریف" سے کرتا ہے کیا یہ دونوں برابر ہیں ؟

○ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ط (سورۃ البقرۃ ۲۵۸) تو وہ مبہوت ہو کر رہ گیا۔ پھر اُس کا جواب بھی خود ہی دیتے ہیں کہ کہاں جالینوس اور ابنِ سینا ؟ کہاں کلامُ اللہ کا نورُ الہُدیٰ اور اسماءِ الٰہی کے توسُّل سے شفا؟ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ط (سورۃ الانعام ۵۰) فرما دو کیا اندھا اور بینا برابر ہیں ؟

★ منہیہ بمصداق آیتِ مبارکہ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ط وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ عـ۱ کی طبعی مطابقت اور غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ عـ۱ کی بناء پر واصل جہنم ہو گیا اور جہنم بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ط اَحَقُّ بِالْقَبُوْلِ وَلَوْ كَرِهَ الْجَهُوْلُ ط

☆ امام اجل ابوذکریا نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

قَدِ اتَّفَقَ الْعُلَمَآءُ عَلٰى جَوَازِ الْعَمَلِ بِالْحَدِيْثِ الضَّعِيْفِ فِيْ فَضَآئِلِ الْاَعْمَالِ ط	تحقیق علماء کا اِس بات پر اتفاق ہے فضائلِ اعمال میں ضعیف حدیث پر بھی عمل جائز ہے۔

☆ مشہور محدث فقیہہ صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

مَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ ط "رواہ البیہقی ط فَكَفٰى بِابْنِ مَسْعُوْدٍ حُجَّةً وَّاِمَامًا رضی اللہ تعالیٰ عنہ"	جس کو مسلمان پسند کریں وہ اللہ سبحانہ کو بھی پسند ہے

☆ علامہ احمد ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ "جوہرِ منظم فی زیاراتِ قبرِ النبی المکرم" میں فرماتے ہیں۔

تَعْظِيْمُ النَّبِيِّ "صلی اللہ علیہ وسلم" بِجَمِيْعِ الْاَنْوَاعِ التَّعْظِيْمِ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا مُشَارَكَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي الْاُلُوْهِيَّةِ اَمْرٌ مُّسْتَحْسَنٌ عِنْدَ مَنْ نَوَّرَ اللّٰهُ اَبْصَارَهُمْ ط	تعظیمِ نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" بجمیع انواعِ تعظیم وہ جس میں مشارکت فی الالوہیۃ نہ ہو، امرِ مستحسن ہے اُس شخص کے نزدیک جس کی آنکھوں کو اللہ سبحانہ نے نور بخشا۔

؎ سورۃ الفاتحہ، اسمِ جلالیہ، تسمیہ اور درود شریف شفا ہے۔

عـ۱ پ۵ سورۃ النساء آیتِ کریمہ ۱۱۵ ہم اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُس کو دوزخ میں داخل کریں گے کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی۔ ؎ جو مسلمانوں کی راہ سے جدا چلے۔

عـ۲ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و تکریم ہی مقصودِ شرع اور مطلوبِ دین ہے اسکے بغیر ایمان ایمان نہیں، اسلام اسلام نہیں ؎

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِمْ وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمْ

Marfat.com

☆ فقیر غفرلہٗ المولیٰ القدیر کہتا ہے۔

○ تقبیل الابہامین کے مسئلہ میں صرف انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا ہی کافی نہیں بلکہ زبان سے درود شریف پڑھے یہ ایک مبارک عمل ہے جو اس پر مداومت کرے گا وہ اندھا۔ چنبا اور ہر قسم کے آشوب چشم سے محفوظ ہوگا۔ یہاں درود شریف وہی کام کرتا ہے جو قمیص سیدنا یوسف علیہ السلام نے دیدۂ سیدنا یعقوب علیہ السلام کے لیئے کیا تھا۔ وہاں محبوب "یوسف کریم" تھے اور یہاں محبوب "کریم مصطفٰے"، صلوٰت اللہ تعالیٰ وسلامہٗ علیہ وعلیہم" وہاں نور آنکھوں میں آیا یہاں نور قلب ونظر میں۔ اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَعُیُوْنَنَا بِحُرْمَةِ حَبِیْبِكَ الْكَرِیْمِ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِیْمُ ط قمیص کا نور محبوب "مصطفٰے" صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کا جلوہ تھا۔ "مرتب تحفۃ الصلوٰۃ"

☆ علامہ الشیخ علی الصعیدی قدس سرہٗ کا عمل مبارک [1]۔

○ شیخ القرآن نور الدین خراسانی فرماتے ہیں کہ میں آذان کے وقت آپ سے ملا تو انہوں نے کلمۂ شہادت میں اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سنا تو دونوں انگوٹھوں کے ناخن چوم کر آنکھوں[1] سے لگائے تو میں نے دریافت کیا تو فرمایا میں یہ عمل مبارک کیا کرتا تھا۔ پھر چھوڑ دیا تو میری دونوں آنکھیں خراب ہوگئیں۔ تو میں ایک دن خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال جہاں آراء سے مشرف ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آذان میں میرے اسم مبارک پر انگلیوں کو چوم کر آنکھوں سے لگانا اور درود شریف پڑھنا کیوں چھوڑ دیا ہے۔ جب بیدار ہوا تو میں نے وہی عمل محبت کیا تو فی الفور میری آنکھیں تندرست ہوگئیں [2]

قَدْ تُنْكِرُ الْعَیْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَّمَدٍ وَّیُنْكِرُ الْفَمُّ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمٍ
اِذَا مَا مُقْلَتِیْ رَمَدَتْ فَكُحْلِیْ
تُرَابُ مِنْ نِّعَالِ اَبِیْ تُرَابٍ

---

[1] عرب شریف میں مصری یمنی اور بخاری جب آپس میں ملتے ہیں تو مصافحہ کے بعد آپس میں گردنوں اور رخساروں پر بوسوں کا تبادلہ کرتے دیکھا گیا ہے۔ یہ اظہار محبت کا ایک طریق ہے۔

[2] تحقیق بیمار آنکھ کو سورج کی روشنی اچھی نہیں لگتی اور بیمار آدمی کو پانی کا ذائقہ کڑوا محسوس ہوتا ہے۔ میرے مقلہ، آنکھ کے ڈھیلے میں رمد آشوب چشم ہوا تو اس کا سرمہ ابو تراب کے نعلین کی خاک ہے۔

Marfat.com

حجرِ اسود :- حجرِ اسود کو کعبۃ اللہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستِ مبارک سے نصب فرمایا تھا طواف کی ابتداء یہیں سے ہوتی ہے۔ یہ ایک جنتی پتھر ہے جو کہ حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام جنت سے لائے اور اُس کے نور سے حرم پاک روشن رہتا۔ حجرِ اسود کو بوسہ دینے کے کثیر فضائل احادیثِ پاک کی کتب میں موجود ہیں۔ اگر کثرتِ اژدحام کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکے تو استلام[1] کافی ہے۔ استلام ہو یا بوسہ ہر دو صورتوں میں جب مومن کے ہونٹ اُس سے مَس ہوتے ہیں۔ تو وُہ اس کی زندگی کے تمام گناہ چوس لیتا ہے اور ایسا پاک صاف کر دیتا ہے جیسا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہُوا ہو۔ صحابہ کرام کی کثیر جماعت نے رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو حجرِ اسود کا بوسہ لیتے دیکھا اور ساتھ ہی یہ ارشاد فرماتے سُنا کہ، حجرِ اسود، دُودھ کی طرح سفید تھا۔ ابنِ آدم کے گناہوں نے اسے کالا کر دیا اِسی وجہ سے حجرِ اسود کے نام سے موسُوم ہو گیا۔ (حجرِ ابیض) بوسہ کے وقت یہ دُرود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

☆ قاضی ثناء اللہ نقشبندی مجددی "پانی پتی" علیہ الرحمۃ تفسیر مظہری میں فرماتے ہیں۔

○ جب سیّدہ حلیمہ رضی اللہ ورسولہ عنہا آپ کو لے کر کعبۃ اللہ میں آئیں تو تمام بتوں نے تعظیماً سر جھکا دیئے۔ اور کعبۃ مشرفہ بھی تعظیم کے لیئے جھک جاتا تھا۔

جَآءَتْ بِهٖ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ لِتُقَبِّلَهٗ فَخَرَجَ مِنْ مَّكَانِهٖ حَتّٰى الْتَصَقَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ[2] ط	اور جب وُہ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں اُٹھا کر حجرِ اسود کے پاس آئیں تو حجرِ اسود نے آگے بڑھ کر اکرام کیا اور آپ کے چہرۂ انور کو چوم لیا۔

سے حجرِ اسود کی بیحرمتی کرنے والے قرامطہ مانند ابرہہ آشرم نہایت بُری موت مرے۔ تاریخ مکہ معظمہ ط

[1] ہاتھ یا لاٹھی سے حجرِ اسود، کی طرف اشارہ کر کے ہاتھ یا لاٹھی کو چومنا استلام ہے۔

[2] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر کعبۃ اللہ کا آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے گھر کی سمت تعظیماً جھکنا اور سجدہ کرنا بطورِ معجزہ احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔ مولودِ کعبہ حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادتِ پاک پر رکنِ یمانی سے کعبۃ اللہ کا پھٹنا اور سیّدہ والدہ ماجدہ کا داخل ہونا ثابت ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ ولوالدیہ ط

Marfat.com

روزِ اوّل ارواح سے جو میثاق " اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۚ " (سورۃ الاعراف ۱۷۲) کا لیا گیا تھا۔ وُہ عہد نامہ بطورِ امانت اُس میں رکھ دیا گیا اور اس حجرِ اسود کے انوار قلبِ مومن میں رکھے گئے تبھی مومن اُن انوار سے کھچا چلا آتا ہے اور پروانہ وار قربان ہوتا اور چومتا ہے۔

☆ مُحدّثِ جلیل ابُو عبداللہ حاکم علیہ الرحمۃ کی ایک روایت ہے۔ " مستدرک "

○ سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے طواف کرتے وقت حجرِ اسود کو مخاطب ہو کر فرمایا اے حجرِ اسود میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے۔ نہ تو نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان اگر تجھے رسُول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کو چومتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے ہرگز نہ چومتا (بالذات)۔ حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ ورسولہ عنہ نے طواف کی حالت میں سُنا تو فرمایا اے عمر رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ میں نے رسُول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کو فرماتے سُنا ہے کہ حجرِ اسود نافع بھی اور ضار بھی۔ قیامت کے روز اللہ تبارک تعالیٰ اس کو دو آنکھیں اور زبان عطا فرمائے گا اور وہ مومنین جنہوں نے اس کو ایمان اور اخلاص کے ساتھ چوما۔ یہ اُن کو شہادت اور شفاعت سے نوازے گا۔ (بعطاءِ الٰہی)

☆ اَعْدَلُ الاصحاب مُزَیِّنُ المِنبرِ والمحراب سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لَا اَبْقَانِی اللّٰہُ بِاَرْضٍ لَسْتَ فِیْھَا یَا اَبَا الْحَسَنِ ط	اللہ تعالیٰ مجھے اس سرزمین میں نہ رکھے جہاں آپ اے ابُو الحسن نہ ہوں۔

○ حجرِ اسود جو شعائر اللہ سے ہے اس کی تعظیم اللہ سبحانہ کی تعظیم ہے۔ حرم کعبۃ اللہ المشرفہ میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرِ اسود کو بوسہ دے کر اس کے شرف کو بڑھا دیا اور اُس کی فضیلت کو ظاہر کر دیا اور اُمّتِ مغفُورہ کو اپنے عمل سے بتا دیا یہ ایک محض پتھر نہیں بلکہ یہ جنّتی یاقوت ہے جو اس ظاہری لبادہ میں آیا اور اُمّت کو دعوتِ بوسہ دی۔ یہ حرم کعبہ مشرفہ کا وُہ پتھر ہے جس کو رسُول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے چوما اور وُہ مدینہ منوّرہ حرمِ نبوی کے پتھر ہیں۔ جنہوں نے حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے قدموں کو چوما اور قدم بوسی سے شرف پایا اور سلامی دی۔ ؎

کہاں ایسے نصیب اللہ اکبر حجرِ اسود کے یہاں کے پتھروں نے پاؤں چومے ہیں محمد کے " صلی اللہ علیہ وسلم "

★ یاد رہے! پُوجنا اور ہوتا ہے اور چومنا اور فرق بیّن ہے۔ پُوجنا عبادت ہے اور چومنا تعظیم اور غیر اللہ کی عبادت مطلقاً حرام ہے اور کفر ہے۔ اور ہم حجرِ اسود اور نامِ اقدس کو چومتے

؎ اِنَّ اللّٰہَ یَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ ط الحدیث المبارکہ " رضی اللہ تعالیٰ عنہ وبجاہہ علینا :۔ ۱۲ منہ غفرلہ ط

Marfat.com

ہیں پوجتے نہیں۔ ہم تبرکات کی زیارت کرتے ہیں عبادت نہیں۔ زیارت اور چومنا سنتِ صحابہ ہے۔ اور صحابہ کی سُنّت، سُنّتِ مُستعملہ ہے۔

★ کعبۃ اللہ المشرفہ کے صحنِ حرم میں جتنا ہجوم حجرِ اسود کے پاس ہوتا ہے اتنا کہیں نہیں ہوتا یہ حجرِ اسود کی عظمتِ شان کی دلیل ہے۔ مقامِ ابراہیم بھی ایک جنّتی مقام ہے۔ جہاں ہجوم ربِّ کریم کو سجدے کرتا ہے۔ یہ نقش قدمِ خلیل کا فیض ہے کہ اِس مقام پہ مؤمنین کی پیشانیوں میں سجدے مچلتے ہیں اور وہ سجدہ کے لیئے تڑپتے ہیں اور نوافل ادا کرتے رہتے ہیں ؎

کبھی تو اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباسِ مجاز میں
ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبینِ نیاز سے

★ عبادت کرنا اور چیز ہے زیارت کرنا اور چیز۔ زیارت عبادت نہیں ہوتی۔ عبادت معبودِ حقیقی کی غایتِ تعظیم ہے اور اللہ وحدہٗ لاشریک کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں وہ ہی مستجمع بجمیع صفاتِ کمالیہ ازلیہ ابدیہ ہے (انتہاءِ تذلل کے ساتھ) بظاہر حجرِ اسود ایک پتھر ہے لیکن حقیقت میں وہ جنّتی یاقوت ہے جو اِس لباس میں آیا۔ بعینہٖ فضیلت مآب سرورِ کائنات محمدِ مصطفےٰ ﷺ بھی بشری لباس میں جلوہ افروز ہوئے لیکن حقیقت میں اللہ کا نور ہیں [1]

مُحَمَّدٌ بَشَرٌ لَّا كَالْبَشَرِ يَا قُوتٌ حَجَرٌ لَّا كَالْحَجَرِ "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ امام شعرانی نے الشیخ ابوالمواہب شاذلی اعلی اللہ درجتہ کے متعلق فرمایا۔

○ آپ نے ایک مرتبہ مجلسِ وعظ میں نہایت اعلیٰ اور مؤثر انداز میں یہ شعر پڑھا اور ساری محفل نے پُرجوش انداز میں داد دی اور تائید کی اور سامعین مسرور ہو کر نعرۂ تکبیر و تحسین بلند کرتے رہے تو فرماتے ہیں خواب میں حضور ﷺ کی زیارت سے مشرّف ہوا تو آپ نے فرمایا اے شاذلی! اللہ تعالیٰ نے تجھے اور جتنے آدمی اِس قول کی تائید میں تیرے ہم زبان تھے سب کو بخش دیا۔ آپ ساری زندگی مرتے دم تک اپنی ہر مجلس میں یہی مؤقف دہرایا کرتے تھے۔ اور اپنی سعادت پر سجدۂ شکر بجا لاتے [2]

"برکات البردۃ شرح القصیدۃ البردۃ"

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ مَنْ زَانَتْ بِهِ الْعَصَرُ

---

[1] فضیلت مآب محمد مصطفیٰ ﷺ بشر ہیں لیکن بشروں کی مثل نہیں یاقوت پتھر ہے لیکن پتھروں کی مانند نہیں۔
[2] اے میرے رب! ہمیشہ درہمیشہ صلوٰۃ وسلام ہوں تیرے حبیب پاک پر جن کی بدولت زمانے سنور گئے۔

Marfat.com

☆ صحابہ کرام نے حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کو بوسے دیئے پاؤں کو چُوما اور ایک انصاری صحابی نے کمال ادب اور محبّت سے پیشانی مُبارک کو اجازت لے کر بوسہ دیا۔ سابقُ الفارِس سلمان فارسی رضی اللہ ورسولہ عنہ نے مقامِ قبا میں مُہرِ نبوّت کو چُوما تو ایمان پایا۔

☆ ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد" ہاتھ اُنہی کے چُومے جاتے ہیں جنہوں نے کسی کے چُومے ہوں۔ آج بھی اجلّہ اولیاءِ کاملین کے مزارات بوسہ گاہِ خلائق اور صحابہ کرام اور اہلِ بیت نبوّت کے روضے زیارت گاہِ ملائک ہیں۔ اور اُمّتِ مُسلمہ کے لیئے فیوض و برکات اور انوار کے منابع اور مراکز ہیں اور مومن اُن کی خاکِ در کو بوسے دیتے ہیں۔ اور فیض پاتے ہیں ؎

کیمیا پیدا کُن از مُشتِ گلے　　بوسہ زَن بر آستانے کاملے

حکمت کے موتی :۔ حجرِ اسود کو کعبۃُ اللہ کی آنکھ کی پُتلی سے تشبیہ ہے اور، حجرِ اسود یمینُ اللہ ہے یعنی قُدرت کاملہ کا دایاں ہاتھ، وَالْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰہِ زائر دستِ قدرت سے مُصافحہ بھی کرتا ہے اور چُومتا بھی ہے (مایلین بُشانہٖ) اور حطیم میں میزابِ زر کے عین نیچے سیّدنا اسمٰعیل ذبیحُ اللہ علیہ السّلام کی تربت مُبارک ہے اور یہ حطیم قادرِ مُطلق کی گود ہے جس میں لاکھوں بندے اِس طرح سما جاتے ہیں جیسے بچّہ ماں کے پیٹ میں اور مقامِ مُلتزم سے لپٹنا، مُعانقہ کے قائم مقام ہے۔ کعبۃُ اللہ المُشرّفہ میں استلام۔ مُصافحہ۔ مُعانقہ اور دست بوسی سے مومن کے ہر جذبۂ محبّت کو درُود شریف سے سکون ملا اور سجدوں سے تسکین ؎

ہر تمنّا دِل سے رُخصت ہوگئی　　اَب تُو آ جا اَب تو خلوت ہوگئی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

علہ اے ربِّ کریم یہ سب کچھ تیرے فضل سے نصیب ہُوا۔ مکان تو دیکھ لیا اب مکین کا انتظار ہے۔ مولا کریم تیری بارگاہِ رحمت میں کوئی استحقاق نہیں بس پہلے بھی جو تھا تیرا فضل تھا اور جو ہوگا وُہ بھی تیرا فضل

اے ذُوالفضلِ العظیم تیرے فضل کی اُمید ہے کہ اپنی محبّت اور معرفت سے ایک شمہ عطا ہو ؎ از محمد عنایت اللہ

کیا فائدہ فکرِ بیش و کم سے ہوگا　　ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہوگا
جو کچھ ہُوا، ہُوا کرم سے تیرے　　جو کچھ ہوگا، تیرے کرم سے ہوگا

Marfat.com

روضۃ الثالثہ **نعلین مقدس** اعظم ھدیۃ تھدی المدینۃ المنورۃ ب ۲

عَلٰی رَأْسِ ھٰذَا الْکَوْنِ نَعْلُ مُحَمَّدٍ عَلَا فَجَمِیْعُ الْخَلْقِ تَحْتَ ظِلَالِہٖ ﷺ

اِنِّیْ خَدِمْتُ مِثَالَ نِعَالِ الْمُصْطَفٰی لَاعِیْشَ فِی الدَّارَیْنِ تَحْتَ ظِلَالِہٖ ﷺ

لَدَیَّ الطُّوْرِ مُوْسٰی علیہ السلام نُوْدِیَ اِخْلَعْ وَاَحْمَدُ عَلَی الْعَرْشِ لَمْ یُؤْذَنْ بِخُلْعِ نِعَالِہٖ ﷺ

سَعْدُ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہما بِخِدْمَۃِ نَعْلِہٖ وَاَنَا السَّعْدُ بِخِدْمَتِیْ بِمِثَالِہٖ ﷺ

لِمِثَالِ النَّعْلِ الْمُصْطَفٰی مَالَہٗ مِثْلٌ ﷺ

لِرُوْحِیْ بِہٖ رَاحَ لِعَیْنِیْ کُحْلٌ ﷺ

ھٰذَا مِثَالُ نِعَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

☆ سیدنا ابوہریرہ جلیل القدر محدث فی الصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت کے مطابق نعلین شریفین کو تبرکاً قبر میں آپ کے سینہ مبارک پر رکھ کر دفن کیا گیا۔

☆ امام قسطلانی ابو اسحاق ابراہیم بن الحاج سے نقل ہے کہ اُن کے شیخ الشیخ ابو القاسم بن محمد علیہم الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ نقشہ متبرکہ جس کے پاس ہو وہ ظلم ظالمین، شر شیاطین اور چشم زخم حاسدین سے محفوظ رہے گا اور نگاہ خلق میں معزز ہو۔ "بدر الانوار فی آداب الآثار"

○ علماء کرام نے اس نعلین مقدس کے وہی آداب بتائے ہیں جو اصل کے لئے ثابت ہیں ؎

• نوٹ: نقش کا عکس اہل محبت کے لئے مثل اصل ہے۔ العنہ "

۱۔ کونین کے سر پر محمد مصطفےٰ "ﷺ" کے نعلین پاک ہیں اور تمامی مخلوق اُس کے سایہ میں ہے۔

۲۔ میں خدمت گار ہوں مصطفیٰ "ﷺ" کے نعلین پاک کے طغریٰ شریف کا۔

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر حکم ہوا اپنا جوڑا اُتارو اور عرش پر محبوب کو فرمایا گیا جوڑا سمیت آؤ۔

۴۔ میں سعد بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ کے نعلین پاک کا خادم ہوں اور اس خدمت سے سعید ہوں۔

۵۔ مصطفےٰ "ﷺ" کے نعلین پاک کے نقش کی مثل نہیں۔ میری روح اُس پر فداء ہو کہ میری آنکھوں کا سرمہ ہے۔

۶۔ یہ حضور "ﷺ" کے نعلین شریف کی تصویر ہے اُس کی زیارت پر حضور "ﷺ" اور آپ کی آل پاک پر درود شریف پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط

Marfat.com

جو سر پہ رکھنے کو مِل جائے نعلِ پاک حضور "صلی اللہ علیہ وسلم"
تو پھر کہیں گے کہ "ہاں"، تاجدار ہم بھی ہیں "حسن رضا"

☆ امامُ العلّامہ الشّہاب احمد علیہ الرحمۃ نے "فتحُ المتعال فِی مدحِ النِّعال" میں فرمایا۔

○ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نقشہ نعلین شریف کی زیارت پر عُشاق کے ہونٹوں پر دُرود شریف کے نغمے پھوٹتے ہیں اور قلب، انوارِ تبرّکات سے سیری پاتے ہیں اور یہ نقشہ مُبارکہ جس کے پاس ہو وُہ ہر قسم کی بَلا و وَباء سے محفُوظ ہوگا یہ کائنات کی سب سے اعظم، افضل بُلند و بالا، بہتر و برتر اور عظیمُ البرکت نعمت ہے۔ اُسے خواب میں زیارت سراپا طہارت، جمال جہاں آرا "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ہو اور اُس کو بکرمہٖ تعالےٰ زیارت روضہ مُقدّسہ کے لیئے بلایا جائے گا۔ یہ اولیاءِ عظام کا تیر بہدف آزمُودہ نسخہ ہے۔ نقشہ نعلین مُبارک کا ادب ملحوظ رہے۔ اور درُود شریف پڑھے۔ "شفاء السوالہ فی صُورِ الحبیب ونعالہ"

"اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ نَوَاظِرِ جَمَالِ حَبِیْبِکَ الْمُکَرَّمِ وَرَوْضَۃِ الْمُفَخَّمِ "صلی اللہ علیہ وسلم" "فوائد و برکات نقشہ نعلین مُقدّس"

☆ اَلشّیخ صالح ابُوجعفر احمد "صاحب وَرع و تقوٰی" علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

○ اگر کسی پر ایسی اُفتاد پڑے جس کا حل مُمکن نہ ہو تو رات کی تاریکی میں نفل پڑھ کر چُومے اور ننگے سر پر نقش مُبارک رکھ کر دُعا مانگے تو فِی الفور قبُولیت ہو۔ اور اگر درد کی جگہ پر رکھے تو فَشَفَاھَا اللّٰہُ لِلْحِیْنِ بِبَرَکَۃِ النَّبِیّ "صلی اللہ علیہ وسلم" شَرَفًا وَّکَرَمًا خصُوصاً اپنے گھر کے دروازہ کے اوپر لٹکائے تاکہ ہر کوئی گزرنے والا فقیر ہو یا بادشاہ نعلین شریف کے نیچے سے جُھک کر گزرے اور دو جہاں کی سعادت سے بہرہ مند ہو اور ہر قسم کے خیرات و برکات کا حامل ہو۔ وَفِیْہِ الْفَوَائِدُ کَثِیْرَۃُ الَّتِیْ لَاتُحْصٰی ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ النَّعْلَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ تَفَتَّقَتْ مِنْ نُّوْرِہِ الْاَزْھَارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

ے فقیر نے اپنے گھر کے ہر دروازے پر یہ نقش آویزاں کر رکھے ہیں۔ جس کے انگنت فوائد دیکھے۔ العبد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اتباعِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قرآنِ پاک پ ۳ سورۃ اٰل عمران آیتِ کریمہ ۳۱

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اے محبوب تم فرما دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اور تمہیں اللہ دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

○ اللہ سبحانہٗ محافظ ہے ذاتِ رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا اور کلام اللہ محافظ ہے شانِ رسول کا اور اللہ سبحانہٗ سے محبت کے دعویٰ کی دلیل فَاتَّبِعُوْنِيْ سے متابعتِ مصطفیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" ٹھہری جو تقاضائے محبت ہے۔ اگر اتباعِ سنت نہیں تو یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ مقامِ اطاعت اور اتباع کو قرآنِ پاک نے مجملاً و تفصیلاً بیان فرمایا اور اتباع کا مفہوم واضح کیا ہے۔ جو مقصودِ قرآن و مطلوب صاحبِ قرآن "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے۔

○ اطاعت کا مفہوم یہ ہے کہ جو کچھ تمہیں رسولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" عطا کریں وہ لے لو اور جس سے منع کریں رک جاؤ۔ نبیِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے یہی مفہوم ہے "خُذْ مَا صَفَا، دَعْ مَا كَدَرْ" کا۔ حمدِ الٰہی اور درود رسالت پناہی صلوٰاتُ اللہِ وسلامُہٗ علیہ سے تکمیلِ اتباع ہے اور مراعاتِ سنن و آداب سے عمل کی قبولیت ہے اور اسی پر اجر اور نور کے وعدے ہیں۔ شریعتِ مصطفوی اور سنتِ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا دامن کسی حالت میں بھی نہ چھوڑے اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے قدموں کی خاکِ پاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنائے اتباع اور عملِ صالح کی منزل پہ دو چیزوں اکلِ حلال اور صدقِ مقال کا خاص خیال رکھے۔ اُن کے بغیر عمل تو ہوگا لیکن صالح نہیں ہوگا۔

امر بالمعروف، تکمیلِ امر — نہی عن المنکر، ترکِ نواہی

خلافِ پیغمبر کسے را گزید — کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

اتباعِ سنتِ سنیہ اور اجتناب بدعتِ غیر مرضیہ۔

Marfat.com

☆ سیّد الطّائفہ جُنید بغدادی علیہ الرّحمۃ فرماتے ہیں۔

وَاِذَا رَأَیْتَ رَجُلًا یَّطِیْرُ فِی الْھَوَآءِ اَوْ یَمْشِیْ عَلَی الْمَآءِ اَوْ یَاْکُلُ النَّارَ وَتَرَکَ سُنَّۃً مِنْ سُنَنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" فَاضْرِبْہُ بِالنَّعْلَیْنِ فَاِنَّہٗ شَیْطَانٌ وَّمَا صَدَرَ مِنْہُ وَھُوَ مَکْرٌ وَّاسْتِدْرَاجٌ ط	جو کسی مرد کو دیکھے وُہ ہَوا میں اُڑتا اور پانی پر چلتا اور آگ کو نگلتا ہے اور وُہ حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی کسی ایک سُنّت کا تارِک ہو تو اُسے جوُتے مارو۔ وُہ شیطان ہے اور جو اُس سے صادر ہُوا وُہ مکر اور استدراج ہے۔

استدراج :۔ سحر۔ مسمریزم۔ شعبدہ بازی "

○ بتوفیقہٖ تعالیٰ غلام کا کام شریعتِ مطہّرہ کے معیار پر اُترے تو یہ اِتّباع ہے۔ رُخصت کی بجائے عزیمت پر عمل ہو اور فتویٰ کی بجائے تقویٰ پر[1] اور اَولیآءِ اہلِ طریقت کی اصطلاح میں استقامت ہی سب کرامتوں سے اعظم کرامت ہے اِس سے بڑھ کر کیا کرامت ہوگی کہ سُنّتِ بیضاء علی السّنّۃ سے حصّہ مِل گیا۔ سُنّت :۔ "قالِ مُصطفٰے، حالِ مُصطفٰے، دونوں کی اتّباع کا مجموعہ ہے" "صلی اللہ علیہ وسلم"

○ نکتہ :۔ جُملہ انبیآء و مُرسلین کا محوَر ذاتِ محمّد "صلی اللہ علیہ وسلم"

جُملہ ستّر[2] اَدیان کا تکملہ ، دینِ اسلام

جُملہ کُتبِ الہامیّہ و صحائف کا مُرقعّہ ، قُرآنِ پاک

جُملہ عبادات کا خُلاصہ ، نماز[1] اور سجدہ

جُملہ اَوراد کا جامع وظیفہ ، ذِکر اللہ۔ دُرود شریف

۵

[1] "انوارِ لاثانی" سے یہ الفاظ لکھتے وقت اپنے پر نظر پڑی تو شرم سے آنسو نکل آئے کہ لکھ کیا رہا ہے اور تیری اپنی حالت کیا؟ تو فی الفور یہ الفاظ بھی شاہِ لاثانی قُدّس سرّہُ السّامی کی کرامت اور فیضِ نگاہ سے نظر آگئے تو کچھ اطمینان ہُوا ؎ "گرچہ من ناپاک ہستم دل بہ پاکاں بستہ ام "

کسی نے کیا عُمدہ کہا ہے جَزَاکَ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ فِی الدَّارَیْنِ خَیْرًا ط ؎

بارگاہِ کریم سے مُجھ کو کرم کی ہے اُمّید آپ کا کلمہ گو تو ہُوں مانا کہ مُتّقی نہیں

[2] نمازِ پنجگانہ اللہ عزّ و جلّ کی وُہ نعمتِ عظمیٰ ہے جو اُس نے اپنے کرمِ عظیم سے ہم کو عطا فرمائی۔ ہم سے پہلے کسی اُمّت کو نہ ملی۔ نمازِ پنجگانہ میں کونسی نماز کس نبی نے پڑھی تو ترجیحًا قول یہ ہے فجر سیّدنا آدم صفیُّ اللہ، ظہر سیّدنا داؤد، عصر سیّدنا سلیمان، مغرب سیّدنا یعقوب اور عشا سیّدنا یونس اور پانچوں نمازیں حضور سیّد الانبیآء ،

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

☆ اِتّباعِ رسُول "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ماحاصل :-

○ اِتّباعِ تام سے مغفرت کی بشارت اور تزکیۂ باطن اور تصفیۂ قلب ہے تو پھر ولائیت کبریٰ کے فیضان سے حصّہ نصیب[1] ہوتا ہے۔ محبّت ایمان کی جڑ ہے۔ عملِ صالح اس کے انوار و اجرات۔ آداب ایمان کے برگ و بار اور فیوضات ثمرات ہیں۔ تقویٰ ابتدائی زینہ ہے ولائیت کا اور مقامِ مطابقت انتہائی مقام۔ جس پر کملاءِ اولیاء اور صحابۂ عظام توفیق ایزدی اور فضلِ ربّی سے فائز المرام ہیں۔ مقامِ مطابقت کی مثالیں۔

☆ ایک مرتبہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے سر مبارک میں سخت درد تھا۔ اسی عالم میں حجرۂ مطہرہ میں تشریف لائے تو دیکھا کہ سیّدہ عائشہ صدّیقہ محبوبۂ محبوب ربّ العلیٰ عزّ وجلّ فصلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنا سر بھی شدید درد سے باندھ رکھا تھا اور وَاَرْاَسَاہُ وَاَرْاَسَاہُ کہہ رہی تھیں۔

☆ سہیل یمنی خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ جب حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا دانت مبارک غزوۂ احد میں شہید ہوا تو آپ کا وہ دانت خود بخود اکھڑ کر گر گیا۔ یہ مقامِ مطابقت ہے۔ بمطابق ایک قول کہ آپ نے از خود سارے دانت نکال دیئے تھے۔ یہ روائیت صحیح نہیں اس میں شریعۃِ مقدّسہ کے خلاف کی بو ہے۔

بقیہ حاشیہ

مرسلین علیٰ نبیّنا وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو عطا ہوئیں اور نماز تہجّد خاص حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو ملی۔

[1] اللہ تعالیٰ نے اپنے طالبین کو دو حصّوں میں منقسم کر رکھا ہے۔ صفاتِ جلالیہ اور صفاتِ جمالیہ سے تربیت فرماتا ہے۔ ایک گروہ کو غم و اندوہ کی راہ سے اور ایک گروہ کو خوشی اور شادمانی کی راہ سے عطا فرماتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام سے حضرت آدم علیہ السلام تین سو سال تک روتے رہے اور آپ کے آنسو تمام کائنات کے آنسوؤں سے زیادہ ہیں اگرچہ حضرت یحییٰ علیہ السلام بھی کثیر البکاء تھے یہ ظہور صفاتِ جلالیہ سے ہے اور حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق تو فرمایا یَا نُوْحُ اِلٰی کَمْ تَنُوْحُ (اے نوح! کب تک روتے رہو گے) اور ظہورِ صفات جمالیہ خوشی اور شادمانی کی راہ پر حضرت سلیمان اور "حضرت یوسف" علیہما السلام بعینہٖ اولیاءِ امّت میں دو گروہ ہیں۔ فقیر عفی عنہ، کے الفاظ سے کوئی مفہوم مخالف نہ نکالے کہ خوفِ الٰہی کی نفی ہے۔ حالانکہ بین الخوف والرجاء، ایمان ہے عالمِ شباب میں خوفِ الٰہی کا غلبہ ہو اور بڑھاپے میں عمل کی راہ سے رجاء کا غلبہ ہو ؎

عصیانِ ما و رحمتِ پروردگارِ ما ایں را نہائیست نہ آں را نہائیتے گرامی

Marfat.com

○ اِس کے بدلہ میں ربِّ کریم نے جنّت سے جنّتی پھل کیلا بھیجا اور اُس نے دُنیا میں قرار پکڑا اور یہ پھل ہر موسم میں ہوتا ہے۔ یہ تحفہ انعامِ محبّت ہے جو معبودِ حق نے عطا فرمایا اور خرقہ تبرّک محبوبِ برحق "صلی اللہ علیہ وسلم" سے پایا۔

☆ سیّدنا یونس نبیُّ اللہ علیہ السلام کو بامرِ ربّی مچھلی نے اپنے پیٹ سے تین روز بعد اُگلا تو اُس وقت آپ کے جسمِ اطہر کی جلد مبارک نرم ہو چکی تھی اور آپ کے جسمِ اطہر کی حفاظت کے لیئے ربِّ کریم نے کدّو کی بیل پیدا فرمادی جس نے آپ کے سارے جسمِ اطہر کو ڈھانپ لیا۔ سایہ بھی مل گیا اور مکھی مچھر سے امن بھی اور خوراک کے لیئے ربِّ قدّوس نے ہرنی کو بھیجا جا میرے پیارے کو دُودھ پلا۔ ہرنی ہر روز حاضر ہو کر زیارت بھی کرتی اور دُودھ بھی پلاتی اور کدّو کی بیل مُوذی حشراتُ الارض سے حفاظت کا فریضہ سرانجام دیتی فطرتی اور قدرتی طور پر کدّو کی بیل پر مکھی نہیں بیٹھتی۔ اللہ! اللہ! محبوب کی پسندیدہ چیز پر بھی گندی مکھی نہیں بیٹھ سکتی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط

☆ حضرت آدم علیہ السلام کو کھجور، حضرت یونس علیہ السلام کو کدّو اور حضرت اُویس رضی اللہ عنہ کو کیلا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور۔ شہد اور کدّو بہت پسند تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرماتے وقت کدّو مبارک کی کاشیں سالن سے نکال نکال کر کھاتے۔

○ فقیر غفرلہٗ نے مدینہ طیّبہ زاد اللہ تنویرًا کی حاضری میں تبرّکاً کھجور، کدّو اور کیلا بڑی رغبت اور چاہت سے کھایا۔ اُن کی برکت سے جسم و جان میں طاقت اور ہر قسم کی وباء سے حفاظت رہی۔ مدینہ طیّبہ کے پاک پھلوں کا ذکر کرنا ضروری ہے جو ذکرِ محبّت ہے اور اللہ سبحانہٗ کو پسند، مدنی مدینہ منوّرہ کے گلی و بازار میں رہڑیوں پر سبزی بیچتے ہیں اور بڑی محبّت سے اُن پر پانی چھڑکتے وقت بلند آواز اور دلکش انداز سے کہتے ہیں۔ یَا بَرَكَةَ النَّبِيِّ تَعَالِيْ اَنْزِلِيْ ثُمَّ لَا تَرْتَحِلِيْ ط اے نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" کی برکت۔ آجا اور برس جا پھر واپس نہ جا کھجوروں، پھلوں، سبزیوں میں اِس دُعا سے عجیب حلاوت، برکت اور شفا ہے۔

یہاں دو چیزیں بیان ہوئیں۔ ۱۔ اطاعت، ثمرۂ ہدائیت ۲۔ اتّباع ثمرۂ محبّت

یک زمانہ باتّباعِ مصطفےٰ بہتر از سلطانیِ ارض و سما "صلی اللہ علیہ وسلم"

؎ جناب حضرت زائر بن الحرام الاشجعی رضی اللہ عنہ سبزی فروش جلیل القدر صحابی بدوی بدری ؎

Marfat.com

اَطاعت	اِتبَاع
۱۔ اِسلام ہے اور ظاہری ارکان سے مُتعلق ہے	ایمان ۔ قلب اور رُوح سے مُتعلق ہے ۔
۲۔ اَطاعت حُکم کی تعمیل کرنا ہے	اِتبَاع قدَم بقدَم چلنا ہے ۔
۳۔ اَطاعت میں بیگانگی ہے	اِتبَاع میں یگانگت ہے ۔
۴۔ اَطاعت اعمال سے مُتعلق ہے ۔	اِتبَاع ۔ اعمال معہ عقائد [1] ،

○ اَطاعت کی تکمیل، اِتبَاع ہے ۔ اور اِتبَاع [2] سُنّتِ مُطہّرہ کو کہتے ہیں ۔ نیز اَطاعت اور اِتبَاع وہی مُعتبر ہے جو عشقِ رسُول" ﷺ" کا نتیجہ ہو ورنہ محض فریبِ نفس ہے ۔ اِتبَاع سے جسم پر سُنّت کا رنگ چڑھتا ہے اور محبّت سے قلب و رُوح پر ؎

" اصلِ سُنّت جُز محبّت ہیچ نیست "

☆ اِتبَاع میں مُجاہدہ شرط ہے ۔ ربُّ العزّت جلّت ثنائہٗ نے فرمایا وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط [3] مُجاہدہ سے مُشاہدہ نصیب ہوتا ہے ۔ دُنیا میں مُجاہدہ سے وفا، صفا اور آخرت میں رضا اور لقاء سے نوازا جائے گا ۔ اِتبَاع میں اَمر بالمعرُوف اور نہی عَنِ المنکر پر صبر سے گامزن ہونا مُجاہدہ ہے اور مُجاہدہ سے ہدائیت کے راستے کھُلتے ہیں ۔ تکمیلِ دین، اِتمامِ نعمت اور دین اسلام پر رضا کا اظہار حضُور" ﷺ" پر ہُوا ۔ اسلام ظاہری اَرکان کا نام ہے اور ایمان باطنی اعتقادات کا اور دین دونوں کا مجمُوعہ ہے ۔ دینِ اسلام کے دو رُکن ہیں تعظیمِ مُصطفٰے اور اتّباعِ مُصطفٰے" ﷺ" ۔ "مابندۂ عشقیم دگر ہیچ نمے دانیم" مومن کی تو سرشت میں اِتبَاع اور عشق کا بیج رکھ دیا گیا ہے ؎

بمُصطفٰے برساں خویش را کہ دین ہمہ اُوست " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "
گر بہ اُو نرسیدی تمام بولہبی ست " علّامہ اقبال "

---

[1] عمل صالح مومن کے ایمان کی علامت ہے جیسے ولایت کے لیئے کرامت اور نبوّت کیلئے مُعجزہ دلیل ہے ۔ بغیر اعمال ایمان کامل نہیں ۔ "ایمان" اِقرارٌ باللِّسان ۔ تصدِیقٌ بالقلب اور عملٌ بالاَرکان کے مجمُوعہ کا نام ہے ۔ خلافاً فیہِ ط

[2] اِتباع کا معنیٰ ہے پیچھے آنا نہ بھائی بن کر برابر چلنا اور نہ باوا بن کر آگے، بلکہ غُلام بن کر قدَم بقدَم چلنا ۔

[3] پ ۲۱ ۔ سورۃُ العنکبُوت آیتِ کریمہ ۶۹ اور جنھوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم اُنھیں اپنے راستے دکھائیں گے ۔

؎ تکمیلِ اتّباعِ سُنّتِ سَنِیّہ، مکمّل اجتناب بدعتِ نامرضیّہ سے مقامِ محبُوبیّت ملتا ہے ۔

Marfat.com

☆ مکتوب[1]:۔ عُروۃُ الوثقیٰ قیّومِ ثانی خواجہ محمّد معصُوم کا جو مُروّجُ الشّریعہ خواجہ عُبیداللہ رَوّحَ اللہُ رُوحَہُمَا نے نقل کیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ط نقدِ سعادت دارین، متابعت سیّدُ الکونین صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہے دوزخ سے نجات اور دارُ القرار جنّت کا داخلہ سیّدُ الابرار، قُدوۃُ الاخیار علیہِ الصّلوٰۃُ وَالسّلَامُ کی اِتّباع پر موقوف ہے۔ نیز رضائے پروردگار، پیروی رسُولِ مُختار صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشرُوط ہے تو یہ زُہد توکّل اور تبتّلُ حضُور علیہِ الصّلوٰۃُ وَالسّلَامُ کی تابعداری کے بغیر نامقبُول اور اَذکار و اَفکار، اَشواق و اَذواق بے توسّلُ سرکارِ دوعالم" صلی اللہ علیہ وسلم"، غیر معمُول ہے۔ اَولیاء آقائے نامدار" صلی اللہ علیہ وسلم "کے بحرِ بے پایاں فیض کے ایک جرُعہ سے مُستفیض انبیاء اُنکے سرچشمہ آبِ حیات کے ایک قدَح سے سیراب ہیں۔ فرشتہ اُن کا طفیلی، فلک اُن کی حویلی، رشتۂ وجُود اُنھیں کے وجُود سے مُتّصِل۔ سلسلۂ ایجاد اُنھیں سے مَربُوط ہے۔ جُملہ کائنات اُن کی تابعدار اور تمام عالَم کے بادشاہ اُن کی رضا کے طلب گار ہیں اور یہ اِتّباع میں خاکرُوبی کی دولت درُود شریف کی ہمیشگی سے مُیسّر آتی ہے ؎

خاک شو خاک تا بروید گُل — کہ بجز خاک نیست مَظہرِ گُل
در بہاراں کے شود سرسبز رنگ — خاک شو تا گُل بروید رنگ رنگ[2]

۵

[1] امامِ ربّانی مُجدّدِ الفِ ثانی اَلشیخ احمد علیہِ الرّحمۃ کے فرزندِ ثالث ہیں۔ فرمایا میرے اِس فرزند کی ولادت باسعادت میرے لیئے نہایت مُبارک اور مسعُود ثابت ہُوئی کہ خواجہ بُزرگ باقی باللہ علیہِ الرّحمۃ کی خدمتِ اقدس میں پُہنچا اور دولتِ رُوحانی سے مالامال ہُوا۔ آپ آیۃٌ مِّنْ آیٰتِ اللّٰہِ تھے۔ علم مُروّجہ شریعہ اَلشیخ محمّد طاہر بندگی علیہِ الرّحمۃ سے بھی حاصل کیا۔ پھر اپنے والد کے فیض کو عالمِ دُنیا کے چپّہ چپّہ تک پُہنچایا۔ آپ کے نوّے لاکھ مُرید تھے اور سات ہزار خلفاء جو اسرارِ غریبہ علُوم بدیہیّہ معقُول و منقُول میں جیّد تھے۔ سلطنتِ مُغلیہ کے تین بادشاہ جہانگیر، شاہجہان، اورنگ زیب اور اراکینِ سلطنت اُمراء، وُزراء مُرید تھے۔ آپ کے چھ صاحبزادے تھے جو شریعت اور طریقت میں باکمال تھے۔ بہتّر سال کی عُمر شریف میں اِس دُنیائے فانی سے عالمِ جاودانی کو رحلت فرما کر جنّتُ الفردوس میں جاگزیں ہُوئے۔ آپکا مزار پُرانوار سرہند شریف میں ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فقیر کی حاضری ہُوئی۔ فیض جمالی اور نگاہ جلالی ہے۔ ثُمّ الْحَمْدُ لِلّٰہ،

[2] خاک ہو خاک تاکہ پھُول اُگیں کہ خاک ہی مَظہرِ کُل ہے ؎ مُبارک ہیں وُہ جو اس درِ پاک کی خاک ہو گئے
پتّھر بہار کے زمانے میں بھی کب سرسبز ہوتا ہے خاک ہو جاتا کہ رنگ برنگ کے پھُول کھلیں

؎ قطبُ الاقطاب، غوث اُولِی الالباب، خواجہ خواجگان، عُروۃُ الوثقیٰ مُحمّد معصُوم قیّومِ ثانی قدّسنا اللہُ باسرارہِ السّامی ۱۲ منہ

Marfat.com

○ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ :۔ محبّت دو قسم ہے ۔ ۱۔ محبّت لِذاتہٖ ؎۱ ۲۔ محبّت لِغیرہٖ ؎۲
سورۃ اٰلِ عمران ۳۱

۱۔ محبّت لِذاتہٖ : اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک سے محبّت یہ ذاتی شان سے ہے اور اپنے خاصُ الخاص بندوں کو عطا فرماتا ہے اور اُن کا مُنتہا دیدارِ الٰہی اور تقرّب اِلَی اللہ کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ دُنیا دی اسباب اور ماسوَاء اللہ سے مُکمّل اعراض ہوتا ہے ۔ "مقامِ فنا فی اللہ"

☆ سیّدہ رابعہ عدویّہ رضیَ اللہ عنہا ایک مرتبہ حالتِ جذب ؎۳ میں ایک ہاتھ میں پانی کا پیالہ اور دوسرے ہاتھ میں آگ لے کر باہر نکلیں اور فرمانے لگیں ۔

مَیں چاہتی ہُوں اس آگ سے جنّت کو جلا دُوں اور پانی سے جہنّم کو بُجھا دُوں تاکہ جو لوگ جنّت کے طمع سے یا جہنّم کے ڈر سے عبادت کرتے ہیں ۔ وُہ اللہ سُبحانہٗ کی خالص محبّت اور رضا کے لیئے عبادت کریں نہ طمع جنّت ہو نہ ڈر جہنّم کا ہو ، یہ اُولیئے مُقرّبین کا مقام ؎۴ ہے ۔ جن کے درجات ہمارے علم و فہم سے بُلند تر ہیں ۔

؎۱ اے اللہ ! جو تُو نے میرے لیئے دُنیا سے حصّہ رکھا ہے وُہ اپنے دشمنوں کو دے دے اور جو تُو نے میرے لئے آخرت سے حصّہ رکھا ہے وُہ اپنے دوستوں کو دے دے ۔ میرے لئے تو تُو ہی کافی ہے ۔ "تمنّا رابعہ بصریہ علیہا الرحمۃ"

؎۲ لِغیرہٖ سے مُراد عالَم ماسِوَاء اللہ ہے اللہ سُبحانہٗ کے سوا ہر عالم ہی ماسِوَاء اور غیر ہے اور وُہ مخلُوق ہے اور پھر اس عالَم ماسِوَاء میں دو گروہ ہیں ۔ ۱۔ حزبُ اللہ ۔ اللہ والوں کا گروہ اِس میں فی سبیل اللہ ، باذنِ اللہ ولے انبیاءؑ و اولیاء مُومنین شامل ہیں ۔ ۲۔ حزبُ الشیطان (متبعِ الشیطان) ۔ اس میں کُفّار ، بُت ، طاغوت ، شیاطین (مخالفِ اللہ) یہ مِن دُونِ اللہ والے شامل ہیں ۔ خوارِج نے مِن دُونِ اللہ والی آیاتِ بیّنات انبیاءؑ ، اولیاء اور مُومنین پر چسپاں کر دیں اور گمراہی کے گڑھے میں گر گئے جہاں سے نکلنا مُحال ہے ۔ حالانکہ مِن دُونِ اللہ نہ قابلِ محبّت ہیں اور نہ لائقِ شفاعت اور نہ ہی اِن کی محبّت اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی محبّت ہے ۔ انبیاءؑ و اولیاءؒ جو اللہ سُبحانہٗ کی بارگاہِ رحمت میں باذنِ اللہ ، فی سبیلِ اللہ کے زُمرہ میں ہیں اُن کو مَعَاذَ اللہِ ثُمَّ مَعَاذَ اللہِ مِن دُونِ اللہ بُتوں اور طاغوت میں شُمار کرنا یا اُن سے تشبیہ دینا گمراہوں کا طریق ہے اور یہ مُبارک گروہ تو وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیقًا ؎ ہے جو اپنے اپنے منازِل ، مقابر میں زندہ ہیں سُنتے ۔ دیکھتے اور دُعا سے حاجت براری کرتے ہیں اور مِن دُونِ اللہ والے عالمِ برزخ میں گرفتار اور وُہ اپنی اپنی برزخی حالت میں بے حس جماد مثلِ بُت ہیں ۔ یہ عقیدہ نجد کے حنبلی اور ہند کے حنفی کا ہے جو لباسِ حنبلی میں حبلی اور لُبادۂ حنفی میں مَنفی ہیں ۔ العیاذُ باللہِ ط

؎۳ یہ واقعہ حالتِ سکرات ہے ورنہ جنّت کی تمنّا اور دوزخ سے بچنے کے لیئے عبادت مشروع ہے ۔

Marfat.com

۲- **مَحبّت لِغیرہٖ** :- اَللّٰہ سُبحَانَہٗ کے ماسوا سے مَحبّت ہو لیکن اُس کے لئے یعنی اُس کی عطا سے مَحبّت لِغیرہٖ ہے ۔ عبادت اُمیدِ جَنّت اور خوفِ دوزخ سے ہو تو یہ مقام ابرار کا ہے ۔ کیونکہ مومن کی تسبیح سے جَنّت میں باغ کھلتا ہے ۔ جَنّت درُود شریف سے جھومتی اور خُوش ہوتی ہے اگر کوئی مومن جَنّت کی دُعا کرتا ہے تو جَنّت بھی اُس کو چاہتی ہے اور ربّ عزّ اسمُہٗ سے دُعا کرتی ہے یہ بندہ مجھے عطا فرما۔

☆ سیّدنا امام حسن مجتبےٰ نے اپنے والد سیّدنا علی مرتضےٰ رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُمَا سے پُوچھا اے اَبّا جان! آپ کے دِل میں میری مَحبّت ہے فرمایا ہاں ۔ عرض کیا چھوٹے بھائی کی؟ فرمایا ہاں ۔ عرض کیا میرے نانا جان کی ۔ تو فرمایا اُنکی بھی عرض کیا ابّا جان یہ دِل ہے یا سرائے؟ جس میں سب کی مَحبّت سما گئی" ۔ سُبْحَانَ اللّٰہ "اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِّاَبِیْہِ" اتنی چھوٹی سی عُمر شریف اور یہ کلامِ معرفت ، فرمایا سیّدنا علی مُرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیٹا اِن سب کی مَحبّت اَللّٰہ کے لیئے ہے ۔

☆ ایک روائیتِ خبر واحد میں ہے

اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ اَنَا عَرَبِیٌّ وَّقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَّلِسَانُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ عَرَبِیٌّ ط

"شوارقُ الانوار فی ذکرِ الصّلوٰۃِ علی النبیِّ المختار"

عَربوں سے مَحبّت کرو کہ مَیں عربی ہُوں قُرآن عَربی اور جَنّتیوں کی زُبان عَربی ہے ۔

"عربوں سے محبّت نہ کہ نجدیوں سعُودیوں یزیدیوں سے۔"

☆ اَلْحُبُّ لِلّٰہِ کے تحت اِن سب سے مَحبّت درحقیقت اَللّٰہ سُبحَانَہٗ سے مَحبّت ہے۔

معیارِ مَحبّت : ربِّ کریم کسی کو عطیّہ عطا فرمائے ۔ اگر وُہ اِس عطیّہ[1] میں مشغُول ہو کر مُعطی کو بھُول جائے تو یہ مقام محجُوبین کا ہے ۔ اَور اگر عطیّہ کے مِلنے پر مُعطی کی طرف توجّہ اور ہو جائے اور اُس کے حمد و شکر میں لگ جائے تو یہ مقام مُحبّین کا ہے ۔ عطا تو مُعطی کی یاد دلاتی ہے ۔ بُھلاتی نہیں ۔ اَللّٰہ سُبحَانَہٗ وَتعَالیٰ محبُوب لِذاتہٖ ہے اور اُس کی عطا محبُوب لِغیرہٖ ہم اُس کی عطا سے اس لیئے مَحبّت کرتے ہیں کہ محبُوب کی عطا ہے اور یہ بھی مَحبّت لِذاتہٖ میں داخل ہے اور یہ مقام صالحین ، مُؤمنین کا ہے ۔

"مُلخّص تفسیر رُوحُ البیان"

○ اَللّٰہ سُبحَانَہٗ وَتعَالیٰ جِس کو محبُوب بنا لیتا ہے ۔ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَامُ سے پہلے آسمانوں میں اور پھر زمین میں مُنادی کراتا ہے کہ سب اِس کو محبُوب رکھیں ۔ مُؤمنین صالحین اور

[1] سب سے بڑا عطیّہ ، ذکرِ الٰہی ، ذکرِ دُرُود رسالت پناہی ہے ۔

Marfat.com

اَولیاءِ کاملین کی مقبولیت عامہ اُن کی محبوبیت کی دلیل ہے اور اَولیاءِ کرام سے محبت کرنا انسان کی اپنی نیک بختی کی نشانی ہے۔ محبوب کے ذکرِ گرامی پر دل نہ دھڑکے۔ سینہ پُر سوز اور آنکھیں نم آلودہ نہ ہوں تو نہ ایمان، ایمانِ کامل اور نہ اسلام، اسلامِ کامل ہے۔

شرائطِ محبت :۔ کثرت ذکرِ محبوب[1]، آزمائش پر صبر[2]، انقطاع از ماسوا المحبوب[3] یہ شرائط طے کرنے کے بعد مقامِ محبت پاتا ہے یہ سب اِتباع کے نتیجہ سے ہے۔

○ حصولِ فیضِ محبت دو طرح ہے۔ اوّلاً نگاہ سے جب موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مَحَبَّةً مِّنِّیْ سے نوازا تو وُہ جس طرف نگاہ کرتے وُہ دل سے محبت کرتا ثانیاً لب سے۔ (سورۃ طٰہٰ ۳۹) یہ دونوں اندازِ محبت ہیں جسے جس سے چاہیں نواز دیں۔ اِس میدانِ محبت میں کوئی اُویس قرنی بنا اور کوئی بُوعلی قلندر، کوئی غریب نواز بنا اور کوئی دستگیر بنا کوئی گنج بخش، اور گنجشکر بنا اور کوئی نوشہ گنج بخش یہ سب محبت کے کرشمے ہیں۔ ربِ کریم نے محبوب کے چشمۂ محبت سے اُمت کو سیراب کرایا! در چشمہ ہائے فیضانِ محبوب سے وافر حصے عطا فرمائے۔ اُمتِ مُسلمہ میں درُود شریف سے مرتبہ محبوب پا گئے ؎

☆ محبوبِ سُبحانی، سیدُ الاَولیاء، غوثِ اعظم الشیخ محمد عبدُالقادر جیلانی قدس سرہ الرحمانی
☆ محبوبِ صمدانی، مجمع البحرین، مُجدِّدِ الف ثانی الشیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ الرحمانی
☆ محبوبِ یزدانی، سندُ الکاملین، السید محمد اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ الرحمانی
☆ محبوبِ الٰہی، سُلطانُ المشائخ، السید محمد نظامُ الدین اَولیاء دہلوی قدس سرہ الرحمانی

○ محبوبِ ربُ العٰلمین "عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کے چشمۂ محبت سے مُستفیض ہو کر اَولیاءِ عظام اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (سورۃ البقرۃ ۱۶۵) کے جامِ عشق سے سرشار ہوئے اور اَللّٰہ ربُ العزت جلّت ثناءُہٗ کو بھی اُن سے محبت ہی یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ کی تفسیر بنے۔ (سورۃ المائدۃ ۵۴)

قرآنِ پاک : پ۱ سورۃ البقرۃ آیتِ کریمہ ۱۳۸

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۚ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ○	ہم اَللّٰہ کا رنگ چڑھاتے ہیں اور کس کا رنگ خوبصورت ہے اَللّٰہ کے رنگ سے اور ہم اُسی کو پُوجتے ہیں۔

○ جس طرح رنگ کپڑے کو ظاہر و باطن میں نفوذ کرتا ہے اِسی طرح اَللّٰہ کا رنگ ؎ کامل اِتباعِ اقوال، اعمال اور احوال سے درجہ محبوب ملتا ہے۔

Marfat.com

"اعتقاداتِ حقّہ" ہمارے رگ وپے میں سما گئے ہمارا ظاہر "قالب" اور باطن "قلب" اُس کے رنگ میں رنگے گئے اور رنگ چڑھانا ہو تو اَللّٰہ سُبحَانَہٗ کا رنگ چڑھاؤ۔ جو نہ پانی سے دُھلے اور نہ دھوپ سے اُڑے اور جو نہ وقت گزرنے پر پھیکا پڑے۔ اَللّٰہ سُبحَانَہٗ کا رنگ وُہی ہے جو رنگِ مُصطفائی ہے۔ جس سے دل ایمان اور محبّت کے رنگ سے رنگے گئے۔ یعنی مومن کی زندگی حضور "ﷺ" کی سیرتِ طیّبہ کا ہُوبہُو نقشہ، لباس، خوراک، کھانا پینا، اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا غرضیکہ ہر اَفعال میں گفتار میں کردار میں توحید کا رنگ اَور سُنّتِ مُطہّرہ کا نقشہ ہو یعنی صُورت ہو نمونہ سُنّتِ مُطہّرہ کا اَور زُبان تر ہو ذکرِ مُصطفےٰ "ﷺ" درُود شریف سے۔

"صِبغَۃَ اللّٰہِ" کا رنگ ظاہری جسم پر چڑھتا ہے تو سُنّتِ عُزّاء کا نمونہ بن جاتا ہے اور درُود شریف کا رنگ باطن "قلب" پر چڑھتا ہے تو تمام کائناتِ عالم میں اَللّٰہ پاک کا محبُوب[1] بن جاتا ہے اور سُنّتِ مُطہّرہ پر عمل کی راہ سے اُنہیں اَنوارِ ولائیت[2] ملے۔

[2] اَلنُّبُوَّۃُ اَفضَلُ مِنَ الوَلَایَۃِ ط نبوّت، ولائیت سے بہر جہت، بہر وجہ اَفضل، اکمل واعظم ہے۔ العبد

[1] جنہوں نے ولائیت کو نبوّت سے افضل کہا وُہ اپنی اِس استدلالی منطق کی راہ سے بھٹک گئے کہ نبی رجُوع اِلَی الخلق اور ولی رجُوع اِلَی اللّٰہ ہوتا ہے۔ حالانکہ نبی اَللّٰہ سُبحَانَہٗ کے ہاں تکمیل پاکر، منزلِ مقصُود پر فائز المرام ہوکر اُس کے حکم سے خلق کی ہدائیت کے لیے مبعُوث ہوتا ہے۔ اور ولی رجُوع اِلَی اللّٰہ ہونے میں ابھی اپنی منزل کی راہ میں ہے اور مقصُود کو پانے والا "نبی" نبی بھی ہوتا ہے اور ولی بھی۔ یعنی رجُوع اِلَی الخلق اَور رجُوع اِلَی اللّٰہ دونوں پر مقصُود کو پائے ہُوئے۔ نبی کی نبوّت نبی کی اَپنی ولائیت سے بھی افضل ہوتی ہے۔ "لَا خِلَافَ فِیہِ ط چہ جائیکہ ولی کی ولائیت نبی سے افضل ہو؟ نبی معصُوم اور ولی محفُوظ ہے۔ معصُوم وُہ ہوتا ہے جس میں گناہ کی طاقت ہی نہ ہو اَور محفُوظ وُہ جس میں گناہ کی طاقت تو ہو لیکن حفاظتِ الٰہی شاملِ حال ہو۔ ولی ولائیت میں کتنا ہی ترقّی کر جائے درجۂ معصُوم کو نہیں پاسکتا۔ اور بندہ بہر حال بندہ ہے وُہ کسی حال و مقام میں بندگی سے باہر نہیں ہوسکتا اور نہ خُدائی میں داخِل اور شریک ہوسکتا ہے۔ "بندہ بندگی سے بندہ ہے ورنہ گندہ" زندگی بے بندگی شرمندگی ہے۔

[3] امام علی بن ابی بکر قُدِّسَ سِرُّہٗ نے "معارجُ البدیہہ" میں فرمایا ولی کا تمام اُمور میں حُسن وکمال۔ ظاہراً و باطناً اصُولاً و فرُوعاً۔ عقلاً و نقلاً۔ عَادۃً وَعبادۃً کامل اِتّباعِ سُنّت و اجتناب از بدعت میں مُضمر ہے۔
اَلشَّرِیعَۃُ ھِیَ الشَّجَرَۃُ وَالحَقِیقَۃُ ھِیَ الثَّمَرَۃُ شریعت درخت ہے اور حقیقت معرفت ثمرات ہیں۔ مکتوباتِ معصُومیہ ۳

Marfat.com

☆ انبیاءِ عظام، اولیاءِ کرام کا درود شریف سے رطب اللسان ہو کر انوار اور مراتب پانا۔

○ درود شریف میں ملائکہ کرام اللہ تعالیٰ کے ساتھ یُصَلُّوْنَ میں شامل ہیں۔ اور صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ کے مخاطب اٰمَنُوْا ہیں۔ جو درود شریف کے انوار کے پروردہ ہیں۔ روزِ ازل انبیاءِ عظام کا نورِ نبوت پر تو نورِ محمدی[1] سے چمکا اور درود شریف کے وظیفہ سے فضیلتیں پا گئے۔ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط

[1] درود خوان انبیاءِ عظام۔ اوّل بشر حضرت آدم علیہ السلام کو حکمِ اوّل درود شریف کا ہوا۔ حضرت شیث علیہ السلام کا اپنے پدر بزرگوار کی وصیت کے مطابق ہمیشہ درود شریف وِرد رہا۔ درود ابراہیمی علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کو درود شریف اظہر من الشمس و الامس ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے صاحب الصلوٰۃ والسلام صلی اللہ علیک وسلم سے درود خضری کی اجازت چاہی اور پائی ملائکہ نوری عقلِ اوّل جبرائیل علیہ السلام مع لاانتہا ملائکہ کا بے انتہا درود شریف واضح۔ صحابہ کبار چار یار خصوصاً حضرت اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ کا ہمہ وقت درود شریف وظیفہ رہا۔ آئمہ اہلبیتِ اطہار از بارہ امام تاج الرجال، مجمع الافضال امام جعفر الصادق "نسبتِ صدیقی نسباً علوی" رضی اللہ تعالیٰ عنہما و بجاہہ علینا سے خصوصاً اولیاءِ نقشبند و دیگر سلاسل ثلثہ قادریہ سہروردیہ چشتیہ درود شریف "چشت اہل بہشت" بنے۔ محدثین کرام نے ہمیشہ درود شریف لکھا پڑھا اور پڑھایا۔ آئمہ مجتہدین امام ابوحنیفہ انار اللہ برہانہ فنا فی الدرود شریف تھے۔ اولیاءِ متقدمین خواجہ اویس قرنی یمنی روّح اللہ روحہ، غوث الاولیاء بایزید بسطامی قدس سرہ السامی کو بکثرت درود شریف استغراق کلی رہا۔ اولیاءِ متاخرین قطب العالم السید الشریف الشیخ عبدالقادر جیلانی حنبلی شہنشاہِ بغداد علیہ الرحمۃ کو درود شریف سے مرتبہ محبوبِ سبحانی ملا۔ اولیاءِ کاملین حلقہ اویسیہ شاذلیہ صاحب الصلوٰۃ والسلام سے مانند صحابہ مجلس کرتے اور فضائل درود شریف کے مسائل پوچھتے نیز اولیاءِ نقشبند عاشق و عامل درود شریف ہیں۔ کاشف الاسرار واصف الابرار السید محمد بہاؤ الدین نقشبند بخاری قدس سرہ الباری اپنے قیام مدینہ کھڑے ہو کر روزانہ چوبیس ہزار[۲۴۰۰۰] درود شریف پڑھتے اور شہنشاہِ نقشبند کا لقب پایا۔ قیوم اوّل محبوبِ صمدانی مجددِ الف ثانی الشیخ احمد سرہندی افاض علینا فتوحہ کا بوقتِ سحری پانچ ہزار[۵۰۰۰] درود خضری اور دلائل الخیرات کا معمول رہا۔ زائرِ القبلتین حاجی الحرمین الشریفین شاہ حسین طاب اللہ ثراہ مکان شریفی کا وظیفہ درود شریف ہمدم تھا۔ فقیر کے طریقت میں جدِ اعلیٰ قدوۃ الابرار زبدۃ الاخیار میاں شیر محمد علیہ الرحمۃ کا روزانہ درود شریف پانچ ہزار[۵۰۰۰]۔ سیدی اجمل مرشدی اکمل السید نور الحسن شاہ بخاری علیہ الرحمۃ الباری بوقتِ سحری تسبیح پر تین ہزار[۳۰۰۰] اور کھجور کی "گٹھلیوں" شماروں پہ بے شمار درود شریف پڑھا جاتا سلاطینِ اسلاف سلطان ناصر الدین محمود دہلوی۔ سلطان محمود غزنوی کا ایک لاکھ[۱۰۰۰۰۰] درود شریف وظیفہ تھا۔ شاہانِ مغلیہ درود شریف کے فیض یافتہ تھے۔ بفضلہٖ تعالیٰ فقیر چغتائی کا بھی محبوب وظیفہ درود شریف ہے۔ ۱۲ منہ

شدیم خاک ولیکن زبوئے تربتِ ما تواں شناخت کہ زیں خاک فقیرے خفتہ

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ مِنِّیْ تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ط"

Marfat.com

باب ۴

اطاعتِ رسول

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قرآنِ پاک پ۵ سورۃ النساء آیتِ کریمہ ۶۹

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝

اور جو اطاعت کرتے ہیں اللہ کی اور اُس کے رسول کی وُہ اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے اِنعام فرمایا۔ اَنبیاء، صدّیقین، شہُداء اور صالحین اور کیا ہی اچھے ہیں ساتھی

شانِ نزُول : حضرت ثوبان حضُور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کمالِ محبّت رکھتے تھے۔ ایک دِن اِس قدر غمگین اور رنجیدہ حاضرِ خدمت ہُوئے کہ چہرہ کا رنگ مُتغیّر ہو چکا تھا اور پریشانِ حالی ظاہر ہو رہی تھی۔ حضُور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رنگ کیوں بدلا ہُوا ہے۔ عرض کیا یا رسُولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے نہ کوئی بیماری ہے اور نہ دَرد بجز اِس کے کہ جب آپ صلی اللہ علیک وسلم سامنے نظر نہیں آتے تو انتہا درجہ گھبراہٹ اور پریشانی ہو جاتی ہے اَور جب آخرت کو یاد کرتا ہُوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے۔ وہاں کیسے دیدار پا سکوں گا۔ آپ اعلیٰ ترین درجات و مقامات پہ ہوں گے اور اگر اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے جنّت دے بھی دی تو اس مقامِ عالی تک رسائی کہاں؟ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہُوئی اور آپ کو آخرت میں معیّتِ مُصطفوی کا مژدہ سُنایا گیا اور حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقہ سے اُمّت کا نصیبہ کھُل گیا اور دِل تسلّی پا گئے۔ اے سیّدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ وَرسُولہٗ عنہ تیرے فیض سے ہم نالائقوں کے لیئے تسلّی ہے۔ کہاں دَنا فتدلّیٰ کے مکین اور کہاں ہم کمین "چہ نسبت خاک را عالم پاک" ؎

اتنا عجب بُلندی جنّت کا کس لیئے دیکھا نہیں کہ بھیک کس اُونچے دَر کی ہے

؎ اے ثوبان علیہ الرضوان میرا تن، من، دھن تجھ پہ قربان۔ المنہ

Marfat.com

حدیثِ پاک : بروایت حضرت ابُوہریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط

○ مجُھ سے زیادہ محبّت کرنے والے وُہ لوگ ہوں گے جو بعد میں آنے والے ہیں۔ اُن میں ہر کوئی خواہش کرے گا۔ کاشکہ! مجُھے ایک نظر جمالِ پاک پر ڈالنے کی سعادت ملے اور اُس کے مقابلے میں مجُھ سے میرا مال و منال، دولت و ثروت لے لیئے جائیں اور مجُھے دیدارِ محبُوب ربّ العٰلمین عَزَّ وَجَلَّ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" حاصِل ہو جاتا اور یہ دیدار کی تمنّا حضُور "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" سے اظہارِ محبّت ہے۔ "رواہ الدّارمی، بحوالہ دلائلُ الخیرات"

☆ رسُول کے مبعُوث فرمانے کا مقصد یہ ہے کہ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کے حُکم سے آپ کی اطاعت[1] کی جائے اور اپنی ہوائے نفس کو اُس کے تحت کیا جائے جو وُہ لائے ایک مقام پر ربّ کریم نے انسان کی حالت کو بیان فرمایا۔ اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوٰىہُ آیا تُم نے اُسے نہیں دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خُدا بنا لیا۔ سورۃ الجاثیہ ۲۳ تخلیقِ انسانی کا مقصد و منشا یہ ہے کہ وُہ اپنے قلبی و ذہنی خیال کو بتابعتِ رسُولُ اللّٰہ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کرے اور ہوائے نفس کو چھوڑ کر رضاءِ الٰہی تک پُہنچائے۔ لیکن حیران کُن بات یہ کہ انسان نے تو اپنی خواہشات کو یعنی اپنے آپ کو "اپنا خُدا" بنا رکھا ہے۔

○ تعجّب ہے انسان پر خالقِ کُل کی اَدنیٰ سے اَدنیٰ مخلُوق چیُونٹی تو نہ بنا سکا۔ لیکن خُدا مَعَاذَاللّٰہ، کئی بنائے ہُوئے ہیں۔ (اہلِ ہوَاء، اہلِ ریاء) اَللّٰھُمَّ احْفَظْ مِنْ ذٰلِكَ ط یہ سب ہوائے نفس کے کرشمے ہیں۔ بندہ کو جنابِ کبریائی میں اِس امر کا ہمیشہ مُلتجی رہنا چاہیئے کہ حق سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اپنے کرم سے شرِّ شیطان، شرِّ نفس اور خصُوصاً ہوائے نفس[1] سے بچائے رکھے۔

انوارِ فیضانِ نبوّت : ایک روایتُ الحدیث میں فرمایا۔

خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ط	بہترین زمانہ میرا ہے پھر وُہ جو اُس سے مِلا ہُوا اور پھر وُہ جو اُس سے مِلا ہُوا۔ "صحیح البُخاری"

☆ طبقہ اُولیٰ :- طُوْبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ کا مِصداق ہے۔ خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ صدرِ اوّل کہلایا۔

☆ طبقہ ثانی :- وَلِمَنْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ میں جنہوں نے کسی ایک صحابی کو دیکھا۔ "نشاۃِ ثانیہ" ۴

---

[1] مُخالفانِ اہلسُنّت وجماعۃ کے تمام طوائف جدیدہ وقدیمہ خَذَلَھُمُ اللّٰہ کے زوایۂ مکائد کے عقائد "ہوائے نفس" ہیں۔ العبد

Marfat.com

☆ طبقہ ثالثہ۔ تبع تابعین جنہوں نے تابعین کی زیارت کی۔ یہ تینوں زمانے رُؤیت، روایت اور درایت میں قرب کی بناء پر "خیر" میں شامل ہیں۔

گُلِ حکمت :۔ قُرآنِ عظیم میں ربُّ العرشِ العظیم نے وَالْعَصْرِ سے جس کی قسم اُٹھائی وہ قرنی ہے۔ قَ صِدّیق، رَ عمر، نَ عُثمان، یَ عَلی اور لفظ عَ سب میں مُشترک ہے مثلاً عَ عتیق، عَ عمر، عَ عُثمان، عَ علی اور یہ سب آپس میں باہم یکدیگر عین ہیں۔ جو ان عین کو غین جانے۔ بخدا اُس کی عین "آنکھ" میں غین "پردہ" ہے۔

☆ اَلشیخ ابُوالفضل محمّد بن الحسن الختلی قُدِّسَ سِرُّہُ الجلی والخفی کا مقولہ ہے ؎

اَلدُّنیا یومٌ وَّلَنا فِیھا صَومٌ	دُنیا ہے ایک یوم[ع۱]، ہمارا ہے اس میں صوم،
اَلدُّنیا ساعَۃٌ فَاجعَلھا طَاعَۃً	دُنیا ہے ایک ساعت، ہم اِس میں کریں اطاعت

☆ حُضور "صلی اللہ علیہ وسلم" مُطاع ہیں اور آپکی اطاعت، اطاعتِ الٰہی ہے۔ اطاعت کے صحیح مفہوم کو وُہ کیا جانے جو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات و صفات سے محجوب اور ناواقف ہو۔ حقیقۃً اللہ سُبحانہٗ کا اطاعت گزار وُہی ہوگا جو سُنّت اللہ کے مُطابق آپ پر دُرود و سلام بھیجے گا۔ اور سُنّتِ نبوی پر عمل کرے گا۔ حضور سیّد البشر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام من اللہ الاکبر ط نے اپنی نورِ نظر، لختِ جگر سے فرمایا یا فاطمۃ انکِ تسئلی یوم القیمۃ ما اکتسبتِ ولا لمن نسبتِ اعملی اعملی ط بیٹی! روزِ جزا تجھ سے کسب پوچھا جائے گا نہ کہ نسب "عمل کرنا عمل"۔ قُرّۃ العینِ رسُول زہراءِ بتول۔ جگر گوشۂ رسُول ہونے کے باوجود مُبشّرۃٌ بسیّدۃ النساء فی الجنّۃ ہیں اور آپ پر دُرود شریف پڑھنا جُزوِ ایمان ہے۔ جنہوں نے اِس راہِ عمل سے دُرود شریف کو اپنایا وُہ جو دُرود شریف کی رنگن میں رنگے گئے۔ اُن پر دُرود شریف کے انوار سے وُہی اثرات ظاہر ہوں گے جو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے جسم و جان[ع۲] سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

ع۱ ولادت پر کانوں میں آذان اور وفات پر نمازِ جنازہ۔ زندگی بس اتنی ہے۔ جتنا آذان اور نماز کا وقفہ۔ روزِ قیامت پچاس ہزار سال کا جو عند اللہ ایک دن ہے۔ اتنا طویل و عریض دِن عابد ساجد مومن دُرود خوان کے لیئے کلمحِ البصر ہوگا۔

ع۲ ایک ولی اللہ باسی روٹی کو ترجیحاً تناوُل فرماتے اور اُسے جمالی کہتے کہ یہ رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے زمانہ سے بہ نسبت تازی کے زیادہ قریب ہے۔ امام علی حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بڑھاپے میں وُہ لذّتِ عبادت نہ پاتے جو جوانی میں تھی۔ یہ لذّتِ عبادت اور جمالی کا شرف اور فضیلت قربِ زمانی سرکارِ مدنی "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بناء پر تھی۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ

Marfat.com

☆ السید وصی الدین خواجہ فانی فی اللہ باقی باللہ نقشبندی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔

○ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فیضان سے مستفیض، انوار یافتہ اولیاء کرام کے جسم پر مکھی نہ بیٹھتی کیونکہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے جسم اطہر پر مکھی نہیں بیٹھتی۔" بجسم پاک پیغمبر مگس نہ نشت و ننشیند"[1]

☆ خواجہ خواجگان السید محمد بہاؤ الملت والدین نقشبند بخاری قدس سرہ الباری بانی مبانی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ "ملفوظات" میں ارقام فرماتے ہیں۔

○ میں نے مقام قرن ملک یمن میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے خرقہ، جبہ مبارک کی زیارت کی جو نبی اکرم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے خواجہ اویس قرنی کو عطا فرمایا تھا۔ جبہ شریف کو چوما اور کمال محبت سے آنکھوں پر لگایا اور سر پر برکت کے لیئے رکھا تو میرا سایہ بھی نہ رہا۔ یہ فیضان ہے متعلقات نبوی، تبرکات مصطفوی کا۔ انوار محمدی "صلی اللہ علیہ وسلم" جو اولیاء کرام کے قلوب پر برستے ہیں اور ان انوار فیضان سے آپ کا بھی سایہ نہ رہا۔

☆ سید غوث علی شاہ پانی پتی قدس سرہ الخفی "تذکرہ غوثیہ" میں فرماتے ہیں۔

○ مقام قرن، زبید، میں جبہ مبارک کی زیارت ہوئی تو مارے شوق کے جبہ شریف کو میں نے سر پر رکھ لیا۔ اس وقت جبہ مبارک کا سایہ تو درکنار، ہمارا سایہ بھی ندارد ؎

گلستان میں جا کر سبھی گل کو دیکھا　　تیری ہی سی رنگت تیری ہی سی بو ہے

○ عالم شہادۃ میں شئی کا سایہ شئی سے لطیف تر ہوتا ہے۔ جب حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" سے کوئی جہان میں زیادہ لطیف ہے ہی نہیں تو آپ کے بدن شریف عنصر لطیف کے لیئے سایہ کیسے ہو؟ اولیاء اللہ کی بارگاہیں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ہی بارگاہیں ہیں۔ حضور ہی کی کفش برداری سے ہی وہ اولیاء ہوئے اور واسطہ اور وسیلہ بنے حتیٰ کہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام بھی حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے طفیلی اور عطاء فیض میں حضور کے نائب ہیں۔

تقویٰ :۔ اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ اولیاء اللہ تقویٰ کے منابع اور مراکز ہیں۔ پ ۹ سورۃ الانفال ۳۴

[1] علماء عجم نے منجملہ ادلہ نبوت سے لکھا کہ اسم پاک اللہ جل شانہ کی طرح اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی کوئی حرف منقوطہ نہیں رکھا کہ نقطہ مشابہ مکھی ہے۔ اللہ پاک نے محبوب کے اسم پاک کو اس مشابہ سے بھی پاک رکھا بدیں وجہ مسمیٰ کے "جسم اور لباس" پر گندی مکھی نہیں بیٹھتی۔ اولیاء اللہ کو بھی گندی مکھی سے محفوظ کر دیا گیا ہے "سبحان تیری قدرت" کما صرح ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری فی شمائل الترمذی "تذکرہ غوثیہ"۔ ۱۰

Marfat.com

○ وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ج سے تقویٰ ملتا ہے۔ یہی مقصود ہے جو ثمرہ ہے، اِتباع کا۔ ولائیت کی یہ پہلی منزل ہے۔ تقویٰ کا معنیٰ ہے "باز آنا تقی" اور "ڈرنا تقی" ہے۔ جس میں یہ دونوں معنیٰ پائے جائیں وہ مُتّقی ہے۔ غیر مُتّقی، فاسق مُعلن، تارکِ سُنّت اور صغیرہ گناہ پر اصرار کرنے والا ولی نہیں ہوسکتا۔ (سورۃ لقمان ۱۵) (تقی لقی)

☆ سیّدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے عہد میں ایک شخص نے اپنے آپ کو ولی مشہور کر رکھا تھا آپ اس کی مُلاقات کو چل دیئے جب وہاں پہنچے تو وُہ مسجد میں داخل ہو رہا تھا اس دوران اُس نے مسجد میں قبلہ رُو تھُوکا آپ نے جب دیکھا تو بغیر ملاقات کئے واپس چلے آئے۔ اُسے سلام کرنا بھی گوارہ نہ کیا اور فرمایا۔

هٰذَا رَجُلٌ غَيْرُ مَامُوْنٍ عَلٰى اَدَبٍ مِّنْ آدَابِ الشَّرِيْعَةِ فَكَيْفَ يَكُوْنُ اَمِيْنًا عَلٰى اَسْرَارِ الْحَقِّ ط

یہ شخص شریعت کے آداب میں سے ایک اَدب کا تو لحاظ نہیں کرتا۔ اسرارِ الٰہیہ کا کیوں کر امین ہوگا۔
"نفحاتُ الانس"

خلافِ پیغمبر کسے را گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

☆ آپ کے نزدیک شریعتِ مُطہّرہ کی اِتّباع ہی سب سے بڑی کرامت ہے۔ آپ کے پاس کرامت کا خواہاں ایک شخص آیا اور ایک سال ٹھہرا جب بد دِل ہو کر واپس جانے لگا تو آپ نے وجہ پُوچھی تو کہنے لگا اتنے عرصہ میں آپ سے کوئی کرامت نہیں دیکھی فرمایا اچھا یہ تو بتا کہ مجھے کبھی کوئی کام خلاف سُنّتِ مُطہّرہ کرتے دیکھا ہے کہنے لگا نہیں یہ سُن کر آپ نے فرمایا پھر جا اِس سے بڑھ کر اور کیا کرامت ہوگی اور فرمایا طریقت کی رُوح شریعت ہے۔ اَلْاِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْكَرَامَةِ شریعتِ مُطہّرہ پر استقامت ہی سب سے بڑی کرامت ہے اور ہم تو کریم کے چاہنے والے ہیں کرامت کے نہیں ؎ (استقامت علیٰ منہاج النبوت ط)

علمِ طریقت ہمچو مسکہ علمِ شریعت ہمچو شیر
کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

☆ کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دعویٰ ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِس کی دلیل صلی اللہ علیہ وسلم اور کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حقیقت ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

؎ اور اُس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا۔

Marfat.com

شریعت اور حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، نقشبندی، قادری، چشتی، سہروردی سالک کے لیے یہ سب معبود تک پہنچنے کے راہ ہیں، نشانِ منزل ہیں، منزل نہیں۔ منزلِ مقصود تو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" تک پہنچ کر اللہ سبحانہ "معبودِ حقیقی" کی معرفت، قرب اور رضا ہے[1]

یقین دانم دریں عالم لَامَعْبُوْدَ اِلَّاھُوْ وَلَا مَوْجُوْدَ فِی الْکَوْنَیْنِ لَامَقْصُوْدَ اِلَّاھُوْ

اصل دین شریعتِ مطہرہ پر عمل ہے۔

☆ حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کو ایک شخص کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ ہمیشہ سے قائم اللیل اور صائم النہار رہے تو آپ نے فرمایا اس نے اپنے اندر مجاہدہ سے صفاتِ ملائکہ پیدا کر لیں ہیں اور یہ کوئی مقام نہیں اور نہ یہ ولائیت اور فرمایا کمال ولائیت یہ ہے اپنے اندر صفاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کرے یعنی اپنی زندگی کے ہمہ اوقات اپنے قیام وصیام کلام وطعام اور منام کو سنتِ مطہرہ کے مطابق کرلے۔

○ شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین عمر سہروردی "علیہ الرحمۃ ربی" بانی سلسلہ عالیہ سہروردیہ نے اپنی کتاب مستطاب "عوارف المعارف شریف" میں فرمایا۔

کُلُّ حَقِیْقَۃٍ رَدَّتْہُ الشَّرِیْعَۃُ فَھُوَ زِنْدِیْقَۃٌ ط	ہر وہ حقیقت جس کو رد کرے شریعت وہ زندیقہ ہے۔ "زندیق بظاہر دیندار، بباطن بیدین بدعقیدہ"

کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں — یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں[2]

☆ شریعت کے بغیر طریقت کا دعویٰ سراسر باطل ہے۔ شریعت اور طریقت میں جسم و جان، جسد و روح، ظاہر و باطن، الفاظ و معنیٰ، پوست اور مغز کی نسبت ہے یعنی یک قالب دو جان ہیں۔ شریعت کو چھوڑ کر دعوے ولائیت مکر ہے اور فقر مکر سے پاک ہوتا ہے۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو چھوڑ کر توحید، توحید کرنا یہ توحید رحمانی نہیں توحید شیطانی

---

[1] حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللّٰہُ مَافِیْ قَلْبِیْ غَیْرُ اللّٰہِ ط نُوْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط یہ وظیفہ حقیقت ہے۔

[2] اے مخاطب! اگر تو نے میرے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اتباع کی تو یہ عالم رنگ و بو کیا چیز ہے۔ ہم تیرے ہیں۔ لوح قلم تیرے ہیں پھر لوحِ محفوظ اور قلمِ ربانی جو تقدیریں لکھتی ہے۔ تجھے عطا کر دوں گا۔ اپنی مرضی سے اپنی تقدیر اپ لکھنا تو مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ کی تفسیر بن جاؤ گے یہ شعر آیتِ کریمہ فَاتَّبِعُوْنِیْ کا ترجمہ ہے۔ جو حضور سید الورٰی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ المجتبیٰ وبارک وسلم کی عظمت اور محبت کا ثبوت ہے۔ منہ عفی عنہ ۶

Marfat.com

ہے۔ توحید اصلِ دین ہے۔ وُہ حضورؐ سے وابستہ رہ کر ہی ملتی ہے۔

☆ خواجہ عُبَیْدُ اللہ المعروف خواجہ خُورد ابنِ خواجہ باقی باللہ بیرنگ علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں۔

○ جاننا چاہیئے۔ شریعت، صُورتِ حقیقت ہے اور حقیقت معنیٔ شریعت، صُورت معنیٰ سے اور معنیٰ صُورت سے جُدا نہیں۔ معنیٰ تک پُہنچنا بے توسّط صُورت مُستحیل مُحال ہے اور محض صُورت پر اکتفا کرنا اور معنیٰ سے جو کہ مقصُود ہے غافِل ہونا صریح نقصان کی بات ہے۔ اِس سے زیادہ کیا لکھا جائے "تذکرۂ خواجہ بُزرگ حضرت باقی باللہ مُرتبہ نسیم احمد امروہی فرید بکڈپو"

☆ امامِ ربّانی سرکار مُجدّد الف ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی نے مبدأ و معاد میں فرمایا۔

○ من عبادتِ خُدا بایں طور کردم کہ اُو ربِّ مُحمّد جَلَّ وَعَزَّ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ است۔

مَیں اللہ سُبحانہٗ کی عبادت اس وجہ سے کرتا ہُوں کہ وُہ مُحمّد کا رب ہے "عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ط

بدلیلِ جلیل، کلامُ اللہ میں ربِّ جلیل نے فرمایا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ رَبِّ مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ ○ "سورۃ الاعراف ۱۲۱" نبی کے دامن کو چھوڑ کر ربِّ عزّ اسمہٗ کو ماننا یہ ایمان نہیں جادُوگروں نے سجدہ میں "اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" کہا چاہیئے تھا تکمیلِ ایمان ہو جاتی اور جب اُنھوں نے "رَبِّ مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ" کہا تو اَب ایمان صحیح ہُوا اور عندَ اللہ وُہ مومن اور جنّتی ہُوئے۔

☆ حُضور داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ، غوثُ الانامی سیّدنا، بایزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی کا واقعہ لکھ کر انکشاف فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب کعبۃُ اللہ کی زیارت سے مُشرّف ہُوئے تو وہاں گھر دیکھا گھر والا نظر نہ آیا پس مَیں سمجھا کہ میرا حج قبُول نہیں۔ دوسری مرتبہ کعبۃُ اللہ گئے تو گھر بھی دیکھا اور گھر والا بھی لیکن جب تیسری مرتبہ حاضر ہُوا تو گھر والے کا خُوب مُشاہدہ کیا اور گھر نظر نہیں آیا اور یہ کمال فنا فی اللہ کی دلیل[1] ہے۔ "کشف المحجوب شریف"

○ ایک مُسلمان جب مکّہ مُعظّمہ فریضۂ حج ادا کرتا ہے تو جلالِ الٰہیہ کی تابانیوں کا مُشاہدہ

[1] ایک شخص کعبۃُ اللہ گیا۔ عشقِ الٰہی سے سرشار، زور زور سے آہ وزاری کرتا ہُوا عالمِ وارفتگی میں درِ کعبہ کو کھٹکھٹانے لگا۔ کسی نے کہا کِسے ملنا ہے تو اُوپر اشارہ کر کے کہنے لگا۔ اُس کو ملنا ہے جس کا اُوپر نام لکھا ہُوا ہے۔ اتنا کہنا تھا کہ گرا اور واصل بحق ہو گیا کہ گھر والے نے اُسے اپنے پاس بُلا لیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ ۱۲ منہ کَانَ اللہُ لَہٗ ط

ہر کہ شُد عاشقِ جمالِ ذات را اوست سیّد جملہ موجودات را ۴

Marfat.com

کرتا ہے تو یہی جذبہ اُسے کشاں کشاں مدینہ منوّرہ درِ رسول" ﷺ "پر لے جاتا ہے۔ جہاں جمالِ محمدی" ﷺ کی ایمان افروز تابانیاں ہیں۔ مکہ معظمہ کے بعد زیارتِ مدینہ منوّرہ اپنی جگہ درست لیکن عشق و محبّت کی دُنیا کی منزل کے راہی کا کچھ اور ہی مقام ہے۔ مکہ معظمہ کے بعد آپ مدینہ منوّرہ نہیں گئے واپس وطن آ گئے اور یہاں وطن سے بہ نیت حاضری بارگاہِ رسالت" ﷺ "مستقلاً کر کے گئے [1]

اَدِّبُوا النَّفْسَ اَیُّھَا الْاَصْحَابُ فَالطُّرُقُ الْعِشْقُ کُلُّھَا آدَابُ

اور فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حاضری مدینہ پاک کو مکہ معظمہ کے تحت کر لوں اور جب بارگاہِ محبوب ربّ العلمین عزّ وجلّ فصلّی اللہ علیہ وسلّم کی حاضری ہوئی تو دیر تک رُکتے رہے۔ اور صلوٰۃ و سلام عرض کرتے رہے قیامِ مدینہ طیّبہ میں دُرود شریف ہی پڑھتے رہے۔ اولیاءِ عظام نے جو کچھ مدارج ولائیت سے حصّہ پایا۔ اِسی دُرود شریف سے پایا۔ حضرت ابُونصیر علیہ الرحمۃ کے سامنے بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کا یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ بِھٰذِہِ الْھِمَّۃِ نَالَ مَا نَالَ ط بایزید نے جو کچھ پایا اِسی استقامتِ ہمّت اور دُرود شریف سے پایا۔ شریعتِ مطہّرہ کا ادب رُوح اور محبّت جان ہے یہ ہیں وُہ لوگ جن کے متعلق فرمایا۔

حدیثِ قدسی :۔ کلامُ اللہ بزُبانِ رسُول اللہ عزّ وجلّ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم ط

اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ وَھُمْ جُلَسَاءُ اللّٰہِ ط	مَیں اُس کا ہم نشین ہُوں جو میرا ذِکر کرتا ہے اور وُہ اولیاء اللہ ربُّ العزّت کے جلیس ہیں۔
ھُمْ قَوْمٌ لَّا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ وَبِھِمْ یُمْطَرُوْنَ وَبِھِمْ یُرْزَقُوْنَ ط	اُن کی مجلس میں بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا اور اُنہیں کی برکت سے بارش ہوتی ہے اور رزق ملتا ہے

یک زمانہ صُحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ بودن با اتقاء

اللہ کا ذِکر آبِ حیات اور دُرود شریف جامِ عرفان[2] ہے۔ ان چشموں سے اولیاء سیراب ہوتے ہیں۔

آب خواہ از جُو بجُو خواہ از سبُو کایں سبُو را ہم مدد باشد ز جُو

[1] اے لوگو! اپنے آپ کو ادب سکھاؤ کہ عشق کے انداز سارے کے سارے ادب پر منحصر ہیں۔

[2] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلبِ انور سے نور کی نہریں اور چشمے جاری ہیں۔ جس سے نور کی شعاعیں نکل کر فیض پہنچاتی ہیں جس سے وہ عرفان کی منزلیں طے کر کے معبودِ حقیقی تک پہنچتے ہیں۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ ولوالدیہ ط

Marfat.com

ذِکر اسمِ ذات پر مُجاہدہ سے مُشاہدہ تک پہنچا جاتا ہے۔ اَللّٰہ سُبحانہٗ وَتعالیٰ کا ذِکر کرو اور دُرود شریف پڑھو اور حالتِ ذِکر میں وُہ تمہارا ہم نشین ہو گا اور ذِکر "دُرود شریف" میں ایسے رہو کہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" حالتِ حیات میں تمہارے سامنے ہیں اور تم آپ کو دیکھ رہے ہو۔ ادب، اجلال واکرام، تعظیم اور حیا سے رہو اور یقین جانو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمہیں دیکھتے اور سُنتے ہیں تمہارے کلام کو اور تمہارے اعمال واحوال پر نگاہ ہے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام صفاتِ الٰہی سے موصوف ہیں اور اَللّٰہ سُبحانہٗ وَتعالیٰ کی ایک وصف یہ ہے کہ میں اپنے ذاکر کا ہم نشین ہوتا ہوں۔ اور یہ باطنی خزانے کھولنے کی کُنجی ہے ؎ "مدارج النبوت"

ہر کہ خواہد ہم نشینی باخُدا او نشیند در حضورِ اَولیاءؔ

اقوالِ حکمت ۱۔ مقولہ اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبِ[1] اور اَلْاَدَبُ فَوْقَ الْاَمْرِ اپنے اپنے مدارج اور مقام کے لحاظ سے ہے۔ پہلا مقام مُبتدیٔ شریعت اور دُوسرا مقام مُنتہی طریقت کا ہے۔ مخفی نہ رہے ادب میں خطا بے ادبی کے صواب سے افضل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ حُسْنَ الْاَدَبِ بِاَوْلِیَآءِکَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ سُوْٓءِ الْاَدَبِ بِاَصْفِیَآئِکَ بِجَاہِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

۲۔ اَولیاء اللہ، مقامِ فنا میں، ازخود رفتہ، اَنَا الْحَقّ کہہ دیتے ہیں۔ جیسے شاہ منصور حلاّج علیہ الرحمۃ نے اَنَا الْحَقّ کہا۔ لیکن فنا فی الرّسُول کی منزل میں "اَنَا مُحَمَّدٌ" "صلی اللہ علیہ وسلم" کسی نے نہیں کہا اور نہ آئندہ کوئی کہے گا۔ وُہ مقامِ نیاز یہ مقامِ ناز ہے مقامِ ناز مقامِ محبوبیت ہے۔

باخُدا دیوانہ و با مُصطفٰے ہُشیار باش "عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم"

☆ محبوبِ صمدانی شہبازِ لامکانی، کشفِ اسرارِ سبع مثانی، بحرِ امواجِ ہمہ دانی، شمعِ بزمِ عرفانی، مقتداءِ اربابِ

---

[1] مرتبۂ اُولیٰ، اَمر بالمعروف ونہی عَنِ المنکر پر عمل کی تکمیل کے بعد حاصل ہوتا ہے اور مرتبۂ ثانیہ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صُلح حُدیبیہ میں شرائط لکھنے سے پہلے تسمیہ اور کلمہ طیبہ لکھا مُشرکین نے اعتراض کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سُن کر فرمایا اے علی! رضی اللہ عنہ لفظ رسُول اللہ کاٹ کر ابنِ عبدُ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھ دو تو عرض کیا لَا اَمْحُوْکَ اَبَدًا تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ مُبارک سے قلمزد کیا یہ مثال ہے ادب، امر سے بُلند مرتبہ ہے۔ ایسی کئی مثالیں موجود ہیں ☆ فتح مکہ مُعظمہ پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

معانی امامِ ربانی حضرت مجددِ الفِ ثانی الشیخ احمد فاروقی سرہندی نقشبندی قدس سرہ الربانی" نے فرمایا۔
○ فنا کے یہ معنیٰ نہیں کہ وجودِ عنصری زائل ہو جائے اور نہ ہی بقاء کے یہ معنیٰ ہیں کہ ممکن سے امکان بالکل زائل ہو جائے اور اُس کو وجوب حاصل ہو جائے یہ محال ہے اور اِس کے قائل ہونے سے کفر لازم آتا ہے بلکہ اِس امکانیت کے باقی رہنے کے باوجود خلع اور لبس کے یہ معنیٰ ہیں۔ صفاتِ بشریہ سے نکلنا اور صفاتِ الٰہیہ اور انوارِ احمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متصف ہونا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

٦

بقیہ حاشیہ

اپنے قدمِ ناز کو میرے کندھوں پر رکھ کر بتوں کو گرا دیں۔ فرمایا اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! تم بارِ نبوت نہیں اُٹھا سکتے تو امتثالُ لامرِ رسولِ اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوشِ مبارک پر کھڑے ہو کر بتوں کو گرایا۔ جب نیچے آئے تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں نے اپنے آپ کو عرشِ عظیم کی بلندی پر پایا تھا فرمایا اے علی مرتضیٰ! تمہیں اُٹھانے والے محمد مصطفیٰ " صلی اللہ علیہ وسلم " اور اُتارنے والے جبرائیل علیہ السلام تھے۔ یہ مثال اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَب کی ہے۔

☆ ایک آدمی کا دورانِ سفر اُونٹ چھوٹ گیا۔ جس پر زادِ سفر کھانا پینا تھا۔ شدید گرمی وسیع و عریض ریگستان اور مہلک بیابان، عالمِ پریشانی میں ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گیا۔ اچانک آنکھ لگ گئی جاگا تو دیکھا کہ اُونٹ سر ملنے کھڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر کے لیئے اسی عالمِ بیخودی میں بے ساختہ پکار اُٹھا اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّکَ "تو میرا بندہ میں تیرا رب"، یہ تمثیل بیان فرما کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اَخْطَأُ مِنْ شِدَّۃِ الْفَرَحِ یہ الفاظِ خطا ہیں۔ لیکن حالتِ محبت کے اس عالمِ وارفتگی و شیفتگی میں ربِ ودود اُس کے اِن الفاظ پر راضی ہو گیا۔ مُقرّبین کی خطا بھی ہمارے صواب سے افضل ہوتی ہے۔ سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سَ دوسروں کے شَ سے افضل ترین ہے ؎

" بر اشہدِ اُو خندہ زند اسہدِ بلال " " رضی اللہ تعالیٰ عنہ وبجاہہ علینا "

☆ شاہ منصور سے کسی نے پوچھا فنا کی اِس منزل پر تم نے یہ کلمہ کیسے زبان سے نکالا۔ ارشاد فرمایا ؎

من نمے گویم اَنَا الحقّ، یارمے گوئید بگو چوں نمے گویم، مرا دلدار مے گوئید بگو

مَیں اپنے ارادہ سے اَنَا الحق نہیں کہتا بلکہ میرا دوست مجھے کہتا کہ ایسا کہو۔ جب میرا یار یوں کہنے کا حکم دے تو مَیں کیسے نہ کہوں کیا جان کی خاطر دوست کا کہنا نہ مانوں۔ یہ ایک جان کیا؟ ہزاروں جانیں اس دوستِ حق پر قربان ہو جائیں۔ یہ شطحیات از حالتِ سُکرت ہے۔ شاہ حسین منصور حلاج الاسرار مقبول اولیاء سے تھے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

روضۃ الثالثہ **اہلِ سُنّت وجماعت** شکر اللہ تعالیٰ مساعیہم الجمیلۃ ب ۵

○ شمائل الترمذی کی ایک روایت کے مطابق امتِ مسلمہ میں تہتر ۷۳ فرقوں سے صرف ایک ناجی ہے وہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "وَمَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ" سے واضح کر دیا ہے وہ نجات دہندہ اور جنتی گروہ کہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں یہی صراطِ مستقیم ہے۔ مرتبہ ولائیت اہل السنۃ والجماعۃ کثر اللہ سبحانہ وتعالیٰ فی الامصار ط کے نصیبہ میں روزِ ازل سے لکھا جا چکا ہے۔

حدیث الحبیب علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ط "مشکوٰۃ المصابیح کتاب الایمان"

عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ وَعَضُّوْا عَلَیْکُمْ بِالنَّوَاجِذِ ط

لازم پکڑو میری سنت اور میرے خلفاء راشدین مہدیین ع۱ کی سنت کو اور دانتوں سے مضبوط تھام لو۔

☆ اس حدیث پاک کی رو سے امتِ مسلمہ مقلدین حضرات حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی اور اہلِ نسبت ہی اہلِ سنت وجماعت ہیں کہ محبتِ الٰہی کا شریعتِ بیضاء اور سنتِ غراء کے سوا کوئی دوسرا راستہ ہے ہی نہیں جو مقصود تک پہنچائے اور اہلِ طریقت کے جملہ امور مشاہدات، مبشرات اور ظہورات باحوال وکیفیات، معارف اور مواجید کی حقیقت اہلسنت کے عین مطابق ہو تو ولائیت ہے ورنہ استدراج سنتِ رسولِ پاک اور سنتِ خلفاءِ پاک ہی دینِ ہدیٰ ہے

○ مشرف الخواطر والاسرار خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار نقشبندی قدس سرہ الغفار فرماتے ہیں۔ المتوفی ۸۹۵ھ

منقول است کہ اگر تمام مواجید واحوال را بما دہندہ، حقیقت ما را بعقائد اہلسنت وجماعت متجلی نہ سازند۔ جز خرابی ہیچ نمے دانم واگر تمام خرابیہا را بر ما جمع کنند حقیقتِ ما را بعقائد اہلِ سنت وجماعت بنوازند ہیچ باکے ندارم "مکتوبات خواجہ ۱۹۳"

اگر تمام مواجید واحوال ہمیں دے دیں اور ہماری حقیقت کو عقائد اہلِ سنت وجماعت کے ساتھ منسلک نہ کریں تو سوائے خرابی کے ہم کچھ نہیں جانتے اور اگر تمام خرابیوں کو ہم پر جمع کر دیں۔ لیکن ہماری حقیقت کو اہلِ سنت وجماعت کے عقائد سے نواز دیں تو پھر کچھ خوف نہیں۔

۲

ع۱ حدیث پاک میں ہے۔ اِتَّبِعُوْا سَوَادَ الْاَعْظَمِ فَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ ط بڑے گروہ کی پیروی کرو کہ جو اکیلا رہا۔ وہ اکیلا دوزخ میں گیا اِنَّمَا یَاْکُلُ الذِّئْبُ الْعَاصِیَۃَ بھیڑیا اسی کو کھاتا ہے جو گلہ سے علیحدہ ہو۔ وہ ہلاک ہو گیا۔ فی زماننا مسلکِ مہذبہ محققہ اہلِ سنت وجماعت کا لبادہ کئی فرقہ ہائے ضالہ نے اوڑھ لیا ہے اور ان زائغین عن العلم کے جملہ فرقِ باطلہ۔ کسی کا تعلق خوارج سے کسی کا ناصبہ سے اور کوئی معتزلہ سے جا ملتا ہے اور کسی نے

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

○ اہلِ سُنّت وجماعت ہی مسلک حقہ مرضیہ ہے۔ صحابہ کرام کا مُبارک گروہ ہی اہلِ سُنّت وجماعت کہلایا۔ بمطابق حدیث الحبیب "عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ" سے سُنّتِ رسُول اور "سُنَّۃِ خُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ" سے خُلفاءِ راشدین معہ جُملہ صحابہ کرام کی جماعت مُراد ہے۔ اُنھیں کے دامن کو مضبوطی سے تھامنے کا حُکم صادر فرمایا۔ صریح ہدایت حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی سُنّت اور جماعت صحابہ کی پیروی پر مُنحصر ہے۔ اہلِ علم نے حق کو فرقہ ناجیہ "اہلِ سُنّت وجماعت" اور دین اسلام کو خیر القرُون، کے مذاہب اربعہ آئمہ مجتہدین میں مُنحصر قرار دیا ہے۔ اِس کے علاوہ خرطُ القتاد ہے۔

"کَمَا لَا یَخْفٰی اَھْلُ النَّظَرِ وَالْبَصِیْرَۃِ ط" "علامہ السید طحطاوی"

☆ امامِ ربّانی قُطبِ زمانی، محبُوب صمدانی حضرت مُجدّد الف ثانی اَلشیخ احمد فاروقی قُدِّسَ سِرُّہُ الْاَقْدَسُ مکتوب ۹۳ شریف میں بالوضاحت فرماتے ہیں۔ ۲۷ صفر المظفر ۱۰۳۳ ہجری المقدسہ

○ نجات کا راستہ صرف اہلِ سُنّت وجماعت شکّرَ اللہُ سَعیَھُم کی متابعت میں ہے۔ اَقوال میں بھی اَفعال میں بھی، اُصُول و فرُوع میں بھی کیونکہ نجات پانے والا فرقہ صرف یہی ہے باقی تمام فرقے زوال اور ہلاکت کے کنارے کھڑے ہیں۔ آج کِسی کے علم میں یہ بات آئے نہ آئے۔ لیکن کل قیامت کو ہر ایک جان لے گا۔ مگر اُس وقت جاننا بے سُود ہوگا۔

؎ برحق مسلک و مذہب اہلسُنّت وجماعت ہی ہے۔ اُس کی علامت درُود شریف پر مواظبت۔

بقیہ حاشیہ

نجد کو اپنا قبلہ و امام بنایا اور اپنے دل میں بٹھایا اور سجایا۔ جو بہزار مکر و فریب زیارات المدینۃ المنوّرہ سے روکنا اور فضائل پر ٹوکنا اپنا شعار بنایا۔ حضور سیّد السّادات وَالْکَائِنَات "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فضائل و کمالات سے "مست بزمِ میخانۂ نجدیت و بادۂ وہابیّت" کو اعراض ہی نہیں بلکہ اعتراض بھی ہے جو سراسر مبنی برانکار ہے۔ یہاں میرا مقصد مسلک مُہذّب بہ مُحقّقہ اہلِ سُنّت وجماعت کا بیان ہے۔ کسی فرقے پر تنقید یا تنقیص، بحث و مباحثہ یا قیل و قال نہیں یہ سب ہدایت سے دُور گرا دیتی ہیں۔ حَاشَا وَکَلَّا کسی کی دِل آزاری مطمعِ نظر نہیں محض ہدایت مقصُود اور مطلوب ہے۔ یہ سب فرقے بدعتی جو ضالّ اور مُضِلّ ہیں جنہوں نے نئے نئے عقائد گھڑ لئے۔ اُن کی تقاریر و تحاریر مُبنیٰ تضاد کا مجموعہ، اور اُن کا عقیدہ اُن کے عمل کا۔ اُن کا قلب اُن کی زُبان کا نہ رفیق ہے اور نہ مُصدّق۔ یاد رہے۔ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ط کا تمغۂ حُسنِ صداقت اہلِ سُنّت وجماعت کے لیئے ہے جو سوادِ اعظم "عظمت والی جماعت" ہے۔ سُورۃ النِّسَآء ۶۹ فَتَدَبَّرْ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط

"از محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی غفرلہٗ ولوالدیہ ط

۴

Marfat.com

☆ ایک حدیث الرّسُول صلی اللہ علیہ وسلم میں ارشاد فرمایا گیا۔

اِتَّبِعُوْا سَوَادَ الْاَعْظَمِ فَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ

تابعداری کرو "اہلِ سُنّت وجماعت" کی جو اُن سے علیحدہ ہُوا وہ جہنّم میں گر گیا۔

○ سوادِ اعظم، اہلِ سُنّت وجماعت سے خارج ہو کر گروہِ اہلُ النّارِ والسّقر میں اپنا نام لکھوا لیا۔ اللہ کا کوئی ولی کسی دُوسرے مسلک میں نہیں ہُوا اور نہ ہو گا۔

☆ غوثِ زمان السیّد عبدُالعزیز دبّاغ شاذلی اَنَارَاللّٰہُ بُرْھَانَہٗ فرماتے ہیں۔

○ ایک بار فرمایا بندہ کو فتح نصیب نہیں ہوتی جب تک اہلِ سُنّت وجماعت کے عقیدہ پر نہ ہو۔ اگر فتح کے وقت کسی دوسرے عقیدہ پر تھا تو اُس کو پہلے توبہ نصیب ہوتی ہے اور پھر فتح۔ یعنی وُہ فوراً اہلِ سُنّت جماعت کی طرف رجوع کرتا ہے۔ مَیں نے آپ کو ہمیشہ اہلِ سُنّت وجماعت کی مدح وثنا کرتے سُنا اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اہلِ سُنّت جماعت سے بہُت محبّت ہے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتا ہُوں کہ اس عقیدہ پر موت نصیب ہو۔

☆ علاّمہ بدرُالدّین زرکشی علیہ الرّحمۃ نے جمعُ الجوامع میں اہلِ سُنّت وجماعت کی توصیف فرمائی کہ صراطِ مُستقیم پر صرف اہلِ سُنّت وجماعت ہیں۔ مولانا جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی نے نفحاتُ الانس میں لکھا کہ سیّدنا بایزید طیفور بن عیسیٰ قُدِّسَ سِرُّہُ القُدْسِی کے وصال کے بعد کسی اہلُ اللہ نے آپ کو خواب میں دیکھا تو پُوچھا اے بایزید! تُم نے ساری زندگی مسلکِ اہلِ سُنّت اور اتّباعِ سُنّتِ مُصطفوی میں گزار دی تو بتاؤ اللہ سُبحانہٗ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ فرمایا مجھ سے فرشتوں نے پُوچھا کہ اے بوڑھے تُو کیا لایا ہے؟ مَیں نے جواب دیا محبُوب محِبّ کے دربار میں حاضِر ہو تو پُوچھا جاتا ہے کیا لائے لیکن جب ایک فقیر شہنشاہ کے دربار میں جاتا ہے تو اُس سے یہ نہیں پُوچھا جاتا کہ تُو کیا لایا؟ بلکہ اُس سے کہا جاتا ہے کہ تُو! کیا چاہتا ہے۔ بس اتنی بات پر ربِّ کریم نے مجھے بخش دیا۔ آپ اِسی مسلکِ اہلِ سُنّت وجماعت پر اُخروی نجات[س] کا دارومدار فرمایا کرتے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

[س] مسلکِ بسُنّت پر موت درُود شریف پر مواظبت اور استقامت سے ہے۔ از محمد عنایت اللہ سُنّی حنفی نقشبندی مُجدّدی نُوری۔

Marfat.com

ب ۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آدابِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

قُرآنِ پاک : پ ۲۶ سورۃ الحجرات آیتِ کریمہ ۱

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○	اے ایمان والو! اللہ اور اُس کے رسُول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سُنتا جانتا ہے۔

○ اللہ سُبحانہٗ وَتعالیٰ اپنے پیارے محبُوب "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کا اِجلال و اِکرام فرماتے ہُوئے ادَب و احترام سکھا رہا ہے تاکہ وُہ میرے پاک رسُول کی پاک محفل میں بیٹھنے کے قابل ہو جائیں۔ میرے محبُوب "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" پر تقدیم قولی، فعلی ہرگز ہرگز نہ کرنا اور عجز و انکساری سے آدابِ گُفتگو کو ملحوظ رکھ کر آواز بُلند نہ کرنا۔ اُمُّ المُؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقۂ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہَا نے حضُور "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کی حُرمت کو بعد وصال کے مثلِ حیات فرمایا اور اگر کوئی مسجدِ نبوی شریف میں کیل بھی ٹھونکتا تو منع فرما دیتیں کہ اِس سے آپ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کو ایذاء پُہنچتی ہے۔ آپ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کا ادَب و تعظیم مثلِ حیات اب بھی فرضِ عین ہے۔

☆ ابنِ حمید علیہ الرحمۃ سے مَروی ہے ایک بار خلیفہ ابُو جعفر منصُور عبّاسی نے مسجدِ نبوی میں سیّدنا امام مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مُباحثہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ[1] تو وُہ خاموش ہو گیا اور فِی الفور خشُوع و خضُوع سے اس بات کو قبُول کیا۔ پھر اُس نے استفسار کیا ءَ اَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَ اَدْعُوْا اَمْ اَسْتَقْبِلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

---

[1] اس مسجد نبوی شریف میں اپنی آواز بُلند مت کر۔ "سرہند شریف" نائبِ رسُول امام ربّانی الشیخ احمد نُورَ اللہ تُربتہٗ کے دربار میں دیکھا روضہ شریف کے دروازے کے کُنڈوں سے ٹاکیاں بندھی ہوئی ہیں تاکہ کُنڈا کھولتے وقت آواز "کھڑک" نہ ہو۔ کیسا سکُون و اطمینان ہے۔ یہ دربارِ حضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے دربار کے نقشے ہیں ؎

جہاں عشق بھی ہے سجُود میں ، جہاں حُسن بھی ہے نیاز میں
اُسی بارگاہِ جمال کا ، مَیں ہُوں ایک ادنیٰ غلام بھی

Marfat.com

"صلی اللہ علیہ وسلم" حضور کی بارگاہِ عالیہ میں صلوٰۃ و سلام کے بعد دُعا مانگوں تو کیا میں قبلہ کی طرف مُنہ کروں "یا" رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف؟ امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لِمَ تَصْرِفُ وَجْهَكَ عَنْهُ تو رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے کیوں مُنہ موڑتا ہے وُہ تو تیرے اور تیرے آباء حضرت آدم علیہ السلام کے لیئے اللہ سُبحانہٗ کی بارگاہ میں وسیلہ ہیں۔ بَلْ اَسْتَقْبِلُهٗ وَاسْتَشْفَعْ بِهٖ وَفَيُشَفِّعُكَ اللّٰهُ بلکہ آپ کی جانب توجّہ کر اور اُنہی سے اپنی حاجت اور مُراد کی شفاعت چاہ اور وسیلہ بنا۔ پس قبُول فرمائے گا اللہ تعالیٰ۔ عزّت بُخاری نے کیا خُوب کہا ہے۔ اَللّٰہ ربُّ العزّت اُسے عزّت دے ؎

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گُم کردہ مے آید جُنید و بایزید ایں جا

☆ ایک مرتبہ فجر کی نماز نبیِّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھا رہے تھے۔ قرأت سے ایک آیتِ کریمہ رہ گئی جب نماز ختم ہُوئی تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا اَیْنَ اُبَیُّ بْنِ کَعْبٍ کہاں ہیں؟ اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ آپ نے فِی الفور خدمتِ اقدس میں حاضِر ہو کر عرض کیا لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیک وسلم" تو فرمایا تم نے نماز پڑھی عرض کیا نعم" فرمایا ایک آیتِ پاک رہ گئی تم نے لُقمہ کیوں نہیں دیا عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم بتانے لگا تو فوراً میرے ایمان نے میری رہبری کی اور کہا اے اُبَیّ! آپ اللہ سُبحانہٗ کے محبُوب اور رسُول ہیں جو آیت مُصطفٰے کی زُبان پر جاری نہیں ہُوئی کیا پتہ کہ وُہ ربِّ کریم نے منسُوخ ہی نہ فرما دی ہو۔ اس سے حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" خُوش ہو گئے۔

قُرآنِ پاک : پ۳۰ سورۃُ الاَعلیٰ آیتِ کریمہ ۶،۷

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ۙ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ	اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے مگر جو اللہ چاہے۔

○ حق سُبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف سے صاحبِ قُرآن علیہ الصلوٰۃ والسلام، بِكُلِّ حِيْنٍ وَّاٰنٍ ؕ کو حفظِ قُرآن کی نعمت بے محنت عطا ہُوئی۔ اتنی عظیم و ضخیم کتاب بغیر محنت و مُشقّت اور بغیر تکرار و دَور کے حفظ ہو گئی نیز یہ کہ اِلَّا کا استثناء کبھی واقع نہیں ہُوا اور

؎ سیّد القرّاء فی الصحابہ المخزرجی الانصاری بدری نجّاری کاتبِ وحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وبجاہہٖ علینا المتوفی ۲۰ھ ۱۰

Marfat.com

اَللہ تعالیٰ نے نہ چاہا آپ قُرآنِ عزیز سے کچھ بھُولیں۔ "تفسیر خازن، جمل"

حدیثِ پاک : بروایت حضرت ابُوہریرۃ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہ "صحیح مُسلم شریف"

اِنِّیْ لَا اَنْسٰی وَلٰکِنْ اُنْسٰی لِاَسُنَّ ط | مَیں نہیں بھُولتا۔ لیکن بھُلایا جاتا ہُوں تاکہ تُمہارے لیئے سُنّت بنے۔

○ عالمِ علُومِ اسرارِ الٰہیہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا بھُولنا اُمّت مرحُومہ کے لیئے سُنّت اَور پُرحکمت[1] ہوتا ہے۔ ہمارے بھُولنے کی طرح نہیں کہ ایک مرتبہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نمازِ ظُہر یا عصر پڑھا رہے تھے آپ نے دو رکعت کے بعد سَلام پھیر دیا۔ صحابہ بہُت مُتعجّب ہُوئے۔ جماعت میں گو سیّدنا ابُوبکر صِدّیق اکبر اَور سیّدنا عمُر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تعالیٰ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُمَا جیسے جلیلُ القدر صحابہ بھی موجُود تھے مگر کِسی کو بھی عرض کرنے کی جُرأت نہ ہُوئی۔ ایک صحابی حضرت ذُوالیدین رَضِیَ اللہُ تعالیٰ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ آگے بڑھے اَور عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ءَ قَصَرْتَ الصَّلٰوۃَ اَمْ نَسِیْتَ کیا نماز کو قصر کیا یا آپ بھُول گئے۔ فرمایا مَا نَسِیْتُ وَلٰکِنْ اُنْسِیْتُ مَیں بھُولتا نہیں لیکن بھُلایا جاتا ہوں۔ چُنانچہ آپ نے کھڑے ہوکر مزید دو رکعت نماز اَدا فرمائی اِسکے بعد سجدہ سہو کیا۔ اِس میں مصلحت اَور حِکمت یہ تھی اگر اُمّت میں کوئی بھُول جائے تو تلافیٔ مافات کی صُورت میں اُس کے سامنے آپ کا اُسوۂ حسنہ ہو صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ ط سے یہ نسیان اُمّت کے لیئے نمُونہ بن گیا۔ الحدیث بخاری

☆ سیّدنا آدم صفیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام اَور امام مُحمّد بن حسن شیبانی رحمۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی مُلاقات۔

○ سیّدنا فقیہہِ اعظم علیہ الرِّضوان کے تلمیذِ عزیز ہیں۔ آپ نے فقہ حنفی کی تدوین و ترویج میں بہُت کام کیا۔ آپ علُومِ قُرآن و سُنّت اور فقہ کے خزینہ تھے فرمایا کرتے۔ مجھے یہ عِلمی خزینے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے بوجہ ادب عطا ہُوئے۔ مجھے عالمِ ارواح میں

---

[1] نسیان ذہُول اَور سہو نسیان کا تعلق علم سے ذہُول کا فعل سے اَور سہو کا دونوں سے ہے سہو کا معنیٰ ہے بھُول جانا۔ اگر حافظہ میں ہو لیکن توجّہ نہ ہو تو ذہُول اور اگر حافظہ میں ہی نہ ہو تو نسیان۔ یہ احقرالعباد طالبِ الرّشاد کہتا ہے نسیان۔ ذہُول اور سہو کا کوئی مقام ہو۔ نبیِّ رحمت" صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "کے کِسی حال کو اپنے حال پر قیاس نہیں کرنا چاہیئے آپ نبی ہیں اور ہم اُمتی ؎ چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک کہ اِدراک عاجز است از دَرکِ اِدراک "چہ نسبت کاہ را با آسمان عالیجاہ"

Marfat.com

حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کی زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا اے محمد بن حسن!
"اِنِّیْ اَنْظُرُ عَلٰی وَجْهِكَ نُوْرَ الْقُرْاٰنِ ط میں تیری پیشانی پر انوارِ قرآن دیکھتا ہوں۔ مجھے قرآن سناؤ تو میں نے قرآن پاک سے تخلیق اور خلافت والا رکوع پڑھا اور جب اِس آیتِ کریمہ وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی ○ صلے ۱ پر پہنچا تو یہ آیتِ کریمہ چھوڑ کر آگے پڑھ گیا اِس پر آپ نے فرمایا تم نے ایک آیتِ پاک چھوڑ دی۔ عرض کیا ہاں اے سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام آپ کے اس حال کو بیان کرتے مجھے شرم آئی اور یہ ادب کا تقاضا تھا جو کچھ میں نے کیا اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ تو جیسے چاہے اپنے پیاروں کو مخاطب فرمائے۔ میں کون ہوں؟ اِس جواب پر حضرت آدم علیہ السلام کے چہرے اقدس پر خوشی اور مسرّت کے آثار ظاہر ہوئے اور آپ نے محبّت سے مجھے اپنے سینے سے لگالیا اور وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا سورۃ البقرۃ ۳۱ کی علمی شان رکھنے والے اور علمی تاج پہننے والے نبی نے میرے سینہ کو علومِ ظاہری و باطنی کا گنجینہ بنا دیا۔ "سوانح حیات امام محمد علیہ الرحمۃ"

عقیدہ : حضور نبیِّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" خلیفۃ اللہ الاعظم ہیں اور اُس علّام الغیوب والشّہادہ نے آپ کو اَعلَمُ الخلق بنایا۔ علم ہی باعثِ فضیلت اور عظمت ہوتا ہے۔ اَللّٰہ ربُّ العزّت نے حضرت آدم علیہ السلام کے سر پر عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا سورۃ البقرۃ ۳۱ کا تاج سجایا تو مسجودِ ملائکہ ہوئے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو شہنشاہیّت بوجہ علمِ مَنطِقُ الطّیر ملی اور حضرت یوسف علیہ السلام کو علمِ تاویلُ الاحادیث سے سلطنتِ مصر عطا ہوئی اور اپنے محبوبِ پاک شاہِ لولاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کو عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ط ۲ سورۃ الرحمٰن ۲ کے علمی تاج سے وہ زینت بخشی "تمام انبیاء و رُسل اور ملائکہ کا علم حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے علم سے قطرہ اور سمندر کی نسبت رکھتا ہے" اور آپ کو شہنشاہِ لولاک بنایا۔

○ آمدم برسرِ موضوع اِتّباع۔ تبرّک بے شک فضلِ ربّی ہے۔ لیکن کامل اِتّباع کے ساتھ

صلے ۱ پ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیتِ کریمہ ۱۲۱ آدم علیہ السلام سے اپنے رب کے حکم میں لغزش ہوئی جو مطلب چاہا اُس کی راہ نہ پائی۔
صلے ۲ پ ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیتِ کریمہ ۲ رحمٰن نے قرآن سکھایا۔ وہ کونسا علم باقی رہ گیا ہوگا جو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو نہ سکھایا گیا ہو۔ علمِ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ از ابتداء تا انتہاء ذرّہ ذرّہ کا علم اجمالاً و تفصیلاً سب عطا فرما دیا لِلّٰہِ الْحُجَّةُ السَّاطِعَةُ ط

Marfat.com

ہو محض عقیدت یا تبرک اور خشک اتباع اسمی یا رسمی سے منزلِ مقصود تک پہنچنا محال ہے۔ محبت اور اتباع دونوں لازم وملزوم ہیں۔ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُہٗ ط

☆ سیّد الطائفہ جناب بایزید بسطامی رحمۃ اللہ سے کسی نے بطور تبرک قمیص مانگی تو آپ نے فرمایا یہ تو قمیص ہے۔ اگر بایزید تجھے اپنا چمڑہ بھی دے دے تو تجھے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ جب تک تو بایزید جیسے عمل نہ کرے۔ اس سے عمل کی اہمیت کی وضاحت بیان فرمائی گئی ہے۔ فی زمانہ نبیِ پاک ﷺ سے محبت اور بزرگانِ دین سے عقیدت کا اور اپنے تقویٰ طہارت کا اظہار بڑی شدّ ومد اور شدّتِ جذبات سے کیا جاتا ہے لیکن بصد افسوس! اس جذبۂ عقیدت کے ساتھ اتباع جو آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد تھا اُس پر عمل نہیں کیا جاتا اللہ تقدّس وتعالیٰ نے تو ہمیں احسن التقویم کا شاہکار بنایا لیکن ہم نے اپنی بداعمالی سے اپنی شکل کو بگاڑ لیا۔ "شامتِ اعمال ماصورتِ نادر گرفت" [1]

از بیرون طعنہ زدی بر بایزید — وز درونت ننگ مے دارد یزید
کراجامہ پاک است وسیرت پلید — دوزخش را نباشد کلید سعدی

پند: ★ آدابِ شریعت اور طریقت پر عمل سے ہی قلب پر احوالِ حقیقت منکشف ہوتے ہیں۔ شریعت کو چھوڑ کر طریقت کا دعویٰ زندیقی ہے۔

★ دین کی اصلاح، زبان کی اصلاح پر منحصر ہے۔ فحش گوئی اور کذب سے اجتناب کرے۔ اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ وَالْکِذْبُ یُھْلِکُ ط [2]

★ علماء کی مجلس میں زبان کو اور اولیاء کی مجلس میں دل کو نگاہ میں رکھے کہ عالم کی نظر زبان پر اور اولیاء کی نگاہ قلب پر ہوتی ہے

گرچہ من از نیکان نیم خود را بہ نیکاں بستہ ام — در ریاضِ آفرینش رشتہ ہائے گلدستہ ام

قرآنِ پاک: پ۱ سورۃ البقرۃ آیتِ کریمہ ۱۰۴

---

[1] باہر سے تو ایسے کہ حضرت بایزید سے بھی اچھے اور تقویٰ بایزید پر بھی طعنہ زن اور اندر سے ایسے کہ یزید سے بدتر کہ وہ بھی عار کھائے [2] جس کا بظاہر لباس صوفیانہ، درویشانہ، عالمانہ ہو اور سیرت پلید۔ ایسے شخص کو دوزخ کی چابی کی ضرورت نہیں۔ [2] سچ نجات دیتا اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔

Marfat.com

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ	اے ایمان والو! رَاعِنَا نہ کہو اور یُوں عرض کرو اُنْظُرْنَا۔ پہلے ہی سے غور سے سُنو۔

○ اِن آیاتِ کریمہ میں ربُّ العزّت نے اپنے محبُوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کے ساتھ ہم نیازمندوں کو اَدب سکھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضُور بُلند آواز کرنا۔ نام لے کر ایسے القاب سے بُلانا۔ پُکارنا اور چلّانا حرام فرما دیا۔ رَاعِنَا صحابہ کرام کا مقُولہ تھا۔ لیکن یہُود پُرعُنُود اس کو اپنی خُبثِ باطنی سے قبیح معنیٰ میں استعمال کرتے لہٰذا فرمایا جس لفظ میں سُوءِ اَدب کا ذرّہ بھر بھی پہلُو نکلتا ہو وُہ میرے محبُوب کی بارگاہ کے لائق نہیں لہٰذا تم اُنْظُرْنَا کہا کرو اُنْظُرْنَا یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ صلی اللہ علیک وسلم ؕ اِس سے ثابت ہُوا انبیاء علیہم السلام کی تعظیم و توقیر، اَدب و احترام کا کلمہ عرض کرنا فرضِ عین ہے اور یہ کمال اَدب اور انتہائے تعظیم ہے جس کی تعلیم ذاتِ ذُوالمنن مالکُ الملک نے دی۔ اَب غور طلب یہ کہ جو حضُور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیحد و حساب صفات اور القاباتِ طیّبات کو چھوڑ کر بڑا بھائی، بَشَرًا مِّثْلَنَا (مقولہ کفار سُورۃ ہُود ۲۷) پر اپنی فکرِ عقلی اور علمی قُوّتیں صرف کرتا ہے وُہ کس زُمرہ میں ہوگا۔

○ جب وفد بنی تمیم نے حُجراتِ مُبارکہ میں حاضر ہو کر نام لے کر باہر سے آواز دی تو ربِّ کریم نے ناراضگی اور ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے ہُوئے اُنکو لَا یَعْقِلُوْنَ فرمایا اور پھر اَدب سکھایا۔

☆ خلیفۃُ الرّسُول سیّدنا ابُوبکر الصدّیقُ الاکبر رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ :-

○ ایک دفعہ حضُور پُرنُور صلی اللہ علیہ وسلم فریقین میں صُلح کرانے کہیں تشریف لے گئے اور بسیار انتظار کے بعد صحابہ کرام نے آپ کو بصد اصرار نماز پڑھانے کے لیئے کہا۔ آپ نماز پڑھا رہے تھے کہ حضُور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ تو آپ پیچھے ہٹ گئے حالانکہ حضُور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اشارہ سے منع بھی فرمایا تو آپ نے یہ کہہ کر اَدب و احترام کا معیار قائم کر دیا۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیک وسلم ابُو قحافہ کے بیٹے کو لائق نہیں کہ آپ سے آگے بڑھے۔ آپ نے اپنے کردار و عمل سے اُمّتِ مرحُومہ کو اَدب و احترام، توقیر و تعظیم کا نمُونہ دیا۔

عله رَاعِنَا کے چار معنیٰ ہیں ایک صحیح رعایت فرمایئے تین قبیح۔ رعونت۔ چرواہا۔ یہُود نامسعُود کی بولی میں گالی اور "لِلْکٰفِرِیْنَ" سے اشارہ ہے کہ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ بے ادبی کفر ہے اگرچہ نیّت بے ادبی نہ بھی ہو ۱۲ منہ غفرلہٗ ولوالدیہ ط ۱۰

Marfat.com

☆ سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

○ صلح حدیبیہ پر جب آپ کو مکہ معظمہ بھیجا گیا کہ قریش کو جا کر سمجھائیں تو مشرکین نے کعبۃ اللہ کے طواف کی پیش کش کی تو آپ نے یہ کہہ کر مَا کُنْتُ اَفْعَلُ حَتّٰی یَطُوْفَ ط بتا دیا کہ اصل دین و ایمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر میں طواف کا تصور بھی نہیں کر سکتا ؎

کعبہ بھی ہے انہی کی تجلی کا ایک ظل ۔۔۔ روشن انہی کے نور سے پتلی حجر کی ہے

☆ سیدنا مولائے کائنات سرکار علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم آپ مولودِ کعبہ ہیں۔ کہ جب سرورِ کائنات احمدِ مختار" صلی اللہ علیہ وسلم "تشریف لائے تو آپ کو گود میں لیا تو آنکھیں کھول دیں۔ سب سے پہلے علی رضی اللہ عنہ نے جس کی زیارت کی وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور خاموش زبان سے بتا دیا۔ مولودِ کعبہ، کعبہ کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا جب تک ان آنکھوں سے کعبہ کے کعبہ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کو نہ دیکھ لے ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط

آؤ حاجیو! شہنشاہ کا روضہ دیکھو ۔۔۔ کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو
غور سے سن تو اے رضا کعبہ سے آتی ہے صدا ۔۔۔ میری آنکھوں سے میرے محبوب کا روضہ دیکھو

☆ رئیس المفسرین فی الصحابہ حبر الامۃ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وبجاہہ علینا نے فرمایا۔ شریعتِ مطہرہ کی اصل حضور والا صفات کی ذات ہے۔ سرچشمۂ وظائف درود شریف جو مطلوب خداوندی ہے۔ کعبہ، نماز، جان، ایمان سب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذیلی انوار ہیں ۔

مولیٰ علیؑ نے واردی تیری نیند پر نماز ۔۔۔ اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں جان ان پہ دے چکے ۔۔۔ اور حفظِ جان تو جاں فروضِ غرر کی ہے
ہاں تو نے ان کو جان انھیں پھیر دی نماز ۔۔۔ پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

علہ سیدنا عبداللہ، سیدنا عباس عم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہزادے ہیں۔ حضور نے ان کی پیدائش پر گود دے کر کھجور سے گھٹی اپنے لعابِ دہن سے دی۔ جس کے انوار رگ و ریشہ میں سرایت کر گئے اور تادمِ واپسیں درود شریف کے الفاظ کی شکل میں لب پر رہے۔ درود شریف کے انہیں جلووں میں وصال فرمایا۔ وجیہہ صحابی ۱۰

Marfat.com

فضیلتِ صحابہ عظام اور ادب :- "کتاب و سنت کی روشنی میں"

قرآنِ پاک :- پ۱۱ سورۃ التوبہ آیتِ کریمہ ۱۰۰ ۲- پ۲۸ سورۃ الحشر آیتِ کریمہ ۱۰

۱- وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ

اور سب میں اگلے، پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ اُن کے پیرو ہوئے اللہ اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔

☆ سابقون[1]، اوّلون، مہاجرین، انصار اور تابعین کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے قلوب کو تقویٰ کے لیئے پرکھ لیا ہے اور اس محبت، ادب، تعظیم و احترام اور اتباع پر اُن کے قلوب کو ایمان سے بھر دیا ہے اور مغفرت کا مژدہ سنا کر رضی اللہ عنہ ورضوا عنہ کا

بقیہ حاشیہ

حضرت عبداللہ بن عمر درود خوان صحابی حضرت عمران بن حصین الخزرجی "جن سے ملائکہ باتیں کرتے"۔ فقیہ صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم نے فرمایا میں نے اس راہ میں ستر رنگ دیکھے ہیں جو سب کے سب درود شریف کے ہی انوار تھے۔ واذا صلیتموہ فعمّوا ط "نعت خوانی، مدح سرائی از قسم درود شریف ہے۔ نعت خوانی شانِ محبوب میں پورے خلوص اور جذبۂ محبت سے گلہائے عقیدت پیش کرتا ہے اور یہ ایک ایسا عمل ہے جس سے خدا اپنے حبیب کی تعریف سن کر خوش ہوتا ہے اور محبوب یہ دیکھ کر اُن کا ایک نام لیوا غلام بے دام حقوق نبوتِ نبویہ کو پہچاننے لگا ہے اور رضاءِ ربّ عزّ اسمہٗ کا کام کر رہا ہے تو حبیبِ پاک بھی بذاتِ خود خوش ہو جاتے ہیں۔ یہی مقصود اعلیٰ ہے۔

☆ نجم الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قیام حرمین شریفین میں روحانی مشاہدات کی بناء پر دیکھا "روحی لہ الفداء صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص سے بہت خوش ہوتے ہیں جو آپ پر درود شریف پڑھے اور نعت خوانی کرے۔ درحقیقت مدحتِ رسالت ایک ایسا عمل ہے جو باعثِ خوشنودیٔ خدا و مصطفےٰ ہے ؎

تیری رحمت سے الٰہی پائیں یہ رنگ قبول پھول کچھ میں نے چنے ہیں اُن کے دامان کے لیئے

[1] جملہ انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ۱۲۴۰۰۰ ہے جن میں تین سو تیرہ ۳۱۳ رسول اور چار ۴ مرسل ہیں اور محمد مصطفےٰ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام سید الانبیاء والمرسلین ہیں اور جملہ صحابہ سابقون اوّلون مہاجرین اور انصار کی تعداد بمطابق تعداد انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ۱۲۴۰۰۰ ہے جن میں تین سو تیرہ ۳۱۳ صحابہ بدر اور چار ۴ یار ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردہ اور انبیاء کے نقش و نگار اور نمونے ہیں۔ ستر انبیاء عظام اور سات ہزار صحابہ کرام کے اسماء گرامی ظاہر ہیں۔ ۱۲ منہ، غفر لہ ولوالدیہ ط

Marfat.com

سرٹیفکیٹ عطا فرما دیا۔ تقویٰ ناپ تول میں نہیں آسکتا اور نہ اُس کا وزن کیا جاسکتا ہے مگر اللہ سبحانہٗ کے پاس اُس کے پرکھنے کا ایک معیار ہے وُہ یہ کہ جتنا کسی کے قلب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جذبۂ محبّت اور تعظیم ہوگی اتنا ہی اُس کے دِل میں تقویٰ ہے اور جو قلب محبّت اور ادب سے خالی ہے اُس کے ظاہری اعمال کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ نہ وہ مُتّقی ہے۔

☆ یہ پہلا گروہ صحابہ مُہاجرین کا ہے جن کو ربِّ کریم نے لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ کے مُبارک لقب سے یاد فرمایا اور انجام کار اَلصّٰدِقُوْنَ کے مُبارک لقب سے مُلقّب فرما دیا۔ " فَنِعْمَ الْمُهَاجِرُوْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُمْ ط"

☆ دوسرا گروہ صحابہ انصار کا ہے جن پر ربِّ کریم نے اَلْمُفْلِحُوْنَ کا حکم صادر فرما دیا۔ " يَا نِعْمَ الْاَنْصَارُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُمْ ط"

☆ تیسرا گروہ اُن پیروکار پر مُشتمل ہے۔ ایمان جن کے قلوب میں راسخ ہو چکا ہے اور وُہ طبقۂ صحابہ مُہاجرین اور انصار سے جذبۂ محبّت اور ادب رکھتے ہوں اور یہ جذبۂ راسخ مُرشدِ کامل کی نگاہ سے ملتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے ایمان اور صحابہ کرام ایمان کا نمونہ مومن کے ایمان کی کسوٹی ہیں۔ ربِّ کریم نے تیسرے گروہ کے متعلّق ارشاد فرمایا۔

۲۔ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ ع	اور وُہ جو اِن کے بعد آئے دُعا مانگتے ہیں اے ربّ ہمارے! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے رب ہمارے! تُو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔

○ میرا مقصود یہاں غِلًّا پر بحث ہے۔ غِلّ کے معنیٰ ہیں۔ بوجھ، کینہ، حسد، عناد، دُشمنی باطنی جس کا اظہار ہرزہ سرائی، تنقید، تنقیصِ شان اور توہین آمیز[1] رویّہ ہوتا ہے۔ یہ

[1] سزا:۔ اِن گستاخ فرقوں میں جو کَشِرْذِمَةٍ قَلِيْلَةٍ ہیں اُنکی صُحبت میں بیٹھنے سے حُبِّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم دِل سے کھینچ لی جاتی ہے۔ اُستاد کی بے ادبی سے علم میں تاثیر ختم ہو جاتی ہے۔ مُرشد کی بے ادبی سے قلب فیضانِ نور سے خالی اور صحابہ کرام، اہلِ بیتِ عظام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی سے "دل کا برتن" ایمان سے خالی ہو جاتا ہے۔ "منہ غفر لہ الذنب"

Marfat.com

سب اِس میں شامل ہیں۔ بالفرض اگر انسان کی اپنی آنکھ کا بال "پلک" دُہرا ہو جائے تو وُہ قابلِ برداشت نہیں بعینہٖ کسی ایک صحابی کے ساتھ ذرّہ بھر بھی غلّ ربِّ قدّوس کو پسند نہیں اور جن کے دلوں میں صحابہ کرام اور اہلِ بیتِ نبوّت کا ذرّہ بھر بھی غلّ ہے وُہ اِس تیسرے گروہ مُؤمنین سے خارج ہیں۔ مقصود یہ بتانا ہے کہ تیسرے گروہ مُؤمنین میں قیامت تک وُہ شامل ہوں گے جو ہر دو گروہ کے مُحِبّ مُؤدّب اور دُعاگو ہوں گے۔ یہ مُبارک ہر دو گروہ صحابہ مُہاجرین اور اَنصار وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ کا مقام پائے ہوئے اور ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (سورۃ التوبہ ۲۲) کے مُژدہ سے مُشرّف ہیں جو تمام دُنیا و آخرت کی نعمتوں سے اعلیٰ اور عاشقانِ الٰہی کی سب سے بڑی تمنّا ہے۔ بحمدہٖ تعالیٰ صحابہ کرام کا اَدب اور اہلبیتِ اطہار کی محبّت اہلِ سُنّت و جماعت کا شعار رہے۔ اس کے علاوہ سب فرقے نامُراد ہیں ؎

اہلِ سُنّت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضُور نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسُول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ صحابہ کرام نگاہِ محمّدی علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃُ والسّلامُ کے پروَردہ اور درسِ احمدی علیہ الصّلوٰۃُ والسّلامُ کے فارغُ التحصیل تھے کسی کو نگاہ سے کسی کو دُعا سے نوازا۔ جس کو جو دیا وُہ وُہی بن گیا اور صاحبِ خُلقِ عظیم علیہ الصّلوٰۃُ والتّسلیم نے اپنے صحابہ کو اپنی کسی نہ کسی وصفِ خاص کا مَظہر اور مَنبع بنا دیا۔ جو آیا دامن بھر کر گیا یہ سب باغِ مُصطفوی کے برگزیدہ اور پسندیدہ پھُول ہیں۔ اِن پھُولوں میں مُصطفےٰ کی خوشبُو ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم ؏

○ باغِ مُصطفوی کے خُوشنما شگفتہ پھُول :-

☆ شریعت و طریقت کے بحرِ ذخّارِ حقیقت و معرفت کے دریائے بے کنار "صحابہ کبار"۔ سیّدنا عتیق کو صدّیق اکبر، سیّدنا عُمر کو فارُوقِ اعظم، سیّدنا عُثمان غنی کو ذُوالنّورین، سیّدنا علی کو حیدرِ کرّار بنا دیا اور سیّدنا حسَن کو شکر، سیّدنا حُسین کو صبر کا منبع بنا دیا۔ چھوٹی سی عُمر شریف میں اَبُوالخلفاء سیّدنا عبدُاللہ بن عبّاس کو مُفسّرِ قرآن، سیّدنا اُبیّ بن کعب کو سیّدُ القُرّاء، سیّدنا ابوہریرۃ کو حافظُ الحدیث "مُحدّث"، سیّدنا انس کو عُمر، مال، اولاد کی برکت سے نواز دیا۔ سیّدنا معاذ بن جبل کو قاضی و فقیہہ فی الصّحابہ، سیّدنا سعید بن زید کو علمِ اسرار اور سیّدنا ابُوذر غفاری کو مُستجابُ الدّعوات، سیّدنا عبدُاللہ ابن مسعود کنیفٌ مُلِئَ عِلْمًا، کو فقیہہ اُمّت،

اسمۂ جُنیدب ؎ وزیرین جلیلین نبوت و رسالت سرِّ رسول، علم کا بھرا ہُوا برتن ۵

Marfat.com

سیدنا حذیفہ بن یمان کو واقفِ اسرارِ نبوت، سیدنا عبداللہ بن سلام کو حاملِ علمُ الاوّلین و الآخرین عالمِ تورات و انجیل بنا دیا۔ سیدنا ابوایوب انصاری کو میزبانِ رسول، سیدنا خالد بن ولید کو سیفُ اللہ اور سعد بن ابی وقاص کو ماہرِ جہاد بنا دیا۔ غرضیکہ ہر ایک کو اپنی کسی نہ کسی جُندٌ مِّن جنودِ اللہ وصف کا جامع بنایا اور اپنی صفتِ کمال کا مظہر بنا دیا۔ "رضی اللہ تعالیٰ عنہم"، رُباعی:—

صدیق عکسِ حُسنِ کمالِ محمدؐ است "صلی اللہ علیہ وسلم" فاروق ظلِ جاہ و جلالِ محمدؐ است "صلی اللہ علیہ وسلم"
عثمان ضیاءِ شمعِ جمالِ محمدؐ است "صلی اللہ علیہ وسلم" حیدر بہارِ باغِ خصالِ محمدؐ است "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ خالقِ کائنات تو اپنی اِس کھیتی یُعجِبُ الزُّرّاعَ کے پھلنے پھولنے سے خوش اور ایمان والے بھی خوش ربِّ کریم جس کا یہ باغ، باغِ مصطفوی ہے۔ سورۃ الفتح ۲۹ بعض ناہنجار اِس باغ کے بوٹے بوٹے پھول اور پھل سے اپنی خبثِ باطنی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ حالانکہ اِس باغ کا ہر پودا پاک صاف، شفاف اور خوشبودار ہے اور اُس پر نوری شبنم کے قطرے مستزاد ؎

ایمانِ ما اطاعتِ خلفاءِ راشدین اسلام ما محبتِ آلِ محمدؐ است "صلی اللہ علیہ وسلم"

★ تلبیساتِ ابلیس:۔ صحابہ کے فضائل و کرامات قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ تاریخ کے مآخذ سے صحابہ کی سیرت لکھنے والے کو رباطن اتنا نہیں جانتے کہ تواریخ اور اخبارات اغلاط و کذب کا مجموعہ ہوتے ہیں۔ بعض جدید تہذیب یافتہ مُفسّر مزاج شناسِ رسول "صلی اللہ علیہ وسلم" کا لیبل لگا کر صحابہ پر تنقید اور تنقیصِ شان کے ساتھ ساتھ توہین آمیز کلمات اور بے تکی عبارات اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں۔ جو سراسر اِفتراء اور کذب پر مبنی ہیں۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْ ذٰلِكَ کیا حال ہوگا اُن کا جنہوں نے صحابہ پر تنقیدات کے زہر آلود تیر برسائے۔ کیا یہ مُمکن ہے اور عقلِ سلیم اِس کو تسلیم کرتی ہے کہ دِل میں تو محبت ہو اور پھر اُن کی شان میں گستاخانہ اور جارحانہ انداز؟ جناب والا یہ بُغض کا مُظاہرہ ہے محبت کا انداز نہیں كُلُّ اِنَاءٍ يَّتَرَشَّحُ بِمَا فِيْهِ ط

ابوبکر ہمچوں کعبہ، عمر در طوافِ اُو عثمان آبِ زمزم علی حجِّ اکبر است "رضی اللہ عنہم"

★ تدلیسات:۔ بدعاتِ خوارج، شناعاتِ روافض، خبُاثاتِ نواصب اور خرافاتِ معتزلہ اور شنیعاتِ نجدیہ یہ سب مذموم اور قابلِ تردید ہیں اور اُن کی انتہائی ذلالت اور ذہنی پستی کا مُشعر ہیں۔ یہ شرمآل اور بدسگال لوگ آپ اپنی ضلالت کا واضح اور

۶ ؎ نسب کے لحاظ سے چار یار، دو خسر اور دو داماد۔

Marfat.com

بَیّن ثبوت ہیں ۔ اَللّٰہ سُبحانہٗ وَتعالیٰ ایسی بدعقیدگی اور گُستاخی سے محفُوظ فرمائے ۔ آمین !

○ فتوٰی :۔ کسی ایک صحابی کا بے اَدب گُستاخ اور مُنکر محرومُ الایمان ہے۔

☆ نبیِّ اکرم وَاطہر صلی اللہ علیہ وسلم کے قلوب پر جو انوارِ وحی برستے تھے وُہ منقسِم ہوکر صحابہ کے قلوب کو مُنوّر کرتے تھے اور کلامِ الٰہی کے مُخاطبِ اوّل صحابہ ہی ہیں اَور مَنْ رَاٰنِیْ کے مَظہرِ اوّل بھی یہی ۔ صحابہ نے رنگ رُوپ اور سِیرت وُہی پائی جو سِیرت وصُورت محبُوب ربِّ العٰلمین عزّ وجلّ صلی اللہ علیہ وسلم تھی یہی چہرے قابلِ زیارت ہیں اور اُن کے دامن میں جو کچھ بھی ہے وہ عطیّہ بارگاہِ محمّدی" صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ شمسُ النبوّت کی جلوہ افروزیوں سے وہ مُنوّر اور قمرُ الرِّسالت کی تابانیوں سے رنگین تھے۔" یہ ذُوالفضلِ العظیم کا محض فضل ہے۔

☆ "عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ ھُمْ نُجُوْمُ الْھُدٰی ط" ☆

☆ حافِظُ الحدیث ابُوزرعہ رازی نے" الاصابہ فی تمیزِ الصّحابہ" میں فرمایا۔

اِذَا رَاَیْتَ رَجُلًا تَنْقُصُ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَاعْلَمْ اَنَّہٗ زِنْدِیْقٌ ط	اگر تُم کسی شخص کو دیکھو کہ صحابہ رسُول" صلی اللہ علیہ وسلم" پر تنقید کرتا ہے تو یقین کرلو کہ یہ زِندیق ہے ۔ یعنی بظاہر علّامہ فہّامہ بباطن خبیث بیدین اور گمراہ ۔

☆ صحابہ کرام کے فضائِل کریمہ ، مناقبِ جمیلہ ، محامِد و محاسِن ، فضائِل و کرامات بکثرت نصُوصِ صریحہ واحادیثِ صحیحہ میں موجُود ہیں ۔ ایک مقام پر مُعطّر و مُعنبّر حضُورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ میں ایسے" جیسے چودھویں کا چاند ستاروں کے ہالہ میں" رونق افروز تھے کہ قبرستان کے ایک طرف سے بھینی بھینی خُوشبُودار ہوا چلی اور دماغوں کو مُعطّر کرنے لگی۔ صحابہ کبار نے عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" یہ خُوشبُو کیسی ہے۔ فرمایا اِدھر میرے کعب رضی اللہ عنہ کی قبر ہے ۔ سُبحانَ اللہ غُلاموں کی قبریں جنّت کے باغیچے ہیں یہ جنّت کی خُوشبُو تھی ۔

☆ بروایت حضرت سُہیل بن عبدُاللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ فرمایا اُس شخص کا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" پر کوئی ایمان نہیں جو میرے صحابہ کا تعظیم و توقیر کے ساتھ ذکر نہیں کرتا۔ نیز فرمایا میرا کوئی صحابی ایسا نہیں جسے روزِ قیامت حقِّ شفاعت نہ دیا گیا ہو۔

○ حضُور" صلی اللہ علیہ وسلم" کے سامنے ایک جنازہ لایا گیا آپ" صلی اللہ علیہ وسلم" نے اُس کی

Marfat.com

نمازِ جنازہ نہیں پڑھی اور فرمایا یہ شخص میرے "سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ" سے بغض و عداوت رکھتا تھا۔ "ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء"

اصطلاحِ شریعتِ مطہرہ میں صحابی کی تعریف :۔

○ جس شخص[1] نے حینِ حیاتِ ظاہری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور اسلام لایا۔ خاتمہ ایمان پر ہوا۔ یہ زیارت حقیقۃً ہو یا حکماً۔ حقیقی زیارت سر کی آنکھ بصر سے دیکھنا اور حکمی زیارت جیسے نابینا کا دل اور اعتقاد کی نگاہ سے دیکھنا جیسے سیدنا عبداللہ بن مکتوم۔ جو رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ[2] کے انعام یافتہ ہیں۔

☆ ایک حدیث الحبیب "صلی اللہ علیہ وسلم" میں ہے۔ سورۃ البینۃ ۸

○ حضور نبیِ معطر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مقامِ بدر سے معہ صحابہ گزر رہے تھے تو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ادھر مقام صفراء سے کستوری کی خوشبو آرہی ہے تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا۔ کیوں نہ ہو ادھر میرے ابو معاویہ رضی اللہ عنہ کی قبر جو ہے یہ کنیت ہے سیدنا عبیدہ بن حارث بن مطلب رضی اللہ عنہ کی جو غزوہ بدر میں ۶۳ سال کی عمر شریف میں شہید ہوئے۔ جن کی شہادت کی تصدیق بذاتِ خود سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی۔

○ آیتِ کریمہ کا پہلا جزو اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط ہے صحابہ کرام کی یہ شان کہ اس پہلے جزو میں کمال اتباع سے شامل ہیں کہ درود شریف پڑھتے ہیں اور دوسرے جزو صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا میں بھی شامل کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور ملائکہ کرام کی سورۃ الاحزاب ۵۶

[1] صحابی ہونے کے لیے اس دنیا میں رؤیتِ معتادہ کے ساتھ دیکھنا شرط ہے۔ اگرچہ خواب میں رؤیت "زیارت" حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ مقدسہ کی ہی رؤیت ہے لیکن جب آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" اس عالمِ ملکوت کی طرف رحلت فرما گئے تو اب یہ رؤیت "رؤیتِ ملکوتی" ہوگی اب اس دیکھنے سے صحابی نہیں ہو سکتا لیکن وہ خوش بخت ولی ضرور ہے۔ یہ شرف و سعادت اور سارے بیان کردہ فضل و کرامت صحابہ کبار و اہلبیتِ اطہار کو اللہ رب العزت نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت، صحبت اور اطاعت کی بناء پر عطا فرمائے۔

[2] رضا جملہ مقامات کی انتہا ہے اس سے اوپر کوئی مقام نہیں اور یہ مقامِ رضا محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کے وسیلے سے صحابہ کو عطا ہوا وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ ط اللہ کی رضا بہت بڑی نعمت ہے۔ سیدنا موسیٰ سورۃ التوبہ ۷۲

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

طرف سے اُن پر درُود شریف پڑھا بھی جاتا ہے۔ یہ ذُوالفضل العظیم کا دُہرا فضل صحابہ کے لیئے مختص ہے جس میں اُن کا اِس فضلِ عمیم میں کوئی سہیم نہیں اور یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا میں مُخاطبِ اوّل بھی صحابہ ہی ہیں اور بالتبع اُمّتِ مُسلمہ کو حکم درُود شریف دیا گیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بقیہ حاشیہ ؎ اِس مُخاطبہ سے ربُّ العزّت نے جملہ صحابہ کرام کو مومنوں کے ایمان کا معیار بنا دیا۔ مُحمّد عنایت اللہ

کلیم اللہ علیہ السّلام نے عرض کیا اے مولیٰ کریم مجھے ایسے عمل کی توفیق عطا فرما جس پہ تو راضی ہو جائے حکم ہُوا اے موسیٰ! عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ رِضَآئِیْ فِیْ رِضَاکَ بِقَضَآئِیْ میری رضا تجھ میں ہی ہے کہ تو میری قضا پہ راضی ہو جا تو میں تجھ پہ راضی ہو جاؤں گا۔ اور اگر میرا قرب چاہتے ہو تو میرے حبیبِ پاک پر بکثرت درُود شریف پڑھا کرو۔

○ ایک بار کلیم نے مُناجات کی۔ اے ربِّ عزّ و جلّ! کلیم اور حبیب، خلیل اور حَبیب میں کیا فرق ہے فرمایا گیا۔

۱۔ کلیم وُہ جو ربّ تعالیٰ کی رضا چاہے۔	حبیب وُہ جس کی ربّ تعالیٰ رضا چاہے۔
۲۔ کلیم طالب ہوتا ہے۔	حبیب طالب بھی اور مطلوب بھی ہوتا ہے۔
۳۔ کلیم وُہ جو کوہِ طُور پر سفر کی کُلفت طے کر کے آئے اور رَبِّ اَرِنِیْ کہے تو جواب لَنْ تَرَانِیْ پائے۔	حبیب وُہ جو آرام سے کعبۃ اللہ کی گود میں سوئے اور جبرائیل علیہ السّلام اِنَّ اللّٰہَ یُشْتَاقُ اِلَیْکَ عرض کر کے جگائے ؎
☆ کلیم مدہوشِ لَنْ تَرَانِیْ حبیب مامورِ مَنْ رَّاٰنِیْ	بہ بیں تفرق درمیانی، میان ہر دو چُنانچہ دانی
۱۔ خلیل بمعنیٰ فاعل اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُ اللّٰہِ صحیح لیکن اَللّٰہُ خَلِیْلُ اِبْرَاھِیْمَ صحیح نہیں۔	حبیب بمعنیٰ فاعل و مفعول دونوں صحیح۔ اَللّٰہُ حَبِیْبُ مُحَمَّدٍ، مُحَمَّدٌ حَبِیْبُ اللّٰہِ "صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"
۲۔ خلیل جو اُمّت کی بخشش کا اُمّید وار ہو۔	حبیب وُہ جس سے اُمّت کی بخشش کا وعدہ ہو چکا۔
۳۔ خلیل وُہ جو مانگے تو پائے	حبیب جو پائے بے مانگے، بے طلب پائے۔
۴۔ خلیل وُہ جو فرش پر جان، مال اور اولاد کو قُربان کر کے ربّ تعالیٰ کی رضا چاہے۔ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْہِ سَلَامُ الْجَلِیْلُ ط "جواہر البحار فی فضائل النبی المختار"	حبیب وُہ جس کو ربّ تعالیٰ، عرش کی خلوتوں میں، "اَفْدَیْتُ مُنْکِیْ عَلَیْکَ" کہہ کر، "عالم مُلک و ملکوت نچھاور کر کے" محبُوب کی رضا چاہے۔ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ الْجَمِیْلُ ط

Marfat.com

روضۃ الثالثۃ باب ۷

متعلقاتِ نبوی

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

○ نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" اللہ ربُّ العزّت کے اسماء و صفات کے مظہرِ اتم ہیں اور حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تمام اسماء الحسنیٰ اور صفاتِ الٰہیہ اور جمیع مراتبِ قرب اور تمام حقائق۔ حقیقتِ نبوت، حقیقتِ نماز، حقیقتِ قرآن اور حقیقتِ کعبہ کی جامع ہے اور وہ حقیقتِ محمدیہ بتمام و کمال اپنی جامعیت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ عنصری قلبِ مبارک میں ورود کر آئی اور یہ بدن مبارک اس حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا مظہر بن گیا۔ اسی حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے ورود ہو جانے کی بناء پر آپ میں تمام تصرفات اور اختیارات علیٰ وجہ الکمال موجود ہیں اور جن نفوسِ قدسیہ نے رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت کی۔ درحقیقت اُن کو تمام اسماء و صفاتِ الٰہیہ اور تمام انبیاء معہ جمیع مراتبِ قرب[1] اور تمام حقائق کی زیارت ہو گئی۔ اور درود شریف سے ان مدارج کی سیر ہوتی ہے۔ بنا بریں ؎

☆ جملہ صحابہ کرام حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فضائل و کمالات اور ستارے راہِ یقین، جمیع اہلِ بیتِ اطہار حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے انوار و تجلیات اور چراغ خانۂ دین، تمام اولیاءِ عظام اور علماءِ کرام حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فیوض و برکات اور ہمہ، مومنین انوار کے ذرات ہیں۔ علیہ وآلہ واصحابہ الصلوٰت والتسلیمات ط

۱۳

[1] درود شریف سے قربِ روحانی اور قلبی حاصل ہوتا ہے اور جسمِ اقدس و اطہر "صلی اللہ علیہ وسلم" سے قربِ جسمانی حینِ حیاتِ پاک میں سوائے صحابہ کبار کے کسی کو میسر نہیں ہوا۔ بریں سبب یہ مبارک گروہ انبیاء کے بعد تمام اُممِ سابقہ سے افضل ترین بنا۔ اس مبارک نفوس کی محبت ادب ایمان کا جزوِ لاینفک ہے۔ بناء بریں صحابہ کبار اور اہلبیتِ اطہار اور اولیاءِ عظام کا گستاخ اور منکر حضور کا ضمناً منکر بنا۔ علیہ وآلہ واصحابہ الصلوٰۃ والسلام ۱۲ منہ

Marfat.com

☆ آثارِ نبوی کی زیارت پر درود شریف :-

○ ہر وُہ جو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" سے تعلّق رکھے وُہ صحابہ کبار ہوں یا اہلبیتِ نبوّت، اماکن مُقدّسہ ہوں یا مقاماتِ متبرکہ، ہر وُہ شئی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مَس ہو گئی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کی مدحت فرمائی اُن سب کی زیارت پر درود شریف پڑھنا مومن کے لیئے لازم ہے

بالِ مُبارک :- قاضی عیّاض علیہ الرحمۃ "اَلشِّفَا" میں لکھتے ہیں۔

☆ ابُو محذُورہ قرشی مکی مؤذّنِ رسُول "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے سر کے بال مُبارک اگلی جانب پیشانی کے بہُت لمبے تھے اَور بیٹھنے سے زمین پر مَس کرتے لوگوں نے کہا کہ تم اِن بالوں کو کٹوا کیوں نہیں دیتے تو فرمایا فَاَبْقَاهَا تَبَرُّكًا مَسَّهٗ بِيَدِهِ الشَّرِيْفَةِ ط مَیں اِن بالوں کو جُدا نہیں کرُوں گا اِنہیں رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنے دستِ مُبارک سے مَس کیا ہے۔ معلُوم ہُوا کہ جس چیز کو حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ہاتھ لگ جائے صحابہ کرام کس قدر احترام کرتے تھے۔

☆ مُجاہدِ اسلام خالد سیفُ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے جعرّانہ سے عمُرہ فرمانے کے بعد سر مُبارک کی حجامت کرائی صحابہ کرام مُوئے مُبارک حاصل کرنے میں بڑی جلدی اور کوشش کرتے۔ مَیں نے بھی سبقت کی اور پیشانی مُبارک کے چند بال مُبارک حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور بصد اَدب و احترام اپنی ٹوپی میں رکھ لئے اور جب بھی کسی جنگ میں شامل ہُوا تو یہ ٹوپی میرے ساتھ رہی اور اِس بال مُبارک کی برکت سے ہر ضربِ حرب میں فتح نے میرے قدم چُومے۔ بزمانۂ خلافتِ صدّیقی دورانِ جنگِ یرمُوک یہ مُبارک ٹوپی گر گئی تو جان کی پرواہ کئے بغیر مَیں نے تلاش کر لی۔ جس میں مُوئے مُبارک تھے۔ "یہ تھا صحابہ کرام کا تبرّک سے عقیدہ اور اُس کا احترام"۔ فقیر عُفِیَ عَنْہُ کہتا ہے کہ جُملہ صحبت یافتہ حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا تبرّک اور بمنزلہ معجزہ ہیں۔

نشست گاہ :- سیّدنا عبدُ اللہ بن عمُر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا چہرہ بڑھاپے میں بھی بہُت مُنوّر اور پُر رونق تھا۔ ایک مرتبہ آپ کُوفہ کی جامع مسجد میں تشریف فرما تھے۔ کسی نے پُوچھا۔ اتنا مُنوّر چہرہ ہم نے آج تک نہیں دیکھا فرمایا یہ میرا کمال نہیں مَیں رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی نشست گاہ مُصلّیٰ مُنیف، منبر شریف پر ہاتھ پھیر کر چہرہ پر ملتا تھا اور برکت

Marfat.com

حاصل کرتا تھا۔ یہ سب انوار ہیں قدمِ مصطفٰے ﷺ کی خاکِ پاک کے۔ فرماتے ہیں۔

فَيَدْخُلُ النَّاسُ اَيْدِيَهُمْ اِلَيْهِ وَيَمْسَحُوْنَهٗ بِهَا تَبَرُّكًا يَّلْمِسُ ذٰلِكَ الْمَقْعَدَ الْكَرِيْمَ ط

پس لوگ داخل کرتے اپنے ہاتھوں کو مُصلّٰی کی طرف مَس کرتے اور تبرّکاً اپنے چہروں پر ملتے اور برکت حاصل کرتے۔ "وفاء الوفاء فی اخبار دار المصطفٰے"

☆ علّامہ محمّد بن عبدُالباقی زُرقانی علیہ الرّحمۃ الباقی فرماتے ہیں۔ آپ کسی رہگذر میں چلتے تو جستجو کرتے جہاں رسُولُ اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی قیام یا جلوس فرمایا۔ شب باشی کی اُس جگہ اپنا ہاتھ پھیر کر بہ نیّت حصُولِ برکت و انوار تبرّکاً اپنے چہرہ پر مَس کرتے تھے۔

☆ مُحدّثِ جلیل امام اَجل سیّدنا احمد بن حنبل قُدّس سرّہُ الاَجمل سے منقول ہے۔

○ مَیں نے کبھی اپنی کمان کو بے وُضو نہیں چھُوا۔ جب سے معلوم ہُوا کہ حضُور ﷺ نے اِس کو ہاتھ مُبارک سے مَس فرمایا ہے۔ سُبحانَ اللہ! صاحبُ المدینۃ المنوّرہ نُصلّی و نُسلّمُ علیہ سے کیا تعلّق خاطِر تھا اور مدینہ منوّرہ بلدۂ مکرّمہ کا نام بھی کتنا مُبارک اور رُوح و جان کے لیئے باعثِ سکُون ہے اور اِس کی آب و ہوا اور فضا طبائع سلیمہ کے لیئے موافق خوشگوار اور مُفید اور مُنافق کے مخالف ہے اور مدینہ منوّرہ کی ایک ایک شئ ایمان والوں کے لیے تبرّک اور قابلِ زیارت ہے اور قابلِ ستائش ہیں وُہ لوگ جن کو اُن سے وافر حصّہ ملا تو اُس سے اُن کا نصیبہ کُھلا۔

☆ فتاویٰ اسعدیّہ میں ہے۔ غزوۂ اُحد میں دہن مُبارک اور سرِ اقدس سے جو خُون نکلا وُہ مُختارِ کُل سیّدُ الرُّسل، ہادیِ سُبل ﷺ نے اپنے ایک صحابی حضرت مالک ابنِ سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا کہ محفُوظ جگہ پر دفن کر آئے۔ صحابی پُہنچے بہُت جگہ دیکھی پسند نہ آئی۔ ہر جگہ پر خیال ہُوا بے ادبی نہ ہو۔ محبّت نے جوش مارا اور کہا کیوں پریشان ہوتے ہو اِس کی حفاظت کی جگہ تیرا پیٹ ہے۔ فنا فی المحبّت، فوراً پی گئے اور اَب، جب وُہ دربارِ دُربارِ مصطفوی میں پُہنچے تو اللہ کے پیارے محبُوب، واقفِ دانائے غیُوب ﷺ نے پُوچھا۔ کہاں دفن کیا۔ عرض کیا یا رسُولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم پیٹ سے بڑھ کر کوئی اور جگہ محفُوظ نہ پائی۔ پی گیا تو مصطفٰے کریم ﷺ نے بشارت دیتے ہُوئے فرمایا۔

Marfat.com

مَنْ اَرَادَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا ط	جس نے جنّتی کو دیکھنا ہو وُہ اِن کو یعنی حضرت مالک بن سنان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ لے۔

○ اِس اداءِ محبّت و اَدب کے نوازے جانے پہ قربان! محبّت میں صحابہ کرام نے عجیب انداز اپنائے۔ جس پر حضور "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" اظہارِ مسرّت فرماتے اور بشارتیں عطا فرماتے تھے۔

☆ ایک صحابیہ حضرت برکۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے آپ کا بول مبارک پی لیا تو حضور "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے استفسار کے بعد فرمایا اَصَحَمْتِ یَا اُمَّ یُوْسُف! اے اُمِّ یُوسُف! تم ہمیشہ کے لیئے شفا پا گئیں اِس کے بعد وُہ کبھی بیمار نہ ہوئیں سوائے مرضُ الوفات کے۔"

☆ سیّدنا معمّر بن عبداللہ حجام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پچھنے لگائے تو وُہ خون مبارک پی گئے تو آپ "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے فرمایا۔ تم نے پناہ تلاش کر لی اور ہر بلا سے اپنے آپ کو محفوظ کر لیا۔

☆ حضرت عبداللہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُمَا نے بھی آپ کے پچھنوں کا خون پیا تھا تو آپ "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے اُسے بشارت دی کہ تجھ پر جہنّم کی آگ حرام کر دی گئی ہے۔

☆ حضور "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے اپنی نگاہِ فیض سے جو نمونے بنائے۔ بعض اُن میں آپ کی سیرت کے مظہر تھے اور بعض صورت کے، یعنی ہم شکلِ رسُول تھے اور بعض صحابہ عظام کو سابقین انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَامُ سے تشبیہ دی [1]

☆ حضرت ابوبکر صدیقِ اکبر، رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، کو تشبیہ دی، سیّدنا ابراہیم، عَلَیْہِ السَّلَامُ سے؛
☆ حضرت عمر فاروقِ اعظم، رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، کو تشبیہ دی، سیّدنا نوح، عَلَیْہِ السَّلَامُ سے؛
☆ حضرت عثمان ذُوالنورین، رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، کو تشبیہ دی، سیّدنا یوسف، عَلَیْہِ السَّلَامُ سے؛
☆ حضرت علی مرتضٰے، رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، کو تشبیہ دی، سیّدنا ہارون، عَلَیْہِ السَّلَامُ سے؛

[1] حضرت عُروہ بن مسعود ثقفی کو سیّدنا موسیٰ اور حضرت ابوذر الغفاری کو سیّدنا عیسیٰ سے تشبیہ دی "عَلَیْہِمُ السَّلَام" وَغَیْرُ ذٰلِکَ ط
ہم شکلِ رسُول:۔ صحابہ میں حضرت عبداللہ بن نوفل، حضرت کاسِم بن ربیعہ، حضرت قثم بن عبّاس، حضرت سُفیان بن حارث، حضرت مُصعب بن عُمیر۔ اہلبیتِ نبوّت سے حسنین کریمین سبطین شریفین، جگر گوشۂ مصطفٰے، ریحانِ قلبِ مرتضٰے، قُرّۃ العین الزہراء۔ تابعین سے عبداللہ بن جعفر، علی اکبر بن حسین۔ نیز یحییٰ بن قاسم۔ اہلبیتِ اطہار میں شبیہِ رسُول کے نام سے مُلقّب تھے۔ لوگ انھیں دیکھ کر اِرد گرد جمع ہو جاتے اور گھیرے میں لے کر تبرّکاً ہاتھ پاؤں چومتے اور درود شریف پڑھتے۔
سِرِّ رسُول ابنِ مسعود چال ڈھال میں رسُول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے مشابہ تھے۔ "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

☆ سیدنا حضرت دحیہ بن خلیفہ الکلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

○ ایک جلیل القدر رفیع المنزلت صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور عرب کے ایک مشہور قبیلہ بنو کلب کے سردار تھے۔ جن کی شکل و صورت میں سیدُ الملائکہ جبرائیل علیہ السلام وحی لاتے تھے۔ سبحان اللہ کیا ذات و صفات محبوبِ ربِ سبحانہ سے پائی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم" نے آپ کے لیئے دستِ رحمت اُٹھا کر ربِ کریم سے دُعا مانگی۔ اَللّٰھُمَّ جَمِّلْہُ اے اللہ سبحانہ! اسے حسین و جمیل بنا دے۔ دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قسمت پر قربان حسنِ صورت بھی ملا اور حسنِ سیرت بھی اور حسنِ ظاہری کے ساتھ ساتھ حسنِ باطنی بھی عطا ہُوا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم" اُس کے اسلام لانے کو بہت چاہتے تھے۔ پھر دُعا کی۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْہُ الْاِسْلَامَ ط اے اللہ سبحانہ! دحیہ کلبی کو اسلام کی دولتِ عظمیٰ سے مالا مال فرما۔ سبحان اللہ دُعاءِ محبوب، ادائے محبوب وُہ جس کو چاہ لیں۔ محبوب کی دونوں دُعائیں قبول ہُوئیں۔ دُعا قبول کیوں نہ ہوتی جب کہ دُعا گو محبوب بھی ہیں اور رسُول بھی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا دُلہن بن کے نکلی دُعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اجابت نے جُھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دُعائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

☆ اُدھر جب دحیہ کلبی ایمان لانے کے لئے گھر سے چلے تو ربِ کریم نے اپنے محبوب کو بعد نمازِ فجر وحی فرمائی۔ اور بشارت عطا فرمائی۔

یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم" قَدْ قَذَفْتُ نُوْرَ الْاِیْمَانِ فِیْ قَلْبِہٖ فَھُوَ یَدْخُلُ عَلَیْکَ الْآنَ ط

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم" میں نے نورِ ایمان اُن کے قلب میں ڈال دیا ہے اور وُہ نورِ ایمان کے ساتھ ابھی حاضر ہو رہے ہیں۔

☆ اور جب حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ مسجد نبوی شریف کے دروازے باب السلام سے داخل ہو کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہُوئے تو رَفَعَ النَّبِیُّ رِدَآءَکَ عَلٰی ظَھْرِہٖ ط تو

بقیہ حاشیہ

☆ حضرت عابس بن ربیعہ سیدنا امیر المومنین معاویہ کے ہاں ملک شام گئے تو آپ رضی اللہ عنہ انھیں دیکھتے ہی مسند سے نیچے اُتر آئے اور تعظیماً کھڑے ہو گئے مصافحہ، معانقہ کیا اور دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی کو چوما کہ انھیں دیکھ کر رسولِ پاک کی صورت سامنے آگئی اور بطور نذرانہ علاقہ مرغاب پیش کیا۔ سیدنا حسن مجتبےٰ کو مسند پر بٹھا کر نذرانے اور تحفے پیش کرتے۔

" صَلَوٰۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ وَسَلَامُہٗ وَعَلٰی اٰبَآئِہِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِہِ الْعِظَامِ ط ۹

Marfat.com

نبیِّ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نوری چادر اپنے کندھے سے اُوپر اُٹھائی اور اُتار کر صاحبِ خُلقِ عظیم، رسُولِ کریم، نبیِّ رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے بَسَطَ عَلَی الْاَرْضِ زمین پر بچھا دی اور اَشَارَ اِلٰی رِدَآئِہٖ اور اشارہ فرمایا اپنی چادر نوری کی طرف کہ اِس پر بیٹھو۔ یہ مُظاہرہ تھا عظیم المرتبت رسُول کے خُلقِ عظیم کا۔ یہ اخلاقِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تھا اور یہ حُسنِ اخلاق دحیہ کلبی نے اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھا تو بلکہ اُن پر گریہ طاری ہو گیا اور اب غُلام کا کردار ملاحظہ ہو اسی عالمِ محویّت میں دحیہ کلبی آگے بڑھے اور رَفَعَ رِدَآءَہٗ آپ نے مُبارک چادر کو زمین سے اُٹھا لیا اور قَبَّلَہٗ اور بوسہ دیا۔ چُوما، آنکھوں سے لگایا اور سر پر رکھ لیا "سُبْحَانَ اللہ ادبِ محبّت کے انداز"۔ سرتاجِ انبیاءؑ کی بارگاہ میں غلامانہ عرض ہے ؎

سر پہ رکھنے کو مِل جائے نعلِ پاک حضُور
تو کہیں گے کہ ہاں تاج دار ہم بھی ہیں

اور عرض کیا۔ یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ کی شان رکھنے والے آقا۔ مَیں تو غلامی کے لیئے آیا ہُوں۔ غُلامی چاہتا ہُوں۔ غلام بنا لیجیئے۔ غلامی کے سواء کچھ نہیں چاہتا ؎

ہوائے خلعتِ شاہی ندارم بگردن حلقۂ طوقِ غُلامی

تا دیدہ رخت عُمری سودائیٔ تو ورزیدہ ام
فارغ زتو کے باشم اکنوں کہ تُرا دیدہ ام

☆ غُلام پر آقا کی نگاہِ محبّت نے اس مقام تک پُہنچا دیا کہ سینہ ایمانی کیفیّات کا سمندر بن گیا اور جذبۂ محبّت سے باآواز بُلند کلمہ شہادت پڑھا اور نظریں خود بخود جُھک گئیں اور گویا ہُوئے کہ اے آقائے کائنات اِنِّیْ ارْتَکَبْتُ ذُنُوْبًا کَثِیْرًا مَیں نے بڑے بڑے گُناہ کیئے ہیں۔ فَقَتَلْتُ سَبْعِیْنَ بَنَاتِیْ مَیں نے اپنے ہاتھ سے ستر بیٹیوں کو زندہ درگور کیا ہے۔ اُسی وقت ربِّ کریم نے سیّدنا جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا۔

قُلْ لِّدَحْیَۃَ کَلْبِیْ وَبِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ اِنَّکَ لَمَا قُلْتَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم، غَفَرَ لَکَ

فرما دو دحیہ کلبی کو کہ مجھے اپنی عزّت اور جلال کی قسم جب تم نے کلمہ شہادت پڑھا تو مَیں نے تیری ستر سالہ زندگی کے سارے گُناہ مُعاف کر دیئے۔

Marfat.com

كُفُرُكَ سَبْعِيْنَ سَنَةً ط | کہ اُس وقت آپ کی عمر ستّر سال کی تھی۔ مؤلف"

☆ فرمایا ربِّ جلیل نے اے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام یہ ہمشکل وحیہ کلبی سے میرے محبوب کو بڑی پسند ہے لہٰذا جب بھی تو میرا پیغام لے کر جایا کرے تو اِسی شکل میں جایا کرنا۔ آپ کے ساتھ آپ کی قوم کے ایک ہزار افراد نے ایمان قبول کیا۔

اَدَاءِ صِدّیقی :۔ ایک مرتبہ سیدنا جبرائیل علیہ السّلام حاضر بارگاہِ رسالت ہوئے تو بوریا کا لباس پہنے ہوئے تھے۔ فرمایا نبیِّ اکرم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے یہ کیسا لباس ہے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اپنے محبِّ صادق سیدنا ابوبکر صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف نگاہ فرمائیں اُنہوں نے سب کچھ اللہ سبحانہ کی راہ میں لُٹا کر بوریا کا لباس پہن رکھا ہے تو ربِّ کریم نے تمام ملائکہ کو حکم دیا کہ میرے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کے محبِّ صادق کی اِتّباع میں ایسا ہی لباس پہنو۔ سب حاملین عرش اور ملائکہِ مقربین نے جنّتی لباس اُتار کر یہ لباس پہنے ہیں۔ تو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے آپ کو بُلا بھیجا اور فرمایا اِس کے بدلے اللہ پاک عزّ اسمہٗ کے رسولِ پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" تمہیں لباس عطا کرتے ہیں۔ آپ نے لباس بدلا تو سب ملائکہ نے بھی لباس بدلے۔

خوشبوئے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم :۔ محبت محبوب کی ہر شئی سے تعلّق کا تقاضا کرتی ہے اور محبوب کی ہر شئی محب کو پیاری ہوتی ہے۔ محبتِ مصطفےٰ علیہ اکمل التحیۃ واجمل الثناء ایک ایسا مصفّیٰ اور شفاف چشمہ ہے جس سے تشنگانِ محبّت اپنی اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔ محب کی ہر ادا سے محبّت جھلکتی ہے والہانہ محبّت عقیدت کا اظہار اُس کی ایک ایک شئی سے ہوتا ہے۔ محبّت کے انداز انوکھے اور اُس کے مظاہرے نرالے ہوتے ہیں اور اُس کی خوشبو بھی عجیب غریب ہوتی ہے۔ محبوب کی یاد کرنے والا بھی محبوب ہوتا ہے۔

☆ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے رخساروں پر اپنا معطّر و معنبر دستِ اقدس پھیرا تو فرماتے ہیں۔ مجھے ایسی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس ہوئی جیسے ابھی ابھی آپ نے عطر کی ڈبیہ سے ہاتھ نکالا ہے۔ "صحیح مسلم شریف"

☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے جب بھی معطّر و معنبر رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے مصافحہ کیا تو میرا ہاتھ آپ کے جسمِ اطہر سے مَس ہونے کی وجہ سے ایسا معطّر

الاسلام یہدم ما قبلہ کا مژدہ ملا۔ ۸

Marfat.com

ہوگیا۔ میں تمام دِن اپنے ہاتھوں کو سُونگھتا رہتا اور مُشک سے بہتر خُوشبو پاتا۔

☆ سیدہ اُمِّ سُلیم والدۂ معظّمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں۔ میں ایک بار بارگاہِ عالیہ میں حاضِر ہو کر خُوشبو کی طلب گار ہُوئی تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنی جبین مُبارک سے پسینہ کے چند قطرات عطا فرمائے وُہ میں نے شیشی میں سنبھال لئے عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا وَهُوَ اَطْيَبُ الطِّيبِ ۔ آپ کے پسینۂ مُعطّر سے، خُوشبُوئے زعفران، عنبر، مُشک، اذفر اور گُلاب سے بڑھ کر خُوشبُو پاتی ہے "کنز الاعمال"

عطرِ جنّت میں بھی ایسی خُوشبُو نہیں جو خُوشبُو نبی کے پسینے میں ہے

☆ "بلسانِ مُبارک سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ" جب کوئی صحابی بقصدِ حضوری حاضِر ہوتا تو کاشانۂ اقدس میں نہ پاتا تو راہ میں آپ کے وجودِ مُعطّر و مُعنبر کی میٹھی میٹھی بھینی بھینی خُوشبُو کی مہک سُونگھتے ہُوئے جو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی گزرگاہ ہونے کے ـــــ سبب سے راہ میں بس جاتی۔ اَلمدینۃ المنوّرہ کی جس جس گلی و بازار، کوچہ و باکار، میں وُہ خُوشبُو محسُوس کرتے تو چلے جاتے کہ حضورؐ اِس راہ سے گزرے ہیں وُہ اپنے رسُولِ معطّر، نبیِ مطہّر "صلی اللہ علیہ وسلم" کو پا لیتے تو تسلّی پاتے ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ ۔

کوئی جاں بس کے مہک رہی کسی دل میں تیری کھٹک رہی
نہیں تیرے جلوہ میں یکرہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے
جسے تیری صفِ نعال سے ملے دو نوالے زوال سے
وُہ بنا، کہ اُس کے اُگال سے، بھری سلطنت کا اُدھار ہے

مومن اور مُنافق :- محبّت کی بجائے عداوت، تعریف کی بجائے تنقید، عظمت کی بجائے حقارت، عقیدت کی بجائے نفرت اور ادب کی بجائے اہانت ؟ یہ کتنا تباہ کُن حال ہے۔ ایک مرتبہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" ایک دراز گوش پر سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ انصار کی مجلس سے گزر ہُوا۔ تھوڑا سا توقّف فرمایا تو اُس جگہ دراز گوش نے پیشاب کر دیا۔ رئیس المنافقین ابنِ اُبَی علیہ اللعنۃ نے ناک پر ہاتھ رکھ لیا۔ حضرت ابنِ رواحہ رضی اللہ عنہ سے رہا نہ گیا تو فرمایا آپ کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مُشک سے بہتر ہے۔

ے ناپاک، نافرجام، ازلی ابدی بدبخت۔

Marfat.com

○ غور کریں محبانِ رسول اور شاتمانِ رسول کے درمیان جو آج تقریری، تحریری اور قولی فعلی جنگ جاری ہے یہی صدرِ اوّل میں بھی تھی اور یہاں بھی۔ محبانِ رسول سرکارِ دو عالم ﷺ کی تعظیم و تکریم ہی کی خاطر نبرد آزما ہیں اور دشمنانِ رسول، اہانتِ رسول پر اڑے ہوئے اور مورچہ بند ہیں۔ ابنِ رواحہ مومن اور ابنِ ابی منافق کے درمیان تلخی، ترشی پھر دونوں کی قوموں کے درمیان جنگ کی نوبت رضی اللہ عنہ، عقیدتِ رسول اور نفرتِ رسول، احترامِ رسول اور اہانتِ رسول کی خاطر تھی۔ یہی عین حقیقت ہے یہی جنگ صدرِ اوّل سے آج تک برابر جاری ہے اور تاقیامت حزب اللہ سے حزب الشیطان برسرِ پیکار رہیں گے ؎

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز چراغِ مصطفوی ﷺ سے شرارِ بولہبی

☆ سیدنا ابنِ رواحہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد مبارک مبنی برحق تھا اور اُن کا دن رات کا مشاہدہ تھا کہ حضور کا جسمِ اطہر معدنِ عطر و گلاب ہے۔ جس گلی سے حضور گذر گئے وہ راستہ وہ گلی خوشبو سے بس گئی ؎ "تاریخ کبیر سیدنا امام بخاری علیہ الرحمۃ الباری"

وہ تھا بدن یا کوئی گلِ تر پھر اس کی خوشبو وہ روح پرور
جدھر سے گذرا بسا، وہ رستہ، بہا پسینہ گلاب ہو کر

★ "یہ تھا تنازعہ کا باعث اور اصل سبب" ایک طرف احترامِ رسول اور ایک طرف اہانتِ رسول کا مظاہرہ۔ حضور اقدس ﷺ کے پسینہ کی خوشبو زمین، ہوا، غبارِ راہ، گلی و بازار اور کوچہ و دیار کو خوشبودار بنا دے اُس ذاتِ مقدسہ نے اگر دراز گوش پر سواری کر کے اُس کو سراپا معطر فرما دیا ہو اور اُس کے پیشاب کی حقیقت[1] کو بدل کر مشک سے بہتر کر دیا ہو تو اس میں کیا تعجب؟ "انوارِ رضا مولانا شبنم کمال مظفر پوری"

؎ اس راہِ محبت و عقیدت میں تنقید، تنقیص، اعراض، اعتراض، نفرت، اہانت کی کوئی گنجائش نہیں۔ مؤلف ط

---

[1] رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بنی قرد میں ایک چشمہ پر نزول فرمایا جس کا نام بیسان تھا۔ صحابہ نے عرض کیا ھو بیسان یہ نمکین شور شدہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لا بل ھو نعمان و اطیب۔ آپ ﷺ نے اس کا نام بدلا تو خداوند تعالیٰ نے اس کی تاثیر اور مزہ بدل دیا یعنی قلبی ماہیت اور تبدیلِ اعیان فرما دیا۔ یہ اللہ کے محبوب ہیں جن کی زبان میں تاثیرِ کن ہے۔ "بیمثل بشر صفحہ ۷۸"

Marfat.com

عنبر زمین عبیر ہوا اور مشک تر غبار ادنیٰ سی یہ شناخت تیری راہ گذر کی ہے

☆ جس طرح حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے جسم اطہر کی خوشبو، دوسروں کو خوشبودار بنا دیتی ہے اسی طرح آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات "نور" غلاموں کو پُر نور بنا دیتی ہے۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا غسالۂ وضو، غلاموں کو نور بلکہ نُورٌ عَلیٰ نُور بنا دیتا ہے۔

☆ حضور "نور" صلی اللہ علیہ وسلم "کے غلاموں کے وضو کے پانی کے قطرات سے تو نوری فرشتے بنتے ہیں۔ یہ حقیر پُر تقصیر کیا عرض کرے، نہ علم نہ فہم، نہ عقل نہ عمل، نہ رنگ نہ روپ اور ثناءِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم"، "اللہ اللہ شانِ قدرتِ الٰہ" ط

○ فضائل و شمائل اور کمالاتِ ختمی مرتبت کا کوئی ایک شمہ بھی "نہ زبان را بیان نہ قلم را امکان" کے زمرہ میں آتا ہے بخوفِ ضخامت وطوالت اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

ثناخوانِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: "جامی قدس سرہ السامی جیسا باکمال جسے حضور انور "صلی اللہ علیہ وسلم" اجازت مرحمت فرماتے وقت فرمائیں۔ "جامی سلامت روی و باز آئی" نے جب تعریف و توصیف کے لیئے زبان کھولی تو کمالات و مقاماتِ محبوب کی انتہا نہ پا سکا اور مجسم عجز بن کر پکار اٹھا "کجا حدیست وصفت را ہنوز آغاز مے بینم" ؎

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ نُورٍ ؎ کز و شد نور ہا پیدا
زمین از حبِ او ساکن فلک در عشقِ او شیدا

اور سعدی قدس سرہ جیسا باکمال اور ہمہ وقت حضوری نے ساری زندگی اسی چشمۂ محبت سے سیراب ہو کر سفر در سفر گذار دی تو کنارہ نہ پا سکا تو وہ بھی جاتی دفعہ اپنی عمر کے آخری لمحات میں "جس کو بارگاہِ رسالت میں مورچھل جھلنے کی سعادت نصیب تھی" کہہ گیا ؎

ترا عزّ لولاک تمکین بس است ثنائے تو طٰہٰ و یٰسٓ بس است
چہ وصفت کند سعدیٔ نا تمام علیک السلام اے نبی والسلام

یعنی اس زندگیٔ مستعار اور سفرِ حیات میں مقامِ کمالات کی ابتداء صلی اللہ علیٰ نورٍ اور انتہا وعلیک السلام، ہے۔ ابتداء بھی درود شریف سے اور انتہا بھی درود شریف یعنی اوّل آخر، ابتداء انتہاء، آغاز انجام حضور ہی حضور سے ہے اور حضور تک پہنچنا بغیر

؎ درود پاک ہو اس نور پر جس سے سارے نور پیدا ہوئے۔

Marfat.com

درُود شریف نامُمکن کہ حضورؐ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا قرُب ہی قُربِ قدسی ہے۔ یعنی حضورؐ ختمی مرتبت کا قرُب ہی قربِ ربُّ الارباب ہے یہ قرُب اسمی و لفظی بھی ہے۔ جو مکتوب فی اللوح المحفوظ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط عَزَّ وَجَلَّ شَانُہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور یہ قرُب حقیقی اور معنوی بھی ہے جو اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا سے ظاہر و باہر اور قرُب مُسمّیٰ بھی جو مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی سے واضح ہے [1]

ضَمَّ الْاِلٰہُ اسْمَ النَّبِیِّ بِاِسْمِہٖ — اِذْ قَالَ فِی الْخَمْسِ الْمُؤَذِّنُ اَشْہَدُ
وَشَقَّ لَہٗ مِنْ اِسْمِہٖ لِیُجِلَّہٗ — فَذُوالْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَّھٰذَا مُحَمَّدٌ

یہ قرُب، مومن اپنے پیارے نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" کا درُود شریف سے پاتا ہے۔

رضائے محبُوب اور تحویلِ قبلہ:۔ قُرآنِ پاک پ۲ سورۃ البقرہ آیتِ کریمہ ۱۴۴

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ج	ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمھارا آسمان کی طرف چہرہ کرنا،
فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ص	پس ہم پھیر دینگے تجھے اُس قبلہ کی طرف جس میں تیری رضا ہے۔

○ اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ زَادَاللّٰہُ تَنْوِیْرًا وَّتَزْیِیْنًا بَعْدَ زَیْنٍ سنہ ۲ ہجری المقدسہ سترہ ماہ بعد یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ اس میں محبُوب سے خطاب ہے اور کتنا حسین بیان اور اندازِ محبت سے بھرا ہے۔ محبُوب تمھارا چہرہ بار بار آسماں کی طرف اُٹھتا ہم دیکھتے ہیں۔ تو ہم ضرُور بضرُور تمھیں اُس قبلہ کی طرف ہی پھیر دیں گے۔ جس میں تیری رضا ہے۔ مسجد بنی سلمہ میں نمازِ ظہر کی تیسری رکعت میں رکوع سے قبل حضورؐ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے کعبۃ اللہ کی طرف مُنہ پھیر لیا۔ صحابہ کرام بھی اُدھر پھر گئے جدھر

---

[1] قُرب دو قسم ہے قُربِ نوافل عبد ظاہر ہو اور حقّ باطن۔ حدیثِ قدسی وَبِیْ یَسْمَعُ وَبِیْ یَبْصُرُ وَبِیْ یَنْطِقُ اِس کی شاہد ہے۔ قربِ فرائض حق ظاہر ہُوا اور عبد مُستہلک فانی مُستغرق اور باطن ہو بمطابق حدیثِ پاک اِنَّ اللّٰہَ یَنْطِقُ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ ط یہ قُرب صُوری اور معنوی کی طرف اشارہ ہے۔ یہ مقام فنا سے بقا ہے۔ تحفۃ الصلوٰۃ صفحہ ۱۸۱ ملاحظہ ہو۔

☆ "از ملفوظات خواجہ خُرد تذکرۂ خواجہ باقی باللہ مُرتّبہ نسیم احمد فریدی لکھنؤ"

[2] اَللّٰہ تعالیٰ نے اپنے اِسم کے ساتھ اپنے نبی کا اِسم ملایا۔ جس کی شہادت مُؤذّن پانچ وقت آذان میں دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام کی عظمت ظاہر کرنے کے لیئے اپنے نام سے مُشتق فرمایا۔ پس عرشِ عظیم کا مالک محمُود ہے اور آپ مُحمّدؐ "عَزَّ وَجَلَّ فَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط" "نَاصِرُ اللَّبِیْبِ فِیْ اَسْمَاءِ الْحَبِیْبِ"

Marfat.com

حضور نے اپنا چہرہ مُبارک پھیرا۔ نہ شک نہ شبہ اور نہ اِشتباہ اور کمال یہ کہ یقین کے ساتھ عین حالتِ نماز میں حضور کی اِتّباع کا ریکارڈ قائم کر دیا۔ یہ کمال تھا صحابہ کرام کا "درجہ اتّباع" میں اور صحابہ کرام بھی رب سُبحانہٗ وتعالیٰ کے محبوب بن گئے۔ مُحبِّ حقیقی کو اپنے محبوب کریم ﷺ کی ادائے محبوبانہ پسند آگئی۔ تحویلِ قبلہ حضور ﷺ کی رضا اور چاہنے سے ہوا کہ رسول ﷺ کی مشیّت اور ارادہ اللہ سُبحانہٗ کی مشیّت اور ارادہ ہے۔ اور رضا کا مقام اِس سے بُلند تر ہے۔ شبِ معراج مقامِ دنا پر اَفْدَیْتُ مُلْکِیْ عَلَیْکَ فرما کر کائنات کے مُلک و ملکوت کی ہر شئی کو محبوب کی رضا پر نچھاور کر دیا اور روزِ قیامت ربِّ کریم وُہی کرے گا جس پر محبوب کی رضا ہو گی۔ مزید برآں قیامت کے روز بساطِ حساب و کتاب لپیٹنے (بفضلہٖ وبکرمہٖ) سے پہلے ربِّ کریم اپنے محبوب مُصطفٰے کریم ﷺ سے پُوچھے گا رَضِیْتَ یَا مُحَمَّدُ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ نَعَمْ یَا رَبِّ رَضِیْتُ۔ ہاں اے میرے رَبّ میں راضی ہُوں تب جنّت اور دوزخ کے دروازے بند ہوں گے"۔ سُبحانَ اللہ شانِ کریمی کے قُربان"۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ ط

حکمت :۔ ہم سیّدُ الانبیاء ﷺ کے نیاز مند غُلام ہیں۔ ہمارا ایمان اُس نبیِّ محترم پر ہے جن کی ہر ہر ادا ربِّ کریم کو پسند ہے آپ کی اَدائے محبوبانہ کا اشارہ کریمانہ ○ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ[1] آیتِ کریمہ عظیمہ شریفہ سے ربِّ کریم قبلہ بدل دے تو کیا محبوب کی

ے ذکرِ مُصطفٰے درُود شریف کے انوار سے عتاب ثواب سے اور عذاب رحمت سے بدل جاتا ہے۔

---

[1] پ۲ سورۃ البقرہ آیتِ کریمہ ۱۴۴ ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف چہرہ کرنا "ادائے محبوب، فدائے محبوب" اور فرمایا ہر ایک شئی کا قبلہ ہے۔ مومن کا قبلہ بیتُ اللہ، انبیاء کا قبلہ بیتُ المقدس اور ملائکہ نوری کا قبلہ بیتُ المعمور اور محبوب میرا قبلہ تیری ذات۔ کتبِ سماویہ، تورات، انجیل اور زبور کا نزول بنی بنائی کتاب میں ہُوا۔ لیکن محبوب پر جب وحی نازل فرمائی اُس کا انداز کچھ عجیب تھا ادائے محبوبانہ، کہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام غارِ حرا میں گئے جب کہ محبوب وہاں قیام پذیر تھے اور وحی فرمائی۔ اگر محبوب کعبۃ اللہ میں ہیں تو وحی کعبۃ اللہ میں اگر سفرِ ہجرت میں تو وحی وہاں اگر آپ مدینہ منورہ میں تو وحی وہاں ہُوئی اگر محبوب بسترِ حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہیں تو وحی وہاں نازل ہُوئی۔ اور اگر حجۃ الوداع میں قصویٰ اُونٹنی پر سوار خطبہ فرما رہے ہیں تو وحی مین

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

دُعا اَور نگاہ سے ہم غلاموں کی تقدیر نہیں بدل سکتی ؟ " فَافْہَمْ " حضور " ﷺ " کے غُلاموں کی یہ شان ہے کہ وُہ تقدیریں بدل دیتے ہیں ۔ فرمایا ۔ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ لَوْ حَلَفَ بِاللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ میری اُمّت[1] میں ایسے بھی لوگ ہیں جن کے چہرے گرد آلود اور بکھرے بال بظاہر پریشان حال لیکن اگر کسی بات پر قسم اُٹھا دیں تو مولیٰ کریم اُن کی قسم کو پُورا فرما دیتا ہے اور اپنی تقدیر کو بدل دیتا ہے ۔

حدیثِ قدسی : کلامُ اللّٰہ بزُبانِ رسُولُ اللّٰہ جَلَّ جلالُہٗ فَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

کُلُّھُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَائِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاکَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ	تمام کائنات میری رضا چاہتی اور مَیں تیری رضا چاہتا ہُوں اَے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ،

☆ یہ مقامِ رضا کتنا عظیم شرف ہے اس شرف میں آپ " ﷺ " کی شانِ محبُوبی جھلکتی ہے اَور سرکارِ کائنات کا صدقہ اِس رضا سے خصوصاً صحابہ کبار اور عموماً اَولیاءِ اُمّت کو وافر حصّے مِلے ۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ اَللّٰہ قادِر ، قیّوم اُن سے راضی ہُوا اور وُہ اَللّٰہ کریم پر راضی ، اے اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی ! ہم سے بھی کوئی ایسا کام لے لے جس میں تیری اَور تیرے محبُوب کی رضا ہو بحُرمَۃِ النَّبِیِّ الکَرِیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم ط ؎

خُدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالَم خُدا چاہتا ہے رضائے مُحمّد ﷺ
بہم عہد باندھے ہیں روزِ اَزل سے رضائے خُدا اَور رضائے مُحمّد ﷺ

خُدا اُن کو کِس پیار سے دیکھتا ہے
جو نظریں ہیں محوِ لِقائے مُحمّد ﷺ

اَجابت نے جُھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دُعائے مُحمّد ﷺ
اَجابت کا سِہرا عنایت کا جوڑا دُلہن بن کے نکلی دُعائے مُحمّد ﷺ

بقیہ حاشیہ

خُطبہ میں اَور اگر مسجد بنی سلمہ میں نماز پڑھا رہے تو عین حالتِ نماز میں وحی کا نزُول ہُوا ہر وُہ سُورت جو مکّہ مُعظّمہ میں نازل ہُوئی وُہ مکّی کہلائی اَور جو المدینۃ المنوّرہ میں نازل ہُوئی وہ مَدنی کہلائی ۔ حضُور " ﷺ " کائنات کی ہر شئی کا قبلہ ہیں شبِ معراج ربِّ کریم نے فرمایا محبُوب میرا قبلہ " مَا یَتَوَجَّہُ اِلَیْہِ " تیری ذات شریف ہے

[1] اَکْثَرُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ بُلْہٌ ط اکثر اہلِ جنّت بھولے بھالے سیدھے سادھے لوگ ہوں گے " الحدیث المبارکہ "

۱۲

Marfat.com

○ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات
سورۃ اٰل عمران ۳۱
جمیع محاسن و محامد کی جامع ہے اور آپ کی ذاتِ اقدس انوار و تجلّیاتِ الٰہی کا مظہرِ اتمّ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے محبّ بھی ہیں اور محبوب بھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے وسیلہ جلیلہ سے اُمّت کو محبوبیّت کے مرتبہ کے حصول کا حکم فرماتا ہے "محبّت" کیفیّتِ قلبی کا نام ہے۔ مَا وَقَرَ فِیْ قَلْبِہٖ جو چیز دِل میں کھُبْ کے۔ اور جس کی یاد سے دِل دھڑکے وُہ محبوب ہے۔ یہاں تو بات معبودِ حقیقی کے محبوبِ حقیقی کی ہے۔ محبوب کی ہر شئے محبوب ہوتی ہے۔ محبوب کے چہرۂ اقدس پر پسینہ مثلِ شبنم کے قطرات محبوب، جس چیز کو ہاتھ سے مَس کر دیں وُہ چیز محبوب، دَر محبوب، دیوار محبوب فضا محبوب۔ ہوا محبوب گلی و بازار محبوب غرضیکہ وُہ محفل، مجلس محبوب، جس میں محبوب کا ذِکر ہو۔ یہ فیضِ محبوبیّت ربِّ کریم نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کو بھی عطا فرمایا۔ جس پر نگاہ پڑ گئی وُہ غار محبوب، پہاڑ محبوب، وُہ شجر محبوب، حجر محبوب، و چشمہ ناخۂ محبوب"۔ ایسے محبوب پر درُود ہوں۔ ایسے رسُول پر سلام ہوں"

☆ اُمّ المؤمنین سیّدہ اُمِّ سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتیں۔ جبلِ اُحد کی زیارت کو جایا کرو اور اُس کی جھاڑیوں کے پھل کھایا کرو۔ اگر پھل نہ ہوں تو پتّے ہی کھایا کرو کہ یہ وُہ پہاڑ ہے جن پر اللہ سبحانہٗ کے محبوب کی نگاہیں پڑی ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدومِ میمنت سے نوازا گیا یہ محبوبِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" سے محبّت کرتا ہے اور حضور اُس سے محبّت کرتے یہ ایک جنّتی پہاڑ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط

قدم قدم پر برکتیں نفس نفس پہ رحمتیں — جدھر جدھر سے وُہ شفیع عاصیاں گذر گئے
جہاں نظر نہیں پڑی وُہاں ہے رات آج تک — وہاں وہاں سحر ہوئی جہاں جہاں گذر گئے

اُمّتی کو اِتّباع سے جو انعام ملا وُہ کتنا کمال تحفۂ محبّت ہے۔ شجر، حجر، غار، پہاڑ، قطرہ دریا، چشمہ، چرند پرند سب اُس سے محبّت کرتے ہیں اور محبّت کی خوشبو محب کو آ ہی جاتی ہے۔

خواجہ اُویس قرنی :۔ محبوبِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
شہادت ۳۷ھ
اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ نَفَسِ الرَّحْمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْیَمَنِ ط — تحقیق میں رحمٰن کی خوشبو یمن کی طرف سے پاتا ہوں۔

Marfat.com

☆ پوچھے کوئی مُہیبِ بلال و اُویس سے حُبِّ نبی سے زندگی کیسی سنور گئی

نسیمِ رحمان، محبِ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو آئی ۔ یہ کس محبوب کی خوشبو ہے یہ محبوب اُویس قرنی ہیں۔ جن کا ذکرِ پاک ربُّ العزّت کے محبوب مسجدِ نبوی شریف کے منبرِ منیف پر بوقت خطبہ جمعۃ المبارک میں فرما رہے ہیں یہ غیبی خوشبو حُبِّ مصطفےٰ کی خوشبو تھی۔ جو یادِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" درود شریف سے ملتی ہے ؎ "الدُّرالمدنی شرح المعدنی العدنی لملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری"

بُوئے جانِ من آید از سُوئے عدن ازدمے جان پرور اُویسِ قرن
سر بمہر دوستی اُویس قرن بے خطا چوں نامہ مُشکِ خُتن

سُہیل یمنی کو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف سے محبّت کا تحفہ خرقہ عطا ہُوا۔ صاحبین کریمین سیدنا عمر و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا اُن سے کہنا کہ پہن کر میری اُمّت کے لیئے دُعائے مغفرت کریں۔ آپ چشمہ مُصفّیٰ پر وضو فرما رہے تھے کہ مُلاقات ہُوئی اور خرقہ کو آنکھوں سے لگایا اور مُصلّیٰ لیا اور دُعا میں مصروف ہو گئے اب معبُود اور عابد، خالق اور بندہ کے درمیان راز و نیاز کی باتیں ہونے لگیں حکم ہُوا تیری دُعا سے ایک ہزار اُمتی کی بخشش کی عرض کیا اور حکم ہُوا دس ہزار عرض کیا اور حکم ہُوا مُضر اور ربیعہ کی بکریوں کے بالوں کے برابر بخشش کروں گا۔ یہ راز و نیاز مُحِب اور محبُوب کے درمیان تھے سُبحانَ اللہ کیسا پیارا اندازِ محبّت کہ اتنے میں صاحبین کریمین رضی اللہ عنہما نے آواز دی تو فرمایا اچھّا مرے مولیٰ کی یہی مرضی تھی " مرضیِ مولیٰ از ہمہ اَولیٰ " فللہ الحمد

○ اے اُویس! قرن کے باشندے! تُو کتنا پیارا ہے اور اے اُمّتِ مُصطفوِیّہ کے خضر! جن کے پاس خرقہ دے کر صاحبین کریمین کو بھیجا گیا، تُو کتنا محبُوب[1] ہے اور یہ خرقہ، تبرّک کتنا مُبارک ہے اور یہ تیری سرزمین جہاں خرقہ عطا ہُوا وُہ خطّۂ ارضی کتنا بابرکت ہے اور تیرا دُعا مغفرت کرنا یہ نذرانہ ہے بارگاہِ محبُوب میں اور وُہ لمحات کتنے عظیم تھے جن میں تُو نے اُمّتِ مرحُومہ کے لئے دُعا کی جو عرش پر مُجِب نے سُنی اور فرش پر محبُوب

[1] مقامِ محبّت میں بُعد، بُعد نہیں رہتا۔ قُرب ہو جاتا ہے۔ اگرچہ بظاہر ماہِ قرن سُہیل یمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ آفتابِ رسالت "صلی اللہ علیہ وسلم" سے دُور تھے لیکن بباطن قریب اور ہمہ وقت صاحبِ حضور تھے۔ منہ غفرلہٗ

Marfat.com

نے "عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" اے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ! مجھے بھی مُضر اور ربیعہ کی بکریوں کے برابر معبُودہ مغفورہ اُمت سے ایک بکری کے کُھر کے ایک بال میں شمار فرما دینا۔

قرنہا اندر سجُود آمد زمین در ہر زمن — بایزید اندر خُراساں یا اویس اندر قرن
ایں چُنیں فرمُودہ وصفش مصطفٰے — از یمن مے آیدم بُوئے خُدا

○ آپ قافلۂ عشق کے سالارِ اعظم ہیں۔ آپ کا ذِکر، عشق و محبّت کا ذِکر ہے جو تاقیامت محبّانِ رسُول کے قلوب کو زندہ و تابندہ کرتا اور گرماتا رہے گا۔ آپ کو بکثرت دُرود شریف، ذاتِ رسُول" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" میں فنا ہوگئی تھی اور ہر وقت اِستغراق، حضُوری اور دیدار مُیسّر تھا۔ آپ مستورُ اولیاء کرام سے ہیں۔ دُنیا میں بھی مستورُ اور قبر بھی مستورُ اور قیامت کے روز بھی مستورُ اُٹھیں گے کہ ربِّ کریم عَزَّاِسْمُہٗ آپ کے ہم شکل ایک ہزار فرشتوں میں اُٹھائے گا یعنی اَوْلِیَآءِیْ تَحْتَ قُبَاءِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ[1] کی حدیثِ قدسی قریف کمال تفسیر ہوں گے اور قُباءِ رحمانی اُوڑھے داخلِ خُلدِ ارم ہوں گے۔

☆ سلسلہ عالیہ اُویسیہ کا فیضان بغیر کسی ظاہری بیعت آپکی قبر مُطہّر و مُعطّر سے تاقیامت جاری رہے گا اور یہ نسبت اُویسیہ دُرود شریف سے حاصل ہوتی ہے اور اَللّٰہ تعالیٰ اُن پر بغایت عنایات فرماتا ہے۔ اِس نسبت سے بڑے بڑے[2] اَولیاء مُستفیض ہوئے ہیں۔

حدیثِ قُدسی: کلامُ اللّٰہ بزُبانِ رسُولُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

اُدْنُوْا اَحِبَّائِیْ فَیَقُوْلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ | حُکم ہوگا میرے مُحب میرے قریب آجائیں فرشتے

[1] میرے اَولیاء میرے دامن میں چھُپے ہُوئے ہیں۔ میرے سوا اُن کو کوئی نہیں جانتا۔ انبیاء علیہم السّلام اپنے اعلانِ دعویٰ، اُسوۂ حسنہ اور تائید مِنَ اللّٰہ اور مُعجزات سے پہچانے جاتے ہیں۔ مگر اَولیاء کی پہچان مُشکل ہے۔ جس طرح اَللّٰہ سُبحانہٗ کی ذات اپنی قُدرتوں کے پردہ میں اور کلامُ اللّٰہ نے کلامِ نفسی کو قُرآنی الفاظ میں چھُپا رکھا ہے۔ اِسی طرح مُقرّبانِ بارگاہ جامۂ بشریت میں چھُپے رہتے ہیں۔ اِن کے سینہ میں اَنوار اور اسرارِ الٰہی مستورُ ہیں جس سے یہ پہچانے نہیں جاتے اور یہی اَللّٰہ سُبحانہٗ کے دامن میں چھُپنے کا مفہُوم ہے۔ ۱۲ منہ سَتَّرَاللّٰہُ عُیُوْبَہٗ ط

[2] حضرت ابُوالحسن خرقانی نے سیدنا بایزید بُسطامی کے وصال کے ایک سَو سال بعد انکی قبر سے فیض پایا اور حضرت بایزید بُسطامی نے سیدنا امام جعفر صادق کی قبر اطہر سے نسبتِ اُویسی میں فیض پایا۔ اَلسیّد محمّد بہاؤالدین نقشبند بخاری نے جناب رسالتمآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے یہ طریقہ عالیہ نقشبندیہ پایا۔ جو کہ آپ کا اپنا طریقہ ہے ۱۲ منہ سَتَّرَہُ رَبُّہٗ ط

Marfat.com

مَنْ اَحِبَّآءُكَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اَلْفُقَرَآءُ وَالْمَسَاكِيْنَ ط

عرض کریں گے کون محبوب؟ فرمائے گا اللہ تعالیٰ فقراء اور مساکین لوگ۔

○ **دُعا**:۔ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دُعا فرمایا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنَ ط[1]ه

خُوشبُوئے محبّت:۔ سیّدنا بایزید طیفور، بسطامی علیہ رحمۃ الباری ایک دفعہ ۲۶۱ھ رے اور خرقان کے مقام سے گزرے تو فرمایا مجھے یہاں ایک شہنشاہِ طریقت، اللہ کے بندے، کی خوشبو آرہی ہے۔ خوشبو وہاں ہوگی جہاں پھول ہوگا وہ ایک غیبی پھول ہے۔ جو گلستانِ رسالت اور چمنستان نبوّت میں کھلے گا۔ جس کی آج مجھے خوشبو آرہی ہے اور جس کی نکہت اور بھینی بھینی خوشبوئی کی مہک سے سارا عالم معطّر ہوگا۔ عرض کیا گیا وہ کون ہیں؟ تو فرمایا میرے وصال کے سو سال بعد پیدا ہوں گے۔ اُن کا نامِ نامی اسمِ گرامی سیّدنا ابوالحسن علی ہوگا اور آپ کی شکل و صورت، حلیہ مبارک، ڈاہڑی مبارک زلفیں، قد اور عمر تک بیان فرما دیا۔ شریعت و طریقت کے مدارج اور مقامات کو بھی ظاہر اور منکشف کر دیا اور فرمایا وہ باغِ طریقت "رسولیہ نقشبندیہ مجددیہ" لگائیں گے۔ ولادت ۲۹۶ھ مادر زاد ولی قطب الارشاد

اِس باغ کے رنگ برنگے غنچے اور پھول "اَولیاء" رہتی دُنیا تک قائم اور درود شریف کے انوار سے شگفتہ رہیں گے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَالشَّهَادَةِ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کی لگاہوں سے قرب[2] و بُعد زمانی و مکانی عالمِ ارواح تک کے پردے

---

[1] اُنکی علامت دُنیا سے اعراض۔ رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذِکر پر خوش ہونا اور درود شریف سے لذّت پانا ہے۔

[2] اَولیاءِ کرام کی عالمِ ارواح، عالمِ دُنیا، عالمِ برزخ اور عالمِ قیامت تک دوستیاں قائم ہیں۔ وُہ ایک دُوسرے سے فیض لیتے دیتے اور زائرین کی مہمان نوازیاں کرتے دُعائیں اور بشارتیں دیتے ہیں اور عالمِ قبر میں ایک دُوسرے کے دوست اور مقامات سے باخبر ہیں۔

☆ شہنشاہِ طریقت، شہنشاہِ ولائیت کی بارگاہ میں۔ حضور داتا گنج کے مزارِ مقدس پر شہنشاہِ ولائیت ہند خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما سے چلّہ کشی کی ظاہراً باطناً فیض سے مالا مال ہوئے اور واپسی پر فی البدیہہ

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

اُٹھا دیئے اور آپ نے اُن کا پُورا حال سَو سال پہلے معلُوم کر لیا اَور فرمایا وُہ میری قبر کے "طریقہ عالیہ اُوَیسیہ[ع] کے مُطابق" فیض سے تکمیل ولائیت کریں گے۔ "اللہ اَللہ شانِ اولیاءِ کرام" منزلات

بقیہ حاشیہ

نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ ؎ اِس شعر سے شانِ "کلامُ المُلوک، مُلوکُ الکلام" عیاں ہے ؎

گنج بخش، فیضِ عالم، مظہرِ نُورِ خُدا ناقصاں را پیر کامل، کاملاں را رہنما

☆ حضُور غوثُ الثقلین قُدِّسَ سِرُّہٗ نے عالمِ شہُود میں سَماعت فرمایا اور جواباً ارشاد فرمایا ؎

ہم زمانہ گر ہمے بُودم علی ہجویر را تازہ بیعت کردمے بردستِ آں بیضا لقاء

☆ شہنشاہِ بغداد الشیخ عبدُالقادر جیلانی کی قبرِ انور پر شہنشاہِ بُخارا خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بُخاری قدّس اللہ (وصال ۷۱۷ھ)
اَسرارھُما حاضر ہو کر مراقب ہُوئے تو سرکارِ غوثیت مآب نے بھرپُور توجہ فرمائی۔ تو آپ عرض کُناں ہُوئے۔ (وصال ۷۹۱ھ)

اے دستگیرِ عالم دستِ مرا بگیر دستِ چُناں بگیر کہ گویند دستگیر

تو مَسند نشینِ غوثیت نے خُوش ہو کر قبر سے جواب مرحمت فرمایا ؎

اے نقشبندِ عالم نقشِ مرا بنند نقشے چُناں بنند کہ گویند نقشبند

ع[۱] نسبتِ اُوَیسیہ :۔ مشائخِ طریقت، کُبرائے حقیقت کو نسبتِ اُویسیہ میں بلاواسطہ مُرشد رسُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اپنی عنایت کی گود میں پالتے ہیں۔ جس طرح خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پالا۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے اکثر مشائخِ عظام سُلوک میں اسی نسبت کے پروردہ ہیں۔ دُرُود شریف سے ولایتِ مُحمّدی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جو تمام ولایتوں کی جامع ہے بہُت جلد پالیتے ہیں۔ نُورُ الْقَمَرِ مُسْتَفَادٌ مِّنْ نُورِ الشَّمْسِ ط وِردُ اللہِ جَلَّ ذِکرُہٗ کے وقت اُس کا نُور مانند قُرصِ شمس نظر آتا ہے۔ یہ نُور جلالی اور شمس بھی جلالی ہے۔ بوقتِ دُرُود خوانی نُور مثل قُرص قمر نظر آتا ہے کہ دُرُود شریف جمالی اور اُس کا نُور بھی جمالی ہے۔

☆ لطائفِ خمسہ۔ لطیفۂ رُوح کا نُور سُرخ، لطیفۂ سِرّ کا نُور سفید، لطیفۂ خفی کا نُور سرمئی۔ لطیفۂ اَخفیٰ کا نُور سبز ہے۔ یہ سب دُرُود شریف کے نُور کے ظہُورات ہیں۔ یاد رہے۔ غُنچہ میں خُوشبُو بند ہوتی ہے جب وُہ کھِلتی ہے تو خُوشبُو اور رنگ ظاہر ہوتا ہے۔ اِسی طرح جب دُرُود خوانی سے دل کا غُنچہ کھِلتا ہے تو پھر بدن لباس اور پسینہ سے خُوشبُو پھُوٹتی ہے تو دُرُود شریف کا نُور رحمت کے بادل سے پھُولوں اور برف کے سفید گالوں کی شکل میں برستا ہے۔ قُدوۃُ الاولیاء مُتاخّرین سائیں توکّل شاہ نقشبندی مُجدّدی طَابَ اللہُ ثَرَاہُ وَجَعَلَ الْجَنَّۃَ مَثْوَاہُ فرمایا کرتے جب مَیں دُرُود شریف پڑھتا ہوں تو حضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی رُوح مُبارک خوش ہو کر میرے گلے میں دُرُود شریف کے انوار کے پھُولوں کے ہار ڈالتی ہے اور تربیّتِ رُوحانی کرتی ہے۔ "بفیضِ ذکرِ خیر"

۱۲ منہ نَوَّرَ اللہُ قَلْبَہٗ وَصَدْرَہٗ بِنُوْرِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط
"صفحہ ۵۵۸ ملاحظہ ہو"

۴

Marfat.com

اور قبورِ اولیاءِ عظام انوار و فیضانِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے چشمے ہیں۔ زائر گوہرِ مراد سے اپنے اپنے دامن بھرتے ہیں اور کبھی بھی ناکام اور نامراد واپس نہیں لوٹتے۔

☆ یہ فقراء و مساکین[1]، محبانِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" ہیں۔ جن کی محبت اُمت کے دلوں میں ڈال دی گئی ہے اِن درویشوں کی محبت اصلِ دین اور جنت کی کنجی ہے۔ اولیاء اللہ جب مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کی منزل طے کرکے کَانَ اللّٰہُ لَہٗ کے مقام پر فائز ہوتے ہیں الحدیث تو اُن کی نگاہ میں ماضی اور مستقبل کا زمانہ حال کی طرح بن جاتا ہے اور وہ اللہ پاک کے نور سے سب کچھ دیکھ لیتے ہیں۔ خوشبو سونگھ لیتے ہیں۔ اُن کی نگاہ لوحِ محفوظ پر ہوتی ہے اور احوالِ قیامت اُن کے سامنے ہوتے ہیں "کہ نور کے لئے کوئی شئ حجاب نہیں ہوتی"۔

حدیثِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام "بروایت" حضرت حارث بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ارضاہ جامع کبیر میں اس حدیث پاک کو خاتم المحدثین علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے نقل فرمایا۔

☆ سیدنا حارثہ بن النعمان رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک بار علی الصبح نبی الرحمۃ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خدمت میں حاضر ہوا تو سرکار "صلی اللہ علیہ وسلم" نے پوچھا یَا حَارِثَۃُ کَیْفَ اَصْبَحْتَ اے حارثہ تم نے صبح کس حال میں کی؟ عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیک وسلم اَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا ط فرمایا تیرے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟

قَالَ کَانِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی عَرْشِ رَبِّیْ بَارِزًا کَانِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ یَتَزَاوَرُوْنَ فِیْھَا کَانِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَھْلِ النَّارِ یَتَضَاغَوْنَ فِیْھَا ط	عرض کیا گویا میں عرشِ الٰہی کو دیکھ رہا ہوں ظاہرًا گویا جنتیوں کو جنت میں داخل ہوتے اور گویا میں دیکھ رہا ہوں دوزخیوں کو آگ میں۔ شور مچاتے۔ واویلا اور جزع فزع کرتے۔

○ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیک وسلم ۸ بہشت اور ۷ دوزخ میرے سامنے ہیں۔ میں جنتیوں کو پہچانتا ہوں اور دوزخیوں کو بھی جیسے مچھلی اور چیونٹی کو۔ آگے چپ رہوں یا عرض کروں

[1] فقراءِ صحابہ سادا تنا خبیب، عبداللہ ذوالبجادین، ابوذر غفاری، ابودرداء، بلال حبشی عمار بن یاسر اور ابوہریرۃ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور فقراءِ اولیاء میں جو اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ والے ہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جن کو اتباع اور محبت کا قران السعدین نصیب ہوا کہ "حبِ درویشان کلیدِ جنت است"، صحابہ صفہ کی تعداد ستر تھی۔ ۱۲ منہ غفرلہ ولوالدیہ ط

Marfat.com

تو حضور ﷺ نے میرے مُنہ پر ہاتھ رکھ دیا کہ چُپ رہو اور فرمایا اَصَبْتَ فَالْزَمْ ط ٹھیک ہے اِسی پر قائم رہو[1] "فقہ اکبر مطبوعہ مُراد آبادی سیدنا امام ابُو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

○ آفتابِ نبوّت کے ذرّوں کی نگاہ کا یہ حال ہے کہ جنّت سات آسمانوں سے اوپر دوزخ سات زمینوں کے نیچے اور عرش و فرش سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں تو آفتابِ کونین "ﷺ" کی نگاہِ پاک کا کیا عالم ہوگا۔ حضور "ﷺ" پر درُود شریف کی مواظبت سے یہ مرتبہ اولیاءِ کاملین کو عطا ہُوا۔ "سُبْحَانَ اللہِ ط"

---

[1] بعض ضعیف الایمان والبُنیان "الحدیث" کو ضعیف کہہ کر انکار کرتے ہیں اور مزید برآں کہ شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ اُن کو اس مندرج حدیثِ قدسی پر غور کرنا چاہیئے ممکن ہے کہ ہدایت کی راہیں کھُلیں حضور علیہ اجمل الصلوٰۃ واکمل السلام کی ذات معہ ہمہ صفات، اللہ تقدس وتعالیٰ مبدأ فیاض کی عطا ہیں۔ آپ "ﷺ" سے جس علم وفضل اور شفاعت کا ظہور ہے یا ہوگا وہ سب اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کے ارادہ مشیّت امر اور رضا سے ہے۔ مختصراً الفاظ میں آپ "ﷺ" اللہ تعالیٰ کے مظہرِ کُل ہیں۔

حدیثِ قُدسی ۔ کلامُ اللہ بزُبانِ رسُولِ اللہ "عَزَّوَجَلَّ فصلّی اللہ علیہ وسلّم ط" "صحیح البُخاری"

☆ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس نے میرے ولی سے عداوت کی میرا اُس سے اعلانِ جنگ ہے اور جن چیزوں سے میرا بندہ مجھ سے قرب چاہتا ہے اُن میں سب سے زیادہ محبُوب چیز میرے نزدیک فرائض ہیں۔ بعد ازاں میرا بندہ نوافل سے میرا قرب چاہتا ہے تو مَیں اُسے اپنا محبُوب بنا لیتا ہُوں تو مَیں اُس کے کان بن جاتا ہُوں جس سے وُہ سُنتا ہے اور اُس کی آنکھیں بن جاتا ہُوں جس سے وُہ دیکھتا ہے اور اُس کے ہاتھ بن جاتا ہُوں جس سے وُہ پکڑتا ہے اور اُس کے پاؤں بن جاتا ہُوں جس سے وُہ چلتا ہے اور اگر وُہ مجھ سے مانگتا ہے تو ضرُور دیتا ہُوں اور اگر وُہ مجھ سے پناہ مانگ کر کسی بُری چیز سے بچنا چاہتا ہے تو مَیں اُسے ضرُور پناہ دیتا ہُوں۔

☆ اِس حدیثِ پاک کا مفہُوم یہ کہ صفاتِ بشریّہ سے نکلنا اور صفاتِ حقّہ سے مُتّصف ہونا۔ اہلِ عرفان کے نزدیک فنا فی اللہ سے بقا باللہ کا مقام مُراد ہے اللہ تعالیٰ کی صفات سمع، بصر اور قدرت کے انوار بندہ کی سمع، بصر اور قدرت میں ظاہر ہونے لگتے ہیں اور وُہ اللہ تعالیٰ کا مظہر بن جاتا ہے وُہ نورُ اللہ سے سُنتا، دیکھتا، پکڑتا اور چلتا ہے۔ اولیاء اللہ کے یہ مقام حضور "ﷺ" کی نگاہِ فیض سے ہیں اور حضور "ﷺ" سے یہ کمالات مظہرِ ذات وصفات اللہ تبارک وتعالیٰ سے ہیں۔ فقیر غفرلہٗ کی اِس توجیہہ سے مُشکّکین کے شک زائل ہو جانے چاہیئں وَالسّلامُ عَلٰی

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

علامتِ محبّت :- محبّت آنکھ میں رِقّت، دل میں کیفیّت اور جسم وجان میں وَجد لاتی ہے۔ ان سب پر غلبہ ہو تو فانی فی المحبّۃ اور جب اس میں محویّت اور استغراق ہوتا ہے تو اسی کا نام عشق[1] ہے۔ محبّت، محبوب کی اِتّباع کا ثمرہ اور عطیہ خُداوندی ہے۔ اس

المحبۃ ہو الموافقۃ ط

بقیہ حاشیہ

مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ○ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ بِحَقِيْقَةِ الْحَالِ عَلٰى وَجْهِ الْكَمَالِ ط

سورۃ طٰہٰ ۴۷

☆ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" نے مدینہ منورہ میں سحری کے وقت مکہ معظمہ سے بنی کنانہ کے ایک شخص کے استغاثہ کی آواز مسافتِ بعیدہ سے سُن لی اور نصرت سے جواب مرحمت فرمایا۔ یہ ہیں معنیٰ بِیْ یَسْمَعُ کے

☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صلوٰۃ الکسوف میں جنّت جو "سات آسمانوں کے اُوپر" اور دوزخ "جو سات زمینوں کے نیچے" کو ملاحظہ فرمایا اور ہاتھ مبارک اُونچا کر کے جنّت سے انگور کا خوشہ توڑنے کا ارادہ بھی فرمایا یہ مفہوم ہے بِیْ یَبْصُرُ کا۔ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ الْاَعْلٰى بِالصَّوَابِ ط

☆ حضور نصلی ونسلم علیہ کے ہاتھ کو یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج سے اپنا ہاتھ فرمایا اور غزوۂ اُحد میں کنکریاں پھینکنے اور مارنے کے فعل کو اپنا فعل فرمایا۔ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ج یہ مطلب ہے

سورۃ الفتح ۱۰ — سورۃ الانفال ۱۷

بِیْ یَبْطِشُ کا۔ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ الْاَعْلٰى بِالصَّوَابِ ط

☆ حضور علیہ التحیۃ والثناء شبِ اسراء کے دُولہا نے سالوں اور لاکھوں میلوں کا فاصلہ ایک لمحہ میں شبِ معراج کو طے کیا یہ مقصد ہے۔ بِیْ یَمْشِیْ کا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ ط

☆ فلہٰذا عقیدہ اہلِ سُنّت وجماعت کے مطابق علمِ غیب، حاضر ناظر، مختارِ کُل، شفاعت اور قدرت یہ سب اللہ سبحانہٗ کے نور کے ظہور ہیں جو حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ذات میں سے ظاہر ہوئے اور اولیاء سے اُن کا ظہور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انوار سے ہوا نیز مسافتِ بعیدہ سے درود شریف کی آواز زمینی یا آسمانی، قلبی یا لسانی اللہ تعالیٰ آپ تک پہنچا دیتا ہے۔ بذریعہ بِیْ یَسْمَعُ کشف، وحی، فرشتہ یا ہوا وغیرہا جیسے سیدنا سلیمان نبی اللہ علیہ السلام نے ادنیٰ سے ادنیٰ مخلوق چیونٹی کی آواز تین میل سے سُن لی یعنی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اُن تک یہ آواز بذریعہ ہوا پہنچا دی اور اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ وہ حضور "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی اکیلی ذاتِ پاک میں یہ جملہ صفات جمع فرما دیں۔

وَاللّٰهُ يَهْدِيْ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ وَاِلَيْهِ الْمَرْجِعُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ط

[1] اَلْعِشْقُ نَارٌ يُّحْرِقُ مَا سِوَآءَ الْمَحْبُوْبِ ط عشق ایسی آگ ہے جو ماسواءِ محبوب کے سب کچھ جلا دیتی ہے عشق جلال ہے اور محبّت جمال۔ عشق سورج ہے اور محبّت چاند۔ ۱۲ منہ کان اللہ لہٗ

Marfat.com

کی توفیق سے عطا ہوتی ہے۔ محبّت کسبی نہیں وہبی ہے محبّت میں جمال ہے اور شبنم کی سی ٹھنڈک۔ عشق میں جلال۔ غلام جب اپنے محبوب ﷺ پر درود پاک پڑھ کر اس بحرِ محبّت میں غوطہ زن ہوتا ہے تو پھر اُس کا ہر کام سُنّتِ مصطفوی کی رنگن میں ازخود ڈھل جاتا ہے اور وہ اپنی زندگی میں سُنّت کا نقشہ نظر آتا ہے۔ عامل بالسُّنّت ہونا اِس بات کی دلیل ہے کہ محبّت میں کامل[1] ہے۔ ورنہ محبّت خام اور بے عملی کی تصویر اور یہ کیفیتِ بے عملی، دعوائے محبّت کی تغلیط ہے۔ عشقِ مصطفےٰ تو مومن کی میراث اور سرمایۂ حیات ہے

میری ہر ہر ادا سے یا نبی سُنّت جھلکتی ہو
جدھر جاؤں شہا خوشبو وہاں تیری مہکتی ہو

○ مسئلہ :- اللہ جلّ شانہٗ کو عاشق یا معشوق کہنا عندالشّریعت منع ہے۔

☆ فرع میں اصل کا رنگ اور تاثیر ہوتی ہے اور خلیفہ[2] وہ ہوتا ہے جو سیرۃً وصورۃً اصل کی مانند ہو۔ فرع کا ہر کمال اصل سے مستفاد ہے۔ حضور ﷺ ہی ہر کمال کی اصل ہیں فافہم

☆ چکور عاشق ہے چاند کی۔ چکور کو ہی چاند کا نور نظر آتا ہے چمگادڑ کو نہیں۔

☆ چاند نور ہے اور چکور نوری ☆

☆ بلبل عاشق ہے پھول کی۔ بلبل کو ہی پھول کی خوشبو آتی ہے۔ بھڑ کو نہیں۔

☆ پھول لطیف ہے اور بلبل جسمِ لطیف ☆

☆ پروانہ عاشق ہے شمع کا، پروانہ کو شمع میں محبوب کا جلوہ نظر آتا ہے بھونڈ کو نہیں۔

☆ پروانہ میں ساز ہے اور شمع میں سوز ☆

○ محبوبِ کائنات ﷺ گلستانِ قدرت کے پھول ہیں۔ کی خوشبو، سُنّیوں کو آتی ہے۔ غیروں کو نہیں۔ خوشبوئے محبّت کا تعلّق جسم و رُوح دونوں سے ہوتا ہے ؎

---

[1] پھل پکنے پر قدرت سے شیرینی اور مٹھاس پاتا ہے تو پھر خوشبو اور رنگ کا ظہور ہوتا ہے۔ خام پھل کا یہ نصیبہ نہیں۔ تقویٰ پرپختگی سے چہرہ پر سُنّت کا رنگ چڑھتا ہے تو پھر خوشبوئے محبّت آتی ہے تو یہ خوشبو زمان و مکان کی حدوں سے گزر جاتی ہے۔ نسبت والے اس خوشبو کو پالیتے ہیں۔ غیروں کا اِس میں کوئی حصّہ نہیں۔

[2] خلیفۃ الرّسول سیدنا ابوبکر صدیق اکبر خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت و صورت کے نمونہ اور کمالات صوری و معنوی کی فرع تھے۔ موجوداتِ عالم کا ہر کمال و اصل کائنات کمالاتِ محمدی سے ہے "صلی اللہ علیہ وسلم"

Marfat.com

کہیں حُسن بن کے رسُول میں، کہیں رنگ بن کے وُہ پھُول میں "صلی اللہ علیہ وسلم"
کہیں نُور بن کے رسُول میں، وُہ جلوہ اپنا دِکھا گئے "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ سیّدنا یُوسُف کی خُوشبُو سیّدنا یعقوب علیہما السّلام کو آتی ہے بھائیوں کو نہیں اور ولیُوں کی خُوشبُو ولیُوں کو آتی ہے نجدیوں کو نہیں۔

○ قُرآنِ عزیز میں حضرت یعقوب علیہ السّلام کا ارشاد اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ (سورۃ یوسف ۹۴) مجھے یُوسُف علیہ السّلام کی خُوشبُو آرہی ہے۔ سُبْحَانَ اللہ، سیّدنا یُوسُف علیہ السّلام کی یہ خُوشبُوئے محبّت تین سَو میل دُور اور اسّی سال بعد آگئی۔ میدانِ محبّت میں قُرب و بُعد زمانی و مکانی کے فاصلے کتنے سمٹ جاتے ہیں۔ اِدھر کُرتا باعثِ نُورِ چشم بنا اور اُدھر خرقہ اُمّت کی بخشش کا سبب بنا۔ محبُوب کی خُوشبُو تکمیلِ محبّت کے بعد آہی جاتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ محبّت صادق ہو اور نسبت پُختہ اور ولیُوں کی خُوشبُوءِ محبّت ولیُوں کو آتی ہے۔

☆ خواجہ خواجگان شہنشاہِ اولیاءِ نقشبنداں سیّد محمد بہاؤ الدّین بُخاری کی ولادت باسعادت کی خبر حضرت بابا محمد سماسی قُدِّسَ سِرُّہُمَا الغفّاری نے آپ کے وطنِ مالوف بُخارا میں جا کر دی کہ مجھے یہاں ایک مردِ کامل کی خُوشبُو آتی ہے۔ جو امامُ الطّریقت، پیشوائے شریعت ہوگا اور آپ کی ولادت پر جب گود میں لیا تو فرمایا یہی وُہ فرزند ہے اور اپنے خلیفہ سیّد امیر کلال قُدِّسَ سِرُّہٗ سے فرمایا اِس کی تربیّت غور سے کرنا حق ہے "ولی را ولی مے شناسد"۔ (اسمِ گرامی خواجہ شمس الدّین بخاری)

محبّت اور اُس کا مقام :- مومن کی مومن سے محبّت، کعبۃُ اللہ سے محبّت، قُرآن سے محبّت، دین سے محبّت، صحابہ کرام سے محبّت اَلْحُبُّ لِلّٰہِ کے تحت اَللہ کے لئے ہے لیکن مومن کی رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبّت، اَللہ ہی کی محبّت[1] ہے ثَبَّتَنَا اللہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَلٰی مَحَبَّۃِ الرَّسُوْلِ اللہِ الَّتِیْ ھِیَ عَیْنُ مَحَبَّۃِ اللہِ سُبْحَانَہٗ ط عَزَّ اِسْمُہٗ، فَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ،

○ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ط وَاللہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ (سورۃ آلِ عمران ۳۱) اِتّباع[2]، ادب اور محبّت سے ربِّ غفور تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور تمہیں اپنی صفتِ رحیمی سے رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے گا اور تم اُس کے دُنیا و آخرت میں محبُوب بن جاؤ گے۔

[1] رسُول اللہ کی محبّت عین اَللہ کی محبّت ہے اِس میں ذرّہ بھر تفاوت نہیں۔ ہم سب کو اِس پر ثابت رکھے۔ فَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"
[2] حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو

Marfat.com

حدیث الحبیب علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

☆ مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ ط | جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا ؎۱

یَاسَاکِنَ اَکْنَافِ طَیْبَۃِ کُلُّکُمْ اِلَی الْقَلْبِ مِنْ اَجْلِ الْحَبِیْبِ حَبِیْبُ

مَاحُبَّ الدِّیَارِ شَغَفْنَ قَلْبِیْ وَلٰکِنَّ الْحُبَّ مَنْ سَکَنَ الدِّیَارُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَافِیًا وَّالصَّلٰوۃُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

صَلٰوۃً وَّافِیًا وَّالسَّلَامُ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ سَلَامًا صَافِیًا ط

بقیہ حاشیہ

؎۱ اتباع کے سات درجے ہیں۔ درجہ اوّل تصدیقِ قلبی کے بعد احکامِ شرعیہ کا بجالانا اور سُنّتِ سَنِیّہ کی متابعت کرنا۔ جبکہ فی زمانہ کے علماءِ ظواہر اس مقام پر ہی ٹھہر گئے۔ درجہ دوم حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے اقوال سے اعمالِ باطنی مثلاً خشیت، للّٰہیت، اخلاص، احسان کی طرف سعی کرنا درجہ سوم حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے احوال، اذواق اور مواجید پر مجاہدہ، "استقامت علی السُّنّۃ" سے حصولِ فیض کرنا۔ یہاں سالک ایک عجیب کیفیت اور سُرور پاتا ہے اور نفسِ لوّامہ، نفسِ مُطمئنہ بنتا ہے۔ درجہ چہارم سُنّتِ سَنِیّہ کی کامل مکمل متابعت اور بدعتِ حسنہ، سَیِّئہ، اسمی، رسمی سے کُلّی اجتناب یہ مقام علماءِ راسخین کیلئے مخصوص ہے۔ درجہ پنجم کمالاتِ نبوّت کے انوار سے حصولِ فیض کرنا۔ یہ محض فضلِ ربّی سے ہے۔ درجہ ششم ان کمالات کی اتباع جو مقامِ محبوبی سے خاص ہیں یہ ہوش در دم، نظر بر قدم اور سفر در وطن کا ہے۔ "خواجہ عبدالخالق غجدوانی علیہ الرحمۃ"۔ درجہ ہفتم متابعت کے تمام درجات کا جامع ہے۔ اس میں تصدیقِ قلبی بھی ہے اور تمکین بھی۔ نفس کا ٹھہراؤ اور قلب کا اطمینان بھی ہے۔ قالب اور نفس "جسم" عالمِ خلق کا لطیفہ ہے اور عالمِ خلق قربِ نبوّت سے ہے۔ لطائفِ خمسہ قلب، روح، سرّ، خفی، اخفیٰ عالمِ امر سے ہیں۔ عالمِ امر "روح" قربِ ولائیت سے ہے۔ عالمِ امر فضائلِ طریقت اور عالمِ خلق اعمالِ شریعت سے متعلق ہے

☆ شرعی اُمور تکبیرِ اُولیٰ کا امام کے پیچھے پالینا تجلیات و ظہورات سے اور خشوع خضوع سے سجدہ پر نظر شہود و مشاہدہ سے بہتر ہے۔ زکوٰۃ کا ایک حبّہ ادا کرنا لاکھوں صدقات سے افضل ہے لہٰذا عالمِ امر سے عالمِ خلق کا بہر جہت افضل ہونا ثابت ہے۔ پس فَاتَّبِعُوْنِیْ سے مقصود اتباعِ عاشقانہ "شریعت" اور نسبتِ نبوی "طریقت" سے فیض پذیر ہو کر درجہ محبوبی حاصل ہوتا ہے

لَوْکَانَ حُبُّکَ صَادِقًا لَاَطَعْتَہٗ فَاِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ مُطِیْعُ

؎۱ اے اطرافِ طیبہ کے رہنے والو! تم سب میرے دل میں محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی وجہ سے محبوب ہو۔
میرا دل شہر کی محبت میں نہیں پھٹا وہ تو شہر کے رہنے والے کی محبت میں ایسا ہوا ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَزْوَاجُ النَّبِیّ پر دُرُود وسَلام

عَلَیْہِ وَعَلٰی اَزْوَاجِہِ الصَّلٰوۃُ السَّلَامُ

قُرآنِ پاک : پ۲۱ سورۃُ الاحزاب آیتِ کریمہ ۶

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ
"بمعنی اَقْرَبُ"

یہ نبی مومنوں کا، اُن کی جان سے زیادہ مالِک ہے۔
یہ نبی مومنوں کا، اُن کی جان سے زیادہ قریب ہے۔
یہ نبی مومنوں کا، اُن کی جان سے زیادہ لگاؤ ہے۔

وَاَزْوَاجُہٗٓ اُمَّہٰتُہُمْ ط

آپ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی بیبیاں مومنوں کی مائیں ہیں

○ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی اُمّت کے ساتھ وہ قُربِ خاص ہے کہ خود اُن کی اپنی جانوں کو بھی حاصِل نہیں۔ اُمَّہٰتُہُمْ کی کتنی پیاری اور پاکیزہ اور محبّت آمیز نسبت ہے۔ ھُمْ کی ضمیر کا مرجع مُؤمنین ہے جو مومن ہیں اُن کی مائیں۔ اُمّہاتُ الاُمّۃ نہیں فرمایا کیونکہ اُمّتِ دعوت میں کافِر، مُشرِک اور اَشرار بھی تھے اُن کی نفی کر دی۔ نبیِّ صلی اللہ علیہ وسلم، مُؤمنین کے رُوحانی باپ اَور آپ کے ازواج پاک مُؤمنین کی رُوحانی مائیں (امّتِ اجابت) "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ط" ہیں [1]

☆ نصِّ قطعی میں "اَلنَّبِیُّ" صلی اللہ علیہ وسلم، کے شرفِ نبوّت کے ساتھ "اَزواجِ مُطہّرات"، رُوحانی ماؤں"، کی تبجیل وتکریم کو بیان فرمایا اور تکمیلِ ایمان کو اُن کے اَدب وتعظیم کے ساتھ مُنضم کر دیا تو قرآنی آیتِ کریمہ کی رُو سے اَزْوَاجُ النَّبِیِّ کو وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ کی مُبارک صفت سے نوازا اور فرمایا جیسے پاک مرد ایسی پاک بیبیاں اور اُمَّہاتُ الْمُؤْمِنِیْن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ پر بالتبع (سورۃُ النور ۲۶)

---

[1] فضیلت اَزواجِ مُطہّرات میں تین قول ہیں۔ ۱۔ سیدہ خدیجۃُ الکبریٰ ۲۔ سیدہ عائشہ صدیقۃ الکبریٰ ۳۔ سکوت

☆ بعض عُلماءِ مُحقّقین نے تصریح فرماتے ہوئے لکھا کہ:۔ ازواجِ مُطہّرات میں سب سے افضل کون ہیں تو فرمایا عائشہ صدیقہ کہ خدیجۃُ الکبریٰ کا نکاح محمّد بن عبداللہ سے ہُوا اور عائشہ صدیقہ کا نکاح محمّد رسُولُ اللہ سے ہُوا۔ جتنا فرق ابنِ عبداللہ اور رسُولُ اللہ میں ہے۔ اتنا فرق عائشہ صدیقہ اور خدیجۃُ الکبریٰ میں ہے۔ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَزْوَاجِہِ الصَّلٰوتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّاتٍ ط وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَاَصْوَبُ ط

Marfat.com

صلوٰۃ وسلام درود شریف بھیجنا لازمی الامر ٹھہرا اور ازواج مطہرات پر درود شریف کا بھیجنا روحانی بیٹا ہونے کی علامت ہے۔

حدیث پاک:۔ بروایت حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط "صحیح البخاری"

☆ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُمّ المؤمنین سیدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہا سے فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں اور ربِّ کریم کا سلام لائے ہیں تو آپ نے جواباً فرمایا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میری طرف سے بھی عرض کر دیں علیہ وعلیکم السلام ط "بروایت" اُمّ المؤمنین سیدہ طیبہ عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہا کو بھی ربِّ کریم نے سلام سے نوازا اور ازواج النبی علہ کو ربِّ کریم نے ویطہرکم سے تطہیر کی نوری چادر شرفاً اوڑھائی اور محبوب پاک کے ساتھ تعظیم وتکریم اور درود وسلام میں شامل فرما دیا گیا ہے ؎

عرش سے جن پہ تسلیم نازل ہوئی — اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام
اہلِ اسلام کی مادرانِ شفیق — بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اَزْوَاجِہِ الطَّیِّبَاتِ اُمَّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ

علہ ربِّ کریم عزّ اسمہ نے قرآنِ پاک میں ازواج النبی، امہات المؤمنین، اہل البیت اطہار، الطیبات کے مبارک القاب سے موسوم کیا اور تبعاً لنبیِّ "صلی اللہ علیہ وسلم" درود وسلام عرض کرنا مشروع فرما دیا اور ادب احترام، تعظیم وتکریم فرض کیا اور رسول کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے امہات المؤمنین کا صدقہ ہماری ان ماؤں کو یہ شرف عطا فرما دیا کہ ان کے قدموں کے نیچے جنت ہے"۔ لاریب فیہ ط

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ بنتِ خویلد — سیدہ سودہ بنتِ زمعہ — سیدہ عائشہ صدیقۃ الکبریٰ بنتِ صدیقِ اکبر
سیدہ حفصہ بنتِ فاروقِ اعظم — سیدہ زینب بنتِ خزیمہ — سیدہ اُمِ سلمہ بنتِ ابی امیہ
سیدہ زینب بنتِ جحش — سیدہ جویریہ بنتِ الحارث — سیدہ اُمِ حبیبہ بنتِ ابوسفیان
سیدہ صفیہ بنت حیی — سیدہ میمونہ بنتُ الحارث — سیدہ ماریہ قبطیہ اُمِ سیدنا ابراہیم

☆ سیدہ آسیہ بنت مزاحم، سیدہ مریم کا نکاح جنت میں ہوگا۔ بقولِ مشہور "الربعۃ البصریہ" کا بھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہن

"اخبار الاخیار۔ نزہۃ المجالس ج ۴"

Marfat.com

باب ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معجزاتِ النبیّ المختار

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

لبِ لعل و خطِ سبز رُخ زیبا داری — حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
شیوۂ شکل و شمائل حرکات و سکنات — آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

○ **معجزہ** :۔ خرقِ عادت جیسی چیز کا ظہور اللہ جل شانہٗ عم نوالہٗ کی طرف سے ہو تو قدرت اور اگر نبی یا رسول کے ہاتھ سے ظاہر ہو تو معجزہ اور اگر اُس کی قدرت کا ظہور ولی سے ہو تو کرامت ہوتی ہے یہ تینوں برحق ہیں۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" سراپا اعجاز ہیں اور آپ کے معجزاتِ عظیمہ کا حصر کرنا مستبعد ہے۔ معجزہ نبی کی واضح دلیل اور بذاتہٖ نبی، ربّ کی ذات کی دلیل ہوتا ہے۔ لہٰذا معجزہ کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور جمیع انبیآء و رُسل علیہم السلام کی صفات اور اُن کے جملہ معجزات کے آپ صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیہم وسلامہٗ حامل ہیں۔ مزید برآں جو معجزات عطا ہوئے وہ لاتعدّ و لاتحصیٰ ہیں۔ حضور سرورِ عالم نصلی ونسلم علیہ کی مدح و ثنا، فضائل و کمالات، اوصاف و معجزات اور نعت "شعری یا نثری" اور ذکر یہ سب درود شریف کے ذیل میں ہی آتے ہیں اور درود شریف اِن جملہ صفات کا جامع ہے۔ لہٰذا چالیس[۴۰] معجزات کا ذکر بمطابق چالیس[۴۰] مبارک[۱] عدد کے تبرّکاً کرتا ہوں ؎

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ — لٰکِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[۱] یہ معجزات بمطابق مبارک اعداد چالیس[۴۰] م محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تحریر کیے جو اسم جلالیہ اللہ کے آ کا مظہر اتم بنا۔

☆ انبیاءِ کرام اس کنزِ مکتومِ ازل، دُرِ مکنونِ ابد صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اپنے وقت میں صفات بیان کرتے اور بشارت دیتے آئے اور منتظر رہے۔ یہ سب راہِ ھُدیٰ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقصودِ ھُدیٰ۔ وُہ سب خبرِ مقدم تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم موخر مبتدا وُہ سب بشارت کی آذان تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم آذان کا مدعا اور اُن کے جملہ صفات اور معجزات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی معجزات کے انوار۔ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام

وَکُلُّ اٰیٍ اَتَی الرُّسُلُ الْکِرَامُ بِہَا — فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِہٖ بِہِمْ

Marfat.com

☆ معجزہ اَلنَّبِیُّ الْاُمِّیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط

یہ آپ کا ذاتی وصف ہے اُمّی ہونا یقیناً آپ کے معجزات سے ایک عظیم معجزہ ہے۔

قرآن پاک۔ ۱۔ پ۹ سورۃ الاعراف آیتِ کریمہ ۱۵۷ ۲۔ پ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیتِ کریمہ ۱ تا ۴

☆ اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا

اور وُہ جو غلامی کریں گے اس رسُول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی۔ جسے لکھا ہُوا پائیں گے۔

○ اُمّی کا معنیٰ ہے بے پڑھا کہ دُنیا میں آپ کا کوئی اُستاذ نہیں۔ لفظ اَن پڑھ مجہول اور مُہمل ہے جو شانِ نبوّت کے لائق نہیں۔ "اُمُّ القُریٰ اُمُّ الکتاب والا" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؎

ایسا اُمّی کس لئے مِنّت کشِ اُستاذ ہو،
کیا کفائت اُس کو اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَم نہیں

☆ اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَہُ الْبَیَانَ

رحمٰن نے اپنے محبُوب کو قُرآن سکھایا۔ انسانیّت کی جان مُحمّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو پیدا کیا۔ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ کا بیان اُنہیں سکھایا۔

○ صاحبِ قُرآن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لکھے اور کتاب سے کچھ پڑھے نہ تھے۔ یعنی غائیت حضورِ علم سے اُس کی حاجت ہی نہ تھی۔ اَللّٰہ علیم وخبیر نے نبی اُمّی فِدَاہُ اَبِیْ وَاُمِّیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو مجملاً و تفصیلاً بیان مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ ازل تا اَبد سکھا دیا بلکہ یہ علم تو علومِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ایک جُزو ہے اور وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ ط ارشاد فرما کر وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا ۝ کی مُہر ثبت فرما دی۔ آپ کا اُمّی ہونا ظاہراً وَّ باطناً بہت بڑا معجزہ ہے اور آپ کی زُبان وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ۝ سے جس اُمُّ الکُتب کا ظہور ہُوا وُہ لاریب اپنی شان میں بے مثال ہے اور جُملہ معجزات اِس ایک معجزہ کی نوری کرنیں ہیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو سورۃ النجم ۳

درُود شریف اِن دو صفات اَلنَّبِیُّ الْاُمِّیُّ سے بہت پسند ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الرَّسُوْلِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ط

علہ پ۵ سورۃ النساء ۱۱۳ اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اَللّٰہ کا تم پر بہت بڑا فضل ہے۔ اَور یہ عطائی علمِ مُصطفائی ہے جو من جہت خلق کلّی اور من جہت خالق جزئی و متناہی۔ اَللّٰہ تعالےٰ کا علم مطلق ذاتی اور لامتناہی جمیع معلومات الٰہیہ کو تفصیلی اور حقیقی طور پر مُحیط۔ فرق بیّن ہے علمِ خالق اور علمِ مخلوق میں فافہم۔ ۱۲ منہ سَلَّمَہٗ رَبُّہٗ ط

Marfat.com

☆ **معجزہ قرآن پاک** : عَلٰی صَاحِبِہَا اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَکْمَلُ التَّسْلِیْمَاتِ ط

○ قرآن پاک نبیِّ کریم ﷺ کا دائمی اور زندہ اور تابندہ معجزہ ہے۔ یہ صرف ایک معجزہ نہیں بلکہ حقیقت بین نگاہ سے دیکھا جائے تو اس میں ہزارہا معجزات پوشیدہ ہیں یہ تاقیامت اظہر من الشمس معجزہ ہے اور قرآن پاک مختلف رنگ برنگے خوشبودار پھولوں توحید و رسالت، احکامات، اسماء و صفاتِ الٰہیہ و جمال و کمالاتِ محمدیہ ﷺ کا گلدستہ ہے اور ہر ایک آیتِ کریمہ کے دامن میں صورت و سیرتِ رسول کی رنگینی و نکہت ہے اور صفاتِ حمیدہ کا تذکرہ ہے اور قرآن پاک بتمامہ نعتِ رسول بھی ہے اور ذکرِ رسول بھی اور قرآن پاک شانِ رسول کا محافظ بھی ہے اور عظیم تر معجزہ بھی ؎

مصحفے را ورق ورق دیدم ہیچ سورت نہ مثلِ صورت اوست

☆ ربّ جل ذکرہٗ اپنی ربوبیت میں بیمثل اور قرآن اپنی شان میں بے مثل اور صاحبِ قرآن اپنی عظمت میں بے مثل۔ ربِّ کریم کی شان رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (سورۃ الفاتحہ ۱) قرآن ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ (سورۃ التکویر ۲۷) اور صاحبُ القرآن رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (سورۃ الانبیاء ۱۰۷)، ربُّ العزت اپنی شان میں لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ (سورۃ الشوریٰ ۱۱) اور قرآن پاک کی ایک ایک سورت اور ایک ایک آیتِ پاک کا دعویٰ فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ (سورۃ البقرہ ۲۳) اور صاحبُ القرآن ﷺ اپنی ذات و صفات میں بے مثال۔ آپ کا ایک ایک رونٹا بیمثل۔ بیمثل محب کا بیمثل محبوب، بیمثل کتاب لایا۔ جس کے سامنے قحطان کے بلند پایہ شاعر فصحاء اور عدنان کے نامور خطباء جاحظ، اصمعی جیسے فصیح و بلیغ کلام اللہ کے اعجاز کے سامنے دم بخود ہیں۔ قرآن کے علومِ لدنیہ، حکمِ الٰہیہ، اسرار و معارفِ ربانیہ اور امورِ غیبیہ سے آپ کا سینہ فیضِ گنجینہ، مخزن بن گیا۔

○ اس مصحف پاک کی کسی ایک سورت یا آیتِ کریمہ کا مثل لانا ناممکن ہے۔ بعینہٖ صاحبِ قرآن کے کسی ایک رونٹے کی مثال لانا ناممکن اور محال ہے۔

قِیْلَ کَرِیْمٌ لِنُزُوْلِہٖ مِنْ عِنْدِ کَرِیْمٍ بِوَاسِطَۃِ الْکِرَامِ اِلٰی اَکْرَمِ الْخَلْقِ ط	کریم ہے کیونکہ ربِّ کریم کی طرف سے اتری ہے۔ کریم فرشتہ لے کر آیا اور کریم الخلق رسول پر نازل ہوئی۔

☆ اللہ سبحانہٗ کریم ہے، قرآن بھی کریم اور بعطاءِ کریم۔ رسول بھی کریم اور جبریل بھی

؎ مسئلہ امتناعِ نظیر کے لئے "الانسان فی القرآن" کا مطالعہ کریں

Marfat.com

کریم عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ط

احادیثِ پاک :۔ بروایت سیدنا ابوہریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط

☆ خَیْرُ الدَّوَآءِ اَلْقُرْآنُ ط[1] | بہترین علاج قرآن ہے۔

قرآنِ مجید دوا ہے اور دعا بھی۔ دماغی، روحانی اور قلبی امراض کے لیئے شفا بھی ہے۔

☆ عَلَیْکُمُ الشِّفَا بِالْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ ط | تم پر لازم ہے قرآن اور شہد سے شفا چاہو۔

قاضی ناصرالدین شافعی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے تفسیر بیضاوی میں آیاتِ[2] شفا کا ذکر کیا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اشْفِنَا شِفَآءً عَاجِلًا بِحَقِّ الْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ وَبِبَرَکَۃِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ ط "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"

مسنون طریقہ : تلاوت فِی نَفْسِہٖ شفاء۔ دم کرنا۔ تعویز باندھنا یا پانی میں کھول کر پینا۔

○ قرآنِ پاک کی آیات دو طرح ہیں محکمات[1] تو واضح اور بیّن ہیں۔ متشابہات[2] کا علم خواص کو ہے اور حروفِ مقطّعات جو محِب اور محبوب کے درمیان راز ہیں وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہٗ بِمُرَادِہٖ ط یہ خاصُ الخاص کا حصّہ ہے۔ "جو رَاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ ہیں"۔

حُرُوْفُ الْمُقَطَّعَاتِ مِنَ الْاَسْرَارِ وَالْمَکْتُوْمَۃِ الَّتِیْ یَحْرُمُ اِفْشَآءُھَا لِغَیْرِ اَھْلِھَا ط "روح البیان" | حروفِ مقطّعات اسرارِ الٰہیہ اور پوشیدہ ہیں۔ اُن کا افشاء نااہل پر حرام ہے۔

○ ربُّ العزّت نے عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ فرما کر جملہ عُلومِ اوّلین تورات، انجیل، زبور، صحیفہ جات اور علومِ اسرارِ الٰہیہ اور غیبیہ عطا فرما دیئے علمِ قرآنی تو آپ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کا علمِ شریف ہے اور آپ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کی سیرت پاک قرآنِ پاک کی مکمّل عملی تفسیر ہے[3]

بر دفترِ جلالِ تو تورات یک رقم وز مصحفِ جمال تو انجیل یک ورق

---

[1] قرآن دماغ میں جمع ہوتا ہے اور دل اُس کا مخزن ہے اور عقل کی آنکھ دل کے نور سے روشن ہے۔ دل میں قرآن ہو شہد اُس کے لیئے من کل الوجوہ شفا ہی شفا ہے۔ شہد پر سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کر لیا جائے تو سُبْحَانَ اللّٰہ وُہ فوائد حاصل ہوں جو زبدۃ الحکماء کے تصوّر میں بھی نہ ہوں یہ نسخہ حکیم مطلق کا فرمودہ ہے۔ شہد لاعلاج امراض کے لیئے شفا ہے۔ سوائے مرضُ الموت کے۔ [2] آیاتِ شفا شمع شبستانِ رضا ج ۲ میں دیکھو

[3] آپ کی صفتِ جلال کا کیا کہنا تورات صرف اُس کا نمونہ ہے اور آپ کی صفت جمال کی کیا بات ہے انجیل تو صرف ایک حرف ہے۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اٰیَاتِ الْقُرْاٰنِ وَحُرُوْفِہٖ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ مُعجزہ معراجُ النّبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ط

○ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ نے اپنے پیارے حبیبِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیک وسلم کو پیر ۲۷ رجب المرجب سنہ ۱۱ نبوی، مکہ معظمہ معراج شریف سے مشرف فرمایا اور ہر قسم کے علوم عینیہ وغیبیہ سے نوازا۔ یہ معراج شریف عالمِ لامکان میں ایک لمحہ تھی آپ گئے اور آئے بستر گرم رہا۔ کنڈا ہلتا رہا اور وضو کا پانی چلتا رہا اور عالمِ زمان ومکان کے لحاظ سے ۱۸ سال گزر گئے اور یہ معراج شریف جسمانی تھا۔

قرآنِ پاک :- ۱۔ پ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیتِ کریمہ ۱ ۲۔ پ ۲۷ سورۃ النجم آیتِ کریمہ ۸-۹-۱۰

☆ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○

پاکیزگی ہے اُسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے اِرد گرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم آپ کو اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وُہ سُنتا دیکھتا ہے۔

☆ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۙ○ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۚ○ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ط○

پھر وُہ جلوہ قریب ہُوا پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اِس سے بھی کم۔ اب وحی فرمائی اپنے بندہ کو جو وحی فرمائی۔

اَلشیخ رکن الدین علاؤ الدولۃ والدین سمنانی قدس سرہٗ فرود آمدہ مذکور است کہ رسالت پناہ "صلی اللہ علیہ وسلم" را سہ صورت است "تفسیر حسینی فارسی آیتِ کریمہ کٓھٰیٰعٓصٓ" سورۃ مریم پ ۱۶ "

☆ صورتِ بشری :- بَشَرًا رَّسُوْلًا کلام۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ○ الخ

☆ صورتِ ملکی :- اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ اِنِّیْٓ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ ھُوَ یُطْعِمُنِیْ، وَیَسْقِیْنِیْ ط "حدیث قدسی" کلام۔ حروف مقطعات رمزیست درمیانِ حق وحبیب اور محب ومحبوب "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ صورتِ حقی :- مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ ط کلام۔ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ○

خواجہ خواجگان محبوبِ الٰہی السید نظام الدین اولیاء چشتی دہلوی علیہ الرحمۃ الخفی والجلی نے "فوائد الفؤاد" میں ارقام فرمایا :- کہ معراج شریف از سہ حصہ منقسم است۔

۱۔ اسراء کا منکر مطلقاً کافر۔ ۲۔ معراج کا منکر مبتدع مخذول فاسق ۳۔ اعراج کا منکر محروم القسمت اور جاہل ہے۔ العنہ ۵

Marfat.com

☆ اَسرَاء :- مسجدُ الحرام تا بیتُ المقدِس

جہاں شبِ اسراء کے دُولہا، سُلطان بارگاہِ دَنا فتدلّٰی "صلی اللہ علیہ وسلم" نے انبیاء کو نماز پڑھائی۔

☆ مِعرَاج :- مسجدُ الاقصےٰ تا عرشِ عظیم

انبیاءؑ کا آسمانوں میں استقبال اور سلام کرنا اور سائر عجائبات مُلکیّہ و مَلکُوتیّہ اور جنّت کی سیر فرمانا

☆ اِعرَاج :- سدرۃُ المنتہیٰ تا قَابَ قوسَین اَو اَدنیٰ

○ جبرائیل امین علیہ السّلام سے فرمایا۔ آؤ آگے چلیں تو عرض کیا یا رسُولَ اللہ "صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ"

لَوْ دَنَوْتُ اَنْمُلَۃً	بدو گفت سالارِ بیتُ الحرام	کہ اے حاملِ وحی برترَ خرام
لَاحْتَرَقْتُ	اگر یکسرِ مُوئے برترَ پرَم	فروغِ تجلّی بسوزَد پرَم

آگے آپ رَفرَف "سبز رنگ کے مُصلّیٰ" پر لے جائے گئے تو مقام دَنا پر پہنچے تو لحنِ صِدّیقی میں آواز آئی قِفْ یَا مُحَمَّدُ فَاِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّیْ عَلَیْکَ [1] تو پھر ربِّ سُبحانہٗ وتعالیٰ نے ایک ہزار مرتبہ فرمایا اُدْنُ مِنِّیْ یَا حَبِیْبِیْ پھر آگے قَابَ قوسَینِ اَو اَدنیٰ پر فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ۵ سے حق اور حبیب کے درمیان راز کھُلے۔ وَاللہُ اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَرَسُوْلُہٗ

☆ مقامِ لامکان پر وہ قُرب نصیب ہُوا جو صِرف آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ہی حصّہ تھا اور فرمایا رَأَیْتُ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ بِاَحْسَنِ صُوْرَۃٍ اور علمُ الاوّلین والآخرین سے سینہ معمُور اور قلبِ اطہر باعلامِ الٰہی مُنوّر ہُوا اور دیدارِ الٰہی ہُوا جو مقصُودِ سفر تھا "فَاَفْہَمَ"۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُخْتَرِقِ السَّبْعِ الطِّبَاقِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ مُعجزہ شقُّ القمر :- "عَلٰی مُنْشَقِّہَا اَکْمَلُ الصَّلَوٰتِ وَاَجْمَلُ التَّسْلِیْمَاتِ" ط

قُرآنِ پاک :- پ ۲۷ سورۃُ القمر آیتِ کریمہ ۱

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ○	قریب آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند

۶

[1] اس مقام پر فرمایا یَا مُحَمَّدُ اَنَا وَاَنْتَ وَمَا سِوَاکَ خَلَقْتُ لِاَجْلِکَ مُحِبِّ حقیقی نے محبُوب پر سب کچھ نچھاور کر دیا اور محبُوب نے عرض کیا یَا اَللہُ اَنْتَ وَاَنَا وَمَا سِوَاکَ تَرَکْتُ لِاَجْلِکَ اور محبُوب نے اپنے رب کے سوا سب کچھ ترک کر دیا۔ عرب کے رواج کے مُطابق جب دو سردار صلح کرتے تو کمانیں ملا کر عہد باندھتے۔ یہاں دو ذاتوں نے عہد راز باندھا کہ محبُوب تیری عزّت میری عزّت، تیری محبّت میری محبّت، تیرا دشمن میرا دشمن۔ جو تیرا وُہ میرا، جو تیرا نہیں وُہ میرا نہیں۔" صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ط

Marfat.com

○ ابوجہل "عمر بن ہشام" (راس الکفر نافرجام ناپاک) نے اپنے دوست حبیب بن مالک یمنی کو بلایا تاکہ لوگوں کو اسلام سے روکنے میں ہماری مدد کرے۔ جب وہ مکہ معظمہ آیا تو ابوجہل کی معیت میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو حبیب نے کہا۔ ہم بغیر بتائے دو معجزے دیکھنا چاہتے ہیں۔ ایک آسمان کا اور دوسرا زمین کا۔ کیونکہ اس کو معلوم تھا کہ جادو آسمان پر نہیں چلتا۔ آپ ﷺ ان کو ساتھ لے کر جبل ابوقبیس پر تشریف لائے اس وقت چاند اپنی پوری تابانی سے چمک رہا تھا تو آپ نے پہاڑ پر کھڑے ہو کر چاند کی طرف انگلی سے اشارہ فرمایا تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے ایک طرف اور دوسرا ٹکڑا دوسری طرف تھا اور اس نے قدم بوسی کرتے ہوئے سلام عرض کیا اور پھر آپ کے اشارہ سے واپس لوٹ گیا۔ بعد ازاں فرمایا۔ اے حبیب! تم اپنے گھر چلے جاؤ دوسرا معجزہ وہاں دیکھو گے۔ تیری ایک لڑکی ہے جو اندھی اور گونگی ہے تو چاہتا ہے اس کو شفا مل جائے گھر جا اس کو شفا ہو گئی ہے حبیب یمنی معہ اپنے ساتھیوں کے ایمان لے آیا لیکن ابوجہل نامراد ہی رہا۔ جب حبیب رضی اللہ عنہ واپس پہنچا تو لڑکی کو بالکل صحت مند اور حسینہ جمیلہ پایا۔ پوچھا بیٹی تیرا کس حکیم نے علاج کیا ہے۔ عرض کیا ابا جان۔ جس حکیم نے آپ کا روحانی علاج کیا ہے۔ وہی حکیم و علیم تشریف لائے انھوں نے مجھے روحانی اور جسمانی امراض سے نجات دلائی۔ کلمہ پڑھا کر واپس چلے گئے۔ اس پہاڑ پر مسجد بلال ہے اور بعض بوجہ معجزۂ شق القمر مسجد ہلال کہتے ہیں۔

☆ راوی فرماتے ہیں۔ اِنْفَلَقَ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اور آپ ﷺ نے فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اے اللہ! گواہ رہنا کہ میں نے کفار پر اتمام حجت کے لئے ان کی اپنی طلب پر معجزہ دکھا دیا اس کو صحابہ کرام نے تواتر سے نقل کیا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُنْشَقِّ
الْقَمَرَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ رجعتِ شمس** عَلٰی صَاحِبِھَا اَفْضَلُ الصَّلٰوتِ وَاَزْکَی التَّسْلِیْمَاتِ ط

○ روایاتِ صحیحہ سے ثابت ہے ابتداءِ آفرینش سے اب تک سورج تین مرتبہ واپس لوٹا ہے۔ چوتھی مرتبہ روزِ قیامت رب جلیل مغرب سے سورج نکالے گا تاکہ خلیل اللہ علیہ السلام

؎ بروایت سیدہ اسماء بنت عمیس زوجہ محترمہ سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ و رسولہ عنہما و بجاہہ علینا ط

Marfat.com

نے نمرود کو جو دلیل فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ کی دی تھی وُہ پوری ہو۔ سورۃ البقرۃ ۲۵۸

☆ اوّلاً حضرت سُلیمان علیہ السلام کے زمانہ اقدس میں ثانیاً حضرت یُوشع بن نُون، حضرت مُوسیٰ علیہما السلام کے خلیفہ نے بطور مُعجزہ واپس لوٹایا۔ ثالثاً حضُور آقائے نامدار احمدِ مُختار مَدنی تاجدار احمدِ مُجتبیٰ محمدِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بزمانہ خیرُ القرُون میں سُورج کو واپس لوٹایا۔ حضُور شمسُ النبوّت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کی واپسی پر مقامِ صہباء میں مسجدِ شمس میں فاتحِ خیبر کے زانوئے مُبارک پر سرِ اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ صرف اِس خیال سے جُنبش نہ کی کہ زانو سرکاؤں تو شائد حضُور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیند مُبارک میں خلل آئے۔ یہاں تک کہ سُورج غرُوب ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ! کیا تُو نے نماز پڑھ لی۔ عرض کیا یا رسُولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم "نہیں" رسُولِ اعظم نے دُعا مانگی۔ اے ارحم الراحمین! میرا علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ تیری اور تیرے رسُول کی اطاعت میں تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنگلی کا اشارہ کیا۔ نیّرِ اعظم جو غرُوب ہو گیا تھا اور تاریکی چھا چکی تھی اِسی لمحہ عصر کے وقت پر واپس لوٹ آیا اور پہاڑوں کے ٹیلے روشن ہوگئے۔ شہنشاہِ ولائیت نے نماز ادا فرمائی اور سُورج پھر ڈوب گیا یہ مُعجزہ رجعتِ شمس اظہرُ من الشمس ہے۔ "شہنشاہِ نبوّت پہ کروڑوں درُود، لاکھوں سلام ہوں"

سُورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسُول اللہ کی "صلی اللہ علیہ وسلم"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَمْسِ النُّبُوَّةِ
وَقَمَرِ الرِّسَالَةِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **مُعجزہ احیاءِ موتیٰ**:۔ علیٰ مُحیِیہَا اَکرَمُ الصَّلَوَاتِ وَاَحسَنُ التَّسلِیمَاتِ ط

○ اسمآءُ النبیِّ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک اسم مُحیٖ[1] ہے۔ زندہ فرمانے والا۔ سارے

[1] اَلْمُؤْمِنُ حَیُّ الدَّارَیْنِ وَمُحْیِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَمَاتُهٗ سَوَاءٌ بِسَوَآءٍ تفسیر ابنِ عباس رضی اللہ عنہما۔ مومن ہر دو حالت میں زندہ ہے یہاں اِس سے مُراد رُوحانی اور جسمانی احیاء واماتت ہے۔ شانِ اولیاء ہے۔ اَلشَّیخُ یُحیِی وَیُمِیتُ باذنہٖ تعالیٰ شیخ زندہ کرتا اور مارتا ہے یہ اَلشیخ کے لوازمات سے ہے۔ یہاں معنیٰ رُوحانی احیاء واماتت ہے نہ کہ جسمانی جو مقاماتِ ولائیت

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

جہانوں کی زندگی حضور ﷺ سے ہے۔ آپ ﷺ تو تمام جہانوں کی جان ہیں۔ موتیٰ قرآن پاک کی رُو سے دو طرح ہیں۔ جسمانی، قلبی دونوں قسم کے مُردوں کو سرکارِ کائنات ﷺ نے زندہ فرمایا ہے۔ "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت پر دونوں صاحبزادوں کا معہ بکری زندہ کرنا احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔" "شواہد النبوۃ"

○ عقیدہ :۔ حضور ﷺ کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ایمان کے تینوں[1] اقسام سے متصف، مومن اور قطعی جنتی ہیں۔ السید محمود البغدادی الالوسی علیہ الرحمۃ نے اپنی معرکۃ الآراء تفسیر روح المعانی میں وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ کے تحت لکھا اَنَا اَخْشَى الْكُفْرَ عَلٰى مَنْ يَّقُوْلُ فِيْهِمَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَلٰى رَغْمِ اَنْفٍ ط جو شخص حضور ﷺ کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں کلمہ بے ادبی کہتا ہے۔ مجھے اُس کے خاتمہ بالکفر کا اندیشہ ہے۔ ایسے عقیدہ شنیعہ سے فی الفور تائب ہو۔ سورۃ الشعراء ۲۱۹

☆ سیدہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہا سے مروی ہے۔

○ رسول اللہ ﷺ، مقامِ عُقبہ، حجون میں بہت افسردہ خاطر، رونق افروز تھے کہ وہاں جب تک اللہ سبحانہ نے چاہا آپ ﷺ نے قیام کیا اور پھر وہاں سے نہایت خوش و خرم واپس تشریف لائے اور فرمایا میں نے ربِّ ذوالجلال والاکرام سے اپنی والدہ کریمہ کے لیئے دعائے خیر کی تو اللہ سبحانہ نے اُن کو زندہ کیا اور وہ ایمان لاکر کلمہ طیبہ پڑھ کر پھر وصال فرما گئیں۔ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہا ط

☆ والدۂ معظمہ، اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا کے ہمراہ جب آپ ﷺ، کو مدینہ منورہ اپنے ننھیال میں لائیں تو یہودی غور سے آپ ﷺ کے چہرۂ انور، آنکھ منور، خدّ و خال، خصائل و شمائل اور مہرِ نبوت کو دیکھتے تو کہتے یہ آخر الزمان نبی ہیں۔ جن کی پیشگوئیاں تورات و انجیل میں کی گئیں ہیں۔ والدۂ ماجدہ اِس خوف سے کہ کہیں یہ گزند نہ پہنچائیں آپ ﷺ، کو

بقیہ حاشیہ

کے کمال تک پہنچائے یا اس حیات و ممات سے مراد مقام فنا و بقا ہے لیکن الشیخ جو مقتداء ہے اللہ تعالیٰ کے اِذن سے اِن جملہ اُمور کا متکفل ہوگا۔ یہاں رُوح کا زندہ کرنا اور نفس کا مارنا اور فنا کرنا ہے۔

[1] دیکھیو "نُوْرُ الْعَيْنَيْنِ فِيْ اِيْمَانِ اٰبَآئِهِ الْكَوْنَيْنِ" صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰبَآئِهِ الْكَرِيْمَيْنِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ" ۱۲

Marfat.com

واپس مکہ معظمہ لا رہی تھیں کہ راہ میں مستورہ کے قریب وادی اَلْوَذَان میں مقام ابواء حضرت فاطمہ نبیِّ پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کی دادی جان" کے گھر میں انتقال فرمایا اور وہیں ایک پہاڑی پر مدفون ہیں اُس وقت عمر شریف بیس[۲۰] برس اور حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی عمر شریف چھ[۶] سال تھی اور والدِ بزرگوار سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دارِ نابغہ مدینہ منورہ میں مدفون تھے جو دارُ الصُّغریٰ کے بائیں سمت ہے اور اب جنّت البقیع میں رونق افروز ہیں۔ ؎

ابرِ رحمت تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے حشر میں شانِ کریمی ناز برداری کرے

☆ علامہ جلال الدین السیوطی "مسالک الحنفاء فی نجاۃ اَبَوَیَ المصطفیٰ"، اور علامہ امام المحدثین ابنِ حجر مکی شافعی نے "مولد" علامہ بوصیری نے قصیدۂ ہمزیہ اور حفاظِ احادیث نے "احیا ابوین کریمین نبیِّ خیر البریّہ" میں بیان کیا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم ط

اَلْقَنْتَ اَنَّ اَبَا النَّبِیِّ وَاُمَّهٗ اَحْیَاهُمَا رَبُّ الْکَرِیْمِ الْبَارِیْ حَتّٰی لَهٗ شَهِدَا بِتَصْدِیْقِ الرِّسَالَةِ وَاٰمَنَا فَتِلْكَ الْکَرَامَةُ الْمُخْتَارُ ط هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ "

یقین کر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماں باپ کو ربِّ کریم نے زندہ کیا اور اُنہوں نے رسالت کی تصدیق کی اور ایمان لائے۔ یہ عزّت و اکرام خاص ہے نبیِّ مختار "صلی اللہ علیہ وسلم" کے لیئے۔

☆ علامہ تلمسانی علیہ الرحمۃ اور دیگر علماءِ محققین نے بسندِ صحیحہ تحریر کیا ہے۔ "یہ فقط خاص ہے۔ نبیِّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" سے" بعد موت کے آپ کی دعا اور معجزہ سے آپ کے والدین شریفین زندہ ہو کر مشرّف باسلام ہوئے۔ متاخرین نے اِن احادیث کو درجۂ اعتبار تک پہنچایا ہے اور اِن کا انکار گمراہی بددینی ہے۔ کَمَا نَطَقَتْ بِهِ الْاَحَادِیْثُ ط"

○ ایمان کے تین اقسام ہیں اور والدین کریمین ایمان کے اِن تینوں اقسام سے مشرّف ہیں۔

۱۔ **ایمانِ میثاقی**:۔ روزِ ازل کا عہدِ میثاق "اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ط قَالُوْا بَلٰی ج" سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے آدم صفیُّ اللہ علیہ السلام تک نسلاً بعد نسلٍ کوئی ایک بھی آباء و اجداد میں نہ کافر ہوا ہے نہ فاسق، سب ایمانِ میثاقی پر تھے۔ (سورۃ الاعراف ۷، ۱۷۲)

۲۔ **ایمانِ فترتی**:۔ ایک نبی کے وصال کے بعد دوسرے نبی کی بعثت تک کا وقفہ زمانۂ فترت کہلاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین عظیمین اَبًا عَنْ جَدٍّ کے اسماءِ گرامی

؎ کسی ایک بھی نبی کے والدین سعیدین نہ کافر ہوئے ہیں نہ معاذ اللہ فاسق۔ العبد

Marfat.com

ایمان فترتی پر سب سے بڑی دلیل ہیں۔ والد ماجد کا نام مبارک[1] سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب ناموں سے افضل ترین ہے اور والدہ ماجدہ کا نام پاک سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا "کائنات عالم میں سب سے قیمتی تر گوہر کی امانت دارہ" بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نانا جان، نانی جان سیدنا وہب اور سیدتنا برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی دین ابراہیمی، دین فطرت پر تھے۔ کما صرح حفاظ الحدیث ط

☆ سورۃ الفیل "سیدنا شیبۃ الحمد" عرف عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے ایمان فترتی کی اظہر من الشمس والامس دلیل ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ابراہہ[2]! دیکھ یہ اونٹ میرے ہیں۔ میں ان کا مالک ہوں ان کی حفاظت میرے ذمہ ہے۔ وہ واپس کر دے۔ باقی رہا کعبۃ اللہ تو للبیت رب یمنعہ اس کا محافظ اللہ تعالیٰ وحدہ ہے وہ خود اپنے خانہ کعبہ کی حفاظت فرمائے گا اور دیگر کثیر واقعات سے ایمان کا واضح ثبوت ملتا ہے۔ فلینظر ثمہ ط

۳۔ ایمان تبلیغی :۔ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے خصائص کبریٰ میں فرمایا۔

احیاء ابویہ "صلی اللہ علیہ وسلم" حتی امنا بہ ط	آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم اپنے والدین کریمین کو زندہ کیا اور وہ ایمان لائے۔

○ رب العزت عز وعلا نے اپنے نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" کے صدقے میں ان پر اتمام نعمت کے لیئے اصحاب کہف رضی اللہ عنہم کی طرح زندہ کیا تو حضور اقدس "صلی اللہ علیہ وسلم" پر ایمان لاکر شرف صحابیت پاکر آرام فرمایا لہٰذا حکمت الٰہیہ یہ کہ زندہ کرنا حجۃ الوداع میں واقعہ ہوا، جبکہ قرآن کریم پورا اتر چکا اور دین کی تکمیل ہو چکی تاکہ والدین کریمین کا ایمان پورے دین اسلام اور کامل شرائع پر واقع ہو۔ بمطابق آیت کریمہ انما المشرکون نجس

[2] ۱۷ محرم الحرام ۵۷۰ء مکہ معظمہ وادی محسر میں واقعہ عذاب :۔ پ۱۰ سورۃ التوبہ ۲۸

[1] ۱۱ صفر المظفر بروز ہفتہ ۱۳۹۸ ہجری المقدسہ کو رسول کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کے والد مطہر سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جسد اقدس مرقد منورہ اپنے گھر دار نابغہ سے نکال کر حکومت سعودیہ نے جنت البقیع میں دفن کیا ساڑھے چودہ سو سال ۱۴۵۰ سے آج تک جسم اقدس بالکل تر و تازہ اور پاکیزہ تھا اور جسم اطہر کی خوشبو سے سارا مدینہ منورہ مہک گیا۔ صحابی رسول حضرت مالک بن سونائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ چھ صحابہ کرام کے جسد مبارک بھی بالکل صحیح و سالم تھے۔ منہ سلمہ ربہ

Marfat.com

مُشرک پلید اور خسیس ہیں اور بمطابق حدیثِ پاک اَلْمُؤْمِنُ لَایَنْجُسُ مومن پاک اور نفیس ہیں لہٰذا اٰبَآئِہِ الکِرام وَاُمَّہَاتِہِ العِظَام نَنہال "نانکے" دَدھیال "دادکے" تا حضرت آدمؑ وحوّاؑ سفاح سے پاک اور فسق وفجور سے محفوظ اور طیّب وطاہر، مومن وجنّتی ہیں" عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط "تِلْکَ حُجَّۃٌ سَاطِعَۃٌ"

○ حضور سرورِ کائنات "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کی شان تو اَرفع واعلیٰ ہے۔ آپ کے غلاموں نے مُردے زندہ کئے ہیں۔ اَولیاء عظام تو اپنے اپنے وقت کے "اِسرافیل" ہوتے ہیں" باذنہٖ تعالےٰ "عَلَیْہِ السَّلَام" جیسے قیامت کو اپنے صُور کی آواز سے ہزاروں سال کی بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کر دیں گے بعینہٖ اَولیاء اللہ نے مُردہ دلوں اور مُردہ جسموں کو زندہ کیا۔ انبیاء میں حضرت ابراہیم، حضرت مُوسیٰ۔ حضرت عیسیٰ "عَلَیْہِمُ السَّلَام" نے مُردے زندہ کئے جس پر کلامُ اللہ شاہد ہے اور اَولیاءِ اُمّت سے ایسے ہزارہا واقعات احیاءِ موتیٰ احادیثِ صحیحہ سے بسندِ جیّد مذکورہ ہیں"۔ وَمَنْ شَآءَ فَلْیَنْظُرْ ثُمَّہ ط ؎

لب زُلالِ چشمۂ کُن سے گندھے وقتِ خمیر
مُردے زندہ کرنا آقا تجھ پہ کیا دُشوار ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰبَآئِہِ الْکِرَامِ وَاُمَّھَاتِ الطَّیِّبَاتِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ انگشتہائے مُبارک سے پانی کا چشمہ پھُوٹنا:۔** "صحیحین مُسلم وبُخاری"

○ بروایت سیدنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں۔ ہم ہمرکابِ نبوی "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" تھے کہ حُدَیبیہ کے مقام پر ہمارے پاس پانی ختم ہوگیا اور ہم پیاسے تھے۔ وُضو کے لیئے پانی بالکل نہ تھا۔ حضور ساقیِ کوثر "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کے پاس ایک چھوٹا سا مشکیزہ تھا۔ جس سے آپ وُضو فرما رہے تھے۔ ہم آپ کے اِردگرد حلقہ باندھ کر کھڑے ہوگئے آپ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے فرمایا کیا بات ہے کیوں حلقہ باندھ کر کھڑے ہو؟ ہم نے عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ہمارے پاس پانی نہیں کہ وُضو کریں بجز اِس پانی کے جو آپ کے سامنے ہے تو حضور سرورِ کونین مکانِ نبیِّ انس وجانّ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے مشکیزہ میں اپنا دستِ مُبارک ڈال کر نکالا تو آپ کی اُنگلیوں سے پانی کے چشمے پھُوٹ نکلے اور جوش مارنے لگے۔ ہم سب نے پیا۔ وُضو

؎ قرآن وحدیث کی روشنی میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے والد ماجد حضرت تارخ ہیں۔ آزر چچا تھا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

کیا۔ اُونٹ بھی سیراب ہُوئے اور ہم نے اپنے اپنے مشکیزے بھی بھر لئے۔ لوگوں نے سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پُوچھا تم کتنے تھے تو فرمایا ہم پندرہ سو تھے۔ لیکن اگر ایک لاکھ بھی ہوتے تو پانی کفایت کرتا۔ ہاتھ کی اُنگلیوں سے پانی کے چشمے کا پھُوٹنا کتنا عظیم اور عجیب معجزہ ہے ؎

اُنگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھُوم کر
ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

○ مسئلہ :۔ دُنیا میں سب سے افضل پانی آبِ زمزم ہے جس نے حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کے قدم دھوئے اور چُومے اور غسالہ اپنے اندر تبرکاً رکھ لیا تھا۔ روزِ قیامت سب سے افضل پانی آبِ کوثر ہے اور جنّت میں سب سے افضل پانی آبِ سلسبیل و تسنیم ہے اور سیدنا ایوب علیہ السلام کی ایڑی مبارک سے بھی چشمہ پھُوٹا جو آپ کے لئے شافی الامراض بنا اور سیدہ مریم کے قدموں کے نیچے چشمہ پھُوٹا جو اُن کے لئے باعثِ تسکین بنا۔ یہ سب مبارک اور متبرک پانی ہیں اور اُن تمام پانیوں سے افضل ترین وہ پانی ہے جو مالکِ کوثر "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی اُنگلیوں سے بطور معجزہ پھُوٹا۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہُوا اِس پتھر پر اپنا عصا مارو تو تم میری قدرت دیکھو اور اُمّت کو اپنا معجزہ دکھاؤ۔ جب آپ نے عصا پتھر پر مارا تو بارہ چشمے جاری ہو گئے اور وہ چشمے آپ کی زندگی میں خشک ہو گئے۔ لیکن کلیم اللہ کے نبی محمدِ مصطفےٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام نے قلبِ مومن پر نگاہ سے ضرب لگائی اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ؎ تو قلب کے تالے کھُل گئے اور چشمے جاری ہو گئے۔

قفل، ختمِ قلبی ابدی شقاوت کی علامت

؎ قلبِ مومن ایمان، عرفان، علم و حکمت کا چشمہ اور خشیتِ الٰہی سے آنکھوں سے آنسو اُس کی دلیلِ جلیل اور وجہِ جمیل ۔ ۵

؎ پ ۲۶ سورۃ محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" آیتِ کریمہ ۲۴ یا بعضے دلوں پر اُن کے تالے لگے ہیں۔ جب سیدنا یوسف نبی اللہ علیہ السلام کو اُس عورت نے سات کمروں کے اندر دروازے کُنڈے تالے لگا کر بند کر دیا تو کہا هَيْتَ لَكَ آپ نے فرمایا مَعَاذَ اللّٰهِ، تو اسی عالم میں حضرت یعقوب علیہ السلام "مِثْلَ صُوْرَةِ اَبِيْهِ" کو دیکھا سورۃ یوسف ۲۔ عالمِ حیرانی میں مُنہ میں اُنگلی دبائے کھڑے تھے تو آپ کی ضربِ نگاہ سے کُنڈے اور تالے کھُل گئے اور آپ دوڑ کر باہر نکل گئے اور اللہ نے اپنی پناہ میں لے لیا۔ نبیِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنی نگاہِ پاک سے لوہے اور پتھر سے

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

☆ حکمت کے چار چشمے ؛ شریعت ، طریقت ، حقیقت ، معرفت
☆ شریعت مطہرہ کے چار چشمے ؛ حنفی ، مالکی ، شافعی ، حنبلی
☆ طریقت مطہرہ کے چار چشمے ؛ نقشبندی ، قادری ، چشتی ، سہروردی

چار رسُل ، فرشتے چار ، چار کُتب اور دین چار
سلسلے دونوں چار چار لطف عجب ہے چار میں
آب باد آگ خاک سب کا انہی سے ہے ثبات
چار کا سارا ماجرہ ختم ہے چار یار میں

☆ اُمّتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام قیامت تک اِن چشموں سے سیراب ہوتی رہے گی۔ فقیر غفرلہٗ کو ربِ کریم نے شریعت میں چشمۂ حنفی اور طریقت میں چشمۂ نقشبندی عطا فرمایا جو ہر حال میں افضل و اعلیٰ ہے۔ ربِ کریم اپنے رسُولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کا صدقہ کما حقہٗ مُستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ط

بندۂ پروردگارم اُمّتِ احمد نبی — دوست دارم چار یارم تابعِ اولادِ علی
مذہبِ حنفیہ دارم ملّتِ حضرت خلیل — خاکپائے غوثِ اعظم زیرِ سایہ ہر ولی

"خصائص کبریٰ"

☆ مُعجزہ شفاءُ الامراض :-

○ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے اسمآءُ الحسنیٰ " شافٍ ، کافٍ ہیں "شفا دینے والا" [1] حضرت قتادہ بن نعمان انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میری آنکھ کا ڈھیلا غزوۂ اُحد میں تیر لگنے سے باہر نکل گیا تو بارگاہِ شافی و کافی " صلی اللہ علیہ وسلم " میں حاضر ہو گیا۔ تو آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے میری آنکھ کا ڈھیلا پکڑ کر اُسکے حلقہ میں رکھ دیا اور کپڑا رکھ کر دم یا مس کیا تو میری آنکھ بالکل صحیح و سالم ہو گئی نہ کوئی درد رہا اور نہ تکلیف اور مسِ رسُول اللہ " صلی اللہ علیہ وسلم " کی برکت سے میری یہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ خوشنما اور اُس کی بینائی

بقیہ حاشیہ

سخت اَذا اَشَدُّ قَسْوَۃً ط دِل پر نگاہ ڈالی تو انوارِ ایمانی ، عرفانی اور علم و حکمت کے چشمے بہا دیئے اور قلوبِ ایمان کے مُستقر بن گئے۔ خشیّتِ الٰہی سے پتھروں سے چشمے پھوٹتے ہیں لیکن کافروں کے دل پتھروں سے بھی سخت ہیں جو اثر پذیر نہیں ہوتے۔

[1] حضور شافٍ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے فرمایا مَاجَعَلَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ فِی الْحَرَامِ شِفَاءً ط حرام میں شفا نہیں " بروایت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشعۃ اللمعات "

[2] ادلہ شرعیہ بھی چار ہیں۔ کتاب اللہ و سُنّت ، اجماع قیاس۔ ۸

Marfat.com

تیز تھی اور اس میں کبھی آشوبِ چشم نہیں ہوا فرمایا کرتے میری یہ آنکھ جو ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا کی وہ بہ نسبت دوسری آنکھ کے زیادہ خوبصورت اور خوشنما ہے۔

☆ آپ کا ایک صاحبزادہ خلیفۃ المسلمین عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں گیا تو آپ نے پوچھا کہ تم کون ہو تو اُن کے فرزندِ ارجمند نے جواب دیا [1]

اَبُوْنَا الَّذِیْ سَالَتْ عَلَی الْحَدَقِ عَیْنُہٗ فَرُدَّتْ بِکَفِّ الْمُصْطَفٰی اَیَّمَا رَدِّ
فَعَادَتْ کَمَا کَانَتْ لِاَوَّلِ اَمْرِھَا فَیَا حُسْنَ عَیْنٍ وَّیَا حُسْنَ مَاْخِذِ

○ اِس پر حضرت عمرِ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کا بہت اکرام کیا اور نہایت ہی مسرور ہوئے اور انعامات سے مالا مال کر دیا۔ غزوۂ بدر میں حضرت مُعوّذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ایک بازو حملہ کے وقت "جبکہ آپ نے ابوجہل کو جہنم رسید کیا" کٹ گیا تو آپ کی والدہ ماجدہ حضور شافی کافی "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خدمتِ اطہر میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے وہ کٹا ہوا بازو اپنی جگہ پر رکھ کر مَس کیا تو وہ بالکل صحیح اور تندرست ہوگیا۔ فرعون ہذا الامۃ

☆ علاوہ ازیں حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی تو لعابِ دہن لگایا تو ہڈی جُڑ گئی اور شفا ہوگئی۔ لعابِ دہن کھاری پانی والے کنوئیں میں ڈالا تو وہ میٹھا بابرکت ہوگیا اور حدیبیہ کے خشک کنوئیں میں ڈالا تو پانی کا فوارہ پھوٹ پڑا اور پانی ایسا جاری ہوا کہ تھمتا نہ تھا اور غارِ ثور میں سیدنا ابوبکر الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سانپ نے ڈس لیا تو عرض کیا لُدِغْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ [2] صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ط تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنا لعابِ دہن لگایا تو اُسی وقت شفا ہوگئی۔ غزوۂ خیبر کے موقعہ پر سیدنا مولائے کائنات علی مرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ الکریم کو آشوبِ

---

[1] میں اُس شخص کا فرزند ہوں جس کی آنکھ کا ڈھیلا رخسار پر ڈھلک آیا تھا۔ نہایت خوبصورتی سے محمد مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے دستِ مبارک سے اپنی جگہ لوٹا دیا۔ یہ آنکھ پہلے جیسی تھی ویسی ہوگئی۔ کیا حسین آنکھ تھی اور کیا حسین تھا اُس کا دوبارہ روشن ہونا۔

[2] میرے ماں باپ قربان یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے سانپ نے کاٹ لیا۔ لعابِ دہن یہاں زہر کا تریاق بنا۔ چشمِ مرتضیٰ پر کحلُ الجواہر اور حسنین کریمین کو چوسایا تو آبِ حیات بن گیا "صلی اللہ علیہ وسلم" ۱۲ منہ

Marfat.com

چشم تھا۔ طلب فرما کر اپنا لُعابِ دہن" حضور کا دست، دستِ شفا اور لُعابِ دہن ہر مرض کی دوا" آنکھوں پر لگایا تو اُسی وقت شفا ہوگئی اور پھر آنکھیں کبھی نہ دُکھیں اور سبطین کریمین شہزادگانِ نبوّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْھُمَا کو اپنا لُعابِ دہن چوسایا۔ تو وُہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے پیاس اور بھوک سے مامُون و محفُوظ ہو گئے اور جب اپنی زُبان[1] وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ط چوسائی تو وَاللہُ اَعْلَمُ کیا کیا عُلوم و حکمتِ الٰہیّہ کے خزینے عطا فرما دیئے اور سینہ ہائے پُر انوار کو نُور سے معمُور کر دیا[2] "حُجَّۃُ اللہِ العٰلمین فی مُعجزاتِ سیّد المرسلین ط"

کَمْ اَبْرَءَتْ وَاصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُہٗ وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَۃِ اللَّمَمِ

☆ علامہ السیّد عُمر بن احمد آفندی مدینہ خرپوت شافعی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیفِ لطیف "عربی" شرح القصیدۃ البُردۃ میں ارقام فرمایا کہ یہ مُعجزات شفاء الامراض، اُمورِ مخصُوصہ، بزمانہ حیات بابرکات میں ہی نہیں بلکہ قیامت تک باقی ہیں۔ چنانچہ آج بھی کوئی رابطۂ قلبی حضور ﷺ سے کر لے تو آپ پر دُرود شریف پڑھ کر مقصُود کے لیئے دُعا کرے تو بفضلہٖ تعالیٰ شفا پائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُعْطِی الشِّفَاءِ بِبَرَکَۃِ یَدِکَ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **مُعجزہ حُسن و جاہت** :۔ بروایت سیّدہ اسماء بنتِ ابُوبکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ط

○ سیّدہ زینب بنت اُمِّ سلمٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کے چہرہ پر ایک مرتبہ حضور ﷺ نے پانی کے چھینٹے مارے تو اُن کا چہرہ ایسا حسین و جمیل ہو گیا اور تاحیات چہرہ کی نورانیت اور وجاہت اور بچپنے کی معصُومیت قائم رہی اور بڑھاپے میں ایسی حسین و جمیل کہ اُن جیسا کسی عورت کو نہیں دیکھا گیا یہ پانی کے چھینٹے مارنا از رُوئے مزاح تھا[3] حُسن و جمال والے

---

[1] فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَخْرُجُ مِنْہُ اِلَّا حَقًّا ط بخُدا اِس زُبان ترجمانِ حق سے حق ہی نکلتا ہے۔ "الحدیث المبارکہ"

[2] کتنی بار ایسا ہُوا کہ آپ " ﷺ " کے کفِ دست نے محض چھُونے سے بیماروں کو اچھا کر دیا اور بہُت دفعہ دستِ مُغیثُ الکوَن سے کتنے حاجت مندوں نے طوقِ جنوں سے رہائی پائی۔

[3] مزاح سُنّت ہے اِس میں شرافت اور لطافت ہوتی ہے اور اِستہزاء میں حماقت یہ انبیاء کی شان کے لائق نہیں۔ جب آپ کے مزاح کا یہ عالم ہے تو ارادہ اور عزم کی تاثیر اور کیفیت کیا ہوگی۔ منہ عُفِیَ عنہ

Marfat.com

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاح نے بھی اپنے مُبارک ہاتھ سے ان غلاموں کو حسین وجمیل بنا دیا۔

☆ ایک بار حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے چہرہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ سُبحان اللہ! کالی رنگت ہونے کے باوجود اُن کا چہرہ اتنا حسین اور شگفتہ ہوگیا جو ایک مرتبہ دیکھ لیتا وُہ بار بار دیکھنے کی تمنا کرتا۔ طیب، طیبت والے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" نے یثرب کو طیبہ اور نوری حقیقت والے رسُول نے مدینہ کو مُنوّرہ بنا دیا۔ کعبۃ اللہ کو بتوں سے پاک کرکے اُس کو مُعظّمہ بنا دیا۔ "زَادَ اللّٰہُ اَھْلَھَا عِزًّا وَّ شَرْفًا وَّ زَیْنًا بَعْدَ زَیْنٍ"

☆ جب فرعون مصر ولید بن مصعب بن ریّان عمیکس نے سرکار مُوسیٰ علیہ السّلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو ربِّ کریم نے رُوحُ القدس کو حکم دیا وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ ۚ ۲ھ میرے محبُوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کے چشمۂ محبّت سے ایک چُلّو لے کر کلیمُ اللہ کے چہرہ پر چھڑک دو تو وُہ چہرہ وَکَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْھًا ۝ ۲ھ کی حسین وجمیل تصویر بن گیا اور فرعون جیسے ظالم بادشاہ کے دِل میں بھی کلیم کی محبّت آگئی اور وُہ قتل سے باز رہا۔ کیا شان ہے اُن چہروں کی جن پر محبُوب حضُور پُرنُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی نگاہوں کی نُوری پھُوہار پڑ گئی یا جن چہروں پر محبُوب ربُّ العٰلمین عزّ وجلّ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ رحمت سے چھینٹے مارے ہوں اور اُن چھینٹوں سے غلاموں کے چہرے پُرنُور، بارونق، حسین وجمیل اور قابلِ زیارت ہوگئے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوِّرَتْ مِنْ نُّوْرِہٖ
الْاَنْوَارِ الْوُجُوْہُ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **مُعجزہ اُونٹ کا گُفتگُو کرنا:** بروایت حضرت ابُوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

○ ایک اَعرابی کا اپنا اُونٹ چوری ہوگیا اور اُلٹا چوروں نے قاضی کی عدالت میں اصلی مالِک پر الزام لگا دیا اُس نے ہمارا اُونٹ چوری کیا ہُوا تھا۔ قاضی نے عدالت میں سب کو طلب کرلیا اور چوری کے الزام میں ہاتھ کاٹنے کا حُکم دے دیا، تو مالِک اصلی نے کہا

نوٹ:- بروایت ابنِ عمر یہ "واقعہ" رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منسُوب ہے بحوالہ دلائلُ الخیرات صفحہ ۶۰

ع۱ پ۱۶ سورۂ طٰہٰ آیتِ کریمہ ۳۹ مَیں نے تجھ پر اپنی طرف کی محبّت ڈال دی۔

ع۲ پ۲۲ سورۂ الاحزاب آیتِ کریمہ ۶۹ اور وُہ اللہ کے یہاں آبرُو والا صاحبِ وجاہت ومنزلت ہے۔

Marfat.com

جناب اُونٹ کو لایا جائے تو اُس نے اَللّٰہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف رجُوع کر کے درُود شریف پڑھنا شرُوع کر دیا تو اَللّٰہ سُبحانہٗ کی قُدرت سے اُونٹ گویا ہُوا اور اصل واقعہ بتایا تو قاضیٔ وقت حیران رہ گیا اور پُوچھا یہ کیا راز ہے۔ اُس نے کہا۔ بات یہ ہے کہ اُونٹ کے ہاتھ سے چلے جانے کی کوئی بات نہ تھی۔ یہ مالی نقصان تھا۔ برداشت کر لیتا۔ لیکن سزا سے اَللّٰہ محفُوظ رکھے برداشت نہ کر سکتا تو مَیں نے کہا۔ اُونٹ کو بھی حاضِر کیا جائے۔ اِس دوران مَیں کائنات کے مالِک ومُختار رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درُود شریف پڑھتا رہا جس کی برکت سے اُونٹ کو زُبان ملی اور اُس نے گواہی دی اور اصل واقعہ کا آپ پر انکشاف ہُوا۔ وُہ درُود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ صَلَوَاتِكَ شَیْءٌ وَّبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ بَرَكَاتِكَ شَیْءٌ وَّسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ سَلَامِكَ شَیْءٌ ط اِس درُود شریف کے پڑھنے سے ہر چیز کو نطق مِلتا ہے اور گفتگو کرتی ہے۔

☆ حضُور ناطِقُ الوَحْیِ وَالْکُتُب "صلی اللہ علیہ وسلم" کے حضُور ہرنی، اُونٹ، گوہ، چڑیا، مچھلی سوسمار نے کلام کیا۔ ظبیٔ نے تو کمال کر دیا جب وُہ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ "یَا زَیْنَ مَنْ وَافِی الْقِیَامَۃ" کہتی حاضِرِ خدمت ہو گئی تھی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَلَّمَهُ الْاِبِلُ بِبَرَكَةِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ مُعجزہ طیُور مُحترم:- بروایت حضرت مُنبّہ ابنِ وہب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط

○ شبِ ہجرت جبلِ رحمت، غارِ ثور میں سیّدُ الانبیاء "صلی اللہ علیہ وسلم" نے معہ ثانیِ اثنین سیّدنا ابُوبکر صدّیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ کے تین روز قیام فرمایا، غارِ اطحل کے دہانہ میں کبُوتری نے گھونسلا بنا کر انڈے دیئے اور بڑے اطمینان اور سکُون سے اُن پر بیٹھ گئی سُبحان اللہ ایسا سکُون کسے نصیب اور ایسی خدمت کس کے مُقدّر میں۔ نازک اندام مکڑی نے فِی الفور ایسی کاریگری کا مُظاہرہ کیا کہ غار کے مُنہ پر جالا تنا اور کمالِ فن دکھایا کہ رَبُّ اَسْمَہٗ کی قُدرت یاد آگئی۔ یہاں ظاہری اسباب حفاظت سے مکڑی اور کبُوتری بنی حقیقت میں وَاللّٰہُ

سہ افعال و اسباب میں تاثیر کا ظہُور اُس کی مشیّت سے ہوتا ہے۔

Marfat.com

یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ط؎ مُحافِظ بذاتِ خود اَللہ تعالیٰ مُسَبِّبُ الاسباب ہے اِن دونوں کبُوتری اور مکڑی نے سبب بن کر سرفرازی پالی۔ سورۃ المائدہ ۶۷

☆ علاّمہ علی بنِ بُرہانُ الدّین حلبیؒ قُدِّسَ سِرُّہُ الجلی نے اپنی سیرت حلبیہ میں لکھا۔

○ حرمین شریفین میں جو کثیرُ التّعداد کبُوتر ہیں وُہ اِس جوڑے کی نسل سے ہیں۔ جنھوں نے غار پر خدمت سرانجام دی۔ ربِ کریم نے اُن کی نسل کو بقاء عطا فرما دی۔ محبُوبِ کریمؐ نے اُن کو اپنے پاس رکھ لیا۔ کبُوتروں کے دو ٹھکانے مساجد اور مزارات ہیں۔ عقیدت مند محبّت سے دانا "چوگا" ڈالتے ہیں۔ یہ صلہ ہے خدمت کا۔ تعجّب انگیز بات یہ کہ وُہ صحنِ حرم شریف میں نہ گندگی پھیلاتے ہیں اور نہ بدبُو اور روضۂ اطہر کے اوپر سے نہیں گزرتے۔ دو حصّوں میں منقسم ہو کر اِدھر اُدھر سے گزر جاتے ہیں۔ البتہ کعبۃ اللہ کی منڈیر پر وُہ کبوتر بیٹھتے ہیں جو بیمار ہوتے ہیں۔ اِدھر بیٹھے اُدھر شفا ہو گئی۔ یعنی حرمین شریفین کی فضا اور ہوا سے شفا پاتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَوَسَّلَ بِہٖ
طَیْرُ الْفَلَاۃِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ مُعجزہ ہرنی :۔ قاضی عیّاض نے شفاء شریف میں بحوالہ ابُونعیم روایت کیا۔

○ ایک مرتبہ سرورِ کائنات "ﷺ" جنگل کی سیر فرما رہے تھے۔ اِذًا مُنَادٍ یُّنَادِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُذْنُ مِنِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ کی آواز "سہ بار" سماعت ہوئی۔ آپ "ﷺ" اُدھر متوجّہ ہوئے تو دیکھا کہ ایک ہرنی جال کے اندر پھنسی ہوئی ہے اور ایک بدوی شکاری، اُہیَب بن سماع" چادر اوڑھ کر سو رہا ہے۔ آپ "ﷺ" نے ہرنی سے پُوچھا مَا حَاجَتُکِ؟ عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ میں یہاں جال میں پھنس گئی ہوں اور رہائی کی کوئی صُورت نہیں۔ میرے بچّے بھوکے ہیں اگر آپ مجھے کھول دیں تو میں بچّوں کو دُودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔ ہرنی سے حضُور اکرم

؎ اَللہ تعالیٰ تمھاری نگرانی کرے گا لوگوں سے۔ اسباب میں تاثیر کا ظہُور اَللہ تعالیٰ کی مشیّت پر ہے۔ مُسلمان کی نظر مُسبّب پر ہونی چاہیئے۔ نہ کہ سبب پر اِس آیت کریمہ کے نزُول کے بعد بغیر کسی سبب کے اپنے محبُوب "ﷺ" کی حفاظت فرمائی گئی

ناخُدائے کشتی ما گر نباشد گو مباش ماخُدا داریم مارا ناخُدا درکار نیست ۹

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم "نے فرمایا تو واپس آجانے کا وعدہ کر رہی ہے۔ اگر تُو نہ آئی تو پھر؟ ہرنی نے عرض کیا۔ پھر میرا حشر قیامت میں اُن کے ساتھ ہو جو آپ کی ذاتِ اقدس پر دُرود شریف نہیں پڑھتے اور انکار کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم "نے اپنے دستِ رحمت سے بند کھول دینے اور وُہ چوکڑیاں بھرتی دوڑ گئی اتنے میں وُہ بدوی بھی اُٹھ کھڑا ہُوا اُس کے استفسار پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم "نے فرمایا میں نے اُسے کھولا ہے۔ وُہ ابھی آتی ہے۔ وُہ کہنے لگا یہ کیسے مُمکن ہے؟ کہ شکار جال سے نکل جائے تو از خود واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم "نے فرمایا صبر کر فَذَهَبَتْ فَارْضَعَتْ خَشَفَيْهَا ثُمَّ رَجَعَتْ پس ہرنی گئی اپنے دونوں بچّوں کو دُودھ پلایا اور معہ بچّوں حاضر ہوگئی اور سلام عرض کر کے اپنا سر پائے اقدس پہ رکھ دیا اور محبّت سے چاٹنے لگی اور ادب سے لیٹ گئی۔ یہ معجزہ دیکھ کر بدوی کا سر بھی جُھک گیا اور کلمہ شریف پڑھ کر صحابی کے مرتبہ پر فائز المرام ہوگیا ؎

جُھک گئے ہرنی و کافر کے سر دونوں ساتھ ساتھ — رکھ دیا آپ نے اُن پہ رحمت کا ہاتھ
پھر بشارت اِس کو اور اُسکو ملی سرکار سے — جا جال سے آزاد تُو اور تُو عذابِ نار سے

○ بعدہٗ نبیِّ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم "نے ہرنی کے گلے میں پٹہ ڈال دیا اور فرمایا جا تیرا گوشت میں نے شکاریوں پر حرام کر دیا اور تجھے بچّوں سمیت جنّت عطا فرما دی اور وُہ کلمہ شہادت اور دُرود شریف پڑھتی جنگل[1] میں چلی گئی۔ ایک مقام میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم "نے دستِ شفقت ہرنی پر پھیرا تو ربِّ کریم نے دستِ اقدس کی برکت سے اِس کی ناف سے مُشک پیدا فرما دیا جسے مُشکِ نافہ کہتے ہیں۔ وُہ جدھر جاتی جنگل خُوشبُو سے مہک[2] اُٹھتا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ ط "شفاء القلوب"

ہمہ آہوانِ صحرا سرِ خود نہادہ برکف
بہ اُمّید آنکہ روزے بشکار خواہی آمد "امیر خسرو علیہ الرحمۃ"

9

[1] الصحاری الطائف : جبرائیل علیہ السلام نے مُلکِ شام کا قطعۂ باغ لا کر کعبۃ اللہ کا طواف کرایا جو طائف شریف کہلایا۔
[2] جنّتی جانور نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم "کی اُونٹنی، عضباء یعفور گھوڑا، ہرنی، کبوتر، مچھلی، کھجور کا درخت شہد کی مکھی، حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی، صحابہ کہف کا کُتّا، سلیمان علیہ السلام کا ہُدہُد، چیونٹی اور مثل ذلک العنم ۱۲ منہ غفر لہ الذنب ولوالدیہ ط

Marfat.com

☆ علامہ عبدالرحمٰن صفوری علیہ الرحمۃ نزہۃ المجالس میں فرماتے ہیں۔

○ میں ایک روز حضور ﷺ کے روضۂ اقدس پہ حاضر تھا کہ ایک ہرنی ظاہر ہوئی اور مواجہہ شریف کے سامنے مؤدبانہ انداز میں سر جھکا دیا گویا وہ سلام عرض کر رہی ہے اور پھر الٹے پاؤں آہستہ آہستہ بابِ جبریل سے نکل گئی اور اپنی پیٹھ روضۂ اطہر کی طرف نہ ہونے دی۔ یہ ہرنی اس ہرنی کی نسل سے تھی۔ جسے رسول اللہ ﷺ نے جال سے آزاد کیا تھا۔ اور اس کی نسل کو بقاء عطا فرما دی تھی۔ سبحان اللہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَعَلَّقَتِ الْغِزَالُ
بِاَذْیَالِہٖ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ نباتات** :۔ حاکم نے مستدرک میں باسنادِ جیّد سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ـــــ ایک سفر میں تھے کہ ایک "بدّو" اعرابی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اپنی نبوت و رسالت کی کوئی نشانی "معجزہ" دکھائیں تو تاجدارِ ہفت اقلیم ﷺ نے فرمایا جا اُس درخت کو جو اللہ سبحانہ کی تسبیح پڑھ رہا ہے اُسے کہو وہ سامنے رسول اللہ ﷺ "تجھے بلاتے ہیں۔ اعرابی کا درخت کو جا کر اتنا کہنا تھا کہ وہ خوشی سے جھوم اٹھا وجد میں آکر پہلے اپنی جڑوں کو باہر نکالا اور خوشی اور مسرت سے جھومتا ہوا بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہو گیا اور اپنا سر قدموں پہ رکھ دیا یہ معجزہ دیکھ کر اعرابی صحابی بن گیا اور درخت عظمت پا گیا۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ"

☆ اِس ایک معجزہ سے کئی معجزات کا ظہور ہوا۔ درختوں کا رسالت کی شہادت دینا نباتات کا فہم و شعور خوشی اور محبّت سے جھوم کر قدموں سے لپٹنا اور برکت حاصل کرنا۔ نباتات کا از خود اُکھڑنا بغیر قدم و ساق سے چل کر حاضر ہونا۔ درود و سلام عرض کرنا اور شرفِ زیارت سے دوام و ثبات پا جانا ثابت ہے [1]

جَآءَتْ لِدَعْوَتِہِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَۃً تَمْشِیْ اِلَیْہِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ

[1] حاضر ہوئے درخت، بُلانے سے سجدہ کرتے ہوئے پنڈلیوں، تنوں پر بغیر قدم کے۔ گویا وہ شجر

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

كَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ نُرُوْعُهَآ مِنْ بَدِيْعِ الْخَطِّ فِي اللَّقَمِ قصیدہ بردہ شریف

○ قرآنِ پاک میں "تَحْتَ الشَّجَرَةِ" سورۃ الفتح ۱۸ درخت کا ذکر، نباتات کے لیئے مقامِ سرفرازی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہزار چار سو اصحاب الشجرۃ سے ایک بڑے خاردار سمرہ نامی درخت کے نیچے بیعت لی جو بیعتِ رضوان سے موسوم ہوئی اور وہ درخت اللہ سبحانہ کی قدرت سے ناپید ہوگیا۔ دوسرے سال صحابہ نے بہت تلاش کیا نہ ملا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مِنَ الْاَشْجَارِ
وَالْاَغْصَانِ وَالْاَثْمَارِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ کھجور کا تنہ** :- بروایت حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط "صحیح البخاری"

○ ابتداءً مسجد نبوی شریف کھجور کے تنوں پر مسقف تھی اور منبر شریف کی جگہ ایک کھجور کا خشک تنا "مُنڈھ" تھا اس پر ٹیک لگا کر آپ خطیب الانبیاء "صلی اللہ علیہ وسلم" خطبہ فرمایا کرتے تھے۔ جب حضرت تمیم داری رضی اللہ ورسولہ عنہ "بنی نجار" سے ایک صحابی نے لکڑی کا منبر سہ زینہ بنا کر پیش کیا تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" اس پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمانے لگے تو وہ خشک تنا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹیک لگانے کی عزت و شرف سے محروم ہوگیا تھا ہجر کے شدت جذبات سے رونے لگا۔ صحابہ عظام فرماتے ہیں۔ سَمِعْنَا لِذٰلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ ط ہم نے اونٹنی کے رونے اور چیخنے کی طرح کی آواز سنی اور اس رونے سے ساری مسجد نبوی شریف لرزنے لگی اس کی بے قراری کو دیکھ کر صحابہ کی بھی چیخیں نکل گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف سے نیچے اترے اور تنے پر اپنا دستِ شفقت رکھا اور سینے سے چمٹا لیا پھر وہ خاموش اور پرسکون ہوگیا فرماتے ہیں۔ صَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ کھجور کا تنا بچوں کی طرح رویا۔ تو سید آراءِ محراب و منبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اِنْ شِئْتَ اَغْرِسُكَ فِي الْجَنَّةِ فَتَاْكُلُ اَوْلِيَآءُ اللّٰهِ تَمْرَكَ ط اے نخلہ! اگر تو چاہے تو تجھے یہاں ہی سرسبز کر دیا

نوٹ: آج بھی عاشقِ زار مقامِ منبر پر اس کیفیتِ حالی سے متاثر ہوتے ہیں۔ العنم

بقیہ حاشیہ

خط کھینچتے آرہے تھے اور آپ کی صفاتِ حمیدہ کو کمال خوبصورتی سے خوشخط لکھ رہے تھے۔

Marfat.com

جائے یا تجھے جنّت میں لگا دیا جائے تو تو جنّت کی نہروں اور چشموں سے سیراب ہو اور تیرا پھل مقبولانِ بارگاہِ خداوندی اور محبوبانِ درگاہِ محمّدی اَفَاضَ عَلَیْنَا اَنْوَارَھُمْ کھائیں تو اُس نے دارُالفنا سے دارُالبقاء کو پسند کیا۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" "قَدْ فَعَلْتُ ط فرمایا میں نے ایسا ہی کر دیا۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے محراب شریف کے قریب ہی اُس کو دفن کر کے جنّت میں پہنچا دیا۔ "مقامِ اُسطوانہ مخلقہ ریاضُ الجنّۃ"

☆ حضرت حسن بصری علیہ رحمۃ ربی۔ اِس واقعہ سے مُتاثّر ہو کر فرماتے ہیں۔ اَے اللہ کے بندو! ایک تنہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے ہجر میں ذوق و شوق سے رویا تم تو کہیں زیادہ مُستحق ہو کہ رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے ہجر میں رُوؤ ؎

رسُول اللہ کی اُلفت محبّو! عین ایمان ہے — فراقِ مُصطفٰے میں اہلِ ایمان عمر بھر رُوئے
رُلائے جبکہ چوبِ خشک کو حضرت کی مہجوری — کہو پھر عین ایمان سے نہ کیوں کر ہر بشر رُوئے
سُنی جب اس سُتوں نے عاشقِ بیتاب کی زاری — رسُول اللہ کے اصحاب کیسے کس قدر رُوئے
کوئی ایسا نہ تھا اس بزم میں جن پر نہ تھی رقّت — بہت رُوئے لپٹ رُوئے تمامی بیشتر رُوئے
اِدھر فغان تھا وہ ستوُن صدمے سے فرقت کے — اُدھر یہ شدّتِ رقّت سے با صد چشمِ تر رُوئے
ستوُن خاموش ہوتا تھا نہ یہ رونے سے چُپتے تھے — وُہ آہیں مار چلّایا یہ دل کو کھول کر رُوئے

ستوُں نے وُہ کئے نالے کہ چشمِ حال سے اُسدم
شجر رُوئے، حجر رُوئے اور دیوار و دَر رُوئے

مولانا کفایت علی کافی شہید علیہ الرحمۃ

☆ یہ تھی کھجور کی محبّت سرکارِ مدینہ سے اور اب سرکار کی محبّت کھجور سے، فرمایا۔

اَکْرِمُوْا عَمَّتَکُمُ النَّخْلَۃَ فَاِنَّھَا خُلِقَتْ مِنْ بَقِیَّۃِ طِیْنَۃِ اٰدَمَ ط "مکتوباتِ قدسیہ"

اپنی پھوپھی کھجور کی عزّت کرو کہ آدم علیہ السّلام کے جسمِ اطہر کی بقیّہ مٹّی سے پیدا کی گئی ہے۔

○ عرض کیا صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" پھوپھی کیسے؟ فرمایا حضرت آدم علیہ السّلام کے جسمِ اطہر سے جو مٹّی کا خمیر بچ گیا اُس کو فرشتوں نے ایک جگہ اکٹھا کر دیا تو اُس سے یہ کھجور کا درخت پیدا ہُوا۔ جس کا پھل "کھجور" تمام پھلوں کا سردار بنا اور سردارِ انبیاء وصحابہ کی خوراک تو مدینہ طیّبہ کی کھجور سے محبّت، ایمان کی

؎ اُشتنِ حنانہ از ہجرِ رسُول — نالہ ے زد ہمچو اربابِ عقول "مثنوی عارف رومی"

Marfat.com

نشانی ٹھہری "مدینہ شریف کی کھجور مومن کے لیئے تبرک ہے"

☆ صحابہ کرام نے جب مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی تو یہود بے بہبود نے کہا ہم نے ان کی عورتوں پر جادو کر دیا ہے ان کے ہاں بچے پیدا نہیں ہوں گے۔ شانِ قدرت ہجرت کے بعد پیدا ہونے والا سب سے پہلا بچہ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھا۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" اُن کی پیدائش پر بہت خوش ہوئے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے گود میں لے کر پہلے کان میں آذان اور تکبیر پڑھی اور پھر تحنیک دی۔ یعنی کھجور کو منہ سے نرم کر کے لعابِ دہن اُن کے منہ میں ڈالا تو اُنھوں نے منہ ہلانا شروع کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا۔ دیکھو یہ کھجور سے محبت کرتا ہے۔ کیوں نہ کرے مدنی جو ہوا۔

☆ ایک روز یہود نامسعود حضور سرکارِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خدمتِ اطہر میں حاضر ہوئے اور کہا اگر آپ ہماری مرضی کے مطابق ہمیں معجزہ[ع] دکھائیں تو ہم ایمان لے آئیں گے اُس وقت حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" حوالیٔ قباء میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اُنھوں نے کھجور کی گٹھلیاں "بوسیدہ ناکارہ کی ہوئی" پیش کر دیں۔ آج ہمارے سامنے بو دیں اور علی الصبح یہ ایک سرسبز باغ ہو۔ جس میں کھجوروں کے خوشے لٹک رہے ہوں تو ہم کھائیں۔ ایمان کا بیج قلبِ مومن میں بونے والے رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اُن گٹھلیوں کو زمین میں، قطار در قطار اپنے دستِ مبارک سے بو دیا اور واپس مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ اُنہوں نے بعد میں یہ گٹھلیاں نکال لیں اور چلے گئے۔ قدرتِ الٰہی! جب سب علی الصبح پہنچے تو وہاں ایک عجیب عالی شان باغ لہلہا رہا تھا اور کھجوروں کے گچھے لٹک رہے تھے تو نبیِ مختار "صلی اللہ علیہ وسلم" نے معہ حاضرین کھجوریں تناول فرمائیں۔ لیکن اُن کے اندر گٹھلیاں ندارد؟ یہود حیران رہ گئے کہ یہ کیا؟ اُنھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اِن میں گٹھلیاں نہیں؟ فرمایا گٹھلیاں تو تم کل ہی نکال کر لے گئے تھے۔ اگر تم ایسا نہ کرتے

ے یہود بے بہبود اور ہنود نامسعود کی مانند عداوت، غلظت رکھنے والا معجزاتِ انبیاء کا منکر ہی ہوتا ہے۔ العیاذ

ع یہ معجزہ فقیر غفرلہ المولی القدیر کو مدینہ منورہ بوقتِ ناشتہ ۲۴/۸۹ بروز بدھ ایک محب نے سنایا۔ سن کر ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ ناشتہ سے جسمانی اور اِس واقعہ سے روحانی غذا ملی اور عجیب فرحت و سرور حاصل ہوا۔
منہ کان اللہ لہ

Marfat.com

تو اِن میں بھی گٹھلیاں ہوتیں " لِلّٰہِ الْحَمْدُ وَلِرَسُوْلِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ " یہ عجیب غریب اور عظیم الشان معجزہ دیکھ کر بعض ایمان لے آئے لیکن یہود بے بہبود، عاقبت نامحمود ہی رہے آقائے نامدار، مدنی تاجدار احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات پیاری ہے اور ہر فعل معجزہ "

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ طَابَتْ
بِبَرَکَۃِ الثِّمَارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ جنتی پہاڑ:۔** بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ ط

○ ایک دن سرورِ کائنات " صلی اللہ علیہ وسلم " سیر فرما رہے تھے۔ آپ کی نظر مبارک جبلِ اُحد پر پڑی تو آپ نے بآوازِ بلند اللہ اکبر پکارا اور آپ کے چہرہ مبارک پر بشاشت اور مسرت کے انوار چمکنے لگے اور چہرۂ اقدس متبسم نظر آتا تھا آپ نے فرمایا ھٰذَا جَبَلٌ اُحُدٌ یُّحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ وَعَلٰی بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ ط

☆ ابو شامہ امام نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ محبت جانبین سے مفہوم ہوتی ہے ایک مرتبہ جبلِ اُحد شریف پر تشریف لائے تو وہ اپنی خوش بختی پر جھوم اٹھا اور وجد کرنے اور ہلنے لگا تو آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " نے اُس پر اپنے پاؤں کی ایڑی ماری اور فرمایا اُسْکُنْ یَا جَبَلُ فَاِنَّ عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَّصِدِّیْقٌ وَّشَھِیْدَانِ ط جبلِ اُحد پُرسکون ہو گیا۔ حدیث پاک ایسا پُرسکون ہُوا کہ قیامت کا زلزلہ بھی اُس پر کچھ اثر انداز نہ ہو گا۔ بلکہ ملائکہ اس کو اُٹھا کر جنّتِ عدن کے دروازہ پر رکھ دیں گے اور یہ جنّتیوں کی اُمید گاہ ہو گا۔ جیسے مدینہ

ے نبیِّ کریم، صدّیقِ اکبر، فاروقِ اعظم، عثمانِ غنی علیہ وآلہ وصحبہ الصلوٰۃ والسلام ط

ع۱ یہ جبلِ اُحد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اِس سے محبّت کرتے ہیں اور یہ جنّت کے دروازہ پہ ہو گا۔

ع۲ ربِّ کریم نے جمادات اور نباتات کو بھی حیاتِ حقیقیہ سے نوازا ہے۔ اُن کو علم، ادراک، نطق حالی بخشا ہے یہ بھی ذی رُوح، ذی شعور ہیں۔ لیکن ہم اُن کی تسبیح اور جذبۂ محبت سے لاشعور ہیں۔ یہ بھی زُبانِ حال سے سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ کی ثنا گستری میں زمزمہ سنج رہتے ہیں۔ صرف انسان ہی غافل ہے۔ حالانکہ اُس کی تخلیق کا مقصد ذکر و فکر تھا۔ لیکن یہ دُنیا کے فکروں میں گھرا رہا۔

ع۳ اے پہاڑ ٹھہر جا کیا تجھے شعور نہیں؟ کہ تم پر ایک نبی۔ صدّیق اور دو شہید ہیں۔

Marfat.com

مُنوّرہ کے زائرین کی آج اُمّید گاہ ہے کہ ہماری منزل قریب آگئی اور مومن آج بھی جب جبلِ اُحد پر نظر کرتا ہے تو اُس کو سرُور اور سکوُن ملتا ہے اور جبلِ اُحد پر علی الصّبح ایک عجیب قسم کی بھینی بھینی خُوشگوار خُوشبو مہکتی ہے جس سے مومن کے دل کی کلی کھِل جاتی اور رُوح خوُشی سے جھُوم اُٹھتی ہے"۔ اَور دُرود شریف از خود زُبان پر جاری ہو جاتا ہے ؎

ایک ہی ٹھوکر میں اُحُد کا زلزلہ جاتا رہا — کتنا وقار رکھتی ہیں اَللّٰہُ اَکبَرُ ایڑیاں
دو قمر، دو پنجہ خوُر، دو ستارے، دس ہلال — اُن کے تلوے پنجے ناخن پائے اَطہر ایڑیاں
تاجِ رُوحُ القدُس کے موتی جسے سجدہ کریں — لف نشر غیر مرتب
رکھتی ہیں وَاللّٰہ وُہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں — "اعلیٰحضرت بریلوی"

☆ ابنِ اَبی شیبہ نے حضرت اَنس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کی ہے۔ کہ فرماتے ہیں۔ جب اَللّٰہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ نے کوہِ طُور پر تجلّی فرمائی تو سطوت اور جلال سے چھ پہاڑ اُڑ گئے۔ تین پہاڑوں جبلِ اُحُد، وَرقان، رِضوی نے مدینہ مُنوّرہ دامنِ رحمۃٌ لِّلعٰلمینی صلی اللہ علیہ وسلم میں پناہ لی اور جبلِ نُور[ع۱]، ثبیر اَور ثور دامنِ کعبۃُ اللّٰہ میں پناہ گزیں ہو گئے۔

جنّتی پتھر:۔ صحیح مُسلم بروایت جابر بن سُمرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے۔ کہ ربّ کریم کے رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں اِس پتھر کو پہچانتا ہُوں جو بعثت سے پہلے مکّہ مُعظّمہ میں مجھے سلام عرض کرتا۔ وُہ زُقَّاقُ الحجر[ع۲] کے نام سے مشہُور ہو گیا تھا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَلَّمَتْ عَلَیْہِ
الْاَحْجَارُ وَالْجِبَالُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

ع۱ جبلِ نُور، غارِ حرا میں چند لمحات توجّہ کے ساتھ بیٹھنے سے وُہ اِنشراح صدر ہوتا ہے جو کئی سالوں کے مجاہدہ سے نصیب نہیں ہوتا۔ زائرین غارِ حرا میں جا کر نوافل ادا کر کے مُراقبہ کریں یہاں سب سے پہلی وحیِ الٰہی کے انوار ہیں۔

ع۲ یہ پتھر زُقاقُ الحجر سیّدہ اُمّ المؤمنین خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے محلّات طیّبات کو جاتے ہُوئے راستہ کی ایک دیوار میں نصب ہے۔ لوگ اسے چھُو کر اپنے ہاتھوں کو برکت کے لیئے چہرے پر ملتے ہیں یہ جمادات، پہاڑ، پتھر کنکر، حجرات سب ربِّ قدّوس کی تسبیح پڑھتے ہیں۔ اِن کو بھی احساسِ خوف اور کیفِ محبّت عطا کیا ہے۔ اِن میں حِس ہے عقل نہیں۔ یہ پتھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام بھی کرتا تھا اور کلام بھی۔ منہ عُفرلہٗ ولوالدیہ ط

Marfat.com

☆ **معجزۂ تکثیرِ طعام** : سیدنا انس بن مالک صاحب النعلین شریفین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

○ حضور معطی النعمۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُمِ مالک انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایک گھی کی کُپی عنایت فرمائی جس سے وہ مدت تک دُرود شریف پڑھ پڑھ کر گھی نکالتی رہیں۔ ایک دن اچانک اندر سے جھانک لیا۔ تو برکت جاتی رہی اور جب حضور مؤتی الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَوْ تَرَکْتِیْھَا مَا زَالَ تَائِبًا اگر تم ایسا نہ کرتیں تو ہمیشہ "تا قیامِ قیامت" گھی پاتیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ مَلَأْتَ قَلْبَہٗ مِنْ جَلَالِکَ وَعَیْنَہٗ مِنْ جَمَالِکَ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مُّؤَیَّدًا مَّنْصُوْرًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ط

ع۱ معجز نما تکثیرِ ثواب دُرود شریف :- ایک روایت الحدیث میں جامع خیر الکثیر صلی اللہ وسلم علیہ کثیرا نے فرمایا۔ جب بندہ مجھ پر دُرود شریف بھیجتا ہے تو وہ دُرود شریف اُس کے مُنہ سے بسرعت "خلائی راکٹ، ہوائی جہاز سے تیز تر" نکلتا ہے۔ مشرقین مغربین کے میدانوں جنگلوں اور بیابانوں کو منور کرتا۔ پہاڑوں کوہساروں اور وادیوں میں خوشبو بکھیرتا۔ دریاؤں نہروں اور چشموں کو تازگی بخشتا۔ زمین کی ہواؤں اور آسمان کی فضاؤں کو معطر کرتا گزرتا ہوا کہتا جاتا ہے۔ میں فلان ابن فلاں کا دُرود شریف ہوں جو اُس نے سیدنا الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر بھیجا ہے۔ پس ہر ایک شی دُرود شریف بھیجتی ہے اُس بندہ پر جس نے یہ دُرود شریف بھیجا ہے۔" دلائل الخیرات شریف صفحہ ۲۳"

☆ خداوند قدوس جل مجدہ العلیٰ اپنے کرم کریم اور فضل عمیم سے اِس دُرود شریف کا ایک عظیم پرندہ پیدا فرماتا ہے۔ جس کے ستر ہزار بازو، ہر بازو پر ستر ہزار پر، ہر پر کے ستر ہزار سر، ہر سر کے ستر ہزار چہرے، ہر چہرے کے ستر ہزار مُنہ، ہر مُنہ میں ستر ہزار زبانیں اور ہر زبان ستر ستر "بولیوں" میں ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تقدیس تحمید، تکبیر، تہلیل کرتا رہتا ہے اور یہ ثواب اُس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔" یہ فرشتہ تا قیامِ قیامت اُس کی قبر پر کھڑا دُعا کرتا رہے گا۔ تو دُرود خوان کی قبر بقعۂ طور، باغیچۂ نور سے کستوری کی خوشبو مہکتی ہے۔ یہ قدرتِ الٰہی کے معجز نما ظہورات مشاہدۂ علماء مکاشفۂ اولیاء سے ثابت ہیں۔

☆ فقیر بحمد اللہ المولیٰ القدیر کہتا ہے۔ تحفۃ الصلوٰۃ بر شہنشاہِ لولاک کے ثواب کی یہ معجز نما تکثیر و تعمیم دورِ قدیمہ جدیدہ، حاضرہ، کی ٹیکنالوجی، سائنسی عجوبہ آلات کمپیوٹر، کلکولیٹر بھی شمار سے قاصر ہیں ؎

لَیْسَ کَلَامِیْ یَفِیْ بِصَلٰوۃِ کَمَالِہٖ صَلِّ اِلٰھِیْ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ

دلائل الخیرات شریف، دُرود شریف کا مجموعہ ہے۔ اِس کا عامل اِن فضائل کثیرہ اور ثواب عظیمہ کا حامل ہوگا۔ منہ غفرلہٗ ط

Marfat.com

☆ **معجزہ طعام کا کلام کرنا** : بروایت حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما ط

① غزوۂ خیبر میں ایک یہودیہ زینب زوجہ سلام بن مشکم نے کھانے میں زہر ملا کر پیش کر دیا تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے لقمہ اٹھایا ہی تھا کہ لقمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے تناول نہ فرمائیں اس قابل نہیں کیونکہ میرے اندر زہر ملا ہوا ہے۔ یہ بھنے ہوئے گوشت کا کلام کرنا اور رسالت کا اقرار ایک معجزہ عظیمہ عجیبہ ہے۔

② ایک دعوت میں آپ کھانا تناول فرمانے لگے لقمہ اٹھایا تو اس سے تسبیح پڑھنے کی آواز آرہی تھی۔ صحابہ کرام نے وہ آواز سنی۔ یُسَبِّحْنَ حَتّٰی سَمِعْنَا التَّسْبِیْحَ نَاطِقُ الْوَحْیِ وَالْکُتُبِ کی شان والے نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" کے سامنے بے زبان شجر و حجر اور طعام بھی آجائے تو اس کو نطق مل جاتا ہے۔ آپ ان کے ورد کی تسبیح کو جانتے کہ یہ کون سی تسبیح پڑھ رہے ہیں۔ بروایت صحیحہ "طعام نے کلام اور سلام عرض کیا"۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُسَبِّحِ فِیْ
کَفِّهِ الطَّعَامُ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ** :- **دست مبارک کا مس ہونا**۔ حلیہ لحافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی علیہ الرحمۃ ط

① سیدۃ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہا کے گھر ایک روز آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" تشریف لے گئے اس وقت سیدہ تنور میں روٹیاں لگا رہی تھیں تو چند روٹیاں آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے بھی لگائیں تو وہ کچی کی کچی رہیں سیدہ سخت متعجب ہوئیں تو فرمایا اے بیٹی! تعجب نہ کر جس کو رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا ہاتھ مس کر جائے تو اس پر آگ دنیا کی کیا۔ جہنم کی بھی اثر نہیں کرتی۔ عَلَیْهِ وَعَلٰی بِنْتِهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط "معارج النبوۃ"

② ایک روز سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ نے مہمانوں کی ضیافت کی تو آپ نے دسترخوان بچھا کر ان کو کھانا کھلایا تو اچانک ملاحظہ فرمایا کہ دسترخوان پر کچھ دھبے ہیں اور وہ میلا ہو گیا ہے تو اسے جلتے تنور میں ڈال دیا۔ مہمان حیران ہوئے یہ کیا معاملہ ہے۔ دسترخوان کے جلنے کا کوئی دھواں وغیرہ نہیں تو آپ نے کچھ دیر بعد دسترخوان کو تنور سے نکالا تو وہ نہایت پاک صاف اور شفاف تھا اور اعلیٰ درجہ کا

Marfat.com

دُھل چکا تھا۔ مہمانوں نے تعجب سے پُوچھا تو فرمایا ایک مرتبہ ہمارے آقائے ولیِّ نعمت "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اِس دسترخوان پر کھانا تناول فرما کر اِس سے اپنے ہاتھ پُونچھے تھے اَب یہ کپڑا جب بھی میلا ہو جاتا ہے تو مَیں اُسے تنُور میں ڈال دیتا ہُوں تو یہ صاف شفّاف ہو جاتا ہے۔ آگ اُس پر کچھ اثر نہیں کرتی اب یہ دسترخوان نہ جلے، نہ سڑے اور نہ گلے کی شانِ عجیبہ رکھتا ہے"۔ دُرُود خوان ببرکتہ دُرُود شریف قبر میں نہ جلے نہ سڑے اور نہ گلے"۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُطْبُ الْجَلَالَۃِ وَشَمْسُ النُّبُوَّۃِ وَالرِّسَالَۃِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **خُوشبُودار بنانا:۔** "مَدارِجُ النُّبوّۃ ومَراتبُ الفتوّۃ لِشیخ محقّق علیہ الرّحمۃ ط

① سیدنا ابُوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابیّہ بارگاہِ اطہر میں حاضِر ہُوئی اور عرض کیا یا رسُولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم بیٹی کی شادی ہے خُوشبُو کے لیئے حاضِر ہُوئی ہُوں تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اُس کو شیشی میں اپنی جبین مُبارک سے پسینہ کے قطرات عطا فرمائے جو بطورِ خُوشبُو دُلہن کو لگائے گئے تو اُس دُلہن صحابیّہ کی نسل سے کئی پُشتوں تک خُوشبُو آتی رہی اور اُن کا گھر مدینہ مُنوّرہ میں بَیتُ المُطَیَّبِین مشہُور ہو گیا۔

② حضرت جابر بنِ عبدُ اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک روز نبیِّ کریم رؤف رحیم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنا دستِ مُبارک میرے رُخساروں پر پھیرا تو مجھے ایسی خُوشبُو پہنچی کہ اِس قسم کی خُوشبُو عطر فروشوں کی دُکانوں پر بھی نہ سُونگھی گئی اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم"، جس

علہ مُعجز نُما خوشبُو دُرُود شریف:۔ ذاتِ مُسمّیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کانِ عطر جانِ عنبر ہیں ہر شئی کو یہیں سے خُوشبُو ملی۔ دُرُود خوان صحابی، حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مُصافحہ کے بار بار اپنے ہاتھوں کو سونگھتے اور دُرُود شریف پڑھتے رہتے جس شئی کو مُعجزہ بنایا۔ آج بھی اُس سے مومن کو خُوشگوار خُوشبُو آتی ہے۔ بشرطیکہ حواسِ خمسہ ظاہری کو جسمانی نزلہ اور حواسِ باطنی کو رُوحانی نزلہ نہ ہو اور اسمِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم خوشبُویات کا منبع، عطریات کا سرچشمہ ہے۔ دُرُود خواں کے مسکن و مکان، جسم و جان، لباس، پسینہ اور سانس سے خُوشبُو مہکتی ہے۔

☆ "دُرُود خواں کی مُروسِ فکر "دُرُود شریف"، خُوشبُو ہے۔ سینہ محبّت کا گنجینہ عطر دان اور دہن پُر لبن ڈھکنا ☆

بزمِ ثنائے زُلف میں میری مُروسِ فکر کو ساری بہارِ ہشت خُلد چھوٹا سا عطر دان ہے

"منہ سلّمہ ربّہ سُبحانہ ط"

Marfat.com

راستہ سے گزر جاتے تھے تو کئی روز تک اِس راستہ سے بھینی بھینی خوشبو کی مہک آتی رہتی ؎

سرتا بقدم تن سلطان زمن پھول ﷺ لب پھول، دہن پھول، ذقن پھول، بدن پھول
واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ اندازِ عطاءِ مدینۃ العلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ط "صحیح البخاری"

(۱) سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ کثیر التعداد احادیثِ مبارکہ کے راوی ہیں[1]۔ اِس کی وجہ خود ارشاد فرماتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ بارگاہِ رحمۃ للعلمینی "صلی اللہ علیہ وسلم" میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم قرآن پاک اور احادیثِ پاک سے جو یاد کرتا ہوں وہ بھول جاتا ہوں۔ قاسم العلوم والعطایا "صلی اللہ علیہ وسلم" نے کمال شفقت اور رحمت سے فرمایا اے ابوہریرہ! اپنی چادر بچھاؤ۔ تو میں نے اپنی گودڑی جو پہنے تھا بچھا دی تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنے دستِ رحمت کے اشارہ سے اُس میں کچھ ڈالا اور فرمایا اِس کو سینے سے لگا لو۔ جب میں نے چادر کو سینہ سے لگایا تو پھر اپنا حال خود بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ فَمَا نَسِیْتُ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ شَیْئًا ط اُس دن کے بعد میں کوئی شئی نہیں بھولا۔ یعنی تب سے اب تک ہر چیز مجھے بلفظہٖ یاد ہے اور اب میں کوئی چیز قرآن وحدیث سے نہیں بھولتا۔ حقیقت یہ ہے "حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے اصل معجزات یہ نفوسِ قدسیہ صحابہ کبار ہیں"۔ جن کے قلوب نگاہِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منور

---

[1] آپ جلیل المرتبت مشہور محدث صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبیلۂ دوس اور اہلِ صفہ سے ہیں جو اضیاف اللہ واضیاف رسول اللہ کے مبارک لقب سے ملقب تھے۔ گھریلو مانوس جانور بلیوں کی وجہ سے سید الانبیاء "صلی اللہ علیہ وسلم" نے ابوہریرۃ کا لقب عطا فرمایا اور اسی کو محبت کا تحفہ تصور کیا۔ اور آسمانِ شہرت کے درخشاں نجم فی الحدیث تھے آپ کی وصیت کے مطابق حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نعلین پاک کو قبر میں آپ کے سینہ پر رکھ دیا گیا۔ سراجاً منیرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار قدسیہ سے چمکنے دمکنے والا نوری ستارہ نور کی روشنی بکھیر کر کروڑہا علم کے قمقمے "محدثین عظام" روشن کر گیا۔ ۱۲ منہ غفرلہ

Marfat.com

ہوئے اور ایک ایک کو نگاہِ رسول "صلی اللہ علیہ وسلم" نے معجزہ بنا دیا [1]

اُولٰٓئِكَ اٰبَآءِیْ فَجِئْنِیْ بِمِثْلِهِمْ اِذَا جَمَعَتْنَا یَا جَرِیْرُ الْمَجَامِعُ

اعاظم واکابر جملہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جو کچھ ملا نگاہ سے ملا یا لبِ اعجاز سے ملے تو عطا فرما دیا اور اس بارگاہ سے جو چاہا۔ پایا۔ اور جو مانگا۔ سو ملا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط

(۲) سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلُ الْبَيْتِ کے اعزاز و شرف سے نوازا اور جب آپ ایمان لائے تو ضعیف العمری گورنر مدین کا عالم تھا۔ ایک مرتبہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام حاضرِ خدمت تھے تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اُن سے فرمایا اے سیدُ الملائکہ! میرے سلمان کو عربی سکھاؤ۔ تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ آپ سلمان سے فرمائیں کہ منہ کھولے تو آپ علیہ السلام نے اُن کے منہ میں لعابِ دہن ڈالا تو وہ فصیح بلیغ عربی دان اور سلمان فارسی سے سلمان محمدی بن گئے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"اندازِ عطا سُبْحَانَ اللہ! ایسے اعزاز پہ قربان ایسی عطا پہ نثار"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ مُعْجِزَاتِ الْقَاهِرَةِ وَمَخْزَنِ دَلَائِلِ الْبَاهِرَةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

[1] میرے آباؤ اجداد تو یہیں تو بھی اُن کی مثل لے آ جب کہ مجالس منعقد ہوں۔

[2] سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک فارس کے شہزادے تھے۔ اپنے مذہب زرتشت سے بیزار ہو کر ملک سے نکلے کئی احبار و رہبان کے پاس رہے مختلف مذاہب اختیار کئے۔ ایک راہب نے مرتے وقت کہا تم ملک حجاز چلے جاؤ آخر زمان پیغمبر کے ظہور کا وقت ہے تو راہ میں پھر غلام بنا لئے گئے۔ آخر کار مَنْ طَلَبَ وَجَدَ مقام قبا میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے قیام پذیر ہونے کی کانوں میں آواز پڑی۔ حاضرِ حضور ہو گئے۔ "مُہرِ نبوت" کو دیکھا۔ چوما اور ایمان پایا۔ اُس وقت آپ کی عمر شریف ۲۵۰ سال تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی آزادی کے لیے کھجور کے پودے اپنے دستِ رحمت سے لگائے جو صبح کو ہی تناور درخت بن گئے۔ جن میں خوشے لٹک رہے تھے اور کچھ سونا دیا۔ آپ کا شمار فضلاءِ صحابہ، اعزازاً اہلبیتِ اطہار اور اہلِ صفہ سے ہوتا ہے۔ ایرانی سلمان سے مدنی سلمان بن کر اسلام اور بانیِ اسلام سیدُ الانام صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ط کے ہو کر اولیائے نقشبندیہ مجددیہ کے سرتاج بنے ۱۲ منہ

Marfat.com

باب ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ظہورِ قدسی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اَبَانَ مَوْلِدُہٗ عَنْ طِیْبِ عُنْصُرِہٖ | یَا طِیْبَ مُبْتَدَءٌ مِّنْہُ وَمُخْتَتَمٌ[1]
مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ | فَجَوْہَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ

☆ وُہ اِرہاص "معجزاتِ عظیمہ" جو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادت باسعادت کے موقعہ پر ظہور پذیر ہوئے۔ اُن میں سے چند کا بطورِ تبرّک ذِکر کرتا ہُوں۔

قرآنِ پاک :- پ ۱۱ سورۃ یُونس آیتِ کریمہ ۵۸

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ط | تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اُسی کی رحمت پر چاہیئے کہ خُوشی کریں۔

○ "تفسیر ابنِ عبّاس" میں سیدنا عبدُاللہ بنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ فضلُ اللہ سے مُراد ذاتِ پاک محمّدِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" اور رحمتہٖ سے صفات اور مُعجزات مُراد ہیں۔ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کا فضل اور رحمت اُس کے پیارے محبُوب کی ذاتِ پاک ہے۔ رمضانُ المبارک میں قُرآنِ پاک کا نزُول ہُوا۔ اِس مُبارک ماہ میں "جشنِ قُرآن" منایا جاتا ہے۔ رُوحُ القُدس ہر سال ماہِ رمضان میں صاحبِ قُرآن "صلی اللہ علیہ وسلم" سے قُرآن مجید کا دَور کیا کرتے اور ربیعُ الاوّل شریف کے ماہ مُبارک میں مُومنین مُحبّین میلاد شریف کی محفلیں اور مجلسیں مُنعقد کرتے اور خُوشیوں کے تبرّک

---

[1] حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادت نے خُوشبُو ظاہر کی آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادت باکرامت اور وصال باسعادت دونوں کیسے پاکیزہ اور خوشبُودار ہیں۔
صاحبُ القرآن "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ مُقدّس بُلند تر ہے اپنے محاسن میں شرکت سے اور آپ کا جوہرِ حُسن مُنقسم نہیں۔

Marfat.com

بانٹتے ہیں اور ظہورِ قدسی پر جو معجزات ظاہر ہوئے وہ بیان کرتے ہیں اور سنتے ہیں۔

☆ جاہِ والاشاہ عبدالرحیم نقشبندی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ فَرَأَیْتُ اَنْوَارًا سَطَعَتْ دَفْعَةً میں نے اچانک معائنہ کیا کہ ہماری مجلس میلاد شریف کو انوار نے ڈھانپ لیا ہے۔ وَیَسْتَحِبُّ لَنَا الشُّکْرُ لِمَوْلِدِہِ الشَّرِیْفَةِ ﷺ "بِالْاِجْتِمَاعِ وَالْاِطْعَامِ وَغَیْرِ ذٰلِكَ مِنْ وُجُوْہِ الْقُرُبَاتِ وَالْمُسَرَّاتِ" اور اس کا جتنا شکر بجا لائیں کم ہے۔ افضل طریقہ یہ ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ طعام پکائیں اور ایصالِ ثواب کریں یہ عمل محبت اور مسرت کے قریب ہے۔ یہ مجالس مبارک نورٌ علیٰ نور ہیں۔

○ اولوالعزم رسول حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی دعا کے الفاظ مبارک ہیں عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةً مِّنْكَ ع۱ "برو ائیت" سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک یہودی نے کہا قرآن پاک میں ایک ایسی آیتِ پاک ہے اگر وہ ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس روز عید مناتے تو آپ نے فرمایا میں اس آیتِ کریمہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ع۲ کے مقامِ نزول اور یومِ نزول کو خوب جانتا ہوں کہ یہ یومُ الجمعہ، مقامِ عرفات دورانِ خطبہ نازل ہوئی اس سے آپ کی مراد یہ تھی کہ اس روز ہم دو عیدیں مناتے ہیں ؎

☆ یومُ الجمعہ کی عید ☆ یومِ عرفہ کی عید

؎ ایسی مجالس و محافل کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگاہِ نور سے منور ہونا کثیر ہا واقعات سے ثابت ہے۔ المؤلف ط ۵

ع۱ شاہ عبدالرحیم نقشبندی مجددی "درثمین فی مبشرات النبی الامین" میں ارقام فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ میلاد النبی ﷺ پر ایصالِ ثواب کیا کرتا تھا! ایک سال کچھ ہاتھ نہ آیا جس سے کھانا پکواتا صرف بھنے ہوئے چنے تھے وہ ہی آگے رکھ کر ایصالِ ثواب کر کے تقسیم کر دیئے تو مجھے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی تو دیکھا وہی بھنے ہوئے چنے آپ تناول فرما رہے ہیں اور آپ ﷺ خوش ہیں اور چہرہ پر بشاشت ظاہر ہے

ع۲ پ۶ سورۃ المائدۃ آیتِ کریمہ ۱۱۴ عید ہو ہمارے اگلے، پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی۔

ع۳ پ۶ سورۃ المائدۃ آیتِ کریمہ ۳ آج میں نے تمہارے لیئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ اور اب اسی دینِ اسلام میں اس کی رضا ہے۔ آمَنَّا وَصَدَّقْنَا ط

Marfat.com

☆ سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ترمذی شریف میں ایسا ہی مروی ہے۔

○ اللہ تعالیٰ کی جس روز خاص نعمت مائدہ یا نعمتِ عظیمہ "آیتِ کریمہ" نازل ہوئی ہو اُس روز عید منانا خوشیاں کرنا اور شکرِ الٰہی بجا لانا طریقۂ صالحین ہے۔ اِس میں کچھ شک نہیں کہ سیّدِ عالم "صلی اللہ علیہ وسلم"، اللہ تعالیٰ کی عظیم تر نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہیں اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادتِ مبارک کی یادگار میں عید میلاد شریف منانا اور اظہارِ فرح و سرور کرنا مستحسن، محبوب اور امرِ محمود ہے اور جو لوگ اِس روز محافلِ میلاد منعقد کرتے ہیں۔ دُنیا میں ربِّ کریم کے فضلِ عمیم اور آخرت میں وہ جنّت النّعیم میں داخل ہوں گے" یہ میلاد شریف تذکیر بآیامِ اللہ میں داخل اور عین منشاءِ خداوندی ہے"۔

☆ فلیفرحوا پس چاہیئے کہ وہ خوشیاں منائیں۔ فرحت اور اطمینان کا تعلّق قلب سے ہے یعنی قلبی اور روحانی خوشی۔ کسی پیاری اور محبوب چیز کے پالینے سے دل کو جو لذّت حاصل ہوتی ہے اُسے فرح کہتے ہیں۔ مومن کے لیئے ہادیِ سُبل، فخرِ رُسل مولائے کُل، احمدِ مجتبےٰ محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر اور کون محبوب ہے؟ مومن کا قلب تو ذکرِ مصطفےٰ، نعت اور صلوٰۃ وسلام سے فرحت پاتا ہے۔

☆ عید میلادُ النّبی "صلی اللہ علیہ وسلم"۔ وذکرھم بایّٰم اللہ (سورۃ ابراہیم) کی ہو بہو تفسیر اور تنویر ہے۔

○ عیدُ الفطر جو رمضانُ المبارک کے روزوں پر بطورِ تشکر ملی اور عیدُ الاضحیٰ جو حجِ بیت اللہ کی سعادت پر اُمّتِ مرحومہ کو بطور انعام ملی۔ یہ دونوں عیدین اس عید پر تصدق ہو جائیں جس کے صدقہ میں یہ عیدیں ملیں اور وہ ہے عید میلادُ النّبی "صلی اللہ علیہ وسلم"، جو حضور کی ولادت باسعادت پر ملی۔ یاد رہے ہمیں ایمان ملا حضور کا صدقہ قرآن ملا سرکار کا صدقہ اور رحمٰن ملا محمدِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا صدقہ۔ اگر حضور نہ آتے تو کچھ نہ ملتا۔ نہ رمضان ملتا۔ نہ قرآن ملتا، نہ ایمان ملتا اور نہ ہی رحمٰن ملتا اور یہ سب کچھ انعامِ محبّت سے حضور کا صدقہ ہے۔ لہٰذا محبّت والوں کو جو عید ملی اُس کو بزبانِ محبّت "عُرفاً" عید میلاد کہتے ہیں اور یہ کائناتی جشنِ نبوی ہے۔ عرش پر ملائکہ[1] نوری اور فرش پر مومن تقریباتِ مسرّت منا رہے ہیں اور چہار سُو صلوٰۃ وسلام کے نغمے گونج رہے ہیں اِسی فرحت

[1] آسمان پر ملائکہ کی عیدیں شبِ برات و شبِ معراج ہیں۔ [2] یہ زمین آسمان میں کائناتِ عالم کی اجتماعی عید ہے۔

Marfat.com

اور مسرّت کا ربِّ کریم نے اس آیتِ پاک میں حکم دیا کہ اُس کے فضل اور اُس کی رحمت پر خوب خوشیاں مناؤ۔ ربِّ کریم کی حمد و ثنا، تسبیح و تہلیل، ذکر و فکر اور رسولِ کریم کی نعتیں اور معجزاتِ ولادت بیان کرو اور صلوٰۃ و سلام اور دعا پر اختتام کرو یہ مجالس مقدّسہ بعنوانِ مولود شریف مِنْ کُلِّ الْوُجُوْہ اُمورِ خیر کا مجموعہ ہیں ؎

باغِ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا — بلبلیں گاتی ہیں گلشن میں ترانہ نور کا
نور کا سر پر عمّامہ اور شملہ نور کا — اُڑ رہا ہے عرشِ اعظم پر پھریرا نور کا
ڈھلک آیا ریشِ انور پر پسینہ نور کا — نور کے خوشے میں ہے ہر دانا دانا نور کا

معنیٔ نورٌ علیٰ نور شبِ اسرا کو کھلے
چہرۂ پُر نور پر باندھا جو سہرا نور کا "امیر بدایونی"

ولادتِ باسعادت :- بوقتِ صبح صادق بروز پیر، ۱۲ ربیع الاوّل شہر مکہ معظمہ، جبلِ ابو قبیس کے دامن "محلّہ قشاشیہ اور مسفلہ کے درمیان" نزد محلہ بنی ہاشم و قریش گلی سوق اللیل مکان نمبر ۱ کو مولدُ النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا شرف ملا۔ ملائکہ کرام، خوشی اور مسرّت سے جھوم اُٹھے۔ حورانِ بہشتی نے جنّت میں خوشی کے ترانے گائے عالمِ دنیا خوشبو سے مہک اُٹھی اور خوشبوئے گلاب کے جھونکے آنے لگے۔ بادِ صبا اور بادِ نسیم جگہ بجگہ خوشیاں بکھیرنے اور خوشخبریاں دینے لگیں توحید کا گلشن جو پیارے مصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنے دستِ رحمت سے لگایا اُس کی خوشبو سے جزیرۂ عرب اور سارا عجم لہلہانے اور جگمگانے لگا اور ہر طرف اَللّٰہُ اَللّٰہُ کے ڈنکے بجنے لگے۔

حدیثِ نبوی :- بروایت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی دعا[ع۲] اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت

ع۱ نجدیہ سعودیہ نے مکان مولدُ النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرا کر لائبریری کا دفتر بنا کر مقفّل کر دیا ہوا ہے۔

ع۲ دعائے خلیل رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا اے اللہ سبحانہٗ وہ آخر الزمان نبی مبعوث فرما۔ آپ (سورۃ البقرہ ۱۲۹) کی یہ دعا ربِّ قدّوس نے قبول فرمائی اور اڑھائی ہزار سال بعد آپ کے نسبِ عالیہ سے محمدِ مصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" مبعوث ہوئے۔ انبیاء و مرسلین اپنے اپنے زمانہ میں بشارتیں دیتے تھے اور تمام کائناتِ ارضی و سماوی کا

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

اور اپنی والدۂ مُطہّرہ کا خواب"، جو اُنھوں نے قبل از ولادت دیکھا" کی تعبیر ہُوں۔ اِس حدیثِ پاک سے بالوضاحت یہ ثابت ہُوا کہ سیّدہ اُمِّ سیّدُ الانبیاء صلی اللہ علیہ وعلیہا وسلم کو علم قطعی اور یقینی تھا کہ آخر الزّمان نبی احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء میری گود میں آنے والے ہیں" حق خواب کی برحق تعبیر تھی"۔ "انوار المحمدیہ من المواہب اللدنیہ"

خوشبو یہ پیاری پیاری کس گل کی آرہی ہے — بادِ صبا یہ کس کا مژدہ سُنا رہی ہے
ابرِ بہاری ہر سُو چھڑکاؤ کر رہی ہے — بادِ سحر خوشی سے پنکھا جھلا رہی ہے
آمد ہے اُسی کی جس کا اللہ ہے شاہد — فوجِ نجوم کس کے ہمراہ آرہی ہے

ہر جا ترانہ سنجی صلِّ علیٰ النبیؐ کی
حُبِّ نبیؐ دلوں میں کیا رنگ لا رہی ہے "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ امامِ ربّانی مجددِ الف ثانی قدّس سرّہُ الرّحمانی مکتوبات شریف میں ارقام فرماتے ہیں،

بائید دانست کہ خلقِ محمدی در رنگِ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ بخلق ہیچ فردے از افرادِ عالم مناسبت ندارد کہ اُو صلی اللہ علیہ وسلم باوجود نشاءِ عنصری از نورِ حق جلّ وعلیٰ، مخلوق گشتہ است کما قال علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام ط "خُلِقْتُ مِنْ نُّوْرِ اللّٰہِ"

جاننا چاہیئے کہ پیدائش محمدی دوسرے افرادِ عالم میں کسی انسان کی طرح نہیں اور کسی سے مناسبت نہیں رکھتی کہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" باوجود جسمِ عنصری کے نورِ حق سے پیدا ہُوئے جیسا کہ خود نبیِّ پاک علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ "میں اللہ کے نور سے پیدا ہُوا ہُوں" اور دُوسرے کسی کو یہ دولت

دیگراں را ایں دولت مُیسّر نشُد۔ — مُیسّر نہیں۔ مکتوب نمبر ۱۰۰ دفتر سوم

☆ حضور سیّدی ومُرشدی سیّد نور الحسن شاہ بُخاری قدّس سرّہُ النّورانی فرماتے ہیں۔

○ حضرت آدم صفیّ اللہ علیہ السّلام، خلیفۃُ اللہ سے شجرِ رسالت کا پودا پیدا کر کے نورِ حق کی تجلّی سے نورِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃُ والسّلام کو پیدا کیا گیا۔ از محمد عنایت اللہ

بقیہ حاشیہ

ذرّہ ذرّہ اِس حقیقتِ ثابتہ کا مُنتظر رہا۔ بشارتِ مسیح اور سیّدہ والدہ کے رؤیائے صادقہ کی تعبیر حقیقتِ ثابتہ بن کر ظاہر ہُوئی۔ جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو وحیِ جلی کے نزُول سے پہلے چھ ماہ "وحیِ منامی" سچّے خواب جن کو مُبشّرات کہا جاتا ہے۔ آتے تھے اور اُن کی تعبیر بہُت جلد پُوری ہو جاتی۔ ۱۲ منہ، عُفِیَ عَنْہُ

Marfat.com

حضرت عیسیٰ رُوحُ اللہ علیہ السلام "پھُونوں" تک پہنچا اِس باغیچۂ رسالت میں طرح طرح کے پھُول کھلتے رہے[1] اور پھر ہمارے رسُول حضور پُرنور محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ کر بار آور ہو گیا۔ کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ ۝[2] پر نبوّت اور رسالت کی تکمیل ہو گئی اور آپ خاتم النبیین بن کر عالمِ بالا سے عالمِ دُنیا میں تشریف لائے۔ آخر الزمان نبی "الانسان فی القرآن لاعلیٰ حضرت کیلانی"

قرآنِ پاک

۱۔ پ۶ سورۃ المآئدۃ آیتِ کریمہ ۱۵ ۲۔ پ۱۱ سورۃ التوبہ آیتِ کریمہ ۱۲۸

☆ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

☆ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسُول۔

○ اللہ جل مجدہ العظیم کا اسم پاک نور جو اسماء اللہ الحسنیٰ سے ہے ذاتی اور توقیفی ہے اور اِس آیتِ پاک میں ربِّ کائنات نے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو بھی نور[3] فرمایا۔ جو اسماء النبی الکریم سے عطائی اور تخلیقی ہے۔ حضور پُرنور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا وجود باجود سراپا کمال ہی کمال اور نور ہی نور ہے اور اِس نور کے حُسن و جمال کی تنویر نے عالمِ کائنات کا ذرّہ ذرّہ منوّر کر دیا۔ نیز اِن آیاتِ کریمہ میں حضور نورِ مجسّم، دُرِّ یتیم نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلَیْہِ کے میلادِ پاک کا بیان ہے اور "ترمذی شریف" کی حدیثِ پاک سے قیام ثابت ہے کہ سیّدِ عالم

ے نور پر تنوین عظمت کی ہے یعنی عظیم ترین نور صلی اللہ علیہ وسلم جن کے سامنے ہر عظمت ذیلی و طفیلی ہے۔ مؤلف

---

[1] سیّدی و مرشدی اعلی اللہ درجتہ نے کیسی پیاری اور لطیف، دلآویز و دل پسند تمثیل بیان فرمائی ہے۔

[2] پ۱۳ سورۃ ابراہیم آیتِ کریمہ ۲۴ جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑیں قائم اور شاخیں آسمان میں۔

[3] قرآن نور، شمس نور، قمر نور، ملٰئکہ نور، بیت اللہ، ناقۃ اللہ، روح اللہ، ارض اللہ اِس نسبت پر کوئی اعتراض نہیں بلکہ اگر اعتراض ہے مؤحد کو تو "نور اللہ" پر حالانکہ یہ نسبت عینی نہیں تعظیمی ہے۔ حضور نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلَیْہِ لاریب اور یقیناً نور اللہ ہیں۔ یہ سب نور، نورِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پرتو ہیں۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا نور اصل ہے اور یہ سب اُس کی فرع۔ اصل کے بغیر فرع کا قیام ناممکن اور محال ہے۔ فقیر نوری عرض کناں ہے۔

تیری ذات کی حقیقت جب بھی کسی نے پوچھی قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ میرے لبوں پہ آیا

Marfat.com

ﷺ "نے اپنی پیدائش کا ، ذکر قیام کرکے بیان فرمایا تھا اور یہ بھی ظاہر ہُوا کہ جو روزِ اوّل سے اَللہ کے ہاں نُور تھا وُہ ہی ہمارے پاس رسُول بن کر تشریف لایا یعنی جو اَللہ کا نُور تھا۔ وُہ ہمارا رسُول ہے اور جو ہمارا رسُول ہے۔ وُہ اَللہ کا نُور ہے۔ اُس نُور کی جلوہ گری اور اُس نُور کا ظہُور سیّدہ آمنہ کی گودی اور سیّدنا عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے گھر میں ہُوا۔ نُورُ اللہ میں نُور کی اضافت اَللہ کی طرف یہ بیانیہ اور تشریفی ہے۔ مثلاً بیتُ اللہ، ناقۃُ اللہ، رُوحُ اللہ اور نُور اللہ، ارضُ اللہ جَلَّ شَانُہٗ ط

اَللّٰھُمَّ یَا نُوْرَ النُّوْرِ وَصَلِّ عَلٰی نُوْرِكَ الْمُنِیْرِ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

مُعجز نُما مُشاہداتِ عالم :-

بَدَتْ فِیْ رِضَاعِہٖ مُعْجِزَاتٌ لَیْسَ فِیْھَا عَنِ الْعُیُوْنِ خِفَاءٌ[1]

☆ کراماتِ سیّدہ طیّبہ آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور مُبشّرات :- اَلْکَرَامَۃُ مِنْ جِنْسِ الْمُعْجِزَۃِ ط مخدومہ کائنات اُمُّ النّبی سیّدنا آمنہ[2] بنتِ وہب ، آمینۂ امانت دارِ خُداوندی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُمَا سے مَروی ہے کہ بوقتِ ولادت ایسا نُور مُستنیر ہُوا۔ فرش تا عرش یکدم مُنوّر ہوگیا اور سارا عالم دُور و نزدیک مجھ پر روشن ہوگیا۔ اِس نُور کی روشنی سے مُلکِ شام کے محلّات نظر آئے اور ایک ایسی خُوشبُو مہکی جس سے مُشامِ دماغ مُعطّر ہوگئے اور کائناتِ ارضی و سماوی کا سارا جہاں ایک قسم کی خُوشبُو سے بھر گیا۔ گُلشنِ مُراد میں بادِ مُراد چلی اور جہان نُور سے معمُور ہوگیا[3]

"اَلدُّرُّ الْمُنَظَّمُ فِیْ مَوْلِدِ النَّبِیِّ الْمُعَظَّمِ"

---

[1] آپ "ﷺ" کے ایّامِ رضاعت میں ایسے مُعجزات ظاہر ہُوئے جو کسی آنکھ سے پوشیدہ نہ رہے۔

[2] سیّدہ اُمّ النّبی آمنہ طیّبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے جو مُعجز نُما مُشاہدات اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھے وُہ بے حد و حساب ہیں بطورِ برکت چند تحریر کرتا ہُوں۔

[3] سیّدنا عبدُ اللہ جو جنابِ پاک، مُعزّز بخطابِ لَوْلَاکَ عَلَیْہِ صَلٰوۃُ اللہِ وَسَلَامُہٗ مَا دَامَتِ الْاَرْضُ وَالْاَفْلَاکُ کے والدِ ماجد ہیں آپ کے وجُودِ مسعُود، بدنِ شریف سے کستُوری کی خُوشبُو آیا کرتی تھی اور دادا پاک سیّدنا عبدُ المُطّلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا پسینہ مُبارک بھی مُعطّر تھا اور ماتھے پر نُور مانندِ ہلال چمکتا نظر آتا تھا۔ ابرہہ کے سفید ہاتھی

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۵

Marfat.com

سُونگھ کر بھینی بھینی وُہ خُوشبُوئے تَن دیکھ کر رنگِ رحمت چمن در چمن
کہہ کے اَنتَ نبی، پڑھ کے صَلِّ عَلیٰ بُلبُلِ خُوشنوا چہچہانے لگا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرُہٗ مِنْ نُّوْرِ الْاَنْوَارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **مُعجزہ :۔ شہادت دینا۔** امام سُہیلی نے ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

○ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے پیدا ہوتے ہی سب سے پہلے ربُّ العزّت کو سجدہ کیا اور شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کرکے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھا۔ بَعْدَہٗ یہ کلماتِ تذکیر، تکبیر و تہلیل، تحمید و تمجید، تسبیح و تقدیس پڑھے [1]

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا ، سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ط

باغِ طیبہ میں سُہانا پھُول پھُولا نُور کا مَست بُو ہیں بُلبُلیں پڑھتی ہیں کلمہ نُور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **مُعجزہ :۔ نار بُجھ گئی۔** "حُسنُ الجُردہ فارسی فی شرح القصیدۃ البُردۃ"

○ ایوانِ کسریٰ پاش پاش ہوگیا اور اُس کا لشکر تتّر بتّر۔ نوشیرواں کے محل کے چودہ [14] کنگرے از خود گر گئے اور ایران۔ فارس کے آتش کدے جو زرتشتی مذہب والوں نے ہزارہا سال سے جلا رکھے تھے یکدم بُجھ گئے یعنی نُور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے نار کو بُجھا دیا اور بُحیرۂ ساوہ خُشک ہوگیا۔ جس پر سارے بُت کدے بے رونق ہو گئے [2]

ناریوں کا دَور تھا دِل جَل رہا تھا نُور کا تُم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نُور کا

بقیہ حاشیہ

نے سربسجود ہو کر سلام کیا۔ اَلسَّلَامُ عَلَی النُّوْرِ الَّذِیْ فِیْ ظَھْرِکَ یَا عَبْدَ الْمُطَّلِبِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "اِنسانُ العیون ج ۱"

[1] امام ابنِ حجر مکی نے تحفہ میں نصِ مُفسّر کے حوالہ سے ارقام فرمایا کہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنا کلمہ پاک پڑھا اور اپنے آپ پر درُود شریف بھی پڑھا "بروایت" دورانِ سفر ایک مرتبہ آذان بھی پڑھی ہے۔ "۵۲۲ صفحہ ملاحظہ ہو"

[2] کسریٰ ملک ساسان شاہانِ عجم کا لقب ہے اور قیصر شاہانِ روم کا۔ خاقان شاہِ تُرک کا، فرعون شاہِ مصر کا، تُبّع شہنشاہ یمن کا، نجاشی شاہِ حبشہ کا اور حضرت یُوسف علیہ السلام مصر کے شہنشاہ کو عزیزِ مصر کہا جاتا ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ھُوَ یُطْفِئُ
النَّارَ بِنُوْرِہٖ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ مُعجزہ ۔ کعبۂ مُعظّمہ تعظیم سے جُھک گیا :۔ "حُجَّۃُ اللّٰہِ العٰلمین"

○ کعبۂ مُشرّفہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے درِ اقدس کی طرف تعظیماً جُھک گیا اور فرحت اور سُرور سے جُنباں نظر آتا۔ اُس نے حضُور "نُور" صلی اللہ علیہ وسلم کے درِ اقدس کی طرف سجدہ کیا اور اچانک کعبۃُ اللّٰہ کے سارے بُت سر کے بل گر پڑے ؎

تیرے ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نُور کا رُخ ہے قبلہ نُور کا اَبرُو ہے کعبہ نُور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
کَعْبَۃِ الْکَعْبَۃِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ مُعجزہ ۔ طیّب وطاہر "صلی اللہ علیہ وسلم" ط

○ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پاک صاف طیّب وطاہر ناف بُریدہ، ختنہ شُدہ تولّد ہُوئے آبِ کوثر سے غُسل شُدہ اور آنکھیں سُرمگیں تھیں ؎

سُرمگیں آنکھیں حریمِ حق کے دُہ مُشکین غزال تا فضائے لامکاں جن کا رمنا نُور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الطَّیِّبُ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ مُعجزہ :۔ آباء واجداد رضی اللہ تعالیٰ عنہم ط "افضلُ القُریٰ لِقراءِ اُمّ القُریٰ"

○ ہمارے پیارے نبی، کائنات کے رسُول، اللّٰہ سُبحانہٗ کے محبُوب صلی اللہ علیہ وسلم پاک شکموں اور پاک پُشتوں سے اَبًا عَنْ جَدٍّ دُنیا میں آئے۔ اَلَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ ○ وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ ○[1] ساجدین سے مُراد مُومنین کے اصلابِ کریمہ ؎ شیبۃُ الحمد، السیّد، فیّاض، مطعمُ طیرِ السّماء، متولّی کعبہ، القاب جدِّ امجد عبدُ المطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہ وبجاہہ علینا ط

[1] پ ۱۹ سورۃُ الشعراء آیتِ کریمہ ۲۱۹ وہ تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور ساجدین میں تمہارے دوسرے کو۔ حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنا نسب نامہ اکیس ۲۱ پُشتوں حضرت عدنان تک بیان فرمایا۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے جدِّ اعلیٰ "آٹھارویں پُشت" حضرت مُضر کے متعلق فرمایا۔ اُن کو گالی مت دو۔ وہ مجھ پر

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۱۱

Marfat.com

اور مؤمنات کے ارحامِ طاہرہ ہیں۔ سیدنا آدم و حوّاء علیہما السلام تا سیدنا عبداللہ و سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سب طیب و طاہر تھے یا بقول آپ کا نور انبیاء سے انبیاء کی طرف منتقل ہونا مراد ہے ؎ "علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی الوفاء باحوال المصطفیٰ"

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ
وَعَلٰی آبَائِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ۔ ملائکہ کا زیارت کرنا:۔** "انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب"

○ سیدالملائکہ جبرائیل امین علیہ السلام معہ ملائکہ حاملانِ عرش، نبی، عربی، ہاشمی، مکی، ابطحی "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نوری چہرہ کی زیارت کرتے اور ایک دوسرے کو مبارکیں دیتے اور خوش ہو ہو کر جھولا جھولاتے اور لوریاں دیتے اور درود و سلام عرض کرتے تھے ؎

کٓ گیسوٗ دہن یٰ ابرو آنکھیں عٓ صٓ کٓھٰیٰعٓصٓ اُن کا ہے چہرہ نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ
وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ۔ نام مبارک**[1] صلی اللہ علیہ وسلم ط

○ سیدہ آمنہ طیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مجھے خواب میں ستر انبیاء علیہم السلام کی

بقیہ حاشیہ

ایمان لائے اور حضرت الیاس جب طواف کعبۃ اللہ کرتے تو آپ کی پیشانی سے نور چمکتا اور آگے آگے روشنی کرتا اور آپ اُس نور کا تلبیہ سنتے اور خود بھی لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کہتے۔ بناءً بریں آپ نے سب کاروبار چھوڑ چھاڑ کعبۃ اللہ کی مجاوری اختیار کر لی، تاکہ نور کی حفاظت ہو۔ پانچویں پشت پر جدِ اعلیٰ حضرت عبدالمناف "مغیرہ" کو اُن کے حسن و جمال اور پیشانی کے نور کی وجہ سے بطحا کا چاند کہتے۔ اور اس نور کی شعاعیں کعبۃ اللہ پر پڑتی تھیں۔

[1] اسم پاک محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" کا معنیٰ ہے جس کی حمد و نعت کل جہان نے سب سے بڑھ کر کی ہو یا وہ ذات جس کی کثرت کے ساتھ اور بار بار تعریف کی جائے یہ پیارا نام دادا جان نے رکھا۔ اسم پاک احمد "صلی اللہ علیہ وسلم" کا مطلب یہ کہ جس نے کل کائنات سے بڑھ کر اپنے رب عزّ اسمہٗ کی حمد و ثناء کی ہو۔ یہ نام امی جان نے رکھا، اسم محمد سے حمد کی کثرت و کمیت اور اسم احمد سے حمد کی صفت اور کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔ اسم بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

زیارت ہوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بکمال شفقت سے سر پہ ہاتھ پھیرا اور فرمایا آپ کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا یہ آخر الزمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ؎

انبیاء اجزاء ہیں تو بالکل ہے ٹکڑا نور کا اس علاقہ سے ہے تجھ پہ نام سچا نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ
اِسْمُکَ نُوْرٌ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بقیہ حاشیہ ۱۲

پاک محمد، احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حرف اسم پاک "اللہ" کی مانند بامعنیٰ ہے مثلاً اللہ جل شانہ کا الف حذف کر دو تو للہ بنتا ہے "اللہ کے لیئے" اور دوسرا حرف علیحدہ کر دو تو لہ بن گیا، اللہ کے واسطے، تیسرا حرف جدا کر دو تو ہ رہ گیا وہ اللہ جل شانہ "مشار الیہ معبود حقیقی ہے" علیٰ ہذا القیاس لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اگر شروع میں م ہٹا دو تو حمد بن گیا۔ معنیٰ تعریف۔ توصیف اور اگر ح کو مزید کم کر دیا جائے تو ممد ہوا۔ مدد کیا ہوا۔ تو پھر م کو جدا کیا تو مدبنا۔ بلند، رفعتِ شان کے معنیٰ میں اور اگر م کو بھی کاٹ دو تو د "دال" رہ گیا معنی دلالت کرنے والا اللہ سبحانہ، کی ذاتِ وحدانیت اور الوہیت پر اور آپ اپنی رسالت اور نبوت پہ اور ان میں کوئی حرف مہمل نہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم، محمود الخصال اور حمید الصفات ہیں۔

☆ علم حساب کی رو سے کائناتِ عالم کے اصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

کوئی نام لو اُس کے اعداد "عطر" نکالو۔ خلفاءِ راشدین کی تعداد اور عقیدت پر ۴ سے ضرب دو۔ پھر اُس میں ۲ جمع کر دو کہ ارکانِ اسلام "توحید و رسالت" ۲ ہیں پھر پنجتن پاک کی نسبت حاصل کرنے کے لیئے ۵ سے ضرب دو۔ بعد ازاں اُس کو اسم اعظم "ودود" سے محبت کی رنگن چڑھانے کے لیئے اُس کے اعداد ۲۰ پر تقسیم کر دو تو پھر رب کا رنگ "یعنی اُس کا حاصل تقسیم" دیکھو۔ جو نیچے اُس کو ۹ سے ضرب دو جو طبقاتِ آسمانی ہیں پھر تملیکِ مالک الملک ہر دو عالم علویات و سفلیات کے شہنشاہ، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے عرش پر ۲ وزیر اور فرش پہ ۲ وزیر ہیں کے تحت کرنے کے لیئے اُن میں ۲ جمع کر دو تو نتیجہ ہر حال میں ۹۲ ہوگا۔ جو اعداد ہیں اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تو ثابت ہوا کہ جملہ کائنات کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اصل ہیں اور ساری کائنات آپ کی فرع۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ ربِ کریم نے ساری کائنات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی رنگن سے رنگنے کے لیئے "مثلِ سایہ" آپ کے قدموں میں رکھ دی ہے۔ فافہم ط

از محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی ط
کان اللہ لہ

Marfat.com

☆ **معجزہ :- چاند سے باتیں کرنا :-**

○ عَمِّ النبی سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں نے آپ کو گہوارہ میں چاند سے باتیں کرتے دیکھا ہے۔ آپ جس طرف انگلی یا ہاتھ سے اشارہ کرتے چاند اُدھر جھک جاتا۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا اے چچا! میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے اور میں چاند کو آسمان پر سجدہ کرتے دیکھا کرتا تھا۔ اور اُس کی تسبیح سُنتا تھا [1] "انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب"

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اُٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پہ کھلونا نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی عَمَّیْہِ الشَّرِیْفَیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ - خدمت گذار مستورات** رضی اللہ تعالیٰ عنہن ط

○ سیدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ بوقتِ ولادت شریف میں نے چند عفیفہ برقعہ پوش کو دیکھا جو خدمت گذاری کے لئے تشریف لائیں۔ اُن میں سیدہ حوّاء، جدہ علیا سیدہ ہاجرہ، سیدہ یوحانذ، والدۂ موسیٰ علیہ السلام سیدہ مریم، سیدہ آسیہ حوران بہشتی رضی اللہ عنہن تھیں۔ جو زیارت کرتیں، چومتیں اور خوش ہوتیں تھیں ؎

پُشت پر ڈھلکا سرِ انور سے شملہ نور کا
دیکھیں موسیٰ طور سے اُترا صحیفہ نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی جَدَّاتِہِ الطَّیِّبٰتِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **معجزہ - مُرضعہ سیدہ حلیمہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا ط

○ حضور پُرنور "صلی اللہ علیہ وسلم" "مُرضعہ"[2] سیدہ حلیمہ سعدیہ بنت ابی ذُؤیب کے گھر رونق افروز ہوئے تو اُن کی غربت غنا میں بدل گئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدومِ میمنت سے یہ بمقام اشوطہ

---

[1] قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ کُنْتُ اَسْمَعُ سُجُوْدَ الْقَمَرِ اَمَامَ الْعَرْشِ وَاَنَا فِیْ ظُلَّۃِ الْاَخْشَآءِ ط اَلْحَدِیْثُ المبارکہ"

[2] سیدہ حلیمہ کو محض دائی کہنا بے ادبی ہے۔ سیدہ اُمِّ ایمن، سیدہ ثویبہ رضی اللہ عنہن کو لونڈی کہنا سخت جہالت ہے۔ یہ رضاعی والدہ ہیں۔ سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُن کی زیارت کو حاضر ہُوا کرتے۔

Marfat.com

خاندانِ بنی سعد ایسا نوازا گیا۔ کہ گھر بھر میں بہاریں آگئیں جس راہ چلتے وُہ گلی مہک اُٹھتی اور جس وادی میں بکریوں کے ساتھ جاتے وہاں خُوشبو پھیل جاتی اور اَدب کا یہ عالم تھا کہ جب رضائی والدہ سیّدہ حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مدینہ طیبہ خدمتِ اقدس میں حاضر ہُوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعظیماً کھڑے ہو کر اکرام فرمایا اور چادر انور بچھا دی اور جس پر تشریف فرما ہُوئیں۔ اور پھر وُہ مدینہ مُطہّرہ کی ہو کر رہ گئیں ؎

بڑی تُو نے توقیر پائی حلیمہ — کہ تُو ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مائی حلیمہ
بنی سعد کا دشت رشکِ چمن ہے — گُلِ ہاشمی چُن کے لائی حلیمہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُنْذُ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا وَعَلٰی مُرْضِعَۃِ الطَّاھِرَۃِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ مُعجزہ۔ روزِ سعید اور بدرِ مُنیر "صلی اللہ علیہ وسلم" ط ؎

نثار تیری چہل پہل پہ ہزار عیدیں ربیع الاوّل
سوائے ابلیس کے سبھی تو جہاں میں خُوشیاں منا رہے ہیں

★ جس روز حضُور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہُوئی اِس مُعجزہ کا ظہُور ہُوا کہ تمام جہاں میں سب کے ہاں لڑکے ہی پیدا ہُوئے تاکہ سارا جہاں خُوشیاں منائے۔ اہلِ عرب لڑکی کی پیدائش پر ظَلَّ وَجْھُہٗ مُسْوَدًّا وَّھُوَ کَظِیْمٌ ۝ کی تصویر ہوتے ہیں اِس روز صرف ابلیس لعین یہ تصویر بنا اور غمگین ہو کر اپنے سر پر خاک ڈالی۔ (سورۃ النحل ۵۸ "غصہ بھرا ہُوا")

★ جب آیتِ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط کا نزُول ہُوا تو بھی ابلیس نے اپنے سر پر خاک ڈالی۔

★ بابُ العمرہ دارُالندوہ میں جب مُشرکین نے میٹنگ کی تو شیطان اُن سے طبعی موافقت کی بناء پر شیخ نجدی کی شکل میں آیا اور قتل کا مشورہ دیا۔ شیطان تین مرتبہ شیخ نجدی کی شکل بنا تو پھر لُغت (فیروز اللغات) میں لفظِ شیخ نجدی شیطان کا ہم معنیٰ اور مُترادف بن گیا۔

ع۱ مشکوٰۃ المصابیح ج۲ کی حدیث پاک دُعائے یمن و شام میں جب ایک صحابی نے وَفِیْ نَجْدِنَا کا عرض کیا تو آپ نے توجہ نہ فرمائی اور دانائے خفایا و غیوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَبِھَا یَطْلُعُ قَرْنَ الشَّیْطٰنِ وہاں شیطان کا سینگ پیدا ہوگا۔ شیطان کا شیخ نجدی کی بار بار ہم شکل بننا اُس کے ہمزاد ہونے کی علامت ہے اور طَابَقَ النَّعْلُ بِالنَّعْلِ کی دلیل ذلیل۔ فافہم ط ۶

Marfat.com

تھا شیطان نجدی ایک بیحیا بڈھے کی صورت میں
چل کر دور سے آیا تھا اِس بزمِ لعنت میں

مسئلہ :- وُہ بزم جس میں سرورِ کائنات "ﷺ" کا ادب محبت سے بھرپور انداز میں ذِکر ہو وُہ بزمِ رحمت ہے اور جس بزم میں تلاوت، ذکرِ معبود، ذکرِ محبوب، حمد وثنا اور صلوٰۃ وسلام نہ ہو وُہ بزم لعنت ہے ؎

ناریوں کا دور تھا دِل جل رہا تھا نور کا تجھ کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُبَشِّرِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **مُعجزہ - بکریوں کا اظہارِ محبت کرنا :-**

○ سیّدہ اُمِ رضاعیہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور "ﷺ" میری گود میں سوتے تو آنکھیں نیم وَا اور ہاتھوں کی مُٹھیاں بند ہوتیں۔ بکریاں میرے قریب سے گزرتیں تو میرے پاس آ آکر سرِ مبارک کو چُومتیں - قدموں کو چاٹتیں جس سے اُنکا دُودھ بہ نسبت دوسرے لوگوں کی بکریوں کے زیادہ لطیف اور خُوشبُو دار ہوتا ؎

احمد رضا دل مُٹھی میں لے کر سوتے ہیں رحمتِ جاں
ننّھے سے قدموں کو آنکھوں پہ رکھ کر ہو جاؤں میں قُرباں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسَجَدَتْ بَیْنَ یَدَیْہِ الْغَنَمُ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

"مدارج النبوۃ، شیخ المحقق"

☆ **مُعجزہ - مُہرِ نبوّت :-**

○ حضور پُرنور شافعِ یومُ النشور ﷺ کے دایاں کندھے کے پاس اُبھرا ہُوا گوشت تھا جس پر لکھا تھا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط "ﷺ" اور یہ مُہرِ نبوّت[1] تھی۔ انبیاء علیہم السلام پر یہ مُہرِ نبوّت لگی تو وُہ نبی بن کر جلوہ افروز ہُوئے ؎

---

[1] اَفضَلُ الرُّسل، ہادیِ خیرُ السُّبل مولائے کُل "ﷺ" کے طُفیل حافظِ قرآن اور عالمِ دین کے سینہ میں مُہرِ نبوّت "ﷺ" لگی ہُوئی ہے۔ یہ غلامی کی سند ہے - ۱۲ منہ، غُفرلہٗ ولوالدیہ ط

Marfat.com

کیا بنا نامِ خُدا اَسراء کا دُولہا نُور کا　　سر پہ سہرا نُور کا بَر میں شہانہ نُور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الشَّامَۃِ (مہرِ نبوت) وَصَاحِبِ الْعَلَامَۃِ (معجزات) وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **مُعجزہ ۔ شَقُّ الصَّدر :۔** مُحدِّث شام ابنِ عساکر ابُوالقاسم علی الدمشقی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ

○ شَقُّ الصَّدر ۳ مرتبہ ہُوا پہلی بار جب سیّدہ حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کے ہاں تشریف فرما تھے۔ سیدنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے سینہ مُبارک کو چاک کر کے قلبِ انور کو نکالا اور جنّت کے زرّیں تشت میں رکھ کر آبِ زمزم شریف سے دھویا اور علم و حکمت بھرا اور دو مرتبہ زمانہ بعثت میں شَقُّ الْقَمَر اور شَقُّ الصَّدر کی آپس میں ایک گونہ نسبت[1] ہے۔ قمر نُور ہے اور قلبِ اطہر منبع نُور اور صدرِ اطہر مرکزِ نُور۔ شَقُّ الْقَمَر کے بعد اِلتیام ہُوا بعینہٖ شَقُّ الصَّدر کے بعد بھی سیلُون کا نشان نظر آتا تھا ؎

یاں بھی داغِ سجدہ طیبہ ہے تمغا نُور کا　　اے قمر! کیا تیرے ہی ماتھے ہے ٹیکا نُور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الظَّلَامِ وَقَمَرِ التَّمَامِ وَشَفِیْعِ الْاَنَامِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ **مُعجزہ ۔ زیارت کرنا :۔** "القصیدۃ البُردہ شریف"

○ جدِّ امجد سیّدنا شیبۃ الحمد بن ہاشم (عبدُ المطلب) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں۔ کعبۃ اللہ شریف میں آپ کی ولادتِ پاک کی اطلاع پا کر جب میں گھر میں داخل ہونے لگا تو ایک

نوٹ : حضرت عبداللہ، حضرت عبدالمطلب سیدنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ہمشکل تھے۔ العبد

[1] قمر کو قلبِ اطہر سے یک گونہ نسبت ہے۔ کہ فرمایا عرشِ الٰہی پر چاند کے سجدہ کی آواز میں سُنتا تھا۔ ۱۔ چاند اور قلبِ اطہر دونوں اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ کے اسم "نُور" کے مظہر ہیں۔ ۲۔ چاند، سُورج سے نُور حاصل کر کے رات کی تاریکی کو روشن کرتا ہے اور قلبِ اطہر ذاتِ الٰہی سے نُور کا استفادہ کر کے مُومنین کے قلُوب کو مُنوّر کرتا ہے۔ ۳۔ جس طرح چاند شق ہُوا اِسی طرح قلبِ اطہر کو شگاف ہُوا۔ ۴۔ چاند چوتھے آسمان پر بلند ہے اور قلب از خود مقامِ بلند ہے۔ ۵۔ چاند کھیتوں کو سرسبز کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قلبی توجّہ سوختہ دلوں کو سرسبز کر دیتی ہے ؎ کھیلتے تھے چاند سے بچپن میں حضرت اِس لئے
آپ سراپا نُور تھے اور وُہ کھلونا نُور کا

Marfat.com

حُسین وجمیل نوجوان نے مجھے روکا اور کہا ٹھہریئے ۔ مَیں ایک فرشتہ ہُوں۔ ربُّ العرش العظیم نے عرش والوں سے وعدہ فرما رکھا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادتِ باسعادت پر سب سے پہلے تمہیں زیارت کرائی جائے گی۔ لہٰذا فرشتے آپ "ﷺ" کو عرش اور جنّت کی طرف لے گئے ہُوئے ہیں ؎

آنکھ مِل سکتی نہیں دَر پہ ہے پہرہ نُور کا
تاب ہے بے حُکم پر مارے پَرندہ نُور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّفِی السَّمَآءِ اَحْمَدُ وَّفِی الْجَنَّۃِ مَحْمُوْدٌ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ مُعجزہ - آثارِ نبوّت چہرۂ اقدس پر نمایاں :- "مدارجُ النبوّۃ"

① جناب وَرقہ بن نوفل نے چہرۂ انور سے پہچان کر سیّدہ اُمّ المؤمنین خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے کہا اِن پر وُہ ناموسِ اکبر "جبرائیل" اُترا ہے جو سابقین انبیاء پر وحی لے کر اُترتا تھا اور یہ آخرُ الزّمان نبی "ﷺ" ہیں اور ایمان لایا۔

② بچپن میں بارہ سال کی عُمر شریف میں اپنے شفیق چچا حضرت ابُوطالب کے ہمراہ مُلکِ شام کے سفر پر تشریف لے گئے تو راہ میں بحیرہ راہب نے دیکھا کہ آپ جس راہ سے گزرتے شجر جُھک کر سلامی دیتے اور کہتے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ اور حجر کلمہ پڑھتے تو اُس نے حضرت ابُوطالب سے کہا۔ اِن کو واپس لے جاؤ اِن کے چہرۂ اقدس سے آثارِ نبوّت نمایاں اور ظاہر ہیں کہیں شام کے یہُود گزند نہ پہنچائیں کہ یہ آخرُ الزمان رسُول "ﷺ" ہیں [1]

؎ ابُوجہل کی مُٹھی میں کنکریوں کا کلمہ شہادت پڑھنا مشہور معجزہ ہے ۔

[1] کُتُبِ سماویہ سابقہ میں نبی آخرزمان کے اوصاف واضحہ بیان ہُوئے ہیں جس سے عُلماءِ یہُود و نصاریٰ نے حضُور کو پہچان لیا کہ آپ خاتمُ الانبیاء ہیں اور احبار یہُود سے حضرت عبدُاللہ بن سلام، وَرقہ بن نوفل، بُحیرہ راہب اور نسطُور اُمشرف باسلام ہُوئے بعثت کا انتظار کرتے اور مَعرفت تامہ رکھتے تھے ۔ مُخبرِ صادق صلّی اللہ علیہ وسلّم نے وَرقہ بن نوفل کو جنّتی فرمایا اور خواب میں اُسے اچھی حالت میں مُعائنہ فرمایا ۱۲ منہ غُفِرَلَہُ الذّنب ط

Marfat.com

(۳) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا پہلا سفرِ تجارت بعمر ۲۵ سال شریف ہُوا تو حبشہ کے نسطورا نامی راہب نے رنگ ڈھنگ، قد و قامت، چہرہ مُہرہ، خدّ و خال، چال ڈھال اور آخر میں مُہرِ نبوّت سے پہچان لیا کہ علاماتِ سعادت و نجابت کو دیکھ کر ایمان لے آیا ؎

رسالت و نبوت
مُصحفِ عارض پہ ہے خطِّ شفیعہ نُور کا لوسیہ کارو! مُبارک ہو قبالہ نُور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَلَّمَتْ عَلَیْہِ
الْاَحْجَارُ وَالْجِبَالُ وَالْاَشْجَارُ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ مُعجزہ - بادلوں کا سایہ کرنا :- "مدارجُ النبوّۃ"

○ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" ایّامِ طفولیّت میں جہاں کہیں باہر تشریف لے جاتے تو شجر و حجر جُھک جُھک کر اور خوشی سے جُھوم جُھوم کر سلام کرتے تھے۔ سفید بادل کا ٹکڑا "درختوں کے سایہ کی طرح" سایہ کرتا ہُوا ساتھ ساتھ چلتا تھا اور ملائکہ نوری حفاظت کرتے تھے ؎

تُو ہے سایہ نُور کا ہر عُضو ٹکڑا نُور کا سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نُور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ
تُظِلُّہُ الْغَمَامَۃُ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

☆ مُعجزہ :- دُودھ پلانے والیاں :- "تلخیص شمولُ الاسلام لِاُصولِ الرّسُولِ الکرام"

○ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی والدہ ماجدہ، دادیاں، نانیاں تا سیّدہ حوّا رضی اللہ تعالیٰ عنہنّ سب مومنہ اور جنّتی ہیں۔ اَللّٰہ اَللّٰہ شانِ قُدرت آپ کی دائیاں کھلائیاں خادمہ سب جنّتی اور ولادت شریف کے وقت ہاتھوں پر لینے والیاں سیّدہ شفاء والدۂ ماجدہ "حضرت عبدُالرحمٰن بن عوف یکے از عشرہ مُبشّرہ" اور سیّدہ فاطمہ بنتِ عبداللہ موجود تھیں۔ مسِّ جسم اطہر کی برکت سے ظہورِ نبوّت تک عمر پائی اور ایمان لائیں۔ بزمانۂ رضاعت سب سے پہلے اپنی والدۂ ماجدہ کا سات روز دُودھ پیا پھر اُمِّ فروہ کا اور پھر حضرت ثویبہ اسلمیہ نے دُودھ پلایا تو دوزخ سے آزادی کی بشارت پائی یہ صلۂ خدمت تھا کہ جنّت ملی۔ اپنی والدہ سیّدہ کے وصال کے بعد حضانت کے فرائض برکتہ اُمِّ ایمن نے ادا کئے اور خدمت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی گود میں آرام پاتے اور اپنی

Marfat.com

اُمِّ رضاعیہ کو اَنْتِ اُمِّیْ بَعْدَ اُمِّیْ کے مُبارک لقب سے یاد فرماتے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ جب اپنے گھر لے کر چلیں تو راہ میں قبیلہ بنو سلیم کی عواتکہ تین بیبیوں نے حضور ﷺ کو گود لیا۔ پیار کیا اور اُن پاک کنواریوں کے دُودھ اُتر آیا پلایا تو ایمان پایا۔ عاتکہ کا معنیٰ "طاہرہ، پاکیزہ، شریفہ، کریمہ، سراپا عطر آلودہ" حضرت سیما بنت حلیمہ سعدیہ، جو صبح و شام کھیلاتیں اور سُلاتیں اور پیار سے اپنے سینہ پر لٹا کر دُعائیہ اشعار پاکیزہ کلمات عرض کرتیں وُہ سب مُؤمنہ تھیں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ وَعَنْھُمْ ط "زاد المعاد"

☆ سند المحققین امام ابوبکر ابن العربی علیہ الرحمۃ نے سراج المریدین میں ذکر کیا۔

لَمْ تَرْضَعْہُ مُرْضِعَتُہٗ اِلَّا اَسْلَمَتْ ط | جن کا دُودھ پیا وُہ سب ایمان لائیں۔

نہ حلیمہ بھید کھلا ہے یہ نہ مقام چون و چراں ہے یہ | تو خدا سے پوچھ وُہ کون تھے تیری عظمتیں جو بڑھا گئے

○ سیدہ برکۃ اُمِّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کو حضور ﷺ کے طلبئ مدینہ منورہ پر راستہ میں سخت پیاس لگی تو اُن کے لئے جنتِ عدن سے ربِّ کریم نے آبِ سبیل کا ایک ڈول نوری رسی سے اُتارا۔ پیا اور ایسی سیراب ہوئیں پھر ساری زندگی پیاس نہیں لگی۔ یہ والد حقیقی سیدنا عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خادمہ تھیں۔ جب آپ زیارت کے لئے حاضر بارگاہِ رسالت ہوتیں تو سرورِ مخلوقات علیہ اَلْفَ اَلْفِ تحیات وصلوات ط اپنی رداءِ مبارک اُتار کر بچھا دیتے اور اپنی رضاعی اُمی کی عظمتِ شان کے لئے قیام فرماتے اور حضرت ثویبہ اسلمیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا کے لئے کپڑوں کے تحائف ارسال فرماتے۔ ان سب پاک بیبیوں نے خدمت گزاری کی برکت سے بعثت تک لمبی عمر پائی اور ایمانی دولت سے بھی مالا مال ہوگئیں۔ اُن کے ذکرِ خیر کے مشرق تا مغرب، انس و قدس کی مجالس اور محافل میں تذکرے ہیں اور فضائل و برکات کے نغمے گونج رہے ہیں۔

"اُمتِ مسلمہ اُن کے وسیلہ جلیلہ عظیمہ سے اپنے والدین کی بخشش کی خیرات مانگتی ہے اور ربِّ غفور سے بشارتیں پاکر اُن پر درودِ پاک کے پھول نچھاور کرتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ الطَّیِّبِیْنَ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

Marfat.com

☆ **مُعجزہ** - درُود و سَلام کے نوُری موتی نچھاور کرنا:۔

○ حضرت عزّت جلّت شانہٗ کے حکم پر سیّدنا جبرائیل علیہ السّلام نے ملاءُ الاعلیٰ سے اعلان کیا۔ فرش کو پاک صاف اور عرش کو سجایا جائے کہ ظہورِ قدسی کا وقت آن پہنچا ہے تو فرش و عرش طرب سے جھوم اُٹھے۔ غلمان و حوُرانِ عین نے جنّتِ عدن سے نکل کر فضا کو عطر بیز کر دیا اور دلہنِ آمینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بوسے دیئے اور گیت گائے۔ صلوٰۃ و سلام کے سہرے چڑھائے۔ فرشتوں نے جنّتُ الفردوس کے دروازے کھول دیئے کہ عدنانی نبی محمّدِ عربی "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درُود و سلام عرض کر کے زیارت کرتے ربُّ العُلیٰ نے رضوانِ جنّت کو حکم دیا کاشانۂ اقدس تک پردے اُٹھا دو تاکہ نوُری ملائکہ جنّتُ النّعیم سے میرے ساتھ مل کر محبوُب پر صلوٰۃ و سلام کے نوُری موتی برسائیں۔

☆ اے ایمان والو! آؤ ہم بھی سب مِل کر حضوُر قبلۂ جان، کعبۂ ایمان "صلی اللہ علیہ وسلم" کی آمد کی خوُشی میں ادباً کھڑے ہو کر تعظیماً جھک کر سلام عرض کریں اور ربِّ کریم کے باغِ رحمت سے پھوُل لے کر جہاں جہاں رسُولِ معظّم نے قیام اور آرام کیا۔ وہاں وہاں نچھاور کریں اور نقدِ جان و دل نقشِ پا پر قربان کریں" اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَقَّ حَمْدِہٖ ط ؎

اَلَآ یَا اَیُّھَا السَّاقِیْ اَدِرْ کَاْسًا وَّنَاوِلْھَا — کہ بر یادِ شہِ کوثر بنا سازیم محفلہا

غریقِ بحرِ عشقِ احمدیم از فرحتِ مولد — کجا دانند حالِ ما سُبکسارانِ ساحلہا

مگرداں رُو ازیں محفل رو از ارباب سُنّت را — کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

دریں جلوت بیا از ماہِ خلوت تا خُدا یابی — مَتٰی تَلْقَ مَنْ تَھْوٰی دَعِ الدُّنْیَا وَاَھْمِلْھَا

دِلم قربانت اے دورِ چراغِ محفلِ مولد — زتابِ جعدِ مشکینت چہ خون اُفتاد در دِلہا

رضائیت مست جامِ عشق ساغر باز میخواہد

اَلَآ یَا اَیُّھَا السَّاقِیْ اَدِرْ کَاْسًا وَّنَاوِلْھَا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْعَرَبِیِّ الْتِّھَامِیِّ الْمَکِّیِّ الْمَدَنِیِّ الْقُرَشِیِّ الْھَاشِمِیِّ الْعَدْنَانِیِّ صَاحِبِ الْمُعْجِزَۃِ الْقَاھِرَۃِ وَاٰیَاتِہِ الْبَاھِرَۃِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

؎ یہ پانچ معجزات بمطابق مبارک عدد آمِ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو اسمِ جلالیہ اللہ کے آ کا مظہر ہے۔ فَافْھَمْ اَیُّھَا الْمُؤْمِنُ ط ۵

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُستفیضانِ دُرود وسلام

مُبسملاً وّحامداً وّمحمداً جلّ وعلا مُصلیاً وّمسلماً وّمحمداً سلّم اللہ وصلّی

☆ انبیاء علیہم السلام اور اصفیاء علیہم الرضوان میں اِن چیدہ چیدہ نفوس قدسیہ کا ذکر کرتا ہوں جو حضور نور، نورٌ علیٰ نور، سیدِ یوم النشور سیّد الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر دُرود شریف کے فیضان سے فیضیاب ہوئے۔ مقبولانِ بارگاہِ احدیّت اور محبوبانِ بارگاہِ رسالت درود وسلام سے رطب اللسان رہے اور اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب اور درجات پر فائز المرام ہو گئے۔ "وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ط

قیاس کن زگلستانِ من بہار مرا"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُرِنَتِ الْبَرَکَۃُ وَتَعَطَّرَتِ الْعَوَالِمُ بِطِیْبِ ذِکْرِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۱) سیدنا ابو البشر آدم صفی اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا حق مہر:-

☆ سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام جب جنت میں قیام پذیر ہو گئے تو اپنے دل میں آرزو کرتے تھے کہ کاش میرا کوئی ہم جنس پیدا ہوتا۔ تاکہ میں اُس سے اُنس پکڑتا۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے رحمت فرمائی۔ فرشتوں کو حکم دیا کہ جب صفی اللہ علیہ السلام سوئیں تو اُن کی بائیں پسلی سے ایک خوبصورت ترین عورت بنائیں۔ جب وہ پیدا ہوئیں تو ایک لمحہ میں اُن کا قد و قامت درست ہو گیا۔ آپ بیدار ہوئے تو دیکھا میری ہم جنس ایک عورت میرے پہلو میں بیٹھی ہے پوچھا تو کون ہے؟ اللہ سبحانہٗ نے فرمایا یہ امۃ اللہ "اللہ کی بندی" ہے۔ اِس کا نام حوّاء ہے۔ تیری اُنسیّت کے لیئے میں نے اس کو پیدا کیا۔ اللہ ربّ العزت نے حضرت آدم صفی اللہ اور حضرت حوّاء علیہما السلام کا نکاح کیا۔ ملائکہ گواہ بنے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے چاہا کہ ہاتھ لگائیں۔ تو حکم آیا۔

تفسیر فتح العزیز از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ۔

Marfat.com

اے آدم علیہ السلام! ابھی ہاتھ نہ لگانا جب تک اِس کا حق مہر ادا نہ کر لو۔ عرض کیا اے مولائے کریم! وُہ کیا ہے؟ فرمایا اِس کا حق مہر یہ ہے کہ میرے محبوب پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دس مرتبہ دُرود پاک بھیجو۔ وُہ دُرود پاک یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ ط

○ جب حضرت ابو البشر آدم صفی اللہ علیہ السلام نے اللہ کے محبوب سید الانبیاء افضل التحیۃ والثناء پر بطورِ حق مہر درود شریف پڑھا تو درود شریف کی برکت سے ربُّ الارباب جلّ شانہٗ نے حضرت شیث علیہ السلام جیسا نبی بیٹا عطا فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُرِنَتِ الْبَرَکَۃُ
بِذَاتِہٖ مُحَیَّاہُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۲) خوابِ اسد اللہ الغالب سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ط

☆ بعہدِ معدلت خلافتِ فاروقی، حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ ورسولہ عنہما نے ایک خواب دیکھا کہ مسجدِ نبوی شریف میں فجر کی آذان سیدنا بلال رضی اللہ عنہ دے رہے ہیں۔ اور میں نے وضو کیا تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی۔ بعد از نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم محراب سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ اتنے میں کھجوروں کا طباق آیا۔ آپ نے اُن کو تقسیم کیا اور مجھے فرمایا اے علی مرتضےٰ! کھاتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور اُٹھائی اور میرے مُنہ میں رکھ دی۔ اُس کھجور کی عجیب حلاوت تھی۔ ایسی شیریں اور مٹھاس میں نے آج تک کسی شئی میں نہیں پائی تو اسی عالم میں بیدار ہُوا تو اُس وقت مسجدِ نبوی شریف میں فجر کی آذان ہو رہی تھی اور وضو کر کے امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ کے پیچھے نماز باجماعت ادا کی اور پھر آپ محراب شریف سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ میں نے چاہا کہ اپنا خواب بیان کروں لیکن بھول گیا۔ اتنے میں ایک طباق کھجوروں کا آپ کی خدمت میں پیش ہُوا۔ تو آپ نے وُہ تقسیم فرمانا شروع کر دیا اور مجھے فرمایا اے علی مرتضےٰ! کھاتے ہو؟ میں نے کہا ہاں

علہ آدم علیہ السلام نے وصیت فرمائی بیٹا! شہنشاہِ لولاک صلی اللہ علیک وسلم کا ہر مجلس میں ذکر کرنا اور ہمیشہ دُرود شریف پڑھتے رہنا۔

Marfat.com

آپ نے ایک کھجور میرے مُنہ میں رکھ دی اور باقی صحابہ عظام میں بانٹ دیں۔ مَیں نے کہا مجھے ایک اور کھجور عطا کریں تو اِس پر سیّدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا۔

○ برادرِ من! اگر رات خواب میں نبیِّ کریم "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" آپ کو دوسری کھجور دیتے تو مَیں بھی دیتا۔ مَیں نے تعجُّب کیا اور دل میں کہا اَللہ تعالیٰ نے آپ کو مُطّلع فرمایا ہے میرے خواب سے پھر آپ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا اے علی مُرتضیٰ! مومن اپنے نورِ فراست سے دیکھتا ہے۔ مَیں نے کہا اے سیّدنا امیرُالمؤمنین آپ نے سچ فرمایا۔ میں نے ایسا ہی خواب دیکھا ہے اور اِس کھجور کا وُہی مزہ، لذّت، حلاوت اور شیرینی پائی جو حضُور "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کے دستِ مُبارک کی کھجور کی تھی اور فرمایا۔ اُس رات مجھے شدّت سے حضُور "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کی یاد آئی اور مَیں ذکرِ مُصطفٰے "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" دُرود شریف پڑھتا سو گیا۔

شاہِ مَرداں، شیرِ یزداں، قوّتِ پروردگار
لَافَتٰی اِلَّا عَلِیٌّ، لَاسَیْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَار "رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اَخِیْہِ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ صَلٰوۃً لَّا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی ط

☆ **چار یارِ پاک:۔** خُلفاءِ راشدین[ع۱] اور جُملہ صحابہ آپس میں رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کی تفسیر تھے۔ خلافت کے مسئلہ پر صحابہ میں بحث ہُوئی تو تاجدارِ ھَلْ اَتٰی سیّدنا علی مُرتضٰے کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہٗ نے فرمایا۔ قَدِّمْ یَا اَبَا بَکْرٍ قَدَّمَکَ رَسُوْلُ اللہِ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یُؤَخِّرُکَ ط آپ آگے بڑھیں اے ابُوبکر صدّیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ آپ نماز پڑھائیں جس کو رسُولُ اللہ "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے آگے کیا اُس کو کون پیچھے کر سکتا ہے؟ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا

☆ سیّدنا عُثمان ذُوالنُّورَین رَضِیَ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ کی حفاظت کے لئے حسنین کریمین

ع۱ یہ دوسرا مصرعہ سیّدنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کا ہے اور پہلا شاہ عبدُالعزیز مُحدّث دہلوی علیہ الرّحمۃ کا۔

ع۲ اعاظم و اکابر صحابہ کرام المعروف چار یار کے اسمِ پاک حرف ع سے شروع ہوتے ہیں۔ اُن میں الشیخین الکریمین عینِ نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے مُستفیض اور صاحبین شریفین عین نورِ نبوّت کے پروردہ اور فیض یافتہ ہیں یہ سب آپس میں عین ہیں جو اِن کو غین کہے وُہ از خود غین "غلط" ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ ولوالدیہ ط

Marfat.com

سینہ سپر رہے اور سیّدنا امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ ثلٰثہ کے مُشیر تھے۔ آپ سے کسی نے پُوچھا کہ اے سیّدنا ابُوالحسن! کیا وجہ ہے کہ ثلٰثہ خلفاءِ راشدین کے زمانہ میں فتوحاتِ مُلکی بہُت ہُوئیں اور آپ کے زمانہ میں یہ سلسلہ رُک گیا تو فرمایا اُن کے مُشیر ہم تھے اور میرے مُشیر تم ہو سُبحانَ اللہ کیسا جواب مُسکت اور پُرحکمت ہے؟ ؎

عین رحماءُ بینھم اند چہار سرور ابُوبکر و عُمر، عُثمان، حیدر "رضی اللہ تعالیٰ عنہم"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلَی الشَّیْخَیْنِ الْکَرِیْمَیْنِ وَصَاحِبَیِ الشَّرِیْفَیْنِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

③ سیّدنا عُثمان ذُوالنُّورَین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جشنِ شادی :-

(شہادت ۳۵ھ)

☆ خلیفۂ ثالث امیرُالمؤمنین عُثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب مُبارک ذُوالنُّورَین[1] ہے کہ حضُور نُورِ مُجسّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نُورِ نظر لختِ جگر سیّدہ رُقیّہ طیّبہ و سیّدہ اُمِّ کلثوم طاہرہ سلام اللہ علیہما یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں تھیں۔

☆ سیّدنا عبدُاللہ بن عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ مَیں خواب میں حضُور صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ باکمال کی زیارت سے مُشرّف ہُوا۔ دیکھا کہ نبی شبِ اسریٰ کے دُولہا صلی اللہ علیہ وسلم ایک عُمدہ گھوڑے پر سوار ہیں اور جلد از جلد کہیں تشریف لے جارہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نُور کا حُلّہ پہنے ہُوئے ہیں اور ایک نُور کی چھڑی آپ کے دستِ مُبارک میں ہے اور جُوتے کے تسمے بھی نُور کے تھے۔

مَیں نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ مَیں آپ کا بہُت مُشتاق ہُوں، کہاں تشریف لے جارہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبدُاللہ! مَیں بہُت جلدی میں ہُوں اِس وجہ سے کہ امامُ المتصدّقین عُثمان ذُوالنُّورَین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے ایک ہزار اُونٹ معہ غلّہ فقُراءِ مدینہ مُنوّرہ میں تقسیم فرمایا ہے تو اللہ سُبحانہٗ نے اُن کا یہ صدقہ قبُول فرمالیا اور اِس کے عوض میں ربِّ کریم نے جنّت میں حضرت عُثمان غنی رضی اللہ عنہ

[1] اہلِ طریقت کے نزدیک الشّیخین الکریمین انوارِ نبوّتِ محمّدی اور حضرت امیر انوارِ ولایتِ محمّدی کے حامل ہیں اور حضرت عُثمان غنی باعتبار برزخیّت انوارِ نبوت محمّدی، انوارِ ولایتِ محمّدی سے مستفیض ہونے کی بناء پر ذُوالنُّورَین ہیں ؎ "خلاصہ مکتوباتِ قدسیہ"

نُور کی سرکار سے پایا دو شالہ نُور کا ہو مُبارک تجھ کو ذُوالنُّورَین جوڑا نُور کا "علیٰ مَصْدَرِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ"

Marfat.com

کی شادی رچائی ہے اور میں اس مبارک شادی میں شرکت کے لیئے جا رہا ہوں۔" اِزالۃُ الخفاء"

☆ "حدائقِ بخشش" میں اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ نے ایک روائت نقل کی جو آپ کی عظمت پر شاہد ہے۔

يَقُوْلُ كَاَنَّهُمْ لِكَمَالِ الدَّهَشِ ذَهَبَتْ اَذْهَانُهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى "يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ" مَعَ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ اِلَّا الْجَلْوَةُ الْعَبْدِ لَا تَجَلِّى الْمَعْبُوْدِ كَمَا تَسْجُدُ اَهْلُ الْجَنَّةِ حِيْنَ يَرَوْنَ نُوْرَ رِدَآءِ عُثْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ تَحَوُّلَهٗ مِنْ بَيْتٍ اِلٰى بَيْتٍ زَعَمًا مِّنْهُمْ قَدْ تَجَلّٰى رَبُّهُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَاشْرَقَ بِشُعَاعِ سِرِّهِ الْاَسْرَارِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

وہ کہتے ہیں کہ کمال ہیبت سے اُن سب کے ذہن اِس آیتِ کریمہ کی طرف گئے یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ" اِلٰی آخِرِہٖ" باوجودیکہ وہ نہیں تھا مگر جلوۂ عبد نہ کہ جلوۂ معبود، جیسا کہ سجدہ کرنے لگے جنّتی۔ جب دیکھا اُنھوں نے سیدنا عُثمان ذُوالنورین رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنہُ کی چادر کا نور جبکہ وہ جنّت کے ایک مقام سے دوسرے مقام پر پھرتے تو گمان کیا اُنھوں نے کہ یہ تجلّی رب تبارک و تعالیٰ کی ہے[1]

④ کُشتۂ عشقِ رسول سیّدنا بلال بن رُباح رَضِیَ اللہُ تعالیٰ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ ط

☆ سیّدنا، ابُوعبداللہ بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا شُمار دربارِ رسالت کے عظیم المرتبت صحابہ اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ میں ہوتا ہے۔ جن کا نام سُنتے ہی فرطِ محبّت و ادب سے آنکھیں نم آلود اور سر خم ہو جاتا ہے۔ آپ مکّہ معظّمہ میں اٹھائیس ۲۸ سال کی عمر شریف میں دامنِ رسُول سے منسلک ہوئے اور پھر سب کچھ نثار کر بیٹھے۔ آپ کُشتۂ عشقِ رسُول تھے۔ اُمیّہ بن خلف ازلی ابدی مُشرک کے غُلام تھے آپ پر وُہ نت نئے ظُلم و ستم کے ایسے پہاڑ توڑتا، قلم میں سکت نہیں کہ لکھ سکے۔ سیّدنا ابُوبکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنْہُ نے آپ کو خریدا اور پیشِ حضور "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کر دیا اور آپ "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے فرمایا اے صدّیقِ اکبر! آپ نے مجھے کیوں نہ بتایا کہ میں بھی اس سودے میں شریک ہوتا۔ یہ بلال کی عظمتِ شان کے لیئے

[1] پچاس ہزار سال کا قیامت کا دن جو تاریک ترین دن ہوگا۔ حضرت عُثمان رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنْہُ کے تبسّم سے آپ کے دُرِ دندان سے ایک نُور نکلے گا جس سے سارا میدان محشر مُنوّر اور روشن ہو جائے گا۔ درحقیقت یہ سب نُور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ظہورات ہیں۔

Marfat.com

تھا پھر آپ آزادی کے بعد ہمہ تن حضور ﷺ کی خدمت کے لیے وقف ہو گئے۔ دکھ ہو یا سکھ، سفر ہو یا حضر، مجلسِ وعظ ہو یا میدانِ جنگ ۔ عشقِ مصطفےٰ کا یہ عالم تھا

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

☆ ہجرت کے بعد حضرت سعد بن خثیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مہمان ہوئے اور آپ غزوۂ بدر تا تبوک، تمام معرکۂ اسلام میں ہم رکاب نبوی رہے۔ آپ مؤذنِ رسول مؤذنِ کعبہ مشرفہ کے لقب سے مشہور تھے ۸ھ ہجری مقدسہ کو آپ نے کعبۃ اللہ کی چھت پر آذان دی۔ عشق والوں کی ادائیں بھی انوکھی ہوتی ہیں۔ شمعِ رسالت کے پروانے کعبہ پہ والہانہ نثار ہو رہے تھے۔ حضور ﷺ طواف میں مشغول اور سیدنا بلال کعبۃ اللہ کی چھت پر آذان پڑھ رہے تھے۔ جدھر حضور طواف میں چلتے اُدھر ہی وہ اپنا رُخ پھیر لیتے اور آذان پڑھتے سُبْحَانَ اللہ کعبۃ اللہ تو قدموں کے نیچے ہے اور کعبہ کے کعبہ کی طرف رُخ، یہ مقامِ عشق ہے آپ مکتبِ عشق کے پروانے اور گلزارِ احمدی ﷺ کے پھول تھے جن کی خوشبو سے دو عالم معطر ہیں اور اُن کے ذکر سے دل چین پاتے ہیں کتنا پیارا نام بلال پایا ہے ؎ "خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را"

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

☆ بعہدِ معدلت، خلافتِ فاروقی میں سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے قَدِّمْ یَا سَیِّدَنَا بِلَالًا اے سیدنا بلال! ہمارے آگے آگے چلو۔ تم تو جنت الفردوس میں شبِ اسراء کے دولہا ﷺ کے آگے آگے چلتے ہو" وہاں اظہارِ غلامی تھا یہاں شانِ مولائی ؎

ہر کہ عاشق شد جمالِ ذات را اوست سیدِ جملہ موجودات را

☆ ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا حضرت بلال آذان میں تلفظ ش کی بجائے س پڑھتے ہیں اور منافقین زبانِ طعن کھولتے ہیں لہٰذا کسی اور کو مقرر فرمائیں۔ چنانچہ ایک صحابی نے فجر کی آذان پڑھی تو آپ ایک کونہ میں گریہ کناں بیٹھ گئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کیا وجہ ہے آج مسجد بے آذان ہے فرمایا آذان تو ہو گئی۔ عرض

؎ بر شہید تو خندہ زند اشہدِ بلال - رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ ط

Marfat.com

کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ربِ قدوس فرماتا ہے اگر بلال نے آذان[ع] نہ دی تو میں قیامت تک سورج نہیں نکالوں گا۔ پھر آپ نے آذان پڑھی۔

○ فتح مکہ معظمہ کے موقعہ پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی ایک عجیب شان تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس پر نظر جمائے زیارت سے عشق کی منزلیں طے کر رہے تھے۔ "مصروف تلاوت ہے کعبہ میں بلال اُن کا" منظر پیشِ نظر ہے یا یوں کہہ لیجئے۔

چودھویں کی شب میں مصروفِ تلاوت ہیں بلال
کتنا روشن دائرہ عارض پہ ہے رُخ کے قریب
"رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

○ روزِ قیامت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ جنتی اونٹنی پر سوار آذان دیں گے تو تمام انبیاء بھی سر جھکا دیں گے اور تحمید و تعریف کے کلمات عرض کریں گے۔ "خصائص الکبریٰ"

☆ آپ بعد از وصالِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم دمشق چلے گئے۔ ایک شب خواب میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو فرمایا بلال رضی اللہ عنہ! ہمیں چھوڑ گئے اور پھر واپس المدینۃ المنورہ حاضرِ حضور ہو گئے۔ آپ کا مزار دمشق میں ہے۔ عاشقِ رسول کی بارگاہ میں بطور نذرانۂ عقیدت اور سلامِ محبت پیش کرتا ہوں اور قبولیت کی اُمید رکھتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ فَاضَتْ مِنْ نُوْرِہٖ جَمِیْعُ الْاَنْوَارِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

⑤ خیر التابعین خواجہ سعید ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما

☆ آپ قرشی، مخزومی، مدنی تھے۔ سید التابعین لطف اللہ بہم یوم الدین رئیس العلماء فقیہہ الفقہاء تھے۔ جلیل القدر فقیہہ صحابی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علمِ فقہ کا وافر حصہ پایا۔ باعظمت اولیاء اور آشنائے رموزِ تصوف و حقیقت تھے۔ آپ نے ساری زندگی جوارِ رسول، ہمسائیگی محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں گزار دی

[ع] سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ آذان سے قبل مسجد نبوی شریف کی چھت پر چڑھ کر پہلے صلوٰۃ پڑھتے پھر آذان کے کلمات طیبات پکارتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سنتے اور صحابہ کرام فرحت پاتے۔ زمانۂ خیر القرون کی یہ سنت خلافتِ عثمانیہ تک جاری رہی اور ہند کے شہروں میں قبل آذان درود شریف پڑھا جاتا رہا۔ اس سنت کا زندہ کرنا اہل سنت کا حق ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

آپ نے پچاس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی کہ قائم اللیل، صائم الدھر تھے۔ آپ ساری ساری رات درود شریف پڑھتے رہتے اور اسی وظیفہ عالیہ سے ہی شغف رکھا۔

★ یزید پلید علیہ اللعنۃ الی یوم المزید کے بعہد زمان، شقاوت نشان واقعہ حرہ ہوا۔ جس کا تفصیلی ذکر طبائع سلیمہ کے لیئے باعث کراہت ہوگا" ان دنوں دارالسلام "المدینۃ المنورہ" میں آندھی، کالے بادلوں کی گھٹاؤں سے تاریکی چھا گئی کہ اوقات نماز کا پتہ تک نہیں چلتا تھا۔ فرماتے ہیں اس حادثہ فاجعہ (فتنہ عظیمہ) کی بنا پر ہر طرف خوف و ہراس اتنا تھا کہ میں روضۂ اقدس میں پناہ گزیں ہوگیا۔ آٹھ شبانہ روز میں روضۂ اطہر سے آذان کی آواز سنتا اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں صحابہ عظام کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرتا تھا۔ اللہ اللہ شان غلامان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

"یہ تھا الانبیاء حی فی قبورھم یصلون کا مشاہدۂ برحق"

قول حکمت: ۱۔ فرمایا ذکر اللہ حلال لیس فیہ حرام ط ذکر غیر اللہ حرام لیس فیہ حلال۔ اللہ کا ذکر حلال ہے اس میں کوئی حرام نہیں اور غیر اللہ کا ذکر حرام ہے اس میں کوئی حلال نہیں۔

۲۔ ذکر اللہ میں نجات ہے اور ذکر رسول اللہ "درود شریف" میں خیر ہی خیر، برکت ہی برکت ہے۔

اللھم صل علی سیدنا محمد نورہ من نور الانوار اشرق بشعاع سرہ الاسرار وعلی آلہ وصحبہ وسلم

(۶) امام اعظم سیدنا نعمان بن ثابت خزاز رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا ط

☆ امام الائمہ، کاشف الغمہ، سراج الامہ سیدنا ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ خیر القرون میں افضل التابعین ہیں آپ نے سات سے زائد صحابہ کرام کی زیارت کی اور استفادہ کیا۔ حضرت انس بن مالک، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عبداللہ بن انس، حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی، عبداللہ بن حرث، معقل بن یسار، حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہم ورضوا عنہ ط

○ فصول سند میں خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ نے تحریر کیا۔ کہ امام اعظم کی ہستی آیۃ من[1]

---

[1] اللہ جل مجدہ العظیم نے امام اعظم کو امت مسلمہ میں وہ مقام عطا فرمایا جو دل کو جسم کے تمام اعضاء پر ہے۔ یہ تشبیہ قلب بفحوائے حدیث پاک واستفت قلبک ہے اپنے دل سے فتویٰ پوچھ کہ فتویٰ قلب شریعت کی روح ہے۔ یعنی اشارہ فرمایا اے ایمان والو! شریعت مطہرہ کے ہر مسئلہ میں فقہ حنفی کی طرف رجوع کرو۔ بروایت بانی اسلام سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں ایک ولی اللہ کے استفسار پر فرمایا کہ مجھے علم بوحنیفہ میں تلاش کرو۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

آیتِ اللہ ط اور ہمارے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے معجزات میں سے بمنزلہ ایک معجزہ ہے۔
حنفی مذہب، کمالاتِ نبوت سے مناسبت رکھتا ہے۔ قرآنِ پاک کے بعد آپ کا فقہی اجتہاد اور مسلک اِس شان کا ہے کہ سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام قربِ قیامت آسمانی نزول کے بعد سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ چالیس سال تمام روئے زمین پر فقہ حنفی کے مطابق احکام کا نفاذ کریں گے اور خلافتِ راشدہ علیٰ منہاجِ النبوۃ کا دور دورہ ہوگا۔ نظامِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا پرچم لہرائے گا۔

☆ امام ربانی سرکار مجددِ الف ثانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ولی اور اُمتی کی شان سے جلوہ گر ہوں گے نہ کہ نبی کی حیثیت سے اور آپ کا اجتہاد امامِ اعظم کے اجتہاد کے موافق ہوگا۔ نہ یہ کہ آپ مسلک حنفی کی تقلید کریں گے۔ ایک اولوالعزم رسول کی شان سے بلند تر ہے کہ وہ کسی اُمتی کی تقلید کرے

○ کثیر التعداد علماء کرام اور مشائخ عظام ونفعنا بعلومہم ونیوضہم اور کروڑہا اُمتی حنفی المذہب اور تقلید فقہ حنفی پر عامل ہیں۔ جملہ سلاسل ہائے حنفی مالکی شافعی حنبلی قدست اسرارہم "آئمہ اربعہ" دینِ قیم کے عناصر اربعہ اور ستون ہیں اور وہ سب آپ ہی کے فیضانِ علمی سے فیض یافتہ۔ یاد رہے۔ دین قیم ایک ہی ہے اور یہ مذہب اور مسلک اُس پر چلنے کی راہیں ہیں۔

☆ مغل شہزادہ دارشکوہ نے اپنی تصنیف "سفینۃ الاولیاء" میں فرمایا۔

○ نقل ہے کہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

علہ دنیا میں جن کو تمام روئے زمین کی حکومت ملی اُن میں دو مومن حضرت سلیمان علیہ السلام اور سکندر ذوالقرنین اور دو کافر نمرود اور بخت نصر ہوگزرے اور پانچویں تمام روئے زمین کے شہنشاہ امام محمد مہدی اور مسیح موعود علیہما السلام ہونگے آپ امام نسبت نقشبندیہ کے حامل ہوں گے اور اس سلسلہ کی تتمیم وتکمیل کریں گے۔ اور ولائیت قطبیت کبریٰ کا تصرف عظیم ہوگا اور آپ کی پیدائش ارہاصات "کرامات" حضور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح ظاہر ہوں گے آپ کی والدہ ماجدہ کا نام آمنہ اور والد ماجد کا نام عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہوگا۔ آپ ہم شکل رسول ہیں۔
صحبہ کہف زندہ ہوکر آپ کی معاونت کریں گے۔ حضرت خضر والیاس علیہما السلام آپ کے مشیر ہوں گے اور وزیرِ اعظم اولیاءِ نقشبند سے ہوگا۔ سائق الحقائق سید المکاشفین الشیخ الاکبر قدس سرہ الاطہر نے "الدر المکنون والجواہر المصون" میں یہ حدیث بیان کی۔ جب زمانہ کا دور بسم اللہ کے حروف ۱۹ پر ہوگا تو امام المہدی رضی اللہ عنہ کا رمضان المبارک بیت اللہ "حطیم شریف" میں ظہور ہوگا۔ تو فرمایا میری طرف سے انھیں سلام کہنا۔ واللہ اعلم ورسولہ بالصواب ط

Marfat.com

دہن میں اپنا لعابِ دہن اس وصیت کے ساتھ منتقل کر دیا تھا کہ اسے امام ابو حنیفہ تک پہنچا دیں یہ لعابِ دہن حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لب میں بصورتِ آبلہ محفوظ رہا جسے انہوں نے امامِ اعظم تک جب کہ وہ عالمِ طفولیت میں تھے منتقل کر دیا[1]

☆ ایک روایت الحدیث علیٰ مصدرِہا الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا۔

مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ ط "مشکوٰۃ المصابیح"	جس سے اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

علمِ دین فقہ است و تفسیر و حدیث — ہر کہ خواند غیر ازیں گردد خبیث

○ اصل علوم قرآن و حدیث اور فقہ ہیں۔ فقہ، کتاب و سنت سے کوئی علیحدہ علم نہیں بلکہ تفقہ فی الدین کا نام فقہ ہے امام اعظم فقیہ اکمل[2] نے قرآنِ پاک اور حدیثِ پاک کو اپنی تفکر و تدبر

---

[1] عالمِ ارواح میں جس روح کے نصیبہ میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا لعابِ دہن آیا وہ حافظِ قرآن بنا اور عالمِ اجساد میں جس کو لعابِ دہن عطا فرمایا۔ وہ فقیہہ اعظم بن گیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ "خادمِ خاص" کو لعابِ دہن دینے میں یہ حکمت تھی کہ عالمِ علوم الاولین والآخرین، مخبرِ صادق عن الغیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باعلامہ تعالیٰ علم تھا کہ یہ اس وقت تک زندہ رہیں گے۔

[2] یہ خبرِ واحد میں ہے۔ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ وارثانِ علومِ نبوت وہ علماء ہیں۔ جو علوم ظواہر "شریعت" اور علوم بواطن "طریقت" یعنی ہر دو علوم احکام و اسرار کے بدرجہ اتم حامل ہوں جن کا ظاہر شریعت سے آراستہ اور باطن طریقت سے پیراستہ ان میں سیدنا غوثِ اعظم، سیدنا مجدد اعظم و سیدنا امامِ اعظم ہیں جن کو ان کی پیدائش سے پہلے ہی نواز دیا گیا۔ بفرمانِ سید المحدثین فی الصحابہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" سے علم کے دو پیالے پیئے۔ ایک علمِ شریعت جو احادیث کی شکل میں ظاہر کیا اور دوسرا وہ علم ہے جو اگر ظاہر کروں تو تم میری شاہ رگ کاٹ دو یہ وہ علمِ اسرار ہے جس کا اظہار سیدنا غوثِ اعظم شہنشاہِ بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مقبول، مشہور اور معروف قصیدہ غوثیہ میں بدیں الفاظ فرمایا ؎

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ — لَخَمَدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ — لَقَامَ بِقُدْرَۃِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

☆ وہ "سِرّ" جو میرے سینہ میں ہے نار اور میت پر ڈال دوں تو جہنم بجھ جائے اور میت مولیٰ تعالیٰ اسمِ اعظم

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

عقلِ ربانی اور فہمِ نورانی سے عطر نکال کر، اجتہاد کر کے، آسان اور سلیس لفظوں میں مسائل کی شکل دی۔ اور اُمتِ مسلمہ کی راہنمائی فرمائی اور یہی علمِ استنباطی "فقہ حنفی" کہلایا۔

درود شریف کا مسئلہ فقہ حنفی :- نمازی قعدۂ اُولیٰ میں عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھے آگے درُود شریف پڑھنے سے سجدہ سہو لازم آئے گا۔ خواب میں آپ کو صاحبُ الشریعۃ المطہرہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی زیارت ہوئی تو فرمایا اے نعمان بن ثابت! جو شخص مجھ پر درُود شریف پڑھے اُس پر تمہارا فتویٰ ہے[1] وہ سجدہ سہو کرے ورنہ نماز نہ ہو گی۔ عرض کیا یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ درُود شریف تو میرا ایمان اور غذائے روحانی ہے لیکن میں نہیں چاہتا کہ نمازی غیر ارادی طور پر اور بے توجہگی سے درُود شریف پڑھے اور یہ سجدۂ سہو نمازی

[1] درُود شریف پڑھنا قعدہ اُخریٰ میں عندالاحناف سُنّت، عندالشوافع فرض ہے۔ "مفتاح الصلوٰۃ" ۲

بقیہ حاشیہ

کی قدرت سے زندہ ہو جائے۔ یاد رہے۔ ہر عالِم، عارف نہیں ہوتا لیکن ہر عارف، عالِم ہوتا ہے۔ اَللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وتعالیٰ اُسے وَعَلَّمْنٰہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ○ علمِ لدُنّی یعنی علومِ غیبیہ بذریعہ الہام عطا فرماتا ہے اور وراثت نبوی سے وافر حصہ پائے ہُوئے ہوتا ہے۔ یہی ہیں جن کے قلموں کی سیاہی شہیدوں کے خُون سے افضل ہے اور نَوْمُ الْعُلَمَاءِ عِبَادَۃٌ جن کا سونا عبادت ہے۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ عَلٰی وَجْہِ الْکَمَالِ ط سورۃ الکہف ۶۵

علمِ انوار است در جانِ رجال — نے ز راہِ دفتر و نے قیل و قال
علمِ بے کینہ، خزینہ آمدہ — علم در سینہ بسینہ آمدہ

☆ علمِ اسرار کے ادراک سے عوام النّاس کی عقلیں عاجز ہیں اُنکے سامنے اِس علم کا اظہار مادر زاد اندھے کو کسی رنگ سے مُتعارف کرانے کے مُترادف ہے نیز عالِم ولی کا مُرید ہوتا ہے اور ولی عالِم کا شاگرد اور یہ ایک ہیں۔ جو عالِم ولی کا مُرید نہیں وُہ نسبتِ نبوی اور وراثتِ علمی سے محرُوم ہے عُلماءِ وقت سے شاذ و نادر عالِم علومِ نبوّت ہو ورنہ اکثر دریوزہ گرِ میر و وزیر ہیں اِنہی کے متعلق فرمایا گیا بِئْسَ الْعُلَمَاءُ عَلٰی بَابِ الْاُمَرَاءِ یہ عُلماءِ سُوء ہیں جنہوں نے دین کی بجائے دُنیا کمائی اور رُوح کی بجائے نفس کو پالا یہ علماءِ دین نہیں لصُوصِ دین ہیں اور یہ علمِ و زہد کے پردہ میں سالوسِ دین ہیں۔ جنہوں نے فکرِ معاد پر فکرِ معاش کو ترجیح دی۔

[1] شریعتِ مطہرہ میں امام ابُوحنیفہ، امام محمدؒ، امام ابُویُوسف کا قولِ اجتہاد مُعتبر ہے نہ کہ ابُوبکر شبلی، ابُوالحسن نُوری، بایزید بسطامی کا مکاشفہ اور الہام۔ جنہوں نے اَدِلّہ اربعہ کتابُ اللہ، سُنّتِ رسُولُ اللہ، اجماعِ اُمت اور قیاس سے اجتہاد کر کے مسائلِ فقہ کا اِستخراج و اِستنباط کیا۔ عَلَیْہِمُ الرَّحْمَۃُ وَالرِّضْوَان" ۱۲ منہ

Marfat.com

کی غفلت، عدمِ توجّہ اور بھُول کی وجہ سے ہے نہ کہ درُود شریف سے۔ اِس جواب پر سَرورِ دو جہاں، سرُورِ جان و ایمان" صلی اللہ علیہ وسلم "مسرُور ہو گئے۔

☆ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ط وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ اَتَمُّھَا وَاَکْمَلُھَا ط ؎

اَعِدْ ذِکْرَ نُعْمَانٍ لَّنَا اِنَّ ذِکْرَہٗ ۔۔۔ ھُوَ الْمِسْکُ مَا کَرَّرْتَہٗ یَتَضَوَّعُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ اَنْبِیَآئِکَ وَاِمَامِ اَوْلِیَآئِکَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

⑦ سیّدنا امام شافعی ابو عبداللہ محمّد بن ادریس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

☆ اربعہ ائمّہ مجتہدین سے فقہ شافعی کے بانی اور امام ہیں (المتوفی ۲۰۴ھ) اور حضور" صلی اللہ علیہ وسلم "کے ہمہ وقت حضوری تھے۔ شوافع مسلک کی مُناسبت کمالاتِ ولائیت سے ہے۔ بناءً بریں آپ کے مسلک میں عُلماءِ شوافع تعمّد بِرِدَآءِ فَضْلِکَ کی تصانیف حضور" صلی اللہ علیہ وسلم "کے فضائل و کمالات، محامِد و محاسِن اور معجزات پر سند کا درجہ رکھتی ہیں اور بارگاہِ رسالت میں مُصنّف معہ اپنی تالیفات مقبول ہیں۔ مقامِ محبّت و ادب میں تو لاجواب ہیں اور آپ کے مُقلّدین میں بکثرت اَولیاءِ ابدال[ع۲] ہوتے ہیں۔

☆ حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ نے کشف المحجوب شریف میں ایک بزرگ کا بیان تحریر کیا کہ ایک رات رسُولِ کریم" صلی اللہ علیہ وسلم "کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا یا رسُولَ اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم" آپ کی حدیثِ پاک مجھے پہنچی ہے کہ زمین میں اللہ تعالیٰ کے اَوتاد، اَبدال، اَقطاب اور

ع۱ امامِ اعظم نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہما کا ذِکر بار بار کرو کہ وُہ کستوری کی مانند ہے۔ جتنا بکھیرو گے اتنا ہی زیادہ خوشبو دے گا

ع۲ اَبدال وُہ ولی کامل ہوتا ہے جس کا ایک آن واحد میں مُتعدّد مُختلِفہ مقامات پر حاضِر ہونا مُمکن ہو اور یہ وصف اُن کو بتابعتِ نبوی ملتی ہے کہ حضور سرورِ کونین" صلی اللہ علیہ وسلم "بنفسِ نفیس لاکھوں بلکہ کروڑوں اُمتیوں کی قبور میں ایک ہی آنِ واحد میں حاضِر و ناظِر ہوتے ہیں۔ حضرت قصیبُ البنان موصلی ولی ابدال تھے۔ رہائش موصل میں لیکن اُنکی جبین نیاز ہمیشہ آستانہ بیت اللہ پر سجدہ ریز رہتی اور وُہ خود بارگاہِ رحمۃ للعلمین میں حاضِر ہوتے جو ایک ہی وقت میں مُتعدّد جگہوں پر بصورتِ مثالی حاضِر ہوتے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور یہ اُس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ہے"۔ اَلْیَوَاقِیْت وَالْجَوَاہِر ط

Marfat.com

اَبرار ہوتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اِس راوی نے میری حدیثِ پاک صحیح روایت کی ہے۔ میں نے عرض کیا یا حبیب اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے اُن میں سے کسی کی زیارت کراؤ تو فرمایا اگر تم نے دیکھنا ہے تو میرے، محمد بن اِدریس "سیدنا امام شافعی" کو دیکھ لو۔

☆ ابن حبّان اصبہانی علیہ رحمۃ رحمانی فرماتے ہیں۔ میں نے حضور ﷺ کی زیارت کی عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم امام شافعی آپ کے مکرم چچا حضرت عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اولاد پاک سے ہیں۔ اُن کے ساتھ کیا اکرام ہُوا فرمایا میں نے ربِّ کریم سے دُعا کی کہ دُنیا میں اَجلّہ اَولیاءِ اَبدال آپ کے مقلّدین سے ہوں اور روزِ قیامت آپ حساب کے لیئے نہ روکے جائیں اور آپ کو وصال کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو پُوچھا ربِّ کریم نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا تو فرمایا مجھے اس دُرود پاک کی برکت سے بخش دیا اور بہشت میں دُولہا کی طرح لے جایا گیا اور مجھ پر ملائکہ نے موتی اور یاقوت نچھاور کیئے جس طرح دُولہا پر کیئے جاتے ہیں۔ دُرود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

⑧ سیّد المحدّثین امام ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ الباری ط

☆ ۲۳ شوّال المعظّم ۱۹۴ھ ہجری المقدّسہ بخارا میں پیدا ہُوئے۔ آپ کی کتاب حدیث مُستطاب "صحیح البخاری" جو آپ نے سولہ سال کے عرصہ میں مکّہ معظّمہ اور مدینہ منوّرہ میں تالیف[1] کی۔ آپ عالمِ طفولیّت میں نابینا ہو گئے۔ والدۂ ماجدہ نے ربِّ کریم کی بارگاہ

[1] تالیف صحیح البخاری شریف۔ آپ مکّہ معظّمہ میں حدیثِ پاک لکھنے سے پہلے آبِ زمزم سے غسل کر کے مقامِ ابراہیم پر دو رکعت نماز نفل استخارہ پڑھتے اور ایک ایک حدیثِ پاک پر غور و خوض کر کے مُسوّدہ تیار کرتے۔ بعد ازاں وہ مُسوّدہ لے کر مدینہ طیّبہ حبیبِ کبریا علیہ اَفضَلُ التَّحِیَّۃ وَ اَطیَبُ الثَّنَاءِ کے حضور روضۂ اقدس پر حاضر ہوتے اور "مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ" ریاضُ الجنّۃ میں بیٹھ کر دُرود شریف پڑھتے اور مُراقبہ میں، دوبارہ تصحیح کرا کے مُسوّدہ ترتیب دیتے یُوں مدینۃُ العلم ﷺ کے جوار میں بیٹھ کر چاندنی مدینہ کی چاندنی میں بسیار محنت سے تکمیل بُخاری شریف فرمائی۔ بلدۂ امینہ مکّہ معظّمہ میں مقامِ ابراہیم پر نوافل اور مدینہ منوّرہ

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

میں رو رو کر دُعائیں کیں تو خواب میں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی زیارت ہوئی اور آپ نے فرمایا میرا بیٹا کہاں ہے۔ عرض کیا۔ وہ سویا ہُوا ہے تو آپ اُن کے پاس تشریف لے گئے اور چہرہ پر اپنا ہاتھ مُبارک پھیرا تو ربِّ کریم نے بینائی عطا فرما دی اور آنکھوں میں دستِ اقدس کی برکت سے نُور آگیا اور بباطن قلب بھی نورِ بصیرت سے مُنوّر ہوگیا جب والدۂ ماجدہ خواب سے بیدار ہُوئیں تو آپ کو بالکل صحیح و تندرست پایا۔ سُبحان اللہ "کیا شان ہے امام بُخاری کی کہ مہد میں خلیل اللہ نوازیں اور لحد میں حبیب اللہ نوازیں"۔

صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

☆ ابُوبکر خطیب علیہ الرحمۃ اپنی کتاب تاریخ بغداد میں نقل کرتے ہیں کہ عبدُالواحد طرابلسی علیہ الرحمۃ نے کہا مَیں خواب میں رسُولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت سے مُشرّف ہُوا۔ اُس وقت آپ چند صحابہ کبار کے ساتھ بابُ السّلام سے باہر کسی کے انتظار میں کھڑے ہیں۔ مَیں نے سلام کے بعد عرض کیا اور پُوچھا حضُور کس کا انتظار ہے فرمایا "اِنِّیْ اَنْتَظِرُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِیْلَ بُخَارِیْ"۔ فرماتے ہیں۔ جب خواب سے بیدار ہُوا تو پتہ چلا۔ امام بُخاری علیہ الرحمۃ الباری نے عین اُس وقت دارُالفنا سے دارُالبقاء کی طرف رختِ سفر باندھا۔ جس وقت اپنے غلاموں کو فراموش نہ کرنے والا آقا "صلی اللہ علیہ وسلم" اُن کا مُنتظر تھا۔ آپ کے مزار فائزُ الانوار سے مُشک کی خوشبو آتی ہے اور لوگ تبرّکاً وہ مٹی لے جاتے ہیں۔ یہ عظمت حدیثِ پاک کی خدمات کے صلہ میں پائی ۔ بفیض، سُنّتِ خیرُ الانام"

بقیہ حاشیہ

ریاضُ الجنّۃ، مقام حبیب میں مُراقبہ۔ اِس کتاب مُستطاب نے اَصَحُّ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہِ صَحِیْحُ بُخَارِیْ ط

کا مرتبہ پایا۔ بے شک یہ کتاب مُستطاب بُخاری اِس لقب کے لائق اور امام بُخاری اس شان اور مرتبہ کے مُستحق تھے جو پایا

اُولٰٓئِکَ سَادَاتِیْ فَجِئْنِیْ بِمِثْلِھِمْ اِذَا جَمَعَتْنَا یَا جَرِیْرُ الْمَجَامِعُ "علامہ قسطلانی"

☆ مشہور مُحدّث ابُوزید مروزی علیہ الرحمۃ سے مَروی ہے کہ مجھے مسجد الحرام، مقامِ ابراہیم پر دُرود شریف پڑھتے پڑھتے اُونگھ آگئی تو مَیں دُرود والوں صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مُشرّف ہوگیا۔ آپ نے فرمایا اے ابُوزید! چرا کتابِ من درس نمے گوئی گفتم یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کتابِ شُما کیست۔ فرمُود کتابِ مُحمّد بن اسمٰعیل بُخاری۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط امام بُخاری اپنے بختِ فرخندہ پہ جتنا ناز کریں اتنا کم اور اُمّتِ مُصطفویہ اِس نعمتِ عُظمیٰ پر جتنا شکر ایزدی بجا لائے اتنا تھوڑا۔ " اَللّٰہُ اَکْبَرُ "

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ مِنِّیْ تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ط

Marfat.com

ہر جا کہ تو بگذری و برداری پے گل روید و لالہ روید اندر تہِ دِلے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۹) سیّدہ رابعہ عدویّہ بصریّہ رَحِمَہَا اللّٰہُ رَحْمَۃً وَّاسِعَۃً فِیْ دَارِ الْجِنَانِ ط

☆ مائی صاحبہ، ولیّہ کاملہ، بزمانۂ خیر القرون میں فقر و سلوک کے اِس مقام پر فائز المرام تھیں جس کا احاطۂ تحریر اور اندازۂ تقریر میں لانا بصد مشکل ہے۔ "مقامِ حال کو قال بیچارہ کیا بیان کرے" سیّدہ رابعہ اپنے والد ماجد کی چوتھی اولاد ہونے کی وجہ سے اِس نام سے موسوم ہوئیں آپ کے والد ماجد نہایت عسرت کی زندگی گزارتے، فاقہ کا یہ عالم تھا جس رات آپ پیدا ہوئیں گھر میں چراغ کے لیے تیل تک نہ تھا۔ آپ کے والدِ ماجد مسجد میں مصروفِ عبادت تھے اچانک نیند نے غلبہ کیا اور پھر قسمت کا ستارہ طلوع ہوا۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت سے مشرف ہوئے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا۔ اے عبداللہ! یہ لڑکی مبارک ہو۔ قیامت کے روز اِس کی شفاعت سے ستر ہزار میرے اُمتی جنّت میں داخل ہوں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ط

☆ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میں بیت المقدس سے مصر کی جانب آرہا تھا۔ راہ میں ایک شخص کو آتے دیکھا تو خیال کیا اِس سے کچھ پوچھنا چاہیئے جب وُہ قریب آیا تو دیکھا کہ ایک ضعیف العمر مائی ہاتھ میں لاٹھی لئے تشریف لا رہی ہیں اور نشیمن کا جُبّہ پہنے ہوئے ہیں میں نے پوچھا مِنْ اَیْنَ کہاں سے آرہی ہو؟ قَالَتْ فرمایا مِنَ اللّٰہِ اَللّٰہ سبحانہٗ کی طرف سے میں نے کہا اِلٰی اَیْنَ کہاں کا قصد ہے قَالَتْ اِلَی اللّٰہِ ط؎ فرمایا اَللّٰہ سبحانہٗ کی طرف۔ کتنا باکمال کلام جو شریعت کا مغز اور تصوّف کے موتیوں کا ہار ہے۔

؎ انسانی زندگی کا سفر اَللّٰہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے شروع ہوتا ہے وَاَنَّ اِلٰی رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ۝ (سورۃ النجم ۴۲) اِس سفر کی انتہا بھی اَللّٰہ سبحانہٗ وتعالیٰ تک ہے۔ سچ ہے "کلامُ الملوکِ ملوکُ الکلامِ" شہنشاہوں کا کلام، کلاموں کا بادشاہ ہوتا ہے۔ کتنی سادگی سے انسانی زندگی کا مقصد بیان فرما دیا۔ حضور مرشدی فرمایا کرتے اے بندے! غور کر تُو کہاں سے آیا ہے کہاں جانا ہے؟ کیا کرنا تھا کیا کر رہا ہے؟ اَللّٰہ اَللّٰہ شانِ اولیاء ۱۲ منہ، کَانَ اللّٰہُ لَہٗ ط

Marfat.com

○ ایک مرتبہ جامۂ صوف میں ملبوس اور گودڑی اوڑھے حج کے لیئے جا رہی تھیں کہ کعبۃ اللہ استقبال کے لیئے آیا تو مائی صاحبہ نے نگاہ اُٹھائی تو فرمایا۔ میرا مقصود ربُّ البَیتِ العتیق ہے نہ کہ بیتُ العتیق، اتنے دُشوار گذار لمبے سفر مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیقٍ سے گھر کو نہیں گھر والے کو دیکھنے آئی ہُوں۔ کرامت دکھانے نہیں۔ کریم کو دیکھنے آئی ہُوں۔ سورۃ الحج ۲۷

☆ امام اَجَل مُفتی ثقلین ابُوالبرکات عبدُاللہ نسفی دُرِّ مُختار ج ۱ میں فرماتے ہیں۔

خَرْقُ الْعَادَةِ عَلٰى سَبِيْلِ الْكَرَامَةِ لِاَجْلِ الْوِلَايَةِ جَائِزٌ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ ط

یہ خرقِ عادت "کرامت" ولی کے لیئے جائز ہے نزدِ اہلِ سُنّت وجماعت"

، کرامت ولی کی ولائیت کی دلیل اور علامت ہے العنہ

○ آپ اَولیاءِ مُقرّبین سے تھیں جن کی عبادت کا منشا محبّتِ لِذاتہٖ تعالیٰ کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا۔ "نہ خوفِ دوزخ نہ طمعِ جنّت" اُن کا خوفِ دوزخ بدیں وجہ کہ اُس کے غضب اور ناراضگی کا محل ہے اور جنّت سے طمع بدیں وجہ کہ وُہ اَللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی رضا کا محل ہے۔ جس سے وُہ جنّت میں ہمیشہ دیدارِ الٰہی اور مُشاہدۂ حق میں رہیں گے ؎

عاشقِ دائم لقا دوست میدارد دوست — درغم وراحت رضائے دوست میدارد دوست
وعدۂ دیدار چُوں در جنّت آمد لاجرم — عاشقان جنّت برائے دوست میدارد دوست

وصالِ مُبارک :۔ آپ کے سرہانے اکابر اَولیاء کا جُھرمٹ تھا جو دُعا کے لیئے حاضرِ خدمت ہُوئے تھے۔ اُن سے فرمایا اب چلے جاؤ۔ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم معہ صحابہ کرام تشریف لا رہے ہیں۔ اور پھر درُود شریف پڑھنے میں مشغول ہوگئیں۔ تو اتنے میں ہاتفِ غیب سے آواز آئی یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ○ ارْجِعِیْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً سورۃ الفجر ۲۷ تا ۳۰

ع۱ مومن کی حُرمت، کعبۃ اللہ کی حُرمت سے زیادہ ہے اور کعبہ مُعظّم، مقبولانِ بارگاہِ عزّت جلّت شانہٗ اور گدایانِ سرکارِ رسالت علیہ وآلہ الصلوٰت والتسلیمات والتحیات کا استقبال اور طواف کرتا اور فیض لیتا ہے اور عوامُ النّاس کو دیتا ہے۔ علّامہ زین الدین بن نجیم علیہ الرحمۃ نے بحرُ الرّائق میں اِس کی تصریح نفیس کی ہے۔

ع۲ پ۳۰ سورۃ الفجر آیتِ کریمہ ۲۷ تا ۳۰ اے نفسِ مُطمئنّہ! واپس چلو اپنے رب کی طرف اِس حال میں کہ تُو اُس سے راضی اور وُہ تجھ سے راضی پس شامل ہوجاؤ میرے خاص بندوں میں اور داخل ہوجاؤ میری جنّت میں۔

Marfat.com

مَّرْضِيَّةً ۚ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ۙ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۚ تھوڑی دیر بعد جب مشائخ کرام اندر گئے تو آپ واصل بحق ہو چکی تھیں "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

(۱۰) قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، حجۃ الکاملین، سند الواصلین مظہر العلوم الخفی والجلی السید علی مخدوم ہجویری المعروف داتا گنج بخش قدس اللہ روحہ ولا زالت تجلیاتہ وبرکاتہ دائماً
تاریخ وصال ۴۶۵ھ

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا ناقصاں را پیر کامل، کاملاں را راہنما

☆ ملک افغانستان کے مشہور شہر غزنی سے بعہد غزنوی لاہور شہر کو عروس البلاد الاولیاء، کے شرف سے مشرف فرمایا۔ طریقت میں آپ کا سلسلہ عالیہ جنیدیہ ہے۔ ایک روز مرشد کامل الشیخ ابو الفضل بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے حکم فرمایا تم لاہور جا کر تبلیغ دین اسلام کرو۔ عرض کیا۔ وہاں تو میرے پیر بھائی سید میراں حسین زنجانی علیہ الرحمۃ موجود ہیں تو آپ خاموش ہو گئے۔ پھر ثانیاً حکم فرمایا تو جب مرشد اکمل کے حکم پر حدود بلاد الاولیاء لاہور میں وارد ہوئے تو ایک جنازہ دیکھا جس کے ساتھ بہت بڑا اژدحام ہے۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ جنازہ سید میراں حسین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے تو اس وقت آپ پر اپنے پیر و مرشد کے فرمان کی حکمت کا راز کھلا۔ آپ مذہباً حنفی مشرباً جنیدی اور نسباً نجیب الطرفین سید حسنی حسینی ہیں۔ آپ کو سیدنا امام اعظم نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے خاص عقیدت تھی۔

خواب مبارک اور عظمت سیدنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط "کشف المحجوب"

☆ میں ملک شام میں ایک دفعہ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ مؤذن کعبہ، عاشق رسول کے مزار اقدس کے سرہانے سو گیا۔ خواب دیکھا کہ میں مکہ معظمہ میں حاضر ہوں اور رسول پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" باب بنی شیبہ سے کعبۃ اللہ کے اندر داخل ہو رہے ہیں۔ اور ایک مسن آدمی کو گود میں اٹھائے ہوئے ہیں۔ میں ادب سے ڈرتا ہوا حضور والا میں پہنچا۔ پائے اقدس کو بوسہ دیا اور دل میں سوچنے لگا کہ یہ عمر رسیدہ کون ہے؟ اتنے میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" پر میرا خیال قلب منکشف ہوا اور ارشاد فرمایا "یہ تیرا اور تیری قوم کا امام ہے ابو حنیفہ"

ولادت ۸۰ ہجری بعمر ۷۰، شہادت ۱۵۰ھ مزار مبارک بغداد معلی عراق "رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

Marfat.com

اَلسَّلَام اے سیّدِ ہجویر مخدُومِ اُمَم اَلسَّلَام اے مرقدِ تو پیرِ سنجر را حرم

☆ اِس پر تبصرہ فرماتے ہُوئے لکھتے ہیں۔ اِس خواب سے مجھے اپنے اور اپنی قوم کے حق میں رُوح پرور اُمیدیں بندھ گئیں اور یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی کہ امام ابُوحنیفہ اُن لوگوں سے ہیں۔ جو اپنی صفاتِ ذاتی سے فانی ہو چکے ہیں اور احکامِ شرع کے لئے باقی ہیں۔ اِس لئے کہ وُہ رسُولُ اللہ" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی شرع اور سیرت کے حامِل تھے اگر میں انہیں بذاتِ خود چلتے یا اپنے پاؤں پر کھڑا دیکھتا تو معلُوم ہوتا کہ باقی الصِّفات ہیں اور باقی الصِّفات کے لئے خطا و ثواب کا اِمکان ہے لیکن چُونکہ اُنھیں حضُور " صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی گود میں دیکھا لہٰذا معلُوم ہُوا کہ اُن کا وجُود ذاتی فنا ہو چکا ہے اور اُن کا وجُود جو قائم ہے۔ وُہ رسُولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وجُود سے قائم ہے۔ چونکہ حضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کسی طرح کی خطا کا امکان ہی نہیں۔ لہٰذا جس کا وجُود آپ کی ذات میں فنا ہو چکا ہے۔ وُہ بھی امکانِ خطا سے پاک ہے[1]" اِنتہیٰ کلامُہ الشریف قدس سرہ اللطیف"

○ آپ درُود شریف صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا مصائب و آلام سے بچنے کے لیئے ارشاد فرماتے تھے

اَلسَّلَام اے دردمنداں را امام گنج بخش کارِ تُست اے نائبِ خیرُ الانام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الرَّسُوْلِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۱۱) غوثِ اعظم سرکار محیُّ الدین السیّد ابُومحمّد عبدُالقادر جیلانی حسنی حسینی قدس اللہ سرہ النُّورانی

☆ سلسلۂ عالیہ قادریہ کے سربراہ اور بانی، نجیبُ الطّرفین سیّد، شہنشاہِ بغداد، قطبُ الاقطاب تھے۔ غوثُ الاولیاء الکرام کے فیض سے تمام سلسلہ ہائے طریقت قدس اللہ تعالیٰ اسرارھم مُستفیض ہیں۔ یہ مقام صِرف آپ ہی کے لئے مُختص ہے ؎

غوثِ اعظم درمیانِ اولیاء چوں محمّدؐ درمیانِ انبیاء "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

☆ ابُوالحسن السیّد نُورالدین علی شطنوفی قدس سرہُ المجلی نے بہجۃُ الاسرار شریف میں ارقام فرمایا۔

---

[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ! آج تک آپ کا ایک فقہی قول بھی خلافِ قرآن و سُنّت کوئی ثابت نہ کر سکا۔ جو فرمایا حق فرمایا اور حق ہی وُہ ہے جو آپ کا فرمُودہ ہے۔ اَلْحَقُّ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی، کسی نے سچ کہا ؎

اِذْ لَمْ یَنَالُوْا شَانَہٗ وَوَقَارَہٗ فَالْقَوْمُ اَعْدَاءٌ لَّہٗ وَخُصُوْمٌ ۶

Marfat.com

☆ فرماتے ہیں۔ میں نے مُعَلِّمُ الْکِتٰبِ وَالْحِکْمَۃِ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی قبل از نمازِ ظہر، بحالت بیداری زیارت کی تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا بیٹا وعظ کیوں نہیں کہتے؟ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں عجمی اور اہلِ بغداد فصیح عربی۔ میں عربی میں وعظ کیسے کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا منہ کھول۔ میں نے منہ کھولا تو سرکار مدینۃ العلم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے سات بار اپنا لعابِ دہن میرے منہ میں ڈالا[1]

جب میں نمازِ ظہر کے بعد وعظ کرنے منبر شریف پر بیٹھا تو مخلوق بے شمار تھی کیا دیکھتا ہوں کہ سرکار مولائے کائنات، باب مدینۃ العلم علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے سامنے مجلس میں جلوہ گر ہیں اور فرما رہے ہیں بیٹا وعظ کیوں نہیں کہتے؟ وعظ کہو۔ میں نے وہی عذر پیش کیا۔ سرکار نے اپنا لعابِ دہن چھ بار میرے منہ میں ڈالا۔ میں نے عرض کیا آپ نے سات مرتبہ کیوں نہیں ڈالا فرمایا "تَاَدُّبًا مَعَ النَّبِیِّ ط صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" "نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" کے ادب کی وجہ سے" "طبقات الاولیاء بحوالہ ابن ملقن"

سُبْحَانَ اللہ! نبیِ کریم قاسم الایمان اور علیِ کریم قاسم الفیضان نے کس پیارے انداز سے نوازا "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" بعد ازاں کثیر التعداد لاکھوں کا مجمع ہوتا اور آپ قرآن و حدیث سے فصیح و بلیغ عربی میں حکمتیں اور اسرار بیان فرماتے اور ہزارہا علماء و مشائخ آپ کے ملفوظات قلم بند کرتے۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ط" سورۃ النمل ۵۹

☆ سرکار مجددِ اعظم الشیخ احمد نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔ "مکتوبات شریف"

○ ایک مرتبہ مجلس وعظ قائم تھی سیدنا ابو العباس خضر علیہ السلام پرواز کرتے ہوئے گزرے تو آپ حضرت غوثِ اعظم نے فرمایا یَا اِسْرَآئِیْلِیُّ قِفْ وَاسْمَعْ کَلَامَ الْمُحَمَّدِیِّ ط اے خضر! علیہ السلام اسرائیلی نبی ٹھہریں۔ ذرا محمدی[2] کا کلام سنتے جائیے۔ اس پر آپ ادب سے مجلس میں

---

[1] جن کو عالمِ ارواح، روزِ الست سرکارِ دو عالم "صلی اللہ علیہ وسلم" کا لعابِ دہن عطا ہوا ہو وہ حافظِ قرآن ہوا ہے اور حافظِ قرآن کے سینہ میں مہرِ نبوت لگی ہوتی ہے۔ سیدنا میکائیل علیہ السلام کے نوری پروں پر پورا قرآن لکھا ہوا ہے۔ انھوں نے تعمیلِ امرِ ربی میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا اور تعظیم بجا لایا۔ جس سے یہ مرتبہ پایا۔

[2] ایک روایت میں ہے لَا تَکُنْ اِسْرَائِیْلِیًّا کُنْ مُحَمَّدِیًّا یَاْتِکَ رِزْقُکَ بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا ط اے مسلمانو! اسرائیلی نہ بنو محمدی بنو۔ انعاماتِ الٰہیہ تم پر صبح و شام نازل ہوں گی۔ دو جہان میں عظمتیں پا جاؤ گے۔ "عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ"

Marfat.com

تشریف فرما ہو گئے اور وعظ سُنتے رہے۔

☆ آپ جناب غوث پاک فرماتے ہیں۔ عَلَیْکُمْ بِلُزُوْمِ الْمَسَاجِدَ وَالصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ تم پر لازم پکڑو مساجد کو اور درود شریف کو آپ کا فرمودہ درود شریف یہ ہے ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ
وَالْکَرَمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

(۱۲) خواجۂ خواجگان السید محمد رضی الدین باقی باللہ نقشبندی دہلوی بَرَّدَ اللّٰہُ مَضْجَعَہٗ

☆ آپ کا اسم گرامی محمدؐ اور لقب فانی فی اللہ باقی باللہ، کابل "افغانستان" کے شہرۂ آفاق اولیاءِ کاملین سے ہیں والدۂ ماجدہ کی دعاؤں سے تکمیل ولائیت کے اسباب میسر ہوئے۔ آپ نے کئی ایک اولیاءِ ہمعصر سے حصولِ فیض کیا آخر کار سرکار خواجگی امکنگی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی نظرِ توجہ پڑی تو نسبتِ نقشبندی کی تکمیل فرمائی۔ اسی سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے آپ چمکتے دمکتے چاند ہیں جن کی روشنی سے سارا عالمِ اسلام نورِ عرفان سے مزین ہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارہ سے دہلی وارد ہوئے اور کسی کے منتظر ہو کر بیٹھ گئے۔ فرماتے ہیں خواب میں ایک سبز رنگ طوطی میرے ہاتھ پر آ بیٹھا اور وہ مجھے چوگا دے رہا ہے۔ اس کی تعبیر یہ فرمائی۔ جو شاہبازِ لاہوتی میرے پاس پہنچے گا اگرچہ بظاہر مرید ہو گا لیکن مجھے بھی اس سے فیض پہنچے گا۔ دریں اثنا امامِ ربانی الشیخ احمد سرہندی قدس سرہٗ عازمِ حرمین شریفین ہوئے تو دہلی شریف میں اپنے ایک دوست مولانا حسن کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ٹھہرے تو اس نے کہا یہاں ایک اللہ والے ہیں چلو ان کی زیارت کریں جب وہاں پہنچے تو آپ تعظیماً کھڑے ہو گئے اور فی البدیہہ فرمایا ؎

مے گذاشتم زغم آسودہ کہ ناگاہ زچمین عالمِ آشوب نگاہے سرِ راہم بگرفت

تو پھر آپ انھیں کے ہو کر رہ گئے۔ فرماتے ہیں۔

آں نسبت را کہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یافتہ بود امانتاً سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رسید بتدریج بحضرت مجددِ الف ثانی یافتہ۔

یعنی وہ نسبت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالاتِ نبوت کا اخص الخاص تھی وہ بواسطہ سیدنا سلمان فارسی حضرت مجددِ الف ثانی پر ظاہر ہوئی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

Marfat.com

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار اند کہ برند از رہِ پنہاں بحرم قافلہ را

☆ اِس دُرویش صفت انسان نے اپنی توجّہ[1] و تربیت سے حضرت مُجدّدِ الفِ ثانی علیہ الرحمۃ جیسا روشن دِل۔ گرم نفس ولی تیّار کیا۔ جس گوہرِ تابدار کو ہند میں سرمایۂ دین و ملّت کا نگہبان بنایا۔ جن کا نام باقی۔ اُن کا فیض باقی اور تاقیامِ قیامت باقی رہے گا۔

احادیثِ مُبارکہ مجمعُ الجوامع میں علّامہ جلالُ الدّین سیوطی علیہ الرحمۃ نے نقل کیں۔

☆ یَکُوْنُ رَجُلًا فِی اُمَّتِیْ یُقَالُ لَہٗ صِلَۃٌ تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَۃِ اُمَّتِیْ کَذَا وَکَذَا[2]

فرمایا میری اُمّت میں ایک شخص صِلہ کا مالِک ہو گا اُس کی شفاعت سے میرے کثیرُ التعداد اُمّتی جنّت میں جائیں گے۔

☆ بَعَثَ اللّٰہُ رَجُلًا عَلٰی رَاْسِ اَحَدَ عَشَرَ مِائَۃِ سَنَۃٍ ھُوَ نُوْرٌ عَظِیْمٌ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ "اَوْ کَمَا قَالَ"

فرمایا۔ گیارہویں صدی کے شروع میں میری اُمّت میں ایک شخص پیدا ہو گا وُہ نورِ عظیم والا ہو گا اُس کا نام میرے نام پر ہو گا۔

کرامت:۔ وُہ نسبت جو سیّدنا ابُوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ نے غارِ ثور میں حضُور صلی اللہ علیہ وسلم "سے پائی۔ اُسی نسبت سے آپ مُستفیض ہُوئے کہ جس پر نگاہِ اثر کیمیا پڑ گئی وُہ کمال تک پہنچ گیا۔ دھلی میں نانبائی نے آپ کے مہمانوں کو کھانا کھلایا تو آپ نے پُوچھا بھئی کیا چاہتا ہے عرض کی سب کچھ موجُود ہے۔ آپ نے ثانیًا فرمایا تو نانبائی نے کہا حضُور اگر کچھ دینا ہے تو اپنے وَرگا بنا دو۔ تو فرمایا ہو جائے گا۔ عرض کیا ابھی؟ تو آپ نے نگاہِ فیض ڈالی تو صُورۃً و سیرۃً اور کمالاتِ ولائیت میں ہُوبہُو باقی باللہ بنا دیا۔

☆ یہ توجّہ اتحادی تھی۔ مُرشدِ کامل نے یک لخت بغیر مُجاہدہ "تصفیۂ باطن و تزکیۂ نفس" کے مُرید کو

---

[1] توجّہ تین قسم ہے انعکاسی[1] اتصالی[2] اور اتحادی[3] توجّہ کا مطلب ہے آئینۂ دل کا غبار مُرشد اپنے قلب کی حرارت سے صاف کر دے۔

[2] صِلہ شریعت اور طریقت کو یکجا کرنے والے کو کہتے ہیں امام ربّانی اِس کے مصداق ہیں۔ فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ مِنَ الصِّلَۃِ بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ م رسُولُ اللّٰہ " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کی نسبت خاص کے وارثِ خاص مُجدّدِ الفِ ثانی علیہ الرحمۃ بنے۔ شریعت و طریقت کا وہ دَور دَورہ جو حضُور " صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم " کے زمانہ اقدس میں تھا وُہ آپ نے از سرِ نَو تازہ کر دیا۔ آپ نے طبقۂ صحابہ کی پُوری پُوری مُطابقت و مُشابہت پیدا کر دی اور ہر سُو سُنّتِ بیضاء کے نقشے نظر آنے لگے

Marfat.com

نگاہ سے ایسا فیض باطنی عطا کیا کہ اُس کا برزخ مُرشد کے عین مُشابہہ ہو گیا۔ وُہ بوجہ عدم استعداد مُتحمل نہ ہو سکا اور نانبائی مذکور، کُشتہ نگاہِ اتحادی میں چُور، سراپا مخمور تیسرے روز انتقال کر گیا۔

مثنوی

قبلۂ اربابِ معنیٰ، کعبۂ اصحابِ دین — مظہرِ فیضِ الٰہی، صاحبِ علمُ الیقین
غوثِ اعظم عُروۃُ الوثقیٰ زربِّ العٰلمین — قُطبِ ارشادِ جہاں ہم معنیٔ حقُّ الیقین
ہر کہ آیدُ بر مزارش از سرِ صدق و صفا — حاجتش گردد روا ہم مقصدِ دُنیا و دین
باد نازل رحمتِ رضوان ربِّ العٰلمین — بر محمدؐ خواجہ باقی، ز اولیاءِ مُقبلیں

○ ناصرُ الدین مُعرض عن ماسواءِ اللہ خواجہ محمدؐ باقی باللہ رضی اللہ عنہ بعمر ۴۰ سال ۲۵ جمادی الثانیہ ۱۰۱۲ سنہ ہجری المقدسہ کا طائرِ رُوح مائل بہ پرواز اعلیٰ علیین ہُوا۔ ماوراءُ النہر کا یہ گوہرِ تابناک نقشبندی روشن چراغ دہلی میں آسودہ لحد ہو گیا اور لاکھوں چراغِ ایمانی جلا دیئے۔ بحرِ ولائیت کے دو آبدار موتی "صاحبزادے" علومِ شریعت و طریقت کے مجمع البحرین تھے۔ آپ کے اوراد و وظائف ذکرِ خفی اسمِ ذات اور ہمہ وقت درُود شریف وردِ زبان رہتا ؎

اگر گیتی سراسر باد گیرد — چراغِ مُقبلاں ہرگز نمیرد

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً اِبْتِغَآءَ لِمَرْضَآۃِ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۱۳) امامِ ربانی قیومِ زمانی محبوبِ صمدانی سرکار مجددِ الف ثانی الشیخ احمد نقشبندی مجددی قدس اللہ سرہ النورانی

☆ نسباً فاروقی اور نسبتاً نقشبندی آپ کی ولادت باسعادت ۱۴ شوال المعظم ۹۴۱ سنہ ہجری المقدسہ جمعۃ المبارک کو سرہند شریف ہوئی۔ آپ کا نام نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ پاک "احمد" صلی اللہ علیہ وسلم پر رکھا گیا آپ کے والد ماجد الشیخ عبدُ الاحد فاروقی چشتی علیہ الرحمۃ ولیِ کامل بزرگ تھے جن کی تصوف کے رموز و نکات اور اشارات و کنایات پر گہری نظر تھی اور ذرہ بھر کبھی شریعتِ غرّاء کے خلاف واقع نہ ہُوا۔

مُرشدِ کامل سے مُلاقات اور حصولِ فیض :۔ سترہ برس کی عمر شریف میں علومِ دینیہ کی تکمیل کے بعد عازمِ حرمین شریفین ہوئے کہ حج بیت اللہ اور زیارت روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مُدتِ مدید سے شوق تھا۔ دہلی میں قیام کے دوران خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ سے مُلاقات

Marfat.com

ہو گئی۔ آپ نہایت تلطف سے پیش آئے اور فرمایا اگرچہ تم مبارک سفر پر جا رہے ہو۔ لیکن کم از کم ہفتہ یا ایک ماہ میرے پاس رہو۔ آپ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے فیض سے مستفیض ہوئے۔ یہ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ بہ نسبت خیر البشر بعد الانبیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ امت کے تمام سلسلوں کا جامع ہے۔ مجددِ اعظم، مرادِ رسول فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح اپنے مرشدِ اکمل کی مراد تھے۔

مجددِ الف ثانی کا مفہوم :- مجددِ الف ثانی کا معنیٰ ہے۔ دوسرے ہزار کا مجدد، ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد ہوتا ہے۔ لیکن یاد رہے مجددِ صدی اور ہوتا ہے اور مجددِ الف اور، جو فرق سو اور ہزار میں ہے وہی فرق مجددِ صدی اور مجددِ الف میں ہے بلکہ درجات و مقامات کے لحاظ سے برتر اور آپ من کل الوجوہ نائبِ مناب رسول اور واسطہ فیضانِ الٰہی ہیں اور مجددِ الف ثانی کا مطلب یہ ہے کہ ان ہزار سالوں میں جو فیض اور برکات بر مقام صلہ امت کو پہنچتی ہیں انہی کے توسل سے ملتی ہیں۔ اگرچہ زمانہ میں قطب، غوث، اوتاد، اخیار موجود ہوں۔ لَا زَالَتْ نُوْرَ شُمُوْسِ اَفْضَالِہٖ ط "حضرات القدس دفتر دوم صفحہ ۲۴"

○ اجلہ اولیاءِ نقشبندیہ مجددیہ نے تمام وظائف سے افضل و اعلیٰ ذکرِ خفی اللہ، اور درود شریف کو قرار دیا ہے اور فرمایا درود شریف خضری درود شریف نقشبندی ہے۔ اور وہ یہ ہے ؎

"صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ"

☆ آپ کی تصنیفِ لطیف کتابِ مستطاب، مکتوباتِ امامِ ربانی، کتبِ تصوف میں بہت بلند درجہ رکھتی ہے جس میں آپ کی مجددانہ شان اور طریقت میں مجتہدانہ مقام واضح ہے آپ طریقت میں درجۂ امامت اور مقامِ اجتہاد پر فائز المرام تھے۔ اس کے جملہ علوم حضور

علہ ہزار سال کے بعد اولوالعزم مرسل مبعوث کرنے کی سنتِ الٰہیہ کے مطابق حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے ہزار سال بعد مجددِ الف ثانی علیہ الرحمۃ مبعوث ہوئے تو انھوں نے اپنے وقت میں وہ کام کیا جو اولوالعزم مرسل اپنے وقت میں کیا کرتے۔ نبوت اصل ہے اور تجدید اس کا ظل۔ جتنا فرق نبی اور اولوالعزم مرسل میں ہوتا ہے۔ اتنا فرق مجدد مائۃ اور مجددِ الف میں ہے۔ لہٰذا۔ امت میں کشورِ ولایت کے شہنشاہ الشیخ الاکمل محبوب سبحانی حضرت مجددِ الف ثانی ہیں۔ وزیرِ اعلیٰ مجددِ مائۃ وقت اور الحمد للہ رعایا ہم بعض علماءِ زمانہ نے اس میں بہت ٹھوکر کھائی۔ انھوں نے آپ کو مجددِ صدی کہا، لکھا اور سمجھا یہ ان کی کج فہمی اور کور باطنی کا بین ثبوت ہے۔ از محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی غفرلہٗ ط ۳

Marfat.com

ﷺ" کی طرف سے تھے۔ عقائد کے متعلق فرمایا۔ عقائد اہلِ سُنّت وجماعت ہی روزِ قیامت باعثِ نجات ہونگے اور دیگر فرقہ ہائے ضالّہ و باطلہ مخذول ہونگے۔ اِن فرقہ ہائے ضالّہ کو بدعتیوں[1] میں شمار کیا اور ایسے مُترجموں، پروفیسروں اور جدید مُفسّروں سے بچنے کی تاکید کرتے ہُوئے فرمایا۔

○ عُلُومیکہ از کتاب وسُنّت مُستفاد اند ہماں مُعتبر اند کہ ایں بزرگواراں از کتاب و سُنّت اخذ کردہ اند و فہمیدہ۔ زیرا کہ ہر مُبتدع عقائدِ فاسدہ خود را اخذ مے کُند۔ پس ہر معنی از معانی مفہُومہ مُعتبر نباشد

وُہی علوم مُعتبر ہیں جو قرآن و سُنّت سے مُستفاد ہیں۔ جو اُن بزرگوں اہلِ سُنّت وجماعت نے قرآن و سُنّت سے اخذ کئے اور سمجھے کیونکہ ہر بدعتی اپنے عقائدِ فاسدہ سے اَخذ کرتا ہے۔ اُن کے فہم کے معانی کا کوئی اعتبار نہیں ؎

از خُدا خواہیم توفیقِ ادب
بے ادب محرُوم ماند از فضلِ ربّ عزّ اسمہٗ

دینی کارنامے :۔ اکبر مُغلیہ بادشاہ نے دینِ الٰہی ایجاد کیا۔ جس میں شیخ مُبارک غیر مقلّد کے بیٹوں ابُو الفضل اور فیضی کے مُلحدانہ عقائد تھے۔ آپ نے اُس کو پارہ پارہ کر دیا اور بادشاہ بھی اپنے انجام بد کو پُہنچا۔ اُس کے بعد آنے والے جانشین کو ربِّ کریم نے ہدایت فرمائی۔ جہانگیر، شاہجہان اور اورنگ زیب عالمگیر پر آپ ہی کے فیض کا رنگ تھا۔

۲۔ حضور ﷺ کے دینِ ھُدیٰ کی تجدید فرما کر سُنّت پاک کو زندہ فرمایا اور بدعات کا قلع قمع کیا۔ آپ کا سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کا ہر فرد سُنّتِ مُصطفوی ﷺ کا نمونہ اور تصویر ہے اور یہ رنگ سب پر نمایاں ہے۔ آپ کا طریقہ نہایت ہی پسندیدہ، صحیح، مُستقیم، مُستحسن اور افضل و اعلیٰ ہے۔ جس سے دورِ خلافت راشدہ کی خوشبو آتی ہے۔

---

[1] بدعتی سے مُراد سے بدعقیدہ لوگ جنہوں نے اپنے ہوائے نفس سے نئے نئے عقیدے گھڑ لئے۔ خوارج، معتزلہ نواصب، روافض، غیر مقلد وہابیہ نجدیہ وغیرہ۔ مَنْ فَسَّرَ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ ط الحدیث پاک

☆ آج کل ہر کہ و مہ تفسیر بالرّاء لکھ رہا ہے اور اپنا ٹھکانہ جہنّم میں بنا رہا ہے جن کے ترجمہ میں عظمتِ خداوندی ہے نہ شانِ محمدی عزّوجلّ وصلّی اللہ علیہ وسلّم بلکہ تنقیصِ شان نظر آتی ہے۔ ایسی تفاسیر کا مُطالعہ کرنا گمراہی ہے۔ ترجمہ کے لئے چودہ[14] عُلوم کا جاننا ضروری ہے۔ صرف، نحو، معانی، بدیع، ادب، لُغت، منطق، فلسفہ، حساب، کلام تصوّف، فقہ، حدیث، تفسیر۔ "یہاں ہر دو اعمال و عقائد کے بدعتی مُراد ہیں"۔ فَهِمَ مَنْ فَهِمَ ط ۱۲ منہ، غفرلہٗ

Marfat.com

۳۔ نظریۂ وحدۃ الوجود "ہمہ اوست" کی زبردست تردید فرمائی عقیدۂ وحدۃ الشہود "ہمہ از اوست" کی ترویج فرمائی۔ اب اسی عقیدہ سے انوارِ ولائیت کھلتے ہیں۔

خصائص :۔ آپ کے خصائص اور کرامات بے حد وحصر ہیں۔ تاہم چند کا ذکر یارانِ طریقت کے لیئے باعث مسرت، اور میرے لئے باعث صد افتخار ہوگا ؎

☆ آپ کے بدنِ پاک میں نبیِ کریم ﷺ کے جسمِ اطہر کا خمیر بطور تبرک رکھا گیا۔

☆ آپ کو بشارت ملی کہ جو علوم آپ نے تحریر کیئے۔ وہ سب ہماری طرف سے ہیں۔ اُن میں خطا کا امکان نہیں! اور یہی عقائد و مسائل[1] روزِ شمار باعث نجات ہوں گے۔

☆ حضور پُرنور شافع یوم النشور ﷺ نے بشارت دی کہ قیامت کے روز آپ کو حقِ شفاعت دیا جائے گا۔ جس سے ہزارہا اُمتی جنت الفردوس میں جائیں گے۔

☆ آپ کے انوار اور فیضان بمتابعتِ مصطفےٰ، سُنّت پاک سے ظاہر ہونگے۔

---

[1] شہنشاہِ طریقت برہانِ حقیقت کاشفِ اسرارِ سبع مثانی بحرِ معارجِ ہمہ دانی، شمعِ بزمِ عرفانی مقتداءِ اربابِ روحانی الشیخ احمد فاروقی قدس سرہ الروحانی کو جنابِ الٰہی سے علمِ متشابہات سے وافر حصہ عطا ہوا اور مقطعاتِ قرآنی کے اسرار بھی منکشف ہوئے اور جناب رسالتمآب سے تصوف میں منصبِ امامت اور علمِ کلام میں مرتبہ اجتہاد اور مسند قیومیت عطا ہوئی۔ آپ کے جملہ تحریر کردہ مسائل و عقائد رسول مقبول ﷺ کی بارگاہِ عالیہ سے منظور شدہ اور مقبول ہیں عقائد و مسائل ۱۔ وحدۃ الوجود، جاہل صوفیاء کی غلط تاویلات و تعبیرات سے گمراہی پھیل گئی۔ آپ نے مشاہدہِ حق سے اس کا رد کیا اور وحدۃ الشہود کا نظریہ پیش کر کے کشتی اُمت کو گمراہی سے بچا لیا۔

۲۔ شیخ عبدالکبیر یمنی کا قول "حق سبحانہ وتعالیٰ عالم الغیب نہیں"، گوش گذار ہوا تو فاروقی جلال چمکا اور پُرزور انداز میں ردِ بلیغ کر کے فرمایا کہ ان مسائل کا قائل خواہ شیخ کبیر یمنی ہو یا شیخ اکبر شامی۔ یہاں محمد عربی علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام درکار ہے نہ کہ محی الدین عربی کا۔ ہمیں کلامِ الٰہی کی نص چاہیئے نہ کہ فصوص الحکم کی فص اور مزید ارشاد فرمایا کہ ہمیں فتوحاتِ مدنیہ نے فتوحاتِ مکیہ سے بے نیاز کر دیا ہے۔

☆ خواجہ محمد صالح کلابی نقشبندی مجددی خلیفہ اجل حضرت مجدد الف ثانی علیہما الرحمۃ نے "ہدایۃ الطالبین" میں ارقام فرمایا۔ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ الشیخ اکبر کو نیکی اور محبت سے یاد کرتے تھے اور فرماتے الشیخ محی الدین ابن عربی خود تو مقبولوں سے ہیں۔ لیکن اُن کے بعض مسائل حق کے خلاف ہیں چونکہ یہ خطا کشفی ہے لہٰذا اس پر مؤاخذہ نہیں بلکہ اس میں خطاءِ اجتہادی کے رنگ میں درجۂ ثواب کا احتمال ہے۔ ۳۔ الشیخین الکریمین کی تقدیم و تفضیل حق ہے اور افضلیت خلافت کی ترتیب کے لحاظ سے ہے۔ خطبات میں اُن کا ذکرِ پاک اگرچہ شرائط سے نہیں۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

☆ میرے طریقہ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ وجہہ الاقدس میں تا قیامت باوسیلہ و بلا وسیلہ داخل ہونے والوں کے نام و نسب اور مولد و مسکن وغیرہ مجھے تبلا دیئے گئے۔ اُن کی بخشش کیلئے دُعا کی اور مجھے قبولیت دُعا کی بشارت ملی۔

○ ربِّ کریم نے جس مقصدِ اعلیٰ کے لیئے آپ کی تخلیق فرما کر دُنیا میں بھیجا۔ اُس مقصد کے پورا ہونے پر ربِّ کریم نے بروز منگل ۲۸ صفر المظفر سنہ ۱۰۳۴ ہجری المقدسہ عمر شریف ۶۳ سال مجدد الف ثانی الشیخ احمد نقشبندی مجددی قدس اللہ روحہ وافاض علینا فتوحہ کو فادخلی فی عبدی ۵ وادخلی جنتی ۵ کا مژدہ سنا کر اپنے پاس جنت الفردوس میں بلا لیا۔ ہر سال آپ کا عرس مبارک سرہند شریف میں عجیب شان، شانِ فیضانِ سنت اور منفرد انداز میں منعقد ہوتا ہے۔

الٰہی عاقبت محمود گرداں بحق شہنشاہِ نقشبنداں

بقیہ حاشیہ

تاہم شعائرِ اہل سنت سے ضرور ہے اس کا عمداً تارک قلبی مریض اور باطن کا خبیث ہے اور سہواً تارک کو بھی مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ کی وعید سنائی۔ ۴۔ فرمایا ہمارا طریقہ، طریقۂ مصطفویہ ہے اور اس سلسلہ عالیہ کو سلسلہ رسولیہ اور سلسلہ صدیقیہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ ایصال الی المطلوب میں سب سے افضل۔ اقرب و اسہل ہے۔ اللہ اللہ! اس کی فضیلت اور عظمت کا کیا کہنا جس کی ابتداء سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو بعد الانبیاء تمام بنی آدم سے افضل ہیں۔ اور جو کمالاتِ محمدی " ﷺ " انوارِ احمدی " ﷺ " سے کما حقہٗ مستفیض ہیں۔ جن کو نگاہِ نبوت نے مَا صَبَّ اللّٰهُ فِي صَدْرِيْ اِلَّا صَبَبْتُهٗ فِي صَدْرِ اَبِيْ بَكْرٍ ط سینہ میں سب کچھ انڈیل دیا اور واسطہ فیضانِ الٰہی بنا دیا۔ جس سلسلہ کے وسط میں ۱۔ سرکار السید محمد بہاؤ الدین والملت نقشبند بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں۔ جنہوں نے سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے وسیلہ جلیلہ سے سربسجود ہو کر دُعا کی۔ رحمتِ الٰہی موجزن ہوئی اور الہام فرمایا اے محمد! ہم نے تجھے وہ طریقہ عنایت فرمایا جو میرے محبوب " ﷺ " اور صحابہ کا تھا۔ ۲۔ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی ذات ستودہ صفات امت میں قائم مقام اولوالعزم مرسل کے ہو۔ جو مجمع البحرین شریعت و طریقت کو یکجا کرنے والے یا نسبتِ صدیقی اور نسبتِ مرتضوی، ہر دو کے پروردہ اور آخری رکن سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے امام موعود سیدنا محمد مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں۔ جن کی آمد کی بشارت اور عظمتِ شان مخبر من الغیب " ﷺ " نے ظاہر فرمائی ہو۔ ۵۔ مقامِ قطبیت کبریٰ محبوبیتِ ذاتیہ عطا ہوئی۔ یہ تین قسمیں ہے۔ اضافی۔ صفاتی۔ ذاتی۔ کامل اولیاء محبوبیت اضافی تک ہی پہنچے ہیں۔ اور صفاتی اکمل اولیاء کو نصیب ہے۔ لیکن ذاتی طینت اصالت خاتم الرسل " ﷺ " کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ امر مسلمہ ہے کہ قطبیت، طینت اور محبوبیت، سوائے مجددِ الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متاخرین اولیاء امت میں کسی اور کے حصے میں نہیں آئی۔ " الفقیر محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی کان اللہ لہٗ ط " تلخیص جواہر مجددیہ"

Marfat.com

دیگر سلسلہ ہائے عالیہ مولائے کائنات علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم "جو کمالات ولائیت کے جامع ہیں" کی طرف منسوب ہیں جن کی نگاہِ فیض سے قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ سے بھی آپ مجاز ہیں۔ جناب پیرانِ پیر (اضافت معکوسی) پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عقیدت کا اظہار بڑی شدومد سے کرتے اور فرماتے۔ نُوْرُ الْقَمَرِ مُسْتَفَادٌ مِّنْ نُوْرِ الشَّمْسِ ط روئے زمین آپ کے انوارِ ولائیت سے پُر ہے۔ اپنے ایک مُرید قادری المشرب کو ایک نگاہ سے حضور غوثِ پاک کی زیارت کرا دی۔ جس سے اُس کے باطنی فیض کے دروازے کھل گئے اور مدارجِ ولائیت یکدم طے ہو گئے۔ آپ ہر سلسلہ عالیہ میں بیعت کرتے لیکن ترجیح سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو دیتے۔

☆ خواجہ خواجگان، بدرُ الاولیاء، زہدُ الانبیاء السید معین الدین اجمیری سرکار غریب نواز قدس سرہ القدس کے مزار پُرانوار پر عرس (وصال ۶۳۲ھ) کے موقعہ (۶ رجب المرجب) پر حاضر ہو کر مراقب ہوئے تو اسرارِ خاصہ کھلے۔ آپ کو بہت اعطاف و الطاف سے نوازا اور اپنے برکاتِ خاصہ سے ضیافت کی۔ سجادگانِ عظام نے "چادر" غلافِ قبر پیش کی تو آپ نے بسر و چشم قبول کر کے چوما۔ آنکھوں سے لگایا اور سر پر رکھ کر فرمایا۔ یہ تبرک میرے کفن میں شامل کیا جائے۔

کرامات:۔ اَلْاِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْكَرَامَةِ ط (استقامت علی السنۃ) کے تحت فرمایا ہم کریم کے چاہنے والے ہیں کرامت کے نہیں۔ تاہم کرامات کا ظہور یا عدمِ ظہور سے مدارجِ ولائیت کا تعین نہیں ہوتا۔ صحابہ کرام کے مرتبہ ولائیت کو

عله ایک بار ولیِ اکمل حضرت بابا آبریز علیہ الرحمۃ نے حالتِ جذب میں فرمایا کہ ہم نے بھی بابا آدم علیہ السلام کے خمیر میں مشکیں بھر کر پانی ڈالا تھا۔ مخالفین نے سن کر شور مچا دیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے خمیر کو تیار کرنے والے ملائکہ نوری تھے۔ تو کیا عجب کہ اللہ ربُّ العلاء نے اپنے محبوب کے کسی اُمتی کی روح کو بھی یہ سعادت بخش دی ہو۔ روحیں تو اس خمیر سے بہت پہلے تخلیق ہو چکی تھیں۔

☆ نیز فرمایا جس ولی کی ولائیت پر مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مہر نہ ہو تو وہ ولی نہیں ہو سکتا۔ یعنی اُمتِ مسلمہ کا ہر ولی پروردۂ مولائے کائنات ہے اور آپ ظاہراً و باطناً پروردۂ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ حتیٰ کہ سابقین انبیاء کی اُمت میں بھی جو ولی گزرے ہیں وہ بھی آپ ہی کے فیض سے مستفیض ہو کر ولی بنے اور یہ سارا فیض اسد اللہ الغالب علیٰ کل غالب، علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ کا براہِ سیدۃ النساء سید المرسلین کا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط ۱۲ منہ غفرلہ ولوالدیہ ولاستاذیہ ط

Marfat.com

کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ جب کہ اِن نفوس قدسیہ سے کرامات کا ظہور بہت کم ہوا ہے ؎

اَولیاء را ہست قدرت از الٰہ ۔۔۔ تیر جستہ باز گرداند ز راہ

○ کراماتِ عالیہ سے احیاءِ دین۔ احیاءِ سنت اور احیاءِ قلب از فیضانِ شرحِ صدر محمدیہ عَلٰی مَنْبَعِہَا اَلْفُ صَلٰوۃٍ وَّاَلْفُ سَلَامٍ ہے۔ جو کرامات احیاءِ موتیٰ وغیر ذٰلک سے کہیں ارفع و اعلیٰ ہے

ہے بہارِ سنّتِ نبوی کو جوش ۔۔۔ ہے جہان میں نغمۂ دین کا خروش
جھومتی ہیں ڈالیاں کس شوق سے ۔۔۔ مست گل ہے اور غنچے ذوق میں
پُر فضا ہے نکہتِ باغِ نبی ۔۔۔ پتی پتی سے عیاں ہے تازگی

علہ عقائد و اعمال پر ملفوظات :۔ عقائد میں علماءِ متکلمین ماتریدیہ کی تقلید کرتے اور فرماتے کہ کشفِ صحیح سے اس کی حقانیت ظاہر ہوتی ہے کہ یہ انوارِ نبوت سے مقتبس ہیں۔ خلافاً لعقائدِ اشعریہ کہ ان میں فلسفہ کا اثر ہے کشف و کرامات اور طریقت میں شریعت کو نگاہ میں رکھتے اور سنتِ غرّاء پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی تاکید و تلقین فرماتے۔ عزلت کو رخصت پر فوقیت۔ اولیاءِ عشرت کو اولیاءِ عزلت سے اعلیٰ اور مذہبِ حنفی کو دیگر مذاہب پر ترجیح، طریقہ نقشبندیہ کو اور طریقوں پر اولیت دیتے اور فرماتے کہ یہ طریقہ بسببِ اتباعِ سنتِ سنیہ بعینہٖ طریقہ صحابہ کرام ہے اور اس کی نسبت دیگر نسبتوں سے بلند اور ارفع ہے کہ اس کی ابتداء میں انتہاءِ کمال مندرج ہے۔ لیکن اس راہ میں ابتلاء بقدرِ محبت ضرور ہے۔ مَامِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا اُوْذِیَ وَمَامِنْ وَّلِیٍّ اِلَّا ابْتُلِیَ وَالْبَلَآءُ بِقَدْرِ الْوَلَایَۃِ "ایسا کوئی محب "انبیاء و اولیاء" نہیں جو بلاؤں میں نہ رکھا گیا ہو اور بغیر اس سیرِ جلالی کے کوئی سلوک مکمل نہیں ہوتا۔ حضور سید المحبوبین "ﷺ" نے فرمایا جتنا میں ستایا گیا ہوں اور کوئی نبی نہیں ستایا گیا۔ غزوۂ بدر میں ابوجہل کے قتل پر فرمایا۔ مَاتَ فِرْعَوْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ ط ابتلاء اولیاء کی کسوٹی ہے کہ اس جلال میں ظہورِ جمال ہے۔ اولیاء مصائب کو محب کی طرف سے تحفہ تصور کرتے ہیں۔ نیز ذکر بالجہر کو خلافِ ادب جانتے اور خلافِ سنت امور، سجدۂ قبور اور رقص و سرود سے سختی سے منع کرتے اور فرماتے اگرچہ دوسرے سلسلوں میں درست ہو۔ لیکن ہمارے طریقہ میں ممنوع ہے

رباب و نغمہ و جملہ مزامیر ۔۔۔ بشد ممنوع از آیاتِ تفسیر

زیارتِ قبور۔ مراقبہ اور استعانتِ فیض کو مستحسن پھول چڑھانا ایصالِ ثواب مالی و بدنی کو جائز اور امورِ مستحسنہ کو داخلِ سنت قرار دیتے۔ بدعت کو حسنہ کہنے سے مجتنب اور طوافِ قبر۔ بوسہ۔ قدم بوسی کو مکروہ جانتے۔ عورتوں کو مزارات سے روکتے۔ ادعیہ مسنونہ پڑھتے۔ مزاراتِ مقدسہ پر ہاتھ مس کر کے چہرۂ انور پر پھیرتے اور برکت پاتے۔ نماز میں رفع سبابہ نہ کرتے۔ کسی کی تعظیم کے لیئے رکوع کی حد تک جھکنے سے منع کرتے۔ "جواہر مجددیہ از مقبول الثقلین خواجہ احمد حسن خان نقشبندی مجددی سجادہ نشین امروہہ"

Marfat.com

ہے زبانوں پر بلبلوں کی مرحبا اور گلوں کا قہقہہ صَلِّ عَلیٰ

صَلِّ یَا رَبِّ عَلَی الشَّمْسِ الْہُدیٰ
اَلنَّبِیُّ الْمُصْطَفٰی بَدْرُ الدُّجیٰ

☆ کعبۃ اللہ مع مینار آپ کی مسجد میں ظاہر ہوا۔ یہاں زائرین نوافل سے عمرہ کا ثواب پاتے ہیں۔ اور کعبۃ اللہ کے انوار قلوب پر برستے ہیں۔

☆ گلی "میانِ مسجد اور روضہ شریف" سے گزرنے والوں کو جنت الفردوس کا مژدہ سنایا۔ جیسے بہشتی دروازہ سرکار قطب الاقطاب بابا فرید الدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ پاکپتن شریف

☆ جامع مسجد تعمیر کردہ شاہجہان کو جنت فرمایا۔ مسجد کے دروازہ پر یہ شعر رقم ہے (سال ۱۰۶۴ھ)

گر دریں عالم بجوئی منظرِ خلد بریں مسجد حضرت مجدد را بچشم دل ببین

☆ قبرستان سرہند شریف، عذابِ قبر سے تاقیامت محفوظ و مامون کر دیا گیا۔

☆ روضۂ پاک کے ساتھ ملحق کنواں کعبۃ اللہ کے چاہِ زمزم سے ملا دیا اور وہ آبِ زمزم کہلاتا ہے۔ جیسے یومِ عاشورہ، آبِ زمزم شریف دنیا کے تمام پانیوں میں ملا دیا جاتا ہے۔

○ آپ نے فیضانِ درود پاک اور سنتِ سنیہ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کے رنگ میں، سب کو رنگ دیا اور حضور پرنور علیہ من الصلوات افضلہا ومن التسلیمات اکملہا کے فیض سے سینوں کو بقعۂ نور بنا دیا اور قلوب کو نورِ عرفان سے منور کر دیا ؎ درخانہ گر کس است یک حرف بس است "

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ
وَتَرْضَاہُ لَہٗ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۱۴) عالمِ ربانی، عارفِ سبحانی خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید اسعد اللہ تعالیٰ فی الدارین ط (وفات ۱۱۱۸ھ)

☆ آپ امامِ ربانی سرکار مجددِ الف ثانی کے لختِ جگر اور قرۃ العین ہیں "الولد سر لابیہ ط" کی ہو بہو تصویر اپنے برادرِ حقیقی عروۃ الوثقیٰ، قیومِ ثانی قدس اللہ سبحانہ سرہما الاقدس کے ہمراہ حرمین شریفین کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے دونوں برادر ولایتِ احمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے فیض سے مستفیض تھے۔ لکھتے ہیں۔ جب مدینہ طیبہ حاضر ہوا ؎ فضیلت متقدمین کے لئے ثابت ہے اور کمال متاخرین کے لئے۔

Marfat.com

تو وہاں میں نے مشاہدہ کیا کہ سرورِ کائنات" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کی ذاتِ رحمت کا وجودِ پاک فرش تا عرش اور جمیع کائنات کا مرکز ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات ہی وہاب مطلق اور مبدأ فیاض ہے لیکن جس کسی کو فیض "نور" پہنچتا ہے یا پہنچ رہا ہے۔ وہ آپ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کے وسیلہ جلیلہ سے پہنچتا ہے اور جمیع مہمات وامورِ ملک وملکوت بھی آپ ہی کے اہتمام سے انصرام پا رہے ہیں جب سعیدِ دہر، جلیلِ عصر خازن الرحمۃ علیہ الرحمۃ حج بیت اللہ شریف سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ بارگاہِ رحمۃ للعلمین علیہ الصلوٰات والتسلیمات والتحیات حاضر ہوئے تو سب سے پہلے مسجد نبوی شریف ریاض الجنۃ میں تحیۃ المسجد ادا کرنے لگے تو دورانِ تشہد درود شریف پڑھ رہے تھے کہ روضۂ مقدسہ سے آواز آئی اَلْعَجَلْ اَلْعَجَلْ اَنَا اِلَیْكَ مُشْتَاقٌ جلدی کیجئے جلدی کہ میں تیرا مشتاق ہوں تو بعد سلام فی الفور حاضرِ بارگاہِ محبوب" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" ہوئے اور حضور پرنور شافع یوم النشور" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کو ان ظاہری آنکھوں سے عالم بیداری میں دیکھا اور دورانِ حاضری آٹھ مرتبہ زیارت سے شرف یاب ہوئے یہ سب کمالات وانعامات، متابعتِ سنت اور درود شریف کی برکت سے پائے ہے "مکتوبات معصومیہ ج ۳"

این سلسلہ از طلائے ناب است این خانہ تمام آفتاب است

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَّبِیِّكَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِكَ الْمُجْتَبٰی وَحَبِیْبِكَ الْمُرْتَضٰی وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

(۱۵) سید المکاشفین الشیخ محی الدین ابن عربی المعروف شیخ اکبر قدس سرہ الاطہر ط

☆ آپ کے والدِ ماجد حضور غوثِ اعظم قدس سرہ کے مرید وخلیفہ تھے۔ آپ حضور غوثِ پاک کی دعا اور کرامت سے پیدا ہوئے۔ ایک روز انھوں نے بارگاہِ غوثیت مآب میں عرض کیا تو فرمایا تیری تقدیر میں اولادِ نرینہ نہیں۔ ہاں میری پشت میں ایک فرزند ہے۔ میری پشت کے ساتھ اپنی پشت لگاؤ تو ایسا کرنے سے آپ نے اپنا صاحبزادہ کرامۃً ان کو منتقل فرمادیا اور وہ فرزندِ ارجمند شیخ اکبر محی الدین ثانی کے لقب سے مشہور ہوا۔

○ عارف باللہ محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ کے مکاشفات اور جلالتِ علمی اور شانِ ولائیت میں منفرد مقام کے حامل۔ اپنی مشہور تصنیف لطیف فتوحاتِ مکیہ" میں اپنے

ے اہم گرامی امام الائمہ حجۃ الاسلام محمد بن علی بن عربی دمشقی قدس سرہ الجلی والخفی المتوفی ۶۳۸ھ ہجری

Marfat.com

مخصوص انداز میں یہ مشاہدۂ حق تحریر کیا ہے۔ "جواہر البحار فی فضائل النبی المختار ج ۱"

☆ مشاہدۂ حق بحضور ذاتِ ذوالجلال جل شانہٗ:-

اَلَّذِیْ شَاهَدْتُهٗ عِنْدَ اِنْشَآئِیْ بِهٰذِهِ الْخُطْبَةِ فِیْ عَالَمِ الْحَقَائِقِ الْمِثَالِ فِیْ حَضْرَةِ الْجَلَالِ مُكَاشَفَةً قَلْبِیَّةً فِیْ حَضْرَةِ الْغَیْبِیَّةِ وَلَمَّا شَاهَدْتُهٗ ﷺ فِیْ ذٰلِكَ الْعَالَمِ سَیِّدًا مَعْصُوْمَ الْمَقَاصِدِ، مَحْفُوْظَ الْمَشَاهِدِ مَنْصُوْرًا مُؤَیَّدًا وَجَمِیْعَ الرُّسُلِ بَیْنَ یَدَیْهِ مُصْطَفَوْنَ وَاُمَّتَهُ الَّتِیْ هِیَ خَیْرُ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ عَلَیْهِ مُلْتَفُوْنَ وَمَلَآئِكَةَ التَّسْخِیْرِ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ مَقَامُهٗ، حَآفُّوْنَ وَالْمَلَائِكَةَ الْمُوْلِدَةَ مِنَ الْاَعْمَالِ بَیْنَ یَدَیْهِ حَآفُّوْنَ وَالصِّدِّیْقَ عَنْ یَمِیْنِهِ الْاَنْفُسِ وَالْفَارُوْقَ عَنْ یَسَارِهِ الْاَقْدَسِ ط

وَالْخَتْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ بَیْنَ یَدَیْهِ قَدْ جَثَا اَخْبَرُهٗ بِحَدِیْثِ الْاُنْثٰی وَعَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ یَتَرَجَّمُ عَنِ الْخَتْمِ بِلِسَانِهٖ وَذُوالنُّوْرَیْنِ مُشْتَمِلٌ بِرِدَآءِ حَیَائِهٖ مُقْبِلٌ عَلٰی شَانِهٖ اِلٰی اٰخِرِهٖ مَاذَكَرَهٗ رَضِیَ

خطبہ لکھتے وقت وہ مشاہدات جو میں نے عالمِ امثال میں خود مشاہدہ کئے اور یہ حقائق کی مثال کا مشاہدہ ذات ذوالجلال کے حضور میں نصیب ہوا جو ذاتِ غیبیہ کے حضور میں قلبی مشاہدہ ہے۔ جب میں نے وہاں فخرِ دوعالم "ﷺ" کا مشاہدہ کیا تو یہی دیکھا کہ آپ ایسے عظیم الشان سردار ہیں جو اپنی ذات میں معصوم۔ مشاہد میں محفوظ اور مقاصد میں منصور و مؤید ہیں۔ جملہ مرسلین عظام آپ کے حضور صف بستہ حاضر ہیں اور آپ کی امت جو لوگوں کی رہنمائی کے لیے پیدا کی گئی، وہ آپ کی طرف متوجہ ہے اور تسخیرِ عالم کے فرشتوں نے عرشِ اعظم کے گرداگرد آپ کے مقام کو ڈھانپ رکھا ہے اور اعمال سے پیدا ہونے والے فرشتے آپ کے سامنے صف بستہ کھڑے ہیں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے دائیں جانب اور سیدنا فاروقِ اعظم بائیں جانب ہیں۔

اور حضرت ختم علیہ السلام آپ کے سامنے دوزانو بیٹھے حدیثِ انثیٰ کی خبر دے رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکرم اللہ وجہہ حضرت ختم علیہ السلام کے بیان کا اپنی زبان میں ترجمہ کر رہے ہیں اور عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حیا کی چادر اوڑھے آپ کی طرف متوجہ ہیں۔

Marfat.com

اللہُ عَنْہُ مِمَّا رَاٰہُ فِی تِلْکَ الْوَاقِعَۃِ ط

یہ مشاہدہ اُس سے ہے جو میں نے دیکھا اِس واقعہ سے

○ آگے لکھتے ہیں۔

شیخ اکبر نے آخر تک اِس کو بیان کیا۔

ھُمُ الرُّسُلُ فَکَانَتِ الْاَنْبِیَآءُ فِی الْعَالَمِ نَوَّابُہٗ "صلی اللہ علیہ وسلم" مِنْ اٰدَمَ اِلٰی اٰخِرِ الرُّسُلِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَقَدْ اَبَانَ "صلی اللہ علیہ وسلم" فِیْ ھٰذَا الْمَقَامِ

تمام مرسلین اور انبیاء کرام حضرت آدم تا حضرت عیسیٰ علیہم السلام آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نائب اور خلیفہ ہیں۔ سرورِ کون و مکان "صلی اللہ علیہ وسلم" نے مختلف طریقوں سے اِس منصبِ عالی کی وضاحت فرمائی

نوٹ:۔ الشیخ الاکبر قدس سرہ الاطہر کے ارشاداتِ درود پاک اور درود پاک سے مستفیض ہونا صفحہ ۵۴۵ پر ملاحظہ ہو۔

ہمہ انبیاء در پناہِ تو اند — مقیم درِ بارگاہِ تو اند
تو ملک منیری ہمہ اختر اند — تو سلطانِ ملکی ہمہ چاکر اند
محمد ماہِ طیبہ چہار اختر اند — "صلی اللہ علیہ وسلم"
ابوبکر، عمر، عثمان و حیدر — "رضی اللہ تعالیٰ عنہم"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الرَّسُوْلِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۱۶) ابو محامد حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد الغزالی رحمہ اللہ مولی الموالی مادام الایام واللیالی ط

☆ قطبِ وقت، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی چشتی صابری علیہ الرحمۃ "شمائم امدادیہ" میں فرماتے ہیں کہ جب شبِ معراج محبوبِ محترم، رسولِ مکرم، نبیِ معظم، مالکِ رقابِ امم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ملاقات حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام سے ہوئی تو انھوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ حدیث پاک آپ کی ہے عُلَمَآءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ ط فرمایا ہاں عرض کیا آپ اپنا کوئی اُمتی دکھائیں تو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے امام غزالی کی روح مبارک کو اشارہ فرمایا تو وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئی تو موسیٰ علیہ السلام اُن سے ہمکلام ہوئے اور فرمایا مَا اِسْمُکَ تیرا نام؟ عرض کیا محمد بن محمد الغزالی فرمایا۔ میں نے تمھارا نام پوچھا ہے نہ کہ خاندان کا۔ عرض کیا جب ربِ کریم نے آپ سے کوہِ طور پر پوچھا۔ وَمَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یٰمُوْسٰی ○ تو آپ نے کہا تھا۔ قَالَ ھِیَ عَصَایَ ج اَتَوَکَّؤُا

ے وصال ۵۰۵ھ ہجری المقدسہ — سورۃ طٰہٰ ۱۷

Marfat.com

عَلَیْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰی غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰی[1] ○ جواب تو قَالَ هِیَ عَصَایَ پر مکمل ہوگیا تھا۔ آپ نے اتنا لمبا جواب کیوں دیا فرمایا مجھے ہمکلامی کا شرف ربِّ کریم سے ہو رہا تھا۔ یہ بہت بڑی سعادت تھی اِس لیئے جواب لمبا دیا تاکہ وُہ حلاوت اور عظمت حاصل رہے۔ امام غزالی نے عرض کیا۔ مجھے بھی ہمکلامی کا شرف ایک اُولوالعزم رسُول سے ہے۔ اِس پر نبیِّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا "تَاَدَّبْ تَاَدَّبْ" اور پُشت پر طمانچہ مارا جس کا نشان علامتِ عرفان کندھے پر موجُود رہا۔ یعنی یہ سیّدنا امام الغزالی قُدِّسَ سِرُّہُ العَالِی پر مُہرِ قبُولیّت تھی۔ جو اِس انداز سے ثبت کر دی گئی۔

☆ ایک ولیِ کامل نے بارگاہِ رسالت "صلی اللہ علیہ وسلم" میں عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ امام غزالی اور بُوعلی سینا کا کیا مقام ہے۔ فرمایا بُوعلی سینا تو عتاب میں ہے اور امام غزالی جناتُ النعیم میں۔ کیونکہ بُوعلی سینا اپنی عقل[2] سے، اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ تک پہنچنا چاہتا تھا۔ اِس وجہ سے وُہ ٹھوکر کھا گیا۔ جس کا سبب گمراہ کُن علمِ منطق و فلسفہ بنا۔ (رئیس الطب)

○ فی زمانِنا کے عُلماءِ سُوء کا قول ہے۔ ہمارے لیئے اب قُرآن و حدیث کافی ہے۔ حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ضرورت نہیں "اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ" حالانکہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات والاصفات کے بغیر نہ قُرآن سے نُور ملتا ہے اور نہ حدیث سے ہدایت۔

☆ سیّدنا ابُوالحسن شاذلی مشہُور اَولیاءِ مستُور سے ہیں فرماتے ہیں کہ ایک مولوی سیّدنا امام غزالی قُدِّسَ سِرُّہُ العَالِی کی شان کا مُنکر تھا اور آپ کی تنقیصِ شان کرتا تو خواب میں نبیِّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اُس کو کوڑے مارنے کا حُکم صادر فرمایا اور جب وُہ صُبح بیدار ہُوا تو کوڑوں کے نشان اُس کے جسم پر موجُود تھے۔ "نبراس شرح شرح عقائد نسفی"

☆ امام ربّانی الشیخ مجدّد الف ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّحْمَانِی مکتوبات شریف میں ارقام فرماتے ہیں۔

○ حضرت عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی نبوّت کی دعوت جب افلاطون کو، "جو اِن بدبختوں کا رئیس تھا" پہنچی تو اُس نے جواب میں یُوں کہا نَحْنُ قَوْمٌ مُّهْتَدُوْنَ لَا حَاجَةَ بِنَآ اِلٰی مَنْ یَّهْدِیْنَا ط ہم پہنچے ہُوئے لوگ ہیں ہم کو کسی ایسے شخص کی حاجت نہیں جو ہم کو ہدایت دے۔ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی تک پہنچنے کے لیئے جلیلُ القدر نبی کا انکار

[2] عقل ناتمام، عقل ناقص سے۔ [1] ترجمہ و حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

کر بیٹھا۔ گمراہ فلاسفہ، یونانی چہ مکرانیاں[1] (لن ترانیاں) سے اپنے باطل خیالات کو ثابت کرنے کے لیے ضَلُّوْا فَاَضَلُّوْا خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے رہے۔ اصلِ توحید اصلِ دین وہی ہے جو انبیاء کی وساطت سے نصیب ہو۔ انبیاء کی وساطت کے بغیر سب کچھ خرطُ القتاد اور باطل ہے۔ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ۝ (سورۃ طٰہٰ ۴۷) وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْلِيْمَاتِ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الرَّسُوْلِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

(۱۷) قطبِ وقت سلطان الاولیاء السید نور الدین محمود سعدی زنگی تغمدہ اللہ بردآء غفرانہ ط

☆ امیر المؤمنین ملک العادل ۵۵۷ھ ہجری المقدسہ کو ممالک اسلامیہ شام، یمن، کوفہ، حجاز، مقدس کے خلیفۂ وقت تھے۔ فرماتے ہیں میں دار الخلافہ ملکِ شام میں نبی کریم ﷺ کے جمالِ جہاں آرا کی زیارت سے مشرف ہوا اور آپ ﷺ نے مجھے فرمایا نور الدین مجھے دو کتے تنگ کر رہے ہیں۔ علی الصبح آپ نے علماءِ وقت سے اس خواب کی تعبیر پوچھی لیکن کوئی نہ بتا سکا۔ دوسری رات، پھر تیسری رات یہی خواب آیا کہ نور الدین! مجھے دو کتے تنگ کر رہے ہیں اور پھر دونوں کی شکلیں بھی دکھا دیں۔ سلطان نے ایمانی فراست سے جان لیا کہ مدینۃ النبی ﷺ میں کوئی امرِ خاص واقعہ ہوا ہے۔ فوراً پہنچنا چاہیئے۔ اسی وقت آخری شب کو خفیہ طور پر اپنے ساتھ خواص اراکینِ سلطنت اور بہت سامان و متاع لے کر روانہ ہو گئے سولہ[16] روز میں ملکِ شام سے مدینہ طیبہ پہنچے۔

○ آپ نے مدینہ منورہ پہنچتے ہی حالات کا جائزہ لیا اور جو شخص خواب میں دکھائے گئے تھے اُن کی کھوج میں لگ گئے۔ مدینۃ الرسول ﷺ میں اعلانِ عام کر دیا گیا کوئی شخص اپنے گھر کھانا نہ پکائے اور نہ کھائے بلکہ بطورِ معزز مہمان کے لیے مجھے میزبانی

بقیہ حاشیہ

[1] پ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت کریمہ ۱۸ اے موسیٰ تیرے یہ داہنے ہاتھ میں کیا ہے۔ عرض کیا یہ میرا عصا ہے۔ میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور میرے اس سے اور کام ہیں۔

[1] مشہور اولیاء متقدمین خواجہ ابو سعید ابو الخیر قدس سرہ العزیز نے افلاطون کا یہ مقولہ سن کر فرمایا مَدَحُوْا بِالْمُحْسِنِ فَقَالَ نَعَمْ قَدْ وَصَلَ وَلٰكِنْ اِلَی السَّقَرِ ط ہاں وہ پہنچے ہوئے ہیں۔ کہاں؟ جہنم میں۔ عَافَانَا اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْخَلَلِ وَالزَّلَلِ ط

Marfat.com

کا شرف بخشے۔ تاکہ حضور ﷺ کی ہمسائیگی میں رہنے والوں کی خدمت کا شرف پاسکوں اور میری یہ خدمت آپ ﷺ کی مسرت اور خوشنودی کا سبب بنے اور ساتھ ہی یہ اعلان کر دیا کہ دعوت سے واپسی پر بطورِ نذرانہ دو اشرفیاں قبول کی جائیں اور مجھے مصافحہ سے نوازا جائے۔ تاکہ مصافحہ سے مجھے برکت ملے۔

○ اہلِ مدینہ منورہ خوشی سے دعائیں دیتے۔ دعوت کھاتے اور نذرانہ وصول کرتے۔ لیکن آپ کو اُن کا کچھ سراغ نہ مل سکا۔ آخر کار اہالیانِ مدینہ منورہ سے پوچھا تو اُنھوں نے بتایا کہ یہاں دو مغربی عابد نہایت صالح رہتے ہیں اور وہ کسی کے دستر خوان پر نہیں جاتے اور وہ بہت جوّاد اور عفیف ہیں جو شب و روز عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور اپنے حجرہ سے باہر نہیں نکلتے۔ اور نہ ہی کسی سے میل ملاپ رکھتے ہیں۔

○ حسب الحکم وہ لائے گئے تو آپ نے دیکھتے ہی پہچان لیا آپ نے پوچھا تم کہاں رہتے ہو۔ اُنھوں نے بتایا رباط میں۔ جو مسجدِ نبوی کے جانبِ مغرب ہے اُس وقت وہ جگہ ویران پڑی تھی اور اُس کی ایک شباک، دیوار مسجد شریف میں تھی۔ سلطان اُنھیں وہیں چھوڑ کر اُن کے حجرہ میں گھس گئے وہاں قرآنِ پاک جو ایک طاق میں رکھا ہوا تھا پایا اور کچھ کتابیں پند و وعظ کی اور کچھ مال ایک طرف ڈھیر تھا۔ جو فقراءِ مدینہ منورہ پر خرچ کرتے اور اُن کی خوابگاہ پر ایک چٹائی پڑی تھی۔ سلطان شہید نے اُس کو اُٹھایا تو ایک[1] سرنگ حجرہ شریف کی طرف کھدی ہوئی پائی اور دو چمڑے کے تھیلے جس میں مٹی بھر بھر کر جنت البقیع میں ڈال دیتے۔

○ سخت جھڑکیوں اور سزا کے بعد اُنھوں نے بتایا ہم سپین کے نصرانی ہیں۔ یورپ کے عیسائی حکمرانوں نے مکمل عربی تعلیم دے کر حجاج کے بھیس میں کافی مال دے کر بھیجا ہے۔ کہ مدینہ منورہ پہنچ کر حجرۂ مطہرہ میں سے جسمِ اطہر سید المطہرین "صلی اللہ علیہ وسلم" کو نکال کر لے جائیں۔ جب اُن کی یہ نقب حجرہ شریف کے قریب پہنچی تو اُسی وقت ابر و باراں کے ساتھ بجلی کی کڑک، دھمک اور زلزلہ عظیم پیدا ہوا اور اُسی روز صبح کو ہی سلطان شہید رحمۃ اللہ علیہ پہنچ

---

[1] السید نور الدین محمود سعدی شہید کو روضۂ اطہر کی سرنگ میں پاؤں کا انگوٹھا مبارک نظر آیا تو درود شریف پڑھ کر چوما اور شرف پا گیا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی، سلطان محمود غزنوی، اورنگ زیب عالمگیر شہنشاہِ وقت ہونے کے باوجود سلطان الاولیاء تھے۔ "علیہم الرحمۃ والرضوان"

Marfat.com

چکے تھے۔ مدینہ منوّرہ میں ہر ایک پر عجیب خوف و ہراس طاری تھا۔ اور سُلطان شہید کی عجیب حالت تھی اور شدید گریہ زاری طاری ہوگئی۔ پھر حجرہ مُبارک کے شباک کے نیچے اُن ناپاکوں کی گردنیں مار دی گئیں اور اُن کے جسم جلا کر راکھ کر دیئے گئے۔

○ اور پھر حریم رسُول حُجرۂ مُطہّرہ کے گرداگرد چاروں طرف ایک گہری خندق کھودا کر سکہ اور سیسہ پگھلا کر اُس کو بھر دیا گیا۔ تاکہ وجودِ اقدس تک پھر کوئی نہ پہنچ سکے اور یہ سعادتِ دارین، سُلطانُ الاولیاء سیّد نورالدین محمود سعدی زنگی شہید نوّر اللہ مرقدہٗ و رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر روزانہ چوبیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے سے نصیب ہوئی۔

☆ **الشیخین الکریمین** رضی اللہ تعالیٰ و رسولہ عنہما **کے دُشمنوں پر عذابِ خسف**[1]:۔

○ حلب کے رافضیوں کا گروہ امیر مدینہ منوّرہ کے پاس آیا اور بہت کچھ مال اور ہدایا دیئے کہ روضۂ اطہر سے شیخین کریمین سیّدنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ و رسولہ عنہما کے اجساد مُبارک نکال دیئے جائیں۔ حاکم المدینۃ المنوّرہ نے بھی بوجہ بددینی اور لالچ کے قبول کر لیا اور ساتھ ہی دربانِ حرم شریف سے کہہ دیا رات کو جب یہ لوگ آئیں تو اُن کے لئے دروازہ کھول دیں اور جو کچھ وہاں کریں۔ مانع نہ ہونا۔

○ دربانِ حرمُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بیان ہے۔ لوگ عشاء کی نماز پڑھ کر چلے گئے تو دروازہ بند کرنے کا وقت آیا تو چالیس آدمی پھاوڑے، کدالیں لے کر آ گئے جب وہ اندر آئے تو میں ایک گوشہ میں دبک کر بیٹھ گیا اور مجھ پر خوف کی وجہ سے کپکپی اور گریہ طاری ہوگیا۔ تو درود شریف پڑھنے لگا۔ اللہ سُبحانہٗ کی شانِ جلالی اور قہّاری ابھی وہ منبر شریف تک پہنچنے بھی نہ پائے تھے کہ سب کے سب معہ آلات کے زمین میں دھنس گئے اور اُدھر حاکم اُن کا مُنتظر تھا۔ جب بہت دیر انتظار کرتے گزر گئی تو حاکم نے مجھے بُلایا اور پُوچھا تو میں نے جو کچھ دیکھا تھا۔ وہ من وعن بیان کر دیا۔ اُس نے باور نہ کیا اور کہا کہ تو دیوانہ ہے۔ میں نے کہا تو خود چل کر دیکھ لے۔ اب تک خسف کے اثرات باقی ہیں"۔ فقیر نے وہ نشان دیکھے ہیں"۔

وَصَاحِبَاكَ وَلَا اَنْسَاهُمَا اَبَدًا مِنِّی السَّلَامُ عَلَیْکُمَا مَا جَرَی الْقَلَمُ

[1] مشہور مؤرخ علامہ طبری نے بحوالہ خادم حرم پاک الشیخ شمس الدین صواب علیہما الرحمۃ ریاض النضرۃ میں یہ واقعہ بیان کیا۔

Marfat.com

کس شان سے لیٹے ہیں سرکار کے قدموں میں "صلی اللہ علیہ وسلم"
صدیق مدینے میں ، فاروق مدینے میں "رضی اللہ تعالیٰ عنہما"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَاھِرِ الْمُضَادِّیْنَ وَمُبِیْدِ الْکَفِرِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۱۸) امام علامہ شرف الدین محمد بن سعید بوصیری علیہ الرحمۃ "صاحب قصیدۂ بردہ"

☆ حضور پرنور شافع یوم النشور علیہ افضل الصلوٰۃ واطیب السلام کی ذات اقدس و اطہر سے اظہار محبت وعقیدت مومن کا جزو ایمان ہے۔ صحابہ کبار علیہم الرضوان سے لے کر مقبولان امت تک اسی جذبہ سے سرشار تھے۔ اتباع سنت صلوۃ و سلام اور نعت مبارک اظہار محبت کے مختلف انداز ہیں۔ ہر ادوار میں مجلس نعت کے انعقاد کا اظہار مختلف انداز میں ہوتا رہا ہے۔ سیدنا حسان بن ثابت، سیدنا عبداللہ بن رواحہ، سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہم جیسے جلیل القدر، عظیم المرتبت صحابہ نے بارگاہ رحمۃ للعلمینی میں نعتیں پیش کیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے شرف قبولیت اور محبوب مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف سے انعامات سے نوازے گئے۔ سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کو قصیدہ "بانت سعاد" پر خصوصی انعام چادر مبارک کا عظیم تحفہ عطا ہوا۔ آج تک حضور پرنور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ہزارہا نعتیں اور قصائد لکھے گئے لیکن صحابہ کے بعد علامہ بوصیری کو جو مقام نصیب ہوا وہ انھیں کا حصہ ہے۔ علامہ بوصیری کو خواب میں ہی اپنی زیارت سے مستفیض فرما کر "چادر" سے نوازا۔ القصیدۃ البردۃ کے نام سے موسوم و مشہور ہوا۔ ملک مصر کے ایک قریہ بوصیر ۶۰۸ھ ہجری المقدسہ میں پیدا ہوئے۔ علوم عربیہ کے متبحر عالم فصاحت اور بلاغت میں مشہور و معروف اور آپ اپنے زمانہ کی نظیر آپ تھے اور علماء عصر میں ایک شہرۂ آفاق ادیب۔ آپ ایک بار دربار سلطانی سے اپنے گھر تشریف لا رہے تھے کہ راہ میں ایک بزرگ ملے اور انھوں نے پوچھا۔ تمھیں کبھی خواب میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بھی زیارت ہوئی ہے؟ عرض کیا نہیں۔ علامہ فرماتے ہیں۔ اس استفہام میں معلوم کیا تاثیر تھی کہ میرے دل میں یہ خیال آرام نہ لینے دیتا اور جس سے عشق اور محبت کا چشمہ میرے دل میں پھوٹ نکلا۔ گھر آکر سویا تو اسی شب جمال جہاں آرا محبوب

سے الکوکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ المعروف القصیدۃ البردۃ شریف۔

Marfat.com

کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت ہوئی۔ مَیں نے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو اِس شان سے دیکھا۔ جیسا چاند تاروں کے جھرمٹ میں" جب آنکھ کھُلی تو دل کی دُنیا ہی بدل چکی تھی اور اپنے اندر حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی محبت اور زیارت بابرکت کا عجیب سرُور پایا۔ کچھ عرصہ بعد ایک روز فالج کا حملہ ہُوا اور جسم کا ایک حصّہ بے حس ہوگیا اِسی حالت میں میرے دل میں یہ خیال جاگزیں ہوگیا کہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی مدحت میں ایک قصیدہ لکھوں اور اُس کے ذریعہ شفاعت چاہوں۔ چُنانچہ اِسی حالت میں یہ قصیدہ مُبارک لکھا۔ جب نیند نے غلبہ کیا۔ تو خواب میں مسیح کونین شافی دارین صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مُشرّف ہُوا اور عالمِ خواب میں ہی یہ قصیدہ بارگاہِ محبوب میں پیش کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمالِ رحمت سے مجھے اپنی چادر نوری عطا فرمائی ؎

اے بُوصیری را رداء بخشندہ بر بطِ سلماں مرا بخشندہ

○ اور جب آنکھ کھُلی تو چادر موجود تھی اور اس چادر مُبارک کی برکت ربِّ کریم نے مجھے شفا سے نواز دیا اور رات کو اُٹھ کر سجدۂ شکر کے لئے مسجد میں آرہا تھا کہ مجھے فقیرانہ لباس میں اچانک ابُوالرجاء علیہ الرحمۃ جو اپنے زمانہ کے قطبُ الاقطاب تھے ملے اور فرمانے لگے اے امام وُہ قصیدہ مجھے بھی عنایت کرو جو تم نے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی مدحت میں لکھا ہے۔ مَیں نے تجاہلِ عارفانہ سے کہا کونسا قصیدہ؟ مَیں نے تو کئی قصیدے[1] لکھے ہیں۔ اُنھوں نے فرمایا جس کا مطلع یہ ہے

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ[2]
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٍ

مَیں نے حیرت سے پُوچھا۔ یَا اَبَا الرَّجَآءِ اَیْنَ حَفِظْتَهَا اے ابُوالرجاء تُو نے یہ کہاں سے یاد کیا یہ قصیدہ تو مَیں نے اپنی سرکار کے سوا کسی کو نہیں سُنایا تو اُنھوں نے فرمایا۔ "الصدیق قطبِ وقت"

لَقَدْ سَمِعَتْهَا الْبَارِحَةُ تَنْشُدُهَا بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ "صلی اللہ علیہ وسلم" وَهُوَ یَتَمَایَلُ وَیَتَحَرَّكُ اِسْتِحْسَانًا وَّ

مَیں نے یہ قصیدہ مُبارک اُس وقت سُنا جب تم شب کو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے دربار میں سُنا رہے تھے اور حضور اظہار پسندیدگی سے پھل دار نرم شاخ کی طرح

[1] قصائد، قصیدۃ لامیہ، قصیدۃ بانت سُعاد کے معارضہ میں ذخر المعاد لکھا، قصیدۃ دالیہ تقدیس الحرم من تدنیس الصرم ط قصیدۃ حائیہ، قصیدۃ ہمزیہ، قصیدۃ میمیہ الکوکب الدرّیہ فی مدح خیر البریّہ المعروف قصیدہ بُردہ شریف ط

[2] کیا ہمسایوں کی یاد سے جو ذی سلم ہیں تیری آنکھوں سے خون آلودہ آنسو جاری ہیں۔

Marfat.com

يَتَحَرَّكُ الْاَغْصَانُ الْمُثْمِرَةُ بِهُبُوبِ نَسِيْمِ الرِّيَاحِ ط	تمائل فرما رہے تھے اور جھوم رہے تھے بادِ نسیم کی طرح۔

○ پھر میں نے فی الفور قصیدہ پیش کر دیا، اِس قصیدہ شریف کو سات سو سال سے اولیاء، کاملین اور صوفیائے عظام بطور وظیفہ پڑھتے آرہے ہیں۔ اِس سے بڑھ کر علامہ بوصیری کی کیا سعادت ہوگی۔ خصوصاً سلسلۂ عالیہ شاذلیہ کے مشائخ اور حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد الفاروقی النقشبندی قدس سرہ النورانی کے معمولات میں بطورِ وظیفہ شامل رہا ہے۔

☆ فقیر غفرلہٗ نے حرمین شریفین کی زیارت کے بعد جب الوداعی طواف کیا تو حطیم شریف رکنِ شامی میں کھڑا ہو کر قصیدہ بردہ شریف سے یہ آخری دعا کی ؎

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَآئِمَةً عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

○ اے ربِّ قدوس! اے میرے ارحم الراحمین رب عزّ اسمہٗ! اپنے رحمت کے بادلوں کو حکم دے دے کہ وہ ابدالآباد میرے نبیِّ کریم رؤف رحیم تیرے محبوب پاک صاحبِ لولاک، ماہِ منیر اجتباء احمدِ مجتبےٰ، مہرِ سپہرِ اصفیاء محمدِ مصطفےٰ علیہ الف الف صلوٰۃ وسلام پر رحمت کے بھرپور درودوں کی موسلا دھار بارشیں برساتے رہیں۔ "ایں دعا از من و جملہ جہان آمین باد"

☆ چند ابیات "حسن الجردۃ فی شرح القصیدۃ البردۃ" ترجمہ فارسی علامہ عبدالمالک علیہ الرحمۃ ؎۱

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ	وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ صلی اللہ علیہ وسلم
نامِ پاکِ او محمد سید ہر دو سرا	نازشِ عرب و عجم جن و بشر را پیشوا صلی اللہ علیہ وسلم
هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ	لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ ؎۲
آں حبیبِ حق ز ذاتش ہست امید مدد	در حوادث وقت ہر فتنہ کہ بر سر مے رسد

؎ سراپا اعجاز ذات صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرۂ محبت "درود پاک" نے اس قصیدے کو معجز نما تاثیر کا حامل کامل بنا دیا۔ ۵

؎۱ یہ مبارک بیت آسیب زدہ پر پڑھ کر دم کیا جائے یا پلیٹ چینی پر لکھ کر پلایا جائے تو شفا کلی ہو۔

؎۲ یہ وہ مبارک بیتِ ثالث ہے۔ جس پر سرورِ سینہ شاہِ مدینہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے تمائل و تحرک فرمایا جیسے پھلدار شاخ بادِ صبا سے جھومتی ہے۔ ایک ہی مجلس میں ایک ہزار ایک بار اوّل آخر درود شریف کھڑے ہو کر پڑھنے سے مرادیں بر آتی ہیں۔ قضائے حاجات دینی و دنیوی کے لئے تریاق ہے اور یہ امر مشائخ کرام کے مجربات سے ہے۔

؎ برہنہ پا، برہنہ سر، باوضو، رات کی تاریکی میں قبلہ رو ہو کر پڑھے۔ ۱۲ منہ غفرلہ الذنب ط

Marfat.com

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ — غُرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ[1]

ہر یکے ایشاں بخواہد از رسول اللہ عطا — کف ز آب بحر جودش قطرہ از ابر سخا

اَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهٗ خُلُقٌ — بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

طینتش را بارک اللہ خلق او آراستہ — از بشاشت خوبروئی روئے او آراستہ

كَالزَّهْرِ فِيْ تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِيْ شَرَفٍ — وَالْبَحْرِ فِيْ كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِيْ هِمَمِ

چوں شگوفہ در طراوت ہمچو دریا در کرم — در شرف چوں ماہ کامل، چوں زمانہ در ہمم

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ — سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ[2]

کیست جز تو ناصرم اے بہترین کائنات — تا پناہ جویم بدو در انقلاب و حادثات

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبَا — وَاَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ[3]

تا وزد باد صبا بر شاخہائے سرو بان — تا اشتر را در طرب آرد حدی ساربان

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

(۱۹) شیخ الطریقت ابوبکر [illegible] قدس اللہ سبحانہ وتعالیٰ سرہ الاقدس "مرج البحرین" المتوفی ۳۳۴ھ

☆ سید الطائفہ جنید بغدادی [illegible] رحمۃ کے بھانجے اور خلیفہ اجل تھے، احوال میں کامل، کیفیات میں مکمل اور ولایت [illegible] تھے۔ اعمال محبوبانہ و مجذوبانہ رکھتے، ارباب سکر کے پیشوا تھے۔

☆ حافظ احمد بن ابوبکر المعروف خطیب بغدادی "علیہ الرحمۃ" نے تاریخ بغداد میں تحریر کیا۔

○ ایک مرتبہ ابوبکر بن محامد مقری مشہور زمانہ محدث کے پاس الشیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لے گئے تو آپ نے تعظیماً کھڑے ہو کر ان کا اکرام و اعزاز فرمایا اور مصافحہ و معانقہ کے بعد دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی کو چوما۔ حاضرین کہنے لگے یا سیدی! آپ نے

---

[1] عرب کے چاند نے یہ ابیات سن کر اظہار پسندیدگی سے تمائل فرمایا۔ ستارے بھی خوشی سے جھوم اٹھے۔ علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام

میں وہ شاعر نہیں کہ چاند کہہ دوں روئے انور کو — میں ان کے ناخن پا پہ چاند کو قربان کرتا ہوں

[2] بیت مبارک توجہ اور حضوری تصور سے عرض کرے تاکہ اس کی برکت سے ہر مصیبت و اندوہ رفع ہو۔

[3] نوا را تلخ ترمے زن چو ذوق نغمہ کم یابی — حدی را تیز ترمے خواں چو محمل را گراں بینی

Marfat.com

اُن کا ایسے اِکرام و اِحترام کے ساتھ استقبال کیا ہے۔ حالانکہ اہلِ بغداد اُن کو مجنون کہتے ہیں۔ آپ نے اپنا مُشاہدہ بیان فرماتے ہوئے فرمایا۔ مَیں نے یہ عزّت افزائی اپنی طرف سے نہیں کی۔ بلکہ سرکارِ دو عالم "صلی اللہ علیہ وسلم" کو خواب میں اُن سے ایسا معاملہ کرتے دیکھا ہے ویسا ہی مَیں نے کیا کہ جب شیخ بارگاہِ رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں آئے تو حضور رؤف رحیم "صلی اللہ علیہ وسلم" اُسے دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے اور مُصافحہ کے بعد مُعانقہ فرما کر دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ اس پر مَیں نے خواب میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ اِن سے یہ سلوک فرما رہے ہیں۔ فرمایا ہاں یہ ہر فرض نماز کے بعد (آیتُ الکرسی[1] پڑھتے "مؤلف") اور یہ دو آیات کریمہ

قرآنِ پاک پ ۱۱ سورۃ التوبہ آیتِ کریمہ ۱۲۸ - ۱۲۹

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝[2] فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ ع	بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان، پھر اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم فرما دو کہ مجھے اللہ کافی ہے اُس کے سوا کسی کی عبادت نہیں۔ مَیں نے اُسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔

پڑھ کر یہ درود شریف صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ "صلی اللہ علیک وسلم" (سہ بار) پڑھتے ہیں اور یہ فضیلت اُن کو ببرکۂ درود شریف عطا ہوئی۔ مدارج النبوۃ میں ہے کہ ایسا طریق حرمین شریفین میں اِن حضرات کے درمیان رائج ہے جو میلاد شریف کی محفلیں منعقد کرتے اور پھر ذکرِ پاک درود شریف بلند آواز سے پڑھتے ہیں ؎ "روح البیان ۱۱/۱ اسی آیتِ کریمہ کے تحت بحوالہ عقدۃ الدرر واللآلی"

چو سوئے من گذر آری من مسکین زناداری — فداءِ نقشِ نعلینت کنم جاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

چو بازوئے شفاعت را کشائی بر گناہگاراں — مکن محروم جامی را دراں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

---

[1] جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیتُ الکرسی پڑھے اُس کے جنت میں داخل ہونے میں صرف موت رکاوٹ ہے۔ "حدیثِ مبارک"

[2] رؤف کو رحیم سے مقدم کرنا ابلغ ہے کیونکہ اِس میں شدت رحمت ہے بہ نسبتِ رحیم کے۔ "تفسیر بیضاوی"

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الرَّسُوْلِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۲۰) کُشتۂ عشق حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی نقشبندی مجددی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی ط

☆ آپ کا اسم گرامی عبدالرحمٰن اور لقب جامی۔ نسب نامہ امام محمد بن حسن شیبانی علیہ الرحمۃ سے ملتا ہے آپ اصفہان ۸۱۷ھ ہجری المقدسہ میں پیدا ہوئے اور ہرات کے باغیچہ جنت تخت مزار میں آسودۂ لحد ہیں۔ تبحر عالم، حافظ القرآن اور علوم ظاہری اور باطنی میں یگانۂ روزگار کشتۂ عشق رسول تھے۔ آسمان دنیا میں شہرت کے درخشندہ ستارے۔ شریعت کے ماہتاب اور عشق کے آفتاب تھے۔ آپ کی بیعت خواجہ عبیداللہ احرار نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی۔ آپ نے ۸۸۰ھ ہجری المقدسہ میں حج بیت اللہ کیا اور بارگاہ محبوب میں کمال محبت اور ادب سے حاضر ہوئے کہ قدم بقدم نوافل، لمحہ بہ لمحہ درود شریف پڑھتے مدینہ منورہ بارگاہ رسالت مآب " صلی اللہ علیہ وسلم " کی حاضری کے لیئے چلے تو راہ میں روک دیئے گئے۔ دو بارہ۔ سہ بارہ لیکن اس بار ہجر کی تیز تلوار کے زخموں سے چور بارگاہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں " استغاثہ " پیش کیا۔ ؎

الٰہی غنچۂ امید بکشا — گلے از روضۂ جاوید بنما
زمہجوری برآمد جانِ عالم — ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رحمۃ للعلمینی — زمحرومان چرا فارغ نشینی
بیرون آور سر از بردیمانی — کہ روئے تست صبح زندگانی
شب اندوہ مارا روز گرداں — ز رویت صبح ما فیروز گرداں
بہ تن درپوش عنبر بوئے جامہ — بسر بربند کافوری عمامہ
آدیم طائفے نعلین پاکن — شراک از رشتہ ہائے جان ماکن
زحجرہ پائے در صحن حرم نہ — بفرق خاک رہ بوساں قدم نہ
توابر رحمتی آں بہ کہ گاہے — کنی برحال لب خشکاں نگاہے

" نگاہے یا رسول اللہ نگاہے " " صلی اللہ علیک وسلم "

تو اجازت مل گئی اور جب مواجہہ شریف میں حاضر ہوئے۔ ادب اور محبت سے صلوٰۃ وسلام عرض کیا تو رحمۃ للعلمین، شان والے محبوب " صلی اللہ علیہ وسلم " نے ایسا نوازا کہ حق مل گیا تو عرض کیا

Marfat.com

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم غلام سے کیا خطا سرزد ہوئی ؟ فرمایا خطا نہیں بلکہ جس عشق و محبت سے تم آرہے تھے۔ تمہارے عشق کا تقاضا یہ تھا کہ تیرا استقبال روضہ اطہر سے باہر آکر کرنا پڑتا۔ اس جذبۂ عشق کو ٹھنڈا کیا اور پھر باریابی عطا فرمائی۔ اور بارگاہِ رحمت سے حامی کو وہ کچھ ملا جو اُن کا ہی حصہ تھا۔ عالمِ مشاہدہ میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حضوری میں بوقتِ الوداع ارشاد ہوتا۔ "جامی سلامت روی و باز آئی" جامی! پھر بھی آنا۔

☆ یہ فقیرِ پُرتقصیر، اُمیدوارِ رحمتِ ربِّ قدیر، اِن مقبولانِ بارگاہِ محبوب کے صدقے سے عرض کناں ہے۔ کاش کہ ہمارا نصیبہ بھی کھُلے۔ اور ہمارا ستارہ بھی مدینہ کے چاند[1] کے نور سے چمکے۔

دوعالم مہمان، تو میزبان، خوانِ کرم جاری — اِدھر بھی کوئی ٹکڑا ئیں بھی ہوں کتا ترے در کا
زیارت میں کروں اور وہ شفاعت فرمائیں — مجھے ہنگامہ عیدیں یارب یوم دِن ہو محشر کا

قولِ حکمت :۔ مغل بادشاہ بابر کے عہد میں سمرقند کے ایک مشہور مولانا مزید ہرات میں وارد ہوئے ایک دن محفلِ جمی تو بابر نے مولانا مزید سے پوچھا کہ یزید پر لعنت[2] بھیجنے میں تمہاری کیا رائے ہے۔ اُنھوں نے کہا جائز نہیں۔ بابر اب مولانا جامی قدس سرہ السامی کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا تمہارا کیا خیال ہے۔ تو مولانا جامی نے برجستہ کہا ؎

"ہزار لعنت بر یزید و بقیہ برمزید"

○ آپ اولیاءِ نقشبند سے تھے۔ میدانِ عشق و محبت میں نہایت سوز و گداز سے فارسی نعتیہ کلام لکھ کر ایک منفرد مقام پایا اور جس طرز پر اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کیا یہ آپ کا ہی حصہ ہے۔ عشقِ مصطفےٰ کا ساز جو آپ نے چھیڑا اُس کا سوز عاشقوں کے دلوں کو گرماتا رہے گا ؎ "خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صَلٰوۃً ذَاکِیَۃً مَّقْبُوْلَۃً وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

مجھے اپنی تابشیں کر عطا تم ہو میرے ماہِ تمام بھی — میری لُٹی لُٹی ہے صبح بھی میری بجھی بجھی ہے شام بھی
جہاں عشق بھی ہے سجود میں جہاں حُسن بھی ہے نیاز میں — اِسی بارگاہِ جمال کا میں ہوں اک ادنیٰ غلام بھی

[1] جن لِنِعْمَ السَّلَفُ تا وَلَنِعْمَ الْخَلَفُ علماءِ کرام کا لعنت بر یزید پلید کے خلاف فتویٰ ہے۔ اِس کی وجہ یہ نہیں کہ وہ لائقِ لعنت نہیں بلکہ یہ کہ جتنی دیر لعنت کرنی ہے کیوں نہ اُتنا وقت امام پاک کا نام لیا جائے اور درود شریف پڑھا جائے۔

Marfat.com

(۲۱) سراجُ السّالکین شمسُ العارفین سیّدی ومُرشدی اعلیٰحضرت سیّد نورُالحسن شاہ بُخاری

قُدِّسَ سِرُّہُ الباری نقشبندی مُجدّدی آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ وصال ۱۳۷۳ھ ہجری المقدسہ

☆ شیرِ ربّانی قُطبِ زمانی میاں شیر محمّد قُدِّسَ سِرُّہُ العزیز "شرقپور شریف" کی مُراد اور خلیفہ اَجلّ تھے اور آپ نے طریقت کی منزلیں عشق میں طے کیں اور آپ کے سینہ میں سوز و گداز تھا۔ اور زُبان میں عجیب تاثیر تھی۔ جو زُبان مُبارک سے فرما دیا وُہ ہوگیا۔ حُسنِ صُورت میں بیمثل، اور حُسنِ سیرت میں بے مثال تھے آپ ظاہراً شریعت میں سُنّتِ مُصطفوّیہ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے آراستہ اور باطِناً طریقت میں ولائیتِ انوارِ احمدیّہ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے پیراستہ تھے۔ آپ صحیح النّسب، نجیبُ الطّرفین، بُخاری سادات کِرام سے تھے۔ یعنی نسباً عزّتِ نسبِ محمّدیّہ صلی اللہ علیہ وسلم سادات سے مُفتخر اور نسبتاً انوارِ ولائیتِ نقشبندیّہ سے مُمتاز تھے۔ ؎

از لُطفِ خلائقِ زماں داریم مُمتاز از جہاں
وضعے دگر، طرزے دگر، ذوقے دگر، شوقے دگر

○ آپ مقامِ مُطابقت پر فائزُ المرام تھے جو کُملّاءِ اَولیاءِ عظام کا مقام ہے۔ "فافہم"

☆ نبیِّ پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" اَلنّبیُّ الاُمّی ہیں۔

☆ چالیس سال کی عُمر شریف میں نبوّت کا اظہار فرمایا۔

☆ قُریش خاندان سے ابتداءِ تبلیغِ رسالت فرمائی تو مخالفت شروع ہوئی۔ اور سعادتمند دولتِ ایمان سے مالا مال ہوگئے

☆ دورِ نبوّت مکّہ معظّمہ ۱۳ سال تھا۔ صنادید قُریش قتل کے منصوبوں میں ناکام رہے۔

آپ علیہ الرحمۃ ولی اُمّی اور سینہ علم لدُنّی[1] کا خزینہ تھا۔ چالیس سال کی عُمر میں ولائیت سے سرفرازی ملی۔

آپ نے بھی تبلیغ کی ابتداء اپنے خاندان سے فرمائی اور اُنھوں نے پُر زور مُخالفت کی۔ بعدازاں جنگل منگل ہوگئے آپ کے پہلے تیرہ سال دورِ ابتلاء رہا دشمن قتل میں ناکام رہے۔

[1] علمِ لدُنّی۔ جو اہلُ اللہ کو تعلیمِ الٰہی اور تفہیمِ ربّانی سے معلوم و مفہوم ہوتا ہے۔ یہ علم اُن کے قلوب پر القاء ہوتا ہے نہ کہ دلائلِ عقلیّہ اور نہ شواہدِ نقلیّہ سے۔ وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ○ سورۃ الکہف ۶۵ "ہم نے اُسے علمِ لدُنّی عطا کیا اور یہ علمِ باطن و مُکاشفہ ہے یہی علمِ اسرار ہے جو مواہبِ ربّانی سے عطا ہوتا ہے۔ "یہ انوار ہوتے ہیں نہ کہ الفاظ" ۱۲ منہ

Marfat.com

☆ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اللہ تعالیٰ نے محبوبِ پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کی سیرت کو نمونہ بنایا۔ سورۃ الاحزاب ۲۱

☆ حضور رؤف رحیم "صلی اللہ علیہ وسلم" کو ربِّ کریم نے قرآن پاک میں "نور" فرمایا۔

☆ فتوحاتِ مدنیہ کا فیض ۱۰ سال میں تمام جہاں پر پھیلا اور سارے جہاں کو منوّر کر دیا۔

☆ مدینہ منوّرہ "ہجرت گاہ" کھجوروں کے باغوں کا مرکز ہے۔ جہاں کی ہوا مومن کے لیئے جنّت کی ہوا سے خوشگوار اور خوشبودار ہے اور فضا پاکیزہ تر۔

آپ کا کھانا پینا اُٹھنا بیٹھنا، گفتار، کردار اور اخلاق میں ہو بہو اسوۂ حسنہ کی تصویر اور خلوت و جلوت، سفر و حضر میں سُنّتِ مطہّرہ کی تنویر تھے۔

مُرشدِ اکمل شیرِ ربّانی آپ کو "نور" کہا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ صورۃً و سیرۃً اسم بامسمّیٰ تھے۔

آپ کی ولائیت کے آخری دس سالوں میں نور کی بارشیں بیلیوں کے قلوب پر خوب برسیں اور دریا، وادی و صحرا منوّر ہو گئے۔

آپ کا مولد و مسکن حضرت کیلیانوالہ شریف مدینہ منوّرہ کا پرتو ہے۔ کھجور ہی کھجور کے درخت اور زمین ریتلی اور ہوا الحمدللہ، خوشگوار، فضا دلآویز اور دلپذیر۔

○ مقامِ مطابقت میں ایک ایسا بھی مقام آیا کہ آپ سیّد الانبیاء مدینۃ العلم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے سیّد الاولیاء علی بابہا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیض اور نسبت سے بدرجہ کمال مستفیض ہوتے نظر آتے ہیں۔ جس سے آپ کی زبان حکمت بیان اور کاشفِ سرِّ نہان تھی۔

☆ سیدنا علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ ابوجہل کی مؤمنہ بیٹی سے نکاح کا ارادہ فرمایا تو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے منع فرما دیا کہ رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بیٹی اور دشمنِ رسول کی بیٹی ایک گھر میں نہیں رہ سکتیں تو مولائے کائنات

آپ کے نکاح کی بابت ایک غیر سیّد گھرانے میں ارادہ کر لیا گیا تو مرشدِ کامل شیرِ ربّانی ناراض ہو گئے اور آپ کی رضا کے مطابق سادات خاندان میں شادی کی۔ جس سے اِس گلستان نور کے پھول اور کلیاں بہار میں ہیں۔

اِس گلستانِ نور کی خوشبو چار دانگ عالم

ے البتہ ہے تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت عمدہ نمونہ۔

Marfat.com

نے ارادۂ نکاح ترک فرما دیا۔

☆ ۱۲ ربیع الاوّل ۶۳ برس کی عمر شریف میں اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی فرماتے ہوئے وصال فرمایا۔ "صلی اللہ علیہ وسلم"

میں سدا عطر بیز رہے۔

آپ کو ربِّ کریم نے ماہِ ربیع الاوّل ۶۳ سال کی عمر میں جنّت الفردوس میں اپنے پاس بُلا لیا "بَرَّدَ اللّٰہُ مَضْجَعَہٗ

"تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ"

جبینش را سجودش گشتہ پُر نور چو در مُصحف نمایاں آیتے نور

وظائف :- آپ پنجگانہ نماز باجماعت مسجد شریف میں ادا فرماتے اور نمازِ عصر کی امامت خود کراتے۔ نمازِ تہجّد کے بعد درُود شریف حضری تین ہزار تسبیح پر پڑھتے اور نمازِ عشاء سے قبل اور نماز فجر کے بعد شمارے کھجور کی گٹھلیوں پر درُود شریف صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پڑھتے آپ کے مُریدین صاحبِ تقویٰ اور عامل بالسُّنّت ہیں۔ مُعتبر ذرائع سے مروی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مُرید ہی اُسے کرتے جس کے متعلق حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی طرف سے اشارہ ہوتا۔ آپ کا روضۂ اقدس، منبعِ فیضان، بوسہ گاہِ عوام و خواص ہے۔ مولائے کریم آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے مزار پُر انوار پر گلہائے رحمت کی بارش نازل فرماتا رہے۔ جس سے اِس مزار فائض الانوار سے زائرین کے قلوب نور سے معمور رہتے رہیں۔ اور یہ گلستانِ نور ہمیشہ ترقّی پر رہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ ثُمَّ لَاتَنْقُصْ ط

(ہٰکذا سمعتُ عن اکابری)

تصنیفِ لطیف :- آپ کا بہترین شاہکار کتاب مُستطاب "اَلْاِنْسَان فِی الْقُرْآن"[1] ہے جو عُلماء اور خصوصاً طریقت سے مُنسلک حضرات کے لیئے ایک تحفۂ عظیمہ ہے۔ جو طرزِ دگر کا مظہر ہے اور آپ کے علمِ لدُنّی کا واضح ثبوت اور عشق و محبّت کی جولانیوں کی مُبیّنہ دلیل ہے۔

[1] انسان کو صاحبِ قرآن صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت ہو تو قرآن کی حکمتیں اور حقیقتیں کھُلتی ہیں اور جب آپ سے نسبت ہی نہ ہو تو پھر قرآن کی تفاسیر اور تراجم بھی تحریفات، تاویلات فاسدہ مانند اسرائیلیات کے ہوں گے۔ اور یہ نسبت درُود شریف کے بغیر ناممکن ہے۔ وگرنہ بفرمانِ صاحبُ القرآن صلی اللہ علیہ وسلم وَیَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَایُجَاوِزُھُمْ تَرَاقِیَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ ط قرآن قاریِ قرآن کے حلق سے نیچے نہیں اُترتا اور وہ دین سے ایسے نکل جاتے ہیں جیسے تیر شکار سے۔ حدیث شریف

☆ "اَلْاِنْسَان فِی الْقُرْآن" میں شریعتِ مُطہّرہ کے عقائد اور طریقت کے مسائل کو بالصراحت عجیب اندازِ محبت و

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

اور آپ کی پاک سیرت پر کتاب " اِنشَرَاحُ الصُّدُور بِتَذکِرَۃِ النُّور " میرے محسن السید محمد منیر حسین شاہ نقشبندی مجددی نَوَّرَاللّٰہُ مَرقَدَہٗ وَمَضجَعَہٗ ط وطنِ مالوف بمقام "جوکالیاں ضلع گجرات" کی تالیف ہے اور اس نام کو اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدرَہٗ لِلاِسلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ ط ("مؤلف کا وطنِ اصلی") سے کتنی پیاری اور لطیف نسبت ہے ۔ " فَلَہُ الحَمدُ وَلِرَسُوْلِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط "

ہے اُنھیں کے عطر بُوے گریباں سے مست گُل
گُل سے چمن ، چمن سے صبا ، صبا سے ہم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

(۲۲) اعلیٰ حضرت ، مجددِ وقت شاہ احمد رضا البریلوی قادری قُدِّسَ سِرُّہُ العَالِی ط

☆ آپ ۱۰ شوّال المعظم ۱۲۷۲ھ سنہ ہجری المقدسہ شہر بریلی میں پیدا ہوئے آپ نے اپنی تاریخِ ولادت اِس آیتِ کریمہ سے نکالی اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ ط بعمر ۱۳ سال ۱۰ ماہ ۴ دن میں تمام عُلُوم مُروّجہ کی تکمیل فرمائی ۔ علوم وفنون میں یکتائے زمانہ تھے ۔ پینتالیس علوم میں ایک ہزار کُتُب تصانیف کیں ۔ کنزُ الایمان فی ترجمۃِ القُرآن جو دُنیا میں ترجمہ ہائے قُرآن کا سرتاج ترجمہ ہے اور فقہ حنفی میں "العَطَایَا النَّبَوِیَّہ فِی الفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّہ" ۱۲ ضخیم جلدوں میں جو ہزار ہا صفحات پر مشتمل ہے تالیف فرمائی ۔ آپ نے اپنی شانِ تجدید سے مُخالفینِ اسلام و مُعاندینِ دین ، گُستاخانِ رسُول کے خلاف خوب قلمی جہاد کیا ۔ عشق و محبت اور ادب و تعظیم کے نشان تھے ۔ دیگر مسائل ، فتویٰ نویسی ، درس و تدریس کی مصروفیات کے باوجود ایک

بقیہ حاشیہ

ادب سے بیان کیا گیا ہے ۔ خصوصاً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل و کمالات اِس شان سے تحریر فرمائے کہ قُرآنِ پاک کے الفاظ کو ہیروں کی مانند اپنے کلام میں جڑ دیا اور حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی صفاتِ کمالیہ کا مُرقّع بنا دیا ۔ مسئلۂ نُور ، حاضر ناظر ، علمِ غیب ، اِمتناعِ نظیر ، اِمکانِ کذب ، خُلفِ وعید جیسے اَدق مسائل کو اشاروں کنایوں سے سمجھا دیا اور یہ اسم بامُسمّیٰ اور جامع کتاب ہے ۔ اِس کے ایک ایک لفظ میں مُصنّف علیہ الرحمۃ کے نُور کے فیضان کا سمندر موجزن ہے ۔ ۱۲ منہ

عـ۱ پ۲۳ سورۃ الزُّمر آیتِ کریمہ ۲۲ تو جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیئے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نُور پر ہے ۔

عـ۲ پ۲۸ سورۃ المجادلہ آیتِ کریمہ ۲۲ یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی رُوح سے اُن کی مدد کی ۔

Marfat.com

ماہ کے قلیل عرصہ میں قرآن مجید حفظ کیا۔ آپ امامِ اعظم کے مُقلِّد، حنفی المذہب اور غوثِ اعظم کے فیض یافتہ قادری المشرب اور محبّت و عشق کے میدان میں فنا فی الرّسُول کے مقام پر فائز المرام تھے پُوری صدی آپ کی نظیر و مثیل پیش نہیں کر سکتی آپ ہمہ صفت موصُوف عالِم و عارِف مُجدّدِ[1] وقت تھے۔ اور فی زمانِنا مسلک "اہلِ سُنّت وجماعت" صحیح العقیدہ سُنّی ہونے کا نشان ہیں۔

نعت گوئی :- آپ کے نعتیہ کلام کی تعریف و توصیف میں بڑے بڑے شُعرَاء اور عُلمَاء رطبُ اللّسان نظر آتے ہیں۔ اپنی ایک نعت شریف میں حضور ﷺ کی بارگاہِ رحمت میں اپنی محبّت اور عشق کا اظہارِ عقیدت پیش کرتے ہیں ؎

خُدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالَم خُدا چاہتا ہے رضائے محمّد ﷺ

علّامہ اقبال نے جب یہ نعت ایک جلسہ میں سُنی تو اتنا متاثّر ہُوئے کہ آنکھوں سے آنسُو کی لڑیاں بہہ نکلیں اور فی البدیہہ ارتجالاً اِسی بحر میں دو شعر کہے ؎

تماشا تو دیکھو کہ دوزخ کی آتش لگائے خُدا اور بُجھائے محمّد ﷺ

تعجّب کی جا ہے کہ فردوسِ اعلیٰ بنائے خُدا اور بسائے محمّد ﷺ

عقیدت و محبّت :- جب دوسری بار آپ مرکزِ حُسن و جمال بارگاہِ رحمۃٌ لّلعٰلمین ﷺ میں دِل بیتاب اور رُوح بیقرار لے کر حاضِر ہُوئے تو اُس وقت دِل میں تمنّا تھی۔ کاش مجھے بھی کمال شانِ رحمت سے اپنے جمالِ جہاں آراء کی زیارت سے مُشرّف فرمائیں اگرچہ خواب میں کئی مرتبہ شرفِ زیارت نصیب ہو چُکا تھا۔ مواجہہ شریف کے سامنے غُلامانہ انداز میں مؤدّبانہ کھڑے ہو کر درُود شریف عرض کرتے رہے۔ لیکن پہلی بار مُراد نہ بر آسکی اور دوسری رات بھی تمنّا لئے ہُوئے دِلِ بے تاب سے درُود شریف پڑھتے رہے اور انتظار کرتے رہے تو شدّتِ جذبات سے چند اشعار زُبان سے جاری ہو گئے۔ جس کا مطلع اور مقطع یہ ہے ؎

وُہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

تیری کوئی کیوں پوچھے بات رضاؔ تجھ سے کُتّے ہزار پھرتے ہیں

تو قسمت کا چاند چمکا اور نظّارۂ جمال باکمال سے حالتِ بیداری میں مُشرّف ہو گئے۔

[1] عُلمَاءِ حرمین شریفین نے اَلْمُجَدِّدُ بِهٰذَا الْاُمَّةِ مُجَدِّدُ الْمِائَةِ الْحَاضِرَةِ مُؤَيِّدُ الْمِلَّةِ الطَّاهِرَةِ سے یاد کیا۔

Marfat.com

صلوٰۃ وسلام :۔ فنافی الرسول نے بحرِ عشق ومحبت میں ڈوب کر بکمال ادب واحترام سے بارگاہِ محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" میں وہ صلوٰۃ وسلام عرض کیا جو دنیا کے کونے کونے میں گونجا اور مقبول بارگاہِ رسالت ہوگیا اور اسکے پڑھنے اور سننے والے بھی مقبول یہ عجیب نغمۂ محبت ہے۔ جو قلب روح کو لبھانے والا ہے۔ پاک وہند اور ملک ایشیا، یورپ، امریکہ کے شہروں افریقہ کے صحراؤں میں گونج رہا ہے "یہ صلوٰۃ وسلام اردو زبان کا قصیدہ بردہ شریف ہے"۔

وصال :۔ احمد رضا نے اپنی تاریخ وصال چار ماہ بیس دن پہلے فرما دی اور اس آیتِ کریمہ سے استخراج بھی فرمایا وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ[1] ۱۹۲۱ء ۱۳۴۰ھ دنیا کی ہر مشکل اور زیارت رسولِ مقبول "صلی اللہ علیہ وسلم" کے لئے یہ درود شریف فرمایا کرتے حصولِ فضلِ عظیم، منافعِ کثیر کے لئے مجرب ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ ط صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط روزانہ صبح شام ۱۱۱ بار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْكَرِيْمِ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۲۳) **شاہ گل حسن خلیفہ مجاز واقف اسرارِ معرفت السید غوث علی شاہ قلندر پانی پتی** علیہما الرحمۃ ط

☆ فرماتے ہیں ایک روز مجھے قلندر صاحب کا حکم ملا کہ آکر مل جاؤ۔ میں حاضرِ خدمت ہوا تو فرمایا تمہارے دل پر گرمی ہے درود شریف پڑھا کرو اور دیگر وظائف کے ساتھ قصیدۃ البردۃ شریف بھی پڑھنے کا حکم دیا تو اس کی ترکیب بھی ارشاد فرمائی۔ بموجبِ ارشاد رات کو سویا تو خواب میں دیکھا کہ رسول الثقلین "صلی اللہ علیہ وسلم"، قلندر صاحب کی مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں اور میں بھی وضو کر کے جماعت میں شریک ہوگیا۔ بعد سلام قدمبوسی کی آپ نے مجھے قرآنِ پاک کا آخری پارہ عنایت فرمایا۔ بیدار ہوا تو یہ کیفیت جناب قبلہ سے عرض کی تو فرمایا۔ آج پھر پڑھنا پھر پڑھا تو خواب میں دیکھا۔ رسولِ مقبول "صلی اللہ علیہ وسلم"، نے قرآنِ مجید مجھے عنایت فرمایا بعد

؎ گم رضائش در رضائے مصطفٰے زاں سبب شد نامِ او احمد رضا "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

---

[1] پ ۲۹ سورۃ الدھر آیتِ کریمہ ۱۵ اُن پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا۔

Marfat.com

بیداری یہ خواب جناب[1] کی خدمت میں عرض کیا تو حکم ہُوا۔ آج پھر پڑھنا۔ جب پڑھ کر سویا تو دیکھتا ہُوں۔ رسُولِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فراق میں دریا، صحرا، کوہ، بیابان طے کرتا ہُوا ایک ریگستان پُہنچا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا اور سطح ریت پر پڑا تڑپتا ہُوں کہ ناگاہ جناب محبُوبِ کردگار نبیِ مُختار احمدِ مجتبےٰ محمدِ مُصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم"، ایک کثیر جماعت کے ساتھ تشریف لائے۔ میرے سر کو اُٹھا کر اپنے زانو مُبارک پر رکھا اور اپنی ردائے مُبارک سے گرد و غبار میرے چہرے کا صاف کیا۔ مَیں ہوش میں آگیا تو حضُور کے رُوئے اَنور پر نظر پڑی۔ مَیں نے رو کر عرض کیا کہ یا رسُولَ اللہ "صلی اللہ علیک وسلم" میری فریاد رسی فرمایئے؟ تو اِس کے جواب میں ارشاد فرمایا۔ خاطر جمع رکھو، بیقرار نہ ہو ابھی وقت نہیں آیا۔ تھوڑے عرصہ میں منزلِ مقصُود تک پُہنچ جاؤ گے تو اُس وقت میری عجیب کیفیّت تھی کہ عبارت میں نہیں آسکتی ؎

اشارہ آپ کا پاتے تو آتے اپنی آنکھوں سے
اگر آپ خواب میں آتے تو پُتلیاں قدموں تلے بچھاتے
اگر مل جاتا کوئی تنکا مجُھے طیبہ کی گلیوں میں
سُنتے ہیں یہ آنسُو موتیوں میں تولے جائیں گے

گوہر اشکوں کے روضے پر چڑھاتے اپنی آنکھوں سے
ہم اپنی سوتی قسمت کو جگاتے اپنی آنکھوں سے
اُٹھاتے اپنی پلکوں سے لگاتے اپنی آنکھوں سے
مزا ہوتا جو ہم دریا بہاتے اپنی آنکھوں سے

○ مَیں نے یہ تمام حال سرکارِ قلندر میں عرض کیا۔ فرمایا مُبارک ہو یہ حال تو ہم پر بھی نہیں گزرا۔ تُو تم کو حج بھی نصیب ہوگا اور مدینہ مُنوّرہ کی راہ میں تم اُنھیں اپنی آنکھوں سے دیکھو گے یہ خواب کی واردات تم پر بیداری میں بھی گزرے گی۔ لیکن تم پہچانو گے نہیں اور فرمایا ؎

تو عزمِ سفر کردی و رفتی برما — بستی کمرِ خویش و شکستی کمرِ ما
گفت حق اندر سفر ہر جا روی — بائد اوّل طالب مردے شوی

تو یہاں سے روانہ ہو کر بیتُ اللہ شریف کی زیارت سے مُشرّف ہُوا بعد ازاں جب مدینہ طیّبہ کی طرف قافلہ چلا تو میرے دِل میں خیال آیا کہ مدینۃُ الرّسُول "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت کو سوار ہو کر جانا بے ادبی ہے پیادہ پا جانا چاہیئے۔ چنانچہ پیدل روانہ ہُوا۔ اثناءِ راہ ایک دُنبل پاؤں میں نکلا تمام ٹانگ سُوج گئی چلنا پھرنا دُوبھر ہو گیا۔ درد کی شدّت نے بے ہوش کر دیا۔

[1] اگر کوئی شعیبؑ آئے مُیسّر — شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

Marfat.com

تُو دستگیر شو اے خضر پے خجستہ کہ من پیادہ میروم ہمراہاں سوارانند

○ کچھ ہوش آیا تو خیال گزرا کہ بس اب تیری مُدّتِ حیات پُوری ہو چکی ہے اس بیابان بے آب و دانہ میں زندگی معدُوم۔ افسُوس کہ روضۂ رسُول اللہ کی زیارت بھی نصیب نہ ہو سکی۔ اس حیرت واندوہ میں بے اختیار آنسو ٹپکنے لگے۔ اِسی حال میں تھا کہ ایک گوشۂ بیابان سے غُبار بُلند ہُوا۔ تھوڑی دیر میں دامنِ گرد کو چاک کر کے ایک جماعت سوارانِ تُرک نمُودار ہُوئی۔ وَردی پہنے ہُوئے ہتھیار لگائے عربی گھوڑے زیرِ ران تھے۔ اور اُن کے زرق بَرق لباس کو دیکھ کر حیرت میں تھا کہ وُہ جماعت میری طرف مُتوجّہ ہُوئی۔ سردارِ خیل نے میرے پاس آکر فرمایا یَا شَیْخُ قُمْ قَافِلَةُ رَاحَتْ[1] میں نے جواب دیا یَا سَیِّدِیْ اَنَا مَرِیْضٌ فِیْ مَرَضٍ شَدِیْدٍ وَّ دَآءٍ کَثِیْرٍ[2] وُہ سُن کر گھوڑے سے اُترے میرے سر کو اپنے زانو پہ رکھ کر ایک رُومال سے گرد و غُبار صاف کیا اور فرمایا فَاَیْنَ مَرَضُكَ[3] میں نے دُنبل کی طرف اشارہ کیا فرمایا شُفَ هٰذَا[4] میری ٹانگ پر ہاتھ پھیرا معًا درد موقوف ہو گیا اس کے بعد تسلّی تشفّی کے الفاظ فرمائے اور ایک ناقہ سوار کو حُکم دیا کہ تم اِس کو قافلہ میں پُہنچا دو اور فُلاں شخص کو تاکید کر دو بآرام تمام مدینہ مُنوّرہ تک لے جائے وُہ ناقہ سوار صبا رفتار مجھ کو لے چلا۔ راہ میں بار بار کہتا یَا شَیْخ! میرے لئے دُعا کرو آخر کار قافلہ سے جا ملے اور قافلہ مدینہ مُنوّرہ پُہنچ گیا اور اُس نے مدینہ مُنوّرہ کے باہر مجھے اتار دیا۔ پھر اس کا پتہ نہ چلا کہ وُہ کہاں چلا گیا۔ جب مدینہ مُنوّرہ پُہنچ گیا تو مجھ کو وُہ خواب یاد آیا جو حضرت قبلہ کے رُوبرو بیان کیا تھا۔ کفِ افسُوس مل کر رہ گیا۔ حضرت قبلہ نے فرمایا تھا کہ مدینہ مُنوّرہ کے راہ میں تم اُنھیں دیکھو گے۔ وُہ درُود شریف یہ ہے ؎

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ "یہ ۲۳ واقعاتِ مُبارکہ مُتعلّقہ درُود شریف بفیضِ عدد ۲۳ سالہ دورِ نبوّت" ☆

---

[1] اے شیخ اُٹھو۔ قافلہ جا رہا ہے۔ [2] مَیں سخت بیمار ہُوں اور مرض شدید ہے۔
[3] کہاں ہے تیرا مرض؟ [4] دَم کیا اور شفا ہو گئی۔

Marfat.com

باب ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فوائد الصلوٰۃ والسلام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَرَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ قِیَامُہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

سحاب شست لبِ غنچہ بہ چندیں آب[1]
برائے آنکہ زند بوسہ بر رکابِ رسول

قرآنِ پاک :- پ۱ سورۃ البقرۃ آیتِ کریمہ ۸۳

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا | لوگوں سے اچھی بات کہو

علامہ السید ابوالفضل محمود البغدادی الآلوسی علیہ الرحمۃ نے اپنی شہرۂ آفاق تفسیر روح المعانی میں فرمایا۔

☆ اَلنَّاسِ سے مراد انسانیت کی جان ذاتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور حُسْنًا سے مراد درود شریف تو معنیٰ یہ ہوا کہ محمد مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود شریف بھیجا کرو بعض مفسرین نے درود شریف بھیجنے کا یہ معنیٰ اخذ کیا کہ ہر معاملہ میں ہمیشہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم"

فوائد جمیلہ :- فوائد الصلوٰۃ والسلام کے بعد درود شریف خضری لکھا گیا ہے بموافقت درود شریف اولیاءِ نقشبند اَفَاضَ عَلَیْنَا اَنْوَارَھُمْ تاکہ ورد کرنے والے کا قلب منبعِ فیض اور سینہ گنجینۂ فیض اور زبان ترجمانِ فیض بنے اولیاءِ عظام کے وظائف میں بعینہٖ وہی الفاظ پڑھنے چاہئیں جو اُن کی زبان مبارک سے نکلے ہوں اور تعداد میں زیادتی ہو تو اخلال اور کمی ہو تو اخلال ہوتا ہے لیکن درود شریف میں نہ اخلال ہے اور نہ اخلال۔ جتنا چاہے پڑھے جو کہ
جمع ثقل بوجھ ، فیوضات سے خالی ، مصائب، رجعت اور سلبِ نسبت سے محفوظ ،
بزرگانِ دین سے سینہ بسینہ منقول ہے۔ درود شریف خضری معنیٰ جملہ انشائیہ سے ہے جو ہمیشہ در ہمیشہ متواتر ہر آن کے لیئے ہے۔ سحری کو ۱۵۰۰ بار اور بعد از نماز عشاء ۱۰۰۰ بار صاحب مجاز کی اجازت سے پڑھے کہ خود رو پودہ پتے لاتا ہے پھل اور پھول نہیں لاتا۔ فوائدِ درود شریف کالشمس فی النہار اور فضائل منبع الانوار ہیں

---

[1] بادلوں نے لبِ غنچہ کو سحر کے وقت بارش اور شبنم کے مقطر پاکیزہ پانی سے کئی بار دھویا تاکہ وہ اپنے محبوب رسول "صلی اللہ علیہ وسلم" کی رکاب پر بوسہ دینے کے قابل ہو جائے۔

Marfat.com

کی فرمانبرداری ہو اور عظمت بیان کی جائے اور تفسیر ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں ہے۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے کمالات و اوصاف سچائی کے ساتھ بیان کیا کرو اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خوبیاں نہ چھپایا کرو۔ علماءِ متقدمین کا دعویٰ ہے۔ ہم قرآن پاک کی کسی بھی آیتِ پاک سے شانِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" بیان کر سکتے ہیں کہ قرآنِ مجید شانِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا امین بھی ہے اور مبین بھی لہٰذا ثابت ہوا کہ درود شریف کے لیے اتباع لازمی ہے اور فضائل و کمالاتِ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کا بیان بھی درود شریف ہے۔ عبارتنا شتیٰ وحسنک واحد جو موضوع کتاب اور مقصود ہے [1]

○ چند فوائد اپنی علمی بساط کے لحاظ سے بیان کرتا ہوں لیکن کما حقہٗ اوصاف کون بیان کر سکتا ہے اگر تمام روئے زمین کے شجر قلمیں بن جائیں اور سمندر روشنائی تو کلمٰت اللہ علوم و حکمتِ الٰہیہ" کو لکھنے لگیں تو سات بار بھی سمندر روشنائی بن کر لائیں اور عرش و فرش کو کاغذ بنائیں تحریر نہ ہو سکیں کہ صفاتِ الٰہیہ غیر متناہی ہیں۔ بعض مفسرین کرام نے کہا اس سے مراد حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی صفات[2] ہیں کہ کلمٰت اللہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے اسماءِ حسنیٰ سے ہے لہٰذا درود شریف کی ایک بھی فضیلت زمین و آسمان کے برتن میں نہیں سما سکتی۔ چہ جائیکہ فوائد شریفہ اور ابحاثِ لطیفہ کے لیے یہ چند کاغذ کے صفحات کافی ہوں ؎

اے رضا خود صاحبِ قرآں ہے مدّاح حضور — تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم
لا ورب العرش جس کو جو ملا اُن سے ملا — بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم

[1] ذکرِ فضائل و کمالات صلوٰۃ و سلام نعت محبت اور اتباع یہ سب ایک ہی حقیقت کے نام ہیں۔

[2] ایک مرتبہ نبیِ پاک صاحبِ لولاک "صلی اللہ علیہ وسلم" نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا میرے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حسنات بیان کرو۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اگر سمندر سیاہی بن جائیں اور تمام درخت قلمیں تو بھی شمار نہ ہو سکیں تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا میرے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حسنات بیان کرو تو عرض کیا۔ حضرت عمر، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔ سیدی عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ نے سنن الکبریٰ میں یہ حدیثِ پاک بیان کی۔ یاد رہے۔ صفاتِ خالق حقیقی اور ذاتی۔ صفاتِ مخلوق مجازی اور اسمی ہیں۔ صفاتِ الٰہیہ ازلی ابدی لامتناہیہ در لامتناہیہ ہیں اور صفاتِ مخلوق اس کی نگاہِ کرم سے

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

○ غوثِ زمان السید عبدالعزیز دبّاغ مغربی اَنَارَ اللّٰہُ بُرْھَانَہٗ نے ابریز شریف میں فرمایا۔

☆ دُرود شریف پڑھتے وقت دُنیا کے دھندوں سے دِل لبریز اور غیر اللہ سے وابستگی ہو تو سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو دُرود شریف کے اجر "نور" سے محروم رکھا۔ اِسی لئے اُس کے قلب کو شواغل سے معمور کر دیا اور اگر عمل کے وقت قلب دُنیا کے دھندوں سے فارغ ہو اور رجوع اِلی اللہ ہو تو سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے موجبِ اجر فرمایا ہے اور اُس پر نور اور اجر مرتب فرمایا۔ قبولیت کی علامت لرزہ چڑھنا، گریہ طاری ہونا اور خشوع و خضوع کا پایا جانا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ ط

☆ دُرود شریف پڑھنے سے نبیِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کو نفع پہنچانا نہیں بلکہ فائدہ اور نور آپ سے پانا ہے۔ ہر اجر کے لئے نور ہے اور دُرود شریف کا نور تمام کائنات کے اصل نورِ محمدی[1]

بقیہ حاشیہ

عطائیہ اور محدود و معدود ہوتی ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط

[1] نورِ ذاتِ احدیت کی پہلی تجلی ذاتِ نور "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اُس نور سے ہی تخلیقِ کائنات ہوئی یعنی ابتداء بھی اِسی سے اور انتہاء بھی اور مقصود بھی یہی نور ہے تو یہ نور خالق و مخلوق کے درمیان ایک وسیلہ بنا۔ اِس وسیلہ کے بغیر نہ تو دولتِ ایمانی، نعمتِ عرفانی ملتی ہے اور نہ مخلوق کی کوئی عبادت، پکار خالق تک رسائی کر سکتی ہے اور نہ ہی قبولیت پا سکتی ہے۔ تو معلوم ہوا۔ قلبِ مومن نورِ ذاتِ محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" کے وسیلہ جلیلہ سے ہی نورِ ذاتِ احدیت کی جلوہ گاہ بنا۔ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللّٰهِ ط مومن کا قلب اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا عرش ہے یعنی اُس کی تجلیات کا مخزن و مرکز، تو ہر انسان اتنا ہی ذات و صفاتِ نور محمدیہ و فضائل و کمالاتِ احمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ سے فیض یاب ہوگا۔ جتنا اُس کے قلب میں نور متجلی ہے یا بالفاظِ دگر جتنا اُس کا تعلق مصطفےٰ سے ہوگا اور یہ نور متجلی درود شریف سے ملتا ہے جناب رسالت مآب "صلی اللہ علیہ وسلم" کو تمام کائنات میں وہ مقام حاصل ہے جس تک کوئی اور ذات نہ پہنچی ہے اور نہ پہنچ سکے گی جتنا اُس کے قلب میں تجلیِ نور کا فیضان ہے اتنا ہی وہ آپ کے فضائل و خصائل، کمالات و معجزات اور شان کو سمجھتا اور بیان کرتا ہے۔ کَمَا لَا يَخْفٰى اَهْلُ الْبَصَرِ وَالْبَصِيْرَةِ ط

☆ تمام تخلیقات کا اصل نورِ "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم" یعنی یہ تخلیقی نور اصلِ کائنات ہے جو تجلیِ ذات سے ہے۔ تجلیِ صفات کا کوہِ طور پر ہلکا سا جلوہ پڑا تو اولوالعزم رسول موسیٰ علیہ السلام غش کھا کر گر پڑے اور کوہِ طور

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور دُرود شریف کا نُور چونکہ آیا ہی بحرِ انوارِ مُحمّدی علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃُ وَالسّلَامُ سے ہے اور پھر جا بھی ملا نورِ احمدی" صلی اللہ علیہ وسلم "سے کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلیٰ اَصْلِہٖ جیسے کوئی اپنے اصل سے جا ملے تو درُود شریف سے نفع پُہنچانا نہ ہُوا۔ اِس کا سارا فائدہ اَجر، ثواب اور نُور خالص ہمارے اپنے ہی لیئے ہُوا جیسے سمندر سے بُخارات اُٹھ کر بادل بنتے ہیں اور بارش کے قطرات اور اُس کا پانی پھر سمندر میں جا ملا اور اُس پانی سے مُردہ زمین زندہ ہوگئی "قلبِ مومن درُود شریف کے نُور سے زندہ ہوتا ہے [1]

کَالْبَحْرِ یَمْطُرُہُ السَّحَابُ وَمَالَہٗ مَنَّ عَلَیْہِ لِاَنَّہٗ مِنْ مَّائِہٖ

حقیقت درُود شریف :- اَعاظم و اکابر صحابہ کرام نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا۔ یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ درُود شریف کی حقیقت کیا ہے تو حضُور دانائے غیُوب، محبُوبِ علّامُ الغیُوب" صلی اللہ علیہ وسلم "نے فرمایا دُرود شریف علمِ مکنُون، علمِ اسرار سے ہے۔ طُوْبٰی لَہُمْ وَبُشْرٰی جنہوں نے دُرود شریف سے وافر حصّے پائے اور پھر وُہ ہمیشہ درہمیشہ درُود شریف میں رطبُ اللّسان اور اُن کے حصُولِ فوائد اور انوار سے دُرّفشاں ہوگئے۔

☆ امامِ ربّانی محبُوبِ صمدانی سرکار مُجدّد الف ثانی الشیخ احمد فارُوقی نقشبندی مُجدّدی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی کے نزدیک دُرود شریف ہر حال میں مقبُول ہے اور فائدہ دیتا ہے

بقیہ حاشیہ

جل کر سُرمہ بن گیا لیکن حضُور" صلی اللہ علیہ وسلم "تو اصل نُور کائنات ہیں۔ خاکِ المدینۃ المنوّرہ پر اُس نُورِ ازلی کا جلوہ بارہا مرتبہ پڑا جو کوہِ طُور پر ایک بار " وُہ بھی سوئی کے ناکہ کے کروڑواں حصّہ " پڑا تھا۔ حضُور نُور" صلی اللہ علیہ وسلم "کے دیارِ پاک کے گلی کوچہ کا ذرّہ ذرّہ کوہِ طُور سے کروڑہا گنا زیادہ باعظمت ہے یہاں تو اس نُورِ ازلی ذاتِ احدیّت کی ہر آن نئی شان سے تجلّیات کا ظہُور ہے اور اُس نُور کا حصُول صرف اور صرف دُرود شریف سے ہے

یہ کیفیت مجھ پہ بارہا گزر گئی دیکھا جلوۂ حضُور جہاں تک نظر گئی
مُوسیٰ بیہوش ہوگئے اور طُور جل گیا جب نقابِ میم محمّد رُخ سے اُلٹ گئی صلی اللہ علیہ وسلم

[1] جیسے سمندر پر بادل برستا ہے لیکن بادل کا سمندر پر کوئی احسان نہیں کیونکہ یہ پانی تو اُس کا اپنا ہے۔ درُود شریف سے مقصُود استفادہِ نُور ہے۔ نہ کہ اَفادہ "۔ فائدہ دینا نہیں، فائدہ لینا ہے " ۱۲ منہ غفرلہٗ ولوالدیہ ط

Marfat.com

اگرچہ ریا اور سمعہ سے بھی پڑھا جائے لیکن اِس سے ثوابِ اجر میں کمی ہو جاتی ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲) درُود شریف کا نُور تمام نُوروں کا اصل ہے جس سے قلبِ سقیم۔ قلبِ سلیم اور قلبِ فہیم بنتا ہے یَوْمَ لَایَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَابَنُوْنَ ۙ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ۙ قلبِ فہیم دُنیا میں ہدائیت، تقویٰ اور قلبِ سلیم آخرت میں نفع دے گا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳) دُرود شریف کا نُور حقیقت[ع۲] اشیاء کو بدل دیتا ہے۔ تلخ سے شیرین اور بدبُو سے خُوشبُودار بناتا ہے اور ہر قسم کے زہر کے لیئے تریاق ہے۔ اور ہر درد کی دوا ہے۔

ع۱ پ۱۹ سورۃ الشعراء آیت کریمہ ۸۹ جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وُہ جو اُس کے حضُور حاضر ہُوا سلامت دل لے کر "قلبِ سلیم"۔ تطہیر القلب عَنْ مَّا سِوَاءِ اللّٰہ کو کہتے ہیں اور قلبِ فہیم دین کی سمجھ رکھنے والا دِل جسے اصطلاحِ طریقت میں لطیفۂ ربّانی سے تعبیر کیا گیا ہے اور جس کے متعلّق "الحدیث" میں فرمایا گیا وَاسْتَفْتِ قَلْبَکَ اپنے دل سے فتویٰ پُوچھ یہ مُفتیِ حق ہے نہ کہ مُطلق قلب جو خیالاتِ فاسدہ اور پراگندہ کی آماجگاہ اور وسوسۂ شیطانی کی گراؤنڈ ہے۔ مُفتیِ عقل اور قاضیِ نقل کا دِل تو بُت خانہ ہے جو خواہشِ نفسانی کا دیوانہ اور شیطان کا کارخانہ ہے۔ (حاشیہ صفحہ ۲۲۸ ملاحظہ ہو) (قلبِ سقیم)

ع۲ مولانا محمد جلال الدین رُومی نوّر اللہ مضجعہٗ، مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔ ایک بار شہد کی مکھی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہُوئی۔ اُس وقت حضُور رؤف رحیم "ﷺ" صحابہ کرام کی مجلس کو سجائے "جیسے چاند تاروں کے جھُرمٹ میں" تشریف فرما تھے۔ شہد کی مکھی نے حاضرِ خدمت ہو کر سلام عرض کیا اور فرطِ شوق سے کبھی حضُور "ﷺ" کے لباس مُبارک پر بیٹھتی اور کبھی پاؤں کو بوسے دیتی اور آداب بجالا کر تمام مجلس کے اِردگرد خُوشی اور مسرّت سے جھُومتی اور طواف کرتی تھی اور عجیب شان سے فِدا ہو رہی ہے۔ سرکارِ مدینہ، سرُورِ سینہ "ﷺ" نے اُس کو اپنے پاس بُلایا اور پُوچھا اے نحل! یہ بتا تو شہد کیسے بناتی ہے۔ عرض کیا فِدَاکَ رُوْحِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ مَیں باغ میں جا کر ہر قسم کے پھُولوں چنبیلی، موتیا، گُلاب اور پھلوں کا رس چُوستی ہُوں اُن میں کوئی کڑوا، کسیلا اور کوئی پھیکا ہوتا ہے یَا حَبِیْبَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ میرے پیٹ میں کوئی کارخانہ نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے جب مَیں پھلوں کا جوہر اور پھُولوں کا زرد، سفید اور سُرخ رس مُنہ میں رکھ کر اپنے گھر کی طرف اُڑتی ہُوں تو راستے میں "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

(۴) خلیفۃ الرسول الاعظم سیدنا ابوبکر الصدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی :-

☆ درود شریف گناہوں اور بری تقدیر کو مٹاتا اور شقی سے سعید بناتا ہے اور حضور اکرم "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی خاص توجہ اور نظر ہوتی ہے جس سے غمی خوشی، تنگی آسانی، نقمت

بقیہ حاشیہ

آپ پر درود شریف "صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ" پڑھتی ہوں - مولانا رومی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ؎

چوں خوانیم بر احمد درود ۔۔۔ مے شود شیریں و تلخی را ربود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ بقول "یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم" اپنی شہنشاہ ملکۂ نحل کے حکم سے ان رستوں کو جمع کر کے ایک مجلس منعقد کرتی ہیں اور پھر ہم سب ادب و محبت کے ساتھ ارد گرد بیٹھ کر درود شریف پڑھتیں ہیں تو درود شریف کی برکت سے یہ تلخ رس شیریں بن جاتے ہیں جو ایسے میٹھے خوشگوار، پاکیزہ اور لطیف تر ہوتے ہیں کہ مدت دراز تک نہ گلیں نہ سڑیں اور نہ بدبودار ہوں پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ سب برکت درود شریف کی ہے اور یہ سب تاثیر ہے آپ کے نام اقدس کی - یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم رب کریم کو ہماری یہ ادا اتنی پسند آئی اس شافی مطلق نے اس درود شریف پڑھنے کی برکت سے اس میں شفا رکھ دی کہ حلالاً طیباً چیزوں میں شفا ہے حرام چیزوں میں نہیں اور ہمیں بہت سے انعامات سے نوازا -

☆ پہلا انعام :- درود شریف سے رستوں کی قلب ماہیت فرما کر شہد کو بچے جوان اور بوڑھوں کے لئے محبوب بنا دیا اور اس میں عجیب ذائقہ اور تاثیر عطا فرمائی اور شفا کا نسخہ ملا -

☆ دوسرا انعام :- درود شریف کی برکت سے بارگاہ رسالت کی حاضری اور زیارت نصیب ہوگئی اور مرتبہ پا گئیں اور ہمارا ذکر مومنوں کی زبانوں پر شہد کی مٹھاس کی طرح ہوتا رہے گا -

☆ تیسرا انعام :- رب جلیل سے وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ سے شرف ہم کلامی ملا - پ۱۴ سورۃ النحل ۶۸

○ خالق کائنات کو بندہ کا درود شریف پڑھنا کتنا پسند ہے کہ اس کی شان کریمی سے زبانوں میں مٹھاس اور تاثیر پیدا ہوگئی اور درود شریف مومن کے منہ میں شہد سے زیادہ میٹھا اور قلب میں نور بن گیا - یہ سب انعامات خسروی ہیں کہ مومن قبر میں جا کر درود شریف کی برکت سے نہ گلیں نہ سڑیں اور نہ بدبودار ہوں گے - اِنْشَاءَ اللہُ تعالیٰ - درود شریف نے ادھر شہد کو یہ خاصیت عطا فرمائی ادھر مومن نے مرنے کے بعد یہ سعادت پائی -

حکمت کے موتی :- عالم نباتات کے گلستان کے پھولوں کا رس شہد کی مکھی چوسے تو فیہ ؎ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ کا مژدہ پائے اور گلستان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھولوں کا رس "خون" کربلا کی ؎ اور الہام کیا تیرے رب نے شہد کی مکھی کو - ؎ اس میں شفا ہے لوگوں کے لئے - "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

نعمت، بلاعطا، زحمت رحمت اور راحت بنتی ہے اور ایلام کا مداوا ہو کر انعام بن جاتا ہے ؎

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بل ہزار کج
یہ ساری گتھی اک تیری سیدھی نظر کی ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵) درود شریف پڑھنے والے کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی حضوری میں یاد فرماتے ہیں اور وہ فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ کی عملی تفسیر[1] بن جاتا ہے پھر وہ سفر و حضر کی خلوتوں اور جلوتوں میں محراب و منبر پر، ابتلاء اور مصائب میں ہر وقت درود شریف سے شغف رکھتا ہے اور خوش رہتا ہے۔ جس سے محبتِ الٰہی اس کے رگ و ریشہ میں سما جاتی ہے ؎

ہو نہ ہو آج کچھ میرا ذکر حضور میں ہوا
ورنہ میری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶) اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ در سولہ عنہا نے فرمایا۔

بقیہ حاشیہ ؎ عالمہ، فاضلہ، مجتہدۃ، محدثہ کبیرۃ، مبلغہ شریعہ مطہرہ، حافظہ۔ ۸

سرزمین چوسے تو وہ خاک بھی خاکِ شفا ہے۔ جس سے مومن روحانی جسمانی شفا پاتے ہیں۔

کیا بات رضا اس گلستانِ رسالت کی ہے — زہرا ہے کلی جس میں اور حسین و حسن پھول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ حضور "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی بارگاہ کی نحل اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا درباری ہدہد۔ کیا شان ہے سبحان اللہ! ہدہد نے شہزادی بلقیس کی شاہی کا راز بتایا اور شہد کی مکھی نے درود شریف کی فضیلت کا سربستہ راز کھولا۔ اہلِ محبت ہی فیصلہ کریں کہ شان و عظمت میں کون افضل ہے؟ افضل تو وہی ہے جو افضل الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی رعایا کی خبر گیری کرتی ہے اور بارگاہِ محمدی "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی نحل نے امتِ مسلمہ کیلئے ایک نسخہ مجرب تیار کیا۔ جو نہ گلتا اور نہ سڑتا ہے۔ درود شریف نے شہد کو خوشبودار، خوش ذائقہ اور خوشگوار بنایا اور یہ نسخہ شہد غذا بھی ہے دوا بھی اور بہر جہت کلیتہً شفا بھی ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ ط

" از الغفیر الی اللہ و رسولہ محمد عنایت اللہ کان اللہ لہ ط

[1] پ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۵۲ تو میری یاد کرو تو میں تمہارا چرچا کروں گا۔ اللہ رب العزت نے حضور

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

☆ دُرود شریف کی برکت سے "سکراتُ الموت" نزع کی کڑواہٹ اور موت کی کراہت دُور ہوکر موت آسان ہوجاتی ہے۔ کہ دُرود شریف موت کی تلخیوں کے لئے تریاق ہے ؎

شِدّت جانکنی ہو جب نزع کی ہو کشمکش ورد زُبان ہو یا خدا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷) حضرت حُذَیفہ بن الیمان "محرم" راز دارِ نبوّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے۔ "دلائل الخیرات"

☆ دُرود شریف کے انوار اور فوائد اولاد در اولاد کئی پُشتوں تک پہنچتے رہتے ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸) مشہور و مُعتبر تابعی حضرت وہب بن مُنبّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا۔

☆ دُرود شریف پڑھنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور اُس کے امرِ محبّت کی تعمیل ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹) سُہیلِ یمن آفتابِ قرن خواجہ اُویس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا فرمُودہ :۔

☆ کثرتِ سجود "نوافل" سے درجۂ کمال "معرفت" اور کثرت دُرود شریف سے فنا فی الرسُول کا مرتبہ ملتا ہے۔ آپ کو کثرتِ دُرود شریف سے استغراق عشقِ محمدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور جذبۂ سرمدی نصیب تھا۔ "ولائیت کا یہ مقام مطابقت ہے"۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

۱۳ بقیہ حاشیہ

" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" سے فرمایا محبوب! وَجَعَلْتُكَ ذِكْرًا مِّنْ ذِكْرِيْ میں نے اپنے ذِکروں سے تجھے ایک ذِکر کیا اور پھر اُس ذِکر کو وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (سورۃ الم نشرح ۴) سے وُہ رفعت عطا فرمائی کہ محبوب "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کی ذات کو ہی اپنا ذِکر بنا دیا۔ ذکر اللہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے اسماءِ حُسنٰی سے ہے حضور اللہ کا ذِکر ہیں یعنی کہ حضور کا ذِکر اللہ کا عین ذِکر ہے "عَزَّوَجَلَّ فَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"۔

؎ ایک شخص دُرود شریف کا عامل تھا۔ جب اُس پر نزع کا عالم طاری ہوا تو کسی اہل اللہ، محرمِ راز نے پُوچھا۔ کیا حال ہے؟ اُس نے کہا مجھے سکراتُ الموت کا احساس تک نہیں۔ جیسے مصر کی عورتوں کو جمالِ یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام دیکھ کر ہاتھ کٹنے کی تکلیف کا احساس تک نہ ہوا اور زُبان پر اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ (سورۃ یوسف ۳۱) تھا بعینہٖ نزع کے عالم میں دُرود خواں جمالِ محمدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی زیارت میں محو ہو کر فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ رب کعبہ کی قسم، کہتے ہوئے جان قدموں میں قربان کر دے گا۔

بہ چہ ناز رفتہ بُودے زجہان نیاز مندے کہ بوقت جان سپُردن بسرش رسیدہ باشی

Marfat.com

(۱۰) محبوبِ سُبحانی اَلشیخ ابُو محمدؐ عبدُالقادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّحمَانِی کا ارشادِ مُبارک :۔

☆ عَلَیکُم بِلُزُومِ المَسَاجِدِ وَالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ تم لازم پکڑو مساجد اور دُرود شریف کو تاکہ اَللہ تبارک وتعالیٰ اور رسُول پاک ﷺ سے ہمہ وقت تعلّق قائم رہے۔ یہ مقام جائے اقامت اور مُقام بندہ کا قیام۔ یہ دونوں افضل ترین مقامات سے ہیں۔ مسجد درود شریف پر استقامت

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۱) علاّمہ احمد بن محمدؐ خطیب قسطلانی شارح بُخاری عَلَیہِ الرَّحمَۃُ الباری نے فرمایا۔

☆ محبُوبِ کریم، رسُولِ عظیم" ﷺ " پر دُرود شریف پڑھنا سب سے اَولیٰ، اَعلیٰ، اَفضل، اَکمل، اَبہیٰ، اَشہیٰ، اَزہر و اَنور ہے۔ اَور سرچشمۂ وظائف ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۲) عامِل دُرود شریف کی قبر میں حضُور" ﷺ "، خود جلوہ گر ہُوں گے اور وُہ قبر بقعۂ نُور بن جائے گی اور قبر بھی زندہ ہو جائے گی"۔ سُبحَانَ اللّٰہ! کیا شان ہے درُود خوان کی"۔ مُؤلّف ؎

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نُور کے
جلوہ فرما ہو گی جب طلعت رسُولُ اللّٰہ کی

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۳) جاہِ والا شاہ عبدُالرحیم نقشبندی مُجدّدِی المشہور مُحدِّث الدّہلوی عَلَیہِ الرَّحمَۃ کا قول :۔

☆ ہمارے خاندان کو علمِ شریعت میں خدماتِ دینی اور مُقاماتِ جلیلہ "مُحدِّث و مُفسِّر" بہ نسبت دُرود شریف عطا ہُوئے کہ حسنین کریمین نے ہمیں قلم عطا کیا اَور فرمایا ھٰذَا قَلَمُ جَدِّیْ ط۔ علمِ طریقت میں مدارج بھی بوسیلہ دُرود شریف پائے جو لَھَا مَا وَجَدْنَا وَجَدْنَا کی مِنْ کُلِّ الْوُجُوہ تعبیر تھے دُرود شریف کا حُکم حضُور ﷺ سے عطا ہُوا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۴) امامُ الہند شاہ ولیُّ اللّٰہ مُحدِّث دہلوی عَلَیہِ الرَّحمَۃُ مَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّی اللّٰہَ وَمَنْ سَرَّی اللّٰہَ فَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ ط کے تحت اپنے قیامِ حرمین شریفین میں رُوحانی مُشاہدات کی بناء پر فرمایا۔ جو چاہتا ہے کہ وُہ خوشی کے ساتھ اَللّٰہ تقدّس و تعالیٰ سے مُلاقات کرے

Marfat.com

تو وہ دُرود شریف کو اپنے اوپر لازم کرلے کہ سرورِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس شخص پر اللہ تبارک وتعالےٰ کی خوشنودی کی وجہ سے بہت خوش ہوتے ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۵) اَلشَّیخ اکبر، سرکار محی الدین ابنِ عربی علیہ رحمۃ ربی کا ارشاد مبارک :- "جواہر البحار فی فضائل النبی المختار"

☆ سوائے متابعت شریعتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کے دوسرا کوئی راستہ محبتِ الٰہی کا نہیں ہے جو بکثرت سجود اور مواظبت درود شریف ہے۔ اہلِ محبت کو چاہیئے کہ دُرود شریف پڑھتے وقت صبر و استقلال سے ہمیشگی کرے تاکہ بخت جاگیں اور وہ جانِ جہان آقائے زمین و زمان " صلی اللہ علیہ وسلم " خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرفِ زیارت سے نوازیں یہ سب سے اعظم فوائد جلیلہ جمیلہ عظیمہ سے ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۶) دُرود شریف مفتاح الابواب ہے مَنْ دَقَّ بَابَ الْکَرِیْمِ اِنْفَتَحَ جس نے کریم کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اُس کے لیئے برکتوں، رحمتوں، مغفرتوں کے دروازے کھُل گئے اور وہ کشادہ حال ہوگیا۔" دُنیاوی، دینوی کشادگی مُراد ہے"۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۷) دُرود شریف گھروں کی زینت، مجلسوں[۲] کی رونق اور دِلوں کا چین اور سکون ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۸) زُبدۃ الاولیاء[۳] متاخرین خواجہ سائیں توکل شاہ انبالوی نقشبندی مجددی کے ارشاد گرامی :-

☆ تمام عبادتیں بسبب کسی قصور کے رد ہوسکتی ہیں مگر دُرود شریف ایسی عظیم شئی ہے۔ جو کسی حالت میں رد نہیں ہوتا۔ بہرحال قبول ہی قبول ہوگا ۔ "ذکرِ خیر"

---

[۱] اللہ جل مجدہ الکریم مومنین، صالحین، محبین، سالکین، عاشقین کے لیئے ولایت کے دروازے کھول دیتا ہے اور وہ اولیاء ابرار۔ اخیار نجباء نقباء، بدلاء، ابدال اوتاد، قطب قطبِ مدار، قطبِ ارشاد افراد غوث اور مجددِ بنتے ہیں۔ "سیر الی اللہ والے" "سیر فی اللہ والے"

[۲] ایک روایتِ حدیث میں فرمایا میرے عمر " رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ " کا ذکر مجلسوں کی رونق ہے۔

[۳] آپ شب بھر بیدار رہ کر دُرود شریف پڑھتے حتیٰ کہ بکثرت دُرود شریف سے آپ کے بدن پاک

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

عطر و گلاب سے مُنہ کو دھو، حُبِّ نبی ﷺ کی دِل میں بو
جس کا وظیفہ ہو گیا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۱۹) نیز فرمایا :- بندہ جب عبادت اور ذکرِ الٰہ میں مشغول ہوتا ہے تو اُس پر فتنے اور مصائب، ابتلاء بکثرت وارد ہوتے ہیں۔ لیکن دُرود شریف کا عمدہ خاصّہ یہ ہے اُس کے وِرد رکھنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلاء نہیں آتا اور حفاظتِ الٰہی شاملِ حال ہوتی ہے۔ یہ دُرود شریف کا خاصّہ ہے۔ "نہ نسبت سلب ہوتی ہے اور نہ رجعت"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۰) نیز فرمایا :- دُرود شریف میں پرورش رُوحانیّت رُوحِ پُرفتوح ﷺ سے ہوتی ہے رُوحِ اقدس تو رُوحُ الارواح ہے "ﷺ" اور میری تربیّت رُوحِ اقدس ﷺ نے فرمائی۔ کہ مفلوکُ الحالی سے مُرفّعُ الحالی اور دونوں جہاں سے فارغُ البالی پائی۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۱) نیز فرمایا :- جب آپ سے کسی نے پُوچھا دُرود شریف کونسا افضل ہے؟ تو ارشاد ہُوا تمام دُرود شریف ہی عُمدہ، افضل اور بہتر ہیں۔ مگر مراتب کا فرق ضرور ہے۔

☆ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے لطیفۂ قلب کھُلتا ہے اور انوار برستے رہتے ہیں۔

☆ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے لطیفۂ رُوح کو ترقّی ہوتی ہے۔

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ

بقیہ حاشیہ ۱۲

اور جامۂ مُبارک میں دُرود شریف کی خُوشبُو مہکتی تھی فرمایا ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھ رہا تھا تو رُوحِ مُبارک "ﷺ" نے خُوش ہو کر میرے گلے میں پھُولوں کے ہار پہنائے۔ دُرود شریف کا نُور موسلا دھار بارش کی طرح بَرف کے سفید گالے کی مانند برستا۔ دُرود شریف کا اصلی رنگ سبز خُوشبُودار ہوتا ہے اور گاہ بگاہ سفید برف کی طرح اور شہد کی طرح میٹھا ہوتا ہے۔ دُرود شریف پڑھنے سے مزا آتا ہے۔ جیسے عوام النّاس کسی چیز کو زبان سے چکھ کر مٹھاس اور کھٹاس کو معلوم کر لیتے ہیں۔ ایسے ہی اہلُ اللہ دُرود شریف کے عامل کو اُس کے چہرے کے نُور سے دیکھ کر جان اور پہچان جاتے ہیں۔ اور کشفی لحاظ سے اُنکے احوال سے باخبر ہوتے ہیں۔ آپ اپنے مُرید دُرود خواں سے پیار اور محبّت سے فرمایا کرتے۔ کیا بات ہے کہ تم مدینہ شریف کی گلیوں میں پھرتے نظر آتے ہو۔ اَللّٰہُ اَللّٰہ شانِ دُرود خواں ۱۲ منہ

Marfat.com

مَرَّۃٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ط میں بڑی ہی موج ہے۔ اس دُرود پاک میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خوشنودی ہے اور ترقی کا ہم بیان نہیں کر سکتے وُہ ہماری عقل سے آگے ہے۔ جس کا زُبان سے بیان مُمکن نہیں۔ "ملاحظہ ہو تحفۃ الصلوٰۃ صفحہ ۲۱۶، ۵۵۸" ط

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۲۲) نیز فرمایا :—— دُرود شریف پڑھنے والے کو موت سے پہلے جنّت کی سیر کرادی جاتی ہے۔ طائرِ رُوح، قفسِ عنصری سے نہیں نکلتی جب تک ہشت بہشت میں اس کا مقام نہ دکھا دیا گیا ہو اور ایمان بالغیب سے مرتبہ شہود میں ترقی کرتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۲۳) نیز فرمایا :—— کسی نے پُوچھا کہ اہانتِ رسُول کرنے یا لکھنے والوں کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ فرمایا ہاں سچّے دل سے توبہ کرے اور بکثرت دُرود شریف کا وظیفہ رکھے تو دُرود شریف کے نُور کی برکت سے توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ اگر پھر بھُولے سے بھی اہانت کا مرتکب ہُوا تو غضبِ الٰہی نازِل ہوگا۔ "اَللّٰہ ربُّ العزّت" اَلعِلمُ حِجَابُ الاَکبر" سے محفُوظ فرمائے۔ مُؤلّف

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۲۴) اُستاذ ابُوبکر محمّد، جیبر علیہ الرحمۃ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا۔ دُرود شریف پڑھنے سے سمندر کی جھاگ کے برابر بھی گُناہ ہوں تو بیٹھا ہے تو اُٹھنے سے پہلے اور اگر کھڑا ہے تو بیٹھنے سے پہلے ربِّ کریم مُعاف فرما دیتا ہے۔ دُرود شریف یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ ط "رواہ البیہقی"

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۲۵) دُرود و سلام بر سیّد الانام علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کامِل الفہم، بالغ العقل بناتا ہے اور غباوتِ عقلی "کُند ذہنی" کو دُور کرتا ہے۔ جس سے فطانتِ علمی اور متانتِ عملی حاصل

ﷺ گستاخی، اہانت، توہینِ رسولُ اللہ کرنے والا سچّے دل سے توبہ کرے تو عند الشّرع اُس کی توبہ قبول ہوگی کہ مُرتد کی سزا قتل سے بچ جائے گا لیکن عند اللہ اُس کی توبہ قبول نہیں۔ گستاخ نہایت قبیح موت مرگئے مَاتُوا وَهُوَ اَقْبَحُ مَوْتِهٖ ط

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے — نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

ہوتی ہے۔ جس سے پند و نصیحت میں تاثیر پیدا ہوتی ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۶) دُرود شریف پڑھ کر دُعا مانگنے والوں سے بمطابق حدیث نبوی اِذَا دَعٰی بِہٖ اَعْطٰی وعدہ ہے کہ جب وُہ دُعا مانگیں تو عطا کروں گا خواہ وُہ عالمِ دُنیا میں یا عالمِ برزخ "قبر" یا عالمِ قیامت میں ہو اُسے ضرور ببرکتِ الصَّلٰوۃ وَالسَّلَام عطا کروں گا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۷) دُرود شریف استقامت کے ساتھ پڑھنے سے ظاہری، باطنی جمعیت قلبی[ع۱] ملتی ہے اور دل و نگاہ کو سیری نصیب ہوتی ہے۔ "یہ اَلْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ کا مقام ہے"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۸) دُرود شریف بکثرت بھیجنے سے زُبان پُرتاثیر اور قلب فیضانِ دُرود شریف سے پُرنور رہتا ہے اور اُن کی زُبان سے نکلے ہُوئے کلمے لوگوں کے لیئے ہدائیت کی راہیں کھولتے ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۲۹) صُبح شام دُرود شریف پڑھنے سے رزق سے بیفکری اور اسباب سے نظر اُٹھ جاتی ہے مقامِ تفویض نصیب ہوتا ہے اور مُسبِّبُ الاسباب عزّاسمہٗ پر نظر ٹھہر جاتی ہے اسی کا نام کمالِ توکل "غِنٰی" ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۰) دُرود شریف کے اعظم فوائد میں ہے قلب میں محاسنِ نبوی مُستحضر اور نگاہ میں صورت[ع۲]

ع۱ مقامِ تفویض، غنائے قلب کا بُلند ترین مقام ہے جس میں احسان و ایثار سے سب کچھ قربان کر دیا جاتا ہے کہ ہمارے لیئے اَللّٰہ اور اُس کا رسُول "عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" بس کافی ہے اور اس مقامِ تفویض پر سیدنا ابُوبکر صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فائزُ المرام تھے۔ آپ نے تین مرتبہ سب کچھ راہِ خُدا میں قربان کیا۔

ع۲ دُرود شریف کا نُور رسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی صُورتِ مثالی میں نظر آجاتا ہے۔ درحقیقت یہ دُرود شریف کے نُور کے جلوے ہیں۔ جو صُورتِ محمدی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی شکل میں مُتمثّل ہو کر قلب میں مُستحضر ہوتے اور نگاہوں میں سما جاتے ہیں۔ تو حفاظت کرتے ہیں۔ ایک دُرود خوان زرتشتوں کی آگ میں داخل ہو کر بسلامت نکل آیا۔ لیکن بدن پسینہ سے شرابور تھا۔ تمام پُجاری یہ کرامت دیکھ کر آتش پرست سے خُدا پرست بن گئے۔ فرمایا میں نے آگ میں مدینہ منوّرہ

Marfat.com

پاک متمثّل ہوجاتی ہے اور خلوت اور جلوت میں حضوری کا تصوّر جم جاتا ہے۔ درود شریف سے دِل آئینہ کی طرح صاف شفّاف اور مُصفّٰی ہوجاتا ہے ؎

درنگاہِ اُو جمالِ مُصطفٰے ﷺ درقلبِ اُو کمالِ مُصطفٰے ﷺ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۱) درُود شریف مُستغرق بخیال قبلۂ جان، کعبۂ ایمان" ﷺ" پڑھنا کامل محبّت کی دلیل ہے جس سے قدم بقدم اِتّباع سے حصّے ملتے ہیں ؎

دانش میری آدابِ محبّت پہ نظر ہے قبلہ ہے میرا نقشِ پائے مُحمّد ﷺ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۲) درُود شریف سے مکارمِ اخلاق کی تکمیل ہوتی ہے جو بعثتِ نبوی کا مقصد ہے جس سے صحیح معنوں میں ربّ عزّ اسمہٗ کا بندہ اور حضور" ﷺ" کا غلام بنتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۳) اللہ سُبحانہٗ درود شریف کے عامل کو مرضُ الموت میں ہی رضا اور جنّت کی بشارت دیتا ہے اور لقاءِ الٰہی کا مُشتاق بناتا ہے تو پھر موت[۲] بھی اُس کے لیئے محبُوب بن جاتی ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۴) حدیثِ نبوی" ﷺ" میں فرمایا وَاِذَا صَلَّیْتُمْ فَاَحْسِنُوْا صَلٰوتَکُمْ جب تُم صلوٰۃ بھیجو تو حسین کرو اپنی صلوٰۃ کو، حُسنِ صلوٰۃ سے صُورت اور سیرت میں حُسن

بقیہ حاشیہ

کی طرف خیال کرکے درُود شریف پڑھتا رہا وہاں سے ایک نُور آیا جو میرے جسم میں چادر کی طرح لپیٹ گیا۔ جس سے نلد، نُور اور آگ گلزار بن گئی۔ میرے بدن پر یہ پسینہ درُود شریف کے نُور کا ہے۔ یہ شبنم نُور کے قطرات ہیں۔

[۱] لِلنَّاسِ شُغْلٌ وَّلِیْ شُغْلٌ فِیْ تَصَوُّرِ النَّبِیِّ ﷺ ہر ایک کا کوئی نہ کوئی شُغل ہے۔ میرا شُغل حضور ﷺ کا ذِکر، فِکر ہے۔ "مقولہ عاشقِ رسول الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام السید عبدالغفار کشمیری لاہوری علیہ الرحمۃ"

[۲] درُود شریف کا وِرد رکھنے والے کے لیئے حضرت ملک الموت اُن کی جانکنی میں عجیب عجیب انداز اپناتے ہیں شیخ الطریقت جُنید بغدادی قدّس اللہ تعالیٰ باسرارہ الاقدس کی رُوح کو بہشت سے سیب لاکر سُنگھایا تو اُس کی خُوشبو سے مُشتاقِ دیدار رُوح اللہ اللہ کرتی حضورِ الٰہی میں حاضر ہوگئی۔ عاشقانِ الٰہی، درُود شریف کے عاملین مؤمنین

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

وجاہت کا نکھار آتا ہے۔ یہ حُسنِ ایمان کی علامت ہے ؎

مَیں عکسِ چہرہ سے لبِ گلگوں میں سُرخیاں ڈُوبا ہے بدرِ گُل سے شفق میں ہلالِ گُل

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۵) حدیثِ قُدسی :۔ کلامُ اللّٰہ بزُبانِ رسُولُ اللّٰہ "عَزَّوَجَلَّ فصلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ط"

کُلُّھُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَآءِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاکَ یَا مُحَمَّدُ صلّی اللّٰہ علیک وسلم ط"

محبُوب! تمام کائنات میری رضا چاہتی ہے اور مَیں اے محمّد "صلّی اللّٰہ علیک وسلم" تیری رضا چاہتا ہُوں۔

مومن کو یہ مرتبہ رضا دُرود شریف اور کمال اتباعِ شریعتِ مُطہّرہ سے مِلتا ہے کہ رضاءِ مُصطفٰے رضاءِ خُدا ہے اور رضاءِ خُدا ہی رضاءِ مُصطفٰے ہے۔ حضُور "صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم" کی خوشنودی ہی ربِّ کریم کے راضی ہونے کی نشانی ہے ؎

بہم عہد باندھے ہیں وصلِ ابد کا رضاءِ خُدا اور رضائے محمّد عزّوجلّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم

خُدا اُن کو کس پیار سے دیکھتا ہے جو نظریں ہیں محوِ لقائے محمّد عزّوجلّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۶) اولیاءِ کاملین نے دُرود شریف کو اسمِ اعظم فرمایا ہے فانی فی اللّٰہ، باقی باللّٰہ کا مقام دُرود شریف کے عشق سے ملتا ہے۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ ۝ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ۝ "سورۃ الرحمٰن" ہر شئ فانی ہے اور بقاء رب سبحانہٗ تعالیٰ کی ذات ذُوالجلال والاکرام کو ہے باقی ہر ذاکر فانی ہے۔ لہٰذا جب ذاکر ہی نہ رہا تو ذِکر کیسا۔ جب ذاکر باقی ہے تو پھر ذِکر بھی باقی ہے۔ لہٰذا دُرود شریف کو فنا نہیں کیونکہ وُہ باقی کا فعل ہے۔ دُرود شریف بھیجنے کا سلسلہ ربُّ العزّت کی طرف سے نہ منقطع ہوگا اور نہ موقوف "۔ دُرود شریف منطُوق ہے اور باقی کا فعل"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۳۷) مقصدِ تخلیقِ انسانی، معرفتِ الٰہی ہے ربُّ العزّت نے فرمایا۔ وَمَاخَلَقْتُ

بقیہ حاشیہ

کی رُوح کے قبض میں فرشتے کو بھی دخل نہیں کہ ایک امرِ الٰہی "ہوائے زم" سے اُس کی رُوح قبض کی جاتی ہے۔

درکُوئے تو عاشقاں چُناں جان مے دہند کآنجا کہ ملکُ الموت نگنجد ہرگز

Marfat.com

الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ○ اَیْ لِيَعْرِفُوْنِ ؕ[1] یہ دولت درود شریف سے ملتی ہے۔ کیونکہ درود شریف سے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" سے تعلق وابستہ اور نسبت پختہ رہتی ہے۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو چھوڑ کر معرفت کا ایک شمہ بھی کوئی نہیں پا سکتا ؎

محال است سعدی ز راہِ صفا — تواں یافت از پئے مصطفےٰ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۳۸) ناصح الامۃ السید عبد الغنی نابلسی قدس سرہ القدسی نے لَا يُرَدُّ الْقَضَآءُ[2] اِلَّا الدُّعَآءُ (الحدیث المبارک) سے مراد درود شریف فرمایا ہے۔ یہ قضاءِ معلق اور قضاءِ مبرم کو ٹالتا ہے۔ درود شریف (بشکل قضاءِ مبرم لوحِ محفوظ مراد ہے) ایک محبوب ترین دعا ہے۔ جس سے بڑھ کر اور کوئی دعا نہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

(۳۹) درود شریف سے تنگی، فراخی سے۔ دکھ سکھ سے اور پریشانی، سکون سے مبدل ہو جاتی ہے۔ اس تنگی، دکھ، پریشانی پر صبر[3] سے اجر و ثواب اور معیتِ خداوندی پاتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

---

[1] پ۲۷ سورۃ الذاریات آیت کریمہ ۵۶ میں نے جن اور آدمی اپنے لئے پیدا کئے وہ میری عبادت کریں۔ یعنی پہچانیں۔

☆ پہلا مفہوم: مقصدِ تخلیق معرفت ہے۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ ط معرفت کے کئی راہ ہیں جن پر انسان چل کر مقصود پاتا ہے۔ حضرت شاہ غلام علی نقشبندی علیہ الرحمۃ القوی اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں کہ اکابر چشتیہ جو سرمستانِ ذوقِ محبت ہیں۔ ان کا گزک سماع و سرود ہے۔ جو دل میں رنگا رنگ شوق اور رقت "جو ایک نعمت ہے" پیدا کرتا اور یار کے چہرہ سے پردہ اٹھاتا ہے اور ہم خادمانِ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ جو شرابِ معرفت و محبت کا پیالہ پینے والے ہیں۔ ہمارا گزک سنت اور درود شریف ہے جو قلب کو گوناں گوں ذوق بخشتا ہے "آں ایشانند من چینیم یا رب عز اسمہ" تذکرہ مشائخ نقشبندیہ

☆ دوسرا مفہوم: عبادت۔ سید الاولیاء علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ لِاَمْرِهِمْ بِالْعِبَادَةِ تاکہ میں ان کو حکم کروں کہ وہ میری عبادت کریں۔ بندہ، اللہ تعالیٰ کا امر سمجھ کر حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی کامل اتباع کرے کیونکہ عمدہ ترین کرامت اتباع میں درود شریف پر استقامت ہے۔ اسی راہ سے ذکر فکر، مجاہدہ، مراقبہ اور مکاشفہ سے معرفت تامہ پائے گا۔

[2] قضا تین قسم ہے۔ قضا موقوف، معلق اور قضاءِ مبرم اور یہ دو طرح پر ہے "علم الٰہی میں یا لوحِ محفوظ میں۔

[3] بمطابق حدیث پاک اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا اِبْتَلَاهُ فَاِنْ صَبَرَ اِجْتَبَاهُ وَاِنْ رَضِيَ اِصْطَفَاهُ ط بے شک اللہ تعالیٰ جس بندہ سے محبت کرتا ہے اسے ابتلاء میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اگر وہ اس پر صبر کرے تو برگزیدہ اور اگر وہ اس

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

(۴۰) درود شریف سے عجز[علہ] و انکساری ملتی ہے تو وہ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ کی تصویر بن جاتا ہے۔ تواضع کے بعد ربُّ العزّت اُسے رفعت و عظمت عطا فرماتا ہے لوگوں کی زبانوں پر اُس کا ذکرِ خیر سے ہوتا رہے گا۔ اور درجۂ رفیعہ پر فائز المرام ہو جائے گا۔ الحدیث

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۴۱) الشیخ عبدالکریم الشرابانی قدس سرہ الرحمانی کا آزمودہ نسخہ :-

☆ درود شریف پر مواظبت، حوادثِ زمانہ، قتل و غارت، فتنہ و فساد، الزام و

بقیہ حاشیہ

پر راضی رہے تو اسے قربِ خاص میں رضا عطا فرما دیتا ہے۔ امام محمد المہدی فاسی، مطالع المسرات لجلاء دلائل الخیرات "

علہ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا۔ بندہ مومن کب بنتا ہے فرمایا جب وہ اپنے آپ پر نظر کرے تو تمام جہان سے کمتر پائے اور جانے اور دوسروں کو اپنے سے بہرحال اچھا جانے۔ مقامِ عجز کی چند اعاظم کی مثالیں ملاحظہ ہوں

☆ سیدنا عمر فاروقِ اعظم نے ایک مقام پر فرمایا لَوْلَا عَلِیٌّ لَہَلَکَ عُمَرُ ط رضی اللہ تعالیٰ عنہما

☆ سیدنا امام اعظم نے سیدنا امام جعفر الصادق سے دو سالہ نسبت پر فرمایا لَوْلَا السَّنَتَانِ لَہَلَکَ النُّعْمَانُ ط رضی اللہ تعالیٰ عنہما

☆ خواجہ نقشبند قدس سرہ الاقدس و علیہ الرحمۃ :- ایک دن ایک لڑکا گھر سے نکلا۔ قرآن پاک اُس کے پاس تھا اُس نے خواجہ کو سلام کیا۔ آپ نے اُس سے قرآن پاک لے کر کھولا تو یہ آیت نکلی وَکَلْبُہُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْہِ بِالْوَصِیْدِ " سورۃ الکہف ۱۸ "، تو فرمایا اُمید ہے کہ ہم وہ ہوں گے "۔ اللہ اکبر! انہد شاخ پُرمیوہ سر بر زمین"۔ جتنا کوئی مقامِ ولائیت میں بلند درجات کا حامل ہے۔ اتنا ہی وہ اپنے آپکو فروتر کہتا اور سمجھتا ہے یہی طریقہ ہے اکابر و اعاظم اولیاءِ اُمت کا ؎

سربلندی ہے جہاں میں خاکساروں کو نصیب بیشتر دیکھا ہے اُڑتے خاک کو افلاک پر

☆ مجددِ الف ثانی قدس اللہ سبحانہ و تعالیٰ سرہ القدوس نے فرمایا۔ یہ فقیر ایک روز " تجدید کے بارہویں سال " اپنے یاروں کے حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اپنی خرابیوں پر نظر تھی اور یہ نظر یہاں تک غالب تھی کہ اپنے تئیں اس طریقے سے بالکل بے مناسبت پاتا تھا۔ اس اثناء میں بحکمِ حدیثِ پاک مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ ط اس دُور افتادہ کو مذلت کی خاک سے اُٹھایا اور یہ نداء باطن میں دی گئی کہ میں نے تجھے بخش دیا اور اُن کو جو بالواسطہ یا بلاواسطہ قیامت تک میری طرف تیرا وسیلہ پکڑیں گے۔ بار بار یہ بشارت دی گئی یہاں تک کہ شک کی گنجائش نہ رہی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَلٰی ذٰلِکَ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ وَمُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ کَمَا یَجْرِیْ ط بعد ازاں اس واقعہ کے اظہار کا حکم ہوا اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَۃِ ط سورۃ النجم ۳۲ "روضہ قیومیہ ۱ بحوالہ مبدأ و معاد"

Marfat.com

اِتّہام اور جنگ جدال کے فتنہ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ط سے بِفضلہٖ تعالیٰ مامون، سورۃ البقرہ ۲۱۷
محفوظ ہوجاتا ہے یہ دُرود شریف فتنوں میں تجربہ شُدہ ہے۔ مخصُوص بعدد ۱۱۱ بار مُفید ہوتا ہے۔

"اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِكْنِیْ" ط

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۴۲) سرکار شرف الدین بُو علی شاہ قلندر قُدِّسَ سِرُّہُ العزیز کا ارشاد گرامی :-

☆ مجذُوب کی پہچان دُرود شریف سے ہوتی ہے۔ اُس کے سامنے پڑھا جائے تو مُؤدِّب ہوجاتا ہے اَور اُسے حالتِ سُکر سے نکال کر صحو میں لاتا ہے جو سالِک کا مقام ہے سالِک، مجذُوب سے افضل ہوتا ہے"۔ مجذُوب مستُور اَولیاء سے ہوتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۴۳) ربُّ الاَرباب، دُرود شریف کی برکت سے قلبِ مومن کو ظاہری غِنا اور باطنی استغنیٰ عطا فرما کر دو جہاں سے غنی کر دیتا ہے۔ بدلیل نصِّ قطعی وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖٓ علٰہ " یہ خُدائے ذُوالمنن کی عطا ہے اَور اُس کا فضل" ؎

دیکھ کے حضرتِ غنی پھیل پڑے فقیر بھی — چھائی ہے اب تو چھاؤنی حشر ہی آ نہ جائے کیوں
اب تو نہ چھوڑ اے غنی عادتِ سگ بگڑ گئی — میرے کریم پہلے ہی لُقمہ تر کھلائے کیوں

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

؎ فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔

علٰہ پ۱۰ سورۃ التوبہ آیتِ کریمہ ۷۴، اور اُنہیں کیا بُرا لگا۔ یہی نا کہ اللہ اور رسُول نے اُنہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔ یہ دین و دُنیا کی غنا مومن کے لیئے نعمت اور مُنافِق کے لیئے نقمت ہے۔ یہ حدیثِ پاک صحیح ہے امام بُخاری نے بسندِ صحیح اِس کی تخریج کی۔ وَمَا یَنْقِمُ ابْنُ جَمِیْلٍ اِلَّآ اَنَّهٗ فَقِیْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ط مُنافِق ابنِ جمیل کو یہی بُرا لگا "نا" کہ اللہ و رسُول نے اپنے غلاموں کو اپنے فضل سے غنی کر دیا ہے یہ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ کی عطا اَور اُس کے کریم رسُول" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کی نگاہ سورۃ فاطر ۱۵
اور دُعا کا نتیجہ ہے کہ اللہ غنی اپنے فضل سے اور رسُول کریم" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" اپنے خزانۂ کرم سے عطا کرتے ہیں۔ یہ سب دُرود پاک کی برکت سے ہے اور مُنافِق دُرود شریف اور صاحبِ دُرود شریف سے دُور بھاگتا ہے۔
۱۲ منہ نوّر اللہ قلبہ بنُورِ الصلوٰۃ والسلام ط

Marfat.com

(۴۴) علّامہ ابنِ عابدین شامی نے مُفتی دمشق علّامہ حامد قنوی علیہما الرحمۃ سے نقل کیا۔
☆ دُرود شریف حادثات اور شدائد کے وقت مُجرّب تریاق ہے کہ ایک مرتبہ دُرودِ دمشق نے ارادہ کیا اُن سے باز پُرس سخت کی جائے تو اُنہوں نے رات بیچینی سے گزاری تو خواب میں نبیِّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت ہوئی تو آپ نے مجھے دُرود شریف کے الفاظ سکھائے۔ جب وُہ دُرود شریف مَیں نے پڑھا تو اَللہ تعالیٰ نے دُرود شریف کی برکت سے تنگیاں دُور فرما دیں اور ایک حادثہ میں پڑھا تو اَللہ ربُّ العزّت نے فضل فرما دیا۔ کہ دُرود شریف حلِّ مُراد میں اکسیرِ اعظم ہے۔" اور بنفسہٖ اسمِ اعظم"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۴۵) دُرود شریف سے حلاوتِ ایمانی اور لذّتِ رُوحانی ملتی ہے اور محبّت اور نسبت پُختہ ہوتی ہے۔ جس سے فنائیّتِ نفس ہوتی ہے۔ اور انقطاعِ کُلّی۔"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۴۶) علّامہ سخاوی نے سیّدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کیا۔ حضور پُر نور شافعِ یومُ النّشور "صلی اللہ علیہ وسلم" پر بکثرت دُرود شریف بھیجنا صحیح العقیدہ اہلِ سُنّت و جماعت ہونے کی علامت ہے اور خاتمہ بالایمان کی بشارت"۔ اور اُس پر شفاعت"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۴۷) ذِکْرُ الْحَبِیْبِ لِلْمَرِیْضِ طَبِیْبٌ ط حبیب کا ذکر طبیبُ القلوب ہے یعنی دُرود شریف دلوں کی ہر مرض کا حکیم ہے اور دماغی امراض پاگل پن کے لیئے اکسیر ہے۔ یاد رہے کہ مجذُوب عالمِ ارواح سے ہی نوازا ہُوا ولیُ اللہ ہوتا ہے۔ مجنُون نہیں ہوتا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

عله مسلوبُ العقل دو قسم ہیں ۱۔ مجنُون۔ فاترُ العقل۔ پاگل، دماغی مریض کچھ ہوش نہ رکھے ۲۔ مجذُوب ولیُ اللہ ہے۔ اُس کی پہچان یہ ہے اگر اُس کے پیچھے کھڑے ہو کر دُرود شریف پڑھا جائے تو وُہ اپنی پُشت پھیر لے تو یہ حالتِ سُکر ہے ورنہ فکر اور فکر کی اِس راہ میں کہیں جگہ نہیں۔ مجذُوب مقامِ حیرت میں فنا سے بقا پایا ہوتا ہے۔ وہ مُشاہدۂ جمالِ لایزال سے روزِ الست مست ہو گیا اور دُنیا میں بھی روزِ ازل سے حالتِ جذب میں آیا اور چلا گیا۔ یاد رہے "سلوک اور جذب فقر کی دو نسبتیں ہیں مؤلّف"

Marfat.com

(۴۸) اَلشیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے شفاء القلوب میں تحریر کیا۔

☆ قیامت کے روز دُرود شریف پڑھنے والے کے پیشانی پر نور سے اسمِ پاک[عہ۱] "محمد" صلی اللہ علیک وسلم لکھا ہوگا اور فرشتے اُس کو حساب کتاب کے لیئے نہ روکیں گے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۴۹) دُرود شریف منبع انوار و برکات اور مفتاح ابواب جمیع خیرات و سعادت ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۰) دُرود شریف پر مواظبت، ہمیشگی اور دوام مومن صادق اور عاشق ہونے کی دلیل ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۱) قضاءِ فرائض یعنی نماز ادا بالقضاء کی تاخیر اور کوتاہی کا کفارہ دُرود شریف ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۲) دُرود شریف قائم مقام صدقہ[عہ۲] ہے بلکہ صدقہ سے بھی افضل ہے۔ اور مرتبہ میں اکمل۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۳) شیخ العلماء ہند شاہ عبدالحق محدث الدہلوی علیہ الرحمۃ نے اشعۃ اللمعات میں فرمایا۔

☆ "از شیخ مسعود علیہ الرحمۃ مصافحہ مے کرد حضرت رسالت مآب" صلی اللہ علیہ وسلم بعد از نماز فرض"

؎ قارئین درود شریف سے مسالمہ، مصافحہ، معانقہ، مشابکہ اخبار و آثار سے ثابت اور کشف سے ظاہر ہے۔

عہ۱ سید الاسیاد علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام من الملک الجواد کے نام نامی اسم گرامی کا شرف یہ کہ اسم پاک "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم" جنت کے دروازوں، حوروں کے سینوں اور اُن کی آنکھوں میں، فرشتوں کے پروں، درختوں کے پتوں، حوض کوثر کے پیالوں، آسمانوں، عرش عظیم اور لوح محفوظ پر لکھا ہوا ہے۔ نام اُسی کا لکھا جاتا ہے۔ جس کی ملکیت ہو۔ حضور" صلی اللہ علیہ وسلم"، بتملیک ملیک الملک، مالک و مختار ہیں۔ غلام بھی آپ کا ہے۔ تبھی تو ماتھے پر اسم گرامی کی مہر لگی ہوئی ہے۔ دُنیا میں اسم پاک غلام کے دل میں تھا۔ اب ظاہر ہوگیا کہ روز قیامت ہر نیک اعمال کا ظہور اُس کی اپنی اصلی شکل میں ہوگا۔

عہ۲ اَلصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ صدقہ رب جل شانہ کے غضب کو بجھاتا ہے اور دُرود شریف سے رب عزاسمہ کا جلال، جمال اور غضب، رحمت بن جاتا ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہ ولوالدیہ ط

Marfat.com

اَلشیخ مسعود سے مُصافحہ فرماتے اور شاہ عبدُالرحیم مُحدِّث دہلوی سے مُشابکہ فرمایا۔ یہ سب درُود شریف کی برکات سے ہے۔ مُسالمہ، مُصافحہ، مُعانقہ اور مُشابکہ[1]، دست و قدم بوسی یہ سب دُرود شریف کے انعامات ہیں۔ "عَلَیْہِمَا الرَّحْمَۃُ وَالرِّضْوَانُ ط"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۴) — نیز فرمایا کرتے اے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں جو تیری بارگاہِ صمدیّت کے لائق ہو سوائے ایک عمل کے وُہ ہے دُرود شریف کہ آپ ہمیشہ بارگاہِ نبوّت میں کھڑے ہو کر تحفہ دُرود شریف بھیجتے اور کہا کرتے لَہَا مَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا ہم نے جو کچھ پایا۔ دُرود شریف سے پایا۔ "اخبارُ الاخیار فی اسرارِ الابرار"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۵) — نیز فرمایا۔ دُرود شریف کے فضائل و فوائد میں سب سے اعظم و اہمّ یہ ہے دُرود شریف پڑھنے والے کا نام حضور فائضُ النور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لیا جاتا ہے اور قبولیت پا جاتا ہے۔ یہ سعادت بہت بڑی سعادت ہے[2] "جذبُ القلوب اِلٰی دیارِ المحبوب"

لَكَ الْبُشْرٰى فَاخْلَعْ مَا عَلَيْكَ لَقَدْ
ذُكِرْتَ ثُمَّ عَلٰى مَا فِيْكَ مِنْ عِوَجِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُس شخص سے محبّت فرماتے ہیں جو دُرود شریف پر مواظبت کرتا ہے اور اُس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاس مدینہ مُنوّرہ بُلاتے ہیں اور کبھی خواب میں جلوہ گری فرما کر بشارت سے نوازتے اور عمرہ و حج تحفۃً عطا کرتے ہیں ؎

صبا! اس خوشی سے مر نہ جاؤں — مجھے دیارِ نبی سے بُلاوا آگیا ہے
آؤ حاجیو! دیکھو بیرِ علی رضی اللہ عنہ سے — وُہ کعبے کا کعبہ نظر آگیا ہے

؎ میقات المدینۃ المنوّرہ، مقامِ احرام برائے عمرہ و حج۔ یہاں ایک عظیم الشان مسجد تعمیر ہے۔ مؤلف تحفۃ الصلوٰۃ"

---

[1] مُصافحہ ہاتھ میں ہاتھ لینا اور مُشابکہ اُنگلیوں میں اُنگلیاں ڈالنا۔ مُعانقہ گلے ملنا۔ مُسالمہ سلام عرض کرنا۔

[2] تجھے خوشخبری ہو کہ تیرا بوجھ اُتر گیا اور بے شک تو ذکر کیا گیا اُس دربارِ عالی میں باوجود تیری کجروی کے۔

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۷) دُرود شریف کی برکت سے قلب، توحید و رسالت کے نُور کا مخزن اور مرکز بن جاتا ہے اور مُوحّد رحمانی بنتا ہے۔ تو اُس کے چہرہ پر انوارِ توحید و رسالت برستے رہتے ہیں۔ [1]

لَوْ شُقَّ عَنْ قَلْبِیْ تَرَای فِیْ وَسْطِہٖ ذِکْرَکَ فِیْ سَطْرٍ وَّالتَّوْحِیْدَ فِیْ سَطْرٍ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۸) دُرود شریف کی برکت سے عمل کی توفیق ملتی ہے اور سعادت کے آثار ظاہر ہوتے ہیں

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۵۹) دُرود شریف سے حقوقِ[2] غُلامی اور احسان کی ادائیگی ہوتی ہے اور عقوق "نافرمانی" سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ دُنیا کی ہر شئی اس کی فرمانبردار بن کر خدمت کرتی ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۰) دُرود شریف کبریتِ احمر (سرخ گندھک) اور اکسیرِ اعظم ہے۔ یہ دوا بھی ہے اور دُعا بھی مومن کے لئے رُوحانی غذا بھی ہے۔ جس سے دولتِ قناعت اور اِستغنیٰ پاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

[1] اولیاءِ تقشبند سلف تا خلف نے دُرود شریف کو اسم اعظم فرمایا۔ آزمایا۔ اور اسی سے سب کچھ پایا ہے۔ العبد

---

[1] اگر میرے دل کو چیرا جائے تو آپ دیکھیں گے کہ ایک سطر میں اللہ اور ایک سطر میں اسم محمد عزوجل فصلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا ہے۔ "روزِ شمار یہ باطنی اسم مبارک مومن کی پیشانی پر ظہور پذیر ہوں گے۔

[2] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کائناتِ عالم کے محسنِ اعظم ہیں آپ کا صدقہ دین و دُنیا کی نعمتیں عطا ہوئیں ہم اپنے مولیٰ اکبر، مُنعمِ اعلیٰ، محسنِ اعظم علیہ الف الف صلوٰۃ و الف الف سلام کے حقوق کیسے ادا کریں؟ ربِ کریم نے فضل فرماتے ہوئے ہمیں دُرود شریف کا حکم دیا کہ دُرود شریف سے حقِ غُلامی، حقِ احسان ادا ہو۔ لیکن ہم تو دُرود شریف بھی کما حقہٗ، آپ کی شان کے لائق بھیجنے سے قاصر عاجز ہیں تو پھر ہم نے محسنِ حقیقی کی بارگاہِ کریمی میں اللّٰھُمَّ صَلِّ سے عرض کیا کہ اے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ تو ہی ہماری طرف سے اپنے محبوب کی شان کے لائق دُرود شریف، بھیج اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ ط ۲۔ عقوق، نافرمانی سے محفوظ کر دیا جاتا ہے روایت ہے کہ جب غزوۂ اُحد میں لبِ مُبارک و دندان پاک رسولِ کریم ﷺ "خون آلود اور شہید ہوئے تو اس

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

(۶۱) مکرِ شیطان، شرِّ نفس اور جنسی شیطانوں سے نجات اور دشمنوں بدخواہوں پر فتح مندی ملتی ہے اور وسوسوں، وہموں اور گناہوں سے محفوظ اور مامون کر دیا جاتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۶۲) درود وسلام بر سیّد الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سینہ میں نور عطا ہوتا ہے اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ[1] جس سے انشراحِ صدر ہوتا ہے اور علمی اسرار اور حکمتیں منکشف ہوتیں ہیں اور وہ دارُ الغرور سے دور اور دارُ الخلود کی طرف متوجہ رہتا ہے اور یہ رجوع ایک نعمت غیر مترقبہ "بے انتہا" ہے۔ (علائق دنیا سے انقطاعِ کلی، رجوع الی اللہ)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۶۳) ولائیت میں منزلِ قطب پر پہنچنے کا بہترین ذریعہ درود شریف ہے اور اس راہ میں بسط[2] ہی بسط ہے۔ انقباض بالکل نہیں ہوتا۔ بشرطیکہ استقامت ہو۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

بقیہ حاشیہ

سلطان گدا خو جبرائیل امین علیہ السلام نے شہپرِ اقبال پرے لئے اور یہ عرض کیا یا محمد صلی اللہ علیک وسلم قسم ہے جلال اور قدرتِ الٰہی کی کہ اگر ایک قطرہ خون زمین پر ٹپکا تو قیامِ قیامت تک زمین سے ایک تنکا گھاس کا بھی نہ اُگے گا اور کہا حکم فرمانِ حضرت جلال احدیت جَلَّ ذِکْرُہٗ کا مجھے ایسا ہوا ہے کہ قطرات خونِ لب و دندان مبارکہ کو بستانِ سرائے جنت میں لے جاؤں تاکہ گلگونہ رخسارہ حورِ عین ہو كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ "سورۃ الرحمٰن ۵۸" اور جب حضرت رسالت مآب "صلی اللہ علیہ وسلم" نے گوہر دندانِ دُرّ فشاں کو دستِ مبارک میں لیا۔ تو روح الامین نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ دندانِ شکستہ آپ مجھے عنایت فرما دیں تاکہ میں غضبِ الٰہی سے امان پاؤں فرمایا یا روح اللہ! میں نے اپنے دندانِ شکستہ کو اپنے شکستہ دلانِ آخر الزمان کے لیے رکھا ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مجھے خطاب فرمائے کہ تیرے اُمتیوں نے میرے فرمان کو توڑا۔ میں بھی عرض کروں یا ربّ العلمین تیرے بندگانِ نافرمان نے میرے بھی دندان کو توڑا لیکن میں نے اُن کو معاف کر دیا تو جو میرا ربّ عزّ اسمہٗ ہے ان فرمان شکنوں کو معاف فرما دے۔ "ناصر المحسنین فی اخلاقِ سید المرسلین"

---

[1] پ ۲۳ سورۃ الزمر آیتِ کریمہ ۲۲ تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے

[2] بسط سے مدارج میں ترقی ہوتی ہے اور حالتِ قبض میں رک جاتی ہے یہ دونوں قبض اور بسط قادرِ مطلق کے اختیار میں ہیں۔ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ ص درود شریف کی برکت سے قبض سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ سورۃ البقرۃ ۲۴۵

Marfat.com

(۶۴) اَللّٰہُ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَالَ ط جمیلِ مُطلق نے دُرود شریف پڑھنے والوں کو یہ جزائے جمیل اور اجرِ جزیل عطا فرمائی کہ درُود شریف (حدیث پاک) کے انوار سے چہرے تر و تازہ بارونق اور حسین و جمیل بن جاتے ہیں اور وُہ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْھِھِمْ نَضْرَۃَ النَّعِیْمِ ۝ ؎۱ کی تنویر بن گئے۔ اور اُن کے چہروں سے شگفتگی ظاہر ہوتی ہے اور زُبان پر شیفتگی۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۵) دُرود شریف کے نُور سے قلب میں اللہ تعالیٰ کی محبّت جاگزیں ہوتی ہے اور دیدارِ الٰہی کی تڑپ حدِّ جنوں تک بڑھ جاتی ہے اور رُوحِ مُضطر کو تلاوت قرآن مجید سے سکون ملتا ہے جس سے وُہ اللہ سُبحانہٗ سے شرفِ ہمکلامی پاتا ہے ؎۲ "ہمکلامیٔ خدا جلّ ذکرہٗ"

دلم با من ہمے گوید منم شہبازِ لاہوتی — بسیرِ عالمِ قُدسی پریدن آرزو دارم
دریں وحشت سرائے من چرا باشد چرا باشد — منم در گلبنِ وحدت چمیدن آرزو دارم

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۶) دُرود شریف کا نُور اُن کے چہروں پر چمکارے مارتا ہے۔ فَشَوَارِقُ الْاَنْوَارِ لَآئِحَۃٌ اور پھر اللہ تعالیٰ اُن کو دُرود شریف کے نُور سے ڈھانپ لیتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۷) دُرود شریف سے جذبۂ محبّت کی تکمیل ہوتی ہے اور اشتیاقِ محبّت تیز تر ہو جاتا ہے اور گذشتہ حاضری کا منظر آنکھوں میں پھر جاتا ہے۔ اور تصوّر میں پختگی آجاتی ہے ؎

آہ وُہ عالم کہ آنکھیں بند اور لب پر دُرود — وقفِ سنگِ درِ جبین روضہ کی جالی ہاتھ میں ۴

؎۱ پ ۳۰ سورۃ المطففین آیت کریمہ ۲۴ پہچان لیں گے اُن کے چہروں کی شگفتگی سے کہ وُہ خوشی، مُسرّت اور شادمانی سے چمکتے دمکتے ہوں گے اور سرورِ قلب کے آثار اُن کے چہروں پر نمایاں ہوں گے اور قیامت کے روز اُن کو نہ کسی قسم کا خوف اور نہ غم۔ جس سے غنچۂ دل فرطِ مُسرّت سے شگفتہ ہوگا۔

؎۲ میرا دل مجھ سے کہتا ہے میں عالمِ لاہوت کا شہباز ہوں، عالمِ قُدسی کی سیر میں اُڑنے کی تمنّا رکھتا ہوں۔ اس وحشت کی سرائے میں یہ کیا ہُوا میں تو وحدت کے گلزار میں چمکنے کی آرزو رکھتا ہوں۔ عالمِ امر کا رہنے والا عالمِ خلق "آب و گل میں آپھنسا ہوں مجھے تو دیدارِ الٰہی کی تمنّا ہے۔

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۸) دل حُبِّ مُصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" سے لبریز اور حُبِّ دُنیا جو رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ ہے[۱] سے بیزار ہو جاتا ہے تو دُرود شریف کی برکت سے اَوَّلاً عطاً، وَسْطاً فنا اور آخراً لِقاء نصیب ہوتی ہے۔ تحفہ فنا، بقا، لِقا اور رضا یہ سب دُرود شریف کے انوار کے مقامات ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۶۹) ☆ بندہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ کی تصویر بن جاتا ہے۔ شب کی خلوتوں اور دن کی جلوتوں میں یہی ذکرِ محبّت، دُرود شریف" وردِ زُبان اور حرزِ جان رہتا ہے اور اُس کا نُور رگ و ریشہ میں سما جاتا ہے۔ اور وُہ محبُوب بن جاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۰) دُرود شریف کا نُور قبر میں مُونس اور پُلصراط پر مُعاون ہوگا بمطابق آیتِ کریمہ نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ۔ اور وُہ نُور اُس کو جنّت تک بسلامت پُہنچائے گا۔ سورۃ الحدید ۱۲

پائے کوباں پُل سے گزریں گے تیری آواز پر — ربِّ سَلِّمْ کی صدا پر وجد لاتے جائیں گے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۱) دُرود شریف سے فتوحاتِ قلبیّہ[۲] کے دروازے کُھل جاتے ہیں۔ وُہ ظاہر کو دیکھ کر اس

---

[۱] دُنیا بظاہر شیریں ہے اور حقیقت میں زہر قاتل۔ یہ سونا چڑھائی ہُوئی نجاست کی طرح اور شکّر ملے ہُوئے زہر کی مانند ہے اور اُس کی گرفتاری ہر گُناہ کی جڑ ہے اور اُس کے تینے زَر، زَن اور زَمین ہیں۔ جس سے خُدائے پاک کی زمین پر فتنے اور فساد ہیں۔ اِس کو اللہ پاک نے مَتَاعُ الْغُرُوْرِ فرمایا اور رسُولُ اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنٌ فرمایا اور فرمایا اَلدُّنْیَا دُوَلٌ یہ دُنیا مکر و فریب ہے اور مکر و فریب سے حاصِل ہوتی ہے ایک اور مقام پر فرمایا اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ دُنیا مُردار اور اِس کے طالب کُتّے ہیں۔ اَلْاَمَانُ، اَلْحَفِیْظُ

دُنیا ہیچ است کارِ دُنیا ہمہ ہیچ — اے ہیچ بر ائے ہیچ در ہیچ ہیچ

[۲] خلیفۂ ثالث سیدنا عُثمان بن عفّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کسی یہُودی نے پُوچھا اِتَّقُوْا فَرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہِ "شمائلِ ترمذی" کا کیا معنیٰ مطلب ہے فرمایا تو بہ کر۔ کہا کس بات کی؟ تو فرمایا جب تو گھر سے نِکلا تو تُو ایک غیر محرم عورت کو نگاہِ غلط سے دیکھ رہا تھا اور مَیں تجھے یہاں سے۔ یعنی اِس کا مفہوم۔" معائنۂ غیب بمشاہدۂ حق ملکِ شام

Marfat.com

کے باطن "قلب" کو جان جاتا ہے اور ہر شئی کَمَا ھِیَ ھِیَ "مکشوف ہوجاتی ہے۔

(۷۲) دُرود شریف پڑھنے والا سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝ ع۱ کا مصداق بنتا ہے اور ثُمَّ یُوْضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ پھر اُس کے لیئے زمین میں قبولیت اور محبوبیت رکھ دی جاتی ہے اور تمام آسمان کے فرشتے اور زمین والے بغیر قیدِ زمان ومکان لِلّٰہِ فِی اللّٰہِ اُس سے محبّت کرتے ہیں۔ تو تمام کائناتِ عالم کی محبّت کا مرکز بن جاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۳) دُرود شریف کا نُور خاص ہے۔ اَولیاء اللہ دُرود شریف کے عامل کو اُس کے چہرے کے نُور سے جان اور پہچان لیتے ہیں اور نُوروں میں امتیاز کر لیتے ہیں۔ یہ قُرآن پاک کا نُور ہے یہ حدیث پاک کا نُور ہے اور یہ سارے نُور حضُور "ﷺ" کے نُور سے ہیں۔ یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ۝ ع۲ یہ نُور دارُالغرُور سے دارُالسُّرور تک بغیر کسی خطرہ کے لے جاتا ہے اور دارُالفرار سے دارُالقرار میں پہنچانے والا ہے۔ یاد رہے دُرود شریف سے توفیقِ رفیق ملتی ہے۔ دُنیا دارُالعمل ہے اور آخرت دارُالجزاء جیسا عمل ویسا فصل۔ کَمَا تُدِیْنُ تُدَانُ ط

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

۶

ع۱ پ۱۶ سورۃ مریم ۹۶ عنقریب رحمٰن اُن کے لیئے محبّت کر دے گا۔

ع۲ پ۳ سورۃ البقرہ ۲۵۷ اُنھیں اندھیریوں سے نُور کی طرف نکالتا ہے۔ ہر درود کے الفاظ میں ایک معنیٰ پوشیدہ ہے۔ وظیفہ دُرود شریف پڑھنے والے کی نیّت کے لحاظ سے اُس پر اجر ملتا ہے۔ محض اجر وثواب کافی نہیں بلکہ اِس اجر پر جو نُور مُرتّب ہوتا ہے وُہ مقصُود ہے حافظِ قُرآن کے چہرہ پر انوارِ قُرآن اور مُحدّث کے سینہ میں انوارِ حدیث اور عاملِ دُرود شریف کو اہلِ قلب ونظر اُس کے رنگ سے پہچان لیتے اور نُوروں میں تمیز کر لیتے ہیں۔ مقامات اور درجات کے لحاظ سے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ رنگ ہے سبز، سفید اور زرد۔ یہ نُوروں کے رنگ ذِکر اور تسبیحات کے لحاظ سے ہوں گے۔ یہ سب کچھ حضُور "ﷺ" سے تعلّق اور نسبت اور واسطہ سے ہے۔ سنا ہے مکّت خواجہ توکّل شاہ انبالوی علیہ رحمۃ الباری کے سامنے کوئی عربی عبارت پڑھتا تو اُسکے مُنہ سے جو نُور نکلتا اُس نُور سے پہچان لیتے کہ یہ قُرآن ہے یہ حدیث ہے یا محض عربی عبارت۔ اِس نسبت سے اللہ سُبحانہٗ وتعالےٰ اور اسکے پیارے محبُوب "ﷺ" کی خُوشنُودی اور قُرب ملتا ہے جو دُنیا وآخرت کے مسائل کیلئے کافی، وافی اور شافی ہے۔

طالب انوارُ الصّلوٰۃ والسّلام :- مُحمّد عنایت اللہ کان اللہ لہٗ

Marfat.com

(۷۴) دُرود شریف کا نور، زندگی کی کٹھن اور دُشوار گذار منزلوں کا ساتھی ہے اور قیامت کی ہولناکیوں میں مُعاون، میزانِ عمل پہ بھاری اور نارِ جہنّم سے نجات کا ذریعہ اور سبب ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۵) دُرود شریف کا وِرد، دل و دماغ کو عجیب کیفیّات فرحت، لذّت سے سرشار اور قلب و رُوح کو مُعطّر رکھتا ہے۔ اور نظر و فکر کو ذوق و شوق اور انجلاء بخشتا ہے

" ذوقِ ایں مے نشناسی بخُدا تا نچشی "

صَلِّ، اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۶) مومن کی درجہ محبوبیت پر فائز ہونے کی دلیل یہ ہے کہ درُود شریف اُس کی زُبان پر جاری اور دل پر حاوی ہو اور سُنّتِ غرّاء اور مُتابعتِ مُصطفٰے ﷺ میں ہر وقت مُستعِد اور ارتکابِ بدعات سے مُجتنِب رہتا ہے۔ "یہ منزل کمالِ تقویٰ ہے"۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۷) دُرود شریف سے ایک باطن میں نُور پیدا ہوتا ہے اور بارگاہِ رسالت سے فیض بلا واسطہ پُہنچتا ہے۔ جس سے درجۂ صفت حضُوری حاصِل ہوتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۷۸) دُرود شریف سے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ کی مَعیّت اور ملائکہ کی موافقت اور سنگت ہمہ وقت نصیب رہتی ہے جس سے انوارِ الٰہی اور صفاتِ مَلکی باطِن سے پھُوٹتے اور ظاہر ہوتے ہیں جس سے بشری حاجات کا مُحتاج نہیں رہتا۔ اور تجلّی اسم صمد کا ظہُور ہوگا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

؎ حضُوری میں منظُوری، مجاہدہ میں مُشاہدہ، اَنابت میں اجابت ، رجُوع میں عرُوج اور ایمان سے عرفان ہے

ع۱ اولیاءِ عظام کے لئے ذِکر ہی خوراک بن جاتی ہے۔ کئی کئی روز تک اُن کو نہ بھُوک لگتی ہے نہ پیاس نہ وہ کھانے پینے کے مُحتاج اور نہ سونے کے۔ دُرود شریف کے نُور کی برکت سے صفاتِ ملائکہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک ولی اللہ کے متعلق سُنا گیا کہ ساری عمر اُن کے کپڑے نہ میلے ہُوئے اور نہ پھٹے۔ تجلّی اسم صمد کے ورُود پر قربِ قیامت دجّال لعین کے ظہُور کے وقت مومن کی خوراک اللہ عزّ اسمہٗ کا ذِکر ہوگا وہ کسی قسم کی طبعی یا بشری ضرُوریات کے مُحتاج نہ ہوں گے۔

۱۲ منہ، غفرلہٗ الذنب ط

Marfat.com

(۷۹) دُرود شریف پڑھنے والے کے جملہ اُمور کا کفیل اَللہ تبارک و تعالیٰ ہو جاتا ہے جو کافی، وافی، شافی ذات ہے۔ وُہ مُسبّبُ الاسباب غیب سے اسباب پیدا فرما کر مُحتاجیاں دُور کر دیتا ہے کہ دُرود شریف تمام دینی و دُنیوی مسائل کا قبلۂ حاجات اور کعبۂ مُرادات ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّم

(۸۰) قُطبِ وقت السیّد عبدُالعزیز دَبّاغ شاذلی انارَاللہُ بُرہانہٗ نے تحریر فرمایا۔

☆ دُرود شریف کی برکت سے راہبرِ طریقت مُرشدِ کامل" مل جاتا ہے یا وُہ سیّدنا[1] اَبُوالعبّاس خضر علیہ السّلام کی تربیّت میں دے دیا جاتا ہے۔ جس سے وُہ منزلِ مُراد پالیتا ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۱) حضُور" ﷺ" کی یہ شان ہے آپ کی ہیبت سے دُشمن" جبکہ وُہ ابھی ایک ماہ کی دُوری مُسافت پر ہوتا" پر رعب پڑ جاتا تھا۔ عامِل دُرود شریف کو حضُور" ﷺ" کے فیضان سے یہ شان ملتی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اُس کا رُعب ڈال دیا جاتا ہے اور وُہ ہر قسم کے فتنہ سے محفُوظ کر دیا جاتا ہے۔ وُہ پناہِ خُداوندی سے امن اور سلامتی میں آجاتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۲) دُرود شریف پڑھنے والے سے تمام رُوئے زمین تا چوتھے آسمان" حجابِ رابع" تک کسوت اور پردے اُٹھا دیئے جاتے ہیں اور بندہ[2] وُہ کچھ دیکھتا ہے جو دُوسرے نہیں دیکھ پاتے ؎

حالِ تو دانند یک بیک مُومبُو زانکہ پُرہستند از اسرارِ ہُو

---

[1] ابریز شریف میں اپنا حال خود بیان فرماتے ہیں کہ ابتداءِ احوال میں کئی ایک بُزرگوں کے پاس بارہ سال تک مارا مارا پھرتا رہا لیکن حصُولِ مقاصد نہ پا سکا۔ اچانک ایک روز ایک بیری کے درخت کے نیچے بیٹھے ہُوئے ایک شخص کو پایا۔ اُنھوں نے میرے احوال از خود ہی بیان کرنے شروع کر دیئے۔ میں سمجھا ضرُور یہ کوئی ولی کامل عارف باللہ ہے۔ حقیقت میں وہ خضر علیہ السّلام تھے۔ جنہوں نے طریقت میں میری دستگیری کی اور منزلِ مقصُود تک پہنچایا۔

[2] مُفتیِ بلخ جناب علی قُدّس سرّہُ الجلی سے اُن کی بیٹی نے فقہی مسئلہ پُوچھا کہ گلے تک قے آنے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے کہا۔ ہاں دوبارہ وُضو کرے۔ مُفتیِ بلخ کو رات خواب میں حضُور" ﷺ" کی زیارت ہُوئی تو فرمایا وُضو نہیں ٹوٹتا جب تک مُنہ بھر کر قے نہ آئے مُفتیِ بلخ کہتے ہیں کہ میں نے یقین کر لیا کہ ہمارا فتویٰ حضُور" ﷺ" کی

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

لوحِ محفوظ است پیشِ اولیاء ہر چہ محفوظ است محفوظ از خطا

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۳) امامُ الطّریقت سرکار مُجدّدِ الفِ ثانی علیہ الرحمۃ کا ارشادِ گرامی :-

☆ دُرُود شریف عُروۃُ الوثقیٰ ہے۔ یہ اپنے خاصّہ تنویرُ القلوب و تسخیرُ الملوک سے نوازتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۴) نیز فرمایا۔ دُرود شریف اوصافِ باطنیّہ، ذِکر، شکر اور صبر[1] کا جامع ہے۔ ذِکر سے نُور شُکر سے نعمت اور صبر سے معیّت خُداوندی ملتی ہے جو مقصودِ بندگی ہے اور پھر گُناہ سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ "یاد رہے درجۂ محفوظ، مقامِ اولیاء ہے اور مقامِ تقویٰ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۵) مَنْ کَثُرَ صَلٰوتُہٗ بِاللَّیْلِ حَسُنَ وَجْھُہٗ بِالنَّھَارِ[2] شب کی نماز "تہجّد" شب زندہ داران کو حُسن و جاہت عطا کرتی ہے اور دُرود شریف اُن کے چہروں کو نُورٌ علیٰ نُور بنا دیتا ہے روزِ قیامت اُن کے چہروں میں سجدہ کا مقام ماہِ شب چہار دہم کی طرح چمکتا دمکتا ہوگا۔ اُس نُور سے جو اُن کے چہروں پر تاباں ہوتا تھا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۶) حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ جن کی نگاہوں میں حُسنِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بس جاتا ہے وُہ غیر کے دیکھنے اور سُننے سے اندھا اور بہرہ ہو جاتا ہے اور اُس کا دیکھنا یَنْظُرُ بِنُوْرِ

بقیہ حاشیہ

نگاہ میں ہوتا ہے اور میں نے قسم کھالی اب بے سوچے سمجھے فتویٰ نہ دوں گا "اَحْسَنُ الکلامِ فِی فَضَائِلِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ"۔

[1] اگر تقدیرِ الٰہی سے کوئی مُصیبت پہنچ جائے دُرود شریف کی برکت سے صبر کی توفیق ملتی ہے۔ اہلُ اللہ تو مُصیبت پر بھی لذّت محسوس کرتے ہیں کہ محبُوب کی طرف سے ہے ایک اللہ والے پر مُصیبت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے لوگ تعزیت کے لیئے آئے تو فرمایا یہ مقامِ تہنیت ہے نہ مقامِ تعزیت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ط بمُصیبتے گرفتارم نہ بمعصیتے "یعنی مُصیبت میں گرفتار ہُوں معصیت "گُناہ" میں نہیں۔ "رُوحُ البیان"

[2] غوثُ الاولیاء نے فرمایا مجھے میرے مُرشدِ اکمل نے مملکتِ نیم شبی کا شہنشاہ بنا دیا ہے یعنی تہجّد گزار۔ اب مجھے سلطنتِ نیم روز کی حاجت نہیں۔ دُنیا و آخرت میرے در کی لونڈیاں ہیں۔

Marfat.com

اللہ سے اور اُس کا ہر کام بتوفیقِ اللہ سے ہو جاتا ہے اور پھر وُہ ذکرِ محبّت دُرود شریف کے حلبوں میں گم ہو جاتا ہے تو فنا فی الرّسُول سے فنا فی اللہ کی منزلِ مقصود پا جاتا ہے ۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۷) دُرود شریف پڑھنے والا مُستجابُ الدّعوات[۱] بن جاتا ہے اُس کی دُعا سے مُقلّبُ القلوبِ وَالاَحوال اُس کی بُری تقدیر کو بدل دیتا ہے ۔ تو شقاوت[۲] سعادت سے بدل جاتی ہے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۸) دُرود شریف تمام آفات اور مُہلکاتِ ارضی و سماوی کا حصن حصین "مضبوط قلعہ" ہے ۔ مانند مُرشدِ کامل ۔ کہ وُہ اپنے مُرید صادق کی ایمانی کیفیات، عرفانی تجلّیات کا قلعہ ہوتا ہے ۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۸۹) دُرود شریف قبولیت میں سریع الاثر، اکسیرِ اعظم اور بہت بڑا تریاق ہے اور انسانی زندگی کے لیئے بہت بڑا تحفّظ اور تمام گناہوں کا کفّارہ اور کثافتِ انسانی کا مُزکّی ہے ۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹۰) روزِ قیامت دُرود شریف پڑھنے والا لواءُ الحمد کے سایہ میں ہو گا اور سرکار مولائے کائنات علی مُرتضٰے رَضِیَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُ آبِ کوثر اُسے اپنے دستِ مُبارک سے پلائیں گے اور پھر وُہ کبھی پیاسا نہ ہو گا ۔ آبِ کوثر درُود شریف کے فیضان کا ایک قطرہ ہے ؎

اِک نبی کے ہاتھ سے اِک علی کے ہاتھ سے — کوثر و سلسبیل کے ہم کو ملیں گے جام دو
ہاتھ سے چار یار کے ہم کو ملیں گے چار جام — دستِ حسن و حسین سے اور ملیں گے جام دو

؎ درُود شریف مفاجاتِ مصائب و ابتلاءِ معائب کا حصار ہے ۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

۶

[۱] امامِ ربّانی سرکار مُجدّدِ الفِ ثانی نے اپنے شہزادگاں کے اُستاد مُکرّم سرکار مُحمّد طاہر بندگی قُدِّسَ سِرُّھُمَا الرّحمانی لاہوری کی تقدیر دُعا سے بدل دی اور کاتبِ تقدیر نے اُن کی پیشانی سے شقاوت کا داغ مٹا کر سعادت کا نُور بھر دیا اور نگاہِ ولائیت سے دلِ کامل اکمل بنا دیا ۔ نیز سرکار بہاؤ الدّین زکریا مُلتانی کی ایک خادمہ کی تقدیر بابا فرید الدّین گنجشکر علیہما الرّحمۃ نے ایک لمحہ میں بدل دی تو اُنھوں نے عرض کیا اے اللہ عزّ اسمہٗ! مَیں نے چالیس سال اس کے لیئے دُعا کی قبول نہ ہوئی ۔ لیکن تُو نے فرید کی دُعا سے ایک لمحہ میں تقدیر بدل دی فرمایا ہاں فرید نے چالیس

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹۱) ہر شئی کے لیئے ایک طہارت ہے، نماز کے لئے طہارت وُضو اور گُناہوں کے لیئے طہارت توبہ اور احساسِ گُناہ سے ندامت کے آنسو ہیں اور قلب و رُوح کی طہارت دُرود شریف ہے۔ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ ط سے طہارت کُلی نصیب ہوتی ہے سورۃ الانعام ۱۲۱

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹۲) مومن کو کثرت دُرود شریف کے بعد مُراقبہ اور مُکاشفہ سے وُہ نُورِ فراست عطا ہوتا ہے جس سے اُمورِ عجیبہ اور اسرارِ غیبیہ کو دیکھتا اور ہر آن اِنشراحِ صدر کا ظہور ہوتا ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹۳) دُرود شریف کی برکت سے یومُ الوعید "قیامت کا دِن" یومُ المزید بن جائے گا اور وُہ ظلِّ عرشِ الٰہی میں مَوردِ الطافِ الٰہی ہوگا۔ یہ سب سے بڑا اکرام و انعامِ الٰہی ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹۴) دُرود شریف پڑھنے والا فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً[ع۱] کی تصویر بن جاتا ہے اور اُس کی حیات و ممات دونوں پاکیزہ سے پاکیزہ تر ہو جاتے ہیں۔ دُرود شریف کے نُور سے آنکھ، کان، زُبان، دِل، سینہ، جسم و جان پاک ہو جاتے ہیں اور اسرارِ الٰہی ظاہر ہوتے ہیں۔ اُس کی زُبان مُعجز بیان اور کاشف اسرارِ نہاں بن جاتی ہے ؎

چشم بند و گوش بند و لب ببند گر نہ بینی سرِّ حق مارا بخند

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹۵) روزِ ازل کے میثاق اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ط قَالُوْا بَلٰی ج[ع۲] کا ایفاء دُرود شریف سے سورۃ الاعراف ۱۷۲

بقیہ حاشیہ

سال وُہی کیا جو میری رضا تھی تو میں نے اُسے مُستجاب الدعوات بنا دیا اَب وُہ جو کہتا ہے وُہ مانتا ہُوں تاکہ میرا بندہ فرید راضی ہو۔ مُرشدِ اکمل کی رضا، اَللّٰہ ربُّ العزّت کی رضا کی علامت ہے۔

ع۲ اَلْقُلُوْبُ فِیْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ یُصَرِّفُهَا كَیْفَ یَشَآءُ ط دلوں کا پھیرنا رحمان کے دستِ قدرت میں ہے۔

ع۱ پ۱۴ سورۃ النحل آیتِ کریمہ ۹۷ تو ضرور ہم اُسے عطا کریں گے پاکیزہ زندگی۔

ع۲ روزِ ازل میثاقِ اَلَسْت کی دستاویز تیار کر کے امانتاً حجرِ اسود میں رکھ دی گئی جب وُہ حجرِ اسود کو بوسہ اور چھوڑ دو کھُلا اور چھُپا گناہ۔

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

ہوتا ہے۔ حاملِ دُرود شریف کو حجرِ اسود کا بوسہ زندگی میں لازماً نصیب ہوگا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹۶) دُرود شریف بکثرت پڑھنا کاملُ الایمان ہونے کی علامت ہے۔ تارکُ الصّلوٰۃِ وَالسّلام ناقصُ الایمان اور مُنکر عدیمُ الایمان ہوتا ہے اور وُہ حکیمُ الاُمّت نہیں ہوسکتا۔ علاّمہ اقبال مرحوم[1] سے کسی نے پُوچھا آپ نے حکیمُ الاُمّت کا مرتبہ کیسے پایا تو جواباً کہا کہ مَیں نے نبیِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" پر گن کر دو کروڑ مرتبہ دُرود[2] شریف پڑھا ہے"۔ ماشاءَ اللّٰہ"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹۷) دُرود شریف کا ثواب حجِ مبرُور اور اُس کی عطا زیارتِ رسُولِ مقبُول ہے پھر وُہ نظّارۂ جمالِ مُصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" میں محو رہتا ہے۔ جو بہُت بڑی سعادتوں کا مُتضمّن ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

(۹۸) اعظم منافع دُنیویّہ اور مقاصدِ اُخرویّہ حصول غفران[1]، وصُولِ رِضوان کا بہترین ذریعہ

بقیہ حاشیہ

[1] حجرِ اسود، مقامِ ابراہیم، ریاض الجنّۃ، جنّت کے ٹکڑے ہیں۔ اور جنّت دُرود شریف کے نُور سے دیتا ہے تو وہ زُبان سے بُلند آواز سے دُرود شریف پڑھتا ہے۔ اُس کا یہ دُرود شریف پڑھنا ایفائے عہد کی دلیل ہے حجرِ اسود اس لیے چُوما جاتا ہے کہ اُس نے حضُور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کو حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کی گود میں چُوما تھا۔

[1] آپ اِس زمانہ کے مشہُور اسلامی فلسفی ہُوئے ہیں جنہوں نے شاعری کے ذریعہ اُمّتِ مُسلمہ کے دلوں کو قرآن کی طرف پھیر دیا اور اپنے کلام سے قُرآنِ پاک کے مفاہیم اور حکمتوں سے مُسلم قوم کے دلوں کو پُر تاثیر انداز میں عشقِ مُصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" سے گرمایا اور جذبۂ مُسلمانی کو بیدار کیا۔ اور آپ فنا فی العشق اور مقامِ قلندری پر فائز المرام تھے۔

[2] ایک روایت میں ہے ایک شخص کے روزِ قیامت میزان میں اعمال تولے جائیں گے تو گناہ زیادہ تھے اور حکمِ الٰہی نافذ ہونے والا تھا کہ حضُور شفیعُ الاُمّت "صلی اللہ علیہ وسلم" تشریف لے آئے۔ اُمّتی کو اس حال میں دیکھا تو اپنی جیب پاک سے ایک چھوٹا سا کاغذ کا پُرزا نکالا اور میزان میں نیکیوں کے پلڑا میں رکھ دیا اور وُہ بھاری ہو گیا۔ ربِّ کریم نے اُس کو مُژدۂ جنّت سُنایا تو اُس نے بارگاہِ رؤف رحیمی "صلی اللہ علیہ وسلم" میں عرض کیا فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ "صلی اللہ علیہ وسلم" یہ کیا تھا فرمایا یہ تیرا دُرود شریف ہے جو تُو نے ایک مرتبہ پڑھا تھا۔ یاد رہے اصل ایمان کلمہ طیبہ ہے اور اُس کا تاج بسم اللہ شریف اور لباس دُرود شریف ہے۔

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

دُرود شریف ہے اور دُرود شریف کی برکت سے دخولِ جنان اور رضاءِ رحمان ملے گی۔ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ پ ۳۰ سورۃ البروج ۱۱

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

(۹۹) حدیثُ الحَبِیبِ عَلٰی مَصْدَرِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط

☆ سَیِّدُ الاَنْبِیاء عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ مِنَ الْمَلِكِ الْجَوَادِ ط کی خدمتِ اطہر میں ایک فرشتہ حاضر ہُوا جو اِس سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اُترا تھا اور وہ بہت مُقرّب فرشتہ تھا عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ میں نے ربِّ کریم سے اَجازت لی ہے کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر زیارت بھی کرُوں اور صَلٰوۃ و سَلام بھی عرض کرُوں۔ آپ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے فرمایا اے مُقرّب فرشتے تیرا کیا کام ہے اور تیری کتنی طاقت ہے۔ عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ میرا کام اَللّٰہ ربُّ العزّت کی تسبیح و تہلیل ہے اور مجھے اس ذِکر کی برکت سے رَبُّ العزّت تعالےٰ نے اتنی طاقت عطا فرمائی ہے۔ اگر مَیں چاہوں تو طَرفۃُ العین ——

☆ یعنی آنکھ جھپکنے" سے پہلے تمام آسمانوں کے تارے گِن سکتا ہُوں"

☆ اَور آنکھ جھپکنے سے پہلے تمام درختوں کے پتّے گِن سکتا ہُوں "

☆ اَور آنکھ جھپکنے سے پہلے تمام سمندروں اور بارش کے پانی کے قطرات گِن سکتا ہُوں۔

☆ اور ربّ کریم نے مجھے اتنی طاقت عطا فرمائی ہے جو کسی بھی انسان کو نہیں دی۔ حضُور "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کے چہرہ اقدس پر مُسرّت اَور خُوشی کے آثار تھے۔ فرشتے نے عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ عَلَیْكَ اَلْفَ صَلٰوۃٍ وَّاَلْفَ اَلْفِ سَلَامٍ مَیں باوجُود اتنے علم اور طاقت کے ساری زندگی بھی لگا رہوں تو اُس شخص کے ثواب کو نہیں گِن سکتا جس نے آپ پر ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھا ہو۔ فَطُوْبٰی لَهُمْ وَبُشْرٰی مُبارک اور بشارت[1] ہو جو ہمہ تن دُرود شریف

بقیہ حاشیہ

مسئلہ:- اگر سلیمان علیہ السّلام شہزادی بلقیس کو خط میں بِسْمِ اللّٰہ شریف نہ لکھتے تو وہ کبھی حاضرِ خدمت نہ ہوتی۔ مُؤلف ط

☆ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْكَ وَسَلَّمَ ط

[1] بشارت ہی بَشَارت اَور مُژدہ ہی مُژدہ، نہ خوفِ ماضی نہ غمِ عُقبیٰ، اُن کا قال دُرود شریف اَور اُن کا حال صاحبِ دُرود شریف ہر حال میں اپنے مولیٰ کریم پر راضی اَور رسُول کریم اُن پر راضی، نہ خوف اور نہ

" بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر "

Marfat.com

میں مصروف اور سعادتِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (یونس ۶۲) کے مژدہ سے بہرہ ور ہیں۔ درود شریف کے فضائل و فوائد نصوصِ صریحہ اور احادیثِ صحیحہ میں اتنے کثرت سے بیان ہوئے ہیں کہ انسانی وسعت اور ملائکہ نوری کی طاقت سے اُن کا حصر کرنا اور لکھنا ناممکن ہے۔ یہ ننانوے فضائل جلیلہ و فوائد جمیلہ درود شریف بمطابق ۹۹ اسماء اللہ الحسنیٰ جل وعلا ۹۹ اسماء النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور ۹۹ اسماء پاک قرآن مجید اور ۹۹ اسماء مبارکہ بلدۂ امینہ المدینۃ المنورہ تحریر کئے گئے ہیں "اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى"

☆ ابوذکریا یحییٰ امام صرصری علیہ الرحمۃ القوی نے اپنے قصیدہ میں کیا عمدہ فرمایا ہے علہ

قَلِيْلٌ لِّمَدْحِ الْمُصْطَفٰى الْخَطُّ بِالذَّهَبِ
عَلٰى وَرَقٍ مِّنْ فِضَّةٍ اَحْسَنُ مِنْ كُتُبِ
وَاَنْ يَّنْهَضَ الْاَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِهٖ
قِيَامًا صُفُوْفًا اَوْ جَثِيًّا عَلٰى رُكَبِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ
وَمِيَاهِ الْبِحَارِ وَقَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ ہر مرض کی دوا ہے درود شریف — دافع ہر بلا ہے درود شریف
حاجتیں سب روا ہوئیں اس کی — ہے عجب کیمیا درود شریف
اے صبا تو ہی جا کے پہنچا دے — بر درِ مصطفٰے درود شریف
توشۂ راہِ آخرت کیجئے — کافیؔ بے نوا کو درود شریف

مولانا کفایت علی کافی رامپوری علیہ الرحمۃ الوافی

بقیہ حاشیہ

غم یہ نشانِ ولائیت ہے۔ قال میں مصروف و مشغول اور حال میں ہمہ تن مست الست ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○ (سورۃ الجمعۃ ۴) یہ عطیہ ذوالمنن درود شریف کی برکت کا ہے۔

علہ مدحِ مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء میں سے یہ بھی قلیل ہے کہ اعلیٰ خوشنویس چاندی کی تختی پر سونے کے پانی سے خوشخط لکھتے رہیں۔ صاحبِ شرف لوگ درود و سلام سن کر صف بصف تعظیماً ہاتھ باندھ کر سر و قد کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یا وہ اپنے گھٹنوں پر دوزانو ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط

Marfat.com

ب ا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حاضری حریمِ رسالت

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بود در جہاں ہر کسے را خیالے — مرا از ہمہ خوش خیالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
شود پاک معصوم کلی گناہگار — کہ در خواب بیند جمالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن پاک پ۵ سورۃ النساء آیتِ کریمہ ۶۴

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اے پناہِ من حریمِ کوئے تو — من بہ امیدے رسیدم سوئے تو

○ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ یہ آیتِ کریمہ کا پہلا جزو ہے۔

اِذْ عموم مطلق کیلئے اور هُمْ ضمیر جمع غائب یعنی اکنوں تا قیامِ قیامت میرے پیارے محبوب کے امتیو! جب تم صغیرہ یا کبیرہ گناہ یا کفر، شرک سے "اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ" سورۃ لقمان ۱۳ ○ اپنی جانوں پر ظلم کر لو تو اے مکہ معظمہ والو! تم بھی المدینۃ المنورہ جا کر میرے محبوب پاک کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ اور صلوٰۃ و سلام کے بعد طلبِ مغفرت کے لئے عرض کرو ؎

سیدی انت حبیبی و طبیبِ قلبی — آمدہ بسوئے تو قدسی پے درمانِ طلبی
چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر — اے قریشی لقبی، ہاشمی و مطلبی

علہ باب السلام سے داخل ہو اور نفل شکرانہ ادا کرنے کے بعد آہستہ آہستہ قدم بڑھاتے نہایت عاجزی اور انکساری سے غلامانہ انداز سے حاضر ہو اور پھر مواجہہ شریف کے سامنے نگاہیں جھکا کر ہیبت اور جلال کو اپنے اوپر طاری کر کے پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ ہاتھ باندھ کر "نماز کی طرح" کھڑا ہو اور ذاتِ پاک

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

"ادب و ہوش"

Marfat.com

میرا محبوب بھی تمہارے لیئے اپنے ہاتھ اُٹھا دے تو تم توبہ قبول کرنے والے سے ارادہِ عتابُ عذاب سے رجوع کرنے والا اور صفتِ "رَحِیمًا" سے توبہ قبول کرنے کے بعد رحم فرمانے والا پاؤ گے۔ اِس سے معلوم ہُوا کہ بارگاہِ الٰہی میں رسُولُ اللہ ﷺ کا وسیلہ اور آپ کی شفاعت بخشش کا ذریعہ ہے۔ حیاتِ طیّبہ میں بھی اور ممات طیّبہ میں بھی۔ اور محبّت وادب کے بھرے انداز سے کہے یَارَسُوْلَ اللہ یَاحَبِیْبَ اللہ" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ" آپ نے جو فرمایا ہم نے سُنا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا اور جو آپ پر نازِل ہُوا اُس میں یہ آیتِ کریمہ سورۃ البقرۃ ۲۸۵ بھی ہے لہٰذا میں بفضلہٖ وبتوفیقہٖ تعالیٰ حاضرِ خدمت ہو گیا ہُوں۔

○ جَآءُوْكَ یہ آیتِ کریمہ کا دوسرا جُزو ہے۔ اِس کے دو معنیٰ ہیں۔

حقیقی معنیٰ :- ۱- المدینۃ المنوّرہ جاکر حاضرِ بارگاہِ محبُوب" ﷺ ہو جاؤ۔ اللہ عَزَّاِسْمُہٗ نے قرآنِ عزیز کے پیغام سے خود گُناہ گاروں کو اپنے حبیب پاک شاہِ لولاک "ﷺ" کے دربارِ پاک میں بُلایا اور کریموں کی شان کے یہ خلاف ہے کہ خود اپنے دَر پر بُلا کر سائلوں کو رد کریں۔ زائر کے لیئے اس معنیٰ میں اشارت بھی اور بشارت بھی ہے

مُجرم بُلائے جاتے ہیں جَآءُوْكَ ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے دَر کی ہے

☆ بارگاہِ کریمی میں حاضِر ہونے والے زائرین کو اگر دورانِ سفر کوئی تکلیف پہنچ جائے تو کبھی حضرت خضر علیہ السّلام خدمات بجا لاتے اور کبھی رضوانِ جنّت اور کبھی اپنے غلاموں کو نہ بھولنے والے آقا ﷺ خود تشریف لاتے ہیں۔ یا رِجالُ الغیب کو بھیج دیا جاتا ہے

☆ حضرت ابراہیم خوّاص علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں مجھے سفرِ المدینۃ المنوّرہ میں سخت پیاس لگی اور شدّت پیاس سے غش کھا کر گر پڑا اور ناگاہ کسی نے میرے مُنہ میں ٹھنڈا اور میٹھا پانی ڈالا۔ اُس کی ٹھنڈک سے میرا سینہ اور آنکھیں ٹھنڈی ہُوئیں تو میری آنکھ کھُل گئی تو دیکھا وصال ۲۹۱ھ

بقیہ حاشیہ ؎ فقیر سرتاپا تقصیر غفرلہ المولیٰ القدیر کا ذاتی مُشاہدہ اِس پر شاہد ہے"۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ ط

کی قدر و منزلت اور حریمِ رسالت کی جلالت کو دل میں حاضر کرے تاکہ خشیت طاری ہو۔ گریہ وزاری سے صلوٰۃ وسلام عرض کرے آواز نہ بلند ہو نہ مدھم اور پھر شیخین کریمین رضی اللہ رسولہ عنہما کی حاضری دے کر سلام عرض کرے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

کہ ایک نہایت خوبصورت مرد کہ ایسا آج تک میری آنکھ نے نہیں دیکھا۔ گھوڑے پر سوار سبز لباس اور عمّامہ باندھے اور اُس کے ہاتھ میں ایک پیالہ تھا۔ جس سے اُس نے مجھے پانی پلایا اور کہا میرے پیچھے سوار ہو جاؤ تو تھوڑی دیر بعد مجھ سے فرمایا وُہ سامنے دیکھو مدینہ مُنوّرہ ہے۔ اُترو اور سیدھے چلے جاؤ اور جب بارگاہِ رسالت میں پہنچو تو میرا سلام عرض کرنا اور کہنا کہ رضوان جنّت سلام عرض کرتا ہے۔ "حیوٰۃ الحیوان"

"حضور مولیٰ الملوین مُغیث الدارین صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے مہمانوں کی امداد فرماتے ہیں [1]"

☆ الشیخ ابوعبداللہ نعمان علیہ الرحمۃ نے بیان کیا کہ میں دورانِ سفرِ مقدس اپنے قافلہ سے بچھڑ گیا اور مجھے چٹیل میدان میں سخت خوف اور دہشت محسوس ہوئی لیکن چل پڑا۔ خوف و ہراس سے پیاس کی شدت نے آگھیرا اور میں زندگی سے مایوس ہو کر موت کے لیئے تیار ہو گیا تو میری زبان سے اِس بیقراری کے عالم میں نکلا۔ یا محمدُ یا محمدُ انا مستغیثٌ بک "صلی اللہ علیک وسلم" "یا محمدؐ مصطفٰے صلی اللہ علیک وسلم میں آپ سے فریاد چاہتا ہوں یہ الفاظ میری زبان سے نکلے ہی تھے۔ کسی نے میرا ہاتھ پکڑا تو میرا سارا خوف و ہراس، غلبۂ پیاس اور گھبراہٹ دُور ہو گئی اور مجھے اپنے ساتھ سوار کر کے قافلہ تک پہنچا دیا اور میں فرطِ مسرّت سے دُرود شریف پڑھنے لگا اور جاتی دفعہ فرمایا۔ "جو کوئی ہمیں پکارتا اور فریاد کرتا ہے تو ہم اُسے محرُوم نہیں رکھتے" پھر میں سمجھا کہ آپ میرے آقائے کونین ماوائے ملوین "صلی اللہ علیہ وسلم" تھے اور مجھے سخت افسوس ہوا کہ میں دست بوسی اور قدمبوسی نہ کر سکا اور جب غور سے دیکھا تو آپ کے چہرہ کے نور سے سارا جنگل چمک رہا تھا۔ "نزہتہ الناظرین"

اگر ہو جذبۂ کامل تو اکثر ہم نے دیکھا ہے — وُہ خود تشریف لاتے ہیں تڑپایا نہیں کرتے
محمدؐ مصطفٰے کے باغ کے سب پھول ایسے ہیں — جو بن پانی بھی تر رہتے ہیں مُرجھایا نہیں کرتے

۲۔ حُکمی معنیٰ :۔ عِنْدَكَ [2] جَآءُوْكَ فِی الْمَدِیْنَةِ نہیں فرمایا اگر یہ فرمایا جاتا

قلبی روحی ذہنی

[1] ایسے ہزارہا واقعات ہادیٔ سُبُل فخرِ رسل مولائے کل علیہ الف صلوٰۃ و الف سلام اور حضرت خضر علیہ السلام سے منسوب ہیں۔
[2] روضۂ مطہرہ کے قریب ہو یا کہیں دُور ہو۔ یہ قُرب اور بُعد درُود شریف پڑھنے والے کے لیئے

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

تو اہلِ مدینہ مُنوّرہ یا صاحبِ ثروت لوگ ہی اتنا دُور دراز کا سفر کر کے وہاں مدینہ مُنوّرہ بارگاہِ رسالت میں پہنچتے اور یہ شانِ کریمی سے بعید ہے کہ فقراء اور مساکین جن سے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو پیار ہے محروم رہتے۔ جَآءُوْكَ فرما کر بتا دیا کہ جب بھی تم بارگاہِ محبوبی میں حاضر ہونا چاہو تو اَدَبًا، دو زانو بیٹھ کر میرے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بارگاہِ رحمت کے نظارۂ جمال باکمال کا تصوّر کر لیں تو تم جہاں کہیں بھی ہو گے میرے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حضوری میں ہو گے۔

☆ نورِ احمدی اور جلوۂ محمدی "صلی اللہ علیہ وسلم" کائنات کے ذرّہ ذرّہ پر پرتو افروز ہے اگرچہ آپ کا وجود سیّد الوجود "صلی اللہ علیہ وسلم" مدینہ مُنوّرہ میں جلوہ افروز ہے اور یہی وُہ خاکِ پاک ہے جس کے عنصر شریف سے بدنِ لطیف بنا اور یہی وُہ سرزمین مُبارک ہے جہاں ربِّ کریم اپنے محبوب کے غلاموں کو بُلا رہا ہے۔ تم بھی قریب ہو جاؤ۔ حاضرِ بارگاہِ بیکس پناہ ہو جاؤ۔ اِس درِ پاک اور آستانۂ اقدس میں آ جاؤ جو ربُّ العٰلمین کی ہی بارگاہ ہے۔ جہاں کہیں بھی ہو اُن کی طرف مُتوجّہ ہو جاؤ کہ قلبِ مومن اُن کی جلوہ گاہ ناز ہے۔ مومن تو اپنے ہیں۔ یہاں تو غیر، اپنے اور بیگانے بھی یگانے بنتے ہیں ؎

بقیہ حاشیہ ؎ درُود شریف رابطۂ قلبی، تعلّقِ باطنی سے قربُ وبُعد زمانی و مکانی کے فاصلے مٹا دیتا ہے۔ العلم

نہیں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ مُقدّسہ تو بمطابق آیتِ کریمہ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ سورۃ الاحزاب ۶ ہر مومن کو اُس کی اپنی جان سے بھی زیادہ قریب ہے" نیز یہ نزدیک و دُور، اَکناف و اَطراف، زمان و مکان کی قیدیں عالمِ خلق کے لیئے ہیں نہ کہ عالمِ امر کے لئے۔ چونکہ رُوحِ اقدس "صلی اللہ علیہ وسلم" رُوحُ الاَرْواح ہے قربُ وبُعد کی قید سے کیوں کر مُقیّد ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ثابت ہُوا کہ دُرود شریف بُلند آواز سے ہو یا آہستہ، قلب سے ہو یا زبان سے اَقطارِ زمین میں ہو یا اَقصائے مَلکوت میں، غار میں ہو یا پہاڑ میں۔ افریقہ کے جنگلوں میں ہو یا امریکہ کے شہروں میں، مُلک ایشیا میں ہو یا یورپ میں۔ علاقہ چین میں ہو یا جاپان میں، فرش پر ہو یا عرش پر، فضا پر ہو یا تحتَ الثرٰی میں حضور سیّدِ عالم "صلی اللہ علیہ وسلم" مومن کے دُرود شریف کو بنفسِ نفیس سُنتے ہیں اور شانِ رحمت سے جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں اور جواب کا سُنانا یا نہ سُنا انسان کے اپنے احوال پر مُنحصر ہے۔ یہ سب مقامات حُکمی معنیٰ میں داخل ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ ط

Marfat.com

بخدا خدا کا یہی ہے دَر اور نہیں کوئی مَفَر مَقَر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں
کروں مدح اہلِ دُوَل رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں "اعلیٰحضرت بریلوی"

○ خدائے مالکُ الملک نے محبوب کو سب کچھ عطا فرما کر اپنی ساری خدائی کو اس دَر پہ لا ڈالا اور اُدھر اپنے محبوب کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" سے فرمایا وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ[1] محبوب! "صلی اللہ علیہ وسلم" سائل کو جھڑکنا نہیں ناراض نہ ہونا خواہ وہ کیسے ہی گناہ گار کیوں نہ ہوں اور اگر آپ نے جھڑک دیا تو محبوب! پھر یہ بیچارے کہاں جائیں گے۔ اِس دَر کے علاوہ کونسا دَر ہے جہاں جائیں محبوب تیری بارگاہِ کریمی میں ہر حاضر ہونے والا تیری طرف سے مغفرت سے دامن مُراد بھر کر جائے۔ کہ درِ محبوب درِ معبود ہے ؎

بکہف رحمتم پرورز قطمیرم منہ کمتر،
سگے درگاہِ سُلطانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیک وسلم
رضائیت سائلِ بے پر تُوئی سُلطانِ لَاتَنْهَرْ
شہا بہرِ ازیں خوانم اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیک وسلم

○ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر ربِّ غفور سے اپنے گناہوں کی بخشش میرے محبوب کے رُوبرُو مانگو تو اُس پر میرے محبوب بھی اپنے لبِ اعجاز ہلا دیں۔ تمہاری درخواستِ اِستغفار پہ آمینِ مُصطفےٰ کی مُہر لگ جائے تو میری شانِ توّاباً تمہارے توبۃ النّصوح کے بعد ہر قسم کے گناہ مُعاف فرما کر پاک صاف کر دے گی تو پھر دوسری وصف رَحِیْمًا کا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ[2] سے ظہور ہو گا۔ شر، خیر، غم، خوشی اَلَم، مسرّت اور نار، نور بن جائیگی اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گی یا یہ ؎ دُنیا و مافیہا اور اُخروی سعادتیں درود شریف سے توفیقِ الٰہی کے ظہورات اور قدرتِ الٰہی کے عطیے ہیں۔ العبد

---

[1] پ ۳۰ سورۃ الضحیٰ آیتِ کریمہ ۱۰ اور "سائل" جو مانگنے آئے اُس کو مت جھڑکئے
[2] پ ۱۹ سورۃ الفرقان آیتِ کریمہ ۷۰ تو یہ وہ لوگ ہیں بدل دے گا اللہ تعالیٰ اُنکی برائیوں کو نیکیوں سے۔

Marfat.com

معنیٰ آئندہ نیکی کی ہی توفیق ملے گی یا تم سے بدی کا فیوز ہی کھینچ دیا جائے اور اگر تم شقی، تھے تو سعید بن جاؤ گے اگر جہنمی تھے تو جنّت کی بشارت لے کر جاؤ گے۔

○ اس آیتِ کریمہ میں پانچ چیزوں کا ذکر ہے۔ اقرارِ گناہ[1]۔ حاضری بارگاہِ رسالت[2] مآب "صلی اللہ علیہ وسلم"، استغفارِ[3] معاصی، طلبِ شفاعت[4] یا استغاثہ، بشارتِ[5] مغفرت اور شانِ غفور رحیمی کا مژدہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اُمّتِ مسلمہ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور بعد ممات طیبہ میں بھی یہی وطیرہ ہے اور جو مانگا ملا۔ جو چاہا، پایا۔

☆ سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ "صحیح البخاری"

○ میں سحری کو وضو کرایا کرتا۔ ایک روز حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے خوش ہو کر فرمایا سَلْ[1] مَا شِئْتَ جو چاہے مانگ؟ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم وَاَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ میں آپ سے جنت میں آپ کی سنگت مانگتا ہوں۔ فرمایا اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ کچھ اور بھی مانگ لو۔ عرض کیا بس آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا یہ رَفَاقَتْ فِي الْجَنَّتْ تو تجھے عطا کر دی اگر کچھ اور بھی چاہتے ہو تو مانگ لو تو بصد آداب عرض کیا عَلَيْكَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَاَلْفَ اَلْفِ سَلَامٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! بس مجھے یہی کافی ہے تو معطیِ جنّت "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ كَثْرَةَ السُّجُوْدِ کثرتِ سجود کیا کرو۔

تجھ کو تجھی سے مانگ کے مانگ لی ساری کائنات — مجھ سا کوئی گدا نہیں تجھ سا کوئی سخی نہیں
تیرے کرم سے بے نیاز کونسی شئی ملی نہیں — جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں ۹

---

[1] سَلْ مطلق فرمایا۔ مقصود، مدعا متعین یا مقید نہیں فرمایا تو ثابت ہوا کہ يُعْطِيْ مَنْ يَّشَآءُ مَا يَشَآءُ کی شان والے رسولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" بعطاءِ الٰہی مختارِ کل ہیں۔ جس کو جو چاہیں باذنہٖ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔ نیز سائل کو نہ ملنے کی دو صورتیں ہیں۔ ۱۔ جس سے مانگا وہ سرے سے انکار کر دے تو یہ لَا ہوا۔ ۲۔ شرط پر ٹال دے اگر ہمارے پاس ہوا تو دیں گے یا اگر تم نے یہ کام کیا تو دیں گے۔ بارگاہِ محبوب میں یہ دونوں صورتیں نہیں لہٰذا ہم غلاموں کو امید واثق ہے۔ ہم جو مانگیں گے لیں گے، جو چاہیں گے پائیں گے انشاء اللہ الرحمٰن اس در سے رب ملتا ہے۔ سلعۂ عالیہ جنت تو ادنیٰ چیز ہے۔ ۱۲ منہ سَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ط

☆ کہ معلوم بے شود کہ کارِ ہمہ بدست ہمت و کرامت اوست صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ہر چہ خواہد و ہر کرا خواہد باذنِ پروردگار بدہد۔ جَزَاهُ اللّٰهُ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَآءِ عَنْ سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ط "اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ المصابیح ط

Marfat.com

احادیثِ مُبارکہ :۔ رَواہُ الحَاکِم فی مُستدرکہ علی الصّحیحین ط

☆ مَروی ہے کہ سیّدۃُ النِّسَآءِ العٰلمین رَضِیَ اللہُ تعالیٰ وَرَسُوْلُہٗ عَنْہَا قبرِ اَطہر پر حاضِر ہوتیں تو تعویذ مُبارک کو ہاتھ سے مَس کر کے مٹّی کو چہرے پر ملتیں اور دُرود شریف پڑھ کر اشتیاقِ ادب سے تُربت شریف سے لپٹ کر بوسہ دیتیں اور چُوم کر یہ اشعار عرض کرتیں ؎

مَاذَا عَلَیَّ مَنْ شَمَّ تُرْبَۃَ اَحْمَدَ ۔۔۔ اَنْ لَّا یَشُمَّ مُدَّ الزَّمَانِ غَوَالِیَا

خاک پاک تُربتش فائق تَراز مُشک وگُلاب
مُژدہ آنکس را کہ بُوید یا ببوسَد آں تُراب

☆ ایک مرتبہ حضرت ابُوایوّب انصاری رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنْہُ بارگاہِ مُصطفوی " روضۂ اطہر" میں حاضِر تھے اور قبرِ انور پر سر رکھ کر اور سر مُنہ لپیٹے مُراقب تھے کہ گورنر مَروان آیا اور آپ کی گَردن کو جنجھوڑ کر کہنے لگا۔ تو یہاں کیا کر رہا ہے؟ " اَسْتَغْفِرُ اللہَ الْعَظِیْمَ ط آپ نے نگاہ اُٹھا کر حقارت سے گورنر کو دیکھا اور فرمایا مَیں خُوب جانتا ہُوں کہ مَیں کیا کر رہا ہُوں اے مَروان! فَقَالَ جِئْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللہِ وَلَمْ اٰتِ اِلَی الْحَجَرِ ط تجھے معلُوم ہونا چاہیئے کہ مَیں رسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی حضُوری میں آیا ہُوں۔ پتّھر کے پاس نہیں۔ مَروان یہ سُن کر جَل بھُن کر چلا گیا۔ " سُنَنُ الْہُدٰی فی متابعۃ المُصطفٰے جامع ازہر مصر"

☆ اَلشیخ ابُوعُمر مُحمّد بن عُبَیدُ اللہ العُتبی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ :۔ مَیں حضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے روضۂ اطہر پر حاضِر تھا کہ ایک اعرابی آیا۔ قبرِ انور کی خاک اپنے سر پر ڈالی اس طرح اپنے گُناہوں سے اظہارِ ندامت کیا اور صلوٰۃ وسلام کے بعد عرض کرنے لگا یَا رَسُوْلَ اللہ " صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" جو آپ نے فرمایا ہم نے اُسے سُنا اور جو آپ پر نازل ہُوا اور آیتِ کریمہ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا " اِلٰی آخِرِہٖ" پڑھی کہ مَیں آپ کے حضُور اپنے گُناہوں کی مُعافی مانگنے اور آپ سے شفاعت چاہنے کے لیئے حاضِر ہو گیا ہُوں۔ آپ اپنے رَبّ جَلَّ شَانُہٗ سے میرے گُناہوں کی مُعافی کرا دو اور

سورۃ النساء ۶۴

ؔ مشہور اولیاءِ مُتقدّمین، امام شافعی کے اساتذہ کرام سے ہیں" مؤلف "

ؔ کتنی تعجّب انگیز بات ہے کہ جس نے بھی آپ " صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کی تُربتِ پاک کو سُونگھا تو اب وُہ آئندہ زندگی بھر دوسری خُوشبُوؤں کو نہ سُونگھے گا۔

Marfat.com

پھر گریہ کُنان نہایت عجز و انکساری سے فی البدیہہ یہ شعر پڑھے ؎

یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِی التُّرَابِ اَعْظُمُهٗ فَطَابَ بِطِیْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ
نَفْسِی الْفِدَآءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُهٗ وَفِیْهِ الْعِفَافُ وَفِیْهِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ
اَنْتَ الشَّفِیْعُ الَّذِیْ نَرْجُوْا شَفَاعَتَهٗ عَلَی الصِّرَاطِ مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ
وَصَاحِبَاکَ وَلَا اَنْسَاهُمَا اَبَدًا
مِنِّی السَّلَامُ عَلَیْکُمَا مَا جَرَی الْقَلَمُ

"ابوالطیب المقدسی علیہ الرحمۃ"

هَتَفَ هَاتِفٌ اِنَّا غَفَرْنَا لَكَ لِهٰذَا الْاَبْیَاتِ ط تو ہاتفِ غیبی سے آواز آئی ہم نے تیری بخشش کر دی۔ بقولِ مشائخ "اللہ عُتبی الشافعی" جب وُہ اعرابی چلا گیا اور مجھے وُہیں پر اُونگھ آگئی تو میں نے حضور سیّد الشافعین "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خواب میں زیارت کی تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا اے عُتبی! اعرابی کے پاس جاؤ اور اُسے خوشخبری دو کہ اللہ کریم نے تیری مغفرت فرما دی۔

"ذکرہ ابن عساکر ابوالقاسم علی الدمشقی فی تاریخہ"

○ اِس آیتِ کریمہ سے اکابر عُلما اُمّت، اعاظم مشائخ ملّت، سَلَف تا خَلَف نَفَعَنَا اللہُ تَعَالٰی بِعُلُوْمِهِمْ نے یہ اَسرار و حِکَم اَخذ کئے ہیں ؎

☆ اوّلاً :۔ اَللہ ربُّ العزّت کے حُکم سے برائے حاجت برآری بارگاہِ رسالت میں جانا اور آپ سے توسّل، تشفّع، نداء، استغاثہ کرنا مشروع بطریقِ اَولیٰ ہے اور اُمّتِ مُسلمہ کا اِس پر عمل ہے۔

☆ ثانیاً :۔ شفاعت اور مغفرت حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بارگاہ سے ہی ملتی ہے۔

☆ ثالثاً :۔ یہ حکمِ حضوری اہلِ حرم، اہلِ حِل اور اہلِ عرب، اہلِ عجم سب کے لئے ہے ؎ اِستعاذہ، اِستخارہ، اِستعانت میں مبدأ فیّاض حقیقی اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذاتِ پاک کو جانے اور سمجھے۔

؎ اے بہترین اُن سب سے جن کی ہڈیاں ہموار زمین میں دفن کی گئیں ہیں آپ کی پاکیزگی سے پہاڑ اور ٹیلے پاکیزہ اور مُعطّر ہو گئے
میری جان اُس قبر پر فدا ہو جس میں آپ آرام فرما ہیں اِس میں عفّت ہے، جُود ہے کرم ہے۔
آپ وُہ شفیع ہیں جن سے شفاعت کی اُمّید کی گئی پُل صراط پر جب قدم ڈگمگائیں گے۔
اور آپ کے دو ساتھی جن کو میں کبھی نہیں بھُولا میری طرف سے اُن پر سلام ہو جب تک قلمیں چلتی رہیں۔

Marfat.com

☆ رابعاً :- مدینہ منورہ نہ جانا بلکہ جانے والوں کو روکنا شقاوت کی واضح علامت ہے

☆ خامساً :- مقبولان بارگاہ کی قبور پر جانا جاءوک کے حکم میں داخل ہے۔

○ حدیث الحبیب علیٰ مصدرہا الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا افشوا السلام (سلام پھیلاؤ) اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کان یبادر بالسلام سلام میں پہل فرماتے تھے۔ "تحفہ" سلام تحیت مصافحہ معانقہ سب پر مشتمل ہے۔ جملہ مؤمنین کے سلاموں اور استغاثوں کا جواب دیتے ہیں۔

بر محمد رسانم صلوٰۃ و سلام آں شفیع امتاں یوم القیام "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ سیدنا خبیب بن عدی بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر انصاری کو مقام تنعیم، مکہ معظمہ میں کفار پھانسی دینے لگے تو آپ نے نہایت ادب سے رسول پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کو سلام عرض کیا۔ اس وقت آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" سحری کا وضو فرما رہے تھے فرمایا وعلیکم السلام تو ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کس کی پذیرائی ہو رہی ہے؟ فرمایا میرے خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کفار نے دار پر چڑھایا تو آپ نے مجھے سلام بھیجا یہ ان کے سلام کا جواب ہے اور فرمایا اے خبیب! رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبلہ کی طرف منہ کر لو تو آپ نے سن کر تعمیل ارشاد کرتے ہوئے قبلہ کی طرف اپنا رخ پھیر لیا اور فزت برب الکعبۃ کہتے ہوئے جان مشتاق، جان آفریں کے سپرد کر کے شہید ہو گئے

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

مرزا مظہر جان جاناں شہید علیہ الرحمۃ

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خدمت میں حاضر تھے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے سر مبارک اٹھا کر وعلیکم السلام فرمایا حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کس کو جواب سلام دیا ہے فرمایا حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ ادھر سے گزرے انھوں نے سلام عرض کیا۔ تو یہ میں نے ان کے سلام کا جواب دیا ہے ؎

السلام اے قیمتی تر گوہر دریائے جود — السلام اے تازہ تر گلبرگ صحرائے وجود
صد سلامت مے فرستم ہر دم اے فخر کرام — بوئے کہ آید یک علیکم در صد سلام

جامی قدس سرہ السامی

Marfat.com

☆ طبرانی نے معجم صغیر میں لکھا ہے ایک رات سحری کو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے وضو کرتے وقت تین بار فرمایا لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ نُصِرْتَ نُصِرْتَ " حاضر ہوا حاضر ہوا پہنچا پہنچا تو سیدہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کس کی پذیرائی ہو رہی ہے۔ فرمایا مکہ معظمہ میں راجز بنی کعب پر مشرکین نے حملہ کر دیا ہے وہ مجھے مدد کے لئے پکار رہے ہیں تو میں نے ان کا جواب دیا ہے۔ یہ خبر عن الغیب، فتح مکہ معظمہ پر منتج ہوئی۔

○ فَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ الرَّسُوْلُ یہ آیت کریمہ کا تیسرا، چوتھا جزو ہے

☆ پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول بھی ان کی شفاعت کریں یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائے بخشش پر ہی اللہ تعالیٰ کی صفت "تَوَّابًا رَّحِیْمًا" کا بدرجہ کمال ظہور ہوگا۔

استغفار :- قرآن پاک پ ۲۶ سورۃ الفتح آیت کریمہ ۱ - ۲

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ[1]	بے شک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح فرما دی تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور پچھلوں کے

شانِ نزول :- حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے یکم ذی قعدہ ۶ سنہ ہجری المقدسہ ذوالحلیفہ سے احرام عمرہ باندھا اور بعض صحابہ کے ساتھ جحفہ سے جب عسفان پہنچے تو خبر آئی کہ کفار آمادۂ جنگ ہیں تو یہاں صلح نامہ لکھا گیا۔ مقام حدیبیہ سے واپسی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم

[1] اس آیت کریمہ کے ترجمہ میں فی زمانہ کے خوارج اور معتزلہ نے بہت بڑی خیانت اور بددیانتی کی ہے کہ لَكَ میں لَ کا ترجمہ ہی نہیں کیا جس سے عقیدۂ عصمت انبیاء کو مجروح کر دیا گیا۔ یہ بہت بڑی جسارت اور بے باکی ہے کہ انھوں نے گناہوں کی نسبت "معاذ اللہ" نبی معصوم و مامون "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف کر دی اور جب ان کی اس تحریف معنوی کی نشان دہی کرائی گئی تو وہ کور باطن تاویلات اور کج بحثی میں الجھ کر رہ گئے۔ یہ محروم القسمت قیل و قال، حیل و حجت اور بحث و مباحثہ میں اپنا ایمان کھو بیٹھے۔ کاش وہ سمجھتے۔ فقیہہ امام ابواللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ اکابر علماء حنفیہ فرماتے ہیں۔ لَكَ میں لَ سببیہ اور تعلیلیہ ہے لَكَ اَیْ لِاَجْلِكَ یعنی محبوب تیرے سبب سے تیرے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ بخش دیئے۔

☆ غفر کا معنی ڈھانپنا، ذنب کا معنی۔ الزامات تو معنی ہوا کہ قبل الہجرت وہ الزامات کفار و مشرکین "شاعر ساحر" اور بعد الہجرت کے اتہامات یہود و منافقین "مجنون" وغیرہ وہ سب مٹا دیئے گئے۔ یہ ہے فَتْحًا مُّبِيْنًا کا ثمرہ۔ یہ توجیہ اور مفہوم نہایت ہی انفس و اصوب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم و رسولہ الاعلیٰ بالصواب ط ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ b۔ ۶

Marfat.com

پر یہ آیاتِ کریمہ نازل ہُوئیں تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو بہُت خُوشی ہُوئی اَور صحابہ کرام علیہم الرِّضوان نے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو مُبارکیں دیں۔ "صحیح البُخاری و مُسلم شریف"

○ فَتَحْنَا :- صُلح حُدَیبیہ جو تمام فتوحاتِ عظیمہ کا پیش خیمہ اور سرچشمہ بنی۔ فتح مکّہ مُعظّمہ اعظم فتوحات کے علاوہ اس میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اُمّت کی مغفِرت کی بشارت ہے وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ[1] خزانۂ غیب کی کُنجیاں اُسی کے پاس ہیں۔ اُن کو سوائے آپ کے ربّ عزّوجلّ کے کوئی نہیں جانتا۔ اب یہ سُوال پیدا ہوتا ہے اُن کُنجیوں سے کسی کے لیئے غیُوب کے دَر کھولے بھی ہیں؟ تو یہاں فرمایا فَتَحْنَا۔ پیارے محبُوب! ہم نے کھول دیئے آپ کے لیئے ہر قسم کے غیب کے خزانوں کے دَروازے، کس چیز کے؟ فرمایا علم کے، حِکمتوں کے، فتوحات کے، ہدایتوں کے، فضل و کرم کے، جو اَوروں کے لیئے بند تھے۔ پیارے محبُوب وُہ آپ کے لیئے وا کر دیئے۔ دَروازۂ شفاعتِ کُبریٰ، دَروازۂ مغفِرت، دَروازۂ حوضِ کوثر، دَروازۂ جنّت اور دَروازۂ دیدارِ الٰہی اور دیگر ہر قسم کے رحمتِ الٰہی کے دَروازوں کی کُنجیاں آپ کو عطا کر دیں "خزانۂ توحید ذات و صفاتِ الٰہیّہ کی کُنجی آپ[2] صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ پاک ہے"

☆ چودہ سو[1400] صحابہ کرام نے مقام حُدَیبیّہ میں تَحْتَ الشَّجَرَةِ (درخت کے نیچے)، آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے ہاتھ مُبارک پر سب کچھ تن من دھن نثار کر دینے کی دیوانہ وار بیعت[3] کی جو بیعتِ رضوان سے موسُوم ہُوئی اَور اس والہانہ بیعت پر ربِّ کریم نے یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ کا مُژدہ سُنایا اور محبُوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کے ہاتھ کو "اپنا ہاتھ" کا شرف بخشا اور محبُوبِ کریم[10] (سورۃ الفتح) "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فعل کو اپنا فعل فرمایا۔ جو آیتِ کریمہ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى[4] سے ظاہر ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ"

9

---

[1] پ۷ سورۃ الانعام آیتِ کریمہ ۵۹ اور اُسی کے پاس ہیں کُنجیاں غیب کی۔ اُنھیں وُہی جانتا ہے۔

[2] مفتاح، مفتاحُ الجنّۃ، مفتاحُ الرّحمۃ کنزُ اللّٰہ حضور مطلعِ کُن فکاں مقطعِ مُرسلاں "صلی اللہ علیہ وسلم" کے اسماءِ مُبارکہ سے ہیں۔

[3] بیعتِ رضوان میں حضرت خضر علیہ السّلام بھی شریک تھے بحوالہ تفسیر روحُ البیان وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَنَبِيُّهٗ ط

[4] پ۹ سورۃُ الانفال آیتِ کریمہ ۱۷ اے محبُوب وُہ خاک جو تم نے پھینکی۔ تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللّٰہ نے

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

☆ امام محیی السنۃ بغوی نے اپنی تفسیر معالم التنزیل میں بروایت حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا۔ اصحاب الشجرۃ، بیعت الرضوان والے تمام صحابہ اعلام قطعی جنتی ہیں ان جملہ صحابہ کرام سے ایک بھی جہنم میں نہ جائیگا۔ "مکتوباتِ قدسی آیات دفتر دوم"

قرآن پاک : پ۲۶ سورۃ محمد" صلی اللہ علیہ وسلم آیت کریمہ ۱۹

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط	اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مومنوں کے لئے گناہوں کی معافی مانگیں

○ یہاں استغفار اور ذنب کی نسبت كَ کی طرف کی گئی ہے۔ اس سے مراد، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے خاص الخاص افراد مراد ہیں نہ کہ معاذ اللہ اپنی ذات پاک، معصوم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان واجب الاذعان، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کُلَّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً میں صدہا حکمتیں مضمر ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قوائے جسمانی و روحانی اور اس کی کیفیات نورانی اور عملیات کو کون سمجھ سکتا ہے۔ خدا تجھے ہدایت دے یہاں استغفار معصیت پر نہیں کیونکہ نبی معصوم ہے۔ یہ الفاظ مجازاً فرمائے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر آن، نئی شان وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی ط سے ظاہر و باہر ہے کہ ہر آنے والی گھڑی آپ کے حق میں پہلی گھڑی سے زیادہ بہتر اور قرب والی ہے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگلے مرتبۂ اعلیٰ پر فائز ہوتے تو پچھلے مرتبہ سے استغفار فرماتے تاکہ حسن سے احسن اور صواب سے اصوب کی طرف عروج ہو کہ رجوع میں عروج ہے۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کوہِ طور پر شرف ہم کلامی اور بے ہوشی کے بعد ہوش آنے پر

بقیہ حاشیہ ← درود پاک کی برکت سے امتِ مسلمہ کے درجات ہر آن بلند سے بلند تر ہوتے رہیں گے

پھینکی۔ امام ربانی سرکار مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی مکتوبات قدسی آیات میں فرماتے ہیں۔ "اس کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے" اس سے مقصود حقیقت نہیں حاشا وکلا کہ بندہ کا فعل عین مالک و مقتدر کا فعل ہو یا اس کی ذات کا عین ہو یہ ناممکن ہے یہ مقام ذات وصفات کے مظہریت پر دال ہے۔

عـلہ فرمایا میں دن اور رات میں روزانہ ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

عـلہ پ۳۰ سورۃ الضحیٰ آیت کریمہ یقیناً ہر آنے والی گھڑی آپ کے لیئے پہلی سے "بدرجہا" بہتر ہے۔

Marfat.com

کہا "تُبْتُ اِلَیْکَ" لیکن جب آپ سے اِس توبہ کی حقیقت پُوچھی گئی تو فرمایا (سورۃ الاعراف ۱۴۳)
رَبِّ اَرِنِیْ مطالبۂ دیدار ہے اور طلب کرنا صاحبِ اختیار ہونے کی علامت ہے۔
حالانکہ محُب صاحبِ اختیار نہیں ہوتا۔ یعنی مَیں دعویٔ محبّت پر صاحبِ اختیار بننے
سے توبہ کرتا ہُوں گویا آپ سیّدنا مُوسیٰ کلیمُ اللہ علیہِ السّلام کی نظر میں رَبِّ اَرِنِیْ[ع۱] کا مطالبہ،
دعویٔ محبّت کے مُنافی تھا۔ یہ سُوالِ دیدار مَعاذَاللہ گُناہ نہیں جس سے توبہ کی یہ مقامِ
محبّت ہے لیکن جو ربِّ کریم کا محُب بھی ہو اور محبُوب بھی، آپ کے اِستغفار کا مقام
کون جانے اور سمجھے؟ یاد رہے۔ مَعاصی، ظُلمت ہے اور نبوّت نُور۔ اہلِ نبوّت
"نبی" سے مَعاصی کا صُدور اجتماعِ ضدّین ہے جو کہ مُحال اور ممتنع ہے۔ فَتَدَبَّرْ"

حدیثِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط

○ نبیِّ رحمت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ربِّ کریم نے میری اُمّت کو دو امن عطا فرمائے
☆ ذاتِ پاکِ مُصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم، وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ط[ع۱]
☆ اِستغفار وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○ سے ظاہر و باہر ہے۔[ع۲]
○ اِن ہر دو امن کا ظہُور بارگاہِ رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی حاضری میں مُضمر ہے
نبیِّ رحمت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی اُمّت پر از رُوئے شفقت قبر مُبارک میں قیام کو مَلَاُ الاعلیٰ
کے قیام پر ترجیح دی اور فرمایا میرے سوا ہر نبی اپنی اپنی قبر میں صرف تین روز رہا
پھر وُہ اعلیٰ عِلّیین میں اُٹھا لیا گیا۔ مَیں نے اَللہ تعالیٰ سے دُعا کی قیامت تک اپنی اُمّت
میں رہُوں تاکہ ہمیشہ میرے اُمّتی فیضِ صحُبت اور حاضری سے فیضیاب ہوتے رہیں اور

ع۱ جب کہا تب ایک پتھر پر نگاہ پڑی جس پر لکھا تھا لَاتَاْكُلْ مَالَ الْيَتِيْمِ ط یہ دیدار دُرِّ یتیم محبُوب صلّی اللہ علیہ وسلّم کا حق ہے۔
ع۲ پ۹ سورۃ الانفال آیتِ کریمہ ۳۳ اور اَللہ کی شان یہ نہیں کہ اُنھیں عذاب دے جب تک
اے محبُوب تم اُن میں تشریف فرما ہو۔
ع۳ پ۲۶ سورۃ الذّٰریٰت آیتِ کریمہ ۱۸ سحری کو استغفار کرتے ہیں"۔ یہ اُسکے خاص بندوں کی شان ہے کہ وُہ بوقت
سحری استغفار کرتے ہیں اور یہ استغفار اُن کے احوال اور مقامات کے لحاظ سے ہے اور سحری میں ایک تو خلوت مُیسّر
ہے اور دوسری اجابت ہے اور استغفار سے رحمت نصیب ہوتی ہے اور درُود شریف سے قبولیّت ملتی ہے۔
ے مظہرِ صفات نے دیدارِ ذات کے سُوال پر کہا۔

Marfat.com

اُن کے قلوب تسلّی پکڑیں اور میرے پاس حاضر ہو کر صحبتِ فیض سے بشارتیں پائیں۔
یہ حقیقت ہے کہ جس قوم کا نبی قوم میں موجود نہ ہو تو اُس پر عذاب آیا۔ فرمایا وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ط یقین کر لو اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا رسول تم میں موجود ہے۔ سورۃ الحجرات

○ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ یہ آیتِ کریمہ کا پانچواں جزو ہے۔ "توبہ سے پہلے ربِّ کریم رجوع برحمت[1] فرماتا ہے تاکہ بندہ توبہ کرے اور توبہ رجوع اِلَی اللہ کا نام ہے جو پیغام ہے قبولیّت کا اور یہی توفیقِ ربّانی ہے جو توبہ کی قبولیت کی مُبشّر ہے اور وُہ جَآءُوْكَ کی دعوت دیتی ہے۔ مقبولانِ بارگاہ اور محبوبانِ درگاہ کی حاضریاں بھی، اِسی زُمرہ میں داخل ہیں کہ یہ اِسی در کے ذرّات ہیں۔

☆ سیّدنا امام عالی مقام حَسَن حَسُنَ وَجْهُهُ الْكَرِيْم بفیضِ حُسنِ صورت شبیہِ رسول" صلی اللہ علیہ وسلم" سے مروی ہے آپ امیر المؤمنین سیّدنا مُعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دارُالسّلطنت شام میں ملنے گئے تو ایک شخص حاضرِ خدمت ہو کر عرض گذار ہُوا کہ اے سیّدنا امام عالی وقار! کثرتِ گُناہ سے زندگی وبالِ جان ہے اور غربت کا یہ عالم کہ زُبان بیان سے قاصر ہے گھر جہنّم کا نقشہ ہے بدحالی و بدحالی چہرہ سے واضح عیاں اور لاولد بھی ہُوں۔ آپ میرے لیئے دُعا فرمائیں۔ آپ نے اُس کو بکثرت اِستغفار کا حُکم فرمایا۔ کچھ عرصہ بعد وُہ شخص حاضر بارگاہِ امامت ہُوا۔ تو خُوشحالی اُس کے لباس سے مُسرّت اُس کے چہرے سے نمایاں تھی اور وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ[2] سے آراستہ پیراستہ تھا۔ آپ نے نگاہِ کرم سے دیکھا تو وُہ نہایت مؤدّبانہ طریقہ سے عرض گذار ہُوا کہ اے مسندِ امامت کو زینت بخشنے والے! آپ نے یہ وظیفہ کہاں سے ارشاد فرمایا تو آپ نے یہ آیتِ کریمہ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ○ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ○ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ○ تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا درود

---

[1] قرآنِ مجید فرقانِ حمید کے حُکم کے مطابق اللہ تعالیٰ اُن پر مائل بکرم ہُوا تاکہ وُہ رجوع کریں"۔ رجوع میں عروج ہے۔
[2] پ ۸ سورۃ الاعراف آیتِ کریمہ ۲۶ پرہیزگاری کا لباس وُہ سب سے بھلا۔
[3] پ ۲۹ سورۃ النوح آیتِ کریمہ ۱۰ تا ۱۲ پس میں نے کہا مُعافی مانگ لو اپنے رب سے بے شک وُہ بخشنے والا

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

شریف کو ہر اوراد، وظائف سے اوّلیّت حاصل ہے قبولیّت کے لیئے درود شریف اور استغفار شرط ہے اور مغفرت ایسی نعمت ہے جو جَآءُوْكَ پر عمل پیرا ہو کر دربارِ مُربّیِ ملّت، مُعطیِ اُمّت "صلّی اللہ علیہ وسلّم" سے ہی ملتی ہے اور کہیں سے نہیں۔

☆ صَفُوحٌ عَنِ الزَّلّات :۔ عُلماءِ عظام وآئمہ اعلام اہلِ سُنّت وجماعت قُدِّسَتْ اَسْرَارُھُمُ الْقُدْسِیَّة سلف تا خلف کا یہ مُتّفقہ علیہ عقیدہ ہے کہ انبیاء ورُسل عَلَیْھِمُ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَاَشْرَفُ السَّلَامِ اپنی ذات وصفات اور افعال میں بہر حال اور بہر جہت معصوم اور اپنے افعال میں مُؤیّد مِنَ اللہ ہوتے ہیں۔ اولیاء کرام محفوظ اور اُمّت مغفور ہے۔

قُرآنِ پاک :۔ پ۱ سورۃ البقرۃ آیتِ کریمہ ۳۵

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ | اِس پیڑ، درخت" کے قریب نہ جانا

☆ یہ نہی تنزیہہ تھی ہر وُہ لغزش جس کا انجام کار توبہ ہو وُہ زلّۃ تنزیہہ ہے۔

☆ درحقیقت یہ خطا اجتہادی ہے یا " لفظاً وصُورۃً خطا اِس پر معاصی کا اطلاق صحیح نہیں "اَلْمُجْتَهِدُ مَاْجُوْرٌ وَّلَا مَاْزُوْرٌ" مجتہد اس پر بھی اکہرا ثواب پاتا ہے۔

☆ حکمتوں کا ظہور فرمانا مُقدّر تھا ورنہ آپ کی تخلیق سے ہزارہا سال پہلے یہ تقدیر لکھی جا چُکی تھی جو قضاءِ مُبرم تھی۔ دیکھو حدیث تَحَاجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی عَلَیْھِمَا السَّلَامُ ط مناظرہ روح

☆ گندم کا دانہ کھانے سے گُلستانِ قدرت میں طرح طرح کے یہ خوشنما پھول، " اُولُوالعزم انبیاء ورُسُل" عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کھلے۔ خصوصاً رفیعُ الدّرجات، فضیلت مآب مُحمّدِ مُصطفٰے عَلَیْہِ اَفْضَلُ التَّحِیَّۃِ وَاَطْیَبُ الثَّنَاءِ جیسا مُعطّر مُعنبر باغِ قدرت میں پھول کھلا اور آپ کی اُمّتِ مُعظّمہ میں طرح طرح کے رنگین پھول مومن، اولیاء، اصفیاء، مُجدّد ابدال واغواث ظہور پذیر ہوئے اور کَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ سے جو شجرہ طیّبہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَامُ سے بویا گیا تھا وُہ پھل اور پھولوں تک پہنچا جس سے چار دانگ عالم میں بہار آگئی ؎

؎ خطاءِ مُجتہد دو قسم ہے ۱۔ خطاءِ اجتہادی ۲۔ خطاءِ عنادی ط

بقیہ حاشیہ

ہے۔ وُہ برسائے گا آسمان سے تم پر مُوسلا دھار بارش اور مدد فرمائے گا تمہاری اموال اور فرزندوں سے بنائے گا تمہارے لیئے باغات اور نہریں۔ ؎ بروایت حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ "صحیحین بخاری ومسلم"

Marfat.com

ہے انہی کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہیں

☆ قول شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی قدس سرہ الاطہر :- فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْا عَنِ الْحِکْمَۃِ گندم کا دانہ کھانے میں اِن مخفی حکمتوں کا ظہور ہوا کہ گلستانِ قدرت میں ایسے ایسے پھول کھلے کہ کائناتِ عالم میں بہار آگئی۔ اگر میں وہاں ہوتا تو وہ شجر جڑوں سمیت کھا جاتا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط

☆ آپ کی تخلیق ہی خلافتِ ارضی کے لیئے کی گئی تھی۔ یہ اِس میں بھیجنے کا ایک سبب بنا۔ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ نے آسمانوں سے کُتُب سماویہ الہامیہ اور صحیفے نازل فرمائے یہ قانونِ قدرت تھا جو کہ اِس فعل سے ظاہر ہونا مقدر تھا۔

○ جب یہ فعل سرزد ہوا تو آپ تین سو سال روتے رہے۔ اگرچہ حضرت داؤد علیہ السلام کثیر البکاء ہیں لیکن روئے زمین پر آپ کے آنسو سب سے بڑھ کر ہیں۔ گریہ وزاری سے ربِّ کریم نے مغفرت کا مژدہ سنایا اور پھر دوبارہ شان سے جنّت کے داخلہ کا وعدہ فرمایا تو صاحبِ ایمان کا دل باغ باغ اور ذُرّیتِ شیطان کا سینہ داغ داغ ہوگیا۔

قولِ فیصل :- ہم خطاکاروں کو کیا حق ہے کہ انبیاء کے افعال کو اپنے پر قیاس کریں اور اُن پر خطاؤں کا الزام دیں۔ اُن کے مقاماتِ[1] رفیعیّہ کے پیشِ نظر یہ انتہائی نازک مقام ہے۔ ہماری خطاؤں پر عتاب، عقاب، عذاب کی وعیدات ہیں اور اِن نفوسِ قدسیہ کی خطا اُمّت کے لیئے از روئے رحمت عطا ہوتی ہے۔

☆ حضرت آدم علیہ السلام کے فعل سے جو فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَہٗ عَزْمًا ۝[2] کے

---

[1] عارف باللہ حضرت یعقوب بن عثمان چرخی نقشبندی خلیفہ مجاز خواجہ علاؤ الدین عطار بخاری قدس سرہ الغفاری ط عصمت وعصمتِ انبیاء کے موضوع پر دورانِ وعظ حضرت یعقوب چرخی نقشبندی علیہ الرحمۃ پر کسی شقی القلب نے اعتراض کیا کہ قرآنِ پاک میں صاف لکھا ہے کہ آدم نے خطا کی "علیہ السلام"، تو آپ نے جواباً فرمایا اِس واقعہ میں حکمت یہ ہے کہ آپ کی پشت میں ہر دو قسم خبیث اور طیب رُوحیں تھیں ربِّ کریم نے چاہا کہ آپ دُنیا میں جائیں اور تیرے جیسی خبیث رُوحوں کو دُنیا میں چھوڑ آئیں اور پھر عزّ و وقار۔ جاہ و جلال شان و شوکت اور تمکنت کے ساتھ دوبارہ جنت میں آئیں اور اپنی طیب اولاد کے ساتھ ابدالآباد رہیں

[2] پ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیتِ کریمہ ۱۱۵ تو وہ بھول گیا ہم نے اُس کا قصد نہ پایا۔ اَللّٰہ ربُّ العزت تو خود اُن کی خطا سے بری

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

تحت صادر ہُوا۔ روزہ رکھ کر بھُول کر کھانے اور پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ ماہِ رمضان المُبارک کی راتوں میں بھی جماع منع تھا۔ بعض صحابہ کرام اور سیّدنا عمر فارُوق اعظم رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہٗ سے اِس کے خلاف ہُوا تو ربِّ کریم نے اُن کی خطا کو اُمّتِ محبُوب کے لیئے عطا بنا کر راتوں کو جائز فرما دیا۔

☆ حضرت صُرمہ بن قیس غنوی رَضِیَ اللہُ عنہٗ ایک ضعیف العُمر صحابی نے روزہ رکھا تو سکت نہ ہونے پر روزہ توڑ کر بارگاہِ رحمۃٌ للعٰلمینی ﷺ میں حاضِر ہو گئے تو ربِّ کریم نے اُن کی خطا کو اُمّت کے لیئے عطا بنا دیا اور وحیِ الٰہی وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَیَّنَ علہ "اِلیٰ آخِرِہٖ" سے اپنا قانُون ہی بدل دیا۔

☆ سیّدنا آدم علیہ السّلام کے نسیان کو عِصیان سے تعبیر فرما کر حُزن، غم اور ندامت کی راہ سے آپ کی تربیّت فرمائی گئی تاکہ خلافتِ الٰہیّہ کے مُتحمّل ہو سکیں، یہ پُر حکمت راز کتنا مصلحت آمیز ہے۔ "مکتوباتِ امام ربّانی"

☆ الصّدّیق اکبر ع۲ فرمایا کرتے کاش میں محمّد مُصطفٰے کی سہو ہوتا۔ "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ط

○ ان جُملہ توجیہات سے ثابت ہُوا کہ بڑوں کی خطا ہمارے ثواب سے افضل و اعلیٰ ہوتی ہے فقیرِ پُر تقصیر کے نزدیک سیّدنا آدم صفیُّ اللہ علیہ السّلام کے لئے خطا، خطا کہنا اور لکھنا کُفر سے کم نہیں۔ وَاللہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَرَسُوْلُہُ الْاَعْلٰی بِالصَّوَابِ ط

☆ سیّدنا امام محمّد بن ادریس شافعی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز :-

○ آپ اربعہ آئمّہ مجتہدین، جلیل القدر فقیہہ اور مُحدّث اور عظیم المرتبت اولیاءِ ابدال

بقیّہ حاشیہ

فرما رہا ہے کہ ارادہِ خطا نہ تھا اور وُہ بھُول گیا۔ نسیان، ذہُول اور سہو کے فرق سے ظاہر ہے گندم کا دانہ کھانے میں ارادہ شامل نہ تھا۔ جب ارادہ نہ ہو تو خطا کیسی؟ اِس کو لفظاً یا شکلاً خطا کہہ لیں۔ لیکن بباطن اور حقیقۃً خطا نہیں بلکہ رحمت بھری عطا ہے۔ کیونکہ انبیاء علیہم السّلام حقیقی گُناہ سے مُنزّہ و مُبرّا ہوتے ہیں۔ صفحہ ۱۸۷ ملاحظہ ہو

ع۱ پ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۸۷ اور کھاؤ اور پیئو یہاں تک تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے۔ پَو پھٹ تک۔ یعنی مغرب تا آخرِ سحری۔

ع۲ صدّیق کا معنیٰ جمیع اقوال افعال اور قلبی احوال میں سچّا جبکہ صادق کا معنیٰ محض قول کا سچّا ہے۔ فَافْہَمْ ط

Marfat.com

اَحلام سے ہیں۔ اور حضور مُعطیِ جنّت" صلی اللہ علیہ وسلم" سے جنّت کی بشارت پائے ہُوئے کہ دُلہن کی پھبن سے پھب کر ملائکہ نوری کے جلو میں بغیر حساب وکتاب جنّت میں جائیں گے۔ امامِ اَجل از آئمہ اربعہ مجتہدین سیّدنا احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی شان میں فرماتے ہیں۔ اِنَّ الشَّافِعِیَ کَالشَّمْسِ لِلنَّاسِ ط بے شک امام شافعی لوگوں میں سُورج کی، طرح ہیں۔ حضور مُخبرِ صادق نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلَیْہِ نے آپ کے متعلق پیشگوئی "خبرِ غیب" دی کہ قُریش سے ایک عالمِ دین زمین وآسمان کے برتن کو علم سے بھر دے گا اور وُہ سیّدنا امام شافعی قُریشی ہیں۔ بایں ہمہ فضائل وکمالات آپ کے فرمُودات سے یہ اشعار ہیں لہ

شَکَوْتُ اِلٰی وَکِیْعٍ سُوْءَ حِفْظِیْ فَاَوْصَانِیْ اِلٰی تَرْکِ الْمَعَاصِیْ
فَاِنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ مِّنْ اِلٰہٍ وَنُوْرُ اللّٰہِ لَا یُعْطٰی لِعَاصِیْ

○ یہاں کونسے گُناہ یا ذنب یا معاصی تھے جس کی طرف اشارہ ہے۔ درحقیقت یہ مقاماتِ "اَولیاء" ہیں۔ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ ط حَسَنَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ سَیِّئَاتُ الْعَاشِقِیْنَ ط حَسَنَاتُ الْعَاشِقِیْنَ سَیِّئَاتُ الْوَاصِلِیْنَ ط سہ "یہ حَسنات اور سَیِّئات نسبت کے لحاظ سے ہے۔ "فَالْعَاقِلُ تَکْفِیْہِ الْاِشَارَۃُ ط"

کلامِ لطیف:۔ ایک بار کسی شخص نے وارثِ نبوّت، ہادیِ اُمّت ابُوالحسن علی سیّدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزام لگایا تو آپ نے اِستغفار کیا اور فرمایا اگر یہ بات مُجھ میں ہے تو اپنے لئے اِستغفار کرتا ہُوں اور اگر مُجھ میں نہیں تو پھر تیرے

سہ یہ اہلِ طریقت کے مُصطلحات ہیں۔ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ ط

لہ مَیں نے شکایت کی اپنے اُستاد مُکرّم حضرت امام وَکیع بن الجرّاح علیہ الرحمۃ سے کمزوریِ حافظہ کی اور آپ نے حُکم دیا ترکِ معاصی کا کہ پس علم اَللّٰہ کا نُور ہے اور اَللّٰہ کا نُور عاصی کو نہیں دیا جاتا۔

سہ اَبرار کے حَسنہ مُقرّبین کے سیّئہ ہیں۔ اَبرار کی عبادت خوفِ دوزخ اور طمعِ جنّت سے ہے بایں طور کہ وُہ مَوردِ الطافِ الٰہی ہے اور دوزخ مَوردِ غضبِ الٰہی۔ لہٰذا شریعت مُطہرہ میں یہ حسنہ ہے اور اگر مُقرّبین، عاشقین اور واصلین کی عبادت اِس وجہ سے ہو تو یہ اُن کے لئے سیّئہ ہے کیونکہ اُن کی عبادت محض محبّت لِذاتہٖ ہے اور محبّت ذاتی میں غرض نہیں بلکہ مقصُود رضا ہوتی ہے اور دیدارِ الٰہی فقط منہ عُفِیَ عَنْہُ

Marfat.com

لئے استغفار کرتا ہوں یہ خلقِ عظیم دیکھ کر وہ درود شریف پڑھ کر کہنے لگا واقعی آپ ابنِ رسول "ﷺ" ہیں اور سچے دل سے تائب ہوگیا۔ آپ "ﷺ" مطلقاً اور لاریب معصوم ہیں ہر قسم کے ذنب، معاصی اور ظلم سے نہ آپ سے قبل از نبوت کسی قسم کے گناہ کا صدور ہوا اور نہ بعد از نبوت اور نہ ترکِ اولیٰ اور نہ خلافِ مرضیِ مولیٰ صادر ہوا اور اولیاء اللہ کی بارگاہ میں بھی حضور "ﷺ" کی ہی بارگاہ ہیں ہیں کہ وہ حضور "ﷺ" کی متابعت اور کفش برداری میں اولیاء اور واسطہ بنے اور درجہ محفوظ پایا۔ حضور "ﷺ" کے عطاء فیض سے وہ نوّاب رسول ہیں۔

حدیثِ پاک :۔ بروایت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ط "شمائل ترمذی"

لَمْ اَرَ ای قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ ط | میں نے آپ کی مثل نہ پہلے دیکھا نہ بعد "صلی اللہ علیہ وسلم"

معراج میں جبریل علیہ السلام سے کہنے لگے شاہِ اُمم — تم نے تو دیکھے ہیں بہت بتلاؤ کہ کیسے ہیں ہم

رُوحُ الامین کہنے لگے اے ماہِ جبیں تیری قسم — آفاقہا گردیدہ ام سیرِ جہاں ورکردہ ام

بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

☆ امام ربانی سرکار مجددِ الالف الثانی الشیخ احمد نقشبندی مجددی قدس سرہ النورانی نے فرمایا۔

۱۔ نبیِ کریم "ﷺ" کو باری تعالیٰ نے اپنی ذات کی تجلی سے بنایا اور باقی تمام مخلوقات کو صفات کی تجلی سے۔ یہی وجہ ہے کہ کائناتِ عالم کے کسی فردِ بشر کو بجز مخلوق ہونے کے اور کسی امر میں آپ سے کوئی مماثلت نہیں۔

۲۔ جن محجوبوں نے محمد رسول اللہ "ﷺ" کو بشر کہا اور دوسرے[علے] انسانوں کی طرح

[علے] اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے محبوب کے فضائل جلیلہ اور مراتبِ رفیعہ اور القاباتِ عظیمہ کو چھوڑ کر ایسی وصفِ عامیانہ سے یاد کرنا جو ہر کہہ ومہ میں پائی جائے اور وہ کلمات استعمال کرنا جو کفار سے منقول اور ان کی طبعی موافقت کی بناء پر ہوں یہ عین گمراہی وحرمان نصیبی ہی نہیں بلکہ یہ انکار کے مترادف ہے لیکن جن کے قلب پر مہر اور سمع پر غطاء اور بصر پر غشاوہ ہو وہ شپرہ چشم آفتاب کی روشنی میں چندھیا جاتے ہیں اور بعض بوم طبع رات کی تاریکی میں پر وبال کھولتے ہیں۔ لیکن اڑ نہیں پاتے۔ یہی حال ان طیرہ باطنوں کا ہے کہ آفتابِ رسالت کی تابانیوں کی تاب نہ لاسکے اور نہ مہتابِ نبوت کی چاندنی سے فائدہ پاسکے اور منکر ہوگئے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم — چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

Marfat.com

تصوّر کیا وُہ مُنکِر ہو گئے اور جن سعادت مندوں نے آپ کو رسالت اور رحمت عالم و عالمیاں کے طور پر جانا اور تمام لوگوں سے مُمتاز اور سرفراز سمجھا وُہ دولتِ ایمان سے مُشرّف ہو گئے اور نجات پا گئے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ ؕ ؎

حُسن میں بیمثل، صُورت لاجواب — مَیں فِداء آپ پہ، آپ ہو اپنا جواب
پلتے ہیں ہم سے نکمّے بے شُمار — ہے کہیں اِس آستانہ کا جواب

☆ حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بشریّت میں کسی بھی فردِ بشر کو مجالِ انکار نہیں بات صِرف مِثلیّت میں ہے۔ ورنہ شکل وشمائل اور خصائل - اَقوال و اَفعال اور اَحوال - اَنوار و تجلّیات اور برکات میں کائناتِ عالم سے کوئی بھی آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا مِثیل نہیں نہ پہلوں میں نہ پچھلوں میں، نہ عرشیوں میں نہ فرشیوں میں۔ نیز بعض مُفسّرین نے اِس آیتِ کریمہ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ سورۃ الکہف ۱۱۰ کو متشابہات سے لکھا ہے جو اسرارِ الٰہی ہے ؎

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ — وَاَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ
انتہائے علمِ ما در بابِ شانش ایں قدر — کایں بشر بعد از خُدا اعلیٰ است قصّہ مُختصر

☆ حدیثِ پاک کی روشنی میں مقامِ جَآءُوْكَ میں دُرُود شریف :

اوّلاً حقیقی معنیٰ :- اَلْمَدِیْنَۃُ الْمنوّرہ عندَ المَواجہہ شریف ہر اُمّتی کا دُرُود و سلام بنفسِ نفیس سُنتے جانتے اور جوابِ سلام سے نوازتے ہیں۔ "اُمّتِ مُسلمہ کا مُتّفقہ عَلَیْہ عقیدہ لَا اِخْتِلَافَ فِیْہِ ط

"جواب کا سُننا اپنے اپنے مقام، نسبتِ رابطۂ قلبی اور احوال پر مُنحصر ہے۔

ثانیاً حکمی معنیٰ :- تُعْرَضُ عَلَیَّ صَلٰوۃُ غَیْرِھِمْ عَرْضًا ط مُسلمانوں کا دُرُود و سلام فرشتے پُہنچاتے ہیں۔ ۲۔ حریمِ رسالت میں ایک فرشتہ کھڑا ہے۔ جو اکنافِ عالم عرش ہو یا فرش۔ عرب ہو یا عجم۔ برّ ہو یا بحر یا فضا۔ غارِ سحیق ہو یا پہاڑ کا اقصیٰ الغایات۔ ہر زُبان، ہر زمان ہر مکان "دُور و نزدیک" مومن کا دُرُود شریف سِرّی یا جہری سُن لیتا اور پیشِ

ع۱ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے متعلق اُس شخص کے علم کی انتہا جو آپ کی حقیقت کا مطلقاً علم نہیں رکھتا یہ ہے کہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" محض بشر ہیں۔ حالانکہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" باوجودیکہ اس قالبِ نبوی و رُوحِ قدسی کے ہمارے علم و فہم سے وراء الوراء ہیں اور تمام کائنات آپکی "صلی اللہ علیہ وسلم" حقیقت کے ادراک سے عاجز ہے۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ۸

Marfat.com

خدمت کرتا ہے۔ عُلماء کے لیئے لمحۂ فکریّہ! اَدنیٰ غلام کی یہ شان ہے۔ تو اقلیمِ نبوّت و رسالت کے شہنشاہ۔ مقامِ محمود کے تاجدار کا مقام کون جانے؟ اَفَلَا تَتَفَکَّرُوْنَ ط ؎

شانِ خدا، نہ ساتھ دے اُن کے خرام کا وہ باز — سدرہ سے تا زمین جسے نرم سی اِک اُڑان ہے

۳۔ مُحبّین کا دُرود شریف :۔ اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ درود و سلام کا دُور و نزدیک سے سُننا زُبانِ رسالت سے ثابت ہے۔ رُوح اور نور کے لیئے کوئی شئ حجاب نہیں۔ آپ کی بشریّت نوری ملائکہ سے بھی لطیف تر ہے۔ آپ رُوحُ الاَرواح اور نُور ہیں۔ اے سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوس! سُنہری جالیوں کے ہرے ہرے گنبد کے مکین۔ تیرے دین کی امانت کے اَمین رُوْحِیْ لَہُ الْفِدَآءُ اَبِیْ وَاُمِّیْ ﷺ کے حریمِ قدس میں صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ کے عاملین دُرود خواں کا تحفہ صلوٰۃ و سلام پہنچا۔ "یَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنًا ط"

اَللّٰھُمَّ اَبْلِغْ رُوْحَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّنِّیْ تَحِیَّۃً وَّ سَلَامًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ — وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ ﷺ

ھُوَالْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ — لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمِ

بقیہ حاشیہ

☆ السید عمر بن احمد آفندی مُفتی مدینہ خزینۃ شافعی علیہ الرحمۃ عقیدۃ الشہدۃ شرح قصیدۃ البردۃ میں فرماتے ہیں۔

○ امام بُوصیری علیہ الرحمۃ حضور "ﷺ" کی حضوری خواب میں قصیدہ مُبارکہ سناتے سناتے جب اِس مصرعہ فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْہِ اَنَّہٗ بَشَرٌ پر پہنچے تو مصرعہ ثانیہ کیلئے خاموش ہوگئے تو یکدم مجلس پر سکتہ طاری ہوگیا تو سرکارِ ابد قرار "ﷺ" نے ارشاد فرمایا قَالَ اِقْرَأْ فَقَالَ الْاِمَامُ اِنِّیْ لَمْ اُوَفَّقْ لِلْمِصْرَاعِ الثَّانِیَۃِ لِھٰذَا الْبَیْتِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ! حضور مصرعہ ثانیہ مجھ سے موزون نہیں ہوسکا۔ خاص کر اس بیت کا۔ فَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ قُلْ یَا اِمَامُ اِنَّہٗ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰہِ کُلِّھِمْ ط تو پھر اس مصرعہ ثانی کو ذوق و شوق سے بار بار پڑھتے۔ یہ پہلا مصرعہ امام بُوصیری کا ہے اور دوسرا امام الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا۔ بطُون حقیقتِ مُحمّدیّہ "ﷺ" تو ارفع و اعلیٰ ہے۔ ظاہر کو بھی تصور انسانی سمجھنے سے قاصر و عاجز ہے۔ کوتاہ بین عُلماءِ ظواہر تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے ظاہر کو بھی نہ پاسکے چہ جائیکہ بواطن۔ مِنْہُ غَفَرَلَہٗ

مُحمّد سِرِّ قُدرت ہے کوئی رمز اُس کی کیا جانے — شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خُدا جانے "ﷺ"

حقیقتِ مُحمّدیّہ کو سمجھنا مُحال۔ لیکن کمال یہ ہے کہ تعلیماتِ مُحمّدیّہ پر عمل بتوفیقہٖ تعالیٰ سہل۔ "عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ"

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا — عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

۱۳

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استغاثہ بدرگاہِ رحمۃ للعلمین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ندارم جز تو ملجائے نہ دارم جز تو ماوائے
تو ئی خود ساز و سامانم اغثنی یا رسول اللہ "صلی اللہ علیک وسلم"

چو مرگم خلِ جان سوزد، بہارم را خزاں سوزد
نہ ریزد برگِ ایمانم اغثنی یا رسول اللہ "صلی اللہ علیک وسلم"

☆ حضرت ثابت بن قیس شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک یہودی نے کہا کہ ہم پر گناہ کی معافی کے لیئے قتل کرنا اور گھر بار چھوڑنا فرض کیا گیا اور ہم اس پر عمل بجا لائے۔ تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر ہم پر بھی فرض کیا جاتا تو ہم بھی بجا لاتے لیکن ہم نیاز مندوں کو تو گناہ کی بخشش کے لیئے محبوبِ پاک شہنشاہِ لولاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بارگاہِ رحمت میں حاضری کا حکم اس آیتِ کریمہ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا سے دیا گیا ہے۔ سورۃ النساء ۶۴

☆ حضور سیدُ الاولین والآخرین "صلی اللہ علیہ وسلم" کا وسیلہ جلیلہ تینوں زمانوں ماضی حال اور مستقبل پر مشتمل ہے۔ درود شریف ایک ایسا حرزِ حصین وسیلہ ہے جو قبل از ولادت، حینِ حیاتِ طیبہ اور بعد از وصال بلکہ روز قیامت اور جنت میں بھی ثابت ہے ؎

دنیا، مزار، حشر جہاں ہیں غفور ہیں — ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر کی ہے

① **توسّل قبل از ولادت شریف** :- قرآنِ پاک پ۱ سورۃ البقرۃ آیتِ کریمہ ۸۹

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ

اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن"

☆ علامہ ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی "جوہر منظم" میں اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری سے پہلے خیبر کے یہودی جنگ اور خوف

جوہر منظم فی زیارات قبر النبی المکرم ط

Marfat.com

میں آپ کے نامِ اقدس کے توسّل اور تشفّع سے قبیلہ بنُو غطفان اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صلی اللہ علیہ وسلم آخِرِ الزَّمَانِ فِی مَنْعُوْتِ التَّوْرَاۃِ سے دُعا مانگتے تو ربِّ کریم اُن کو فتح عطا فرماتا اور خوف دُور کرتا اور اگر قضاءِ حاجت کی دُعا مانگتے تو اسے شرفِ قبولیّت کا جامہ اوڑھے پاتے اور وُہ علمِ تورات وانجیل سے جانتے اور پہچانتے تھے کہ آخر زمان رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا زمانہ قریب ہے جس پر یَعْرِفُوْنَہٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَھُمْ[۶] قرآنِ مجید کی گواہی کافی۔ وَافی اور شافی ہے۔ "تفسیر بیضاوی" سورۃ الانعام ۲۰

○ حضور ذاتِ رحمۃٌ لِّلعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کا توسّل انبیاء ورُسل کا طریق ہے۔ اولیاء اللہ بھی اِسی راہ چلے۔ اولیاء، انبیاء کا فیضان ہیں۔ توجّہ، تشفّع اور توسّل کے بغیر کوئی بھی مراتبِ ولائیت تک نہیں پہنچا۔ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا تمام اکنافِ عالم میں شہرہ تھا۔ اِس کو امرِ یقینی جانتے۔ بلکہ اَجلّہ صحابہ[۲] شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی صورت اور سیرت کا تذکرہ نام، ناک نقشہ، حسب نسب، سابقہ کُتُبِ سماویّہ تورات وانجیل میں موجود ہے۔ جس سے وُہ جانے پہچانے اور مانے جاتے۔ احادیثِ کثیرہ صحیحہ سے

[۶] اُس نبی کو پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔

---

[۱] نبی عدنانی محمّد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اور تعلّق اور وسیلہ کے بغیر کسی شرف کا حصُول یا قبولیّت ناممکن ہے۔ درُود شریف اِس نسبت کے حصُول کیلئے ایک نعمت غیر مُترقّبہ ہے۔ منہ

[۲] امام محدّثِ شام ابنِ عساکر ابُوالقاسم علی الدمشقی علیہ الرحمۃ نے نقل کیا۔

☆ سیّدنا ابُوبکر صدّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایّامِ جوانی میں شہر یمن قبیلہ ازد کے بوڑھے جس کی عمر ۳۵۰ سال تھی کا مہمان ہُوا جو کُتُبِ سماویّہ تورات وانجیل کا عالِم تھا۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ میں سمجھتا ہُوں تم قُریشی ہو۔ مَیں نے کہا ہاں۔ اُس نے کہا تم بنی تیم سے ہو مَیں نے کہا ہاں۔ پھر اُس نے کہا تم حرمی ہو، مَیں نے کہا ہاں۔ کہنے لگا ذرا مجھے اپنا پیٹ دکھاؤ۔ تو میرے پیٹ پر تل کا نشان دیکھ کر کہنے لگا۔ ہاں ہاں! ٹھیک ہے۔ مَیں نے پُوچھا کیا بات ہے کہنے لگا۔ کہ تم آخر زمان پیغمبر کے وزیرِ خاص ہوگے۔ یہ ساری نشانیاں تورات میں موجود ہیں جس سے مَیں نے پہچانا۔ "تلخیص ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفاء از حکیم الامّت شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ"

☆ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ بغرضِ تجارت قُریش کے ایک قافلہ کے ساتھ ملکِ شام گیا۔ "آگے بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

ثابت ہے کہ آپ کے وسیلہ جلیلہ سے دبا، بلا، الم، غم، رنج، کلفت، خوف، قحط، مرض، قرض سے نجات ملی ہے جب آخر الزمان نبی بشریت کا جامہ اوڑھ کر اپنی پوری شان وعظمت سے جلوہ گر ہوئے تو پہچاننے کے باوجود انکار کر بیٹھے۔ ذات وصفات کا انکار، تشفع وتوسل کا انکار، کمالات اور معجزات کا انکار۔

☆ سیدنا آدم صفی اللہ، سیدنا نوح نجی اللہ، سیدنا ابراہیم خلیل اللہ، سیدنا یوسف نبی اللہ سیدنا ایوب، سیدنا موسیٰ کلیم اللہ، سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہم السلام، اولوالعزم رسل نے اپنے اپنے دور ابتلاء میں اسم پاک کو وسیلہ بنایا۔ اور پایا جو چاہا [1]

اگر نام محمد را نیاورد بے شفیع آدم — نہ آدم یافتے توبہ، نہ نوح از غرق تجنیا
نہ ایوب از بلا راحت نہ یوسف حشمت وجاہت — نہ عیسیٰ آں مسیحائی، نہ موسیٰ آں ید بیضا

[1] نام نامی، اسم گرامی "محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" تمام اسماء کا اسم اعظم، ابتلاؤں وبلاؤں میں اکسیر اعظم"

بقیہ حاشیہ

لمبا واقعہ کے بیان کے بعد فرماتے ہیں۔ میں واپسی پر ایک قدیمی دیر کے پاس سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ گیا۔ میرے پاس ایک راہب آیا اس نے کہا اس وقت روئے زمین میں کتب الہامیہ تورات وانجیل کا مجھ سے زیادہ کوئی عالم نہیں اور مجھ سے پوچھا۔ تم مکہ معظمہ کے رہنے والے ہو۔ میں نے کہا ہاں اور چند سوالوں کے بعد کہا تمہارا نام عمر رضی اللہ عنہ ہے۔ میں سابقہ واقعہ کی وجہ سے ڈرا لیکن اس نے میری تعظیم وتوقیر کی اور کھانا کھلایا پھر ایک دستاویز لے آیا کہ اس پر دستخط کر دو۔ میں نے کہا یہ کیا؟ اس نے کہا۔ بات یہ ہے کہ آخر زمان پیغمبر کی بعثت کا وقت ہے اور تم ان کے جوان ہمت وزیر ہو گے اور اس ملک کو فتح کرو گے۔ جب تم فتح کرو تو ہمارے کلیسا و دیر کا معافی نامہ لکھ دو۔ فرماتے ہیں۔ جب عہد فاروقی میں ملک شام کی فتح کے لیے گیا تو وہی دیر کا راہب اور متولی وہ دستاویز لے آیا۔ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ "وَمَا بِبَطْنٍ" کی یہ تفسیر اور اس کی تصویر ہے۔ انھوں نے اپنے علم تورات وانجیل سے شیخین کریمین کو پہچانا اور خوب پہچانا۔

[1] سیدنا سلیمان نبی اللہ علیہ السلام شہنشاہ نبی تھے۔ جن کی تمام روئے زمین، جن وانس، چرند وپرند، ہوا پانی پر حکمرانی تھی۔ اس سلطنت عظیم کا راز شاہ ابو المعالی السید خیر الدین قدس سرہ العالی ظاہر کرتے ہیں ؎

نقش نامت گر نمے کندی سلیمان بر نگین — جن وانس کے مسخر گشتی و دیو و پری

☆ آپ کی انگشتری کے نگینہ پر اسم "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم کندہ تھا۔ جب یہ گم ہو گئی تو سلطنت

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

بوصفش سورۂ طٰہٰ ، مُزَّمِّل ہم دگر یٰسٓ "صلی اللہ علیہ وسلم"
بموجودت عالی ذات تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا "مولانا عبدالرحمٰن جامی"

☆ یہ شانِ رحمتِ الٰہی کا ظہور تھا کفّار و مُشرکین عذاب طلب کرنے کے باوجود دُنیا میں خسف ، مسخ اور غرق سے محفوظ و مامون رہے ۔ بفضلہٖ تعالیٰ روزِ قیامت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ عظیمہ سے غلام ، عتاب ، عذاب سے نجات پائیں گے اور جنّت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عطاءِ جود و کرم سے ملے گی ۔

(۲) توسّل ، تشفّع بزمانۂ بعثت :- بروایت حضرت عثمان بن حُنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط شمائل ترمذی "

☆ ایک ضریرُ البصر "نابینا" بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کناں ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم دُعا فرمایئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے عافیت بخشے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے بصارت چاہیئے تو ابھی دُعا کرتا ہوں اور حاصل ہو جائے گی اور اگر اجرِ آخرت کا خواستگار ہے تو صبر کر کیونکہ تیرے لیئے بہتر ہے ۔ اُس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میرے لیئے دُعا ہی فرمائیں آپ نے ارشاد فرمایا جاؤ وضو کر ، دو رکعت نماز نفل پڑھ کر بکثرت درُود شریف پڑھ اور پھر یہ دُعا مانگ ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ "صلی اللہ علیہ وسلم" نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ " صلی اللہ علیک وسلم " ، اِنِّیْ تَوَسَّلْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ " یہاں حاجت کا نام لو " ، لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ ط بار

○ اُس نے ایسا ہی کیا ۔ فَقَامَ وَقَدْ اَبْصَرَ پس وہ اُٹھا اور بینا تھا "یا" فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَبَرَأَ ط پس اُس نے ایسا کیا اور بینائی پالی یہ دُعائے حدیثِ پاک دربارۂ توسّل طلبِ امداد بارباب حاجات بجناب سیّد الکائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" ۔ وُسعتِ رزق

بقیہ حاشیہ ← آج بھی صاحبِ ایمان کے لیئے یہ نماز اور دُعا "اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ" اپنی تاثیر میں اکسیر ہے ۔ "

میں فتور آگیا ۔ سیّدنا سُلیمان نبیُّ اللہ علیہ السّلام کے پرتو سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس انگشتریِ رسالت کے نگینہ ، شہنشاہِ مدینہ کی انگشتری تھی جب وہ بیر اریس میں گر گئی تو باغیوں نے خلافتِ حقہ میں فساد کھڑا کر دیا ۔ قدرت اور شانِ خداوندی ، غلاموں کے دلوں پر نقش اسمِ پاک کندہ ہے ۔ جس سے لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتے ہیں ۔
" ۱۲ منہ غفرلہٗ "

Marfat.com

حصولِ رزق ، حصولِ مُراد ، نزولِ بارش ، دیگر جملہ ہائے عیشِ زندگی دُنیاوی واُخروی کے لئے مجرّب ہے ۔" ابُوعبدُاللہ حاکم نیشاپُوری عَلَیہِ الرَّحمۃ نے اِمام تِرمذی کی اِس حدیثِ پاک کو حسن صحیح کہا ہے "۔

③ اِستغاثہ ونِداء بعد از وصال شریف :- "طبرانی ، المعجم الصغیر"

☆ مُفتی حرمین شریفین احمد بن عبدُاللہ الطبرانی عَلَیہِ الرَّحمۃ لکھتے ہیں ۔ خلیفہ برحق سیّدنا عثمان ذُوالنورین رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص کو حاجت ضرُوریّہ تھی ۔ لیکن آپ بوجہ مصروفیّت اُس کی طرف توجّہ اور نظرِ التفات مبذُول نہیں فرما رہے تھے ۔ اُنھوں نے اپنا حال ، اپنے دوست مشہُور صحابی حضرت عُثمان بن حُنیف رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جاؤ وضو کرکے دو رکعت نماز اَدا کر ۔ پھر درُود شریف پڑھ کر یہ دُعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ مانگ اُس نے عمل کیا اور اُس کے بعد خلیفۂ راشد کے دَروازے پر آیا تو وہاں اُنہوں نے آگے بڑھ کر استقبال کیا اور اُس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے پاس خاصّۂ فرش پر بٹھایا اور اُس کی حاجت پُوری کر دی اور فرمایا تمہیں جو بھی ضرُورت ہو مجھے کہنا تاکہ پُوری کر دیا کرُوں اور وُہ شخص خُوش خُوش اپنے دوست کے پاس گیا اور کہا جَزَاکَ اللہُ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ آپ نے میری سفارش کی ۔ اُنھوں نے فرمایا وَاللہِ مَیں نے کوئی چیز اِس کے بغیر "حدیث ضریرُالبصر" نہیں کی ۔ صِرف مَیں نے اِس پر قیاس کیا کہ حضُور صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کا وُہ فرمان ، واجبُ الاِذعان قائم مقام توسُّل اور نِداء موجبِ قضاءِ حاجات اور سببِ نجات ہمیشگی ہے اور حلِّ مُرادات میں اکسیرِ اعظم ہے ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِحَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی عِنْدَکَ
یَاحَبِیْبَنَا یَاسَیِّدَنَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَتَوَسَّلُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ
فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ الْمَوْلَی الْعَظِیْمِ ط یَانِعْمَ الرَّسُوْلُ الطَّاھِرُ ط
"اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیْنَا بِجَاھِہٖ عِنْدَکَ" ط ۳ بار "صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ" ط

☆ امام تاجُ الدّین سُبکی شافعی اَنَارَ اللہُ بُرْھَانَہٗ آخری عمر میں نابینا ہو گئے ایک شخص حج بیتُ اللہ شریف کے بعد حاضرِ خدمت ہُوا ۔ آپ نے حرمین شریفین کے احوال و

Marfat.com

واقعات پُوچھے تو اُس نے مِن وعَن بتائے۔ بعدازاں المدینۃ المنوّرہ کا ذِکر چھیڑ دیا ؎

حُورِ جناں ستم کیا طیبہ نظر میں پھر گیا　　چھیڑ کے پردۂ حجاز دیس کی چیز گا ئی کیوں

☆ زائر نے بتایا مجھے مواجہہ شریف میں حاضِری کی کیفیت اور صلوٰۃ وسلام روضۂ اطہر کو مَس کرنے کا شرف اور بوسہ کی سعادت بحضُور نُور، صاحبُ السّرُور ﷺ نصیب ہُوئی۔ یہ سُن کر آپ پر کیفیّاتِ محبّت طاری ہوگئیں تو فرمایا۔ وُہ کونسا ہاتھ تھا جو روضۂ اطہر سے مَس ہُوا اُس نے ہاتھ آگے بڑھایا تو آپ نے فرطِ محبّت سے چُوم لیا اور اپنی آنکھوں سے لگایا۔ مَس ہوتے ہی آنکھوں میں نُور آگیا۔ نابینا سے بینا ہوگئے۔

○ جاننا چاہیئے کوئی عبادت اور دُعا بارگاہِ الٰہی میں قبُول نہیں ہوتی جب تک محبوبِ کردگارِ مدنی تاج دار احمدِ مُختار "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ" کا وسیلہ اسمی، ذاتی، صفاتی پیش نہ کیا جائے اور اوّل آخر دُرُود پاک پڑھنا قبُولیّت کے لیئے ایک افضل ترین وسیلہ ہے۔

☆ آپ "ﷺ" کی ولادتِ مُبارکہ سے قبل اور حیاتِ طیّبہ میں اور بعدازوصالِ مُبارک ہر تین اَدوار میں مقبُولانِ بارگاہِ اقدس کا یہ طریق رہا ہے کہ اِس وسیلہ جلیلہ سے ربِّ کریم نے سب کی مُہمّات کو آسان فرمایا کسی کو محرُوم نہیں رکھا ؎

استغاثہ غیاثُ الدارین مُغیثُ الملوَین سیّدُ الکونین محمّدٌ رّسُولُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اَفْضَلُ التَّحِیَّۃِ وَاَحْسَنُ الثَّنَاءِ ط

بکارِ خویش حیرانم اَغِثْنِی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ　　پریشانم پریشانم اَغِثْنِی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

ندارم جُز تو ملجائے، نہ دارم جُز تو ماوائے　　تُوئی خود ساز و سامانم اَغِثْنِی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

اگر رانی وگر خوانی غلامم اَنْتَ سُلطانی　　دگر چیزے نمے دانم اَغِثْنِی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

چو مرگم نخلِ جاں سوزد بہارم را خزاں سوزد　　نہ ریزد برگِ ایمانم اَغِثْنِی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

گدائے آمدم اے سُلطان بامّیدِ کرم نالاں　　تہی داماں مگردانم اَغِثْنِی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

چو محشر فتنہ انگیزد، بلائے بے امان خیزد　　بجویم از تو درمانم اَغِثْنِی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

رِضایت سائلِ بے پر، تُوئی سُلطان لَا تَنْتَہَرْ　　صلی اللہ علیک وسلم

شہا بہرے ازیں خوانم اَغِثْنِی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ　　صلی اللہ علیک وسلم

Marfat.com

حدیث پاک : بسندِ صحیح، ابنِ ابی شیبہ علیہ الرحمۃ نے روایت کی۔

☆ ایک مرتبہ بعہدِ معدلت خلافتِ فاروقی قحط پڑا حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر بعد درود و سلام عرض کناں ہوئے یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاسْتَسْقِ لِاُمَّتِكَ فَاِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوْا ط یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیک وسلم اپنی اُمّت کے لیئے بارش طلب کریں کہ وُہ ہلاک ہو رہی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے خواب میں زیارت سے مُشرّف فرما کر فرمایا کہ عمر "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" سے کہنا کل بارش ہوگی تو پھر ایسا ہی ہُوا۔

☆ مشہور مُحدّث ابُوالجوزاء نے بروایت اوس بن عبدُ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کیا۔ ایک مرتبہ المدینۃُ المنوّرہ میں سخت قحط پڑا۔ تو لوگ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہُوئے تو آپ نے فرمایا۔ روضۂ اطہر پر حاضر ہو جاؤ اور چھت سے ایک دریچہ آسمان کی طرف کھول دو تاکہ آسمان اور قبرِ اطہر کے درمیان کوئی آڑ حائل نہ رہے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ جس طرح فرمایا گیا تھا تو اُسی وقت بارش ہُوئی اور جَل تھَل ہو گیا۔ کھیتیاں سرسبز ہو گئیں اور اُونٹ موٹے ہو گئے اور یہ سال عامُ الفتق کے نام سے مشہور ہو گیا۔ توجّہ، توسّل کے ایسے کثیر واقعات صحابہ احادیثِ پاک میں موجود ہیں۔

☆ سیدنا فاروقِ اعظم "اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَتَوَسَّلُ بِعَمِّ نَبِیِّكَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" سے دُعا فرمایا[1] کرتے۔ ایک مرتبہ آپ کے عہدِ ہمایوں میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط پڑ گیا۔ تو آپ نے دُعا کی۔ اے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ ہم تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مُعظّم و مُکرّم چچا سیدنا عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مُبارک وسیلہ جلیلہ سے بارش چاہتے ہیں تو ربِّ کریم نے اُس کو شرفِ قبولیّت سے

؎ اَب ہم وسیلہ بناتے ہیں تیرے پیارے نبی کے چچا جان کا ۔ عَلَیْہِ وَعَمِّہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط

---

[1] علامہ بدرُالدین محمود عینی رحمۃ اللہ کی نقل کردہ روایت سے ثابت ہے۔ سیدنا فاروقِ اعظم کا، عمُّ النبیّ حضرت عبّاس رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما کے وسیلہ سے دُعا کرنا واضح کرتا ہے کہ یہ توسّل صرف حضور علیہ الصلوٰۃُ والسلامُ سے خاص نہیں بلکہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے قرابت نسبی و نسبتی کے وسیلہ جلیلہ سے بھی دُعا جائز ہے۔ ابنِ سعد نے الطبقات میں ذکر کیا۔ سیدُنا ابنِ سیدنا امیر معاویہ بن ابُوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دمشق میں ایک صحابی حضرت یزید بن الاسود بن الجرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر بٹھا کر اُن کے وسیلہ سے دُعا کی۔ مواہب اللدنیہ

" بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر "

Marfat.com

نوازا اور بارش نازل ہوگئی [1]

فیوض الباری شرح صحیح البخاری"

گر نہ بیند بتابش خورشید — شپرہ را دریں چہ جرم و گناہ
مہر را گو، چرا دمیدہ چناں — کہ بچشمش جہاں نمودہ سیاہ

○ **عطیۂ مصطفائی**:۔ مشہور محدث صحابی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسولہ عنہ کے پاس سیدنا ابوالقاسم" صلی اللہ علیہ وسلم" کی عطا کردہ ایک زنبیل تھی۔ جس میں سے کھجور، ستو اور ہر قسم کے میوہ جات نکال نکال کر کھاتے اور دیگر احباب و اصحاب کو بھی اس سے کھلاتے۔ خلافتِ عثمانیہ کے فسادات اور بلوے میں وہ زنبیل گم ہوگئی۔ آپ فرمایا کرتے۔ دوسروں کو تو صرف ایک غم ہے اور مجھے دو[2]۔ ایک سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بچھڑنے کا اور دوسرا زنبیل کے گمنے کا۔ فقیر غفرلہ المولی القدیر کہتا ہے ؎

آنچہ از من گم شدہ گر از سلیمان گم شدے — علیہ السلام
ہم سلیمان، ہم پری، ہم اہرمن بگریستے — علیہ السلام

؎ خلافتِ فاروقی میں گورنرِ ایران۔ ؎ ایک معجزہ کثیرِ طعام۔

بقیہ حاشیہ

علیٰ شمائل المحمدیہ" میں بروایت کعب احبار رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ قریشیوں میں جب کبھی قحط سخت پڑتا اور بارش نہ ہوتی تو سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑ کر کوہِ ثبیر پر لے جاتے اور اُن کے وسیلے سے جنابِ الٰہی میں دعا کرتے تو بارش سے قحط دور ہوجاتا۔ یہ سب برکت جناب رسول اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم" کے نور کی تھی جو اُن کی پیشانی میں تھا۔ "بقدرِ آئینہ حسن تو مینماید روئے"

★ بعض علماءِ دورِ حاضرہ کے نزدیک وسیلہ صرف اعمال کا معتبر ہے۔ حالانکہ احادیثِ مبارکہ میں بالصراحت اعمالِ صالحہ مقبولہ کا وسیلہ ہے نہ کہ مطلق اعمال کا۔ صالحینِ امت اور حضور" صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذواتِ مقدسہ کا وسیلہ سب سے افضل ہے۔ جس کے یہ محروم القسمت منکر ہیں۔ سیدنا امام ہمام کے مزار فائض الانوار پر امام شافعی رحمہما اللہ کی دعا کا قبولیت پانا اور "بقولِ اولیاءِ کرام"، الشیخ معروف کرخی البغدادی علیہ رحمۃ ربی کی مرقدِ مقدسہ پر دعا کا کبھی رد نہ ہونا جوازِ وسیلہ کی دلیل ہے۔ اِن سب وسیلوں سے ایک وسیلہ درود شریف ہے۔

[1] اگر سورج کی تیز روشنی میں چمگادڑ کچھ نہ دیکھ پاتا تو اُس میں خورشید کا کیا جرم اور گناہ ہے سورج سے کہو کہ تو کیوں ایسا چمکتا ہے جس سے اِس بیچارے کی آنکھوں میں جہان سیاہ ہوگیا ہے۔

Marfat.com

☆ یہ حقیر پُر تقصیر کیا عرض کرے کہ مجھ جیسے نالائقوں سے بوجہ نافرمانیاں، نادانیاں کیا کیا نہیں ہُوا اور کیا کیا نہیں کیا۔ ربِّ کریم معاف فرمائے۔ "بجاہِ حبیبک الکریم علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ الصلوٰۃ والسلام" [1]

من و جرم کوشی پئے بہ پئے، تو پردہ پوشی دمبدم
بہ حصیرِ ننگِ خطا منم، بسریرِ لطف و عطا توئی

○ آمدم برسرِ مطلب:۔ حضرت عبداللہ بن عباس [2] فرماتے ہیں۔ ایک روز میں سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہُوا تو آپ کو بہت خُوش خُوش پایا۔ میں نے اس مسرت کی وجہ پوچھی تو فرمایا۔ میں آج رات خواب میں ہادیِ سُبل، سیدُ الرُّسل، مولائے کُل "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت سے مشرف ہُوا تو آپ نے مجھے ٹھنڈا پانی عطا فرمایا۔ میں نے سیراب ہو کر پیا۔ جس کی سیرابی اور خُنکی ابھی تک محسوس ہو رہی ہے۔ میں نے عرض کیا یہ کرم کس وجہ سے ہُوا۔ تو فرمایا درُود شریف سے۔ اتنا سُننا تھا کہ میری آنکھوں سے آنسو موتی کی لڑیوں کی طرح بہہ نکلے۔ [3]

چشم دارم کہ دہد اشک مرا حُسنِ قبول آنکہ دُر ساختہ است قطرۂ بارانی را

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ تَوَسَّلَ اِلَیْہِ الْاَنْبِیَآءُ وَالْاَصْفِیَآءُ وَالْاَوْلِیَآءُ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

[1] مجھے ہر آن کوششِ جرم و خطا دامن گیر رہتی ہے اور تو ہر لمحہ عیوب کی پردہ پوشی فرماتا رہتا ہے۔ خالقِ کائنات! شرمِ خطا کی چٹائی پر میں بیٹھا ہُوں اور تختِ غفاری و ستاری پر تُو ہے۔

[2] خطیب اور ابنِ عساکر علیہما الرحمۃ نے دلائل النبوۃ میں نقل کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وُہ جلیل القدر صحابی ہیں جن کی پیدائش سے پہلے محبوبِ علّامُ الغیوب "صلی اللہ علیہ وسلم" نے انکی والدہ اُمِّ فضل لُبابۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خبر دی اور فرمایا جب بچہ پیدا ہو تو ہمارے حضور لانا تو اُنھوں نے اِس کا ذکر سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا تو آپ فی الفور حاضرِ بارگاہ ہو گئے تو مُخبرِ صادق "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا اے چچا جان! بات وُہی ہے جو ہم نے اُمِّ فضل سے کہی۔ بچہ کی پیدائش پر آپ نے ہی کانوں میں آذان و تکبیر کہی اور لُعابِ دہنِ مُبارک سے گھُٹّی دی اور نام رکھا اور مزید بشارتِ غیبی سے نوازا کہ لے جاؤ ابُو الخُلفاء کو۔ اِس کی نسل سے سفاح اور مہدی جیسے بڑے بڑے خُلفاء پیدا ہونگے یہ خُلفاءِ بنُو عباس کی طرف اشارہ تھا۔ یہ مُخبرِ عن الغیب "صلی اللہ علیہ وسلم" کے علمِ غیب وَمَا فِی الْاَرْحَامِ وَمَا فِی غَدٍ کی ایک واضح دلیل اور بیّن ثبوت ہے۔

[3] میں وہ آنکھ رکھتا ہُوں جس نے میرے آنسو کو وہ حُسنِ قبول دیا کہ میرے آنسو بارش کے قطرات کی طرح موتی بنے۔

Marfat.com

ب ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طریقہ حاضری درگاہِ رحمۃ للعلمین

صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم

ہم گردِ کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وہ ہم پر نثار ہے یہ ارادت کدھر کی ہے
کالک جبیں کی سجدۂ در سے چھڑاؤ گے مجھ کو بھی لے چلو یہ تمنا حجر کی ہے
ڈوبا ہوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ سے جھالے برس رہے ہیں یہ حسرت کدھر کی ہے
برسا کہ جانے والوں پہ گوہر کروں نثار ابرِ کرم سے عرض یہ میزابِ زر کی ہے
آغوش شوق کھولے ہے جن کے لیے حطیم وہ پھر کے دیکھتے نہیں یہ دھن کدھر کی ہے
ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

○ مسنون طریقہ کے مطابق اپنی حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر باب السلام سے داخل ہوں اور سب سے پہلے مسجد نبوی شریف میں نوافل تحیۃ المسجد ادا کریں اور پھر سر جھکا کر مؤدبانہ کھڑا ہو کر مواجہہ شریف کے سامنے زائر بارگاہِ رسالت و محبوبیت کی ہیبت و جلال اور شانِ جمال کو بھی نگاہ میں رکھے ادب، تعظیم، عجز و انکساری بحالت گریہ وزاری حضورِ قلب کے ساتھ سر جھکائے صلوٰۃ و سلام عرض کرے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
①
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ
②
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
③

Marfat.com

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ
④
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الطِّیْنِ وَالْمَآءِ
⑤
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا دَلِیْلَ الْحَائِرِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ
⑥
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ
⑦
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا طٰهٰ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا یٰسٓ
⑧
○ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ السَّیِّدُ الْكَرِیْمُ وَالرَّسُوْلُ الْعَظِیْمُ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَحَبِیْبَنَا وَقُرَّةَ اَعْیُنِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا جَمَالَ مُلْكِ اللّٰهِ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ وَقَدْ قَالَ فِیْ شَاْنِ حَقِّكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ○
سورۃ النسآء ۶۴
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا طٰهٰ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا یٰسٓ ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُقَدَّمَ جَیْشِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ط وَهَا اَنَا یَا سَیِِّدِیْ

Marfat.com

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْجِئْتُکَ ھَارِبًا مِّنْ ذَنْبِیْ وَمِنْ عَمَلِیْ مُسْتَشْفِعًا وَّمُسْتَجِیْرًا بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فَاشْفَعْ لِیْ یَا شَفِیْعَ الْاُمَّۃِ یَا کَاشِفَ الْغُمَّۃِ یَاسِرَاجَ الظُّلْمَۃِ اَجِرْنِیْ بِہٖ یَا اَللّٰہُ مِنَ النَّارِ یَا نَبِیَّ الرَّحْمَۃِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَیْنَاکَ زَائِرِیْنَ وَقَصَدْنَاکَ رَاغِبِیْنَ وَعَلٰی بَابِکَ الْعَالِیْ وَاقِفِیْنَ بِحَقِّکَ عَارِفِیْنَ فَلَا تَرُدَّنَا خَائِبِیْنَ وَلَا عَنْ بَابِ شَفَاعَتِکَ مَحْرُوْمِیْنَ یَاسَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ فِی الْیَوْمِ الْمَشْھُوْدِ اَنْتَ الْحَبِیْبُ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ اَنْتَ الشَّفِیْعُ یَا شَفِیْعَ اللّٰہِ اَنْتَ الْمُشَفَّعُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُکَ عِنْدَ الصِّرَاطِ مَازَلَّتِ الْقَدَمُ اَشْھَدُ اَنَّکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ بَلَغْتَ الرِّسَالَۃَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّۃَ وَکَشَفْتَ الْغُمَّۃَ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط

"اَب دُعاءِ تحفۃ الصلوٰۃ اِلَی النبی المختار" صفحہ ۳۸۵ پڑھے۔"

☆ پھر آہستہ آہستہ ہاتھ نماز کی طرح باندھے ہوئے غلامانہ طریق سے مواجہہ شریف کے سامنے کھڑے کھڑے یوں عرض کریں یَارَسُوْلَ اللّٰہ، یَاحَبِیْبَ اللّٰہ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ ط اَللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے آپ پر جو نازل کیا وُہ آپ نے ہمیں پُہنچایا۔" ہم نے سُنا اور مانا۔ اور بسر و چشم قبول کیا۔ اس میں یہ آیتِ کریمہ بھی ہے لہٰذا میں بفضلہٖ تعالیٰ حاضر ہو گیا ہوں۔ صَدَقَ اللّٰہُ مَوْلٰنَا الْعَظِیْمُ الْکَرِیْمُ ط۔ پھر یوں کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ یَا اَللّٰہُ ط یَاکَرِیْمُ قَوْلُکَ حَقٌّ ط لَبَّیْکَ ط اَللّٰھُمَّ یَارَبِّیْ وَسَعْدَیْکَ ط بعد ازاں زُبان سے آہستہ آہستہ یہ آیتِ کریمہ پڑھے وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ○ اور عرض کرے۔

پ۵ سورۃ النساء ۶۴

۳

علہ مُلّا علی قاری علیہ الرحمۃ کی کتاب مُتطاب دَارُالمُضیّہ میں اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے یَقِفُ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃِ ایسا کھڑا ہو جیسا نماز میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا ہے۔ عُلمَاء حَنَابلہ و شوافع کا یہی طریق ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

جَآءُوْكَ

فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ

لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا ط

جِئْتُ اِلٰی بَابِکَ الرَّحْمَةِ ، اِلٰی بَابِکَ یَا نَبِیَّ الرَّحْمَةِ ط

لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ط

اِسْتَغْفِرْ لِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ قَدْ اَتَیْتُکَ مُسْتَغْفِرًا مِّنْ ذُنُوْبِیْ مُسْتَشْفِعًا بِکَ اِلٰی رَبِّیْ ط

لَوَجَدْتُ اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ط

"اَلشیخین الکریمین، وزیرین جلیلین کا وسیلہ جلیلہ"

○ اللہ سبحانہٗ کے ہاں جس طرح رسُولِ کریم "ﷺ" ہمارے لیئے وسیلہ ہیں بعینہٖ اِسی طرح سیدنا صِدّیقِ اکبر اور سیدنا فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ہمارے لیئے بارگاہِ رسالت میں وسیلہ اور واسطہ - ادب کا تقاضا یہ ہے کہ جب ہم رسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پر صلوٰۃ وسلام پڑھیں تو شیخین کریمین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خدمت میں سلام پیش کرنے کے بعد اُن سے عرض کریں تاکہ وُہ رسُولِ رحمت "ﷺ" سے ہمارے لئے درخواست کریں۔ براہِ راست رسُولِ پاک "ﷺ" سے سُوال کرنے کی نسبت یہ حاجت کے پُورا ہونے میں زیادہ افضل وَاَوْلیٰ ہے اور اَدب اور قبولیّت میں قریب تر ہے - اور کثیر برکات وخیرات کا مُستوجب ہے -

☆ زیارت سیدنا ابُوبکر الصّدیق اکبر "رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَرَسُوْلُہٗ وَاَرْضَاہُ عَنَّا ط"

○ اب ذرا دائیں ہاتھ ہٹ کر حضرت ابُوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زیارت[1] باکرامت کریں اَور بارگاہِ صدّیقی میں یہ سلام عرض کریں -

[1] اَلشیخین الکریمین کو سلام نہ کرنا یا اِعراض کرنا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضگی کا سبب ہے -

Marfat.com

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَهُمْ بِالتَّصْدِيْقِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَفْضَلَهُمْ بِالتَّحْقِيْقِ
①
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَى الْاِمَامِ الصِّدِّيْقِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِالتَّحْقِيْقِ
②
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُشَاهِدِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ
③

☆ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا تَاجَ الْعُلَمَآءِ الْمُرْشِدِيْنَ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ "ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ" اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَنْفَقَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِيْ حُبِّ اللّٰهِ وَحُبِّ رَسُوْلِهٖ حَتّٰى تَخَلَّلَ بِالْعَبَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَأْوٰكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ صِهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

☆ زیارت سیدنا عمر فاروق اعظم "رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهٗ عَنْهُ وَاَرْضَاهُ عَنَّا" ط

○ اس کے بعد دائیں طرف ایک ہاتھ اور ہٹ کر مواجہہ شریف (باطہارت) کے سامنے حضرت عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ کی زیارت کریں اور سلام بدیں الفاظ عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَعْدَلَ الْاَصْحَابِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُزَيِّنَ الْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَابِ
①
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُجَاهِدِيْنَ وَغَيْظَ الْمُنْفِقِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
②
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَانِيَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفُقَرَآءِ وَالضُّعَفَآءِ
③

Marfat.com

○ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَلْمُوَفَّقَ رَأْيُهٗ لِلْوَحْيِ وَالْكِتَابِ ، اَلسَّلَام عَلَيْكَ يَا مُكَسِّرَ الْاَصْنَامِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْفُقَرَآءِ وَالضُّعَفَآءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَيْتَامِ اَنْتَ الَّذِیْ قَالَ فِیْ حَقِّكَ سَيِّدُ الْاَنْبِيَآءِ وَالرُّسُلِ "لَوْكَانَ بَعْدِیْ نَبِيًّا لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ" رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْكَ وَاَرْضَاكَ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَلْجَاكَ وَمَاْوٰىكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَانِیَ الْخُلَفَآءِ وَتَاجَ الْعُلَمَآءِ وَصِهْرَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی ، رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

○ تھوڑا سا دائیں طرف کھڑا ہو کر ان الفاظ مبارکہ سے سلام عرض کرے۔

☆ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا مُعِيْنَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيْعَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا رَفِيْقَیْ وَمُشِيْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُعَاوِنِيْنَ لَهٗ عَلَی الْقِيَامِ فِی الدِّيْنِ وَالْقَآئِمِيْنَ بَعْدَهٗ بِمَصَالِحِ الْمُسْلِمِيْنَ جَزَاكُمَا اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ جِئْنَا كَمَا نَتَوَسَّلُ بِكُمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ لِيَشْفَعَ لَنَا وَيَسْئَلُ رَبَّنَا اَنْ يَّتَقَبَّلَ سَعْيَنَا وَيُحْيِيَنَا عَلٰی مِلَّتِهٖ وَيُمِيْتُنَا عَلَيْهَا وَيَحْشُرُ فِیْ زُمْرَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط ؎

اَنْتَ النَّبِیُّ الَّذِیْ نَرْجُوْا شَفَاعَتَهٗ ۔۔۔ عِنْدَ الصِّرَاطِ مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ
وَصَاحِبَاكَ وَلَا اَنْسٰهُمَا اَبَدًا ۔۔۔ مِنِّی السَّلَامُ عَلَيْكُمَا مَا جَرَی الْقَلَمُ

○ جنت البقیع میں سلام عرض کرنے کے بعد قرآن مجید کی آیاتِ کریمہ کی تلاوت کر کے اور درود تاج شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کرے اور دعا مانگے ؎

☆ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْبَقِيْعِ وَيَا اَهْلَ الْجَنَّاتِ الرَّفِيْعِ اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ وَنَحْنُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ط اَلْبُشْرٰی بِاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ ۝ اَنْسَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَشَرَّفَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ط (سورۃ الحج)

؎ جنت البقیع کے متعینہ راستوں پر آداب کو ملحوظ رکھ کر ہر مزار پاک پر سلام عرض کرتا گزرے۔ ۲

Marfat.com

○ سبز گنبد پر ملائکہ کا نزول اور درود شریف کی بارش :۔

ستّر ہزار صبح ہیں، ستّر ہزار شام ، یوں بندگی زلف و رخ آٹھوں پہر کی ہے
محبوب ربّ عرش ہے اِس سبز قبّہ میں پہلو میں جلوہ گاہِ عتیق و عمر کی ہے
چھائے ملائکہ ہیں لگاتار ہے درود بدلے ہیں پہرے بدلی میں بارش دُرر کی ہے
سعدین کا قرآن ہے پہلوئے ماہ میں جھرمٹ کئے ہیں تارے تجلی قمر کی ہے

☆ اَلدُّرُّ الثمینہ فی تاریخ المدینہ :۔ بروایت سیدنا کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

○ ہر صبح ستر ہزار فرشتے آسمان سے اُتر کر مزارِ اقدس حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا طواف کرتے اور اردگرد خوشی سے جھومتے اور اپنے پروں کو تعویزِ مبارک سے لگاتے اور مس کرکے برکت حاصل کرتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں اور پھر شام کو واپس چلے جاتے ہیں۔ شام کو اور ستر ہزار ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور خوشی سے جھومتے اور اپنے پروں کو پھیلا کر قبرِ اطہر سے مس کرتے ہیں اور ساری رات درود شریف پڑھتے اور پھر صبح ہوتے ہی ، واپس آسمان پر عروج کر جاتے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ جس گروہِ متقدین کی حاضری ہوگئی پھر قیامت تک اُسکی باری نہیں آئے گی ۔

"حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی علیہ الرحمۃ نے حلیۃ الاولیاء میں اِس حدیث پاک کو نقل کیا۔"

اللہ اکبر شانِ محبوبی ، حدود و قیود ، اعداد و شمار کے حساب یہاں ختم ہو جاتے ہیں سنہ ۱۴۱۲ھ ہجری المقدسہ ہے سال کے ماہ ۔ ماہ کے دن ۔ دن کے گھنٹے اور ساعۃ ۔ لمحہ اور ہر لمحہ لمحہ میں ستر ہزار ملائکہ کا درود شریف ہمہ وقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی جانتا ہے ۔

رُسل ملائک پہ درود ہو وہی جانے اُنکے شمار کو مگر ایک اُن میں دکھا تو دو جو شفیعِ روزِ شمار ہے

☆ مروی ہے کہ آسمان میں ایک نہر حیوٰۃ ہے ۔ سیدنا روح القدس جبرائیل امین علیہ السلام روزانہ علی الصبح اِس میں غسل کرتے ہیں اور باہر آکر جب اپنے پر و بال جھاڑتے ہیں تو اُس سے ستر ہزار پانی کے قطرات ٹپکتے ہیں ۔ ربِ ذوالجلال والاکرام ہر قطرہ سے ایک نوری فرشتہ پیدا فرماتا ہے اور یہی وہ فرشتے ہیں جو بیت المعمور کا طواف کرتے اور صلوٰۃ وسلام عرض کرتے ہیں ۔ یہ تمام فرشتے معہ جبرائیل علیہ السلام سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم

ے کائناتِ عالم میں ہر لمحہ صبح و شام ہوتی ہے ۔ ممالک امریکہ افریقہ ایشیا یورپ کا طلوع و غروبِ آفتاب دیکھ لو ۔ مؤلف ۱۲ ۳

Marfat.com

کے نور سے جھڑے ہوئے نوری پھول ہیں۔ "مدارج النبوۃ، مراتب الفتوۃ"

بیت المعمور:۔ عرشِ عظیم پر نوری ملائکہ کا قبلہ ہے۔ کعبۃ اللہ المشرفہ کے بالکل عین اوپر ہے اگر وہاں سے کوئی چیز گرائی جائے تو کعبۃ اللہ المکرمہ کی چھت پر گرے۔ روزانہ بیت المعمور کا طواف ستر ہزار فرشتے کرتے ہیں اور پھر یہی فرشتے صلوٰۃ وسلام کے لیئے حاضرِ دربارِ رسول ہوجاتے ہیں۔ کعبۃ اللہ اور بیت المعمور کا طواف قائم مقام وضو ہے اور زیارتِ قبرِ انور سریرآرائے نبوت و رسالت ﷺ قائم مقام صلوٰۃ ہے۔ ستر ہزار ملائکہ نوری جب بیت المعمور کا طواف "وضو" کر لیتے ہیں تو وہی ملائکہ نوری۔ تاجدارِ مملکتِ شریعت، شہنشاہِ نبوت و رسالت، شاہِ اقلیمِ شفاعت، محبوبِ ربِ کائنات علیہ الصلوٰات والتسلیمات کے حضور سبز گنبد کی زیارت کے لیئے اترتے ہیں اور حاضری دیتے ہیں۔ ستر ہزار کا یہ نوری گروہ صبح کو خوشی سے جھومتے اور زبان سے وردِ درود شریف کے مسرت سے نغمے گاتے ہیں اور مرقدِ مصطفویہ علیٰ راقدہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کو اپنے پروں سے ڈھانپتے اور مس کرتے اور پھر شام کو اللہ سبحانہ کے حضور پہنچ جاتے ہیں اور اسی طرح دوسرا گروہ "ستر ہزار" کا شام کو اسی شان و شوکت اور شوق و ذوق سے بیت المعمور کا طواف کر کے رسالت مآب ﷺ کی جناب میں پہنچ جاتا ہے اور یہ سلسلہ تا قیامِ قیامت جاری و ساری رہے گا۔ جو ایک بار، باریاب حضورِ رسالت ہو گیا تو پھر اس کی قیامت تک باری نہیں آئے گی اور وہ باعثِ رشکِ قدسیاں بن گیا۔

☆ آخر الامر حضرت اسرافیل علیہ السلام کے صور پھونکنے پر سب سے پہلے معہ شیخین کریمین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے مرقدِ منور سے اٹھیں گے اور ان ہی ستر ہزار ملائکہ نوریہ کے جلو میں رب العرش العظیم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ "عزوجل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

○ بروایت سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہ ط

حَتّٰی اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ یُزَفُّوْنَهٗ ط ؎	یہاں تک زمین پھٹ جائے گی۔ سب سے پہلے آپ ﷺ اپنی قبر سے ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں زفاف کی طرح نکلیں گے۔

؎ للعلامۃ شمس الدین محمد بن ابی بکر المعروف بابن قیم الجوزیہ علیہ الرحمۃ القویہ ط جلاء الافہام فی الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام ط

Marfat.com

☆ حضور سرورِ کون ومکان وسرورِ انس وجان ﷺ کے ایک جانب سیدنا ابوبکر صدیقِ اکبر اور دوسری جانب سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما ہوں گے اور ستر ہزار نوری فرشتوں کے جلو "جھرمٹ" میں یوں چلیں گے جیسے دلہن کو بکمال ناز واعزاز وبغایت فرحت وسرور اور بصد تزک واحتشام لایا جاتا ہے۔

☆ شیخ الشیوخ ہند شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں۔

① چوں مبعوث مے گردد از قبر شریف بیرون آمد میان ستر ہزار فرشتگان زفاف کنند اورا۔ زفاف در اصل بمعنیٰ بردن عروس را بخانہ زوج۔ مراد ایں جا کہ براں محبوب است پیش محب یعنی محبوب ﷺ را بدرگاہِ محب ربّ العزت جل شانہٗ فصلی اللہ علیہ وسلم ط

② قلبِ اطہر محمد مصطفےٰ ﷺ جہاں حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام رکھی گئی ہے یہ عالمِ قدس کا کعبہ ہے اور قالبِ اطہر عالمِ انس کا حرم ہے تو اہلِ دل کا کعبہ درحقیقت قلبِ انور ہے جو کعبہ کا کعبہ ہے۔ جو بھی اس حرم میں بشرطِ محبت، ادب داخل ہوا وہ ہر دو کونین اور ثقلین کی آفات سے مامون ومحفوظ ہوگیا اور پھر ہفت اقلیم میں اللہ تعالیٰ کا منظور اور محبوب ہوگیا۔ سلطان العارفین سرکار باھو علیہ الرحمۃ نے کیا عمدہ فرمایا ہے ؎

کعبہ را در دل بہ بینم جان کنم بروئے فداء
در مدینہ دائماً ہم صحبتم یا مصطفےٰ

حکمت :- ستر ہزار کے عدد مبارک میں!

☆ سیدہ فاطمہ بنت اسد والدہ معظمہ سیدنا علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہما کے جنازہ میں ستر ہزار ملائکہ نوری نے شرکت کی اور حضور ﷺ نے اپنی صفتِ مبشر کا ظہور فرماتے ہوئے اپنی امی بعد امی کے لئے حورِ جنت کی بشارت دی۔

☆ حدیث :- مشورۃ بالشفاعت میں "معراج کی شب، ربِ عظیم نے عرشِ عظیم پر اپنے محبوب ﷺ سے ستر ہزار کی بخشش کا وعدہ فرمایا اور ستر ہزار کے ہر ایک ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار کا مزید مژدہ سنایا اور یہ تین بار ایسا ہوگا کہ مشورہ بھی تین بار ہوا

☆ مصدقہ بحوالہ حدیثِ پاک صحیحہ عالمِ برزخ میں عذابِ قبر سے نجات کے لیے ستر ہزار
؎ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ کے جنازہ میں المدینۃ المنورہ ستر ہزار فرشتے شریک ہوئے۔

Marfat.com

کلمہ طیبہ کی تعداد بیان فرمائی گئی۔ یہ ایصالِ ثواب اہلِ سُنّت[1] وجماعت کا شعار ہے۔

☆ اِستغفار کا انتہائی عدد بھی سَبْعِیْنَ (سورۃ التوبہ ۸۰) فرمایا گیا۔ " سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ وَرَسُوْلُہُ الْمُکَرَّمُ ط "

○ مُتعدّد ثقہ روایات سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ زائر بارگاہِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر ہو کر سلام عرض کرتے تو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے سلام کا جواب مرحمت فرماتے ہیں اور جواب کا سُننا یا نہ سُننا زائر کے اپنے مدارج اور احوال پر مُنحصر ہے۔ اگر زائر[2] کو کسی دوست نے سلام عرض کرنے کا کہا تو " فلاں بن فلاں " نام لے کر وَیُسَلِّمُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ عرض کرے۔ ربِّ قدّوس خود اپنے محبوب کے غلاموں۔ نیازمندوں کو اپنے حبیب پاک، صاحبِ لولاک " صلی اللہ علیہ وسلم " کے دربارِ کریمی دُربار، گہربار میں بُلاتا ہے۔ پھر یہ شانِ کریمی سے بعید ہے کہ اپنے در پر بُلا کر رد کریں۔ آپ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " تو واسطہ عطاءِ الٰہی ہیں۔ آپ ہی کے صدقہ سب کو ربِّ کریم نے سب کچھ عطا فرمایا اور آخرت میں بھی سب کچھ عطا فرمائے گا۔ اِنشاءاللہ تعالیٰ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِکَ وَعُرُوْسِ مَمْلِکَتِکَ وَلِسَانِ حُجَّتِکَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

[1] اَلشیخ محی الدین ثانی ابنِ عربی علیہ الرحمۃ ربّی ایک دعوت میں تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ ایک لڑکا جو کشف و کرامت میں مشہور تھا اچانک رونے لگا۔ وجہ دریافت کرنے پر اُس نے بتایا کہ میری ماں کو جہنم کا حکم ہُوا ہے اور فرشتے اُسے کھینچ کر لے جا رہے ہیں۔ آپ کے پاس ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا ہُوا محفوظ تھا۔ اُسی وقت اس کی ماں کو دل میں ہی ایصالِ ثواب کر دیا تو لڑکا ہنسا۔ آپ نے ہنسنے کا سبب پُوچھا تو کہنے لگا۔ حضور ابھی میں نے دیکھا ہے کہ میری ماں کو فرشتے جنّت میں لے جا رہے ہیں۔ اِس واقعہ پر اَلشیخ الاکبر قُدِّسَ سِرُّہُ الْاَطْہَر تبصرہ کرتے ہُوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

☆ " اِس حدیث کی تصحیح اُس لڑکے کے کشف سے ہُوئی اور اِس لڑکے کے کشف کی تصدیق اس حدیث سے "

[2] حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور خلفاءِ بنو اُمیہ سے ہیں۔ آپ کے دورِ خلافت کو خلافتِ راشدہ میں شمار کیا گیا ہے۔ آپ ہر سال مُلکِ شام سے بارگاہِ رسالت مآب " صلی اللہ علیہ وسلم " میں ایک قاصد بھیجا کرتے جو آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے حضور حاضر ہو کر آپ کا سلام پیش کیا کرتا اور مشائخ طیبین کے لیئے ہدایا بھیجا کرتے۔ حضرت خضر علیہ السلام اکثر اوقات آپ سے مُلاقات کرتے تھے۔ منہ غفر لہ الذنب

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الوداعی سلام بر خیر الانام

صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم

اَلْاِجَازَۃُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ط ـــ اَلْوِدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط ـــ اَلْفِرَاقُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ السَّیِّدُ الْکَرِیْمُ وَالرَّسُوْلُ الْعَظِیْمُ الرَّؤُفُ الرَّحِیْمُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ
الْمُرْسَلِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَرْسَلَہٗ تَعَالٰی رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ ط

اَلْاِجَازَۃُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ط ـــ اَلْوِدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط ـــ اَلْفِرَاقُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا طٰہٰ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا یٰسٓ اَنْتَ الشَّفِیْعُ الْمُشَفَّعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْتَ
الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُکَ عِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ وَاِنْ عِشْتُ اِنْشَاءَ اللّٰہِ تَعَالٰی
جِئْتُکَ فَاَوْدَعْتُ عِنْدَکَ شَھَادَتِیْ وَاَمَانَتِیْ وَعَھْدِیْ وَمِیْثَاقِیْ مِنْ یَّوْمِنَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَ
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ قَدْ بَلَغْتَ الرِّسَالَۃَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ وَنَصَحْتَ
الْاُمَّۃَ وَکَشَفَ الْغُمَّۃَ وَجَلَّیْتَ الظُّلْمَۃَ وَجَاھَدْتَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ ط

اَلْاِجَازَۃُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ط ـــ اَلْوِدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط ـــ اَلْفِرَاقُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط
اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ اَنْ یَّشْفَعَ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْعَرْضِ وَیَوْمَ الْفَزَعِ الْاَکْبَرِ ط یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ
وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ط وَاَتَوَسَّلُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ فِیْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰی مِلَّتِکَ
وَسُنَّتِکَ وَاُمَّتِکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا الشَّیْخَیْنِ الْکَرِیْمَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُھُمَا ط

سورۃ الشعراء ۸۷

عہ الوداعی سلام باب جنت البقیع کے اندر، زیر مینار مہبط جبرائیل علیہ السلام، مؤدبانہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو کر پڑھے اور الشیخین الکریمین کے واسطہ سے بارگاہ رحمت "صلی اللہ علیہ وسلم" میں قبولیت کی عرض کرے کہ آئندہ سال بھی حاضری کی سعادت عطا ہو۔ اپنے قلب پر نظر کرے جو خیال ہو یہی اجازت الوداع ہے۔ واپسی پر آنکھ پرنم ہو اور دل پرغم اور قلب اللہ کے شکر اور ذکر سے سرشار اور زبان پر درود شریف ہو تو سمجھ لے کہ قبولیت ہو گئی۔ یَا حَبَّذَا سَعَادَۃُ مَنْ فَازَ بِذٰلِکَ ط

۱۲

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیفیۃ الصلوٰۃ والسلام بحضور سید الانام

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

لَیْسَ کَلَامِیْ یَفِیْ بِنَعْتِ کَمَالِہٖ
وَصَلِّ اِلٰہِیْ عَلَی النَّبِیِّ وَآلِہٖ

☆ جو اُمتی اخلاصِ قلب اور محبت کے آداب بجالاکر درود[1] و سلام عرض کرتا ہے۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم"، اُس کو صرف جواب سے ہی نہیں بلکہ رُوح اقدس اور قلبی توجہ سے مُتوجّہ ہوکر جوابِ سلام سے نوازتے ہیں اور جواب بھی آپ "صلی اللہ علیہ وسلم"، کی زُبانِ مُبارک سے آواز میں مسموع ہوتا، خاصُ الخاص مُقرّبین بارگاہ کو مُصافحہ سے بھی نوازتے اور القابات، خطابات عنائیت فرماتے ہیں اور مہمان نوازیوں سے سرفرازیاں عطا کرتے ہیں۔ بزرگانِ دین نے درود شریف میں زندگیاں وقف کرکے یہ مراتب پائے۔

☆ غوثِ زمان السید عبدُ العزیز دَبّاغ شاذلی اَنَارَ اللہُ اَنْوَارَہٗ نے ابریز شریف میں فرمایا۔

○ خلاصۂ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم، سارے سلوک کا مقصود بالذّات اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کی قریب ترین راہ ہے۔ "وجودِ مسعود قیض آمود" بلکہ مقصودِ آفرینشِ عالم کا قرب اور وصول اِلَی اللہ ہے اور اُس کا دروازہ صرف اور صرف ایک یعنی وجود باجود سیدِ عالم "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے اور آپ کی ذاتِ مُطہّر میں

---

[1] شہنشاہِ سریر آرائے مسندِ نبوّت و رسالت، تاجورِ مملکتِ شریعت و طریقت، رونق افزائے بزمِ امامت و خلافت، زینت آرائے مقامِ شفاعت عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ پر دُرود شریف بھیجنے سے قلب میں محبت متمکّن ہوجاتی ہے اور صورتِ پاک دُرود شریف کے نور سے متمثّل ہوکر عین بصر و بصیرت سے ایک لمحہ بھی غائب نہیں ہوتی۔ دُرود خوان کا قلب "ضمیر" روشن ہوکر آئینہ بن جاتا ہے اور اسرارِ حقیقت کھل جاتے ہیں اور کیفیات طاری ہوجاتی ہیں کہ درود شریف دُرِّ مکتوم۔ سرِّ مکنونِ الٰہیہ سے ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

خصوصیّت کے ساتھ قوّتِ جاذبہ اِلَی اللہ رکھ دی گئی ہے۔ اور محبّت کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن کو پکڑنے والا (اِتبّاع کے ساتھ درُود شریف پڑھنے والا) قربِ الٰہی سے محرُوم اور ناکام نہیں رہ سکتا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط

☆ عُلمائِ ملّت، اَولیائِ اُمّت اور مُؤمنین مُحبّین نے حضُور رؤفٌ رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال اَدب و محبّت سے مشکل ترین منازِل ہجر طے کیں. اور سُنّتِ سَنِیّہ مُصطفویّہ علیٰ صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّۃُ پر استقامت کے ساتھ اس شاہراہِ محبّت پر گامزن ہو گئے اور وظیفۂ محبّت درُود شریف سے رطبُ اللّسان ہو کر اُن مشکل ترین لمحات کو آسان کیا اور پُورے وثُوق اور یقین کے ساتھ توکّلاً عَلَی اللہِ تعالیٰ اس سفر میں ہمکنارِ مقصُود و مطلُوب ہو گئے اور اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضُور پہنچ گئے اور اپنی زندگی کے مشکل مسائل حل کرائے۔ احادیث مُبارکہ کے متعلّق اِستفسار کئے اور درُود شریف پیش کئے اور اجازتیں حاصِل کیں اور جن صالحین کا ذِکر "تَنَزَّلُ الرَّحْمَةُ عِنْدَ ذِكْرِ الصّٰلِحِيْنَ ط" جو سببِ نزُولِ رحمت ہے۔ وُہ جمالِ جہاں آراء کے نظّاروں سے مُنوّر ہو کر علیٰ قدرِ المراتب مقصُودِ حقیقی تک پہنچے اور اُس کے محبُوب بن گئے۔

☆ اَلشیخ ابُوالعبّاس مرسی "بانی سلسلۂ عالیہ شاذلیہ"، علیہ الرّحمۃ نے لَوَاقِحُ اَنوارِ قُدسیّہ میں فرمایا۔

○ اگر ایک لمحہ بھی رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پوشیدہ ہُوں تو میں اپنے آپ کو مومن نہ جانوں۔ آپ روزانہ چوبیس[۲۴] گھنٹوں میں چوبیس ہزار[۲۴۰۰۰] درُود شریف پڑھتے۔

☆ حبیبِ کردگار، مدنی تاجدار احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت میں فنا ہو کر شہرتِ دوام پا گئے۔ کتنے ہی ایسے خُوش نصیب ہیں جنہوں نے باقاعدگی سے درُود شریف کا وظیفہ اپنایا اور اُس پہ تادمِ واپسیں عامِل رہے اور درُود شریف کی برکتوں سے مالا مال ہو گئے جس کسی نے تحفۃُ الصّلوٰۃ میں مُندرِج درُود شریف وردِ زُبان بنایا تو وُہ بفضلِہٖ تعالیٰ اُسے ہمیشہ ایمان افروز، رُوح پرور اور شفا بخش پائے گا۔ چند واقعات پیشِ نظر رہیں۔

☆ بمطابق آیتِ کریمہ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (سورۃ البقرۃ ۲۵۷) ہر مومن ولی ہے اور ہر ایمان والے کو سرکارِ مدینہ، سرُورِ سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی ہے خواہ اُس کو شعُور ہو یا نہ

ے اَلشیخ ابُوالحسن شاذلی مؤلّفِ درُود تاج کے خلیفہ اور علّامہ بُوصیری مؤلّفِ قصیدہ بُردہ کے پیر و مُرشد علیہم الرّحمۃ ۸

Marfat.com

ہو۔ لِلّٰہِ الْحَمْدُ ط مومن کو رُوحِ اَقدس" صلی اللہ علیہ وسلم "کے قُرب اور فیض سے دُرود شریف پڑھنے اور نیکی کرنے کی توفیق ملتی ہے [1] "لطائف المنن شیخ ابن عطاء اللہ شاذلی"

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ مَنْ زَانَتْ بِہِ الْعَصَرُ

دُعا :۔ اے اللہ سُبحانہٗ وَتعالیٰ! دُرود شریف کا رنگ ہمارے قالب میں اور دُرود شریف کا نُور ہمارے قلب میں ایسا بسا دے جیسے تُو نے اپنی قُدرتِ کاملہ سے رنگ اور خُوشبُو کو گلاب کے پھُولوں میں نہایت ہی خُوشنمائی سے بسایا ہے۔

☆ امامِ اعظم، ھُمَامِ اَقدم سیدنا نعمان ابنِ ثابت خزاز رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا ط

○ آپ بارگاہِ مُصطفوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں بعد حج بیتُ اللہ شریف ۱۵۰ھ حاضر ہُوئے تو آپ نے بابُ السلام میں اَدبًا کھڑے ہو کر یہ آیتِ کریمہ " وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اِلٰی اٰخِرِہٖ " تلاوت کی اور بارگاہِ رسالت میں اِن الفاظ سے سلام عرض کیا (سورۃ النساء ۶۴) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ ط وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ ط تو حضُور رحمتِ عالم وعالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے خصُوصی رُوحانی اور قلبی توجّہ فرمائی اور زُبانِ مُبارک سے بآواز، روضۂ اطہر سے آپ کے سلام کا جواب دیا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا اِمَامَ الْمُسْلِمِیْنَ ط، آپ نے سُنا تو آنکھوں میں آنسُو اُمڈ آئے، نظریں جُھک گئیں اور قلب مسرُور ہو گیا تو پھر آپ کو ایسا نوازا کہ ہمیشہ ہی حضُور رسالت پناہی فِدَاہُ رُوحِی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خیر و برکت بچشمِ صُوری و معنوی ہوتی اور مُشاہدۂ جمالِ عینی و حِسّی میں مُستغرق اور نظّارۂ جمالِ باکمال میں ہمیشہ سرشار رہتے۔ زُبان پر حضُور " صلی اللہ علیہ وسلم " کا ذِکر خیال میں حضُور " صلی اللہ علیہ وسلم " کا فِکر اور ذِہن میں حضُور " صلی اللہ علیہ وسلم " کا تصوّر رہتا [2]

---

[1] اے میرے ربّ! ہمیشہ در ہمیشہ صلوٰۃ و سلام ہوں تیرے حبیب پاک پر جن کی بدولت زمانے سنور گئے

[2] یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں جب خاموش ہوتا ہُوں تو آپ ہی کے فکر میں مُستغرق رہتا ہُوں۔ جب بولتا ہُوں تو آپ ہی کی مدح سرائی کرتا ہُوں اور جب سُنتا ہُوں تو آپ ہی کے اقوال سُنتا ہُوں اور جب دیکھتا ہُوں تو آپ ہی کو دیکھتا ہُوں

پرتوشانِ رَدُّنی امام ابوحنیفہ کوفی علیہ الرحمۃ فنافی الرسُول تھے آپ نے "قصیدۃُ النعمان" لکھا جو فضائلِ قرآنیہ اور شمائلِ حدیثیہ پر مشتمل ہے جس میں مُعجزاتِ قاہرہ، محاسنِ زاہرہ اور محامدِ باہرہ، رموز و نکات، دقائق و حقائق، اسرارِ ابدیہ و انوارِ محمدیہ پر حاوی فصلی اللہ علیہ وسلم کے پھُول کھلے ہیں۔ جس سے دلدادگانِ مشاہدِ نبوّت اور فریفتگانِ ماہِ رسالت کے دماغ مُعطّر اور قلوب منوّر ہوتے ہیں۔ العبد ۱۰

Marfat.com

نازم بچشمِ خود کہ جمالِ تو دیدہ ام — رفتم بپائے خود کہ کوئے تو رسیدہ ام
ہر دم ہزار بوسہ زنم دستِ خویش را — کو دامنت گرفتہ بسوئے تو کشیدہ ام

☆ بانی سلسلۂ عالیہ چشت اہلِ بہشت حضرت عثمان ہرونی نوّر اللہ مرقدہٗ ط

○ محبت و ادب کے تمام مراحل طے کر کے المدینۃ المنوّرہ زادا اللہ شرفاً و تنویراً جب بارگاہِ رحمۃ للعلمین "صلی اللہ علیہ وسلم" میں حاضر ہوئے تو دیر تک درود شریف پڑھتے رہے تو پھر مواجہہ شریف میں نہایت عجز و انکساری و بغائیت تضرّع و زاری الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ط سے سلام عرض کیا تو از راہِ رحمت جواب آیا وعلیکم السلام یا شمس العارفین ط اور آپ کے خلیفۂ اکمل و اجلّ خواجہ خواجگان السید معین الدین چشتی اجمیری قدس سرہٗ الباری نے جب بارگاہِ رسالت میں صلوٰۃ و سلام غریب نواز رسول نما عرض کیا تو جواب پایا وعلیکم السلام یا قطب المشائخ ط اور فرمایا ہم نے تجھے سلطان حسن سنجری الہند بنایا۔ آپ ملکِ ہند کی ولائیت کے تاجدار ہیں۔ جن کی نگاہِ فیض سے کروڑوں ہدائیت پا گئے۔

صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمدٍ وآلہ وصحبہ وسلم

☆ امام الطریقت قطبِ دوراں الشیخ ابو الحسن شاذلی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العالی ط (وفات ۶۵۶ھ)

○ آپ مشہور اجلّہ اولیاءِ مستور، سلسلہ عالیہ شاذلیہ کے بانی اور صاحب حرز البحر، مؤلفِ درود تاج شریف ہیں۔ بارگاہِ رسالت کے ہمہ اوقات کے حضوری تھے۔ آپ پانچوں نمازیں سرورِ انبیاء "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اقتداء میں ادا فرماتے۔ آپ مقبول بارگاہِ خداوندی اور محبوبِ درگاہِ محمدی تھے۔ "عزّ وجلّ فصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

☆ امام راغب اصفہانی نے محاضرات میں سیدنا ابو الحسن علی شاذلی علیہما الرحمۃ سے نقل کیا۔

○ فرماتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ مسجد اقصیٰ میں سو گیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسجدِ اقصیٰ کے باہر صحنِ حرم کے وسط میں ایک تخت بچھایا گیا ہے اور فوج در فوج مخلوق کا اژدحام ہونا شروع ہو گیا ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ تمام انبیاء علیہم السلام حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خدمتِ اقدس میں منصور حلّاج کی سوءِ ادبی کے بارے میں سفارش کے لئے حاضر ہو رہے ہیں اور تخت پر تنہا ہمارے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" رونق افروز ہیں اور اولوالعزم پیغمبر حضرت ابراہیم، حضرت نوح، حضرت موسیٰ علیہم السلام سب زمین پر بیٹھے ہیں۔
"ابو الانبیاء" "آدم ثانی" "کلیم خدا"

Marfat.com

مَیں وُہیں ٹھہر گیا۔ اِن پاک ہستیوں کی باتیں سُننے لگا۔ مَیں نے یہ مَنظر دیکھ کر یقین کر لیا کہ میرے حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" قدر و مَنزلت میں سَب سے بڑھ کر ہَیں اور مُتعجّب تھا کہ یہ کتنی بڑی عَظمت و جَلالتِ شان کا مُظاہِرہ ہے تو ناگہاں کسی نے مجُھے پاؤں کی ٹھوکر ماری جس کی ضَرب سے مَیں بیدار ہو گیا تو دیکھا کہ وُہ مسجدِ اقصیٰ کا مُنتظِم تھا جو قندیلیں روشن کرتا تھا۔ اُس نے مجُھ سے کہا کہ کیا تعجّب کرتا ہے کہ یہ سب حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نُور سے ہی تو پیدا ہُوئے ہَیں۔ یہ سُن کر مجُھ پر کیفیّت طاری ہو گئی اور جب مجُھے افاقہ ہُوا تو مَیں نے مُنتظِم کو تلاش کیا مگر اُسے نہ پایا۔ "تفسیر روحُ البیان ج ۵"

"آپ دُرُود شریف کے عامِل تھے اور روزانہ چالیس ہزار مرتبہ دُرُود شریف پڑھتے۔"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ اَلشیخ سیّدی احمد الکبیر ابُوالحسن رفاعی شافعی قُدِّسَ سِرُّہُ الْاَقْدَسُ ط

دفات ۵۷۸ھ

○ آپ کا سلسلہ نسب اُنیس واسطوں سے مولائے کائنات سیّدنا علی مُرتضےٰ کرّم اللہ وجہہُ الکریم سے ملتا ہے اور آپ نجیب الطّرفین سادات کرام سے ہیں اور اپنے زمانہ کے مشہور اَولیاء، فقیہہ اور مُحدّث تھے۔ عزّتِ نسبِ محمّدیّہ سے مُفتخر اور شرفِ ولائیتِ احمدیّہ علیٰ صاحبِہا الصّلوٰۃُ والسّلامُ سے مُمتاز و مُعزّز تھے۔ ۵۵۵ھ ہجری المقدّسہ میں حج بیتُ اللہ شریف کی سعادت کے بعد مدینۃُ الرّسُول بارگاہِ رحمتِ عالم و عالمیان "صلی اللہ علیہ وسلم" حاضِر ہُوئے تو مواجہہ شریف کے سامنے ادبًا کھڑے ہو کر عرض کیا۔ اَلصّلوٰۃُ وَالسّلامُ عَلَیْکَ یَا جَدِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط تو روضۂ اطہر سے ندا وَعَلَیْکَ السّلامُ یَا وَلَدِیْ کو سُنا تو قلبی کیفیّت اور عشق و محبّت سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے اور وفورِ شوق اور جذبۂ ذوق سے والہانہ فِی البدیہہ یہ اشعار زُبان پر جاری ہو گئے۔ اور مُؤدّبانہ انداز میں عرض کئے [1]

فِیْ حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُہَا ۔۔۔ تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَہِیَ نَائِبَتِیْ

ہٰذِہٖ نَوْبَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ ۔۔۔ فَامْدُدْ یَدَیْکَ کَیْ تَحْظٰی بِہَا شَفَتِیْ

[1] مَیں دُوری کی حالت میں آستانہ بوسی کے لیئے اپنی رُوح کو بھیجا کرتا وُہ سرزمین پاک کو چُومتی اور پھر سلام

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

○ اتنا عرض کرنا تھا تو ظَہَرَتْ لَہٗ یَدُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم، فَتَقَبَّلَہَا تو رؤف رحیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شانِ رحمت سے اپنا دستِ مبارک باہر نکال دیا اور آپ نے بکمال ادب و محبت سے مصافحہ کیا اور بوسہ دیا نبیُّ الرحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معجزہ کو نوے ہزار آدمیوں نے دیکھا اور زیارت کی اِن میں حضور غوث الثقلین بھی موجود تھے۔ آپ کا مقبرہ عراق کے علاقہ واسطہ بطائح، مقامِ حسن اُمِ عبید میں بوسہ گاہِ خلائق و ملائک ہے۔ "نزہۃ المجالس"

☆ بعینہٖ ایسا واقعہ بہجۃ الاسرار شریف میں غوث الثقلین شہنشاہِ ولائیت سرکار ابو محمد عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کا امام ابوالحسن السید نور الدین علی قدس سرہ الجلی نے لکھا ہے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہُ الْاَعْلٰی بِالصَّوَابِ ط "تفریح الخاطر شریف"

☆ الشیخ آدم بنوری نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ الباری ط

○ امام ربانی سرکار مجددِ الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیض یافتہ، منظورِ نظر اور اجلہ خلفاء سے ہیں۔ جب مدینہ منورہ[ع] دربارِ رسول" صلی اللہ علیہ وسلم" پر حاضر ہوئے تو روضۂ اطہر کے سامنے کھڑے ہو کر دو شعر پڑھے تو دروازہ از خود کھل گیا اور آپ اندر گئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک باہر نکال کر شیخ کو دست بوسی کی سعادت بخشی یہ واقعہ وہاں موجود تمام حاضرین نے دیکھا۔ "روضۃ القیومیہ صفحہ ۵۴۹"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ السید نور الدین یحییٰ شریف علیہ رحمۃ اللطیف نے اپنے والد قدس سرہ الماجد کے متعلق لکھا

○ جب روضۂ مقدسہ پر حاضر ہوئے تو بارگاہِ رحمت میں نہایت ادب سے صلوٰۃ و سلام پیش کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ تو سارے مجمع نے جو وہاں حاضر تھے سنا کہ روضۂ اطہر سے وَعَلَیْكُمُ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ ط کی آواز آئی۔ ایسے کثیر واقعات مقبولانِ بارگاہ سے منقول اور معمول ہیں۔

ع آپ فنا فی الرسول بارگاہِ محبوب کے ہمہ وقت حضوری، اور عامل درود پاک تھے۔

بقیہ حاشیہ

عرض کرتی تھی۔ اب میں خود بارگاہِ رحمت میں حاضر ہو گیا ہوں۔ دستِ مبارک نکالئے تاکہ میرے ہونٹ اُن کو چوم کر حظ پائیں اور انوار سے بہرہ مند ہوں۔ ع آپ کی قبر جنت البقیع سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پائنتی ہے۔

Marfat.com

☆ اَلشیخ ابُونصر عبدُ الواحد الکرخی قَدَّسَ اللہُ سِرَّہُ المَلَکِی فرماتے ہیں

○ جب مَیں حج سے فارِغ ہو کر زیارت کے لیئے حجرۂ مُطہّرہ کے پاس بیٹھا ہُوا تھا کہ اَلشیخ ابُوبکر دِیار بکری تشریف لائے اور مَواجہہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ تو مَیں نے حجرۂ مُطہّرہ سے حضُور والا صفات "صلی اللہ علیہ وسلم" کی آواز سُنی فرمایا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ۔ ط

☆ اَلشیخ ابراہیم بن شیبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمَانِ ط

○ جب روضۂ مُطہّرہ میں حاضِر ہُوئے تو سَلام عرض کیا تو روضۂ مُقدّسہ سے جواب آیا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ ط کتنے خُوش بخت اور خُوش نصیب ہیں یہ لوگ۔ جو سَلام کے جواب سے نوازے جاتے ہیں ؎

بہر سَلام مکُن رنجہ در جواب آن لَب
کہ صد سَلام مرا بس یکے جوابِ تو

صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ اَلشیخ الکبیر حضرت ابراہیم بن ثابت عَلَیْہِ الرَّحْمَت ط (المتوفی ۲۸۰ھ)

○ مشہُور بزُرگ مکّہ مُعظّمہ میں قیام پذیر تھے اور ساٹھ سال سے لگاتار حج بیتُ اللہ شریف کے بعد بارگاہِ رسالت میں مدینہ مُنوّرہ حاضِر ہُوا کرتے اور حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے ہاں بطورِ مہمان رہا کرتے ـــــ اور حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" بھی اُن کو خصُوصیّت سے نوازتے عجیب شان محبُوبانہ ادا رکھنے والے بزُرگ تھے۔ شب و روز دس ہزار درُود پاک پڑھا کرتے ایک مرتبہ بوجہ بیماری حاضِر المدینۃ المنوّرہ نہ ہو سکے تو مکّہ مُعظّمہ میں ایک رات خواب میں جمالِ بے مثال محبُوب ذُوالجلال صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مُشرّف ہو گئے تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا اے ابنِ ثابت! تمہارا انتظار رہا تم نہ آئے تو ہم ملنے کیلئے آ گئے ؎

فَکَانَ عَلٰی اَنْ اٰتِیْہِ وَلٰکِنْ تَقَدَّمْ وَالتَّقَدُّمُ لِکِرَامٍ

ضرُوری تھا کہ مَیں آتا مگر آپ آ گئے پہلے کرم والے نوازش میں ہمیشہ پہل کرتے ہیں

اور جب آنکھ کھُلی تو سارا کمرہ خُوشبُوئے مُشک سے مہک رہا تھا اور عجیب حالت

؎ ع لِقَاءُ الخَلِیْلِ عَلَیْہِ صَلٰوۃُ الجَلِیْلِ شِفَاءُ العَلِیْلِ عَلَیْہِ سَلَامُ الجَمِیْلِ

Marfat.com

طاری تھی اور بیماری سے کامل و مکمّل شفا ہوگئی۔

☆ قُطبِ وقت اَلشّیخ مُحمّد بن سعید مطرف ۔ اَسْعَدَہُ اللہُ تَعَالٰی فِی الدَّارَیْنِ ط

○ اپنے زمانہ کے مشہور صُوفیاءِ عِظام اور عُلماءِ کرام سے تھے فرماتے ہیں۔ مَیں رات کو سوتے وقت حضُور اقدس میں بکثرت درُود شریف بھیجا کرتا۔ ایک شب میری قسمت کا ستارا طلوع ہُوا کہ مجھے سرکارِ دو عالم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت ہُوئی اور بکمال شفقت سے فرمایا اے محمّد بن سعید! اپنا چہرہ میرے پاس لاؤ۔ تاکہ مَیں اُسے بوسہ سے مُشرّف کروں اِس لیئے کہ تم اِس مُنہ سے مجھ پر بکثرت درُود شریف پڑھتے ہو تو مَیں نے اپنا مُنہ اِس قابل نہ سمجھا مگر امتثالِ امر "حُکمِ عالی" آگے کر دیا تو آپ نے میرے رُخسار پر بوسہ دیا۔ جب بیدار ہُوا تو سارا گھر مُشک کی خُوشبُو سے بسا ہُوا پایا۔ آٹھ روز تک میرے گھر سے کستوری کی خُوشبُو آتی رہی اور عرصہ تک مجھے اپنے رُخساروں سے خُوشبُو کی لپٹیں آتی رہیں[1]

فَطَابَ بِطِیْبِ رَسُوْلِ اللہِ نَسِیْمُھَا فَمَا الْمِسْکُ وَالْکَافُوْرُ وَالصَّنْدَلُ

☆ مشہور مُحدّث شاہ عبدُ الرّحیم نقشبندی مُجدّدی علیہ الرحمۃ ط المتوفی ۱۱۳۱ھ

○ ایک دن رمضانُ المُبارک میں مشقّت کی وجہ سے سخت کمزوری طاری ہوگئی، قریب تھا کہ افطار کرلیتا۔ لیکن فضیلتِ رمضان شریف کے فوت ہونے کے خوف سے باز رہا۔ اِسی غم کی حالت میں درُود پاک پڑھتے پڑھتے اُونگھ آگئی۔ مَیں نے خواب میں حضُور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے مجھے بہُت لذیذ اور خُوشبُودار کھانا از قسم پلاؤ ہندی عطا فرمایا مَیں نے شکم سیر ہوکر کھایا اور ٹھنڈا پانی پیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی عطا فرمایا تھا۔ پھر بیدار ہوگیا تو نہ بھُوک تھی نہ پیاس اور نہ کسی قسم کی تھکاوٹ اور میرے ہاتھ میں ابھی تک زعفران کی خُوشبُو آرہی تھی اور بعضے عقیدت مندوں نے سُنا تو میرا ہاتھ دھوکر تبرّکاً اِس سے روزہ افطار کیا۔ جس سے اُنکے قلبی احوال کھُل گئے ؎

بُرقعہ زعارض برفگن تا عالمے پیدا شود بعضے زرُو، خلقے زمُو، جمعے زلب، من از دہن

یک جلوہ شمع رُخت اُفتادہ در صحن چمن یکجا صبا، یکجا خزان، یکجا گُل و یکجا سمن

---

[1] ہوا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خُوشبُو سے مس ہوکر ایسی خُوشبُودار بن گئی کہ مُشک، کافور، صندل کو مات کرگئی۔

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ حضرت حاتم اصم بلخی کے متعلق جناب حسن بصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

○ شیخ وقت حضرت شفیق بلخی علیہ الرحمۃ کے مرید اور خلیفہ تھے ظاہری اور باطنی علوم و معارف پر گہری نظر رکھتے تھے اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوئے تو اثناءِ عرض کیا کہ اے اللہ سبحانہٗ! ہم لوگ تیرے پیارے نبی کے روضۂ سبز گنبد کی زیارت کو درود شریف کے تحفے لے کر حاضر ہوئے ہیں۔ ہمیں نامراد واپس نہ کیجیو۔ غیب سے آواز آئی۔ یہاں سے کوئی بے نیل و مرام واپس نہیں جاتا۔ ہم نے تمہیں اپنے محبوب کی حاضری نصیب ہی اس لیئے کی ہے کہ اس کو قبول کریں جاؤ! ہم نے تجھے اور تیرے ساتھ جتنے حاضرین ہیں۔ سب کی مغفرت فرما دی اور تحفوں کو قبول کیا ؎ "مواہب اللدنیہ علی شمائل المحمدیہ"

طیبہ کی سمت لے کے درودوں کے ہار پھول — دلہن بنی ہوئی میری بھی آہِ سحر گئی

☆ الشیخ سلیمان بن سحیم قدس سرہٗ النعیم ط "کذا فی الاتحاف"

○ فرماتے ہیں۔ میں خواب میں سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو بارگاہِ رسالت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ علیک الف صلوٰۃ والف الف سلام ط آپ کے امتی لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں مختلف ممالک سے دور دراز کا سفر کر کے حاضر ہوتے ہیں اور صلوٰۃ و سلام عرض کرتے ہیں اور مختلف زبانوں اور زمانوں میں اپنی اپنی بولی میں اپنا اپنا حال اور خیال بیان کرتے اور دعائیں مانگتے ہیں۔ کیا آپ ان سب کو جانتے اور ان کی زبانوں کو سمجھتے ہیں؟ فرمایا "نعم" ہاں ؎

اب پھر سے چل اے صبا مدینے میں — کہ دیکھوں جلوۂ خیر الورا مدینے میں

؎ عالم علوم الاولین والآخرین حضور صلی اللہ علیہ وسلم "زائر کی حاضری، درود و سلام بلکہ جمیع افعال، اعمال اور اقوال، قلبی و روحی، حرکات و سکنات اور منزل بمنزل قیام و ارتحال اور ماشاء اللہ اپنے ہر ایک امتی کو اس کے چہرے مہرے سے پہچانتے اور درود خواں کی زبان اور قلب کی آواز کو سنتے اور جواب سے مشرف فرما کر سرفرازیاں عطا فرماتے ہیں۔ جواب سلام کا سننا یا نہ سننا زائر کے اپنے قلبی احوال پر منحصر ہے۔ ؎

کروں تیرے نام پہ جان فدا بس اک جان کیا دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

Marfat.com

اَدب سے چُومتی تھی چاندنی درِ اقدس — حیا سے جھُومتی دیکھی صبا مدینے میں
خُدا گواہ کہ طالع ہے اَوج پر اُس کا — اُڑا کے لے گئی جس کو ہوا مدینے میں

درِ رسُول سے جو چاہا ، مانگا ، پایا
قبُول ہوتی ہے زائر کی ہر دُعا مدینے میں

☆ خُوش قسمت بدّو! قبرِ اطہر پر حاضر ہُوا اور صلوٰۃ وسلام کے بعد عرض کی۔ یا اللہ! تو نے غلاموں کو آزاد کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ تیرے محبُوب ہیں اور مَیں تیرا غلام۔ اپنے محبُوب کی قبرِ اطہر پر مجھ غلام کو آگ سے آزادی عطا فرما۔ غیب سے آواز آئی۔ تم نے تنہا اپنے لیئے آزادی مانگی تمام آدمیوں کے لیئے کیوں نہ مانگی۔ جا۔ ہم نے تجھے جہنّم کی آگ سے آزاد کر دیا اور جنّت عطا کر دی۔ "مواہبُ اللّدنیہ علی شمائل المحمّدیّہ"

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ الشیخ حمّاد ابو الخیر الاقطع علیہ الرّحمۃ ط (المتوفی ۲۲۲ھ) "حجۃ اللہ العلمین فی معجزاتِ سیّد المرسلین"

○ تسنیات مصر کے مضافات کے رہنے والے مشہور اَولیاءِ عظام سے تھے فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں جب المدینۃ المنوّرہ حاضر ہُوا تو دو تین دن سے مجھ پر فاقہ تھا۔ تو مَیں نے مواجہہ شریف میں حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام کے بعد عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ اَنَا ضَیْفُکَ اور مسجد نبوی شریف میں ایک طرف بیٹھ کر درُود شریف پڑھنے میں مشغول ہو گیا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سو گیا تو خواب میں مجھے سرورِ انبیاء فخرِ اصفیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آپ کے دائیں طرف سیّدنا صدّیقِ اکبر اور بائیں طرف فاروقِ اعظم اور مولیٰ علی (سراپا طہارت) رضی اللہ تعالےٰ عنہم ورسولہٗ ، جلدی جلدی سب سے آگے بڑھ کر میری طرف تشریف لائے اور مجھے فرمایا مَرْحَبًا بِضَیْفِ رَسُوْلِ الرَّحْمٰنِ ط اُٹھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔ مَیں اُٹھا اور تعظیم بجا لاتے ہُوئے پیشانی مُبارک پر بوسہ دیا۔ آپ نے بکمال شفقت سے ایک روٹی عطا فرمائی۔ جو مَیں نے خواب میں ابھی آدھی روٹی ہی کھائی تھی کہ فرطِ شوق سے میری آنکھ کھل گئی تو باقی آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔

☆ الشیخ ابُو الجلاء علیہ الرّحمۃ کا واقعہ بھی ایسا ہی منقول ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ الاعلیٰ ط

ے وفاءُ الوفاء فی اخبارِ دارِ المصطفےٰ ط

Marfat.com

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا
زمین خواں، زمان خواں، زمانہ مہمان صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ السید ابو محمد عبد السلام حسینی علیہ الرحمۃ الرضوانی فرماتے ہیں۔ "وفاء الوفاء"

○ مجھے مدینہ طیبہ زادہ اللہ شرفاً میں کئی روز سے فاقہ تھا۔ منبر شریف کے قریب دو رکعت نفل ادا کئے اور حاضری بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد میں نے کہا نانا جان مجھے بھوک لگ رہی ہے اور میرا ثرید کھانے کو دل چاہ رہا ہے۔ اَنَا ضَیْفُکَ وَجَزَآءُ الضَّیْفِ اِحْسَانٌ اِلَیْہِ ط اور پھر اپنی قیام گاہ پر درود شریف پڑھتا ہوا سو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک سید زادہ مدّ اللہ ظلّہ العالی نے آکر جگایا اور کہا مَرْحَبًا بِضَیْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور پھر ایک پیالہ ثرید کا جس میں خوب گھی اور گوشت تھا اور بہت خوشبودار تھا مجھے دیا اور کہا لو کھالو میں نے عرض کیا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں خاندانِ سادات سے ہوں۔ آج ہم نے ثرید پکایا تو سید السادات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ فلاں مقام پہ ہمارا مہمان سو رہا ہے اس کو بھی کھلاؤ۔ لہٰذا کھانا لے کر حاضر ہو گیا ہوں۔

☆ شاہ عبد الرحیم نقشبندی محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ط "دُرُّ الثمین فی مبشرات النبی الامین"

○ میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک اَنَا مَلِیْحٌ وَّاَخِیْ یُوْسُفُ صَبِیْحٌ "میرا حسن ملیح ہے اور میرے بھائی یوسف کا حسن صبیح"۔ ملاحت میں عاشقوں کی بے قراری زیادہ ہے بہ نسبت صباحت۔ یوسف علیہ السلام کی زیارت پہ مصر کی عورتوں نے انگلیاں کاٹ لیں لیکن محسوس نہ کیا۔ جب سوال کیا اس امر کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرا جمال لوگوں کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ نے غیرت کی وجہ سے چھپا رکھا ہے۔ اگر آشکارا اور جلوہ گر بحقہ ہو تو اس سے زیادہ حال لوگوں کا ہو جو یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر ہوا تھا۔ اعلیٰحضرت بریلوی نے کیا اچھا اور لطیف موازنہ کیا ہے ؎

حسنِ یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشتِ زناں[1] سر کٹاتے ہیں تیرے نام پہ مردانِ عرب[2]

[1] قصائد سبعہ معلقہ اپنی فصاحت و بلاغت کے باوجود اس شعر کے سامنے ہیچ ہیں۔ عزیز مصری علیہ السلام کے جمال باکمال کو کیا

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

صَلَّی اللّٰہ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ ۹ ☆ اَلشیخ ابُوسَعِید خَیَّاط قُدِّسَ سِرُّہُ الْقُدُّسُ ط

○ مُلکِ مصر میں ایک شخص ابُوسَعِید خَیَّاط تھا وہ بہت یکسُو رہتا اور لوگوں سے میل جول نہ رکھتا اچانک اُس نے ابنِ رشیق عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کی مجلس میں کثرت سے جانا شرُوع کر دیا اور بہُت اہتمام سے جایا کرتا اور بوقتِ حاضری نہایت ہی تعظیم وآداب بجالاتا اور پُرسکون رہتا کسی قسم کی حِس وحرکت نہ کرتا۔ لوگوں کو تعجّب ہُوا۔ آپ نے بتایا کہ مَیں حضُور نُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلَیْہِ کی زیارت سے مُشرّف ہُوا ہُوں تو آپ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے مجھے حُکم دیا کہ اُن کی مجلس میں جایا کر وہ مجُھ پر کثرت سے درُود شریف بھیجتا ہے اور اِسی شرَف کی سرشاری میں مست رُوح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی ؎

ہوتے ہی قیدِ تن سے رہا اپنے گھر گئی — مہجُور رُوح تا درِ خیرُ البشر گئی
اختر ہے میرے ہاتھ میں دامانِ مُصطفٰے — دُنیا سنور گئی مری عُقبٰے سنور گئی

☆ تاجُ العارفین ابُوالوفاء عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ وَالْغُفْرَانُ ط "وفاءُ الوفاءِ فِی اَخْبَارِ دَارِ الْمُصْطَفٰے" المتوفی ۵۱۳ھ

○ فرماتے ہیں۔ جب میں حج بیتُ اللہ شریف کے ارادہ سے چلا تو کثیرُ التّعداد عقیدت والوں نے مجھے رخصت کیا تو اُن میں سے ایک نے مجھے کہا کہ جب تم اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ حاضر ہو تو حضورِ انور "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" و شیخین کریمین کی خدماتِ عالیہ میں میرا سلام عرض کرنا۔ جب شہر مدینہ مُنوّرہ پُہنچا تو مَیں مطلقاً بھُول گیا اور مجھے یاد تک نہ رہا۔ جب واپس ذُوالحُلیفہ پُہنچا تو مجھے یاد آیا تو مَیں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تُم چلو مَیں ایک چیز بھُول آیا ہُوں اور واپس جا رہا ہُوں تم میرے اُونٹ اور سامان کا خیال رکھنا اور مَیں تُمہیں مِل جاؤں گا۔

مَیں یہ کہہ کر واپس اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنوّرَہ لوٹ آیا اور اُس شخص کا بارگاہِ رسالت اور حضرات شیخین کریمین کی خدمت میں حاضِر ہو کر سلام عرض کیا تو اُس وقت رات ہو چکی تھی تو میں شب کو وہیں سو گیا تو مجھے حضُور "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" اور شیخین کریمین کی زیارت ہُوئی تو دیکھا

بقیہ حاشیہ
کر بے اختیاری میں اُنگشتِ زنان صرف ایک بار کٹیں لیکن محبوبِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے نام پہ مردانِ عرب و عجم کا سر کٹانا ارادہ، مرضی سے، دوام واستمرار ہے جس نام کی یہ تاثیر ہو وہاں جلوہ بہجت کی تجلّیوں کا کیا عالم ہوگا۔ لفظی تقابل درجہ کمال پر ہے۔ ۱۲ منہ،

Marfat.com

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشارہ کرکے کہہ رہے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ ہے وہ شخص تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف تشریف لائے اور فرمایا اے ابوالوفاء میں نے عرض کیا فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ، جَدِّیْ وَ عَرْضِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیک وسلم میں تو ابوالعباس ہوں فرمایا نہیں تم آج سے ابوالوفاء ہو اور پھر میرا ہاتھ پکڑا تو میری آنکھ کھل گئی تو دیکھا کہ میں مکہ معظمہ بیت اللہ شریف کے صحن میں ہوں اور ابھی تک میرا قافلہ نہیں پہنچا تھا۔ سینکڑوں میلوں کا سفر ایک نگاہ سے طے کرا کر کعبۃ اللہ پہنچا دیا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ ایشیخ تاج الدین قلعی حنفی اَطَیَّبَ اللّٰہُ تُرْبَتَہٗ ط "وفاء الوفاء فی اخبار دار المصطفٰے"

○ فرماتے ہیں۔ میں ایک دفعہ سخت بیمار ہوگیا اور بیماری لمبی ہوگئی۔ ضعف سے ملنے جلنے کے قابل نہ رہا۔ اسی حالت میں ایک روز خواب میں سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا فرما رہے ہیں ایک مرغی پر پورا قرآن پاک پڑھ کر دم کیا جائے۔ پکا کر کھانے سے اس مرض سے شفا کلی ہوگی۔ میں نے بیدار ہو کر پختہ ارادہ کر لیا کہ اس کے موافق عمل کروں گا۔ لیکن خدا کی قدرت کہ میں بھول گیا۔

پھر دوسری رات سویا تو مجھے امام المحدثین سیدنا محمد بن اسمٰعیل بخاری قدس سرہ الباری کی خواب میں زیارت ہوئی اور میری طرف تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے ایک کیتلی رکھی اور اس کے نیچے آگ جلائی۔ مرغی تیار کی اور میرے سامنے رکھ دی۔ تو فرمایا اس مطبوح کو کھاؤ کہ میں نے اس پر پورا قرآن مجید پڑھا ہے تو میں نے اسے خواب میں ہی کھایا اور اسی دم تندرست ہوگیا۔ میرے اوپر بیماری کا کوئی اثر نہ رہا اور میں صبح صحیح وسلامت اٹھ کھڑا ہوا مجھے ازالۂ مرض سے زیادہ اس امر کی خوشی تھی کہ سیدنا امام بخاری علیہ الرحمۃ الباری نے فقیر پر اس درجہ تلطف فرمایا کہ بہ نفس نفیس تشریف لائے اور تبرک رکھلایا۔ اس سعادت کی وجہ یہ تھی کہ میں بیت اللہ شریف میں مالکی مصلّٰی پر بیٹھ کر بڑے اہتمام سے "صحیح البخاری شریف" کا درس حدیث دیا کرتا تھا۔ بعد از فراغت ہمہ وقت درود شریف میں مشغول رہتا کہ درود شریف انعاماتِ الٰہیہ کا گنجینہ ہے۔

ے لقاء الخلیل شفاء العلیل ط

Marfat.com

☆ علامہ امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی "علیہ الرحمۃ الرحمانی" "مواہب اللدنیہ علی شمائل المحمدیہ"

○ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں اس قدر سخت بیمار ہوگیا کہ طبیب علاج سے عاجز آگئے اور کئی سال مسلسل بیمار رہا۔ ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں بحضور مجیب الدعوات، النبی الاعظم، "صلی اللہ علیہ وسلم" کے وسیلہ جلیلہ سے دعا کی اور درود شریف پڑھتے پڑھتے مجھ پر غنودگی نیند طاری ہوگئی تو میں حضور سرکار مدینہ، سرور سینہ "صلی اللہ علیہ وسلم"، کی خواب میں زیارت سے مشرف ہوا تو آپ نے ایک کاغذ دیا۔ جس پر لکھا تھا "یہ دوا کا نسخہ احمد قسطلانی کے لیئے ہے"۔ اتنا سننا تھا کہ اچانک بیدار ہوگیا تو لاعلاج مرض سے شفا پا چکا تھا اور جب کبھی اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو خوشی سے پھولا نہیں سماتا ؎

از سر بالین من برخیز اے ناداں طبیب — دردمند عشق را دارو بجز دیدار نیست

☆ الشیخ الکبیر ابو محمد اشبیلی علیہ الرحمۃ ربی العظیم ط

○ فرماتے ہیں۔ میں غرناطہ میں ایک ایسے شخص کے ہاں مہمان ہوا۔ جو لاعلاج قرار دیا جا چکا تھا۔ معالج اور بیمار دونوں مایوس ہو چکے تھے تو اس بیمار کے ایک خادم ابن ابی الحصان نے درگاہ مولی الملوین بارگاہ شفاء الدارین "صلی اللہ علیہ وسلم" میں ایک عریضہ لکھا جس میں آقا کی بیماری اور شفا طلبی کا ذکر تھا اور ایک قافلہ کے زائر کے ہاتھ المدینۃ المنورہ ارسال کر دیا۔ جونہی وہ غرناطہ سے المدینۃ المنورہ پہنچا اور وہ خط دربار شاف وکاف "صلی اللہ علیہ وسلم" میں پڑھا تو عین اسی وقت بیمار کو غرناطہ میں شفا ہوگئی۔ کہ "یاد حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پیغام شفا بن گئی"۔ ؎

بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ مل گیا — اب کہاں جائیں سرکار تمہارے در سے ہم
دیکھ لینا سب شفائیں مل گئیں — جب پلٹ کے روئے ان کے در سے ہم

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

☆ الشیخ ابو الخیر حافظ شمس الدین علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ الباری ط

○ الشیخ احمد بن ارسلان کے ایک شاگرد کا بیان ہے کہ مجھے خواب میں حضور سرور کونین، مولی الملوین "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت کی سعادت عظمیٰ نصیب ہوئی اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی خدمت عالیہ میں یہ کتاب "القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع" پیش کی گئی۔

؎ امام نبیل محدث جلیل شارح بخاری ۲۸ جمادی الاولیٰ ۸۹۳ھ شب دوشنبہ:۔

Marfat.com

تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اِس کو بہت پسند کیا اور خوشی کا اظہار فرمایا۔ اُن کا یہ خواب سُن کر مجھے بہت خوشی اور مسرّت حاصل ہوئی اور اِس سعادت سے آنسو اُمڈ آئے [1]

○ یہ فقیر غفرلہٗ مجیبُ الدعوات والتحیات کے فضل وکرم سے اُس کے محبوبِ پاک شاہِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہِ رحمت میں "تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار" پیش کرتا ہے "شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا"۔ ورنہ کیا مجال اور کیا بساط کہ سیدُ الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کے دربارِ کریمی میں آپ کے مرتبہ کے لائق کوئی تحفہ پیش کرسکے۔ ہم اُس کے عاجز بندے اُسی سے عرض گزار ہیں۔ اے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ! بارگاہِ محبوبی کے لیئے یہ تحفۃ الصلوٰۃ اپنے کرم وفضل سے قبول فرما اور یہ ضعیف با دیدۂ گریاں و دلِ بریاں تیرے پیارے محبوب پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فیضِ برکات اور نظرِ عنایات سے قبولیت اور بشارت کی اُمید رکھتا ہے کہ اِس در سے کوئی نامُراد نہیں لوٹا ؎ "بریں مژدہ گر جان فشانم رواست"

الٰہی غنچۂ اُمّید بکشا ۔۔۔ گلے از روضۂ جاوید بنما

☆ اے مخاطب! اپنے حبیب پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فضائل خصائل اور شمائل کا ذکرِ محبت سے کیا کر اور سُنا کر۔ دل وجان سے ہر وقت آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر تحفہ درود شریف بھیجتا رہا کر۔ اِس لیئے کہ یہ تحفہ درود شریف حضور اقدس "صلی اللہ علیہ وسلم" میں پہنچتا ہے اور شرفِ قبولیت پاتا ہے جس نے بھی صلوٰۃ و سلام بر سیدُ الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا شعار اور وظیفۂ حیات بنایا وہ دو جہان میں کامیاب ہوگیا۔ درود شریف ہمیشگی اور استقامت سے پڑھنے والے پر لازم ہے۔ کسی حالت میں بھی ناغہ

---

[1] علامہ سخاوی کی یہ مشہور ومعروف اور مقبول کتاب فضائل درود شریف پر مشتمل ہے نیز گلستان بوستان الشیخ سعدی شیرازی جواہر البحار فی فضائل النبی المختار۔ فنافی الرسول علامہ یوسف نبہانی، الشفا بتعریف حقوق المصطفےٰ قاضی عیاض مالکی اور مکتوبات قدسی آیات حضرت مجدد الالف ثانی الشیخ احمد الفاروقی قدس اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اسرارھم النورانی کی یہ کتب بارگاہ سیدُ الابرار علیہ الصلوٰۃ والسلام من الملک الجواد میں مقبول ہیں خدا کرے کہ اِس خاکپائے مقبولانِ درگاہ کا یہ تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار بھی یہ سعادت پائے نہایت جد وجہد سے اضعف العبید نے ان اولیائے کاملین کے انوار وفیوضات کے باغیچوں سے پھول چُن چُن کر یہ گلدستہ سجایا ہے جو الحمد للہ کتاب وسُنّت کی روشنی سے مبین۔ فوائد صلوٰۃ، فضائل سلام سے مزین، آداب محبت کا مرقع اور ذکرِ رسول "صلی اللہ علیہ وسلم" درود شریف سے مرصع ہے۔

ربنا تقبل منا بجاہ طٰہٰ ویٰسٓ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ وآلہ واصحابہ واخبابہ وسلم ط

Marfat.com

نہ کرے اور وقتِ مُقرّرہ پر پڑھے کہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو اس تحفہ کا انتظار ہوتا ہے اور اپنے اُمّتی کو عالمِ مُشاہدہ میں بلایا اور نوازا جاتا ہے۔ زہے نصیب [1]

جان ہے عشقِ مُصطفٰے روز فزوں کرے خُدا — جس کو ہو درد کا مزا نازِ دوا اُٹھائے کیوں
پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں جگ کی کھائے کیوں — دِل کو جو عقل دے خُدا تیری گلی سے جائے کیوں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

[1] الشیخ محقق علی الاطلاق، برکۃ النبی فی الہند سندُ المحدّثین مولانا عبدُ الحق محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ القوی کو قیامِ المدینۃ المنورہ خواب میں سرورِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" نے حکم فرمایا "ملک ہند جا کر علمِ حدیث کی اشاعت کرو۔ لیکن فقراء سے ملتے رہنا۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم بغیر حضوری آستانہ عالیہ میری زندگی کیسے کٹے گی۔ ارشاد ہوا رات بعد نمازِ عشاء درود شریف پڑھ کر مراقب ہوا کرنا۔ ہمارے حضور پہنچ جایا کرو گے۔ بہ تعمیلِ ارشادِ عالی عازمِ ہند ہوئے۔ تو راہ میں ایک مقام پر ایک فقیر کو ملے۔ اُس پیر رند مشرب نے صراحی سے ایک جام نکال کر خود پیا اور دوسرا شیخ کو پیش کر دیا۔ آپ نے فرمایا۔ میں نہیں پیتا میرے واسطے یہ حرام ہے۔ اُس نے کہا پی لو ورنہ پچھتاؤ گے۔ جب اپنی قیام گاہ پر پہنچے تو رات مراقب ہوئے تو دیکھا کہ خیمہ رسول الثقلین "صلی اللہ علیہ وسلم" کے قریب وُہ فقیر لٹھ لئے کھڑا ہے اور آگے جانے نہیں دیتا ناچار واپس آئے دوسرے روز اُس کے پاس گئے تو پھر اُس نے جام پیش کیا تو آپ نے انکار کیا اور فرمایا تیرے حکم سے خدا کا حکم افضل ہے۔ اُس نے کہا پی لو ورنہ پشیمانی اُٹھاؤ گے پھر رات کو فقیر کو سدِ راہ پایا۔ تیسرے روز بھی ایسا ہی ہوا اور وُہ لٹھ لے کر مارنے کو دوڑا تو آپ نے فرمایا خبردار جو اِس طرف قدم اُٹھایا اُس وقت عالم اضطراب و اضطرار میں آپ کی زبان سے نکلا یا رسول اللہ الغیاث تو حضور غیاث الدارین، مُغیث الملوین "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنے یارِ وفا سے فرمایا۔ دیکھو میرے عبدُ الحق کی آواز ہے۔ وُہ تین روز سے غیب میں کیا بات ہے تو جناب صدیق رضی اللہ عنہ نے مولانا کو بحضور پیش کر کے سارا واقعہ عرض کیا تو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اس رند مشرب فقیر کو فرمایا۔ "اُخْرُجْ یَا کَلْبُ" کُتے یہاں سے نکل جا۔ تو شیخ فقیر کے حجرہ میں تشریف لے گئے دروازہ بند تھا۔ دو چار مُرید بیٹھے تھے فرمایا تمھارا پیر کہاں ہے تو اُنھوں نے دروازہ کھولا تو پیر ندارد حیران ہوئے تو شیخ نے فرمایا کوئی جانور اندر سے تو نہیں نکلا کہنے لگے ایک کُتا نکلا تھا تو آپ نے فرمایا بس وُہی تمھارا پیر تھا اور رات والا قصہ سُنایا اور مُریدین تائب ہو گئے "تلخیص تذکرۂ غوثیہ"

Marfat.com

ب ۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منہیّاتِ درُود وسلام

وُہ مقامات جہاں درُود شریف نہ پڑھا جائے

قرآنِ پاک :- پ ۲۸ سورۃ الحشر آیتِ کریمہ ،

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ	جو کچھ تمھیں رسُول دیں وُہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

○ دانائے سُبل ، فخرِ رُسل ، مُطاعِ کُل صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ جو تجھے دیں وُہ لے لو اور جس سے روک دیں رُک جاؤ ۔ امر اور نہی دونوں پر عمل اطاعت اور اتّباع ہے جہاں کرنا ، افضل ہے وہاں کرو اور جہاں رُکنا افضل ہے وہاں رُک جاؤ ۔ اربابِ بسط وکُشاد اَولیاءِ عِظام اور اربابِ علم واَدب عُلمائِ کرام نے فرمایا ہر شئ کا اپنا ایک مقام اور محل ہوتا ہے ۔ جہاں شریعتِ غرّاء نے منع فرمایا ۔ وہاں نہ کرنا اطاعت ہے جیسے سجدہ بوقت زوال یا روزہ عیدین اور ایّامِ تشریق ۔ یا ہر وُہ مقامات جہاں کوئی مانع شرعی ہو یا شائبہ بے ادبی ۔ وہاں بتقاضائے غائت اَدب تعظیم درُود شریف نہ پڑھے ۔ شارع علیہ الصّلوٰۃُ والسّلامُ نے جیسا فرمایا ویسا کرے مثلاً

(۱) بے وُضو درُود شریف نہ پڑھے ۔

☆ مولوی معنوی جلال الدین رُومی رَدَّحَ اللّٰہُ رُوحَہٗ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں ۔

○ ایک روز سُلطان محمود غزنوی[1] نے طہارت خانہ میں سے آواز دی اے ایاز کے بیٹے ! پانی لاؤ ۔ ایاز کو یہ سُن کر افسوس ہُوا کہ شاید میرے بیٹے سے کوئی قصور سرزد ہُوا ہے جس کے

[1] جناب الشیخ فریدالدین عطّار علیہ الرّحمۃ نے تذکرۃ الاولیاء ، فارسی میں لکھا کہ سُلطان محمود غزنوی ، مشہور اولیاء سیدنا ابُوالحسن علی بن احمد خرقانی اُویسی علیہم الرّحمۃ کے مُرید تھے ۔ آپ نے خرقۂ ارادت سُلطان کو عطا فرمایا ۔ یاد رہے ۔ خرقۂ بیعت ، ارادت یہ مُرید کو اپنے مُرشد سے ہی ملتا ہے ۔ خرقۂ تبرّک یہ کئی جگہوں سے لینا جائز ہے اور خرقۂ عقیدت

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

سبب سے نام نہیں لیا گیا۔ جب بادشاہ فارغ ہوئے تو ایّاز کو متفکّر پایا تو پوچھا۔ پریشانی کی وجہ کیا ہے ؟ ایّاز نے عرض کیا حضور آج آپ نے میرے بیٹے کو نام سے نہیں پکارا۔ مبادا کہ اُس سے کوئی قصور یا سوءِ ادبی ہوگئی ہے۔ سلطان نے مسکرا کر فرمایا۔ ایّاز خاطر جمع رکھ تیرے بیٹے سے کوئی قصور نہیں ہوا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ تیرے بیٹے کا نام محمدؐ ہے اور حدیثِ پاک میں نبیِ پاک ﷺ نے فرمایا ہے جو اللہ سبحانہٗ کا نام لے تو جلّ شانہٗ کہے اور جو میرا نام پاک لے یا سُنے تو درود شریف ﷺ پڑھے۔ اگر ایسا نہ کرے تو وہ زمرۂ بخیلوں میں داخل کیا جائے گا۔ میرا اُس وقت وضو نہ تھا اور میں شرمایا کہ بے وضو یہ مبارک نام لوں۔ کیونکہ تیرا بیٹا ہمنام ہے میرے پیارے رسول اللہ کے محبوب محمدِ مصطفےٰ ﷺ کا۔ اس لیئے میں نے تیرے بیٹے کا نام نہیں لیا کہ ہمہ وقت باوضو رہنا بزرگانِ دین کا طریقہ ہے۔

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب ہنوز نامِ تو بردن ادب نمے دانم

(۲) سجدے میں درود شریف نہ پڑھے [1]

(۳) ننگے بدن، ننگے سر، جنبی اور غسل کے وقت درود شریف نہ پڑھے۔

بقیہ حاشیہ [1] بلکہ کلمۂ طیبہ بھی نہ پڑھے صرف تسمیہ پڑھے۔ اور ذبیحہ میں تسمیہ نہ پڑھے۔ الغرض

بھی کئی شیوخ سے لینا صحیح ہے اور یہ سب فیض اپنے مرشدِ کامل کی طرف سے سمجھے۔ الغرض آپ کی دعا اور خرقہ کی برکت سے کفرستان ہند میں سومنات کا مندر فتح ہوا اور اسلام کا جھنڈا لہرایا اور بت شکن کا خطاب پایا۔ ایک روز سلطان کو خواب میں خواجہ قطب الاقطاب کی زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا اے محمود! آبروئے خرقۂ ما بردی بربارگاہِ حق کہ اگر دران ساعت درخواستی جملہ کفّار را اسلام روزی کردے۔ اے محمود! تم نے دربارِ الٰہی میں ہمارے جبّہ کی قدر نہ کی اگر تم چاہتے تو تمام کافروں کے لیئے اسلام کی درخواست کرتے تو پاتے۔ آپ حضور ﷺ پر روزانہ ایک لاکھ مرتبہ درود شریف بھیجا کرتے اور آپ خاص مقربین حضوری سے تھے۔ دنیا میں بھی شہنشاہ اور دین میں بھی شہنشاہ درود شریف لکھی آپ کو حضور ﷺ نے خواب میں عطا فرمایا تھا۔ آپ کے ادب کا یہ عالم تھا کہ کبھی بے وضو نہ ہوتے تاکہ نامِ اقدس لینے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

[1] سجدہ بارگاہِ الوہیت کی غایت تعظیم اور بندہ کا انتہائی اظہارِ تذلّل ہے اور درود شریف میں مقصود اظہارِ عظمت و رفعتِ شانِ محبوب ﷺ ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک رکوع کی حالت میں نہ پڑھے۔ عظمتِ قرآن کے خلاف ہے۔ ۱۲ منہ سلمہٗ ربہٗ سبحانہٗ ط

Marfat.com

(۴) حُقّہ ، سگریٹ یا جن چیزوں کے کھانے سے بَدبُو یا کراہت پیدا ہو ؎۱

(۵) جس جگہ جاندار کی تصاویر یا کُتّا ہو۔ یہ مقاماتِ نجس ہیں ؎۲

(۶) جانور ذبح کرتے وقت کہ ظہورِ شانِ قہّاری وجبّاری ہے ؎۳

(۷) مقامِ تعجّب یا ٹھوکر کھا کر گرتے وقت ، چھینک کے وقت دُرود شریف نہ پڑھے ؎۴

(۸) کسی چیز کی فروخت کی تشہیر کے وقت ، دُرود شریف نہ پڑھے

(۹) گندی جگہوں کھٹیکوں ، رُوڑیوں ، بَدبُودار مقامات ، گلیوں بازاروں میں۔

(۱۰) حالتِ نماز میں ، تلاوتِ قرآن پاک اور خُطباتِ رفیعہ حج شریف ، جُمعۃُ المبارک ؎۵

؎ طبیعت کی اُکتاہٹ ، تھکاوٹ ، غلبۂ سُکر ، سُستی ، حالتِ مشکوک ، مَدقوق ، غیر شرعی انداز ۔ الخ

؎۱ مُرشدی کامل السیّد نُور الحسن بُخاری قُدِّسَ سِرُّہُ الباری حُقّہ پینے والوں کو دُرود شریف کی اجازت نہیں دیتے تھے کہ یہ مُنہ دُرود شریف کے قابل نہیں ۔ امامُ الہند شاہ ولیُّ اللہ محدّث دہلوی علیہ الرحمۃ " دُرِّثمین فی مُبشّراتِ النبیِّ الامین " میں لکھتے ہیں مجھے میرے والدِ مُحترم نے خبر دی کہ میرے دوستوں سے ایک شخص حُقّہ خود تو نہ پیتا تھا لیکن اُس نے حُقّہ مہمانوں کے لیئے بنا رکھا تھا تو اُس نے خواب میں نبیِّ صلی اللہ علیک وسلم کو دیکھا کہ تشریف لائے اور اُس کی طرف سے مُنہ پھیر لیا اُس نے عرض کیا ۔ یا رسُولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھ سے کیا خطا ہوئی ہے ۔ فرمایا تیرے گھر میں حُقّہ ہے وُہ ہم کو بُرا معلوم ہوتا ہے ۔

؎۲ لَایَدْخُلُ الْمَلَآئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَۃٌ " اَوْکَمَا قَالَ " ملائکہ رحمت اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کُتّا یا تصویر ، بُت یا مُورتیاں ہوں اور دُرود شریف پڑھتے وقت ملائکہ رحمت کا نزُول ہوتا ہے ۔ وُہ اِن مقامات سے دُور رہتے ہیں ۔ یہ مقامات نجس بھی ہیں اور نحس بھی ! ابنِ ماجہ عَنْ اَبِیْ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، الحدیث المبارک

؎۳ " کتاب الشفا " ابنِ حبیب علیہ الرحمۃ سے مَروی ہے کہ عُلماء ذبح کے وقت دُرود شریف سے منع کرتے یا مکرُوہ جانتے ۔ جانور ذبح کرتے وقت بِسْمِ اللہِ ، اَللہُ اَکْبَرُ پڑھے ، اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم بھی نہ پڑھے کہ یہ مقامِ ظُہورِ صفاتِ رحمت نہیں ۔

؎۴ ابنِ عاصم علیہ الرحمۃ سے مَروی ہے کہ چھینک کے وقت دُرود شریف نہ پڑھے بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو چھینک آئی تو تعلیمِ الٰہی سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا اور جبرائیل علیہ السلام نے یَرْحَمُکَ اللہ کہا یہ سُنّت مُؤکّدہ ہے ۔

؎۵ آیتِ سجدۂ تلاوت پڑھے یا سُنے تو سجدۂ تلاوت واجب ہے بعینہٖ اسم پاک سُنے یا سُنے تو دُرود شریف ضرُور پڑھے مگر اِن مقامات پر دُرود شریف نہ پڑھے ۔ حرمین شریفین میں خُطبہ جُمعۃُ المبارک اور عیدین سعیدین پر خطیب سے نامِ اقدس سُنتے ہی بُلند آواز سے دُرود شریف پڑھتے ہیں اور حرمین طیبین گُونج اُٹھتے ہیں ۔ عُلماءِ احناف کے نزدیک دُرود شریف

" بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر "

Marfat.com

عیدین سعیدین میں نامِ اقدس واطہر "صلی اللہ علیہ وسلم" سُنے یا لے تو درُود شریف نہ پڑھے۔

قُرآنِ پاک میں اسمِ پاک پانچ مقامات میں آیا ہے ؎

☆ ۱ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ج پ۴ سورۃ اٰلِ عمران آیتِ کریمہ ۱۴۴ "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ ۲ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیتِ کریمہ ۴۰ "صلی اللہ علیہ وسلم"

رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط

☆ ۳ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط پ۲۶ سورۃ الفتح آیتِ کریمہ ۲۹ "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ ۴ نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ پ۲۶ سورۃ محمد آیتِ کریمہ ۲ "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ ۵ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي پ۲۸ سورۃ الصف آیتِ کریمہ ۶

اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ط "تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ" "صلی اللہ علیہ وسلم"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرُهٗ مِنْ نُّوْرِ الْاَنْوَارِ وَاَشْرَقَ بِشُعَاعِ سِرِّهِ الْاَسْرَارِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بقیہ حاشیہ ۱۵

نہیں پڑھنا چاہیئے خطبہ قائم مقام نماز ہے۔ نیز قُرآنِ پاک کی تلاوت تسلسل کے ساتھ افضل ہے درُود شریف پڑھنے سے ہاں بعد از تلاوت درُود شریف پڑھ لے تو افضل ترین عمل ہوگا۔ "صلوٰۃ ناصری"

۱ اور محمدؐ تو ایک رسُول ہیں۔ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

۲ محمدؐ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسُول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے۔ "صلی اللہ علیہ وسلم"

۳ محمدؐ اللہ کے رسُول ہیں۔ "عزوجل ثم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

۴ اور اس پر ایمان لائے جو محمدؐ پر اُتارا گیا۔ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

۵ اور ان رسُول کی بشارت سُناتا ہُوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے اُن کا نام احمد ہے۔ "صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم"

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ اسْمُكَ فِي السَّمَآءِ اَحْمَدُ وَّفِي الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ ط

وَّعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا مَنِ اسْمُكَ فِي الْاٰخِرَةِ حَامِدٌ وَّفِي الْجَنَّةِ مَحْمُوْدٌ ط

☆ مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٍ

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

"صلی اللہ علیہ وسلم"

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

زرحمت کُن نظر برحالِ زارم یَارَسُوْلَ اللّٰہِ — غریبم بے نوائیم خاکسارم یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیک وسلم

زداغِ ہجرِ تو کے دل فگارم یَارَسُوْلَ اللّٰہِ — بہارِ صد چمن درسینہ دارم یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیک وسلم

تُوئی تسکینِ دل آرامِ جان صبر و قرارِ من — رُخِ پُرنُور بنمُا بے قرارم یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیک وسلم

تُوئی مولائے من آقائے من والیٔ جانِ من — تُو مے دانی کہ جُز تو کس ندارم یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیک وسلم

دمِ آخر نمائی جلوۂ دیدار جامی را — زلُطفِ تو ہمیں اُمّید دارم یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیک وسلم

○ "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ" بارگاہِ رسالت میں اَولیاءِ اُمّت، عُلماءِ ملّت نے بالاتّفاق، بلااختلاف یہ دُرُود شریف پڑھا ہے۔ اَور بالمشافہہ حصُولِ فیض کیا اَور اپنے عشق و محبّت کو اوقاتِ ہجر کے مُشکل لمحات میں تسلّی دی ہے کہ حضُور صلی اللہ علیہ وسلم ہی مبداءِ کائنات اور محبُوب و مقصُودِ کائنات ہیں۔ تمام کائنات سے پہلے حضُور صلی اللہ علیہ وسلم، مسندِ نبوّت پر جلوہ گر تھے اور ارواحِ انبیاء کو اپنے نُورِ نبوّت کا فیض عطا فرمایا اور تمام انبیاء آپ کی طرف مُتوجّہ تھے یہ کلمہ پاک کتنا کیف آور، سُرُور بخش اور فرحت آمیز ہے۔ ہجر کی گھڑیوں میں محبّت اور عشق کے راہی کے لیئے کتنا اطمینان بخش اور کٹھن منازلِ عشق کا سہارا ہے[1]

لسانے از خُدا خواہیم روزے محشرے — پیشِ تو تا بیان کُنم حالِ شبِ درازِ را

لُغت :۔ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یا حرفِ نداء ہے اور قائم مقام اَدْعُوْ اور صیغہ واحد مُتکلّم اَغِثْنِیْ، اَدْرِکْنِیْ کے معنیٰ میں ہے۔ اِستعانت[2] طلب کرنا جب حرفِ ندا اسمِ جلالیہ پر ہو تو یَا اللّٰہُ کے یَا کو حذف کریں تو آخر میں میم لگا دیں تو اَللّٰھُمَّ ہوگیا۔ یہ عمل نحو خاص ہے اسمِ جلالیہ کے ساتھ۔ اِس کا معنیٰ ہے۔ مَیں پُکارتا ہُوں اَللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ کو۔ اَللّٰہ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْک

[1] مومن مساجد میں پنجگانہ نماز کے بعد سب مِل کر بُلند آواز سے حاضر ناظر جان کر یہ دُرُود شریف پڑھتے ہیں۔ العکم

[2] دربارِ الٰہی میں دُعا مانگو اور دربارِ مُصطفائی سے مدد تو قبُولیّت ملے گی۔ ۱۰

Marfat.com

کی ذاتِ مُقدّسہ ہی بالاصالہ اور مستقل بالذّات پُکارے جانے کے لائق ہے جو حقیقی مبداءِ فیّاض ہے یَارَسُوْلَ اللّٰہ سے استعانت بعطاءِ الٰہی اور مَظہرِ عونِ الٰہی کی بناء پر ہے۔ ایسی نداء درجۂ جواز میں ہے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ پُکارنے والے کے اپنے قلبی احوال اور وَارِدات کیا ہیں؟ یہ نداء حال اور کیفیّاتِ قلبی کے لحاظ سے جائز ہے بلکہ امرِ مُستحسن اور درجۂ استحباب میں ہے۔ "یہ استعانت درحقیقت حق تعالیٰ سے ہی استعانت ہے"۔ البتہ اگر کوئی بالفرض وَالتّقدیر نداءِ مُتصرّف بالذّات سمجھ کر کرے تو یہ شرک ہے اور شریعتِ مُطہّرہ میں منع ہے۔

★ بعض عُلماءِ حاضرہ نے کلمہ مُبارکہ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کو بغیر تصوّرِ حاضر و ناظر کے صرف کلمہ کی حد تک جائز کہا ہے۔ لیکن فقیر کے نزدیک جو بوجہ شک بھی پُوچھے جائز ہے[1] یا ناجائز؟ وُہ محبّت سے کورا ہے اور منزلِ عشق کا راہی نہیں۔ کیونکہ اُس کو اِس کلمہ پاک میں تشکیک لاحق ہے یقین نہیں حالانکہ مومن کی منزل یقین[2] ہے۔ شک اور ریب نہیں۔

☆ صحابہ[3] کرام "جو ایمان کے اعلیٰ ترین درجہ پر فائز المرام ہُوئے" سے عام مُومنین تک ہر ایک

---

[1] ایسے قال کی گنجائش اُن کی تمنّا میں نہیں، کُفر ہے اِس راہ میں کب کیسے کیا کیونکر کہاں

[2] مومن کی منزل یقین ہے اور وُہ تین قسم ہے علمُ الیقین، عینُ الیقین، حقُّ الیقین، اِن کا تعلّق قلب سے ہے۔ وُہ کلام جو دل پر وارد ہو بندہ کا مقصد اور ارادہ کوئی نہ ہو۔ اُس کی چار قسمیں ہیں ؎

۱۔ القاء۔ اَللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فوقُ الفوق سے ہوتا ہے۔

۲۔ الہام۔ جو فرشتہ کی طرف سے ہو۔ یہ دائیں پہلو کی طرف سے قلب پر وارد ہوتا ہے۔

۳۔ نفسانی۔ جو نفسِ امّارہ کی طرف سے ہو یہ دماغ کی بائیں طرف سے آتا ہے۔

۴۔ شیطانی۔ جو شیطان کی طرف سے ہو۔ اس کو وَسوسہ کہتے ہیں۔ حرکاتِ ناشائستہ، کلماتِ بیہودہ، آرزوہائے فاسدہ اور تخیّلاتِ شیطانی۔ قلبی امراض۔ شک۔ شُبہ۔ ظن۔ تخمینہ۔ ریب۔ رَان۔ لُہاء۔ اِنصراف۔ اَغلال۔ قبض (اَخلال) "حدیث النفس لہو الحدیث" "حجابِ قلبی۔ رینی وغینی" اکنان۔ اِنطباع۔ ختام۔ اَقفال۔ زَیغ۔ قساوت۔ عُمیان۔ نِفاق۔ مُنافقین کے مقامات "سورۃ النساء ۱۴۳" مُذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ط "بیچ میں ڈگمگا رہے ہیں نہ اِدھر کے نہ اُدھر کے"۔

یقین پیدا کر اے نادان یقین سے ہاتھ آتی ہے وہ دُرویشی کہ جس کے سامنے جُھکتی ہے فغفوری

[3] صحابہ کرام سیدنا فاروقِ اعظم، عبداللہ بن عبّاس، عبداللہ بن عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے احادیث صحیحہ سے

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

نے اپنے اپنے حال کے مطابق زندگی کے مشکل لمحات میں یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کہا ہے اور تا ہنوز ندا نے یَارَسُوْلَ اللّٰہِ" صلی اللہ علیہ وسلم" کی گونج فضا میں سنائی دے رہی ہے۔ اور فضا قیامت کو بھی یہ ندا، سنے گی۔ تعجب خیز یہ کہ جنہوں نے ناجائز کہا ہے اُن کے بڑوں نے بھی اس کلمۂ پاک سے بوقت مشکل حاجت روائی کے لیئے بارگاہِ رسالت میں التجا اور استدعا کی ہے۔ اگرچہ لفظی حد تک ہی سہی" کی تو ہے۔ اُن کی تقاریر ہی نہیں تحاریر شاہد ہیں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وُہ اِس کی کیا تاویل کرتے ہیں۔ لیکن راہِ محبت وعشق میں تاویلات اور توجیہات کی منزل کہیں نظر نہیں آتی ؎

راہ روِ راہِ محبت رہ نہ جانا راہ میں لذتِ صحرا نوردی دُوریِ منزل میں ہے

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

یہ عقیدہ ہے اہلِ سُنّت وجماعت کا یہ شعار ہے اہل سُنّت وجماعت کا

یہ ایمان ہے اہلِ سُنّت وجماعت کا یہ نشان ہے اہل سُنّت وجماعت کا

☆ یہ کلمہ مُبارکہ محبت کے وسیع سمندر اپنے اندر سمیٹے ہُوئے ہے۔

☆ یہ کلمہ مُبارکہ محبُوب کی یاد کا ایک ذریعہ اور مومن کی اُمید گاہ ہے۔

☆ یہ کلمہ مُبارکہ کتنا شیرین ہے شہد کی مٹھاس بھی اِس کے سامنے ہیچ ہے۔

☆ یہ کلمہ مُبارکہ کتنا میٹھا ہے زندگی کی تلخیاں اور اُس کے زہر کو شہد بناتا ہے۔

☆ یہ کلمہ مُبارکہ کمالاتِ نبوّت سے حصُولِ فیضان کا ذریعہ ہے۔

☆ یہ کلمہ مُبارکہ مثلِ شبنم آنکھوں کے لیئے، قلب کا سکُون اور سینہ کا سرُور ہے۔

☆ یہ کلمہ مُبارکہ کیف سے لبریز تشنگانِ عشق ومستی اس سے سرشار ہیں۔

؎ درُود شریف عشق کی گرمی کو ٹھنڈا کرتا اور باعث تسکین بنتا ہے۔ "مؤلف تحفۃ الصلوٰۃ"

بقیہ حاشیہ

بارضاحت ثابت ہے کہ ہاتھ، پاؤں کے سُن ہوجانے یا مشکل لمحات میں۔ بلند آواز سے یَا مُحَمَّدَاہ صلی اللہ علیک وسلم پکارا توشفا پائی۔ فقیہہ اجل حضرت عبدالرحمٰن ہزلی کوفی مسعودی جو فقیہ اُمت فی الصحابہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پوتے جو اجلہ تبع تابعین سے ہیں اپنے سر مبارک پر بلند سفید ٹوپی رکھتے۔ جس پر لکھا ہوتا یَا مُحَمَّدُ یَا مَنْصُوْرُ صلی اللہ علیک وسلم

ذکرہ تہذیب التہذیب" بحوالہ انوار الاشباہ فی حل نداء یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ط " اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ "

" ابو شامہ امام نووی علیہ الرحمۃ " " وَعَلٰی اٰلِکَ وَاصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ "

Marfat.com

☆ ۸ یہ کلمہ مبارکہ قیامت کی پیاس میں حوضِ کوثر کے جام سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

☆ ۹ یہ کلمہ مبارکہ محبوبِ کائنات ہی نہیں بلکہ محبوبِ خالقِ کائنات بھی ہے۔

☆ ۱۰ یہ کلمہ مبارکہ جمالِ مصطفوی "صلی اللہ علیہ وسلم" کا پرتو اور عطائے الٰہی کا ذریعہ ہے۔

عظمتِ محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم":- جملہ انبیاء و رسل علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کو رب تعالےٰ نے کسی نہ کسی صفت سے متصف فرمایا اور وہ اس صفت میں ممتاز ہوئے۔ حضرت آدم صفوۃ اللہ۔ حضرت نوح نجیّ اللہ، حضرت ابراہیم خلیل اللہ، حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ، حضرت موسیٰ کلیم اللہ حضرت عیسیٰ روح اللہ ط "علیہم السلام"۔

○ رب کریم نے باوجودیکہ ان صفاتِ عالیہ سے متصف فرمایا لیکن جب بھی یا سے خطاب کیا تو نام سے یاد کیا یٰاٰدَمُ "نسبتِ آدمیت"، یٰنُوْحُ نسبتِ یَا نُوْحُ اِلٰی کَمْ تَنُوْحُ یٰاِبْرٰهِیْمُ "نسبتِ خُلّت"، یٰمُوْسٰی "نسبتِ پانی سے نکالے ہوئے"، یٰعِیْسٰی نسبت "اعجازِ قدرت"، یٰشُعَیْبُ، یٰزَکَرِیَّآ، یٰیَحْیٰی۔ لیکن جب اپنے نبی۔ رسول اور محبوب کی باری آئی تو اللہ تعاظم و تعالیٰ نے اپنے کلامِ معجز نما میں کتنے پیارے القاب اور محبت بھرے انوکھے انداز میں اپنے محبوبِ پاک، شہنشاہِ لولاک اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَاَسْلِمْ عَلَیْكَ کو خطاب فرمایا ؎

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ ۔ اے میرے پیارے غیب کی خبریں دینے والے! صلی اللہ علیک وسلم

یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ ۔ اے میرے احکام کی تبلیغ و ترسیل فرمانے والے! صلی اللہ علیک وسلم

یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۔ اے میرے جھرمٹ مارنے والے پیارے حبیب! صلی اللہ علیک وسلم

؎ یا سے خطاب سنتِ اللہ ہے۔ امت مرحومہ کے لئے وجہِ جواز۔ "فتدبر ط

علہ سیدنا ابو عبیدہ ابن الجراح نے حضرت کعب بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مہم حلب میں بھیجا تو کفارِ یونانا اچانک پانچ ہزار کے ساتھ حملہ آور ہوئے۔ سخت خطرناک صورتحال پر بیحد پریشانی بڑھ گئی تو آپ جھنڈا بلند کر کے آگے بڑھے تو یا محمداہ یا محمداہ یکے از عشرۂ مبشرۂ بالجنۃ

یا نصر اللہ انزلی صلی اللہ علیک وسلم کا نعرہ لگایا اور یہ نعرہ بزمانہ صحابہ کرام، شعائرِ اسلام "علامتی نشان" بن گیا۔ اس کو فتح الشام میں محمد بن عمر الواقدی علیہ الرحمۃ نے تحریر کیا۔ نیز جنگِ یمامہ میں حضرت خالد بن ولید قرشی مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسیلمہ کذاب کے مقابلہ میں یہ نعرہ "یا محمداہ" پکارا۔ "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ"

"وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ" ۱۰

Marfat.com

یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ — اے بالا پوش اوڑھنے والے پیارے محبوب ! "صلی اللہ علیہ وسلم"

طٰهٰ — اے طیّب وطاہر ! اے آسمانِ کائنات کے چودھویں کے کامل چاند[ع۱] ! فَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْكَ وَاٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ بَارِكْ وَسَلِّمْ ط

یٰسٓ — اے میری جملہ کائنات کے سردار ! اے سیّد السادات صلی اللہ علیک وسلم !"

○ یہ سب خطاب ، اَلقاب محبّت کے مَظہر اور کیفِ محبّت سے لبریز ہیں اور اِن سے خالِق کائنات کا محبُوبِ کائنات سے کتنا عمیق تعلّق محسُوس ہوتا ہے۔ کیوں نہ ہو محبُوب کی ہر اَدا مُحب کو پیاری ہے ۔ سیّد الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم چادر مُبارک میں لپٹے ہُوئے ہوں تو خطاب یٰاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ اور اگر محبُوب کریم بالا پوش اوڑھے ہیں تو یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ اور محبُوبِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ہر ہر ادا کا ربِّ کریم نقشہ اور تصویر کھینچ رہا ہے۔ کہیں طٰهٰ فرما کر محبُوب کے طاہر مُطہّر ہونا اور کہیں یٰسٓ سے جُملہ موجُودات کے سیّد ہونے کے وصف کا اعلان فرما رہا ہے ؎

اَلقاب کیسے کیسے پیارے حق نے کئے عطا — اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن میں جا بجا
یٰسٓ کہیں پکارا تو طٰہٰ کہیں کہا — حٰمٓ و نٓ اور کہیں وَالشَّمْسِ وَالضُّحٰى

پھر میرا کیا مقدُور کہ میں تعریف آپکی کرُوں
تم سُب پڑھو دُرُود میں ذکرِ نبی کرُوں "صلی اللہ علیہ وسلم"

کلامِ عقیدت :۔ سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمْ ط

☆ مُحرِّرُ السُّطُور غُفِرَ لَهُ الْمَوْلَى الْغَفُوْر مسجد میں وُضو کر رہا تھا کہ ایک غریب سادہ سا بُوڑھا نمازی آیا۔ وُضو کے لیئے بیٹھتے وقت بڑے جذباتی اور محبّت بھرے انداز سے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، یَا اَللّٰهُ ، یَا حَبِيْبَ اللّٰهِ[ع۲] قریب ہی ایک غیر سُن رہا تھا اس

من دُون اللہ والا

ع۱ علمِ ابجد کے لحاظ سے طٰ کے ۹ عدد اور ہٰ کے ۵ کُل ۱۴ ہُوئے تو مُفسّرین کرام نے اشارۃُ النّص سے یہ معنیٰ اخذ کیا اے مَطلعِ آسمانِ دین وایمان کے چمکتے دمکتے چودھویں کے کامل چاند اُمُّ المُؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو مدینہ کا چاند فرمایا کرتیں ۔ مِنہ غُفِرَ لَہُ الْمَوْلَى الْقَدِيْر بِجَاہِ سَيِّدِ الْبَشِيْر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ط

ع۲ یہ پاکیزہ کلمہ "سیدی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم" جلال وجمال کا حسین امتزاج ہے ، مہرتاباں کی مانند جلال اور

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

نے غیظ و غضب[1] سے جل بھن کر فوراً ٹوکا کہ یہ شرکیہ کلمہ ہے۔ اتنا سُننا تھا۔ اُس سادہ نمازی کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے اور حیرت اور جلال سے چہرہ سُرخ ہوگیا اور کہنے لگا۔ مولوی! زندگی بھر میں عمل تو کوئی ہے نہیں اب تو مجھے اپنے پیارے رسول "صلی اللہ علیہ وسلم" کا نام بھی نہیں لینے دیتا۔ تجھے اپنے ریائی عملوں پر فخر ہے۔ میرے پاس تو صرف یہ نام پاک ہی ہے اور اس کی محبت بس۔ جس سے ایمان والوں کے دِل باغ باغ اور مُنکروں کے سینے داغ داغ ہیں۔ ؎

غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دِل — یا رَسُولَ اللہِ کی کثرت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ رسول — اُس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

○ عاشقِ ہجر کی گھڑیوں میں حضور" صلی اللہ علیہ وسلم" کی یاد سے دل کو بہلاتے ہیں۔ آہیں بھرتے لیکن ادب سے دَم نہیں مارتے۔ کبھی محبوب" صلی اللہ علیہ وسلم" کی راہ کے ٹیلوں اور وادیوں کو یاد کر کے آنسو بہاتے ہیں۔ واللہ اعلم کس کس طریقے سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہیں۔ کبھی تو سرکارِ محبوب کائنات" صلی اللہ علیہ وسلم" کی خواب میں جلوہ گری ہوگی۔ کبھی تو قسمت جاگے گی کبھی تو آنکھوں سے سبز گنبد کا نظارہ ہوگا۔ کبھی تو سرکار ابد قرار" صلی اللہ علیہ وسلم" دیدار سے نوازیں گے "یا رسول اللہ" بظاہر کتنا سادہ سا کلمہ ہے لیکن اپنے اندر کیفیتوں کے طوفانی سمندر سمیٹے ہوئے ہے۔ چھوٹا سا کلمہ اپنے اندر کتنا بڑا مفہوم رکھتا ہے۔ یہ ارفع سے ارفع مقام والوں کے لیئے باعثِ تسلّی اور مُبتدی کے لیئے بھی باعثِ تسکین ہے۔

عقیدہ اہل السنّت والجماعت:- آپ حضور" صلی اللہ علیہ وسلم" حیوۃ النبی ہیں۔ علم سمع ادراک کے ساتھ لہٰذا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ طسے یہ درود شریف حیات، بعد از ممات دُور اور نزدیک سے مُتفق علیہ جائز ہے۔ دینِ اسلام کے اعاظم السلف تا اکابر الخلف نوّر اللہ مراقدھم کے استغاثہ جات ملاحظہ ہوں ؎

بقیہ حاشیہ

ماہ درخشاں کی مثل جمال رکھتا ہے یہ کلمہ پاک مُونس دلِ شکستگان بھی ہے اور راحت قلبِ عاشقان بھی۔ ۱۲ منہ

[1] رب کریم فرماتا قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ تم اپنے غیظ و غضب، حسد و کینہ کی آگ میں جل بھن جاؤ۔ (سورۃ آل عمران ۱۱۹) میں نے تو اپنے محبوب کی عظمت و رفعت کے جھنڈے زمینوں آسمانوں پہ گاڑ رکھے ہیں۔ یہ کلمہ مُنکروں کے اختراعی عقائد و مکائد اور اُن کے ریائی اعمال کے لیئے ایٹم بم ہے اور عاشق کے زخمِ جگر، ناسورِ چشم اور دردِ دل کا مرہم ہے۔ از محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی "

Marfat.com

☆ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء سلام اللہ تعالیٰ علیہا وعلیٰ آبائہا الکرام وعلیٰ آلہ ط

یَا خَاتَمَ الرُّسُلِ الْمُبَارَكِ مَنْوَةٌ
صَلّٰی عَلَيْكَ مُنْزِلُ الْقُرْآنِ

اے خاتم الرسل! آپ برکت اور سعادت کی جوئے فیض ہیں
آپ پر قرآن نازل کرنے والے نے بھی درود وسلام بھیجا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ سیدہ صفیہ عمۃ النبی صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہا وعلیہا ط [1]

اَلَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتَ رَجَآءَنَا
وَكُنْتَ بِنَا بَرًّا وَّلَمْ تَكُنْ جَافِيَا

اللہ کے رسول! آپ ہماری اُمید ہیں اور آپ ہمارے
محسن تھے اور جفا کار نہ تھے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ سیدنا زہیر بن صرد "صحابی" رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

اُمْنُنْ عَلَيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرِّمْ
فَاِنَّكَ الْمَرْءُ نَرْجُوْهُ وَمُنْتَظَرُ

یا رسول اللہ! ہم پر کرم و احسان فرمائیں
آپ وہ انسان ہیں جن کے احسان کے منتظر ہیں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ امام الآئمہ سیدنا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُكَ قَاصِدًا
اَرْجُوْا رِضَاكَ وَاحْتَمِيْ بِحِمَاكَا
وَاللّٰهِ يَا خَيْرَ الْخَلَائِقِ اِنَّ لِيْ
قَلْبًا مَّشُوْقًا لَا يَرُوْمُ سِوَاكَا

اے سرداروں کے سردار! دلی قصد سے آپ کے حضور آیا ہوں۔
میں اُمیدوار ہوں آپ کی رضا کا اور اپنے آپ کو پناہ میں دیتا ہوں
اللہ کی قسم! اے بہترین خلق تحقیق میرا دل آپ کی زیارت کے
شوق میں لبریز ہے اور کسی سے اُلفت نہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ سیدنا علی امام زین العابدین سلام اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آبائہ الکرام ط [2]

[1] سیدہ، طیبہ، طاہرہ خاتونِ جنت کا یا سے خطاب حق۔ اور عالمین برحق ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذلک ط العبد ۹

[1] سیدنا امیر حمزہ کی بہن۔ سیدنا زبیر کے از عشرہ مبشرہ کی والدہ۔ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ کے بھائی عوام بن خویلد کی زوجہ مطہرہ اور نبی کریم کی سگی پھوپھی ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم ط

[2] چوتھے امام، یکے از دوازدہ آئمہ طریقت عالم اہل بیت نبوت وارث علوم رسالت واقف اسرار حقیقت ومعرفت المتوفی ۹۵ھ

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

یَارَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ اَنْتَ الشَّفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ
اَکْرِمْ لَنَا یَوْمَ الْحَزِیْنِ فَضْلاً وَّجُوْدًا وَّالْکَرَمْ
یَارَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ اَدْرِکْ لِزَیْنِ الْعَابِدِیْنَ
مَحْبُوْسُ اَیْدِی الظّٰلِمِیْنَ فِیْ مَوْکَبٍ وَّالْمُزْدَحَمْ

اے رحمۃ للعلمین! بے شک آپ شفیع المذنبین ہیں
روزِ قیامت کرم فرمانا اے فضل و جود و کرم والے
اے رحمۃ للعلمین اپنے زین العابدین کی مدد کریں،
جو ظالموں کے ہاتھوں میں قید ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

☆ ایک اعرابی "بقول" الشیخ ابو عمر محمد بن عبید اللہ شافعی العتبی علیہما الرحمۃ ط

یَاخَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِی التُّرَابِ اَعْظُمُهٗ
فَطَابَ بِطِیْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ
نَفْسِی الْفِدَآءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُهٗ
وَفِیْهِ الْعِفَافُ وَفِیْهِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ

اے بہترین اُن سے جن کی ہڈیاں اس خاک میں دفن کی گئیں
آپ کی پاکیزگی سے ٹیلے اور پہاڑ پاکیزہ ہو گئے
میری جان اس قبرِ اطہر پر فداء جس میں آپ جلوہ گر ہیں
اس میں عفت ہے، جود ہے۔ کرم ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

☆ علامہ محمد بوصیری علیہ الرحمۃ "القصیدۃ البردۃ شریف"

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ
اِسِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

استعاذہ

اے تمام خلق سے کریم آپ کے سوا میں کس کی پناہ لوں
بوقت نازل ہونے حوادثاتِ عامہ کے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

☆ شاہ ولی اللہ محدث الدہلوی علیہ الرحمۃ ط قصیدۃ اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم"
تاریخ وفات ۱۱۷۶ھ ہجری المقدسہ

قُدوۂ دودمانِ مرتضوی زبدۂ خاندانِ مصطفوی علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ آپ نے واقعہ فاجعہ کربلا میں استغاثہ کیا۔ جس میں ظالم یزیدیوں نے سوائے آپ کے کسی بھی اہلِ بیتِ نبوی کو زندہ نہ چھوڑا اور آپ سید الساجدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت ضبط و صبر کا مظاہرہ کیا جو آپ ہی کی شان کے لائق تھا۔ ایک مرتبہ سرکار محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اے ابا جان!

من ندانم من نفہمم باعثِ نالیدنت — آب نوشی و خوری چشمِ تُرا تر دیدہ ام
گفت زین العابدین من چہ گفتم اے پسر — تو نہ دیدی واقعاتِ کربلا من دیدہ ام
آں لباں، دنداں چہ بوسہ گاہ جدِ پاک بود — صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
در مجالس از یزید بید خوردہ دیدہ ام

Marfat.com

يَا خَيْرَ مَنْ يُّرْجَى الْكَشْفَ ذَرِيَّةً
مِنْ جُوْدِهٖ فَاقَ جُوْدُ السَّحَابِ

اے بہترین وہ ذات! مصیبت دُور کرنے کی جس سے اُمید کی جاتی ہے۔ آپکی سخاوت بادلوں سے بلند و بالا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ حاجی جان محمد قدسی علیہ الرحمۃ ربی ط [1]

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنْظُرْ حَالَنَا
يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اِسْمَعْ قَالَنَا
اِنَّنِيْ فِيْ بَحْرِ غَمٍّ مُّغْرَقٌ
خُذْ يَدِيْ سَهِّلْ لَّنَا اَثْقَالَنَا

اے اللہ کے رسول ہماری طرف نظر کریں۔
اے اللہ کے حبیب! ہماری عرض سُنیں۔
بے شک میں غم کے سمندر میں غرق ہو رہا ہوں۔
میری دستگیری کیجئے اور میرے بوجھ کو آسان فرمائیے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ علامہ ابوالفضل شہاب الدین احمد العسقلانی علیہ الرحمۃ الربانی ط

يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شَرُفَتْ
قَصَائِدِيْ بِمَدِيْحٍ قَدْ صَفَا نَا

اے میرے آقا! اے اللہ کے رسول آپ کی مدح میں میرے قصائد شرف والے ہو گئے ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ غوث الاولیاء محی الدین الشیخ محمد عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی ط [2]

يَا خَيْرَ مَنْ ضَمَّ الْجُوْعَ وَالْحَشَآءَ
يَا خَيْرَ مَيِّتٍ ضَمَّةُ التُّرَابِ وَالثَّرٰى

اے بہترین جنہوں نے اپنی انتڑیوں اور پیٹ پر پتھر باندھا
اے بہترین اُن سب کے جو زمین کے نیچے مدفون ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ سراج الہند شاہ عبدالعزیز المحدث الدہلوی قدس سرہ العزیز ط

۔ غوث الثقلین کا یا سے خطاب اُمت مسلمہ میں اہل شریعت وطریقت کے لئے دلیل کافی وافی شافی ہے۔ العبد

---

[1] بوس المقلدین میں مولانا عبدالعلی آسی علیہ الرحمۃ نے یہ اشعار نعت جناب حاجی جان محمد قدسی سے منسوب کئے ہیں۔ نیز صحیح لفظ اَثْقَالَنَا ہے جو غلط العام سے اَشْکَالَنَا ہوگیا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِصِحَّتِهٖ۔ ایک مرتبہ قدسی نے صاحبقران شاہجہان شہنشاہِ مغل کے دربار میں نعت پڑھی تو بادشاہ نے انتہائی خوشی کے عالم میں اُس کا منہ یاقوت وجواہر سے بھر دیا اور ہیروں اور لعلوں سے تولا۔ روزِ شمار شہنشاہوں کا شہنشاہ اجرِ عظیم، بدلِ جزیل عطا فرمائے گا۔ ۱۲ محمد عنایت اللہ عفی عنہ

Marfat.com

یَاصَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَاسَیِّدَ الْبَشَرْ
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ
لَایُمْكِنُ الثَّنَآءُ كَمَاكَانَ حَقُّهٗ
بَعْدَ از خُدا بُزرگ تُوئی قِصّہ مُختصر

اے صاحبِ جمال! اے تمام انسانوں کے سردار
آپ کے چہرہ مُنوّر سے چاند مُنوّر ہُوا۔
آپ کی ثناء مُمکن نہیں جیسا کہ حق ہے۔
مُختصراً یہ کہ خُدا کے بعد بُزرگی میں آپ کا مرتبہ ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ

شاہوں سے ملا ہے نہ تو نگر سے ملا ہے — اَللّٰہ کا عرفان مجھے اِسی دَر سے ملا ہے
اَوروں کو مِلا ہے تو مُقدّر سے مِلا ہے — مجھ کو تو مُقدّر بھی اِسی دَر سے ملا ہے

اِستِغَاثہ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ

تَنم فرسُودہ جان پارہ زہجراں یَارَسُوْلَ اللّٰہِ — دلم پُرسُوز و آوارہ زعصیاں یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ
زکردہ خویش حیرانم سیہ شُد روز عصیانم — پَشیمانم، پَشیمانم، پَشیماں یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ
زحُبِّ جامِ تو مستم بہ زنجیرِ تو دِل بستم — نمے گویم کہ من ہستم سُخنداں یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ
بصِدّیقیت خریدارم، عُمر و عَلی را دوست می دارم — فِدا سازم دل و جان بعُثماں یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ
شب و روز از شکیبائی زحد گشتم تمنّائی — بخَلوت سُوئے من آئی خراماں یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ
چو سُوئے من گُذر آری من مسکین زِ ناداری — فِدائے نقشِ نعلینت کُنم جاں یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ
نہادم پیش گاہے سر، بپائے ساقیِ کوثر — اِماماں راشدم چاکر باایقاں یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ
زپا اُفتادم ازپیری برحمت دستِ من گیری — ہمیں بیک حرف بپذیری زناداں یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ
بوقتِ نزع درمانم رود از تن بُرون جانم — نگاہ داری تو ایمانم زشیطاں یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ
چو اندر حشر برخیزم بدامان تو آویزم — زیدہ خونِ دل ریزم فراواں یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ

چو بازوئے شفاعت را کُشائی برگُناہگاراں
مکُن محرُوم جامی را درآں یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ

"مولانا عبدالرحمٰن جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی"

☆ تمنّاءِ غُلام :- یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ - یہ صَلوٰۃِ عقیدت اور سَلامِ محبّت کا گُلدستہ

Marfat.com

ہے۔ غلام بے دام اپنے آقائے نامدار، سیدِ الابرار، مدنیٔ تاجدار، احمدِ مختار علیہ افضل الصلوٰۃ واشرف السلام کی بارگاہ کریمی سے قبولیت اور بشارت کی تمنا رکھتا ہے ؎

اِن نِلتِ یَا رِیحَ الصِّبَا یَومًا اِلٰی اَرضِ الحَرَم
بَلِّغ سَلَامِی رَوضَۃً فِیھَا النَّبِیُّ المُحتَرَم
مَن وَجھُہٗ شَمسُ الضُّحٰی مَن خَدُّہٗ بَدرُ الدُّجٰی
مَن ذَاتُہٗ نُورُ الھُدٰی مَن کَفُّہٗ بَحرُ الھِمَم
اَکبَادُنَا مَجرُوحَۃٌ مِّن سَیفِ ھِجرِ المُصطَفٰی
طُوبٰی لِاَھلِ بَلدَۃٍ فِیھَا النَّبِیُّ المُحتَشَم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصحَابِکَ یَا حَبِیبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصحَابِکَ یَا نُورَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَحمَۃً لِّلعٰلَمِینَ
وَعَلٰی آلِکَ وَاَصحَابِکَ یَا شَفِیعَ المُذنِبِینَ

☆

اہم نوٹ :۔ اَلحَقُّ یَعلُوا وَلَا یُعلٰی حق ہمیشہ غالب رہتا ہے۔ مغلوب نہیں۔ حق جوئی اور حق گوئی مسلمان کی شان ہے اِس استغاثہ ونداء یَا رَسُولَ اللّٰہِ کو شرک کہنے والوں کے استاذ العلماء دیابنہ نے بھی بدیں الفاظ کہا ہے حقیقت ہے کہ ہر دو حالت ذوق یا پشیمانی میں محبوب کو یا سے خطاب کرنا فطری امر ہے۔ فَوَضَحَ الحَقُّ حَقَّ الوُضُوحِ ط

یَا شَفِیعَ الوَرٰی خُذ بِیَدِی اَنتَ فِی الاِضطِرَارِ مُعتَمَدِی
لَیسَ لِی مَلجَاً سِوَاکَ اَغِث مَسَّنِیَ الضُّرُّ سَیِّدِی سَنَدِی

تنبیہ :۔ اُن کے معتقدین کے لیئے اس کلمہ کی حقانیت اور جواز کا بین ثبوت کافی ہے۔ جو بطور الزاماً علی الخصم لکھا گیا ؎

شَہِدَ الاَنَامُ بِفَضلِہٖ حَتَّی العِدَاءُ وَالفَضلُ مَا شَہِدَت بِہِ الاَعدَاءُ

☆ لوگوں نے آپ ﷺ کے فضل وکمال کی گواہی دی لیکن فضیلت وہی ہے جس کی دشمن گواہی دیں۔ یقیناً اَلحَقُّ مُرٌّ حق کڑوا ہے لیکن شفا بھی اسی میں ہے۔ جو بقولے اَلمَرءُ لَا یَزَالُ عَدُوٌّ لِّمَا جَھِلَ ہے۔ فَقَالَ لٰھَذَا ھُوَ الحَقُّ وَالحَقَّ اَقُولُ، اَحَقُّ بِالقَبُولِ وَلَو کَرِہَ الجَھُولُ ط اَلفَقِیر غُفِرَ لَہُ المَولَی القَدِیر مُحَمَّد عِنَایَت اللّٰہ القَادِری مُجَدِّدِی نُورِی ط

Marfat.com

روضۃ السابعۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ب ۱

فضائل درود وسلام

دن ماہ اور سال کے آئینہ میں

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ فَاِنَّهٗ يُبْدِئُ بِهِ الذِّكْرَ الْجَمِيْلَ وَيَخْتِمُ

قرآن پاک ۱۔ پ۲ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۸۳ ۲۔ پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۵۶

☆ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے۔

☆☆ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

اے ایمان والو! تم بھی آپ پر درود شریف اور سلام بھیجو

○ ہر وہ آیت کریمہ جو مدینہ منورہ میں نازل ہوئی وہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا علہ کے مبارک

۳

علہ مفسرین کرام نے تفسیر اشارۃ النص سے استنباط کرکے اسرار حروف آیات الٰہیہ کے بیان فرمائے۔ مثلاً اٰمَنُوْا ا سے مراد اللہ، م سے محمد ﷺ، ن سے نبی اور و سے ولی اور آخری آ جمع کی علامت سے مراد اللہ، یعنی اول، آخر اللہ سبحانہ کی ذات ہے۔ یعنی ایمان باللہ کی تکمیل تب ہوگی۔ جب محمد ﷺ انبیاء و اولیاء اللہ کو ملے گا۔ اولیاء اللہ، اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ والے ہیں جو یاد الٰہی میں فقیر الی اللہ ہوئے۔ فقیر۔ ف، فاقہ۔ ق قناعت، ی یاد الٰہی۔ ر ریاضت۔ جو شخص یاد الٰہی کی راہ میں گامزن ہوا اور اسے بجا لایا تو اس نے ف۔ فضل۔ ق قرب مولیٰ۔ ی یاری رب اور ر رحمت پالی ورنہ ف فضیحت، ق قہر، ی یاس اور ر رسوائی حاصل ہوگی۔ یاد الٰہی مرکز ہے۔ عظمت اس کی یاد میں اور فضیحت غفلت میں ہے۔

☆ حضرت خواجہ علی رامیتنی المعروف خواجہ عزیزاں نقشبندی علیہ الرحمۃ کے سامنے کسی نے یہ مصرعہ پڑھا "عاشقاں در بر مے دو عید مے کنند"۔ آپ نے فرمایا اللہ والے ایک دم میں دو نہیں تین عیدیں کرتے ہیں عرض کیا گیا۔ حضور کیسے؟ فرمایا۔ بندہ کی ایک یاد اللہ تعالیٰ کی یاد کے درمیان ہے۔ سب سے پہلے وہ بندہ کو توفیق دیتا ہے کہ اس کی یاد کرے۔ جب بندہ اسے یاد کرتا ہے تو پھر ان کو شرف قبولیت سے بھی مشرف فرماتا ہے پس توفیق الٰہی، یاد اور قبولیت

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

المتوفی ۷۱۵ھ

Marfat.com

خطاب سے ممتاز اور ممیز ہے یہ کتنی بڑی سعادت ہے۔ اہالیانِ مدینہ منورہ کی یَاَیُّھَا النَّاسُ کا خطاب مکہ معظمہ والوں سے ہے۔ ماہ رمضان المبارک میں قرآنِ مجید کا نزول ہوا۔ اور شوال المعظم میں صاحبِ قرآن "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود شریف کا حکم نازل کیا۔ رمضان المبارک سید الشہر ہے اور درود شریف سید الاذراد، سید الوظائف اور حضور سید الکائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" ہیں۔ رمضان المبارک میں شبقدر اور شعبان المعظم میں شبِ برات بڑی بابرکت ہے۔ یاد رہے ہر شب شبِ قدر است، اگر تو اِس میں نوافل اور درود شریف کی کثرت کرے۔

حدیثِ پاک سید الانبیاء والرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم نے فرمایا۔

شَعْبَانُ شَهْرِیْ وَرَمَضَانُ شَهْرُ اللّٰهِ ط | شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ سبحانہ کا

☆ روزہ اور درود شریف کا آپس میں گہرا تعلق[1] ہے۔ روزہ رکھنا اور درود شریف پڑھنا، ایمانِ کامل کی علامت ہے! اور دونوں کا اجماع بہت ہی بڑا شرف ہے اور یہ قرآن السعدین ہے۔

☆ روزہ سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے اور درود شریف سے بھی ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔

☆ روزہ مصائب کے لئے ڈھال ہے اور درود شریف بھی مصائب کی ڈھال ہے۔

☆ روزہ سے اللہ "سبحانہ" ملتا ہے اور درود شریف سے رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" ملتے ہیں اور روزِ قیامت ظالم کی نیکیاں چھین کر مظلوم کو دے دی جائیں گی لیکن روزہ نہیں چھینا جائیگا۔

حدیثِ قدسی :۔ کلامُ اللہ بزبانِ رسول اللہ عزوجل فصلی اللہ علیہ وسلم ط

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ "یا" اُجْزٰی بِهٖ ط اَوْکَمَا قَالَ | روزہ میرے لیئے ہے اور میں ہی اُس کی جزا دوں گا یا روزہ کی جزاء میں خود ہی ہوں۔

① روزِ قیامت ظالم کی تمام نیکیاں چھین کر مظلوم کو دے دی جائیں گی لیکن درود شریف نہیں چھینا جائے گا کیونکہ درود شریف خاص مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے لیئے ہے۔ روزے کا اجر داخلِ خزانۂ الٰہیہ میں اور درود شریف کا اجر داخلِ خزانۂ مصطفویہ میں ہوتا ہے۔ لہٰذا روزہ

بقیہ حاشیہ

تین عیدیں ہیں۔ [1] درود شریف پڑھنے والے کے جسم لباس اور جگہ سے خوشبو پھوٹتی ہے اور روزہ دار کے منہ سے بفحواء حدیثِ پاک وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ ط مجھے قسم اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

رکھ کر درُود شریف پڑھنے سے خُدا بھی مل گیا اور مُصطفٰے بھی "عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"

(۲) مومن کو روزہ[۱] سے دو خُوشیاں ملتی ہیں۔ ایک افطار کے وقت اور دوسری قیامت کو دیدار کے وقت۔ اِسی طرح غُلام کو درُود شریف سے دو خُوشیاں عطا ہوں گی۔ ایک قبر میں زیارت پر اور دوسری قیامت کے روز شفاعت پر "اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ"

ابُوالمحفُوظ الشیخ معرُوف کرخی بغدادی قَدَّسَ اللّٰہُ سِرَّہُ الْمَلَکُوْتِی

☆ آپ مشہُور و معرُوف اَولیاءِ مُتقدّمین[۲] سے ہیں۔ سیّدنا امام رضا علیہ وعلیٰ آبائہ التحیۃ والرحمۃ اِلیٰ یوم الجزاء کے تربیّت یافتہ اور خلیفہ تھے۔ آپ کو بارگاہِ امامت میں ابُوالحسن علی دربانی کی خدمات سُپرد تھیں۔ آپ صُوری و معنوی کمالات کے جامع تھے فرماتے ہیں۔ ماہ رمضانُ المبارک میں کثرت سے درُود شریف پڑھنے والے کو اَللّٰہ ربُّ العزّت "اَولیائے اَبدال" میں لکھ دیتا ہے۔ جن کا مرکزی دارُالسّلطنت مُلک شام ہے۔

○ ماہِ رجبُ المرجّب میں درُود شریف پڑھنے کی فضیلت :۔ رَجَبٌ شَھْرُ اللّٰہِ وَمَنْ اَکْرَمَہٗ اَکْرَمَ اللّٰہُ ط

جنّت میں نہر کا نام رجبُ المرجّب اَللّٰہ تعالیٰ کا مہینہ ہے۔ جو اِس کا اکرام کرتا ہے اَللّٰہ تعالیٰ اُس کا اکرام فرماتا ہے۔ جو شخص اِس ماہِ مُبارک جس میں شبِ معراج عظمت والی رات ہے۔ درُود شریف پڑھے اَللّٰہ تعالیٰ اُس کے سارے گُناہ حقوقُ اللّٰہ اور حقوقُ العِباد سے مُعاف فرما دیتا ہے۔ "مَاثَبَتَ بِالسُّنَّةِ فِیْ اَیَّامِ السَّنَةِ"

○ ماہِ شعبانُ المعظّم میں درُود شریف پڑھنے کی فضیلت :۔ زُبدۃُ الآثار "تلخیص" بہجۃُ الاسرار

میں ہے کہ آسمانوں میں ایک دریا کا نام برکات ہے۔ اُس کے کنارے ایک درخت ہے جس کا نام تحیّات ہے اور اُس پر ایک پرندہ رہتا ہے جس کا نام صلوٰات ہے۔ جب کوئی بندہ مُصطفٰے "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" پر شعبانُ المعظّم کے مہینہ میں درُود شریف پڑھتا ہے تو وُہ پرندہ اس دریا

---

[۱] لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ الرَّحْمٰنِ ط ایک دُنیا میں اور ایک آخرت میں" الحدیث پاک"

[۲] آپ بارہ آئمہ طریقت اہلِ بیتِ اطہار سے آٹھویں امام کے خلیفہ اَجل ہیں۔ آپ کا مزارِ اقدس بغداد مُعلّٰی میں مرجعِ خلائق ہے اور یہ آزمُودہ اَولیاء ہے کہ آپ کے توسّل سے جو بھی دُعا مانگی جائے وہ قبُول ہوتی ہے۔ شریعت کے آفتاب، اور طریقت کے مہتاب تھے۔ اجابت میں قبرِ معرُوف کرخی مُجرّب تریاق ہے۔ "رسالہ قُشیریہ امام ابُوالقاسم قُشیری علیہ الرحمۃ" ط

Marfat.com

برکات میں غوطہ زن ہوجاتا ہے۔ پھر جب باہر نکلتا ہے تو درخت پر بیٹھ کر اپنے پَروں کو پھیلا کر جھاڑتا ہے تو اُس سے قطرے گرتے ہیں اور ہر ایک قطرے سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے تو وہ ربِّ کریم کی حمد وثنا کرتے ہیں اور اُس کا ثواب درُود شریف پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔ "شعبانُ المعظّم میں درُود پاک مانندِ بادل اور رمضانُ المبارک میں مانندِ بارش ہوتا ہے۔"

○ **ربیعُ الاوّل شریف میں درُود شریف پڑھنے کی فضیلت** :- ماہ ربیعُ الاوّل سال کے تمام مہینوں معہ سیّدُ الشّہر رمضان المبارک سے افضل ہے۔ یومِ دوشنبہ یومُ الجمعۃ سے افضل شبِ میلادِ پاک ہر دو شبِ برات و شبِ قدر سے افضل ہے کہ اِس میں افضلُ الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا کی جلوہ گری ہے۔ ولادت باسعادت بروز دوشنبہ عامُ الفیل ۱۲ ربیعُ الاوّل پر محفل میلادُ النبیّ "صلی اللہ علیہ وسلم" میں کثرت سے درُود شریف پڑھنا چاہیئے کیونکہ اِس تاریخ اور مہینہ کو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ پاک سے خصوصی تعلّق ہے۔ اِس میں درُود شریف پڑھنا افضل ترین عبادت ہے کہ یہ مہینہ محبّین عاشقین کیلئے درُود شریف کا مہینہ ہے۔

☆ اَلشیخ زینُ الحرم، عینُ الکرم سیّد احمد زین دحلان شافعی مکّی قدّس سرّہُ الملکی نے اپنی کتاب مُستطاب "اَلدُّرَرُ السَّنِیَّۃ" میں لکھا۔ مولدِ اعطر میں خوشی اور مسرّت کا اظہار کرنا۔ فرح اور سرور سے جھومنا۔ درُود شریف پڑھنا۔ گلاب چھڑکنا۔ خوشبوئیں لگانا۔ ذکرِ ولادت مبارک پر تعظیماً کھڑا ہونا اور حاضرینِ مجلس شریف کو کھانا کھلانا، شرینی بانٹنا محبوب و مستحسن ہے۔ مولود شریف کی تاثیر یہ ہے کہ سارا سال برکت رہتی ہے۔ امن رہتا ہے اور اُن میں مرادیں پوری ہونے کی نوید خوشخبری" ہے ابنِ کثیر نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے میلادُ النبیّ شریف ملک عادل مُظفّر شہنشاہ اربل طاب اللہ ثراہُ نے خاص اہتمام اور بڑی شان و شوکت سے منایا اور امام المحدثین، الحافظ علامہ ابوالخطّاب عمر بن حسن دحیہ قدس سرّہُ القویّ نے اِس موضوع پر "اَلتنویر فی مولودِ البشیر والنذیر" کتاب تصنیف کی اور جلالۃُ الملک شاہِ اربل نے محدثِ اندلسی کو خلعتِ فاخرہ اور، انعاماتِ کثیرہ سے نوازا جزاہُ اللہ عنّا وعن سائرِ المسلمین خیراً۔ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے "سُبل الہدیٰ فی مولودِ المصطفیٰ" میں اُس کی اصل سُنّت سے ثابت کی ہے اور حافظُ الحدیث امام احمد بن محمّد ابن حجر مکّی شافعی علیہ الرحمۃ نے بدعت کہنے والوں کا

Marfat.com

پُرزور الفاظ میں رد کیا ہے اور امام شمس الدین ابن الجزری علیہ الرحمۃ نے "عُرْبُ التَّعْرِیف فِی المَوْلِدِ الشَّرِیف" میں منقبتیں لکھیں[1]۔

شَهْرُ الرَّبِيْعِ فِي الْاِسْلَامِ فَضْلٌ وَمَنْقِبَةٌ وَتَفُوْقُ عَلَى الشُّهُوْرِ
رَبِيْعٌ فِيْ رَبِيْعٍ فِيْ رَبِيْعٍ وَنُوْرٌ فَوْقَ نُوْرٍ، فَوْقَ نُوْرِ

○ ربیع الاوّل شریف میں میلادُ النبیّ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی تقریبِ سعید کی محافِل میں سب پڑھنے سُننے والے عقیدت سے باوُضو حاضِر ہوتے ہیں۔ سب کے وردِ زُبان درُود شریف ہوتا ہے۔ قلب پر رِقّت طاری ہوجاتی اور دِل محبّت سے لبریز ہوجاتا ہے اور جلوُس سے عظمت کا ظہُور ہے۔ یہ درُود شریف کا مہینہ ہے ؎ "مولدُ النبیّ" لِامامُ المُحدِّثین ابنِ جوزی حنبلی علیہ الرحمۃ"

لذّتِ بادۂ عشقش زمن مست پُرس ذوقِ ایں مے نشناسی بخُدا تا نچشی جامی

★ خطرناک رُجحان :۔ مُعاندین اور مخالفین اِن پاک پیارے پیارے ناموں کو بگاڑنے میں اپنے قبح کو چھُپا نہ سکے۔ جن کے سینہ میں چھُپی نفاق کی بدبُو ظاہر ہوگئی۔

☆ "ربیعُ الاوّل"[2] سال کے تمام مہینوں کے ناموں سے کتنا پیارا نام ہے۔ اِس کو بارہ وفات اور المدینۃُ المنوّرہ کے نوُری نام کو یثرب کہہ کر پکارتے ہیں اور اپنی خبُثِ باطِنی کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ بعض جاہل شعرُاء نے بھی اپنی نظموں میں مدینہ طیّبہ کو یثرب کہا اور بعض نام نہاد عُلماء نے میلادُ النبیّ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ۱۲ تاریخ کو غلط ثابت کرنے کے لیئے اپنی پوُری تاریخ دانی کی عِلمی قوّتیں صرف کیں لیکن سوائے رُوسیاہی کے کچھ نہ پایا۔

☆ رمضان المبارک کے ماہ میں قُرآنِ پاک نازِل ہُوا تو اُس کی یہ شان ہے۔ رحمت، مغفرت

---

[1] اس ماہِ مُبارک کی اسلام میں بہُت بہُت فضیلتیں اور تمام مہینوں سے بڑھ کر منقبتیں ہیں۔ پہلے ربیع سے مُراد چہرۂ انور۔ دوسرے ربیع سے موسم بہار تیسرا ربیع ماہِ ولادت ہے۔ آپ نور، نُورٌ عَلٰی نُور، نُورُ الانوار ہیں۔ "صلی اللہ علیہ وسلم"

[2] ربِّ قُدّوس کی کائنات میں صفیُّ اللہ خلافتِ ارضی کا تاج پہن کر آئے اور خلیلُ اللہ خُلّت کا جامہ زیبِ تن فرما کر جلوہ گر ہُوئے۔ کلیمُ اللہ کمال وجاہت سے اور عیسیٰ رُوحُ اللہ ربِّ عزّ وجلّ کی قُدرتوں کا شاہکار بن کر چمکے لیکن ربِّ کریم نے اِس ماہِ مُبارک کو ربیعِ اوّل کے نام سے موسُوم فرمایا کہ میرے گھر میں تو پہلی بہار اب آئی جب میرے محبُوب کائنات کے رسُول اپنی اِتمام واِکمال صفات کی پھبن سے پھب کر رونق افروز ہُوئے۔ اور مومن بمطابق حدیثِ پاک زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ سے اپنی محافل میلاد شریف کو صلوٰۃ وسلام سے زینت دے کر مُنوّر کرتے ہیں۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

اور جنّت کے دروازے کھُل جاتے ہیں اور جہنّم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین قید ہو جاتے ہیں اور اس ماہ کی کیا شان ہو گی جس میں صاحبِ قُرآن تشریف لائے۔ ماہ رمضان المُبارک میں قُرآنِ پاک کے جشن منائے جاتے ہیں اور تراویح میں سنایا جاتا ہے۔ تو ربیعُ الاوّل شریف مُبارک میں درُود شریف۔ صلوٰۃ وسلام اور نعت خوانی کے زمین و آسمان میں نغمے گونجتے ہیں۔

صدائیں درُودوں کی آتی رہیں گی میرا سُن کے دِل شاد ہوتا رہے گا
خُدا رکھے آباد اہلِ نظر کو محمّد کا میلاد ہوتا رہے گا

برباد وُہ دِل جس میں تیری یاد نہ ہو — اُجڑا وُہ شہر جہاں محفلِ میلاد نہ ہو
آسمان پر نظر آتے ہیں جو روشنیوں کے چراغ — قدسیوں میں تو کہیں محفلِ میلاد نہ ہو

○ **پیر کو درُود شریف کی فضیلت :-** پیر کو بندوں کے اعمال خداوندِ قدّوس کے دربار میں پیش ہوتے ہیں بدیں وجہ حضور سرورِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" اِس روز روزہ رکھتے کہ میرے اعمال بحضورِ احدیّت جب پیش ہوں تو میں روزہ سے ہوں۔ روزہ رکھ کر کثرتِ درُود شریف سے بارگاہِ صمدیّت میں دونوں "روزہ اور درُود شریف" پہنچ کر شرفِ قبولیّت پا جاتے ہیں کیونکہ درُود شریف کو اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ اور اُس کے محبُوب "صلی اللہ علیہ وسلم" سے یک گونہ ربط ہے۔ جس سے محبّ اور محبُوب دونوں کی یاد ہوتی ہے۔

☆ درُود شریف فضائل وکمالات کا جامع اور عتاب و عذاب[1] کا مانع ہے۔ پیر کے روز کی سب سے اعظم و اہم جامع فضیلت یہ ہے کہ اِس روز حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادت

---

[1] بروایت ثقہ علامہ بدرُ الدین عینی حنفی علیہ الرحمۃ نے فتحُ الباری شرح صحیحُ البخاری میں نقل کیا ہے۔ خاتمُ الحجرۃ عمِ کریم سیدنا عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے۔ میں نے خواب میں ابُولہب کو جہنّم میں دیکھا تو پُوچھا تیرا کیا حال ہے کہنے لگا جہنّم کے عذاب میں گرفتار ہُوں لیکن جب پیر کا روز ہوتا ہے تو میری اُنگلی سے اچانک دُودھ پھُوٹتا ہے جس کو چُوستا ہُوں تو عذاب میں تخفیف ہوتی ہے کہ اِس اُنگلی کے اشارے سے خُوشی میں حضور کی ولادت باسعادت پر ثویبہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا تھا غور کر مومن! اگر کافر کا یہ حال ہے تو مومن کی کیا شان ہو گی جو خاتمُ النبوّۃ رسُولِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادت باسعادت پر عید میلاد شریف مناتے، نعتیں اور درُود شریف خوشی سے پڑھتے ہیں۔ عُمدہ لباس پہنتے عطر گلاب چھڑکتے مسرّت کا اظہار کر کے دو جہاں کی سعادت و برکات پاتے ہیں۔ "بحوالہ مواہبُ اللدنیہ علی شمائلِ المحمّدیہ"

Marfat.com

باسعادت ہوئی ۔ بعثت ۔ ہجرت ۔ معراج شریف اور وصال ربّ العلیٰ بھی پیر کو ہوا۔
"مانع عتاب و عذاب فضیلت" یہ کہ بعض کفّار سے جہنّم کے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی ہے۔ جیسے " بروایت امام سہیلی علیہ الرّحمۃ ، ابولہب علیہ اللعنۃ عبد العزّیٰ نے سرورِ انس و جان ، سرورِ قلب و ایمان " اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ " کی ولادت پاک پر خوش ہو کر ، خوش خبری سنانے والی کو انگلی شہادت کے اشارہ سے اسی وقت آزاد کر دیا تھا۔

عمل خیر و برکات :۔ رسولِ کریم ﷺ پر درود شریف پیر کے روز پڑھنا۔ کثیر سعادت اور فضائل کا حامل ہے ۔ یہ دن بھی تمام دنوں کا پیر ہے ۔ عید میلادُ النّبیّ ﷺ کے روز ۱۲ ربیعُ الاوّل کی شب کو بوقتِ سحری غسل کر کے پوری طہارت اور نظافت کے ساتھ صاف ستھرا لباس پہن کر اور پاک صاف جگہ پر خوشبو سلگا کر یا لگا کر ادب و احترام سے درود شریف پڑھے سارا سال گھر میں برکت اور دین و دنیا کے فوائد حاصل ہوں گے یہ عمل قلیل بھی فوائدِ کثیر کا حامل ہے کہ قلم لکھنے سے قاصر ہے " عیاں راچہ بیان " الحمدُ للہ فقیر پُرتقصیر کا یہ سال ہا سال سے معمول ہے ۔ اور سارا سال بفضلہٖ تعالیٰ امن و امان اور سلامتی سے گزرتا ہے ۔

☆ بعض مہینوں اور دنوں کی تخصیص محوّلہ بالا روایات سے متحقّق اور ثابت ہے۔ دیگر شب روز یا ماہ و سال ہوں درود شریف پڑھنے کا مطلق امر نصِ قطعی سے واضح ہے۔ مروّجہ نعت خوانی ، صلوٰۃ و سلام ۔ حقیقۃً از قسم درود شریف ہے ۔ جو کہ بہر حال مستحسن ، محمود اور محبوب ہے ۔ جس میں سوائے کجرو کے کسی کو اختلاف نہیں۔

○ جمعۃُ المبارک اور اُس کے اسماء و فضائل :۔ حضور ﷺ ہجرت فرما کر چند روزہ قبا شریف میں قیام کے بعد بروز جمعۃُ المبارک ، عازمِ المدینۃُ المنوّرہ ہوئے تو بطنِ وادی محلّہ بنی سالم میں جمعہ شریف کا وقت ہو گیا ۔ یہاں حضور ﷺ نے خطبۂ رفیعہ پڑھا اور جمعہ شریف پڑھایا تو صحابہ نے یہاں مسجد تعمیر کی ۔ جو مسجد جمعہ کے نام موسوم ہوئی ۔ قرآنِ پاک نے اس مبارک دن کو یومُ الجمعۃ فرمایا اور احادیثِ مبارکہ میں یومُ الاعزّ ، یومُ الغرّاء یومُ الازہر " روشن تر" چمکدار دن ، منوّر دن بزبان فارسی آدینہ جمعۃُ المبارک کا نور جنّت کے نور سے ہے اور جنّت کا نور ، قاسم کوثر ، معطی جنّت شافع اُمّت ﷺ کے نور سے ہے اور تمام جنّتیں ،

سورۃُ اللّہب جس کی مذمّت میں نازل ہوئی ۔

Marfat.com

سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نور سے منور ہیں۔

احادیثِ رسول :- عَلٰی قَائِلِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ط "امام ابوبکر احمد بیہقی شعب الایمان"

☆ لِکُلِّ شَیْءٍ عُرُوْسٌ وَّعُرُوْسُ الْقُرْاٰنِ سُوْرَۃُ الرَّحْمٰنِ ط | ہر شئی کی دُلہن ہے اور قرآن کی دُلہن سورۃ الرحمٰن ہے۔ عرُوس کا معنیٰ زینت "مؤلف"

○ مومن صالح جب فوت ہو جاتا ہے تو درود شریف کا نور اُس کی قبر میں اُنس کے لیئے آجاتا ہے اور سُوال وجواب میں مُعاونت کرتا ہے اور اُس کے بعد حُکم ہوتا ہے۔ نَمْ کَنَوْمِ الْعُرُوْسِ ط سو جا جیسے دُلہن شبِ زُفاف میں سوتی ہے "عُرُوْسٌ" عُرْسٌ[1] کی جمع ہے۔ بمعنیٰ دُلہن شادی۔ جو اَولیاء کرام کے وصال پر مُنعقد کیا جاتا ہے یہ عُرس سراپا قُدس ہیں جس میں اَللّٰہ ربُّ العزّت کی حمد وثنا، نعت اور تبلیغ دین ہوتی ہے۔ ولی کا اس روز فیضانِ خاص ہوتا ہے۔ قیامت کو سبطینِ مُصطفیٰ، نورَینِ مُرتضیٰ، ریحانِ گُلستانِ زُہراء، حسنین کریمین سرکار امام حسن مُجتبیٰ، امام عرش مقام شہزادہِ گُلگوں قبا حُسین شہیدِ کربلا" اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط" جب جنّت میں داخل ہوں گے تو ربِّ کریم اپنی جنّت کو دُلہن کی طرح سجائے گا اور جنّت خُوشی سے جھُومے گی اور پھُولے پھیلے گی ؎

جنّت ہے اُن کے جلوہ سے جویائے رنگ و بُو — اے گُل ہمارے گُل سے ہے گُل کو سُوال گُل
شیخین اِدھر نثار، غنی و علی اُدھر — غُنچہ ہے بُلبلوں کا یمین و یسار گُل

☆ ایک روایت الحدیث علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃُ والسّلامُ میں فرمایا گیا۔

---

[1] فی زمانہ بعض عُرس میلے ٹھیلے بنتے جارہے ہیں۔ اِن میلوں کا شریعت مُطہرہ میں کوئی جواز نہیں۔ یہ لہو ولہب شریعت کے نام پر بہت بڑی جسارت ہے اور تعجب ہے کہ یہ سب بُزرگانِ دین کے نام پر کئے جاتے ہیں۔ کیا اہلُ اللہ کی یہی تعلیمات تھیں۔ العیاذ

[2] پہلا گُل اپنے اصلی معنیٰ "پھُول" میں ہے۔ دوسرے گُل سے مُراد شاہِ رُسل "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات پاک ہے۔ تیسرے گُل سے مُراد جنّت ہے اور چوتھا گُل اپنے اندر بہت وُسعت رکھتا ہے اور اپنے اصلی معنیٰ میں بھی مُستعمل ہے تو مفہوم یہ ہُوا کہ اے خاکدانِ گیتی کے گُل۔ ہمارے گُل، سیدِ گُل، ہادیِ سُبل، مولائے گُل "صلی اللہ علیہ وسلم" سے جنّت بھی پھُول کا سُوال کر رہی ہے یا گُل سے اشارہ حسنین کریمین "جو گُلستانِ نبوی کے شگفتہ پھُول ہیں" کی طرف ہے۔ "جنّتیں آٹھ ہیں"۔ جنّت المُعلّیٰ۔ جنّت عدن، جنّت النعیم، دارُالخُلد، دارُالسّلام، خُلدِ ارم، جنّت المأویٰ۔ "درُود خواں جنّت الفردوس میں ہوں گے بفضلہٖ تعالیٰ تبھی جنّت کی ہر شئی اشجار، انہار، حُور و غلمان درُود شریف پر فریفتہ اور شیفتہ ہیں۔ ۱۲ منہ، سلمہٗ ربہ سبحانہٗ ط

Marfat.com

○ قرار پکڑتی ہے جب اللہ سبحانہٗ جنّت پر اپنی تجلّی فرماتا ہے تو ملائکہ مُقرّبین تجلّی کا نور دیکھ کر خوشی سے تسبیح پڑھتے ہیں اور جنّت تسبیح سے اور " ملائکہ جو اطراف جنّت میں متعیّن ہیں۔" وہ درود شریف پڑھتے ہیں تو درود شریف کی برکت سے جنّت کشادہ ہوتی ہے۔ یہ کشادگی سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی برکت سے ہے۔ بناءً بریں کہ جنّت کی اصل حضور پُرنور، " صلی اللہ علیہ وسلم " کے نور سے ہے۔ جب وہ آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کا ذکر سنتی ہے تو خوشی سے جھوم اُٹھتی ہے۔ جنّت المدینۃ المنوّرہ کی ایک جھلک ہے۔ اور درود شریف پر فریفتہ ہے ؎

قدسی پڑھتے رہے صلِّ علیٰ باغِ جنّت نکھرتا سنورتا گیا
باغِ جنّت کو جب بھی سمیٹا گیا مصطفےٰ کے چمن کی کلی بن گئی
یہ بھی تسلیم جنّت ہے باغِ حسین کون ہے جو طلبگارِ جنّت نہیں
حسنِ جنّت کو جب بھی سمیٹا گیا مصطفےٰ کے نگر کی گلی بن گئی

" صلی اللہ علیہ وسلم "

☆ السیّد عبدالعزیز دبّاغ مغربی علیہ رحمۃ ربّی فرماتے ہیں۔ اگر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی ممانعت نہ ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم جہاں جہاں تشریف لے جاتے جنّت ساتھ ساتھ جاتی اور جہاں آپ رات بسر کرتے تو جنّت بھی وہاں ہی رات گزارتی مگر اللہ سبحانہٗ نے روک دی ہے تاکہ ایمان بالغیب حاصل ہو۔

☆ ایک روایتُ الحدیث میں حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " نے بدیں الفاظ ارشاد فرمایا۔

مَا مَسَّتِ الْجَنَّةُ مَيِّتًا كَمَا تَمِيسُ الْعُرُوسُ ط

سجائی جاتی ہے جنّت جیسے سجائی جاتی ہے دُلہن،

○ یہ تذکرے از رُوئے محبّت " ہیں کہ حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے غلاموں کی قبر بھی، تو جنّت کا باغیچہ ہوگی اور شبِ قبر شبِ زفاف بنے گی۔ بفضلہٖ وبکرمہٖ تعالیٰ!

☆ بروایت امام الآئمہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَبْعَثُ الْاَيَّامَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى هَيْئَتِهَا، يَبْعَثُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ زَهْرَآءَ مُنِيْرًا اَهْلُهَا يَحُفُّوْنَ بِهَا كَعُرُوْسٍ تُهْدٰى اِلٰى كَرِيْمِهَا ط

بے شک اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ایّام کو اُن کی اصلی ہیئات پر اُٹھائے گا جمعۃ المبارک کو قیامت کے روز چمکتا ہُوا منوّر اور ملائکہ اپنے جلَو میں لئے ہوں گے جیسے دُلہن کو جب اپنے دُولہا کے ہاں جاتی ہے۔

Marfat.com

☆ یہ ساری رَونق اور نُور جمعۃُ المبارک کو دُرُود شریف کی برکت سے ملا ہے۔ وُہ اپنی پُوری نُوری پھبن سے اپنے اصلی رُوپ میں ظاہر ہوگا اور اِس روز کا دُرُود شریف ملائکہ کرام چاندی کے صحیفوں میں سونے کے قلم سے لکھتے ہیں۔

○ جمعۃُ المبارک کو دُرُود شریف پڑھنے کی سب سے اہم فضیلت :۔

☆ ایک حدیث پاک عَلٰی قَائِلِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ میں انکشاف فرمایا گیا۔

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ اللّٰہُ حِجَابَ بَیْنِہٖ وَبَیْنَ مَحْبُوْبِہٖ بِوَجْہِہِ الْکَرِیْمِ" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" ط	جمعۃُ المبارک کے روز جب غُلام دُرُود شریف پڑھتا ہے تو اَللہ تعالیٰ مُحِب اور محبُوب کریم" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کے درمیان حجاب اُٹھا دیتا ہے۔

○ سب سے اہم و اعظم فوائد:۔ جمعۃُ المبارک کا دُرُود شریف حضُور" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کی بارگاہِ رحمت میں بلاحجاب پُہنچتا ہے۔ مُحِب اور محبُوب کے درمیان پردے اُٹھا دیئے جاتے ہیں۔ دُرُود شریف کے الفاظ کی آواز قلبی اور لسانی بنفسِ نفیس سُنتے اور غلام کو اُس کے چہرے مُہرے سے جانتے اور پہچانتے ہیں اور جوابِ سلام سے نوازتے ہیں اور قبولیت اور بخشش کی بشارتیں اور سندیں عطا فرماتے ہیں۔ دلائلُ الخیرات میں بحوالہ مفاخرُ الاسلام یہ روایت نقل کی ہے۔

☆ خالد بن کثیر عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ مَزِیْد کی وفات پر اُن کے سرہانے ایک کاغذ کا پرچہ پایا گیا جس میں لکھا تھا۔ بَرَآءَۃٌ عَنِ النَّارِ لِخَالِدِ بْنِ کَثِیْرٍ،، اُن کے گھر والوں سے پُوچھا یہ کون سا عمل کرتا تھا کہ اِس فضیلت سے مُشرّف ہُوا تو اُنھوں نے کہا کہ جمعۃُ المبارک کو ایک ہزار مرتبہ دُرُود شریف سرورِ عالم" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کو بھیجا کرتا تھا۔ اِس دُرُود شریف کی برکت سے۔ کفن، دفن، حشر و نشر اور حساب کتاب سے پہلے مغفرت کا پروانہ مل گیا۔

☆ نبیِّ کریم" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" تمام مخلُوقات عالمِ عُلوی اور عالمِ سُفلی میں سیّدُ الانام[ع] ہیں اور جمعۃُ المبارک سیّدُ الایام جو شخص سات جُمعے، سات سات بار اس دُرُود شریف کو پڑھے تو وہ دُنیا میں حضُور" صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کی زیارت سے مُشرّف ہوگا۔ اور اُس کے اسّی سال کے گُناہ مُعاف ہو جاتے ہے حضُور سیّدُ الانام صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر سیّدُ الایام میں دُرُود شریف کے اَنگنت فوائد کُتُبِ احادیث میں مُندرج ہیں۔

ع انام جمع نام ہے اور اس میں صرف انسان ہی نہیں بلکہ ہژدہ ہزار عالم میں ملائکہ جن حیوانات چرند پرند مور و ملخ سب مخلُوق شامل ہیں

Marfat.com

ہیں۔ علامہ سخاوی نے "القول البدیع فی الصلوۃ علی الحبیب الشفیع" میں ابن عاصم کی روایت سے مرفوعاً نقل کیا اور تصدیق فرمائی۔ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

○ **جمعرات کو درود شریف کی فضیلت:** جمعرات کو جمعۃ المبارک کا قرب حاصل ہے۔ دنیا اور قیامت کے درمیان ایک مقام برزخ ہے اور جمعرات کو بھی جمعۃ المبارک کے برزخ سے تعبیر کیا گیا ہے تو جمعرات بھی فضیلت اور سعادت کی حامل بنی اس قرب کی وجہ سے جمعرات کو دن کے نام سے موسوم کیا گیا۔ جمعرات کو ارواح مؤتہ گھروں میں حاضر ہوتی اور ایصال ثواب کا تقاضا کرتیں ہیں۔" جمعرات کا درود شریف صفحہ ۵۲۲ پر ملاحظہ ہو"

☆ ایک ولی اللہ کا گزر قبرستان سے ہوا تو عالم کشف میں دیکھا کہ روحوں کا ہجوم ہے۔ پوچھا معاملہ کیا ہے تو بتایا گیا ایک اللہ کا مقبول بندہ قبرستان سے گزرا۔ اس نے درود شریف پڑھ کر ایصال ثواب کیا۔ اس کا ثواب ختم ہونے کو نہیں آرہا۔ اس کے ثواب کی برکت سے سارا قبرستان بخشا گیا اور یہ ثواب تقسیم ہو رہا ہے۔ "شرح الصدور فی حال الموتی والقبور"

☆ امام محمد بن وضاح علیہ الرحمۃ نے یہ روایت بحوالہ مفاخر الاسلام نقل کی۔

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْخَمِیْسِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَّمْ یَفْتَقِرْ اَبَدًا ط	جو شخص جمعرات کو سو بار درود شریف پڑھے وہ کبھی محتاج نہیں ہوگا۔

☆ جو شخص بروز جمعرات "پنجشنبہ" بعد نماز عصر اسی جگہ بیٹھ کر یہ درود شریف پڑھے رب کریم اس کو اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف عطا فرماتا ہے جو تمام اجر و ثواب سے عظیم تر ہے۔ "شوارق الانوار فی ذکر الصلوۃ علی النبی المختار"

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا الصَّلٰوۃَ وَالسَّلَامَ ط ۳ بار" اور تیسری بار یہ کہے۔ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ "ایک بار"

○ **منگل، بدھ، ہفتہ اور اتوار کے روز درود شریف کی فضیلت:** ان ایام

ت امام محمد المہدی فاسی۔ مطالع المسرات لدلائل الخیرات۔

Marfat.com

میں بھی درود شریف بہت سے فضائل کا حامل ہے۔ سیّد الانبیاء علیٰ نبیّنا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام من الملک الجواد پر درود شریف کا اذن ذات المؤمن والمہیمن، نے مومن کے ضمیر میں ودیعت فرمادیا روزِ ازل تا ابد ہر روز نئی آن، ہر شب نئی شان مومن کی زبان دُرّفشان سے درود شریف کے اذن کا ظہور ہو رہا ہے۔ درود شریف مسجد کی رونق۔ عبادت اور دعا کی قبولیت کی دستاویز۔ اور خوشنودیِ خداوندِ قدوس کی سند ہے۔ والایام ایام اللہ، والعباد عباد اللہ والامر امر اللہ ط دن اللہ کے دن۔ بندے اللہ کے بندے، امر اللہ کا امر اور مسجد اللہ کا گھر ہے۔

☆ مساجد میں قبل آذان درود شریف "مرحبا بضیف الرحمٰن" کا دعوت نامہ اور نمازِ پنجگانہ کے بعد بلند آواز سے درود شریف پڑھنا اہلسنت وجماعت کا معمول، مقبول بارگاہِ رسول ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ	وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ	وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ	وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ	وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ

○ حقیقتِ امرِ الٰہی:۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فرشتوں کی بھری محفل میں ملائکہ کو ساتھ ملا کر اپنے پیارے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود شریف بھیجتا ہے اور ایمان والوں کو درود شریف بھیجنے کا حکم بھی دیتا ہے۔ لہٰذا درود شریف پڑھنے والا بسبب تعمیل امرِ الٰہی اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ ہے اور رسولِ عظیم کا "صلی اللہ علیہ وسلم" یہ عقیدت مند غلام اور ملائکہ کا پیارا ساتھی ہے۔ "واللہ امرنا بھذا"۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَافِیًا وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً وَّافِیًا وَّالسَّلَامُ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ سَلَامًا صَافِیًا ط

عـ۱ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے بروز ہفتہ مسجد قباء میں حاضری کو عمرہ کا ثواب فرمایا، شکرِ نبوت اور رسالت پر بروز پیر روزہ رکھا اور وعظ وتذکیر کے لیے جمعرات کی صبح خیر وبرکت اور شام ثواب والی فرمایا۔ بدھ کے روز کام شروع کرے تو پایۂ تکمیل تک پہنچنے کی خبر دی۔ جمعۃ المبارک کی فضیلت اطہر من الشمس ہے۔ لہٰذا کوئی دن منحوس نہیں۔ خلافِ شرع شریف کام، بدعات اور شرک کے ارتکاب سے شئی منحوس ہوتی ہے۔ درود شریف نے ہر ساعت کو سعادت کے نور سے چمکا دیا۔ "اللہ اکبر ط" منہ سلمہ ربہ سبحانہٗ وتعالیٰ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیدارِ الٰہی

جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اِسْمُہٗ

قرآن پاک :- پ۲۰ سورۃ العنکبوت آیتِ کریمہ ۵

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

جو شخص اللہ تعالےٰ سے مُلاقات کا ارادہ رکھتا ہے تو جان لے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ آنے والا ہے۔

تا بہ کے چشمک زنی اے حُسنِ قدرت بے نیاز — اک دم میں پھونک دے یا حُسن سے بھر دے مجھے

○ **لِقاءِ الٰہی :** دیدارِ الٰہی حق ہے کُنہہ حقیقت اور ادراک مُحال ہے۔ روزِ قیامت اور جنت میں جنّتیوں کو بے حجاب بے نقاب دیدار ہوگا وُہ ذاتِ حق جَلَّ سُلطَانُہٗ کو ایسے دیکھیں گے جیسے آسمان پر چاند۔ آج یہ آنکھیں جمالِ الٰہی کے نظّارہ کی تاب نہیں رکھتیں۔ حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو دیدارِ حق شبِ معراج دَنَا فَتَدَلّٰی (سورۃ النجم) کے مقام پر ہُوا جو اِس دُنیا سے وَرَاءُ الْوَرَآء مقام ہے اور ربِّ قدیر نے مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (سورۃ النجم) کے سُرمہ سے مُصطفٰے کی آنکھوں کو یہ طاقت عطا فرما دی تھی۔ "وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَالِ وَرَسُوْلُہُ الْاَعْلٰی عَلٰی وَجْہِ الْکَمَالِ" ط ؎

اِتّصالے بے تکیّف بے قیاس — ہست ربُّ النّاس با جانِ ناس

☆ حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" حینِ حیاتِ ظاہری میں شَوْقًا اِلٰی لِقَاءِکَ سے دُعا فرمایا کرتے اور بوقتِ وِصال لقاءِ الٰہی کا اشتیاق حد سے زیادہ بڑھ گیا تو آپ بار بار اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی فرماتے۔ حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے غُلاموں کو یہ شوقِ لِقاء کامل مَحبّت کی بناء پر ملتا ہے اور جب اشتیاق بڑھ جاتا ہے تو وُہ رَبُّ اسمٗہٗ کے دیدار کے دَروازے فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ ط کا مُنتظِر رہتا ہے اور موت اُس کے لیئے محبُوب بن جاتی ہے۔ اَے ایمان والو! وَاَفْرَكَ اللّٰهُ حَظَّكَ مِنْهُ ط تجھے اس آیتِ کریمہ میں وعدۂ دیدار اور وِصال ذُوالجلال کا

؎ یہ تشبیہ رُؤیت کی رُؤیت سے ہے نہ کہ مرئی کی تشبیہ مرئی سے۔

Marfat.com

مژدہ سنایا گیا ہے۔ موت اہلِ محبت کے لئے تعزیت نہیں بلکہ تہنیت "تحفۂ خداوندی" ہے۔

عقیدہ :۔ عقیدہ بیج کی مانند ہوتا ہے اور عمل اس پر اُگنے والا پودا۔ ظاہر ہے کہ پودے میں وہی خصوصیات ہوں گی جو بیج میں پوشیدہ ہیں۔ جیسا عقیدہ ہوگا۔ اس کے مطابق زندگی ڈھلے گی۔ عقیدۂ صحیحہ ہی اعمال کی قبولیت کی بنیاد ہوتا ہے۔ توحید و رسالت کا عقیدہ ہی آخرت میں نجات کا سبب ہوگا ورنہ نجات، جنت اور دیدارِ الٰہی ناممکن ممتنع بلکہ محال ہے۔

☆ امام ربانی الشیخ احمد الفاروقی نقشبندی قادری چشتی سہروردی قدس سرہ الروحانی مکتوبات قدسیہ میں فرماتے ہیں۔

○ آخرت میں مومن اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو بے جہت و بے کیف اور بے شبہ و بے محاذات جنت میں دیکھیں[1] گے۔ اہلِ سنت وجماعت کے سوا تمام اہلِ ملت وغیر اہلِ ملت فرقے منکر ہیں[2]

يَرَاهُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِغَيْرِ كَيْفٍ وَاِدْرَاكٍ وَّضَرْبٍ مِنْ مِّثَالٍ قصیدہ امالی

○ **دیدارِ محبوب اور شانِ صحابہ کرام** فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ط

☆ صحابہ عظام کا وہ خوش نصیب گروہ ہے۔ جن کے ایمان کی ابتداء دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی اور مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ اَیْ رَاَی اللّٰهُ تَعَالٰی کے آئینہ حق نما سے دیدارِ[3] حق کیا۔ چہرۂ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم، تو جمالِ الٰہی کا آئینہ ہے اور یہ شرف، شرفِ صحبت سے ملا جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت۔ رفاقت اور زیارت سے فیض یاب تھے اور وہ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ط سے نوازے گئے اور اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ سے مومنوں کے لئے ایمان کی کسوٹی اور معیار بنے۔ صحابہ کرام کی فضیلت میں نصوصِ قطعیہ اور احادیث

---

[1] اے اللہ وحدہٗ! تو غیریت کے پردے برقعے اور بشریت کے حجاب دور فرما اور تشنگانِ دید کو بحرِ توحید سے معرفت کے آبحیات کا ایک گھونٹ عنایت فرما کر دیدار کی ایک جھلک دکھا۔ یہ عزتِ وصال دنیا میں مکاشفہ سے ایمان ایقان کے ساتھ بچشم تر اور دارِ آخرت میں عرفان، اذعان کے ساتھ بچشم سر ہو بحرمۃ مازاغ البصر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ط

[2] مومن اسے بے کیف اور بلا ادراک اور بغیر کسی مثال کے دیکھیں گے۔ واللہ اعلم بحقائق الامور ط

[3] اللہ تعالیٰ کی کامل رؤیت وہی ہے جو صورتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے رؤیتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ سے حاصل ہو کہ آپ کی طرف سے جو کچھ بھی کسی کو پہنچے گا وہ حق ہی ہوگا اور کبرائے حقیقت نے جس رؤیت کا مشاہدہ کیا وہ حضور علیہ الوف التحیۃ والثناء کی متابعت سے حصہ ملا۔ یہی لوگ صاحبِ وجد وحال اور اربابِ مشاہدہ ہیں۔ ۱۲ منہ کان اللہ لہٗ

Marfat.com

صحیحہ بکثرت صحاح ستہ شریف میں موجود ہیں۔

احادیثِ مبارکہ، ابنِ عدی نے بروایت اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا۔ فرمایا

اِنَّ اَشْرَارَ اُمَّتِیْ اَجْرَءُھُمْ عَلٰی اَصْحَابِیْ ط | اُمت میں بدترین لوگ وہ ہیں جو میرے اصحاب پر دلیر ہیں۔

" رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ "

مَنْ سَبَّ صَحَابِیْ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ط | جو میرے صحابہ کی برائی کرے اُس پر اللہ، فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہو۔

اِذَا ذُکِرْتُمْ اَصْحَابِیْ فَاَمْسِکُوْا | جب میرے صحابہ کا ذکر کرو تو زبان و قلم کو قابو میں رکھو۔

ملفوظات:۔ سیدنا عبداللہ بن مبارک تلمیذ عزیز امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما ط

حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک بار ہی چشمِ بصارت ظاہرہ سے دیکھ کر ایمان لائے اور ایک ہی مجلس کے صحبت یافتہ تھے وہ بھی سیدُ التابعین خواجہ اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمام اُمّت سے افضل ہیں۔ "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ مُلّا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری"

آپ علیہ الرحمۃ سے کسی نے پوچھا۔ سیدنا امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالےٰ عنہما افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز؟ جواباً فرمایا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی معیت میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھوڑے کے نتھنوں میں جو غبار پڑ گیا وہ بھی عمر بن عبدالعزیز[ع] رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بدرجہا افضل ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صحابیِ رسول کاتبِ وحی، امین اسرارِ نبوت، خالِ رسول علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام صاحبِ فضیلتِ عدیدہ ہیں۔ ہادی و مہدی ہیں۔ آپ کے حق میں علمائے حاضرہ کو نہایت ہی ادب اور احتیاط کی ضرورت ہے اپنی زبانوں کو طعن آلود ہونے سے بچائیں۔ "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ مُلّا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری"

علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ نے نسیم الریاض میں لکھا [۲]

مَنْ یَّکُوْنُ یَطْعَنُ فِیْ مُعَاوِیَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فَذٰلِکَ مِنْ کِلَابِ الْھَاوِیَہ

ع۱ آپ کا شمار خلفاء راشدین میں ہوتا ہے آپ کی زیارت کے لیے حضرت خضر علیہ السلام حاضر ہوتے تھے آپ کے فضائل و مناقب بکثرت ہیں۔

ع۲ جو سیدنا امیر معاویہ کی شان میں طعن کرے وہ ہاویہ جہنم کا کتا ہے۔ حضرت ابنِ ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں خوارج کو جہنم کے کتے فرمایا گیا ہے۔ اعاذنا اللہ تعالیٰ عن ذلک ط

Marfat.com

فتویٰ :- مجمع البحرین شریعت وطریقت، مظہر تجلّیاتِ حقیقت، مصدر برکاتِ معرفت، فضیلت مآب حضرت مجدّد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی[1] قدّس سرہٗ النورانی فرماتے ہیں۔ اَلصَّحَابَۃُ کُلُّھُمْ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ قَطْعًا ط " اَلْفَضْلُ فِی الْمِلَلِ وَالنِّحَلِ "

☆ صَحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمْ اِقْتَدَیْتُمْ فَاھْتَدَیْتُمْ ط

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

ماہ تابِ رسالت صحابہ میں جلوہ فگن ہوتے ایسے چودھویں کا چاند ستاروں کے جھرمٹ میں جیسے

☆ مُلّا جیون علیہ الرحمۃ اُستاد سلطان اورنگ زیب عالمگیر شہنشاہِ ہند اپنی تفسیر احمدی میں فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ[2] ۝ کے تحت لکھتے ہیں۔ اَلنُّجُوْمُ سے مُراد صحابہ ہیں اور بِمَوَاقِعِ اَیْ مَسَاجِدِھِمْ وَمَقَابِرِھِمْ بعض مُفسّرین کے نزدیک اَلنُّجُوْمُ سے مُراد صحابہ کرام اور مواقع سے سجدہ گاہیں یعنی پیشانیاں جن پر وہ اپنے ربّ عزّوجلّ کے حضور سربسجود رہا کرتے۔ یا مَوَاقِع سے مُراد، مزارات پُرانوار، جہاں وُہ جہادِ اکبر یا جہادِ اصغر سے جامِ شہادت نوش فرما کر استراحت فرمائیں سیّد الملائکہ جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جیسے زمین والوں کے لیئے آسمان پر ستارے چمکتے ہیں بعینہٖ ملائکہ کے لیئے صحابہ کے قبور ستاروں کی طرح چمکتے دمکتے ہیں۔

☆ ایک حدیث اَلرَّسُوْل صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میں فرمایا گیا۔

مَا اٰمَنَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ مَنْ لَّمْ یُوَقِّرْ اَصْحَابَہٗ ط

اُس شخص کا اللہ سبحانہٗ اور رسُول اللہ پر کوئی ایمان نہیں جو صحابہ کی توقیر وتعظیم نہیں کرتا " عزّوجلّ وصلّی اللہ علیہ وسلّم "

فَالْحَذَرَ کُلَّ الْحَذَرِ ط " اَلْاَمَانَ اَلْحَفِیْظ " ؎

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

☆ جاننا چاہیئے خوارج فی زمانہ کی بناوٹی باتوں۔ جاہلی روایات اور غالی روافض اور بے دین گمراہ لوگوں کی تاریخی کتابوں اور اُنکی چکنی چپڑی باتوں سے (خودساختہ عقیدے) اعراض واجتناب کرے۔ یہ بدلگام بدنہاد لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے بزعمِ خود عیبوں کو بیان کرتے اور اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں

[1] یہ القاب مُبارک قُدوۃ علماءِ اہلسنّت مُلّا عبدالحکیم نقشبندی مُجدّدی " سیالکوٹی " نے آپ کو خط میں تحریر کئے۔
[2] پ ۲۷ سورۃ الواقعہ آیتِ کریمہ ۷۵ تو مجھے قسم ہے اُن جگہوں کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں۔

Marfat.com

یہ سب جھوٹ، افتراء اور بہتان ہیں یہ لوگ ضَلُّوْا فَاَضَلُّوْا کا مصداق [1]

شکلِ ایشاں، شکلِ انساں، فعلِ شاں، فعلِ جاع

هُمْ ذِيَابٌ فِيْ ثِيَابٍ، اَوْ ثِيَابٌ فِيْ ذِيَاب

مولائے کائنات سیدنا علی مرتضےٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ کا ارشاد مبارک:۔

اَلنَّاسُ نِيَامٌ فَاِذَا مَاتُوْا اِنْتَبِهُوْا ط | لوگ سوتے ہیں اور جب مریں گے تو بیدار ہوں گے

○ لوگ خوابِ غفلت میں ہیں جب آنکھ بند ہوگی تو بیدار ہوں گے۔ خواب اور بیداری میں یہ فرق ہے خواب سے آنکھ کھلی تو کچھ نہ تھا اور دنیا کی بیداری سے آنکھ بند ہوگئی تو کچھ نہ ہوگا۔ نتیجہ دونوں کا ایک ہے۔ درحقیقت ہستی نیستی اور نیستی ہستی ہے ؎

یہاں ہونا نہ ہونا ہے، نہ ہونا عین ہونا ہے

جسے ہونا ہو کچھ، وہ خاکِ کوئے جانانہ ہو جائے

جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چشمِ بصارت ظاہری سے آئینۂ حق نما میں دیکھا اُس نے اپنا آپ ہی دیکھا اور جس نے چشمِ بصیرتِ باطنی سے دیکھا اُس نے اپنے ہی احوال و ایمان کی صورت سے دیکھا کما حقہٗ، زیارتِ سیدُ الکون "صلی اللہ علیہ وسلم" کون ہے جو کر سکے اور حقیقت کو پا سکے۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ كُلِّهَا ط [2]

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهٗ

قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلُّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ "قصیدہ بردہ شریف"

★ ایک مرتبہ عمر بن ہشام "ابوجہل فرعون ہذا الامت" نے حاضر بارگاہِ محبوب ربّ العٰلمین جلّ وعلا، فصلی اللہ علیہ وسلم، ہو کر ہجو کے کلمات کہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صَدَقْتَ "جذبۂ عشق

---

[1] اُن کی شکل و صورت تو انسانی ہے۔ لیکن افعال درندوں کے۔ یہ انسانی لباس میں بھیڑیئے ہیں بھیڑیا تو بھیڑوں کو پھاڑ کھاتا ہے۔ لیکن یہ کم بخت عظمتِ مصطفےٰ، شانِ غلامانِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو ہڑپ کر جاتے ہیں۔ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ط (سورۃ الاعراف ۱۷۹) بلکہ یہ تو درندوں سے بھی بدتر ہیں۔ جن کے قلب افسردہ روح پژمردہ، چہروں پر نحوست اور یبوست جمی ہے ؎

دور شو از اختلاطِ یارِ بد | یارِ بد بدتر بود از مارِ بد

مارِ بد تنہا ہمے بر جان زند | یارِ بد بر جان و بر ایمان زند

[2] کوئی کیسے جان سکتا ہے حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو۔ جبکہ قوم، ایک خوابِ غفلت میں سو رہی ہے۔

Marfat.com

سے سرشار، عاشقِ زار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا فوراً اُٹھے تحسین و تبریک اور تعریف کے کلمات عرض کئے تو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے محبت بھری نگاہ سے اپنے یارِ وفا، یارِ غار کو دیکھا تو فرمایا صَدَقْتَ صحابہ عظام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتماعِ نقیضین کی تصدیق چہ حکمت دارد؟ تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا فرمان رومی کی زبانِ ترجمان میں۔ ؎

گفت من آئینہ ام مصقولِ دوست ترک و ہندی در من آں بیند کہ اُوست

○ میرا چہرہ مظہرِ جمالِ انوارِ الٰہی، جو آئینہ حق نما ہے۔ اِس میں جس نے دیکھا اپنا آپ دیکھا۔ ابوجہل کفر و شرک کی ظلمت سے آلودہ ایک مردِ قبیح تھا۔ اُس نے اِس آئینہ حق نما میں اپنی شکل دیکھی۔ جو کہ کریہہ المنظر تھی اور پھر اس نے جو کہا اپنا حال کہا تو مَیں نے صَدَقْتَ فرما دیا اور میرے یارِ وفا نے جو صورت میں میرے جمال و کمال کے پرتو اور سیرت میں میرے حُسن و عشق کے پیکر اور درجات میں اَعرَفُ النَّاسُ ط ہیں۔ اُنہوں نے بھی میرے چہرۂ انور "مظہرِ انوارِ لامتناہی" کے آئینہ حق نما میں اپنے حُسن کا انعکاس لَقِطْعَةٌ مِّنَ الْقَمَرِ ط دیکھا اور تحسین و تعریف کی اُنھوں نے بھی اپنے حال کے مطابق اپنی ہی آپ تعریف کی تو مَیں نے صَدَقْتَ کہا۔ عنہ

؎ عبداللہ بن عثمان اسم ابوبکر کنیت۔ صدیق خطاب، عتیق اسم علم، صاحب الغار لقب، افضل، اعلم، اشجع الصحابہ صفت، خلیفہ اوّل بلافصل رضی اللہ

عط کلامِ الٰہی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صِدِّیقًا نَّبِیًّا فرمایا گیا اور بزبانِ رسالت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو صدیقِ اُمتی فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام انبیاء میں سب سے افضل "حضور" صلی اللہ علیہ وسلم " کے بعد" اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُمت میں سب سے افضل جو صدیقیتِ کبریٰ پر فائز المرام اور امام المشاہدین "خلیفۃ الرسول الاعظم" بلا اختلاف و بلافصل ہیں اور بزبانِ رسالت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اَشْبَهُ النَّاس اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اَعرَفُ النَّاس فرمایا گیا کہ دونوں "صدیقِ نبی اور صدیقِ اُمتی" میرے حُسنِ صورت، حُسنِ سیرت میں جمالِ خلق و کمالِ خُلق میں ہو بہو تصویر اور شبیہ ہیں۔ یعنی کہ صدیقِ اُمتی، صدیقِ نبی کے پرتو ہیں۔ اور فرمایا اگر کسی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنا ہو تو میرے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ لے اور ایک مقام پر ملائکہ رُسل سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت میکائیل علیہ السلام سے تشبیہ دی جو پرتوِ جمالِ الٰہی ہیں تو معنیٰ یہ کہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو سب سے زیادہ جاننے اور پہچاننے والے ہیں کہ "معرفتِ محمد ہی معرفتِ الٰہی ہے" عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم اور شانِ خداوندی کا ظہور عظمتِ مصطفوی میں ہے۔ بدیں وجہ آپ انبیاء کے بعد اُمتِ مسلمہ میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں اور صاحب

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

☆ بدیں وجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "اَعْرَفُ النَّاسِ ط (افضل الناس فی الصحابہ بالتحقیق ط) کو ہی مخاطب کیا اور ارشاد فرمایا۔

یَا اَبَابَکْرٍ لَمْ یَعْرِفْنِیْ حَقِیْقَةً غَیْرُ رَبِّیْ اے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حقیقۃً جیسا میں ہوں میرے رب عزاسمہٗ کے سوا کسی اور نے مجھے نہیں جانا اور نہ پہچانا۔" فَافْهَمْ ط

غالبِ ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم
کان ذات پاک مرتبہ دانِ محمدؐ است "صلی اللہ علیہ وسلم"

○ بروایت ابی قتادہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "صحیح مسلم و بخاری"

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ ط | جسے میرا دیدار "خواب" میں ہوا اسے دیدارِ حق ہوا

☆ اس حدیثِ پاک کی محدثین کرام نے دو توجیہیں بیان کیں۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو جس خوش بخت نے خواب میں دیکھا اس نے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو ہی دیکھا اور اس کا یہ کہنا برحق ہے کہ مجھے خواب میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت ہوئی۔ "وَلِلّٰهِ دَرُّ وَلَنِعْمَ مَا قَالَ ط"

☆ رَاَی الْحَقَّ اَیِ اللّٰهَ تَقَدَّسَ وَتَعَالٰی۔ جس نے مجھے دیکھا اس نے میرے آئینہ حق نما میں حق تعالیٰ کو دیکھا یہ "مشاہدہ" دیدار، نعمتِ عظمیٰ کسی عمل یا کسب کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ محض فضلِ ربی ہے یعنی وہبی ہے کسبی نہیں، عطائی ہے ذاتی نہیں اور نہ استحقاقی ۲

برتابی جلوہ اش عکسِ جمالش را بیاب چوں بہ احمد گم شدی دیدارِ احد دشوار نیست

اَللّٰهُمَّ اَرِنِیْ جَمَالَ نَبِیِّكَ وَارْزُقْنِیْ رُؤْیَةَ وَجْهِهِ الْكَرِیْمِ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِیْمُ ط آمین ثم آمین یا ارحم الراحمین بجاہ رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم

گفت طوبیٰ من رانی مصطفیٰ وَالَّذِیْ یُبْصِرُ عَلٰی وَجْهِیْ یَرَی

☆ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" اللہ سبحانہٗ کی ذات وصفات کا آئینہ ہیں۔ اس نے اپنی صفات کو محبوب پاک شاہِ لولاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات میں ظاہر کیا ہے

۱۱

بقیہ حاشیہ

خُلقِ عظیم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنے یارِ غار، یارِ وفا جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا مَا اَوْفٰكَ یَا اَبَابَكْرٍ وَمَا اَسْعَدَكَ حَظَّكَ ط کو اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا کی معیت اور تائیدِ خداوندی میں ہمیشہ در ہمیشہ جسماً و روحاً اپنے ساتھ رکھا ہے (سورۃ التوبہ ۴۰)

پروانے کو چراغ، بلبل کو پھول بس صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس

۲ اس کے جلوہ کی تاب تو نہیں لا سکتا۔ جب تک کہ اسکے جمال کا عکس نہ پائے۔ جب تو "احمد" "صلی اللہ علیہ وسلم" میں گم ہوگا۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

حق را بچشم گرچہ ندیدند و لیکنش از دیدنِ جمالِ محمد شناختند "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ ایک حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فرمایا گیا۔ "مواہب اللدنیہ علی شمائل المحمدیہ"

اَنَا مِرْاٰۃُ جَمَالِ الْحَقِّ ط | مَیں تو جمالِ حق کا آئینہ ہوں

○ مثلاً شیشے میں جو نور نظر آئے گا وہ آفتاب کا نور ہوگا۔ اور حضور میں جو نور نظر آئے گا وہ اللہ کا نور ہوگا۔ کہ رخسارِ محمدی، آئینۂ جمالِ حق اور خدّ و خالِ مصطفیٰ مظہرِ حسنِ کمال کبریا ہے۔ عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم علیٰ ہذا القیاس حضور میں جو علم نظر آئے گا وہ خدا کا علم ہے اور حضور میں جو قدرت نظر آئے گی وہ خدا کی قدرت ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر جمال و کمال خدا سے مستفاد ہے۔

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَایَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ ط

"رواہ الامام محمد علیہ الرحمۃ بخاری و مسلم"

جس نے مجھے خواب میں دیکھا بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل[1] نہیں ہوسکتا۔

☆ ایک روایت میں لَایَتَخَیَّلُ[1] کے الفاظ بھی فرمائے گئے ہیں۔ نیز فرمایا۔

رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ ط

مومن کا خواب نبوت کے خواب کا چھیالیسواں[2] حصہ ہے یعنی اس کے انوار کا جزو ہے۔

○ مومن جو خواب میں دیکھتا ہے۔ وہ حق دیکھتا ہے اور درود شریف سے جو بھی ملتا ہے وہ حق ہی ہوتا ہے اور وسوسۂ نفسانی، تخیلاتِ شیطانی اور باطل سے پاک ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، تو بدلیلِ قطعیہ صحیحہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی صفتِ ھدیٰ کے مظہرِ اتم ہیں اور شیطان لعین مظہرِ ضلالت۔ قادرِ مطلق نے شیطان کو یہ اختیار دیا ہے کہ جو صورت چاہے اختیار کرے لیکن اپنے بے مثل محبوب کی صورت اختیار کرنے کی طاقت نہیں دی بلکہ کسی کو خیال بھی آپ[2]

بقیہ حاشیہ

تو پھر احد کا دیدار مشکل نہیں یعنی فنا فی الاحمد کے بغیر جمالِ احد نہیں پاسکتا۔ احد اور احمد کے درمیان میم راز ہے۔ فافہم ط

[1] شیطان کو یہ طاقت نہیں کہ خواب میں کسی کے پاس جاکر کہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کسی بات کی نسبت کرسکے۔ ایسا اس کو اختیار نہیں دیا گیا اور یہ ناممکنات سے ہے۔

[2] فرع کا ہر کمال اصل سے مستفاد ہوتا ہے۔ کائناتِ عالم میں ہر کمال کی اصالت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک سے ہے تو موجوداتِ عالم کا ہر کمال باکمال۔ کمالِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل ٹھہری۔ ۱۲ منہ عفا اللہ عنہ

Marfat.com

"صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف سے نہیں ڈال سکتا۔ کَمَا نَطَقَتْ بِهِ الْاَحَادِیْثُ ط

عقیدہ :- ہر نبی علیہ[1] ولی بھی ہوتا ہے اور ہر رسول نبی بھی۔ نبی بحیثیت نبوّت اور نبی بحیثیّت ولائیت ہر دو کی زیارت حق ہے۔ دراصل وُہ نبی کی ہی زیارت ہے اور نبی کی زیارت جنّت اور اُس کے نعماء سے افضل ہے اور یہی زیارت حق ہے۔ "ابریز شریف"

شیطان :- نَارِیٌّ یَتَشَکَّلُ بِاَشْکَالٍ مُّخْتَلِفَةٍ یُّذَکَّرُ وَیُؤَنَّثُ ط۔ ناری ہے مُختلِف اشکال بدل لیتا ہے۔ یہ مُذکّر بھی ہوتا ہے اور مُؤنّث بھی اور نظر نہیں آتا۔

☆ حضور[2] "صلی اللہ علیہ وسلم" اصل میں "نور" ہیں اور جن نار سے ہے۔ نار، نور کی شکل اختیار نہیں کرسکتا۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نور ہیں اور شیطان ظُلمت، ظُلمت نور اور نار نور نہیں ہوسکتے اور نہ بن سکتے ہیں۔ سرکار غوث الثّقلین "سرّ الاسرار" میں فرماتے ہیں۔ شیطان ظُلمت ہے اور بندۂ حق نور۔ شیطان تو فنا فی الرّسول کی منزل پر فائز ولی کامل کی بھی شکل نہیں بن سکتا۔ لیکن شیطان اپنے زعمِ باطل میں پروردگار تقدّس وتعالیٰ کی صورت بن کر لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ حالانکہ اس مجسّم جہل کو اتنا علم بھی نہیں کہ اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ جسم وجہت، شکل وصورت اور مثل ومثال سے پاک ہے۔ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یَصِفُوْنَ ط (سورۃ الانعام ۱۰۱) ذاتِ لم یزل ولایزاں بے مثل بے مثال،

☆ مشہور اولیاءِ نقشبند، میرزا مظہر جانِ جاناں شہید علیہ الرحمۃ نے اپنے ملفوظات میں فرمایا۔

○ ایک مرتبہ میرے خواب میں حضور سیّدِ کون ومکان سرورِ انس وجان حضور احمدِ مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوئے تو میں نے سلسلۂ گذارشات میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم حضرت مجدّدِ الف ثانی علیہ الرحمۃ کے بارے میں حضور کیا فرماتے ہیں۔ سرکار نے فرمایا اُنکی مثل متاخّرین میں دُوسرا کون ہے؟ عرض کیا اُن کے مکتوبات آپ کی نظر سے گزرے ہیں۔ فرمایا اگر تمہیں کچھ یاد ہے تو

---

[1] ولائیت کبریٰ انبیاء اللہ علیہم السلام کی ولائیت ہے۔ ولائیتِ صغریٰ اولیاء الرحمٰن کی ولائیت اور ولائیتِ علیا ملائکہ کی ولائیت ہے

[2] حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا سایہ تک ربِ کریم نے پیدا نہیں فرمایا کیونکہ سایہ بھی از قسم مثل ہوتا ہے۔ ثانیاً کسی کا قدم نہ آجائے کہ بے ادبی ہوجائیگی۔ فَلِهٰذَا اَدَبًا لِّلْمَحْبُوْبِ "صلی اللہ علیہ وسلم" سایہ پیدا ہی نہیں فرمایا۔ چہ جائیکہ کوئی غیر آپ کی شکل وصورت بنے یہ محال ہے۔ لَمْ یَکُنْ لَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ظِلٌّ وَّلَا فِی الشَّمْسِ وَلَا فِی الْقَمَرِ ط "اخرجہ الحکیم الترمذی" سیّد الملائکہ جبرائیل علیہ السلام جب انسانی شکل میں آتے تو اُن کا جسم بے سایہ ہوتا۔ یاد رہے کہ نور کے لئے کائناتِ عالم کی کوئی "شے" حجاب نہیں اور نار کے لئے ہر شے حجاب بنتی ہے۔"

Marfat.com

پڑھو! فرماتے ہیں میں نے مکتوبات شریف سے یہ عبارت پڑھی۔

○ اَللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی وَرَآءُ الْوَرَآءِ ثُمَّ مَا وَرَآءُ الْوَرَآءِ تو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" (حس البصار، درک افکار سے وراء الوراء)
نے بہت پسند فرمائی اور محظوظ ہوئے تو فرمایا۔ پھر پڑھو۔ میں نے پھر پڑھی تو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم"
نے اور زیادہ تعریف فرمائی اور یہ حالت دیر تک رہی۔ صبح کے وقت ایک بزرگ نے آ
کر مجھے کہا کہ تم نے ایک اچھا خواب دیکھا ہے تو فقیر نے سارا خواب سنایا تو بہت متعجب ہوئے
اور فرماتے ہیں مجھے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی برکت سے کئی روز تک نہ بھوک لگی اور نہ پیاس

اور ایک عجیب کیفیت طاری رہی ۔ "سیرت انوارِ شاہِ لاثانی علیہ الرحمۃ علی پور شریف"

اے برون از وہم و خیال و قیلِ من خاک بر فرقِ من و تمثیلِ من

☆ غوث العصر السید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الربانی ارشاد فرماتے ہیں۔

○ میں نے ایک دن عجیب قسم "دھواں کی طرح گھٹا" دیکھی تو اس سے آواز آئی اے
عبدالقادر! میں تجھ پر راضی ہوں اور میں نے تجھے اب نمازیں معاف کیں تو آپ نے فی الفور
حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف توجہ کی اور کہا نماز تو سید الانبیاء محمد مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو بھی معاف
نہ تھی تو میں نے اس پر فی الفور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھا تو وہ دھواں سا
("جنت کے خزانوں سے ایک خزانہ")
غائب ہو گیا اور دوڑتا ہوا کہنے لگا اے عبدالقادر قدس سرہ العزیز اس طرح میں نے کتنے
اہل طریقت کو گمراہ کر دیا ہے۔ لیکن تیرے علم نے تجھے بچا لیا۔ آپ نے فرمایا اے لعین!
تو اب بھی مجھے گمراہ کرتا ہے۔ میرے علم نے نہیں، بلکہ میرے رب عزوجل کے فضل نے مجھے
بچایا ہے۔ "معدن الانوار بہجۃ الاسرار السید ابوالحسن نورالدین علی قدس سرہ الجلی"

دعا: اَللّٰھُمَّ یَا رَبِّ خَلِّصْنَا مِنَ الْاَشْغَالِ الْمُلْھِیْ وَاَرِنَا حَقَائِقَ الْاَشْیَآءِ کَمَا ھِیَ ط آمین یا رب العلمین ط

شانِ اُلوہیت:۔ انسان اپنے تخیل میں جو بناوٹیں بناتا ہے۔ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی
ذات اُس سے پاک اور برتر ہے (بلند تر از فہم و ادراک) اور توحید کا پاکیزہ عقیدہ جو حضور نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے
عطا فرمایا۔ اُسی پر ایمان کا دارومدار ہے اس سے کم یا زیادہ تخیل، محض وہم اور بناوٹیں ہیں

علہ پاک ہے وہ ذات اور بلند تر ہے ہمارے تصورات اور تخیلات سے وَرَاءُ الْوَرَآءِ ثُمَّ وَرَاءُ الْوَرَآءِ ہے۔ امام ربانی سرکار
مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے لفظ سُبْحَانَ کا ترجمہ کیا ہے۔ یہ کتنا لطیف ترجمہ اور کتنی اعلیٰ تفسیر ہے۔ منہ غفرلہٗ

Marfat.com

شانِ رسالت:۔ شرک فی الالوہیت کی طرح شرک فی النبوۃ بھی کفر ہوتا ہے۔

○ توحید وُہی توحید ہے۔ جو حضورِ پُرنور شافع یومُ النشور سیّد الکُل احمدِ مجتبےٰ محمّدِ مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے ملی اور حضور رؤف رحیم" صلی اللہ علیہ وسلم "، کو چھوڑ کر یا انکار کر کے توحید، توحید کرنا یہ توحید ابلیسی ہے۔ فی زمانہ حضور" صلی اللہ علیہ وسلم "، کی شان میں گستاخی کرنے والا مُوحّد کہلاتا ہے اور مُنکرِ حدیث اپنے آپ کو اہلِ حدیث اور مُنکرِ قرآن، اہلِ قرآن کہلاتا ہے اور شریعتِ مُطہّرہ کا باغی آج کل کا ولی "برعکس نہند نام زنگی کافور" ؎۱ اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ ط

☆ **غوثُ الزّماں السّید عبدُالعزیز** دبّاغ قدّس اللہ سرّہٗ ابریز شریف میں رقم طراز ہیں۔

ایک مرتبہ میرے مُرشد حضرت عبدُاللہ برنادی علیہ الرحمۃ نے مجھ سے سُوال کیا۔ کیوں جی تمھیں معلوم ہے کہ دُنیا میں کونسی چیز دخولِ جنّت سے بہتر ہے اور کونسی چیز جہنّم سے بدتر ہے۔ عرض کیا۔ ہاں مجھے معلوم ہے وُہ چیز جو جنّت میں جانے سے بدرجہا بہتر اور عزیز ہے وُہ وجودِ باجود، سیّدُالوجود صلی اللہ علیہ وسلم کی رُویت شریفہ بحالتِ بیداری ہے کہ دلی آپ کو آج اسی صُورت و شکل میں دیکھے۔ جس میں حضرات صحابہ نے دیکھا۔ پس یہ جنّت سے بھی افضل ہے اور وُہ چیز جو دخولِ جہنّم سے بھی بدتر ہے وُہ ہے فتح "سِتّر"، نصیب ہو جانے کے بعد اُس کا سلب ؎۲ ہو جانا۔ (سِتّر، فتح، انشراح۔ انوار ہیں نہ کہ محض الفاظ "مؤلف") "ابریز شریف"

○ آپ" صلی اللہ علیہ وسلم "، مجلّی و مُصفّی آئینۂ حق نُما ہیں۔ اِس آئینہ میں شبِ معراج عالمِ

؎۱ بے دین، بے نماز۔ بے ریش گدی نشین، فاسق و فاجر پیر مُراد ہیں جو جہالت کے پروردہ اور جذب سے کورے ہیں۔

؎۲ بلعمِ باعُور، مُستجابُ الدّعوات ولی تھا۔ وُہ کلیمُ اللہ علیہ السّلام کی توہین کا مرتکب ہُوا تو ولائیت سلب ہو گئی اور سامری باوجُود تیز نگاہ کے راہِ حق سے بھٹک کر مردُود ہُوا اور قارُون، صاحبِ علم اور حافظِ تورات، مرتبۂ صحابیّتِ کلیم سے گر کر ملعُون و مخسُوف ہو کر علیہِ ما علیہ ہو گیا۔ "یہ نسخ، مسخ، غرق، خسف" سلب کی قسمیں ہیں اور ایک قوم قِرَدَۃً خَاسِئِیْنَ بندر اور سُور بن گئی اور اُن نامیوں کے نام و نشان بھی صفحۂ ہستی سے مسخ ہو گئے۔ سُورۃ البقرہ ۶۵

اندریں اُمّت نباشد مسخ تن لیک مسخ باطن بود اے ذُوالفطن

☆ نبیِّ رحمت کی بعثت سے نسخ بدن اور مسخ تن تو ختم ہو گیا لیکن مسخ باطن موجود ہے۔ بڑے بڑے عابد، عالمِ مُحدِّث، مُفسّر گستاخیِ رسالت، توہینِ ولائیت اور شریعت کی صُورت کا نسخ کرنے سے اُن کا باطن مسخ ہو گیا۔

Marfat.com

قُدس میں اپنی ذاتِ پاک کی صُورت اور حقیقت کو دیکھا تو فرمایا - فَاِذَا اَنَا عُرُوْسُ الْمَمْلِکَۃِ ط مَیں نے اپنے آپ کو عُروسُ المملکت پایا - یعنی کہ حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے عالم مَلکُوت میں اپنی حقیقتِ محمّدی کی صُورت کو آئینہِ حق میں دیکھا اور جبرائیلی شکل کو آپنے سدرۃُ المُنتہیٰ پر اُس کی اپنی اصلی صُورت میں دیکھا یہ کُنہہِ جبرائیلی کا اِدراک تھا اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حقیقت کو سوائے ربُّ العزّت کے کسی نے نہ جانا اگر جبرائیل علیہ السّلام آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حقیقت کو دیکھ لیتے تو "تا اَبد بے ہوش ماند جبرائیل" کا نقشہ بندھ جاتا - ؎

صد ہزاراں جبرئیل اندر بشر — بہرِ حق سُوئے غریباں یک نظر علیہ السلام
احمد ار بُگشاید آن پرِّ جلیل — تا ابد بیہوش ماند جبرئیل علیہ السلام

ادراکِ زیارت :- " اَلْعَجْزُ عَنْ دَرْکِ الْاِدْرَاکِ اِدْرَاکٌ " ط "سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ" ؎

تُرا چنانکہ توئی دیدہ کجا بیند — بقدرِ بینش خود ہر کسے کند ادراک

☆ ذات کا ادراک :- سیدنا عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے خلافتِ حقّہ کے دورِ ابتلاء میں تلاوتِ قُرآن پاک کر رہے تھے کہ اُونگھ آگئی اور حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت سے بہرہ ور ہُوئے تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے حال و احوال پُوچھا - فرمایا - اے عُثمان! رضی اللہ تعالےٰ عنہ کیا روزہ ہے؟ عرض کیا نعم یا رسُول اللہ "صلی اللہ علیک وسلم" تو فرمایا - اپنے روزہ کی افطاری ہمارے ہاں آکر کرنا - یہ پہلی قسم ذات کا ادراک ہے اور زیارتِ حُکمی کے زُمرہ سے ہے -

☆ صفات کا ادراک :- سیدنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کسی نے عرض کیا مَیں نے خواب میں حضُور سرورِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نظّارۂ جمالِ باکمال کو دیکھا ہے - آپ نے پُوچھا کس صُورت میں - اُس نے کہا سیدنا امام حسن مُجتبےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شکل میں تو فرمایا - بیشک تُو نے حضُور علیہ وعلیٰ آلہِ الصّلوٰۃُ والسّلامُ کو ہی دیکھا ہے اور تیرا یہ دیکھنا حق ہے - حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو آپ کی جانی پہچانی صُورت "حُلیہ شریف" میں دیکھنا یہ صفات کے ادراک سے ہے -

☆ احوال کا ادراک :- اگر کوئی شخص حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو مومن کی عام شکل و صُورت میں دیکھے یا اشارہ دیکھے تو یہ زیارت اُس کے اپنے ایمان و احوال کے مطابق ہوگی - جو اُس کے ایمان کی کیفیتِ حالی اور مقام کو ظاہر کرتی ہے - یہ زیارت ایمانی احوال یا مثال کا ادراک ہے - وُہ

؎ ادراک کی دریافت سے عاجز رہنا بھی از قسم ادراک ہے - ادراک بمعنیٰ پانا ہے -

Marfat.com

اپنے ایمانی حال کو اتباعِ سُنّتِ مُطہّرہ اور بکثرت دُرود شریف سے دُرست کرے۔

کشفِ حجاب :- یہ احوال کے قبیلہ سے ہے۔ اِس کی تین صُورتیں ہیں ۱۔ حُضور، "صلی اللہ علیہ وسلم"، خود خواب میں جلوہ افروز ہُوں ۲۔ اُن کو حضُوری میں بُلا لیا جائے۔ ۳۔ وُہیں اُن کو مُشاہدہ کرا دیا جاتا ہے۔ اور حجاباتِ زمان و مکان دُور کر دیئے جاتے ہیں۔

☆ سیّدنا امام محمّد الغزالی قُدِّسَ سِرُّہُ العالی نے "اَلْمُنقِذُ مِنَ الضَّلَالِ" میں فرمایا۔

وَهُمْ فِي يَقْظَتِهِمْ يُشَاهِدُونَ الْمَلٰٓئِكَةَ وَاَرْوَاحَ الْاَنْبِيَآءِ يَسْمَعُوْنَ مِنْهُمْ اَصْوَاتًا وَّيَقْتَبِسُوْنَ ط

اربابِ قلوب اولیاء اللہ بیداری کی حالت میں، ملائکہ کرام اور اَرواح انبیاء علیہم السّلام کا مُشاہدہ کرتے اور اُن کی آوازیں سُنتے اور اُن کے انوارِ فیض کا اقتباس کرتے ہیں۔

مُشاہدۂ عینی :- عالمِ دُنیا میں کشفِ غطاء کے بعد قبر میں مُشاہدۂ عینی ہو گا۔

☆ **حدیثُ الحبیب** علی صاحبہا الصّلوٰۃُ والسّلام ط "مشکوٰۃُ المصابیح بابُ اِثباتِ عذابِ القبر"

○ قبر میں مُنکر نکیر فرشتے میّت سے تین سُوال پُوچھتے ہیں۔ مَنْ رَّبُّكَ، مَا دِيْنُكَ اسکے بعد تیسرا سُوال فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ حَقِّ هٰذَا الرَّجُلِ ط "صلی اللہ علیہ وسلم" کہ تُو حضُور شمسُ الضّحیٰ، بدرُ الدُّجیٰ، نُورُ الہُدیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو جو تیرے سامنے جلوہ گر ہیں کیا کہتا ہے؟ قِيْلَ يُكْشَفُ الْمَيِّتُ حَتّٰى يَرَى النَّبِيَّ "صلی اللہ علیہ وسلم" وَهِيَ بُشْرٰى عَظِيْمَةٌ "عالم برزخ میں مردے کی نگاہوں سے تمام حجابات اُٹھا دیئے جاتے ہیں وُہ حضُور شاہدِ وشہید "صلی اللہ علیہ وسلم" کو دیکھتا ہے "یا" هٰذَا اشارہ قریب ہے۔ حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم"، مومن کی قبر میں بنفسِ نفیس جلوہ آرا ہوتے ہیں۔ اس مُشتاقانِ دید غمزدہ مومن کے لیئے کتنی بشارت اور خوشخبری ہے کہ بفضلہٖ تعالیٰ مومن کے لیئے شبِ اسراء کے دُولہا کی دید شبِ عید بن گئی کہ عاشق زار یُوصِلُ الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ ط کے مُژدہ پہ موت کا پُل عبُور کر کے مر کر یہاں پُہنچا ہے ؎

مَرقد کی پہلی ہے شبِ دُولہا کے دید کی شب — اِس شب کے، عید صدقے اِس کا جواب کیا

☆ خلیل انصاری علیہ الرّحمۃ الباری سے مروی ہے حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے صحابہ عظام سے بعد تحویلِ قبلہ فرمایا۔ کہ مسجدِ نبوی شریف کی سمتِ کعبہ مُتعیّن کریں تو اُسی دم سیدنا رُوحُ القُدس حاضرِ خدمت ہُوئے عرض کیا یا رسُولَ اللہ صلی اللہ علیک وسلم سمتِ کعبہ آپ مُتعیّن کریں۔ جب حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے دیکھا تو کعبہ مُعظّمہ سامنے تھا اور سارے حجاب مدینہ مُنوّرہ سے مکّہ مُعظّمہ تک اُٹھ چکے تھے اور

؎ دُرود شریف کا نُور صورتِ مثالیہ میں اپنے احوال کے مطابق نظر آتا ہے۔ العیاذ

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر میزابِ رحمت کی طرف رُخ کر کے بُنیاد رکھی۔

☆ علامہ السید احمد بن محمد اسمٰعیل طحطاوی مصری حنفی شرح دُرِّ مُختار میں فرماتے ہیں۔ نجاشی شاہِ حبشہ کی موت کی خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے دی اور آپ نے مدینہ منوّرہ میں "مسجدِ غمامہ" میں نمازِ جنازہ پڑھائی یہ غائبانہ نمازِ جنازہ نہ تھی بلکہ حاضرِ میّت تھی کہ اللہ علام الغیوب والشہادۃ نے ہفت اقلیم کے حجابات اُٹھا دیئے۔ شہنشاہِ حبشہ اصحمہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط (وفات سنہ ۹ ہجری) کو یہ اعزاز خدمتِ مُہاجرین اور عزتِ اہل بیتِ اطہار اور ادبِ صحابہ کبار سے ملا۔

فَكَشَفَ لَهُ الْاَرْضُ الْحَبْشَةُ فَاَبْصَرَ سَرِيْرَ النَّجَاشِيْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ ط

"تفسیر خازن"

ارضِ حبشہ تک کے حجاب کا کشف ہُوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے جنازہ کو سامنے ملاحظہ فرما کر نمازِ جنازہ پڑھائی۔

☆ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں بوقتِ خطبۂ جمعۃ المبارک فرمایا۔ یَاسَارِيَةُ الْجَبَلَ تو حضرت ساریہ بن زعیم خلجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقامِ نہاوند "ملکِ ایران جبلِ الوند کے دامن میں ہزارہا میل کے فاصلہ پر آپ کی آواز کو عالمِ خواب میں سُنا۔ اُٹھے، سنبھلے اور فتح نے قدم چُومے۔ جب واپس مدینہ منوّرہ پہنچے تو عرض کیا اے امیرالمؤمنین اگر آپ[1] آواز نہ دیتے تو دشمن ہمیں ہلاک کر دیتا۔ "مشکوٰۃ المصابیح ج ۲ باب الکرامات"

☆ مخدوم الاولیاء السید علی المعروف حضور داتا گنج بخش نوّر اللہ مرقدہٗ نے عروس البلاد الاولیاء

---

[1] انسانی مادی ایجادات، ٹیلیفون، تار، برقی وائرلیس، ریڈیو، ٹیلی ویژن، ٹیلی پرنٹر، خوردبین، دوربین، کمپیوٹر، کو بغیر چون وچرا مان لینا۔ لیکن مبدأ فیّاض "خداوندِ قدّوس" کے روحانی چشمہ جات، انبیاء و اولیاء کے فیضان، نورِ بصیرت نورِ فراست کا انکار، ایں چہ بوالعجبیست؟ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسافتِ بعیدہ سے دیکھنا اور آواز دینا اور سالارِ لشکر کا حالتِ نیند میں سُن لینا اور آواز کا پہچان لینا یہ کمالات اولیاء سے ہے اور اگر اپنی عقل کے اینٹینا کا رُخ صحیح سمت "قبلۂ جان وکعبۂ ایمان" صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہی نہ ہو تو تصویر کیسے آئے اور اگر روح کی سوئی ریڈیو اسٹیشن کے درجہ پر سیٹ نہ ہو اور زاویہ ہی غلط ہو تو آواز کیسے سُنے اور سُنائے اور اگر وائرلیس کا سیٹ ہی خراب ہو تو پیغام کیسے پہنچے اور پہنچائے۔ اللہ کا بندہ تو بِنُوْرِ اللّٰهِ سے دیکھتا اور بِتَوْفِيْقِ اللّٰه سے سُنتا اور يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ کا ظہور اُس سے ہوتا ہے اللہ کے بندے کی شان کا انکار کیوں؟ مادیّت کا اقرار اور رُوحانیت کا انکار کیوں؟

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ"

Marfat.com

لاہور میں جامع مسجد ہجویریہ کی تعمیر فرمائی تو بعض علماء وقت نے قبلہ کے رُخ پر اعتراض کیا تو آپ نے ایک ہی نگاہ سے کعبہ تک کے حجاب اُٹھا دیئے اور ہزار ہا لوگوں نے لاہور میں کعبہ مشرفہ کو دیکھا۔ یہ آپ کی کراماتِ عالیہ سے ایک عظیم کرامت ہے۔

شرفِ زیارت :۔ حضور پُر نور سیدیوم النشور "صلی اللہ علیہ وسلم"، بنفسِ نفیس خود تشریف لاتے ہیں۔ یہ از روئے شفقت بر اُمت ہے اور یہ عالم خواب یا بیداری میں زیارتِ حبیب دیدارِ لبیب "صلی اللہ علیہ وسلم" اعظم خیرات سے ہے جو اُس سے محروم ہُوا وہ ہر خیرات و حسنات سے محروم رہا اور دُنیا اور جنت میں صحبت ہمہ اوقات اُس کو نصیب ہوگی۔ جو اکثار درود شریف پر مواظبت کرتا ہے گا اور یہ درود شریف کی برکات سے ہے۔

حدیث الحبیب علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ط "صحیح البخاری"

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ ط	جس نے مجھے خواب میں دیکھا عنقریب وہ مجھے بیداری میں دیکھے گا۔

☆☆ العلامہ جلال الدین والملت السیوطی علیہ الرحمۃ نے "تنویر الحلک فی امکان رؤیۃ النبی والملک ط" میں تین توجیہیں بیان کیں اور اُن کے جواب دیئے ہیں۔ "توجیہات ثلثہ"

☆ پہلی توجیہہ :۔ روزِ قیامت مُراد ہے۔ اِس کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ قیامت کے روز سب کو علی التساوی زیارت ہوگی۔ جس کو دُنیا میں زیارت ہُوئی یا نہ ہُوئی۔ قیامت عام زیارت کا دِن ہے اِس میں تخصیص نہیں۔

☆☆ دوسری توجیہہ :۔ زمانۂ حیاتِ طیبہ میں جو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے زمانۂ حیات ظاہری میں ایمان لایا اور وُہ خواب میں بھی زیارت سے نوازا گیا۔ وُہ بیداری کے عالم میں مدینہ طیبہ حاضر ہو کر ضرور زیارت کرے گا۔ فرماتے ہیں یہ توجیہہ بھی اپنے اندر کوئی خاص معنیٰ نہیں رکھتی۔

☆☆ تیسری توجیہہ :۔ سیدی القاضی ابوبکر ابن عربی علیہ رحمۃ ربی نے فرمایا وُہ خوش قسمت

بقیہ حاشیہ — شاگرد رشید امام غزالی قدس سرہ العالی۔

انبیاء کی شان تو ورا الورا ہے۔ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی آواز وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ تمام جہانوں میں حتیٰ کہ باپ کی پشتوں اور ماں کے پیٹوں میں رُوحوں نے سُن لی اور جس نے جواب دیا وُہ ضرور حج کرے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ (سورۃ الحج ۲۷)

چراغے را کہ ایزد بر فروزد ہر آنکہ پف زند ریشش بسوزد

Marfat.com

اپنی زندگی میں زیارت سے مُستفیض ہوگا۔ یہ آخری توجیہہ حدیثِ پاک کے ظاہری مفہُوم کے عین مُطابق ہے اور یہی مُفتیٰ بہ ہے۔ ذٰلِكَ عَامٌّ لَيْسَ بِخَاصٍ۔ یہ حدیثِ پاک مفہُوم کے لحاظ سے عام ہے خاص نہیں۔ اَلْكَرِيْمُ اِذَا وَعَدَ وَفَا ،، درُود خوان کو یہ زیارت بوقتِ نزع ہوگی۔ وَفَآءً لِّعَهْدِهٖ الشَّرِيْفْ اوراُس کی رُوح اُس وقت تک نہیں نکلتی۔ جب تک حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت اپنی زندگی میں بحالت بیداری نہ کرلے۔

☆ علاّمہ اَلشیخ ابنِ ابی حمزہ علیہ الرحمۃ نے سیّدنا ابنِ سیّدنا عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ واقعہ نقل کیا کہ وُہ خواب میں حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت سے مُشرّف ہُوئے اور اس حدیثِ پاک میں تفکر کیا سیّدہ اُمّ المُؤمنین میمُونہ رضی اللہ ورسولہ عنہا کی خدمتِ مُطہّرہ میں حاضر ہوگئے اور خواب کا واقعہ عرض کرکے کہا اِس حدیث فَسَيَرَانِيْ فِي الْيَقْظَةِ کا کیا مفہُوم ہے تو اُمّ المُؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کافی سمجھایا لیکن سمجھ نہ پائے تو آپ اُمّ المُؤمنین حجرۂ مُطہّرہ میں تشریف لے گئیں اور حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا آئینہ مُبارک لے آئیں فرماتے ہیں میں نے آئینہ کو دیکھا تو اُس میں حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی نُورانی صُورت بحالتِ بیداری نظر آرہی تھی اور یہی حدیثِ پاک بیان فرما رہے تھے۔ یہ اس حدیثِ پاک کا عملی مظاہرہ تھا کہ مُشاہدہ کرا دیا اور علمُ الیقین سے عینُ الیقین تک پُہنچا دیا۔ تو اُسی حالت میں آپ کی رُوحِ مُشتاق قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی [1] "تفریحُ الخاطِر"

بہ چہ ناز رفتہ بُودے زجہاں نیاز مندے — کہ بوقتِ جان سُپردن بسرش رسیدہ باشی

دوسری صُورت میں : جب کُفّارِ مکّہ نے واقعۂ معراج شریف پر بیتُ المُقدّس کے متعلّق بطورِ اعتراض استفسارات کئے تو بیتُ المقدس کی قسمت جاگ اُٹھی کہ قبلۂ جاناں، کعبۂ ایمان "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت کے لئے خود حاضرِ بارگاہ ہوگیا تو آپ اُس کی ایک ایک چیز، دروازے، کھڑکیاں اور روشندانوں پر نگاہ فرما کر کُفّار کے جوابات دیتے "بروایت" نمازِ کسُوف میں جنّت بحضُور حاضر ہوگئی اور جنّت کے باغوں میں کھجُور کے خوشوں کو دیکھا اور لینے کے لئے ہاتھ بڑھائے اور پھر واپس کرلئے کہ میرے غلام بعدُ الموت، جنّت میں جاکر پھل کھائیں۔

موت :۔ اہلِ محبّت کے لئے تحفہ ہے۔ تعزیّت نہیں تہنیّت ہے کہ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ يُوْصِلُ الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ ط موت ایک پُل ہے۔ جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے

[1] شعر کا ترجمہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

اَلنَّوْمُ اُخْتُ الْمَوْتِ ط نیند موت کی بہن ہے۔ نیند کو موت کے ساتھ ایک مناسبت ہے جن خوش نصیبوں کو نیند کے عالم میں ایسی کیفیتِ حالی طاری ہوئی۔ جو حالتِ موت کے مشابہ ہے وہ حالتِ نوم، یا بوقتِ رحلت یا بعد الموت زیارت سے نوازے گئے۔ لقاءِ الٰہی بحالتِ مکاشفہ اور بصیرت کی آنکھ سے اولیاءِ عظام کے لیئے ثابت ہے۔ یاد رہے کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط۱ مومن کی موت یَنْقَلِبُ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ کے سوا اور کچھ نہیں صرف دارُالفناء سے دارُالبقاء اور دارُالغرور سے دارُالسرور کی طرف نقلِ مکانی ہے۔

☆ الشیخ محقق نے جامع الکرامات میں فرمایا "موت انتقال است از خانے بخانے و از جانے بجانے"

موت ایک حال سے دوسرے حال اور ایک جان سے دوسری جان کی طرف جانے کا نام ہے اور موت جو ایک محض شئی مخلوق ہے۔ جس کو حضرت یحییٰ علیہ السلام اہلِ جنت اور اہلِ جہنم کے اپنے اپنے دخول کے بعد مقامِ اعراف پر ذبح کریں گے جو ایک مینڈھے کی شکل کی ہوگی۔ پھر آواز آئے گی یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَكُمْ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ اور یَا اَهْلَ النَّارِ لَكُمْ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ ط جس سے بہشتی فرح میں اور دوزخی جزع، فزع کریں گے۔

(اے جنتیو! تمہارے لئے ہمیشگی ہے اور موت نہیں۔ اے جہنمیو! تمہارے لئے ہمیشگی ہے اور موت نہیں۔)

○ موت، جسم کی ہے نہ جان اور رُوح کی۔ یعنی مرتا جسم ہے نہ کہ رُوح۔ بلکہ رُوح کا جسم سے انفصال موت کہلاتا ہے۔ موت عارضی ہے قیامت کے بعد موت کا وجود نہیں ہوگا۔

قانون قدرت :۔ مومن اپنے برزخ کو اُونگھ "نیند" میں دیکھتا ہے۔ اولیاء اپنے

بقیہ حاشیہ

○ وُہ نیازمند کتنے فخر و ناز سے اِس جہاں سے اُٹھا ہوگا جس کی جانکنی کے وقت آپ اُس کے سر پر آئے ہوں۔

۱ پ۴ سورۃ اٰلِ عمران آیتِ کریمہ ۱۸۵ "ہر جان کو موت چکھنی ہے۔ ذائقہ کا معنیٰ چکھنا۔ ہر انسان کی موت کا ذائقہ اُس کے اپنے ایمان و احوال کے مطابق ہوگا۔ کافر کے لئے وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۙ سورۃ ۲۹ القیٰمۃ "پنڈلی کے ساتھ پنڈلی لپٹ جائے گی والا معاملہ درپیش ہوگا اور مُنافق سوکھے ٹہنے کی طرح اچانک زوردار آندھی سے کڑک کر "جہنم" "سجین" میں جا گرے گا اور موت کی کڑواہٹ اتنی شدید ہوگی تا قیامِ قیامت بھی اُس کا ذائقہ حنظل کی طرح حلق میں محسوس کریگا۔ درُود خوان کی موت کا ذائقہ شربتِ دیدار لئے ہوئے ہوگا اور شرابِ طہورا کی مٹھاس، حلاوت، لذت، فرحت آمیز ہوگی اور اُس کی نشانی "چو مرگ آید تبسم بر لبِ اُوست" کے کتنے حسین لمحات، کتنے عجیب کیفیات ہوں گے۔ اے اللہ پاک اُس وقت کلمہ طیبہ اور درُود شریف زبان پر جاری ہو بجاہِ طٰہٰ و یٰسٓ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ط

Marfat.com

برزخ کو مشاہدہ اور مکاشفہ میں دیکھتے ہیں۔ طُوبیٰ لَھُمْ وَبُشْرٰی مبارک اور بشارت ہو اُن کو جو حضور ﷺ کی زیارت سے نوازے گئے۔ اور وہ مقامِ ولایت[1] تک پہنچ گئے۔

؎ زیارت سراپا طہارت خواب یا بیداری، زیارت بصد کرامت مراقبہ یا مکاشفہ" بفتح واؤ

[1] اولیاء اللہ کی موت کو وصال اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اُن کو اپنے مولیٰ کریم سے ملنے کی نوید ہے۔ نرم و نازک شاخ کی طرح جس کو نسیم سحر جھلا رہی ہو تو اچانک اُس ٹہنی نے سرِ تسلیم خم کر دیا ہو اور روح عنصری وجود کی قید سے پرواز کر کے اعلیٰ علیین جنت کی قندیلوں سبز پرندوں کی شکل میں سیدھی جنت الفردوس میں چلی گئی اور قبر جنت کا باغیچہ بن گئی۔ جب روح قفسِ عنصری کی قید میں تھی تو حواس خمسہ سے دیکھتی، سنتی، بولتی، ٹٹولتی اور چکھتی تھی۔ اِدھر قفس ٹوٹا اُدھر طائرِ روح آزاد ہو گئی۔ اب وہ اِس حواسِ خمسہ کی محتاج نہیں رہی بدیں وجہ اہل اللہ کے وصال کے بعد اُن کا فیضان زیادہ ہو جاتا ہے اور قرب و بعد کے مرحلے سمٹ جاتے ہیں۔ سرکار نورِ اکبر، روحِ اعظم ﷺ کی حیاتِ عالی دائما ابدا ابدا بدنی اور روحی نصوصِ صریحہ اور احادیثِ صحیحہ کثیرہ سے ثابت ہے آپ ﷺ اپنے علمِ عظیم سے جانتے، سمعِ جمیل سے سنتے اور بصرِ کریم سے دیکھتے اور اختیارِ جلیل سے تصرف فرماتے ہیں۔

☆ موت سے مردہ، تباہ و برباد اور ہلاکت کے الفاظ عوام الناس کے لیئے ہیں۔ انبیاء و اولیاء کے لیئے وصال یا رحلت کہنا اور لکھنا زیادہ اولیٰ و انسب ہے۔ اصل زندگی تو موت کے بعد کی ہے۔ اہل اللہ برزخی زندگی میں بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ ۝ "سورۃ آلِ عمران ۱۶۹" بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب عزوجل کے ہاں رزق پاتے ہیں۔ دوسرے مقام پر فرمایا۔ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ "سورۃ البقرہ ۱۵۴" بلکہ وہ زندہ ہیں اُن کے کھانے پینے آنے جانے سننے دیکھنے کا تمھیں شعور نہیں۔ اِس میں تمھارے شعور کی نفی ہے نہ کہ اُن کے مدارج کی۔ اہلِ سلوک کے نزدیک نفس کی موت لطیفۂ قلب کی حیات ہے یہ مقام اولیاءِ کرام کو مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا سے حاصل ہے کہ وہ نفس سے جہادِ اکبر کرتے اور ہر آن مرتے ہیں اور زندہ ہوتے ہیں یعنی یہ معنوی موت ابدی حیات ہے۔ ایسا مرنے کے بعد بھی زندہ ہوتا ہے۔ حدیثِ قدسی میں فرمایا گیا جس کو میں شہید کرتا ہوں اسکی دیت میرے ذمہ ہے ؎

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را ہر زمان از غیب جانے دگر است "شیخ احمد جام"

☆ اور بعض ایسے ہیں جو دنیا میں چلتے پھرتے کھاتے پیتے ہیں لیکن ہیں وہ مردہ، مردہ دل، مردہ ایمان ایسے مردوں کو نہ کوئی سنا سکتا ہے اور نہ جلا سکتا ہے اور نہ وہ سن سکتے ہیں۔ ایسا مرض ابدی موت کا پیش خیمہ ہے کہ وہ سماعِ حق سے محروم ہیں۔ اہلِ بینش و دانش، صاحبانِ ذکاء و فہم اَلْاِنْسَانُ فِی الْقُرْآن کا مطالعہ کریں ۱۲ منہ غفرلہ

Marfat.com

جنہوں نے حاضری میں درود شریف سُنایا پُوچھا اور اجازت چاہی اور شریعتِ مُطہّرہ کے اَدَق مسائل اور احادیثِ مُبارکہ کے مُتعلّق استفسار کئے اور زندگی کے مسائل پُوچھے، مُشکلات کی آسانی، اور بیماری سے شفا چاہی اور پائی وَاللّٰہِ بِاللّٰہِ ثُمَّ تَاللّٰہِ وُہ کامیاب و کامران ہوگئے۔

☆ جناب غوثُ الاَولیاءِ الکِرام السّید عبدُالقادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّحمانی نے اُس وقت تک نکاح نہیں کیا جب تک رسُولُ اللّٰہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے نکاح کرنے کا حُکم صادر نہیں فرمایا۔

☆ سیّدُ الطّائفہ جُنید بغدادی قُدِّسَ سِرُّہٗ جب نماز پڑھتے تو سجدہ سے سر نہ اُٹھاتے جب تک قبُولیّت کا حکم ربِّ قدّوس کی طرف سے نہ پُہنچ جاتا اور تشہّد میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پر توقّف کرتے تاآنکہ بارگاہِ رحمۃ للعلمینی سے سلام کا جواب آتا تو پھر آگے پڑھتے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط ؎

وقت آخر میں دُرود پڑھتا رہا تو اُن کی طرف سے جوابِ سلام آگیا
یا محمّد میں قربان تیرے نام پر موت آئی مگر زندگی بن گئی "صلی اللہ علیک وسلم"

قرآنِ پاک :۔ پ۹ سورۃُ الاعراف آیتِ کریمہ ۱۹۸

وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ○	اور تُو دیکھے گا اُنھیں کہ دیکھ رہے ہیں تیری طرف حالانکہ اُنھیں کچھ نظر نہیں آتا۔ یعنی کچھ نہیں سُوجھتا

فرمایا۔ محبُوب! اُن کی نظریں بظاہر آپ کو دیکھ رہی ہیں۔ حالانکہ اُنھوں نے آپ کو نہیں دیکھا اُن کی مصنوعی آنکھیں آپ کی طرف کھُلی ہُوئی تو ہیں۔ لیکن ہیں بے نُور۔ اُنھیں دکھائی کچھ نہیں دیتا۔ ایسے ہی کوئی کافر حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کو خواب میں دیکھے تو اس پر وُہ اُمورِ مُتفرّع نہیں ہونگے ہاں یہ ممکنات سے ہے کہ اُسے دولتِ ایمانی سے مُشرّف کر دیا جائے۔

شطحیّات[1]:۔ سُلطان محمُود غزنوی ایک مرتبہ اقلیمِ فقر و غنا کے شہنشاہ قُطبِ وقت، خواجہ اُبوالحسن علی بن احمد خرقانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّحمانی کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہُوئے تو عرض کیا

[1] شطحیات یہ اصطلاحاتِ فُقرا، صُوفیاء ہیں جیسے جُملہ علُوم و فنُون اپنے کچھ خاص مُصطلحات رکھتے ہیں۔ جن پر شریعتِ مُطہّرہ کی گرفت نہیں۔ سُلطانُ العارفین بایزید بُسطامی سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ، شاہ منصُور حلّاج اَنَا الْحَقّ اور خواجہ شمس تبریز قُمْ بِاِذْنِیْ اور سیّدُ الطّائفہ جُنید بغدادی لَیْسَ فِیْ جُبَّتِیْ سِوَاءُ اللّٰہِ ط یہ حالتِ سُکرات سے ہیں۔ منہ غفرلہٗ

Marfat.com

آپ کے مُرشدِ کامل حضرت ابُویزید طیفُور بن عیسیٰ بُسطامی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ کے اِس فرمان کا کیا مطلب ہے کہ "جس نے مجھے دیکھا۔ اُس پر دوزخ کی آگ حرام ہے"۔ حالانکہ ابُوجہل، ابُولہب اور عُلماءِ[1] یہُود نے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو دیکھا لیکن وُہ جنّتی نہ بن سکے۔ آپ نے فرمایا۔ اُنھوں نے رسُولُ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو دیکھا ہی نہیں۔ اگر دیکھ پاتے تو جہنّمی نہ رہتے۔ یہاں ایمان اور عقیدت کی نگاہ سے دیکھنا مُراد ہے[2]

برائے دیدنِ رُوئے تو چشمے دیگرے باید
کہ ایں چشمے کہ من دارم جمالت را نمے شاید

○ اگر اُن کی نظر اِس حجاب سے نکل کر رسُولُ کی رسالت اور نبُوّت تک پہنچ جاتی تو اُن کو نُورِ ایمان مِل جاتا لیکن اُنھوں نے جب بھی دیکھا تو بھتیجا، بڑا بھائی اور[3] مِثْلَنَا ہی دیکھا۔ درحقیقت اُنھوں نے دیکھا ہی نہیں"۔ جنابِ والا! بخُدا آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" بشر ہیں۔ لیکن عالمِ عُلوی سے لاکھ درجہ اشرف۔ اِنسان ہیں مگر ارواح اور ملائکہ سے بھی ہزار درجہ الطف، غور کرو! کہاں وُہ ذات "صلی اللہ علیہ وسلم" نُورٌ علیٰ نُورٍ اور کہاں یہ سراپا فتُور اور کہاں وُہ ذات پاک سیّدُ البشر اور کہاں یہ مجسّم شرّ۔ اللہ اللہ شانِ سیّدُ الاسیاد، عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ مِنَ الْمَلِکِ الْجَبَّارِ ؎

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک — کہ اِدراک عاجز است از درکِ ادراک

---

[1] یہ آنکھوں کے اندھے نہیں۔ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ ○ (سورۃ الحج ۴۶) بلکہ یہ دل کی آنکھوں کے اندھے ہیں۔

[2] تیرے چہرہ انور کو دیکھنے کے لیئے دوسری آنکھ چاہیئے کہ یہ آنکھ جو میں رکھتا ہُوں۔ تیرے جمال کے نظّارہ کے لائق نہیں۔ یعنی مجھے وُہ آنکھ عطا کر جو تیرے محبُوب کے جمال جہاں آراء کے نظّارہ کی جھلک دیکھ سکے۔

[3] انبیاء کو کُفّار تو مِثْلَنَا فِی الصُّورت سمجھتے تھے اور یہ مِثْلَنَا فِی الحقیقت سمجھتے ہیں۔ یہ کُفّار سے بھی جہنّم کی راہ میں چار قدم آگے ہیں اور یہ مقُولہ نامقبُولہ فرقہ مخزُولہ کا ہے حالانکہ مِثْلُکُمْ کی اَشْرَفُکُمْ سے تفضیلِ شرعی ثابت ہے۔ اللہ اعلیٰ واجلّ نے اپنے محبُوب شہنشاہِ لولاک باعثِ تخلیقِ کُن فکان نبیُ الانبیاء محمّد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کو اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ (سورۃ الکہف ۱۱۰) کا حکمِ قُل "موانست فی الصُّورت کے لیئے تھا نہ کہ بغرضِ حقیقت"۔ حقیقت تو فی الحقیقت آپ کی بے مثل تھی ہی، صُورت، جمالِ ظاہری" اور ہیئت، جمالِ باطنی" بھی بیمثل ہونے کی وجہ سے دلیل بے مثل بن گئی۔ ابُوالبشر کی اولاد سے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" سیّدُ البشر اور انبیاء میں سیّدُ الانبیاء

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

☆ نیز فرمایا ولائیت نبوّت کا چھیالیسواں حصّہ ہے۔ لہٰذا ولی کو ایمانی آنکھ سے دیکھنے والا اور اُن کی محفل میں بیٹھنے والا شقی جہنمی نہیں رہ سکتا۔ اَولیآءُ الرّحمٰن کی صحبت کبریتِ احمر اُن کی نگاہ قلبی امراض کی دوا اور اُن کا وظیفہ درُود شریف باطنی کوہڑ کے لیئے شفا ہے۔

☆ اَلْحَقُّ مَاقَالَ الشَّیْخُ الْمُجَدِّدُ السَّرْھَنْدِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ:۔ اَلصُّحْبَۃُ الشَّیْخُ الْکَامِلُ الْمُکَمَّلُ کِبْرِیْتُ اَحْمَرُ نَظْرُہٗ دَوَآءٌ وَّکَلِمَتُہٗ شِفَآءٌ وَبِدُوْنِھَا خَرْطُ الْقَتَادِ ط خطبات المکتوبات مجددیہ"

لطیفہ نظیفہ :۔ کسی نجدی نے سُنّی سے کہا تم رسُولِ پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اتنی تعریف کرتے ہو کہ ربّ عزّاسمہٗ سے مِلا دیتے ہو تو سُنّی نے کہا۔ ہم نہیں ملاتے۔ ربّ کریم نے اپنے رسُول کریم عزّ وجلّ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو خود اپنے ساتھ ملا رکھا ہے۔ اور تم اتنی تنقیصِ شان کرتے ہو کہ اپنے ساتھ مِلا لیتے ہو۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ "بقدرِ آئینہ حُسن تو نمائید رُوئے تو" ؎

کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

بقیہ حاشیہ

رسولوں میں سیّد الرُّسل، اتنی عظمتوں کے باوجود بشر بشر کی رٹ لگانا اور وُہ بھی مِثْلُنَا کی یہ کہاں کی دیانت اور کونسے ایمان کا جزو ہے؟ یہ درِ ایمان پر نہیں کُفر کی دہلیز پر ہیں۔ ظاہر ہُوا کہ ایسے عقائد اور اَدعائے عمل محض مکائد ہیں۔ خُدا تعالیٰ محفوظ رکھے ؎

○ شانِ عبدیّت :۔ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ:۔ "عبد دیگر عبدہٗ چیزے دِگر ما سراپا انتظار اُو منتظر"

عبد اور چیز ہے اور عبدہٗ اور۔ عبدہٗ جو ہٗ کے دیدار کا انتظار کرے اور عَبْدُہٗ وُہ جس کا حریمِ ناز میں ہٗ انتظار کرے عبد کی ابتداء بھی ہے اور انتہا بھی۔ اور ہٗ کی نہ ابتدا ہے نہ انتہا مگر عَبْدُہٗ کا مقام اِن دونوں کے بَین بَین واسطہ ؎

مقامش عَبْدُہٗ آمد و لیکن جہانِ شوق را پروردہ است
مُتعا پیدا نہ گردد زیں دو بیت تا نہ بینی از مقامِ مارَمَیْت

کنکریاں پھینکنے میں ہاتھ عَبد کا تھا اور فعل ہٗ کا اور شقُّ القمر میں اشارہِ اُنگشت عَبد کا تھا اور چاند کا شق ہو کر قدم بوسی کرانا فعل ہٗ کا صُورت اوّل میں اجراءِ ارضی تھا اور صُورت ثانی میں اجراء اجرامِ فلکی پر۔

○ شانِ رسالت :۔ وَرَسُوْلُہٗ عقلِ اوّل کی کیا بساط کہ مقامِ رسالت کی انتہا کو پا سکے۔ جہاں نبیِ مرسل اور ملکِ مقرب کا تخیّل بھی اُس تک جانے سے قاصر و عاجز ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط جبرائیل علیہ السلام

شانِ محبوبی :۔ محبِّ حقیقی کا تمام تخلیقاتِ عالم اور انبیاء و رُسل میں محبوب صرف ایک ہی ہے جو مقصود و مطلوب ہے۔ اس مرتبۂ عالیہ کو کوئی کیا سمجھے اور کیا جانے اور کوئی کیا لکھے اور کیا پہچانے "قلم ایں جا رسید و سر بشکست" عزیزِ من! ؎

قلم بشکن، سیاہی ریز، کاغذ سوز، دم دَر کش حسن ایں قصّۂ عشق است در دفتر نمے گنجد

Marfat.com

زُبدۃُ العارِفین حُجّۃُ الکاملین حامیِ شریعت ماحیِ بدعت، میاں شیر محمد نقشبندی مجددی کا وظیفۂ درود شریف

وصال ۱۳۴۷ھ ہجری علیہ الرحمۃ،

☆ از صلوٰۃ روشن چراغ نقشبندی وز سلام سرسبز باغ نقشبندی

آپ متقدمین اولیاء کاملین کا سیرۃً وصورۃً ہو بہو نمونہ تھے۔ سنت پاک سے محبت اور درود شریف سے وابستگی کا یہ عالم تھا کہ روزانہ پانچ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے اور پڑھاتے۔ درود شریف پڑھنے والوں کو محبت اور خوشی سے فرشتے کہتے "فرشتے بھی درود شریف کے جھڑے ہوتے نوری پھول ہیں۔ آیت کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط بے شک اللہ جل شانہٗ اور اس کے نوری بندے صفت وثناء کرتے ہیں نبی کی۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا "صَلُّوْا عَلَیْہِ تم بھی تعریف وتوصیف کیا کرو وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ اور سلام پڑھا کرو۔ اللہ جل شانہٗ کی طرف سے یہ آیت کریمہ عظیمہ شریفہ (اے ایمان والو!) ہزارہا نعتوں سے بڑھ کر ایک نعت ہے اور قرآن پاک گلدستۂ نعت اور عظیم الشان مبارک نعمت ہے۔ (ترجمہ میاں صاحب)

سَلَامُ اللّٰہِ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ جِسْمِیْ ھٰھُنَا قَلْبِیْ لَدَیْکُمْ

نعت شریف

ہے جسم معطر سراجًا منیرًا کہ ہے شان میں جن کے ذکرًا کثیرًا
خدا نے ہماری ہدائیت کو بھیجا محمدؐ کو بھیجا بشیرًا نذیرًا
کہا اُن کے دشمن کے حق میں خدا نے کہ ہے وہ ثبورًا وّیصلیٰ سعیرًا
منافق مخالف کے لئے خدا نے کہا ہے جہنّم وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا
محمدؐ کی امت کو بخشی خدا نے وہ جنت صفت جس کی ملکًا کبیرًا
مکان موتیوں کے حسین حور وغلماں ہوا ٹھیک تسنیمًا وّلا زمہریرًا

کہا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تم بھی علیہ پڑھو
ہے جن کی شان فَصَلُّوْا عَلَیْہِ کَثِیْرًا کَثِیْرًا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَابِقٍ لِّلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَاٰخِرٍ ظُھُوْرُہٗ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَجُوْدُہٗ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

علیہ حضرت اعلیٰ میاں صاحب شرقپوری نقشبندی مجددی کی یہ پسندیدہ نعت تھی جو پڑھا کرتے۔ آپ کا وظیفہ ذکر خفی اللہ، اور درود شریف "صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ ط ہمہ وقت تھا یہی مریدین کو فرمایا کرتے"۔ از محمد عنایت اللہ ط

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حُلیۂ مُبارک

احمدِ مجتبےٰ سیّدنا محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بروایت میزبانِ رسُول، ضعیف العُمر صحابیہ اُمِّ معبد خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ط

ظَاهِرُ الْوَضَاءَةِ. اَبْلَجُ الْوَجْهِ. حَسَنُ الْخَلْقِ. لَمْ تَعِبْهُ ثَجْلَةٌ وَلَمْ تُزْرِ بِهٖ صَلْعَةٌ. وَسِيْمٌ. قَسِيْمٌ فِيْ عَيْنَيْهِ دَعَجٌ وَّفِيْ اَشْعَارِهٖ وَطَفٌ وَفِيْ صَوْتِهٖ صَهَلٌ. عُنُقُهٗ سَطِعُ اَحْوَرُ اَكْحَلُ. اَزَجُّ اَقْرَنُ. شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعَرِ. ذَاصَمَتَ عَلَاهُ الْوَقَارُ

پاکیزہ چمکدار رُو۔ کُشادہ چہرہ پسندیدہ خُو۔ نہ توند نکلی ہُوئی ہموار شکم اور نہ چندا کے بال گرے ہُوئے۔ زیبا صاحبِ جمال وحُسن آنکھیں سیاہ اور فراخ۔ بال گھنے اور لمبے۔ آواز، خوشگوار بھاری پن۔ گردن چمکدار مانند چاندی، سُرمگیں آنکھیں۔ ابرُو پیوستہ اور باریک۔ سیاہ گھنگریالے بال۔ خاموشی وقار کے ساتھ اور کلام[ع] دبستگی

ع آوازِ مبارک دُور و نزدیک والے سب یکساں سنتے۔ ایک بار منبرِ منیف پر فرمایا اِجْلِسُوْا بیٹھ جاؤ تو یہ آواز حضرت ابنِ خُذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دُور بہت دُور بنی غنم کے جنگل میں سُن لی اور وہیں بیٹھ گئے۔ جب کلام کرتے تو ثنایا علیا کے روشن تر اور آبدار کُشادہ دانتوں سے ایک نُور نکلتا۔ گوشِ مُبارک جن کو قرآن عظیم نے اُذُنُ خَيْرٍ سے تعبیر کیا۔ دُور و نزدیک عرشِ بریں لوحِ محفوظ پر قلمِ نوری کے چلنے کی آوازیں سُن لیتے اور زیرِ زمین جہنّم میں پتّھر کے گرنے کی آواز "جو ستر" برس بعد تہہ میں پہنچا۔ سُن لیتے۔ چشمانِ نوری کی عظمت مَا زَاغَ الْبَصَرُ سے ظاہر ہے وُہ رات کی تاریکی میں بھی ایسے دیکھتیں جیسے دن کی روشنی میں اور جیسے آگے دیکھتیں ایسے ہی پیچھے سے دیکھ لیتیں یا جیسے ظاہر کو دیکھتیں ایسے ہی باطن، خلوص تک کو ملاحظہ فرمالیتیں کہ آپ عینُ النُّور" صلی اللہ علیہ وسلم" ہیں۔ حضرت مُوسیٰ علیہ السلام کو کلام اور تاجدارِ اقلیم نبوّت، سریرآرائے مسندِ رسالت اور تختِ شفاعت پر فائز اپنے حبیبِ لبیب کو نگاہِ عطا کی جس پر پڑی اُس کا ضمیر روشن، قلب مُستنیر ہوگیا اُسی نگاہ سے انبیاء کو نبوّت، ملائکہ کو عصمت ملی اور اولیاء کو معارفِ الٰہیہ، اسرارِ اُمورِ حقیقیہ کا شناسا بنا دیا۔ نرم و نازک چمکیلے موئے مُبارک کا ادب جنّتی ہونے کی علامت فتح و نصرت کا نشان۔ نقشِ قدمِ انور کی زیارت سے مومن آنکھوں کی ٹھنڈک قلب میں سُرور اور زُبان پر درُود پاتا ہے۔ منہ غفرلہٗ

Marfat.com

وَاِنْ تَكَلَّمَ عَلَاهُ اِلَيْهَا۔ اَجْمَلُ النَّاسِ وَاَبْهَاهُمْ مِنْ بَعِيْدٍ وَاَحْسَنُهٗ وَاَحَلَّاهُ مِنْ قَرِيْبٍ۔ حُلْوُ الْمَنْطِقِ فَصْلٌ لَا تَزْرٌ وَلَا هَذْرٌ كَاَنَّ مَنْطِقَهٗ خَرَزَاتُ نَظْمٍ يَتَحَدَّرْنَ رُبْعَةٌ لَا يَقْحَمُهٗ عَيْنٌ مِنْ قَصَرٍ وَلَا يَشْنَاهُ مِنْ طُوْلٍ۔ غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ فَهُوَ اَنْضَرُ الثَّلٰثَةِ مَنْظَرًا وَاَحْسَنُهُمْ

رَلے ہوئے۔ حُسن وجمال والے لوگوں سے زیبندہ دُور سے حسین ترین۔ نہایت شیریں قریب سے گفتگو میٹھی دل پسند۔ واضح کلام کمی بیشی سے معرّاء موتی کی لڑیوں جیسی پروئی ہوئی گفتگو۔ میانہ قد کہ دیکھنے والے کو نہ کوتاہ لگے اور نہ لمبا "طویل" زیبندہ نہال کی تازہ شاخ کی طرح خوش منظر خوب نظر میں جچے۔ خوبصورت از روئے عظمت

۴

ع۱ حضور سید الرسل مولائے کل دانائے سُبل علیہ صلوٰۃ الاکمل وسلام الاجمل کا حُسن وجمال ملیح تھا اور حضرت یوسف علیہ السلام کا صبیح اس وجاہت کی خوبی کمال، حُسن وجمال اور عظمت وہیبت کے جلال کی متمزّج تھی۔ اگرچہ آفتاب میں ماہتاب سے زیادہ روشنی اور چمک دمک ہے لیکن ماہتاب میں جو ملاحت ہے وہ آفتاب میں کہاں۔ حلاوت کی خوبی ایسی ہے جو حُسن جمال وجلال سے مرکّب ہے۔ یہ دلربا۔ دلآویز پُرنور چہرہ مظہر حُسن لایزالی اور مرأت جمالِ ذوالجلالی ہے۔

ع۲ آپ "ﷺ" کے وجودِ مسعود سے دلائل النبوّت کا ظہور نہ بھی ہوتا تو آپ کا چہرہ انور ہی نبوّت کی دلیل کے لیئے کافی تھا۔ صحابہ کبار جنہوں نے اس وجہہ عظیم کی زیارت کی اُنھوں نے لَقِطْعَةٌ مِّنَ الْقَمَرِ، لَشِقَّةُ الْقَمَرِ، سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ سے تشبیہہ دی پھر فیصلۃً کہا فَاِذَا هُوَ اَحْسَنُ عِنْدِیْ وَلَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ ط ﷺ " چہرۂ انور سفید رنگ، ملیح البشرہ روشن منوّر اور تابان تھا۔ عظیم الجبہۃ کھلی پیشانی، دقیق الحاجبین باریک ابرو اشہل العینین آنکھوں میں حُسن جمال، قلب جلال سے لبریز سُرخی کی ڈوری جھلکتی۔ اقنی الانف باریک بینی مبنی مبارک یک گونہ ہمواری اور بلندی بقعۂ نور کی بناء پر معلوم ہوتی۔ ضلیع الفم فراخ دہن۔ ہونٹ مبارک نرم ونازک پھول کی پنکھڑیاں جب تبسّم فرماتے تو ہم نشینوں کے چہرے عکس نور سے چمک جاتے۔ عظیم الہامۃ سر مبارک عظیم اور اُس پر عمامہ سبز کا تاج عزت لحیۃ، داڑھی مبارک بھری ہوئی جو حُسن وجمال کو نکھارتی۔ دست مبارک ریشم کی طرح نرم اور ثلج "برف" کی طرح ٹھنڈے جو مصافحہ کرتا اُس کے ہاتھوں میں خوشبو بس جاتی۔ قدم انور میں اُبھار نہ تھا۔ پتھر پر رکھتے تو پورے قدم مبارک کی مُہر ثبت ہو جاتی۔ فقیر غفرلہٗ ایسے چہرہ کی تلاش میں عالم ارواح سے عالم اجساد میں آیا اور عالم برزخ اور عالم قیامت میں اسی چہرہ کی زیارت کے لیئے جانا ہے۔ عظیم خُلق نے حُسن خَلق کو بے مثل۔ بے نظیر اور ممتنع النظیر بنا دیا۔ یہ مسلّمہ مسئلہ ہے۔

لَا خِلَافَ فِيْهِ ط

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

قَدْرًا۔ لَهٗ رُفَقَآءُ يَحْفَوْنَ بِهٖ اِذَا قَالَ اسْمَعُوْا لِقَوْلِهٖ اِذَا اَمَرَ تُبَادِرُوْا اِلٰى اَمْرِهٖ۔ مَحْفُوْرٌ، مَّحْشُوْرٌ لَّا عَابِسٍ وَّلَا مُتَغَدٍّ ط "زاد المعاد ج"

قدر کے۔ رفیق ایسے کہ گرد و پیش رہتے۔ جب بات کرتے تو غور سے سنتے اور جب حکم کرتے تو جھپٹتے تعمیلِ امر کے لیئے۔ مخدوم۔ مطاع اور نہ فضول گو۔ اور نہ کوتاہ سخن۔ "علیہ الصلوٰۃ والسلام"

اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ جَمَالَ نَبِيِّكَ وَارْزُقْنِيْ رُؤْيَةَ وَجْهِهِ الْكَرِيْمِ بِكَرَمِكَ يَا كَرِيْمُ ط

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى كُلِّ عُضْوٍ مِّنْ حُسْنِهِ الْاَنْوَارِ الْاَعْطَرِ وَاٰلِهِ الْمُعَنْبَرِ وَاَصْحَابِهِ الْمُعَطَّرِ وَسَلِّمْ

بقیہ حاشیہ

اشکل العینین چشمان مبارک قدرتی سرمگیں اپنے امتیوں کے احوال و اعمال کی نگراں اور آگے پیچھے ظاہر باطن کو علی التساوی دیکھتیں۔ سہل الخدین ہموار اور نرم رخسار جو محبوبیت اور نورانیت کی دلیل وکان شرق اسادیر وجبہہ پیشانی مبارک پر لکیریں چمکتی دمکتی۔ جس سے مشتاقانِ جمال آرا مشاہدہ سے سیرانی پاتے۔ پیشانی انور پر پسینہ مبارک شبنم کی مانند اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ دل پسند کث اللحیۃ ڈاڑھی مبارک سے چہرۂ انوار بھرا بھرا جو والضحیٰ کی تعبیر اور واللیل کی تفسیر جیسے دولہا کے سہرے کی طرح چہرہ انوار کی لڑیوں سے مزین سامنے کی یہ تصویر اور پیچھے۔ بین کتفیہ خاتم النبوۃ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت، نشانِ نبوت، سبحتی ؎

نبوت را تواں نامہ در مشت — کہ از تعظیم دارد مہر بر پشت

نبوت کا نامہ ہاتھ میں دیا اور تعظیم سے پشت پر مہرِ نبوت لگا دی

حسن البشر قدماہ قدم مبارک نہایت موزوں اور حسین منصوص العقب ایڑیاں مبارک پتلی۔ عظمتِ شان کی پیکر۔ حسن کی رعنائی و دلربائی ایسی کہ عاشقین کے لیئے قدم بوسی کا دعوت نامہ اور ان کے لیئے محبت کی مہر جو ان کا ہی حق ہے ؎

تاج روح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں — رکھتی ہیں واللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں

دو قمر، دو پنجہ خور دو ستارے دس ہلال — ان کے تلوے پنجے ناخن پائے اطہر ایڑیاں

چہرۂ انور آئینہ حق ہے کہ آپ کا جمالِ جہان آرا مطلع انوارِ الٰہی اور حسن مظہر اسرارِ الٰہی لامتناہی ہے۔ فقیر الی اللہ ورسولہ کا ازل تا ابد حلیہ مبارک کے ایک ایک اعضا من الرأس الی القدم عضوا عضوا، جزءً جزءً درود نامحدود اور سلام با اکرام ہوتا رہے۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى اَعْضَآءِ حَبِيْبِهِ الشَّرِيْفَةِ الْكَرِيْمَةِ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ وَكَمَالِهٖ وَخِصَالِهٖ وَاٰلِهٖ ط

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہجرت گاہِ رسُول
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

خُوشا سعادت آن بندہ کہ کرد نزُول
گہے بہ بیتِ خُدا گہے بہ بیتِ رسُول

مسجدِ قُباء شریف :- قُرآنِ پاک پ ۱۱ سورۃ التوبہ آیتِ کریمہ ۱۰۸

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ○

البتہ وُہ مسجد جس کی بُنیاد تقویٰ پر رکھی گئی پہلے دن سے وُہ زیادہ مُستحق ہے کہ آپ کھڑے ہوں اُس میں۔ اُس میں ایسے لوگ ہیں جو پسند کرتے ہیں صاف سُتھرا رہنے کو اور اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے پاک صاف لوگوں سے۔

○ یہ مسجدِ قُبا اور اہلِ قُباء کی شان میں نازل ہُوئی۔ جس کی بُنیاد رسُولِ کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ مُبارک[1] سے رکھی۔ جب تک حضُور ﷺ اِس مُبارک بستی قُبا میں قیام پذیر رہے اس میں نماز پڑھتے رہے۔ اہالیانِ قُبا اللہ تعالیٰ کے محبُوب ہیں اور لباسِ ادب محبت میں ملبُوس طہارت اور نظافت کی اس منزل پہ پہنچے جہاں ربِ کریم نے اُن کی پاکیزگی کو پسند فرما کر

[1] مسجدِ قُبا شریف کے قریب بیرِ اریس ہے۔ جس کو حضُور نے کنُواں فرمایا۔ اِس کا پانی تعمیرِ مسجد میں استعمال کیا گیا۔

[1] تاسیس مسجد قُبا شریف کا واقعہ بھی سُبحان اللہ کیا عجیب ہے۔ صحابہ قُباء نے سرکارِ دو عالم ﷺ سے تعمیرِ مسجد کا عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم میں کوئی اُونٹنی پر سوار ہو جس جگہ وُہ بیٹھے وہاں مسجد تعمیر کی جائے، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سوار ہُوئے تو اُونٹنی نہ اُٹھی۔ پھر سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سوار ہُوئے تو بھی اُونٹنی نہ اُٹھی پھر مولائے کائنات اُونٹنی پر سوار ہوئے تو اُونٹنی اُٹھ کھڑی ہُوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے علی مُرتضےٰ رضی اللہ عنہ! مُہار چھوڑ دو یہ اُونٹنی مامُور مِنَ اللہ ہے جہاں بیٹھے گی وہاں مسجد تعمیر ہوگی۔ کتنی مُبارک یہ مسجد قُبا شریف ہے۔

Marfat.com

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّہِّرِیْنَ ○ سے تحسین و آفریں فرمائی۔ حضور ﷺ ہر ہفتہ مسجد قبا شریف میں تشریف لاتے اور فرماتے اس مسجد شریف کی رکعت ۲ نماز نفل کا ثواب عمرہ کے ثواب کے برابر ہے۔ مسجد قبا شریف میں ایک طاق ہے۔ جو کشفِ طاق کے اسم سے موسوم ہے۔ ہجرت کے بعد صحابہ کرام کعبۃ اللہ کی جدائی سے پریشان رہتے تھے تو حضور ﷺ نے اس طاق سے صحابہ کرام کو بلا کر کعبۃ اللہ زادَ شرفہٗ العظیم کی زیارت کرائی۔

حدیث الحبیب علیٰ مصدرہا الصلوٰۃ والسلام ط

"صحیحین بخاری و مسلم"

لَا تَشُدُّ الرِّحَالَ اِلَّا بِثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی وَالْمَسْجِدُ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِیْ ھٰذَا ط

نہ اختیار کرو سفر سوائے تین مساجد کے۔ مسجد اقصیٰ، مسجد حرام اور میری مسجد نبوی شریف۔

"شدُّ الرِّحَالِ اِلَی النَّبِیِّ المختار، کثیر الافضال کا حامل ہے"

○ ان تین مساجد کے استثنیٰ کا مستثنیٰ منہ دیگر مساجد ہیں۔ اور دیگر مصالح دینی و دنیاوی، ہجرت، تجارت کا سفر مظفر بالاتفاق جائز اور مشروع ہے ان تین مساجد میں قرب مقصودہ (مخصوصہ) ہے جو ان کے علاوہ میں نہیں۔ یہ ان کی فضیلت اور زیادتی ثواب کے اظہار کے لیئے فرمایا۔ تمام علماءِ امت کا متفقہ فیصلہ اور فتویٰ ہے "مَنْ زَارَ قَبْرِیْ کا سفر حج بیت اللہ کے سفر سے بھی افضل ہے۔ اس حدیث پاک سے خیر الامم کو خیر الرسل ﷺ کے درِ اطہر کی حاضری کے سفر کو ناجائز کہنے والے لفظ مَسَاجِدَ پر غور کریں؟ کہیں اس سفر مبارک کی ممانعت کا اشارہ تک نہیں ملتا۔ جو العلم حجاب الاکبر والوں نے سمجھا اور بیان کیا اور سفر بہ نیت محض زیارت مزار مطہر اور مرقد اطہر رسول انور ﷺ پر چسپاں کر دیا۔ سات سو سال سے آئمہ اسلام، علماءِ اعلام جس مبارک سفر کو مستحب، سنت جلیلہ عظیمہ بلکہ قریب الواجب قرار دیتے رہے ہیں۔ اس کو آٹھویں صدی ہجری میں علامہ ابن تیمیہ حرانی اور اس کی ذریت (ابن عبد الوہاب نجدی) نے بیک جنبش قلم حرام قرار دے دیا۔ آج بھی سعودیہ نجدیہ حاضری درِ رحمت عالم و عالمیان ﷺ کی نیت کے سفر کو شرک قرار

عہ الشیخ امام تقی الدین سبکی شافعی علیہ الرحمۃ الکافی نے "شن الغارۃ علی من انکر لسفر الزیارۃ" منکرین کے رد میں تصنیف کی جو سفر زیارۃ روضۂ رسول ﷺ کی احادیث پاک کو موضوع اور سفر مبارک کو بدعۃ غیر مشروع کہتے تھے۔ امام ابن ہمام علیہ الرحمۃ نے فتح القدیر شرح ہدایہ میں اس سفر ہمایوں کو مبارک ترین لکھا ہے۔ ۱۲ منہ تقبل اللہ تعالیٰ ط

Marfat.com

دیتے ہیں، حالانکہ یہ سفرِ مبارک نعمتِ کبریٰ اور سعادتِ عظمیٰ ہے اور حاضری و خاک بوسیٔ آستان عرش نشان رسولِ اعظم" ﷺ "کسی بڑی قسمت والے کا نصیبہ ہے [1]

اَکْبَادُنَا جُرِحَتْ مِنْ سَیْفِ ھَجْرِ الْمُصْطَفٰی ۔۔۔ طُوْبٰی لِاَھْلِ بَلْدَۃٍ فِیْھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَشَمْ

مَنْ وَجْھُہٗ شَمْسُ الضُّحٰی مَنْ خَدُّہٗ بَدْرُ الدُّجٰی ۔۔۔ مَنْ ذَاتُہٗ نُوْرُ الْھُدٰی مَنْ کَفُّہٗ بَحْرُ الْھِمَمْ

☆ **منزلِ شوق:۔** بگیر اے ساربان راہِ درازے ۔۔۔ مرا سوزِ جدائی تیز تر گردد

اَللّٰہ اَللّٰہ! اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ کا سفر عشق و محبت کا سفر ہے۔ شوق و اشتیاق کی وادی اور کوئے جانِ جاناں میں جانے والے! ہوش سے کہ یہ ادب کے منازل ہیں یہاں کے پتہ پتہ ذرہ ذرہ میں بوئے حبیب رچی بسی ہے جو غلام کے دل و دماغ کو معطّر اور مست و سرشار کرتی ہے راہ میں اَلْعَقِیْقُ وَادِیٌ مُبَارَکٌ اِس مبارک وادی پر عشق والوں نے بہت کچھ لکھا۔ اور آنسو بہائے۔ پھر جگر سوزاں قلب تپاں عاشق اُس مقام رشکِ اِرم، خُلدِ بریں میں آن پہنچا جس کی مدت سے دل میں تمنّا تھی حدودِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ میں داخل ہوتے وقت شکر و امتنان کے جذبات سے دل لبریز ہو۔ سرکارِ نبوت کی عظمت و جلال۔ عزّ و وقار سے لرزاں و ترساں اور اِس نعمتِ عظیمہ و جلیلہ اور سعادتِ سرمدیّہ کے حصول پر فرحاں و شاداں ہوتے ہوئے ؎

حبّذا روزِ سعادت، حبّذا روزِ وصال ۔۔۔ باغِ من گُل مے چکد بعد از چند سال

☆ جب اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ کے قریب پہنچے علاماتِ شہر کا مشاہدہ ہو تو خشوع[2] و خضوع، تضرّع و انکساری اور گریہ وزاری کے ساتھ اِن اشعار سے جذبۂ عشق کو تازہ کرے اور ذوق و شوق سے عشقِ محبوب سے سرشار اور محبّتِ محبوب سے اشکبار ہو کر درود شریف پڑھے اور کہے [3]

قُرْبُ الدِّیَارِ یَزِیْدُ شَوْقَ الْوَالِہٖ ☆ لَاسِیَّمَا اِنْ لَاحَ نُوْرُ جَمَالِہٖ

اَوْ بَشَّرَ الْھَادِیْ بِاَنْ لَاحَ اللِّقَاءُ ☆ اَوْ بَدَتْ عَلٰی بُعْدِ رُؤُسُ جِبَالِہٖ

فَھُنَالِکَ یَسْھُلُ الصَّبْرُ عَنْ ذِیْ صَبْرَۃٍ ☆ وَیَبْدَأُ الَّذِیْ یُخْفِیْہِ مِنْ اَحْوَالِہٖ

---

[1] اس سفرِ مبارک کا ذکر اور شکر بطورِ تحدیثِ نعمت جتنا ہو کم ہے۔ یہ مومن کا سرمایۂ ایمان ہے۔

[2] خشوع کا تعلق قلب سے ہوتا ہے اور خضوع کا اعضاء اور جوارح سے یعنی ظاہری باطنی ادب سے۔

[3] ۱۔ محبوب کے شہر پاک کا قرب عاشقِ گم گشتہ کے ذوق کو بڑھاتا ہے۔ خصوصاً جب اس کا جمال چمک رہا ہو۔

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

اَدْخِلْ بِحُجْرَةِ اَحْمَدَ بِبَابِهٖ ☆ يَاْوِى الْفَقِيْرُ وَيَسْتَجِيْرُ الْمُذْنِبُ
وَالرِّيْحُ قَدْ اَهْدَتْ لَنَا مِنْ طَيْبَةٍ ☆ عُرْفًا كَثِيْرُ الْمِسْكِ بَلْ هُوَ اَطْيَبُ

○ عاشقِ زار بہت دُور دراز کا سفر طے کرتے وقت اپنے دِل کو ان اَشعار سے تسلّی دے کہ ہجر کی گھڑیاں اب ختم ہُوئیں۔ یومُ الوصال آن پُہنچا تاکہ دل کی دھڑکن، صبر، سکُون سے قرار پکڑے زُبان سے یہ معرُوضات، کیفیّت پیش کرے اور جتنا مُمکن ہو دُرود شریف باآوازِ بُلند پڑھے۔ داخلہ سے پہلے وُضو تازہ کرکے صاف سُتھرا لباس پہنے اور خُوشبُو لگا کر دُرود شریف کا وِرد کرتے ہُوئے یہ دُعا آہستہ آہستہ پڑھے۔" اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ "

قُرآنِ پاک: پ۱۵ سورۃُ بَنِی اِسرَائیل آیتِ کریمہ ۸۰

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِىْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِىْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّىْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ○

اور یُوں عرض کرے اے میرے ربّ! مجھے سچّی طرح داخل کر اور سچّی طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے۔

☆ مُدخَلَ صِدقٍ سے مُراد مدینہ مُنوّرہ کا داخلہ اور مُخرَجَ صِدقٍ سے مکّہ مُعظّمہ سے نکلنا۔
☆ ایمان کے ساتھ داخلہ مدینۃُ المنوّرہ اور بشارتِ شفاعت پاکر مدینہ مُنوّرہ سے نکلنا۔
☆ قبر میں داخلہ ایمان، رضا اور طہارت کے ساتھ اور روزِ قیامت قبر سے بشارتِ مغفرت پاکر عزّت کے ساتھ نکلنا مُراد ہے۔ "اور سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا سے مُراد صحابہ انصار ہیں"۔

○ جب زائرِ فرحاں وشاداں "اَللّٰہ اَللّٰہ" کرتے دیارِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پُہنچتا ہے تو اُس کی مُعنبر ہوائیں اور مُعطّر فضائیں پیشوائی کرتی ہیں۔ ملائکہ انوارِ رحمت کے پھُولوں سے اُس کا استقبال کرتے ہیں۔ بشارتیں، مُبارکیں دیتے اور گلُہائے اَنوار کے ہار اُس کے گلے میں ڈالتے

بقیہ حاشیہ ــــ ؎ دیارِ حبیب میں ذکرِ حبیب درُود پاک سے غافل نہ ہو۔ یہ سرچشمہ عنایات بے غائیات ہے۔ العبد

۲۔ بشارت دے دو مُلاقات کرنے والے کو کہ پہاڑوں، ٹیلوں کی چوٹیاں اَب ظاہر ہوگئیں ہیں۔
۳۔ یہاں صبر کرنے والوں کا صبر و قرار بھی جواب دے جاتا ہے اور چھُپا حالِ عشق ظاہر ہو جاتا ہے۔
۴۔ بارگاہِ احمدی "صلی اللہ علیہ وسلم" میں حاضر ہو جا کہ اِسی بارگاہ میں فقیر کو پناہ ملتی ہے اور گُناہگار کو ٹھکانہ۔
۵۔ ہوائے مدینہ مُنوّرہ سے مجھے مُشک جیسی خُوشبُو پہنچی بلکہ مُشک سے بھی زیادہ لطیف اور مُعطّر۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ مِنِّىْ تَحِيَّةً وَّسَلَامًا وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ط ۵

Marfat.com

ہیں۔ اگر سفرِ طیبہ میں کوئی دشواری پیش آجائے تو حضرت خضر علیہ السلام، رضوانِ جنت اور رجال الغیب خدمت کرتے ہیں کہ یہ مہمانِ رسول ہیں۔ تو جب شہرِ ہمایوں المدینۃ المنورہ نظر آنے لگے تو حرم شریف کے قریب سواری سے اتر جائے اور قدم قدم پر دھیان اور خیال سے درود شریف پڑھے یہ وہ سرزمین پاک ہے جہاں محبوبِ الٰہ "عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم" کے قدم مبارک لگے ہوئے ہیں۔ بالفاظِ دیگر اس سرزمین نے آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے قدم چومے ہیں اور نقشِ قدم کو اپنے سینہ میں امانتاً رکھ لیا۔ یہ اس خطۂ پاک کی سرزمینِ وحی ہے جہاں انوارِ قرآن اور انوارِ صاحبِ القرآن چمک رہے ہیں۔ خلفاءِ عباسیہ کا یہ معمول تھا جب وہ حدودِ حرم پاک میں داخل ہوتے تو اپنی اپنی سواریوں سے اتر جاتے اور پیدل چلتے راہ کی صعوبت کو سعادت سمجھتے۔ یہی طریقہ ادب و احترام کا ہے۔ [1]

لَوْ جِئْتُکُمْ قَاصِدًا اَسْعٰی عَلٰی بَصَرِیْ لَمْ اَقْضِ حَقًّا وَاَیُّ الْحَقِّ اَدَّیْتَ

☆ خیالِ محبوب میں محو، طاعتِ الٰہی میں مشغول، شوق و ذوق، فرح و سرور سے معمور، ذکر و فکر میں مستغرق درود و سلام سے زبان تر ہو تاکہ قلب قابلِ انعکاسِ انوارِ محمدی و اسرارِ احمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہو اور قلب بقعۂ نور بن جائے [2]

نازم بچشمِ خود کہ جمالِ تو دیدہ ام اُفتم بپائے خود کہ بکوئیت رسیدہ ام
ہر دم ہزار بوسہ زنم دستِ خویش را کو دامنت گرفتہ بسوئیت کشیدہ ام

درود مسعود اور جلوسِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم: قبیلہ بنی سالم بن عوف کے محلہ سے نمازِ جمعۃ المبارک کے بعد عازمِ مدینہ منورہ ہوئے تو حضور سرکارِ مدینہ سرورِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور پیچھے، پیدل اور سوار انصار صحابہ کے دستے زیرِ قیادت سید الانصار سعد بن عبادہ خزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمرکاب نبوی تھے اور پورا شہر تین روز سے ہی استقبال کی تیاریوں میں

سہ نگاہِ نبوت کے پروردہ، نجومِ سماءِ الاسلام، اصحابِ خیر الانام علیہ وآلہ وصحبہ الصلوٰۃ والسلام کے جشنِ استقبال کا انداز۔

[1] اگر قاصد پیغامِ محبوب لاتا تو میں اپنی آنکھوں سے چل کر حاضر ہوتا پھر بھی میں نے حق ادا نہیں کیا اور یہ حق ادا بھی کیسے ہو؟

[2] مجھے اپنی آنکھوں پر ناز ہے کہ تیرے جمالِ جہاں آرا کمال کو دیکھا ہے اور اپنے پاؤں پر ناز ہے کہ تیری گلی میں پہنچے ہیں اور اپنے ہی ہاتھوں کو اس لئے ہزار بار چومتا ہوں کہ تیرے دامن کو مضبوط پکڑے تیری طرف کھچا ہوا ہوں۔

Marfat.com

مصروف تھا۔ حمد و ثنا کے نغمے گونج رہے تھے گھر گھر خوشیاں تھیں۔ انصارِ مدینہ کا عظیم الشان گروہ عجیب کیفیت سے سرشار تھا۔ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ آگے آگے جھنڈا لئے چل رہے تھے۔ ہر صحابی کی خواہش تھی۔ حضور ہمارے محلّہ یا گھر کو مہمانی کی سعادت بخشیں۔ محبت سے آگے بڑھتے کہ اونٹنی کی مہار پکڑ لیں۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جاں نثار صحابہ کو خوش خوش اور مسکرا مسکرا کر فرما رہے تھے خَلُّوْا سَبِیْلَهَا فَاِنَّهَا مَامُوْرَةٌ "اے میرے جاں نثار صحابہ! میری اونٹنی کی مہار چھوڑ دو یہ مامور من اللہ ہے اور اونٹنی تمام شہر کے محلّہ بازار اور گلیوں کو قدوم میمنت سے نوازتی ہوئی مسجدِ نبوی کے محراب کی جگہ بیٹھ گئی۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اترے۔ تھوڑی دیر کے بعد اونٹنی پھر اٹھی تو چند قدم چل کر سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے آگے بیٹھ گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی سے اُن کا رواں رواں فرطِ مسرت سے جھوم اٹھا۔ حبشی نوجوانوں نے تلوار اور نیزے کے کرتب دکھائے۔ اور جذبۂ مسرت و خوشی سے گلی بازار پُر رونق ہو گئے اور نظارۂ جمال سے ہر چیز، چمک اٹھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شرفِ میزبانی بخشا۔ (وصال مبارک ۵۱ھ)

دور شو اے ظلمتِ شامِ فراق — کآفتاب وصلِ تاباں مے رسد
تازہ باش اے تشنۂ وادیِ غم — کہ برائت آبِ حیواں مے رسد
شاد باش اے خستۂ ہجرانِ بلا — کز پئے دردِ تو درماں مے رسد

○ جب مدینہ طیبہ پہنچے تو سب سے پہلے باب السلام سے داخل ہو کر نفل تحیۃ المسجد ادا کرے اور سجدۂ شکر بجا لائے کہ رب کریم نے کتنا بڑا فضل کیا کہ اپنے محبوب کے در پر بلایا۔

☆ علامہ سید احمد طحطاوی حنفی علیہ الرحمۃ نے المدینۃ المنورہ کے داخلہ کی منظر کشی یوں کی۔ (وفات ۱۲۳۱ھ)

وَلَوِ اسْتَطَاعَتْ مِنَ الْحُبِّ لَفَرَشَتْ لَهُ الطَّرِيْقَ وَبِقَطْعِ اَكْبَادِهَا حَتّٰى يَمْشِيْ عَلٰى قُلُوْبِهَا ط

اگر ممکن ہوتا تو اہالیانِ مدینہ منورہ اپنے قلب و جگر نکال کر فرش بچھاتے اور محبوب اس سجی ہوئی راہ پر چلتے۔

نبوّت کی سواری جس طرف سے ہوتی جاتی تھی
درود و نعت کے نغمات کی آواز آتی تھی

اللہ جل ثناءہٗ کے محبوبِ پاک کے جشنِ پاک میں ثنا خوانی، نعت خوانی از قسم درود شریف ہے۔ العبد ۵

Marfat.com

○ جمالِ نبوی کی ایک جھلک دیکھنے کے لیئے، پردہ نشین خواتین بھی باہر آگئیں اور بنی نجار کی چھوٹی چھوٹی پیاری پیاری بچیوں[1] نے دف بجا بجا کر یہ نعتیہ اشعار گائے۔ کتنا پیارا وقت ہوگا اور کتنا سہانا سماں کہ قیامت تک یہ نغمات محبین کے کانوں میں گونجتے اور رس گھولتے رہیں گے۔

یَا نَبِیْ سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلُ سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبُ سَلَامٌ عَلَیْکَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ
طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعِ وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاعٍ
اَیُّھَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَا جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ جِئْتَ شَرَّفْتَ الْمَدِیْنَۃَ مَرْحَبًا یَا خَیْرَ دَاعٍ
اَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا وَاخْتَفَتْ مِنْہُ الْبُدُوْرِ مِثْلُ حُسْنِکَ مَا رَاَیْنَا قَطُّ یَا وَجْہَ السُّرُوْرِ
اَنْتَ شَمْسٌ اَنْتَ بَدْرٌ اَنْتَ نُوْرٌ فَوْقَ نُوْرٍ اَنْتَ اِکْسِیْرٌ وَّعَالِیْ اَنْتَ مِصْبَاحُ الصُّدُوْرِ
یَا حَبِیْبِیْ یَا مُحَمَّدُ یَا عَرُوْسَ الْخَافِقَیْنِ یَا مُؤَیَّدُ یَا مُمَجَّدُ یَا اِمَامَ الْقِبْلَتَیْنِ
یَا صِدِّیْقُ سَلَامٌ عَلَیْکَ[2] یَا فَارُوْقُ سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبُ سَلَامٌ عَلَیْکَ صَلَوٰۃُ اللّٰہِ عَلَیْکَ

اردو، فارسی، پنجابی سلام صفحہ ۵۷۲ پر

☆ **تعمیرِ مسجد النبوی شریف**:۔ سید الانبیاء والرسل صلوٰۃ اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلامہ نے مدینہ منورہ قیام فرمانے کے بعد سب سے پہلا کام جو کیا وہ تعمیرِ مسجد شریف کا تھا۔ جہاں اونٹنی بیٹھی تھی وہیں پر مسجد شریف کی بنیاد رکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفسِ نفیس تعمیر میں حصہ لیا۔ دیواریں عام سادہ پتھروں اور چھت کھجور کی تھی۔ بارشوں میں چھت سے پانی ٹپکتا تھا۔ اللہ اکبر! کائناتِ کل کے رسولِ کل "صلی اللہ علیہ وسلم" کی مسجد پاک کتنی سادہ تھی لیکن نور سے منور، اور رحمت و برکت سے بھرپور ہے۔ یہ درود شریف کا بینک ہے۔

آدابِ مدینہ طیبہ:۔ عالم المدینۃ المنورہ السید ابو الحسن علی نور الدین سمہودی مدنی علیہ الرحمۃ

بہر نظر مہِ من جلوہ مے کند لیکن کس آں کرشمہ نبیند کہ من ہمے نگرم

☆ زائر روضۂ اطہر کے سامنے بغیر سلام عرض کئے ہرگز ہرگز نہ گزرے۔ سکون و وقار، ادب و احترام کے ساتھ کھڑے ہو کر سلام عرض کرے اور پھر آگے بڑھے حتیٰ کہ مسجد نبوی شریف کے باہر سے بھی گزرے تو باادب کھڑے ہو کر تعظیماً سلام عرض کرے اور ان لمحات کو غنیمت جانے۔

---

[1] ان بچیوں نے اپنا تعارف بایں الفاظ کر دیا۔ نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِیْ نَجَّارٍ یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٍ "صلی اللہ علیک وسلم"

[2] اہلِ سنت وجماعت کیلئے لازم ہے کہ صلوٰۃ وسلام پڑھتے پڑھاتے وقت شیخین کریمین پر بھی سلام پڑھیں۔ یہ قبولیت کے قریب تر ہے۔

Marfat.com

☆ مشہور تابعی امام ابو حازم رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک شخص میرے پاس آیا۔ اُس نے کہا۔ خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ ابو حازم سے کہہ دینا کہ تم میرے پاس سے اعراض کرتے ہوئے گزر جاتے ہو۔ سلام بھی نہیں کرتے۔ اِس کے بعد حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کبھی بھی درود و سلام ترک نہیں کیا۔

☆ شیخ الشیوخ ہند عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے تین سال مدینہ طیبہ میں قیام کیا۔ کبھی بھی درود و سلام ترک نہ کیا ہمیشہ ہی درود شریف سے رطب اللسان رہے اور سرورِ کائنات فخرِ موجودات، باعثِ تخلیقِ کائنات علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کی زیارت سے نوازے جاتے۔ آپ اُمّتِ مُسلمہ میں عُلماءِ مُتاخرین میں علماً، فہماً اور ورعاً۔ آفتاب و مہتاب تھے۔ دورانِ قیام المدینۃ المنورہ کسی نے آپ سے کہا کہ آپ درس دیا کریں تو آپ نے بارگاہِ محبوب کے ادب کے پیشِ نظر نہایت ہی منکسرانہ انداز میں کہا۔ میں یہاں استفادہ کے لیئے آیا ہوں نہ کہ افادہ کے لیئے۔ آپ ادباً کھڑے ہو کر ساری ساری رات درود شریف عرض کرتے۔

مسئلہ :۔ کعبۃ اللہ المشرفہ کو ادب سے بیٹھ کر صرف دیکھنا افضل عبادت سے ہے یعنی سبز گنبد کے نظارۂ جمال باکمال کو محبت کی نگاہ سے دیکھنا اور استحضارِ قلبی سے درود شریف پڑھنا افضل ترین[1] عبادات سے ہے اور سندِ شفاعت کا درجہ رکھتا ہے۔ یہاں ہر لحظہ حضوری ہی حضوری ہے۔ نور ہی نور ہے اور سرور ہی سرور ہے ؎

دیکھتے ہی گنبدِ خضریٰ کو آجائے اجل — کشتیِ عمرِ رواں ہو غرق ساحل کے قریب
جان یہ شمعِ آرزو میں کس نے اختر ڈال دی — اختتامِ قصۂ مہجوریٔ دل کے قریب

حدیثُ الحبیب علیٰ مصدرِھا الصلوٰۃُ والسلامُ "بروایت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما"
○ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے ایک[2] سو بیس[120] رحمتیں کعبۃ اللہ کے لیئے مختص فرمائی ہیں۔ ساٹھ[60] رحمتیں طواف

---

[1] اِس خوش قسمت کو حاضریِ المدینۃ المنورہ خواب میں یہ بشارت عظیمہ ملی فَضْلاً فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ اَفْضَلُ مِنْ جَمِیْعِ الْعِبَادَاتِ وَالزِّیَارَاتِ تمام عبادتوں اور زیارتوں سے افضل ترین عبادت مدینہ منورہ میں درود شریف ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ ط

[2] صحابہ کرام کا کُل زمانہ بعثتِ نبوی سے آخری صحابی کی وفات تک ایک سو بیس سال ہے۔ جو کعبۃ اللہ پر رحمتوں

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

کرنے والوں کے لیئے اور چالیس[۴] رحمتیں اُن کے لیئے جو نوافل پڑھتے ہیں اور بیس[۲۰] رحمتیں اُن کے لیئے جو محض کعبۃُ اللہ کی زیارت کرتے ہیں۔ اِن بیس[۲۰] رحمتوں سے اگر ایک رحمت بھی قیامت کے روز نازل کر دی جائے تو ہر ایک کی بخشش ہو جائے۔ الحدیث المبارکہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنَامِ بَدْرِ التَّمَامِ
نُوْرِ الظَّلَامِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بقیہ حاشیہ

کے نزول کے مطابق ہے۔ نیز حدیثِ پاک میں ہے کہ روزِ قیامت جنتیوں کی ایک سو بیس[۱۲۰] قطاریں ہوں گی جن میں اُمتِ محمدیہ علٰی صاحبہا الصلوٰۃُ والسلامُ کی اسّی قطاریں ہوں گی"۔ اَلْکِنَایَۃُ اَبْلَغُ مِنَ التَّصْرِیْحِ کے تحت عرض ہے"۔ کعبۃُ اللہ، انوار و تجلیاتِ الٰہیہ اور رحمتوں کا مرکز ہے۔ صحنِ حرم میں رحمتوں کے نشانات فِیْهِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ[۳] مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ (سورۃ آلِ عمران ۹۷) برکات الٰہیہ جو قبولیت کے مراکز ہیں۔ بیتُ اللہ[۱] پر نظر پڑنے سے پہلے گناہوں سے پاک اور دُعا کی قبولیت کی بشارت۔ حجرِ اسود[۲] کو چومنے اور استلام سے شہادت اور شفاعت۔ مُلتزم[۳] سے چمٹنا۔ چہرہ اور سینہ لگانا اور ہاتھوں کو دیوار پر پھیلانے سے مغفرت، حطیم[۴] مُصلائے ابرار، میزابِ رحمت کے نیچے نوافل کی قبولیت۔ جائے مرقد سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ[۵] علیہ السلام سے برکت۔ رُکنِ یمانی[۶] ہاتھ پھیر کر چہرہ پر پھیرنے سے وجاہت۔ یہاں ستر ہزار ملائکہ مُطوّفین کی دُعا پر آمین کی مُہر مطابقت، غلاف[۷] سے چمٹنا۔ لپٹنا آنکھوں سے لگانا غم سے نجات، درِ کعبۃُ اللہ[۸] پر دُعا اور سجدے کا حتمی وعدۂ قبولیت۔ قُبہ مقامِ[۹] ابراہیم علیہ السلام پر نقشِ قدم پر سجدوں کی سعادت۔ چشمۂ آبِ زمزم[۱۰] سے پینا اور بقیہ پانی سے چہرہ پر چھینٹے مارنا۔ جسم اور لباس پر ڈالنا۔ سر کا غسل اور وضو طہارت اور نظافت، شہزادگانِ نبوت کا تحنیک آبِ زمزم سے پانا اور شبِ اسراء، روح القدس علیہ السلام کا جنت کے پانی کی بجائے آبِ زم زم سے قلبِ انور دھونے کی فضیلت۔ مطاف[۱۱] جہاں کئی انبیاء علیہم السلام کے مزارات ہیں رحمت اور المسجد الحرام کے باہر حرم شریف میں سب سے افضل ترین مقام مولد النبی[۱۲] "صلی اللہ علیہ وسلم" پر زیارت اور غیر ذٰلک غایت ما فی الباب یہ کہ کعبۃُ اللہ العظیم پر ایک سو بیس[۱۲۰] رحمتوں کا ورود اور نزول اور وہ بھی بالخصوص۔ کیا اُس ذات رحمٰن و رحیم اور کریم کی کُل اتنی[۱۲۰] ہی رحمتیں ہیں۔ فرمایا میری رحمتوں کی انتہا نہیں لیکن تم مزید کروڑ ہا۔ اربہا، رحمتیں اگر چاہو تو میرے جَآءُوْكَ کے اشارہ سے المدینۃُ المنوّرہ میرے حبیبِ پاک صاحبِ لولاک، دانائے سُبل، فخرِ رُسل، مولائے کُل احمدِ مجتبےٰ محمدِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے پاس چلے جاؤ جو میری رحمتوں کے مظہر، مرکز اور رحمۃ للعٰلمین ہیں۔ "کعبہ بھی ہے انہی کی تجلی کا ایک ظل"۔ یہ ساری رحمتیں، نعمتیں برکت درود شریف وہاں پاؤ گے"۔ عزوجل فصلی اللہ علیہ وسلم ط ۱۲ منہ

درحقیقت یہ سب نور افزاءِ نور علیہ ابہی الصلوٰۃ والبقی السلام کے انوارِ نور کے ذرات اور ظہورات ہیں۔ ۶

Marfat.com

روضۃ السابعۃ

باب ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضائل المدینۃ المنوّرۃ

"زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّ تَعْظِيْمًا"

"وَزَادَهُمَا عِزًّا وَّ زَيْنًا بَعْدَ زَيْنٍ"

قرآن پاک:۔ پ ۳۰ سورۃ البلد آیت کریمہ ۱-۲-۳

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۲﴾ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۙ﴿۳﴾

مجھے اِس شہر کی قسم کہ محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" تم اِس شہر میں تشریف فرما ہو۔ اور تمہارے باپ ابراہیم کی قسم اور اُس کی اولاد کی قسم کہ تم ہو۔

○ اِس قسم کا مُقسَم بہٖ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات ہے۔ بحُلُوْلِہٖ "صلی اللہ علیہ وسلم" لِمَزِیْدِ فَضَائِلِہَا اور یہاں بلدۂ آمینہ مکّہ مُعظّمہ کی قسم ہے۔ یہ قسم فرمانا بیت اللہ، حطیم، حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کی وجہ سے نہیں، حضور محمّد مُصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" کی جلوہ گری کی وجہ سے ہے کہ محبوب "تُو" اِس شہر میں مکین ہے۔ اِس شہر کے رہائشی اور حرمِ پاک کے آداب[1] امتیازی حیثیت رکھتے ہیں اور آیاتِ مُقدّسہ میں شہر اُمّ القُریٰ کی قسم۔ گلی و بازار، چشمہ و پہاڑ، در و دیوار مُقسَم بہٖ میں داخل ہیں۔ یاد رہے مکان کا عزّ و شرف مکین کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مکین جتنا شرف و کمال میں برتر اور ارفع ہو گا۔ مکان بھی اتنا ہی برتر، مُرتفع، مُعزّز اور مُشرّف ہو گا۔ مکّہ مُعظّمہ کا یہ شرف حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ولادت، رہائش اور جلوہ گری کی بناء پر ہے اور حرم شریف میں اِس

---

[1] خیال کر۔ کہ اِس نابکار نالائق کو شہنشاہِ ارض و سما جلّ و علیٰ نے اپنے گھر بُلا کر مَرْحَبًا بِضَیْفِ الرَّحْمٰنِ سے نوازا ؎

تو کجا و من کجا و ذِکرت کجا　　اَللّٰہ اَللّٰہ نسبتِ شاہ و گدا

☆ زائر پر لازم ہے کہ مکین بلدۂ امین کے جلال کو برداشت کرے یہ اُن کا حق ہے اور ہمارا حق صبر و شکر سے برداشت کرنا ہے نہ کہ شکایت کرنا۔ حضرت یُوسف علیہ السلام نے ظُلم و تشدّدِ برادراں کے پُوچھنے پر اپنے والدِ مکرّم سے عرض کیا یَا اَبَتِ لَا تَسْئَلْنِیْ مَا صَنَعَ اِخْوَتِیْ بَلْ سَئَلْنِیْ مَا صَنَعَ اللّٰہُ لِیْ ط ابّا جان مجھ سے یہ نہ پُوچھئے کہ بھائیوں نے میرے ساتھ کیا کیا، بلکہ مجھ سے یہ پُوچھئے کہ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی نے میرے ساتھ کیا کیا کہ مجھے قعرِ چاہِ کنعاں سے اُٹھا کر تختِ مصر عطا فرمایا۔ ۶

Marfat.com

کی عظمت وحرمت اور طہارت کی وجہ سے کفار ومشرکین کا داخلہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے بند کر دیا گیا کہ مشرکین پلید ہیں اور حرم شریف پاک۔

☆ علماءِ مالکیہ نے اَلْبَلَدِ سے مراد مدینہ طیبہ لیا ہے۔ وہاں صرف ولادت اور یہاں تاقیامِ قیامت، اقامت پذیر۔ مکہ معظمہ اور المدینۃ المنورہ کو اپنے قدموں سے شرف بخشنے والے حضور نور "صلی اللہ علیہ وسلم" مکہ معظمہ کو چمکا کر اور بقعۂ نور بنا کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور دونوں شہروں کو منور و معظم کر دیا۔ دونوں کی مفہوم کے لحاظ سے عظمت ظاہر ہے۔ مکہ معظمہ میں شانِ جلالی کا ظہور ہے اور یہاں کے رہنے والے اپنے اعمال سے شانِ جلالی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور مدینہ طیبہ میں شانِ جمالی کا ظہور ہے۔ یہاں ہر لب درود شریف سے لبریز اور ہر قلب، محبت وادب سے سرشار ہے۔ دونوں شہر باعظمت اور ذی شان۔ جو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نور سے منور اور روشن ہیں اور یہاں کے باسیان کو صاحبِ خلق عظیم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے عظیم سے عظیم تر بنا دیا۔

☆ مکہ معظمہ میں بیت اللہ ہے اور مدینہ طیبہ میں رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم"، وہ حرم خلیل محترم ہے اور یہ حرم حبیب معظم، کعبۃ اللہ شرفہا اللہ تعالیٰ وقدس پر سب سے پہلی نظر پڑے تو رب کریم سے عشق مصطفےٰ، مانگو اور مدینہ منورہ رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بارگاہ سے "اللہ" کو مانگو "عزوجل فصلی اللہ علیہ وسلم" اور رب کریم سے دعا مانگو کہ وہ ہمیں اپنا بندہ بنائے۔ یہ شریعت اور طریقت کے اعلیٰ مراتب سے ہے۔ علامہ مولوی مفتی قاضی امام خطیب بننا آسان ہے لیکن بندہ بننا بہت مشکل ہے"۔ بندہ وہ ہے جو ہر حال میں مالک کے حکم میں بندہ ہے"۔

☆ واسطی نے حضرت عیاض علیہ الرحمۃ سے روایت کی کہ اَلْبَلَدُ سے مراد مدینہ منورہ ہے فقہ مالکیہ اعاظم واکابر علماءِ کرام نے متفقہ اسی معنیٰ کو ترجیح دی کہ ہجرت سے قبل مکہ معظمہ افضل تھا اور بعد ہجرت مدینہ منورہ افضل ہے۔

فتویٰ:۔ فقیہہ امت مشہور محدث عالم المدینۃ النبویہ سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ولادت ۹۵ھ) نے فرمایا جو شخص افضل البلاد المدینۃ المنورہ کو یثرب کہے وہ منافق ہے۔ اور اس کو دس درّے لگانے کا حکم صادر فرماتے۔ اگرچہ وہ شخص ظاہراً کتنا ہی قدر ومنزلت والا کیوں نہ ہوتا۔

○ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے بوقتِ ہجرت کعبۃ اللہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ مجھے تیرے جگر کے ٹکڑے

نبی عظیم خلقہ الخلق الذی لہ عظم الرحمٰن فی سید الکتب ط کتبہ ریاض الجنۃ مسجد نبوی ط ۸

Marfat.com

یہاں رہنے نہیں دیتے اور دُعا فرمائی اے اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی! تُو نے مجھے اُس شہر سے ہجرت کرنے کا حکم دیا ہے جو مجھے محبُوب تھا۔ اب میرا اُس شہر میں قیام فرما جو تجھے سب سے زیادہ محبُوب ہو تو ہجرت کے لیئے ربُّ العِزّت نے اپنے حبیبِ اَجمل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ الْاَکْمَل کو تین جگہ کا اختیار دیا۔ قنسرین "مُلکِ شام"، ہجر بلادِ بحرین، یثرب[1] بلادِ عرب، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حجازِ مُقدّس کو ترجیح دی۔ مدینہ طیبہ وُہ مُقدّس اور برگزیدہ شہر ہے۔ جو ربِّ حبیب نے اپنے حبیبِ لبیب عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے لیئے پسند فرمایا تو نبی تہامی[1] صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اُسے ہمیشہ محبُوب و مرغوب رکھا۔ آفتابِ نبوّت، قمرِ رسالت کے انوار کی شعاعیں "فتوحاتِ مدنیہ"۔ یہیں سے کائناتِ عالم میں پہنچیں، پھلیں اور پھولیں۔ شہنشاہِ نبوّت "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کی تشریف آوری سے بہت پہلے ہجرت گاہ کے لیئے ایک شہنشاہ نے آباد کیا۔ یہ صوبہ حجاز کا قدیمی اور مشہور شہر ہے۔ اِسی شہر کے لیئے دُعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا مَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ ط

اَے اَللّٰہ! مدینہ مُنوّرہ کو ہمارے لیئے مکہ مُعظّمہ کی طرح محبُوب شہر بنا دے۔ یا محبُوب تر ین ؎

یہ رنگیں ہوائیں یہ مہکی فضائیں — مُعطّر مُعنبر ہے سارا مدینہ
وہاں پیارا کعبہ یہاں سبز گنبد — وُہ مکّہ بھی میٹھا یہ پیارا مدینہ

☆ طبرانی نے مُعجم کبیر میں رافع بن خدیج رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کی۔

اَلْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ مِّنْ مَّکَّۃَ ط

مدینہ مُنوّرہ، مکہ مُعظّمہ سے افضل ہے۔

قولِ فیصل :- مدینہ مُنوّرہ مکہ مُعظّمہ سے افضل ہے سوائے کعبۃُ اللّٰہ کے اور کعبۃُ اللّٰہ افضل ہے۔ مدینہ مُنوّرہ شہر سے سوائے روضہ اَطہر کے اور روضہ اقدس افضل ہے کعبۃُ اللّٰہ سے اور

[1] مکہ مُعظّمہ تہامہ کا ایک حصّہ ہے۔ "معنیٰ نشیبی جگہ" اور رَبوہ اور نجد اُونچی ٹیلہ والی جگہ کو کہا جاتا ہے۔ اور یثرب کا معنیٰ خراب آب و ہوا۔ اِس سرزمین نے آپ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کے پائے ناز کے بوسوں سے اَلْمَدِیْنَۃُ النَّبِیِّ کا لقب پایا اور لاعلاج امراض کے لیئے شفا کا مرکز اور بیماروں کا مسکن بن گئی۔ مُنافق ہی مدینہ مُنوّرہ کو یثرب کہے گا۔ نعت خوان حضرات اور عُلماءِ وقت کے لیئے لمحہ فکریہ ہے۔ تمام عالمِ دُنیا میں یہ فضیلت اِسی شہر کو ہے کہ یہ شہر بھی آپ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" پر ایمان لایا اور اِسی مدینۃُ السکینہ میں آپ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے آرام فرمایا ۱۲ منہ غفرلہٗ

Marfat.com

روضۂ اطہر کی وُہ خاکِ پاک[1] جو جسمِ اطہر سے مَس ہُوئی وُہ تمام کائنات، کعبۂ مُشرّفہ جنّت لوح و قلم حتیٰ کہ عرشِ عظیم سے بھی افضل ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ ط

☆ علّامہ السیّد نورُ الدّین سمہُودی مدنی علیہ الرحمۃ نے "وفاء الوفا فی اخبار دار المصطفیٰ" میں فرمایا۔

قَدِ انْعَقَدَ الْاِجْمَاعُ عَلٰی تَفْضِيْلِ مَا ضَمَّ الْاَعْضَاءُ الشَّرِيْفَةُ حَتّٰی عَلَی الْكَعْبَةِ الْمَنِيْفَةِ ط

اِس مسئلہ پر اجماعِ اُمّت ہے کہ جس مٹّی سے اعضا مُبارک مَس ہیں وُہ جگہ کعبۃ اللہ سے افضل ہے

جنّت بھی لینے آئے تو چھوڑوں نہ یہ گلی — مُنہ پھیر بیٹھیں ہم تیری دیوار کی طرف
جانِ جناں ہے دشتِ طیبہ تیری بہار — بُلبُل نہ جائے گی کبھی گلزار کی طرف

☆ مسجدِ نبوی شریف کی جانبِ شمال پیشانی پر یہ حدیثِ پاک لکھی ہُوئی ہے۔

صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةٍ مَا سِوَاهُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط

اِس میری مسجد میں نماز تمام مساجد سے افضل ہے سوائے کعبۃ اللہ کے۔

حکمتِ جلیلہ:۔ مُحدّثین کرام، فقہاءِ عظام اور آئمّہ مُجتہدین کا اِس مسئلہ میں اتّفاق ہے کہ مسجدُ الحرام میں نماز کا ثواب، مسجدِ نبوی کے ثواب سے زیادہ ہے۔ یعنی کمیّت کے لحاظ سے حرم کعبۃ اللہ شریف کی نماز میں زیادتی ہے اور کیفیّت، قبولیّت اور قُرب کے لحاظ سے مسجدِ نبوی شریف میں۔ یاد رہے اجر و ثواب کی زیادتی علیحدہ شئ ہے اور قبولیّت اور محبوبیّت علیحدہ شئ ہے۔ یہاں وُہ قُرب مقصود ہے جو وہاں مفقود ہے ؎

پس کدامے شہر از جاہا خوش تر است — گفت آن شہرے کہ در وے دلبر است
خاکِ طیبہ از ہر دو عالم خوش تر است — اے خوشا شہرے کہ آنجا دلبر است

☆ دُعائے مُبارکہ:۔ اے اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ تیرے خلیل علیہ سلام الجلیل نے دُعا مانگی کہ مکّہ معظّمہ شہر کو حرم بنا دے اور اُس کے رہنے والوں کو پھلوں کا رزق عطا فرما۔ اے ربّ العٰلمین! میں تیرا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہُوں۔ دُعا مانگتا ہُوں۔ تو میرے مدینہ منوّرہ کو حرم بنا دے اور اسکے پھلوں میں دوگنا برکت عطا فرما۔ ۳

[1] تُربتِ اطہر کی یہ خاکِ پاک، کعبۃ اللہ کی خاکِ پاک ہے جو محبوب کی عظمتِ شان کے لیئے یہاں لائی گئی تاکہ کعبۃ اللہ کی حاضری کے ضمن میں محبوب کی زیارت نہ ہو بلکہ علیحدہ نیّت سے دُور دراز کا سفر کر کے مجسّم ادب بن کر آئیں۔

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

☆ ایک روائیت میں نبیِ محترم "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے فرمایا۔

حَرَمُ اِبْرَاھِیْمَ مَکَّۃَ وَحَرَمِیْ اَلْمَدِیْنَۃُ ط | مکہ معظمہ ابراہیم کا حرم ہے اور مدینہ منورہ میرا حرم ہے۔

☆ مکہ معظمہ حرمِ ابراہیمی ہے اور المدینۃ المنورہ حریمِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم وہ حرمِ محترم خلیلی ہے اور یہ حریمِ محترم جبینی ہے۔ ادب و حرمت میں دونوں حرم مساوی ہیں۔ نبیِ محترم "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نور نے ان شہروں کے ذرّہ ذرّہ کو تجلّی گاہِ طور بنا دیا۔ "علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام"

قرآن پاک : پ ۲۸ سورۃ الحشر آیتِ کریمہ ۹

وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِھِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ ھَاجَرَ اِلَیْھِمْ | اور جنہوں نے پہلے سے اِس شہر اور ایمان میں گھر بنا لیا۔ دوست رکھتے ہیں جو اُن کی طرف ہجرت کرکے گئے

☆ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روائیت ہے اِس شہر مدینہ منورہ کو دارالایمان فرمایا گیا یہ شہر مقدس بھی حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" پر ایمان لایا اور اُس کے سنگریزے اور پتھروں نے بھی کلمہ پڑھا اور درود وسلام عرض کیا اور پہاڑوں نے جُھک کر تعظیم کی اور خوشی سے جھوم اُٹھے اور درختوں نے قدم بوسی کی اور سلام عرض کیا۔ اِس شہر کے گلی بازار، در و دیوار، پہاڑ اور ہر شئی کو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے لگاؤ ہے۔ صحابہ کرام نے اِس شہر کو اپنا وطن اور ایمان کو اپنا مستقر بنا لیا۔ اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے قیام پذیر ہو گئے۔

☆ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ میں مدینہ منورہ، حاضرِ بارگاہ رسالت تھا۔ مولائے کائنات کا ہاتھ رسولِ کائنات "صلی اللہ علیہ وسلم" پکڑ کر ایک باغ

بقیہ حاشیہ

اور غلامی کا ثبوت بہم پہنچا کر انعکاسِ تجلیات ربانی اور قرب کی کیفیات سے حلاوت ایمانی پائیں۔

علہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جنت الفردوس سے یہ قطعہ ریاض الجنۃ۔ محبوب کے لیئے دنیا میں بھیجا تو اُس کی روشنی سے جہان منور ہو گیا۔ جہاں تک اُس کی روشنی اور نور پھیلا وہ حرمِ نبوی بنا۔ "بروائیت"، محبوبِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم"، ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ جلوہ افروز ہوئے تو نورِ نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" سے سارا شہر منور ہو گیا اور ہر شے چمک اُٹھی تو صحابہ کرام نے جہاں تک جمالِ آرا کے نور اور روشنی کا ادراک اور مشاہدہ کیا وہ حرمِ نبی کی حدود قرار پایا جیسا کہ حجرِ اسود کا نور مکہ معظمہ میں پھیلا وہ حدودِ حرمِ کعبہ بنی حقیقت یہ ہے کہ کائناتِ ارضی و سماوی میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نور کی روشنی ہے۔ کیوں نہ ہو کہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے نور سے کائنات بنی اور اسی نور سے روشن ہے۔ ۱۲ منہ

۱۲

Marfat.com

میں لے گئے۔ (یہ باغ جنّتُ البقیع کے جانبِ شمال واقع تھا جہاں اب شہر آباد ہے۔ مؤلف)

○ ایک کھجور کے درخت نے جھک کر قدم بوسی کی اور سلام عرض کیا اور پھر آواز آئی۔ هٰذا مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْاَنْبِيَآءِ "صلی اللہ علیہ وسلم" هٰذَا عَلِيٌّ سَيِّدُ الْاَوْلِيَآءِ "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" اور دوسری کھجور سے آواز آئی هٰذَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ "صلی اللہ علیہ وسلم" هٰذَا عَلِيٌّ سَيْفُ اللّٰهِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے ان کھجوروں کا نام صیحانی "آواز دینے والی" رکھ دیا۔ نیز بے گٹھلی کھجور بطور معجزہ ظہور پذیر ہوئی۔ "دیکھو صفحہ ۲۴۸"

☆ حدیثِ پاک میں رسولِ اکرم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا۔

اَلْمَدِيْنَةُ مُهَاجِرَتِيْ وَفِيْهَا مُضْجَعِيْ وَفِيْهَا مَبْعَثِيْ ط	مدینہ منورہ میری ہجرت گاہ اور خواب گاہ ہے اور قیامت کے روز اٹھنا یہیں سے ہوگا۔

○ فتح مکہ معظمہ کے روز بعض صحابہ کبار کو مغموم پایا تو سبب پوچھا۔ انھوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ آپ کا آبائی وطن ہے۔ کہیں اب آپ یہیں نہ رہ جائیں۔ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسا ہرگز ہرگز نہیں ہوگا۔ میری حیات و ممات میرا حشر و نشر اور اٹھنا بیٹھنا، رہنا سہنا تمھارے ساتھ ہوگا اور جب المدینۃ المنورہ مراجعت فرمائی تو صحابہ نے تسکین پائی۔ اس طرح یہ شہر ہمایوں سرتاجِ انبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی تاقیامِ قیامت آرامگاہ اور قیام گاہ بن گیا۔

☆ اسماءِ مبارکہ مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ننانوے ۹۹ ہیں مطابق اسماء اللہ الحسنیٰ اور اسماء النبی الکریم عزوجل فصلی اللہ علیہ وسلم جن میں مدینۃ الرسول، مدینۃ النبی، المدینۃ المنورۃ، مدینہ طیبہ، طابہ، دار الامان، بیت الرسول، حرم رسول اللہ، شافیہ، الشفاء، العاصمہ دار السنۃ، دار الہجرت، قبۃ الاسلام، محفوظہ، سیدۃ البلدان مشہور ہیں۔

☆ اسماء کی کثرت فضیلت اور منقبت کی کثرت پر دلالت کرتی ہے۔ ☆

بشارت:۔ شہنشاہِ دین و دنیا سلیمان علیہ السلام اپنے عظیم الشان لشکر کے ساتھ جب جبلِ احد سے گزرتے تو سر جھکا کر دیر تک درود شریف پڑھتے اور ارشاد فرماتے۔

هٰذِهٖ دَارُ الْهِجْرَةِ نَبِيُّ آخِرِ الزَّمَانِ	یہ نبی آخر زمان محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، کی ہجرت گاہ ہے

ے ۸۵۰ سال ق م

Marfat.com

طُوبٰی لِمَنْ اٰمَنَ بِہٖ ط | مُبارک ہے وُہ جو آپ پر ایمان لایا۔

☆ سیّدنا مُوسیٰ و ہارُون عَلَیْہِمَا السَّلَامُ نے جب جبلِ اُحُد پر قدم رکھا تو سیّدنا مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ نے فرمایا اے برادرِ بزرگوار! یہ شہرِ مُقدّس قیام گاہ آخر زمان نبی مُحمّدِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہے اور آپ جبلِ اُحُد پر تشریف لایا کریں گے۔ یہ آپ کا محبُوب پہاڑ ہے۔ تو حضرت ہارُون عَلَیْہِ السَّلَامُ نے دُعا مانگی یَا اللہ! میری قبر اس پہاڑ پر ہو کہ جب حضُور تشریف لائیں تو میری قبر کو قدمِ اقدس کی برکت سے مُشرّف فرمایا کریں۔ کمانِ نبوّت کی دُعا کے تیر کا نشانہ عین قبُولیّت کے نشان پر جا لگا۔ مُجیبُ الدّعوات نے اُن کی دُعا قبُول فرمالی اور اُسی وقت وصال ہو گیا تو جبلِ اُحُد پر آپ کی قبر شریف بنی اور جب لحد میں اُتارا گیا تو حضرت ہارُون عَلَیْہِ السَّلَامُ نے ربّ کریم کی حمد کے کلمات کہے اور کلام کیا اور اکیلے حضرت مُوسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَامُ درُود پاک پڑھتے واپس لوٹے۔

تاسیس شہرِ مدینہ طیّبہ:- یہ شہرِ مُقدّس حضُور "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کی ولادت پاک سے ہزار سال پہلے شہنشاہِ یمن تُبّع نامی حمیری اوّل اَسْعَدَ اللہُ تَعَالٰی نے رتیلی زمین کے نخلستان میں آباد کیا اور رہائش رکھنے والے عُلماءِ کرام کی مکمّل کفالت کی ذمّہ داری لی اور ایک خط لکھ کر اُن کو دیا کہ یہ خط مُہر شدہ نسلًا بعد نسلٍ منتقل ہوتا رہے تا آنکہ جب وُہ آفتابِ نبوّت طلوع ہو۔ تو یہ خط آپ کو پہنچا دیا جائے۔ جب حضُور "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ ہجرت کی تو یہ حضرت ابُو ایُّوب[1] انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس وراثۃً چلا آ رہا تھا، فرمایا وُہ خط لاؤ جو تمہارے پاس امانت (وصال ۵۱ھ) ہے۔ اُنھوں نے وُہ خط پیش کر دیا۔ خط کا مضمون دو شعروں میں تھا ؎

۶

---

[1] شہنشاہِ تُبّع رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بانیِ شہر ہمایوں المدینۃُ المنوّرہ ہے۔ اُس نے حضُور "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کے لیئے بھی ایک مکان مُبارک نشان بنایا تھا جس میں آپ نے قیام فرمایا اور جن عُلمائِ کرام کو المدینۃُ المنوّرہ میں ٹھہرایا تھا اُن سب عُلماء کے سردار شامل "جو تُبّع کا مصاحِب تھا" کی اولاد سے حضرت ابُو ایُّوب انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تھے ابُو لیلیٰ کے پاس یہ خط مُہر شُدہ امانتاً چلا آ رہا تھا دانائے غیُوب نبی "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے تبھی اِسی کو قیام گاہ کے لیئے منتخب فرمایا اور جلوہ فگن ہو کر شرف میزبانی سے نوازا۔ نَزَلَ رَسُوْلُ اللہِ مَنْزِلَۃً لَا غَیْرَہٗ اور ابُو لیلیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے فرمایا ھَاتِ الْکِتٰبَ فَلَمَّا قَرَءَ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ تُبّع ثَلٰثَ مَرّٰت تفسیر خازن، تُبّع ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد سے تھا اور انصارِ مدینہ مُنوّرہ تُبّع کی اولاد سے تھے۔

☆ "بروائیت" کعبۃُ اللہ المشرّفہ پر آپ ہی نے سب سے پہلے غلاف چڑھایا۔ جو کعبۃُ اللہ کا لباسِ احرام بنا۔ ایک روائیت

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

شَهِدتُّ عَلٰى اَحْمَدَ اَنَّهٗ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ بَارِئُ النِّسَمِ
فَلَوْ مُدَّ عُمْرِیْ اِلٰى عُمْرِهٖ لَكُنْتُ وَزِيْرًا لَّهٗ وَابْنُ عَمِّ

○ ترجمہ:۔ میں نے گواہی دی کہ سیدنا احمد صلی اللہ علیہ وسلم خالق الخلق کے رسول ہیں۔ اگر میری عمر نے آپ کے ظہور تک وفا کی تو میں آپ کا وزیر "غلام" اور چچیرا بھائی ہوں گا۔ فقط۔

☆ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے خط پڑھ کر تبع "تَغَمَّدَ اللّٰهُ بِرِدَآءِ غُفْرَانِهٖ" کو دعا دی اور فرمایا کہ وہ اپنے وقت کے اولیاء میں سے سب سے بلند مرتبہ تھا۔

☆ جب صحابہ کرام ہجرت کر کے المدینۃ الشفاء آئے تو اچانک بیماریوں نے آن گھیرا۔ رنگ زرد اور پیٹ پھول گئے۔ بارگاہِ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" میں التجا کی تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا پہاڑی پر کھڑے ہو کر اعلان کر دو کہ اے شہر مقدس کی بیماریو! بلاؤ! وباؤ! ہمارے شہر سے نکل جاؤ۔ تمھیں رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے حکم دیا ہے۔ تو دیکھا گیا کہ بھیانک شکل میں بلائیں نکل گئیں اور شہر پاک ہو گیا۔ "عَلٰى سَاكِنِهَا الصَّلٰوتُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ وَالتَّحِيَّاتُ"

☆ المدینۃ المنورہ درود شریف کا شہر ہے۔ زائر بہ لحظہ اس خطہ مبارک کے ہر آثار کو محبت کی آنکھ سے چومتا اور اس شہر ہمایوں کی بھینی بھینی خوشبو دار فضاؤں میں ہر لمحہ زبان درفشاں سے درود شریف پڑھتا ہے اور اکناف عالم سے درود خوان کے درود شریف مدینہ شریف پہنچتے ہیں۔ رُوحِیْ لَهُ الْفِدَآء "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اس خاک پاک سے درود شریف کی ایک عجیب خاص قسم کی دل لبھانے والی خوشبو مہکتی ہے۔ جو زائر کے جسم و جان میں بس جاتی ہے۔

☆ المدینۃ المنورہ اللہ تعالیٰ کے محبوب کا شہر ہے۔ محبوب کی ہر شئے محبوب ہوتی ہے۔ محبوب کا ذکر محبوب۔ تا آنکہ محبوب کا نام نامی اسم گرامی محبوب یہ شہر درود شریف کے الفاظ کا خزینہ اور درود شریف کے انوار کا گنجینہ ہے۔ یہ شہر محبوب کائنات کے محیط کا مرکز و نکتۂ ایمان ہے۔ اور ب پھلوں کے متعلق فرمایا فَكَانَ اَحَبُّ التَّمْرِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ الْعَجْوَةُ سب سے پسندیدہ محبوب کھجور عجوہ تھی یہ کھجور عجوہ جنت کا پھل ہے۔ مومن کو یہ کھجور محبوب اور پسند کیوں نہ

بقیہ حاشیہ

میں بسند صحیح بیان ہوا سب سے پہلے کعبۃ اللہ کا غلاف سیدنا عدنان علیہ الرحمۃ والرضوان نے چڑھایا تھا جو حضور سرور کون و مکان "صلی اللہ علیہ وسلم" کے جد اعلیٰ ہیں۔ یہاں تک حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا نسب نامہ صحیح روایات سے ثابت ہے۔ دورانی زمانہ ۱۱۵۸ سال ہے

Marfat.com

ہو کہ یہ محبوب ﷺ کی محبوب کھجور اُمّ التمر ہے۔ جس کا پودا سرکار ﷺ نے اپنے دستِ رحمت سے لگایا تھا۔ کھجور عجوہ کے سات دانے منہ نہار ناشتہ میں کھانے سے زہر اور سخت قسم کے جادو کے اثرات زائل ہو جاتے ہیں۔ "صحیحین بخاری و مسلم"

صیحانی کھجور نے تو بارگاہِ مصطفوی ﷺ میں سلام عرض کیا۔ برنی کھجور کے متعلق فرمایا یہ افضل و بہتر اور دافع الامراض ہے۔ شکبئی کھجور، بلا گٹھلی کھجور، کلمہ طیبہ والی کھجور غرضیکہ ہر ایک کھجور اپنی اپنی خصوصیات اور تاثیرات میں ممتاز ہے اور مومن کے لیئے تبرک، مدینہ طیبہ کا ایک ایک مقام خیر و برکت کا ہے۔ مقاماتِ مقدسہ، مکانات متبرکہ اور جہاں جہاں محبوب ﷺ کے قدمِ مبارک لگے اور آپ کی نگاہیں در و دیوار پر پڑیں جس سے یہ بلدۂ طیبہ محلِ قبولیت اور مقام محبوبیت بن گیا۔ ان کھجوروں اور پھلوں میں قدمِ مبارک کے اثرات و برکات سرایت کیئے ہوئے ہیں۔ مدینہ منورہ کا پودینہ بے حد خوشبودار اور سب سے اعلیٰ تحفہ ہے جو چائے اور قہوہ کو مزید، مزیدار اور خوشبودار بناتا ہے اور ایک عمدہ تر اور نفیس ترین تبرک گلاب کے پھول ہیں۔ جو محبوب ﷺ کی خوشبو اپنے اندر بسائے ہوئے ہیں۔

غبار المدینۃ النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام عن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [1]

بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ غُبَارُ الْمَدِیْنَۃِ یُطْفِی الْجُذَامَ ط

سیدہ فرماتی ہیں حدیث پہنچی مجھے یہ کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کا غبار جذام۔ کوڑھ جیسے لاعلاج مرض کے لیئے شفا اور تریاق ہے۔

گلدستۂ محبت:۔ دیارِ حبیب شفاخانہ، ذکرِ حبیب "درود شریف" نسخۂ شفا ہے [2]

میرے آقا کا مدینہ بھی ہے کیا دارُ الشفاء جس جگہ مسیحا بھی آتے ہیں دوا کے واسطے

۹

[1] ذکر الحبیب للمریض طبیب ط محبوب ﷺ کا ذکر دائمی مریض جسمانی روحانی ذہنی قلبی کا معالج ہے۔

[2] **شرفِ سعادت:۔** اس دفعہ حاضریِ بارگاہِ عالیہ میں بار بار خیال آیا کہ غبارِ پاک میں شفا ہے اور شہر مبارک المدینۃ المنورہ پر نظر اٹھتی تو شہر ہمایوں میں نہ مکھی نہ مچھر، نہ کھٹمل نہ جوں، نہ کوا نہ چیل، نہ خوف نہ ہراس، نہ وبا، نہ بلاء، امن ہی امن، سکون ہی سکون، شفا ہی شفا وہ اتنا صاف شفاف اور مصفّٰی کہ غبار کا نام تک نظر نہیں آتا تھا۔ شانِ قدرت "بابِ سیدنا عثمان" کے باہر ایک سہ منزلہ عمارت قریبِ حرم شریف گرائی جا رہی تھی۔ فقیر روز پیر

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

حدیثِ نبوی :۔ بروایت اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ ورسولہ عنہا ط

اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "کَانَ یَقُوْلُ لِلْمَرِیْضِ بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا وَیَشْفِیْ سَقِیْمَنَا ط

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مریض پر یہ کلمات پڑھ کر دم فرماتے اور بیمار شفا پاتا ۔ بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا وَیَشْفِیْ سَقِیْمَنَا ط ؎

مریضوں کو نسخہ طبیبوں کو مژدہ ہے خاکِ شفا خاک کوئے مدینہ

☆ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صحابی کی عیادت کو تشریف لے گئے تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں بخار کی شدت کی لپیٹ میں ہوں تو فرمایا۔ مدینہ طیبہ کی مٹی لے کر پانی میں بھگو کر چہرے پر چھڑکو۔ تو انھوں نے ایسا ہی کیا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تو شافیِ مطلق جل شانہٗ نے ببرکتِ خاکِ شفا، شفا عطا فرما دی۔ ؎

منم خاکِ درِ کوئے محمد "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" اسیرِ حلقۂ موئے محمد "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

قتیلِ نوکِ شمشیرِ نگاہش "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" شہیدِ تیغِ ابروئے محمد "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

☆ خاکِ شفا :۔ المدینۃ المنورہ کے پورے شہر کی خاک، خاکِ شفا ہے۔ لیکن ایک مقامِ خاص خاکِ شفا،، کے نام سے موسوم ہے۔ جو مسجد قبا شریف سے واپسی پر مسجد جمعۃ المبارک کے قریب کھجوروں کے باغ کے عقب وادیِ صُعیب میں واقع ہے۔ جہاں سے زائر خاکِ شفا لاتے ہیں۔ پیشتر ازیں اہلِ مدینہ منورہ چھوٹی چھوٹی ٹکیاں بنا کر تبرکاً دیا کرتے۔ فقیر غفرلہ المولی القدیر کو اس مقام کی زیارت نصیب ہوئی۔ حقیقت ہے کہ اپنی قدر و قیمت تو خاکِ پاک کی وابستگی

بقیہ حاشیہ

۲۰ رجب المرجب ۱۴۱۰ھ ہجری المقدسہ کو بعد از نمازِ عصر اُدھر سے گزرا۔ منظر دیکھنے کے لیئے کھڑا ہو گیا۔ جب عمارت گری غبار گھٹا باندھ کر ایسا چھٹا کہ کچھ نظر نہ آتا تھا۔ یہ حقیر پُر تقصیر بھی آگے بڑھ کر اُس غبارِ پاک کو اپنے جسم پر سجانے کے لیئے حاضر ہو گیا۔ تا آنکہ سارے جسم کا غبارِ پاک سے غسل ہو گیا۔ اَلحمدُ للّٰہِ رَبِّی عَلٰی ذٰلِکَ۔ کاشکہ مدینہ منورہ کی خاک پاک میں ہی پیوندِ خاک ہو جاتا۔ اَے کریم جل شانہٗ مجھے بھی اِس غبارِ پاک کا صدقہ عذابِ نار سے مامون و محفوظ فرمانا بِجَاہِ اَفْضَلِ الْبِلَادِ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مِنَ الْمَلِکِ الْغَفَّارِ ط ؎ (مدینے جا کے ہم سمجھے تقدس کس کو کہتے ہیں ہوا پاکیزہ پاکیزہ فضا سنجیدہ سنجیدہ)

☆ فقیر اِس راہِ شوق میں ہمرنگِ جامی، شیخ جمالی کے حال گردِ آلود، آب دیدہ اور کیف دار فتگی، شیفتگی کی تمنا رکھتا ہے ؎

ماراز خاک کوئیت پیراہن است بر تن آں ہم ز آب دیدہ صد چاک تا بہ دامن

Marfat.com

سے ہے۔ اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَہ کی ہَوا اور فضا میں شفاء کے علاوہ حیاتِ حقیقی ہے۔ یہ مبنی بر حقیقت عقیدت ہے اور مومن کے لئے مزید کثیرُ التّعداد فوائد مُضمر کا مُژدہ ہے۔

☆ دُعا :- اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَمَوْتًا فِیْ بَلَدِ حَبِیْبِكَ ﷺ ط ؎

اِلٰھِیْ نَجِّنِیْ مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ ۔۔۔ بِجَاہِ الْمُصْطَفٰی مَوْلَی الْمَوَالِیْ
وَھَبْ لِیْ فِی الْمَدِیْنَۃِ قَرَارًا ۔۔۔ اِیْمَانًا وَّ دَفْنًا بِالْبَقِیْعِ

☆ حضور غوثُ الاَولیاء، بغدادِ مُعلّٰی کے شہنشاہ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ نے کیا عُمدہ فرمایا۔ ؎

خَلق گفتند کہ فردا روزِ عید است ۔۔۔ خُوشی در قلبِ مومن پدید است
دراں روزے کہ با ایمان میرم ۔۔۔ مرا در مُلکِ خود آں روزِ عید است

اب مِری لحد میں بھی ہے خُوشبُو مدینے کی
مَیں خاکِ شفا لایا تھا اک دِن مدینے سے

☆ **درگاہِ اَولیاء کی خاک کا اَدب** :- ایک دِن صاحبِ قِران امیر تیمُور گورگاں[1] کا جلوس بُخارا شریف کے بازار سے گزر رہا تھا۔ اتفاقاً خواجہ نقشبند کی خانقاہ عالیہ کے دُرویش چٹائیاں جھاڑ رہے تھے اور گرد و غُبار صاف کر رہے تھے۔ امیر تیمُور بھی اپنی مُسلمانی کی اچھی حالت کے پیشِ نظر ٹھہر گیا اور خانقاہ کی گرد کو اپنے لئے عنبر اور صندل سے بڑھ کر سمجھا تو ربِّ کریم نے اپنے محبُوب ﷺ کے ایک ولیِ کامل کی درگاہ کی خاکِ پاک کی برکت سے خاتمہ ایمان پر عطا فرما دیا اور خواجۂ خواجگان شہنشاہِ نقشبند بُخاری کا پیرہن مُبارک بطورِ کفن ملا اور سیّد امیر کلال دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مقبرہ میں بوجہ عقیدت دفن ہونے کی سعادت پا گیا۔

☆ منقول ہے۔ خواجۂ خواجگاں نقشبنداں فرمایا کرتے :" امیر تیمُور مُردِ لیک ایمان بُردہ
مری خاک یا ربّ نہ برباد جائے ۔۔۔ پسِ مرگ کر دے غبارِ مدینہ

۳

مَولائے کائنات علی مُرتضٰے کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے کیا عُمدہ ارشاد فرمایا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہ ط ؎

رَضِیْتُ بِمَا قَسَّمَ اللّٰہُ لِیْ ۔۔۔ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلٰی خَالِقِیْ
لَقَدْ اَحْسَنَ اللّٰہُ فِیْمَا مَضٰی ۔۔۔ کَذَا یَحْسُنُ اللّٰہُ فِیْمَا بَقٰی

[1] امیر تیمُور خاندانِ مُغلیہ کا جدِّ اعلیٰ جنھوں نے اُس کی برکت سے ہند پر تین سَو سال حکومت کی۔

اَلْاَوْلِیَاءُ تَحْتَ قَدَمِ الْاَنْبِیَاءِ ط اَولیاء، انبیاء کے قدموں کے نیچے کی خاک کے انوار اور ذرّات ہیں۔ اِن کا ادب اُن کا ادب ہے

Marfat.com

ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی شبِ روز خاکِ مزارِ مدینہ

حدیثِ پاک :۔ بروایت سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ ط

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ فِی الْغُبَارِ شِفَاءٌ لِّکُلِّ دَآءٍ ط

مجھے اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ غبار المدینۃ المنورہ میں ہر مرض کی شفا ہے

☆ شیخ محقق فرماتے ہیں میں نے کئی دفعہ تجربہ کیا اور شفاء سے مشرف ہوا ایک مرتبہ پاؤں میں ورم آگیا۔ اطباء نے لاعلاج قرار دے دیا تو شہرِ شفا کی خاکِ شفا سے شفا مل گئی۔ یہ شہر اسم بامسمّٰی ہے۔ اکثر علماءِ عظام نے اِس خاکِ شفا سے شفا چاہی اور پائی۔

○ مدینہ منورہ کی خاکِ پاک دوا بھی ہے اور شفا بھی۔ علاج بھی ہے معالجہ بھی۔ المدینۃ المنورہ مانند کٹھالی ہے۔ مومن کے ہر قسم کے کھوٹ کو جلا کر اُسے مصفّٰی و مجلّٰی کر دیتا ہے یہ خاک شفاء، شفاءِ بیماراں اور مرہم گناہگاراں ہے۔ یہ غبارِ پاک تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی دھوڑ ہے اِس میں شفاء ہی شفاء ہے اِس میں نور ہی نور ہے۔ اِس خاکِ شفاء کو پانی میں گھول کر غسل کرنے سے بعونہٖ تعالیٰ یہ غسل، غسلِ صحت ہوگا۔ اور غسل، غسلِ شفا۔

★ منافق کی علامت سے ایک یہ ہے کہ وہ فضائلِ مدینہ منورہ اور خاکِ شفاء کا انکار کرتا ہے اور اُس کا دل مدینہ منورہ نہیں جمتا اور مدینہ منورہ بھی اُس کو کھوٹے سکّے کی طرح باہر پھینک دیتا ہے۔ ربِ علیم و حکیم نے فرمایا۔ اے محبوب" صلی اللہ علیہ وسلم"، تم نے میرے کعبۂ معظمہ کو بتوں سے پاک کیا۔ میں تیرے شہر المدینۃ المنورہ کو منافقوں سے پاک کر دوں گا۔

☆ حضور" صلی اللہ علیہ وسلم" کی عادتِ کریمہ تھی کہ جب کبھی سفر سے واپسی مدینہ منورہ ہوتی۔ تو چہرۂ انور انبساطِ مسرت اور فرحت سے جگمگا اُٹھتا۔ اپنی سواری کو کمال شوق سے تیز کرتے اور چادرِ انور اپنے دوش مبارک سے ہٹا کر فرماتے ھٰذِہٖ اَرْوَاحٌ طَیِّبَۃٌ ط "یہ ہوائیں کتنی بھلی اور پاکیزہ ہیں"۔ اِس مبارک شہر کی معطر فضائیں معنبر ہوائیں آپ" صلی اللہ علیہ وسلم" کو مسرور کرتیں اور در و دیوار سے فرحت برستی جو اِس مبارک شہر کی گرد آپ کے چہرہ انور پر پڑتی تو وہ ہرگز صاف نہ کرتے اور اگر کسی صحابی کو گرد سے بچنے کے لیئے منہ چھپاتے دیکھ لیتے تو آپ منع فرماتے۔ سُبْحَانَ اللہ! وہ کیا مبارک چہرے تھے جو اس مبارک گرد سے گرد آلود ہوئے۔

ے شافیِ مطلق ہی ادویہ ادعیہ، آب و خاک میں شفا کی تاثیر پیدا فرماتا ہے۔

Marfat.com

○ آج بھی محبّین کو اِس شہر کے دَر و دیوار، گلی و بازار سے ، مُعطّر و مُعنبر رسُول" صلی اللہ علیہ وسلم" کی خُوشبُوئے جانفزاء کی لپٹیں آتی ہیں۔ جس سے محبّوں کے دماغ خُوشبُو سے مُعطّر ہوجاتے ہیں کاش کہ اس خُوشبُوئے طیّب کا ایک شمّہ مُشتاق مُسافر کے شامۂ ذوق و وِجدان سے رُوح وجان میں بس جائے۔ اِس فضا کی ہوا میں حیات[1] دائمی کی خُوشبُو ہے۔ ابُوعبدُاللہ عطّار رحمۃ اللہ علیہ نے کیا عمدہ کہا ہے ؎

فَطَابَ بِطِيْبِ رَسُوْلِ اللهِ نَسِيْمُهَا
فَمَا الْمِسْكُ وَالْكَافُوْرُ وَالصَّنْدَلُ الرَّطْبُ

☆ حضرت شبلی علیہ الرحمۃ جو عُلماءِ صاحبِ وجدان سے ہیں فرماتے ہیں۔ دیارِ محبُوب کی آب و ہوا میں ایسی خُوشبُو کا ہونا عجائب و غرائب سے ہے۔ جس سے قلُوب فضائے انوارِ درُود شریف سے معمُور ہوتے ہیں۔ اور اِس خاکِ پاک میں خاص قسم کی خوشبُو ہے جو مُشک اور عنبر سے برتر ہے۔ جو عاشق کے آئینۂ قلب و نظر کے غُبار کو دُھو کر اکر مُطہّر و مُعطّر کر دیتی ہے۔ ؎

نہ تھیں کیسے خُوشبُو سے دُھو گلیاں مدینے کی ۔۔۔ نبی گلدستہ تھے شہرِ نبی گلدان جیسا تھا

☆ اس شہرِ مُقدّس و مُعطّر کی ہر شئی کو طہارت اور نظافت سے نوازا گیا ہے جو اَللّٰہُ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَالَ کے جمالِ محبّت کا مظہر اور محبُوبِ ربُّ العُلیٰ عزّوجلّ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گاہِ ناز ہے۔ حدیثِ پاک "اَرَوَاحُنَا لَكَ الْفِدَآءُ سَيِّدِیْ يَا رَسُوْلَ اللهِ" صلی اللہ علیک وسلم"

---

[1] ۱- اس خاکِ پاک میں حیاتِ جاودانی مُضمر ہے۔ قرآنِ پاک سُورۃ طٰہٰ آیتِ کریمہ ۹۶ مُوسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام کو سامری نے کہا کہ میری نگاہ نے آپکی صُحبت سے وُہ کچھ دیکھا جو دوسرے نہ دیکھ پائے کہ جبرائیل علیہ السّلام کے گھوڑے کے قدم جہاں پڑے وہاں سبزہ اُگ آتا تو مَیں نے اُس سے ایک مُٹھی خاک بھر لی کہ اس میں آثارِ حیات نظر آئے۔ تو مَیں نے سونے کا بچھڑا بنا کر اُس کے مُنہ میں چٹکی بھر خاک ڈالی تو وُہ اِس کی تاثیر سے زندہ ہو کر کلام کرنے لگا۔

۲- وادیِ ایمن طُورِ سینا ایک ہی تجلّی ربّانی سے جل کر سُرمہ بن گیا۔ اُس کی ایک سلائی قارُون نے اپنی آنکھوں میں لگائی تو نگاہ سے حجاب اُٹھ گئے اور رُوئے زمین کے خزانے نظر آنے لگے تو المدینۃ المنوّرہ کے اِن ذرّاتِ خاک کی کیا شان ہوگی جس نے قدمِ رسُول" صلی اللہ علیہ وسلم" کو بوسے دے کر نقشِ قدم کو اپنے سینہ پر بطور مُہر ثبت کر لیے کہ جہاں ہر لحظہ ہر لمحہ نئی آن نئی شان سے تجلّیاتِ ربّانی کا وُرود ہے۔ جس کے سامنے کوہِ طُور شرمندہ ہے۔

۳- ایک یہُودی نے نعلینِ مُقدّس کی خاکِ پاک کی ایک سلائی اپنی آنکھوں میں لگائی تو آنکھیں کھُل گئیں اور بصارت کے

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

○ اے جمالِ حقیقی! ہمارے دلوں میں محبوب کا مدینہ بسا دے تاکہ یہ تیری الطاف کے مورد بنیں۔ اے فاعلِ حقیقی! ہمارے دلوں کو بھی محبتِ محبوب سے نواز تاکہ تیری نگاہ کے قابل ہوں اور ہجر کے لمحات اس سے بہلیں اور قلبِ مضطر قرار پکڑیں اور تیرے محبوب کی یاد کریں اور درود شریف سے دل تسلی پائیں۔ کسی عاشقِ صادق نے کیا خوب کہا ہے ؎

سَنَةُ الْوَصْلِ سِنَةٌ وَّسِنَةُ الْهِجْرِ سَنَةٌ

لِاَنِّیْ فِی الْوِصَالِ عُبَیْدُ نَفْسِیْ وَفِی الْهِجْرَانِ مَوْلٰی لِلْمَوَالِیْ[1]

وَشُغْلِیْ بِالْحَبِیْبِ بِکُلِّ حَالٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ شُغْلِیْ بِحَالِیْ

ہجرے کہ بود مراد محبوب از وصل ہزار بار خوش تر

مرضیِ مولیٰ از ہمہ اولیٰ

[1] وصل کا سال ایک لمحہ اور ہجر کا ایک لمحہ سال کا ہوتا ہے۔

بقیہ حاشیہ

ساتھ نورِ بصیرت پاکر مرتبہ صحابیت پر پہنچا۔ جہاں ان کے قدموں کی خاک کو اولیاء آنکھوں کا سرمہ بنا کر امر ہو گئے

وہ خاک جو لگی تھی کبھی پائے رسول سے سرمہ بنا لوں، پاؤں جو اس خاکِ پا کو میں

۴۔ قرآن مجید نے صحابہ کرام کے گھوڑوں کے قدموں کی خاک اور گرد کی عظمت کی قسمیں بیان فرمائیں۔ "سورۃ العٰدیٰت آیت کریمہ ۱ تا ۴"

۵۔ مختصراً یہ کہ سرزمین مقدس المدینۃ المنورہ کی ہوا اور فضا میں حیاتِ حقیقی کے اثرات ہیں۔ جہاں بیمار دل شفا اور مردے حیات دوام پاتے ہیں۔ حضرت موسیٰ کلیم اللہ معہ حضرت یوشع بن نون علیہما السلام بحرِ فارس اور بحرِ روم کے سنگھم میں پہنچے ان کے ناشتہ دان میں نمکین تلی ہوئی مچھلی تھی اس مقام سے "جہاں حضرت خضر علیہ السلام دریا کے اندر سفید چادر اوڑھے آرام فرما تھے" گزرے تو اس خطۂ ارضی کی ہوا لگی جس میں حضرت خضر علیہ السلام کے سانسوں کی مہک بسی ہوئی تھی تو اس ہوا سے وہ بھنی ہوئی مچھلی زندہ ہو کر دریا میں چھلانگ لگا گئی۔ قدرت خداوندی کہ جہاں جہاں سے گزرتی وہاں وہاں پانی میں سرنگ بنتی جاتی۔ یہ مقامِ منزل تھا۔ ہماری منزل مدینہ پاک ہے۔ قِسْ عَلٰی هٰذَا۔ یہ مقیس کا مقیس علیہ پر قیاس مع الفارق نہیں؟

☆ المدینۃ المنورہ زاد اللہ شرفاً وتعظیماً کی ہوا فضا میں آج تک سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کے سانسوں کی مہک اور خوشبو رچی بسی ہے اس ہوا کی شان اور تاثیرِ حیات کا کیا عالم ہوگا۔ صاحبِ وجداں اور اہلِ دانش و بینش شاہد ہیں کہ اس ارضِ مقدس کی خاک پاک سے امت کی حیات وابستہ ہے اور یہیں سے حیات ابدی پا گئے۔ اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ ط

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانشِ فرنگ سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

سید الانبیاء کے مدینہ پاک کی خاکِ پاک، سید الاولیاء کے نجفِ اشرف، ابو تراب کے قدموں کی تراب کحل البصر والبصیرت ہے۔

۔۔ از خاکِ پائے اولیاء ط

Marfat.com

روضۃ السابعۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پ ۶

روضۂ اطہر سبز گنبد "درود وسلام کا مرکز ومنبع" زَادَ اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا ط



اَلسَّلَام اے سبز گنبد کے مکین اَلسَّلَام اے رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن

حجرۂ مطہرہ عائشہ صدیقہ کے تین چاند شَرَّفَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَقَدَّسَ ط

☆ ذکرہ عروۃ بن زبیر، اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہَا نے ایک خواب دیکھا آسمان سے تین[ع۱] چاند میری گود میں اُترے ہیں۔ میں نے خواب اپنے والدِ مکرم سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بیان کیا۔ آپ نے تعبیر میں فرمایا اے بیٹی! دُنیا کے تین بہترین انسان تیرے حجرۂ مطہرہ میں دفن ہوں گے۔

○ جب طیّب طاہر نبی "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے رحلت فرمائی "ولادت کی طرح آپ کی رحلت بھی پاک اور پاکیزہ تر ہے" تو غسل "بغیر کپڑے اُتارے" اور تجہیز وتکفین کے بعد حجرۂ مطہرہ میں صحابہ کرام کی جماعت دست بستہ، نبی معصوم "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کی بارگاہِ رحمت میں تعظیما وادبا کھڑے ہوکر درود شریف ابراہیمی تین تین مرتبہ پڑھ کر واپس چلی آتی پھر دوسری پھر تیسری، علیٰ ہذا القیاس تینتیس ہزار[ع۲] صحابہ نے بغیر امام[ع۳] نمازِ جنازہ پڑھی دو روز شبانہ اسی طرح درود شریف پڑھا جاتا رہا اور پھر یہ حجرۂ مطہرہ تاقیامِ قیامت آپ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کی تدفین سے آرام گاہ بن کر رشکِ اِرم ہوگیا ؎

"مَا ثَبَتَ بِالسُّنَّۃِ فِیْ اَیَّامِ السَّنَۃِ"

بُرقعہ زعارض برفگن تا عالمے پیدا شود — بعضے زرُو، خلقے زمُو، جمعے زلب، من از دہن

یک جلوہ شمع رُخت اُفتادہ در صحن چمن — یکجا صبا یکجا خزاں یکجا گُل یکجا سمن

ع۱ سبز گنبد سُنہری کلس کی ایک جھلک پر اُمّت فِدا ہے۔ یہ محبوب ربّ العٰلمین کی جلوہ گاہ ہے۔ روزِ ازل تا ابدُ الآباد کائنات کے دُرود شریف کا خزانہ ہے۔ غلام اپنے آقا ومولیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ کے حریم قدس میں بالمشافہہ صلوٰۃ وسلام عرض کرتے اور جوابِ سلام سے انوار کی دستارِ فضیلت اور دستاویزِ شفاعت چاہتے اور پاتے ہیں۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا مَضٰی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فِیْمَا بَقِیَ ط

ع۲ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا آپ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کو مدینہ کا چاند کہا کرتیں۔

ع۳ حضور امام القبلتین "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" ہی حیات وممات میں جملہ عالم کے امام ہیں۔ سب سے پہلے ملائکہ رُسُل نے معہ جملہ ملائکہ نوری کے دُرود شریف پڑھا۔ ایسی نماز جنازہ آپ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کی خصوصیات سے ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ

Marfat.com

☆ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بیٹی! هٰذَا وَاحِدٌ مِّنْ اَقْمَارِكِ ط تیرے خواب کے تین چاندوں میں سے یہ ایک چاند ہیں وَهُوَ خَيْرُهُمْ جو سب سے افضل ہیں، نیز فرمایا۔ نبی کا جہاں وصال ہوتا ہے وُہیں دفن ہوتا ہے کہ

لَيْسَ فِي الْاَرْضِ بُقْعَةٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ بُقْعَةِ قَبْضِ نَفْسِ نَبِيِّهٖ ط

وُہ جگہ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا اس جگہ سے افضل کائنات میں کوئی اور جگہ نہیں۔

تو حضور سید الابرار علیہ الصلوٰۃ والسلام مِنَ الْمَلِكِ الْغَفَّارِ کو اِسی حجرۂ مُطہّرہ میں دفن کیا گیا۔

☆ علّامہ محمّد علاؤُالدّین علی بن محمّد البغدادی المعروف بخازن علیہ الرحمۃ نے الدّرُّ المنتقی میں ارقام فرمایا۔

وَاَمَّا ضَمُّ الْاَعْضَاءُ الشَّرِيْفَةُ اَفْضَلُ الْبِقَاعِ عَلَى الْاِطْلَاقِ حَتّٰى مِنَ الْكَعْبَةِ الْمُعَظَّمَةِ وَالْكُرْسِيِّ وَعَرْشِ الرَّحْمٰنِ ط

جو زمین اعضاء شریفہ سے مُتّصل ہے وُہ مُطلقاً تمام مقامات حتّٰی کہ کعبۃُ اللہ کُرسی، عرشِ الٰہی سے بھی افضل و برتر ہے "مُتّفقٌ علیہ"

☆ امام ابُو عبدُ اللہ محمّد بن احمد انصاری القرطبی علیہ الرحمۃ ربّی نے اپنی تفسیر "الجامع الاحکام القرآن" میں تحریر کیا۔

○ جب خلیفۃُ الرّسُول بلافصل سیّدنا ابُوبکر الصّدّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ کا وصال ہُوا تو وصیّت کے مطابق نمازِ جنازہ کے بعد جسدِ اقدس کو روضۂ اطہر کے سامنے رکھ دیا گیا تو حضرت جابر بن عبدُ اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ ورسولہٗ عنہ نے آگے بڑھ کر صلوٰۃ وسلام کے بعد عرض کیا یا رسُول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ کے یارِ غار[1] اور رازدارِ نبوّت حاضر ہیں۔ حُکم ہو کہ کہاں دفن کریں؟ اتنا عرض کرنا تھا کہ حجرۂ مُطہّرہ کا کُنڈا اور دروازہ خُود بخُود کھُل گیا اور آواز آئی اَوْصِلُوا الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ ط دوست کو دوست کے پاس پُہنچا دو تو صدّیقِ مُکرّم کو صدقِ مُجسّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔ "تفسیر کبیر امام فخرُ الدّین رازی علیہ الرحمۃ الباری"

شہادت ۲۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳ھ

☆ مولائے کائنات سیدنا علی مُرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا

---

[1] ثَانِيَ اثْنَيْنِ روزِ ازل تا ابد عالمِ اجساد میں ثانی غار میں ثانی مزار میں ثانی اور عالمِ ارواح میں بھی ثانی تھے کہ عالمِ ارواح میں بھی رُوحِ ابُوبکر کو رُوحِ محمّد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معیّت تھی۔ عالمِ اسباب میں یہ معیّت بچپن جوانی اور بڑھاپا اور عالم برزخ میں بھی ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ عالمِ قیامت اور جنّت میں بھی یہ معیّت ہوگی۔ اِنْشَاءَ اللّٰہُ الْعَزِیْز ط

آن اُمَنَ النَّاس بر مَولائے مَا — آن کلیم اوّلِ سینائے مَا
ہمّت اُو کشتِ اُمّت را چُوں ابَر — ثانیٔ اِسلام غار و قبر و بدر

"علّامہ اقبال"

Marfat.com

وَعَنْ سَائِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا سَيِّدَنَا اَبَا بَكْرٍ مَّا اَوْفَاكَ وَمَا اَسْعَدَكَ ؕ کہتے ہوئے آپ کے جسدِ اقدس کو لحد میں رکھنے لگا تو ایک عجیب منظر دیکھا کہ اچانک لحد کھل گئی۔ اور حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" بنفسِ نفیس تشریف فرما ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں اے علی مرتضےٰ! میرے انیسِ جلیس صدیق کا سر میری گود میں رکھ دو۔ یوں رفیقِ غار، رفیقِ قبر بھی بن گیا ؎۱

"یہ دوسرا چاند تھا جو اُمت میں سب سے افضل ہے" مؤلف

☆ تیسری قبر کی جگہ اُمّ المؤمنین نے اپنے لیئے رکھی ہوئی تھی جب سیدنا عمر فاروقِ اعظم ؎۲ خلیفۂ خلیفۃ الرسول الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی عین حالت نماز میں شہادت ہوئی تو ان کی خدماتِ دینی وملّی کے پیشِ نظر ایثاراً، اُمّ المؤمنین نے آپ کو ترجیح دی۔ شہادت محرم الحرام ۲۳ھ اس طرح تیسری قبر آپ کی بنی اور یہ تیسرا چاند ہے جو اپنے مابعد الصحابہ سے افضل ہے۔

——— "یہ ہیں حجرۂ عائشہ صدیقہ کے تین چاند" ———

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ ط

؎۱ الشیخین الکریمین کی فضیلت تمام صحابہ کرام پر قطعی ہے۔ جو شخص سب کو برابر جانے اور ایک دوسرے پر فضیلت دینا فضول سمجھے وہ ابو الفضول اور احمق ہے جو اہلِ حق کے اجماع کو فضول جانتا ہے۔ علماءِ معتمدہ اہلِ سنّت و جماعت نے اس مسئلہ کو عقائد اور ضروریاتِ دین سے فرمایا ہے۔ خطبہ میں خلفاءِ راشدین، عمّین شریفین اور حسنین کریمین علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بالترتیب نام لینا اور اجمالاً ذکرِ صحابہ کرام، مستحب، محبوب اور مستحسن ہے اور عمداً تارک، معتوب اور خبیث ہے۔ اور منکر فاسق، فاجر اور خارج از اُمت ہے۔ ۱۲ منہ حفظہ ربہ سبحانہ تعالیٰ ط

؎۲ سب سے پہلے قبر انور پر قبہ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنوایا تھا۔ سب سے آخر سلطانِ وقت محمود غزنوی انار اللہ تعالیٰ برہانہ نے گنبد کی از سرِ نو تعمیر کرائی اور کلس کو سبز رنگ سے مزین کیا۔ بدیں وجہ اس کو سبز گنبد یا گنبدِ خضرا کہتے ہیں۔ قبل ازیں سفید رنگ تھا اور قبۂ بیضاء مبارک کے نام سے مشہور تھا۔ امام ترمذی نے ابو داؤد مدنی علیہ الرحمۃ سے بروایت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام قربِ قیامت منارہ بیضاءِ دمشق ملکِ شام میں آسمانوں سے نزولِ اجلال فرمائیں گے اور شادی کریں گے اولاد ہوگی۔ چالیس سالہ تمام روئے زمین پر حکومتِ الٰہیہ قائم کریں گے اور بعد رحلت نبیِّ طٰہٰ ویٰسٓ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے پہلوئے اقدس میں گنبد خضرا کے اندر دفن ہونگے یاد رہے آپ کی جائے ولادت بیت اللحم فلسطین ہے۔ ۱۲ منہ عفی عنہ

Marfat.com

نورکدۂ نبوی حجلۂ مقدسہ :- قَدَّسَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی وَشَرَّفَھَا "

بنتِ صدّیق ، آرامِ جانِ نبی — اُس حریمِ برات[1] پہ لاکھوں سلام
یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ — اُن کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام

جس میں رُوح القدس بے اجازت نہ جائیں
اس سرادِق کی عصمت پہ لاکھوں سلام

یہ حجرہ کائناتِ ارضی وسمادی کا مخزن بن گیا اور کائناتِ عالم میں مؤمنین کے دِل اِدھر متوجہ ہو گئے۔ محبت کا محور اور عشق کی دُنیا والوں کا مرکز اور مومن کے نورِ ایمان ، اولیاء کے نورِ عرفان کا منبع بن گیا۔ شمس وقمر کو وجاہت کا نور یہیں سے ملا - آسمانِ برزخ میں چاند کے اِرد گرد چمکتے دمکتے جنّت البقیع کے تارے ہیں۔ بے چین رُوح کو راحت ، قلبِ تپاں کو سکون اور سینۂ پُرسوز کو سرور یہیں سے ملا۔ دُکھ دُور ، دَرد کافور ہو گئے۔

○ رحمت ، رأفت ، مودّت ، شفاعت اور مغفرت اِسی در سے تقسیم ہوئی۔ جنّت اور شفاعت کی سند یہیں سے پائی۔ عاشقانِ الٰہی ، محبوبانِ بارگاہی کی زندگیاں اسی در سے وابستہ ہیں اور دریوزہ گروں کے لیئے بارگاہ حریمِ ناز یہی ہے۔ محبوب کے شہر مکّہ معظّمہ میں اللہ نے اپنا گھر بنا لیا اور اللہ کے گھر میں محبوب نے اپنا روضہ بنا لیا۔ یہ "نورکدۂ نبوی ، حجرۂ عروسی درود شریف کا حجرہ ہے۔ عَلَیْہِ اَلْفَ صَلٰوۃٍ وَّاَلْفَ اَلْفِ سَلَامٍ وَعَلَیْھِمْ ط

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو — شیئاً للّٰہ از جمالِ روئے تو
دست بکشا جانبِ زنبیلِ ما — آفریں بر دستِ تو بر بازوئے تو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَفِیْعِ الْاَنَامِ وَقَمَرِ التَّمَامِ مِفْتَاحِ دَارِ السَّلَامِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

ولادت سنہ ۱۴ قبل الہجرت ——— وصال ، ۱۲ رمضان المبارک ، ۵۷ ہجری ۴

[1] حبیبہ حبیبِ الٰہ ، طاہرہ مطہّرہ عند اللہ ، طیّبہ زوجہ طیّب ، صدّیقۃ الکبریٰ بنتِ صدّیق اکبر - سیّدۃ الکونین مخدومۃ الدارین ، افضل النساء العلمین - اُمّ المؤمنین سیّدہ طیّبہ عائشہ صدیقہ مُلقّب بہ حُمیرا " جن کی عزّت ، عظمت عصمت اور عفّت کے لیئے سورۃ النّور کا نزول ہوا - اور بحکمِ الٰہی جن کی نوری تصویر سیّد الملائکہ نے حضور میں پیش کی۔ کہ یہ آپ کی دُنیا وجنّت کی زوجہ ہے۔ جن کا اِنتخاب خود ربِّ قدّوس نے فرمایا۔ " صَلٰوۃُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ ط

Marfat.com

ب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حاضری بارگاہِ محبوب
صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم

خوشا چشمے کہ دید آں مصطفیٰ را "صلی اللہ علیہ وسلم" خوشا دل کہ دارد خیالِ محمد "صلی اللہ علیہ وسلم"
نجم بود عکسے از جمالِ محمد "صلی اللہ علیہ وسلم" کہ خلدِ برین زینت از بلالِ محمد "صلی اللہ علیہ وسلم"

احادیثِ نبوی :- بروایت حاطب ابنِ ابی بلتعہ بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

☆ مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ ط وَاَنَا حَیٌّ ط "اَذْکَمَا قَالَ"

جس نے حج کیا اور پھر میرے روضۂ اطہر کی زیارت کی گویا اُس نے میری زندگی میں زیارت کی اور میں زندہ ہوں ۔ "سُنَنُ الہُدیٰ فِی متابعۃِ المصطفیٰ"

○ یہ حدیثِ پاک حیاتُ النبیؐ پر واضح ایک دلیل ہے۔ وصال مُبارک کے بعد گنبدِ خضراء[1] کی زیارت حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی صحبتِ حیات کا درجہ رکھتی ہے اور سبز گنبد کی زیارت اور مواجہہ شریف کی حاضری ہی مرقدِ منوّرہ کی زیارت ہے حج کو مُقدّم فرمایا پھر حاضری بارگاہِ نبوّت کا مژدہ سُنایا کہ روزِ قیامت میرے زائر میرے ذمّہ ہونگے ۔

○ بزرگانِ دین نے حج کو قائم مقام وُضو اور حاضری کو قائم مقام نماز فرمایا ہے ۔

قبرِ انور :- مقامِ مصطفیٰ کا ایک نظّارہ اور تجلّی مصطفیٰ کی جلوہ گاہ ہے ۔ جمالِ مصطفیٰ حجاب میں ہے

---

[1] سب سے افضل رنگ دو ہیں ۔ سفید، سبز ۔ سبز رنگ ربِّ کریم کو پسند اور سفید رنگ محبوبِ کریم کو پسند ہے جنّت کی زمین سبز ۔ شہداء کی رُوحیں سبز قندیلوں میں رہتی ہیں اور روضۂ اطہر پر غلاف سبز جو طرب اور وصل کی علامت ہے کعبۃ اللہ پر غلاف کالا ہے جو حُزن اور ہجر کی نشانی ہے ۔ محبوبؐ کا روضۂ اطہر سے وصل ہے ۔ لہٰذا اُس کا رنگ سبز ہے اور کعبۃ اللہ کو محبوب سے ہجر ہے تو اُس کا لباس حُزن اور غم کی نشانی بن گیا ۔ جس سے ہیبت اور جلال ٹپکتا ہے ؎

اَلسّلام اے سبز گنبد کے مکین اَلسّلام اے رحمۃً لّلعٰلمین

Marfat.com

" صلی اللہ علیہ وسلم " کس میں تاب جو کماحقہٗ زیارت کرسکے تو فرمایا مَنْ زَارَ قَبْرِیْ ط

☆ قبرِ انور کو محض قبر سمجھ کر دیکھنا گناہ عظیم ہے۔ عُلماءِ مالکیہ زُرْتُ قَبْرَ النَّبِیِّ کی بجائے زُرْتُ النَّبِیَّ کہنا مُستحسن اور اَدب سے زیادہ قریب جانتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو اصلِ حیات ہیں اور نگاہِ ایمانی میں قبر کا تعویز حجاب نہیں ہے۔ جیسے نمازی کے لئے کعبۃ اللہ کا کوٹھا اور پتھر تعلّق باللہ میں حجاب نہیں۔ بلکہ کعبۃ اللہ پر تجلّیات کے اِنعکاس سے قلبِ مومن اَور زیادہ مُستفیض، مُنوّر اور تعلق باللہ مُستحکم ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تجلّیاتِ اِلٰہیّہ کے خاص مُشاہدہ اور قرُب میں ہمیشہ محو و مشغول ہیں کہ تجلّیاتِ الٰہیّہ کی نہ حد ہے اور نہ غائیت اور نہ ہی اس کا کوئی پیمانۂ غائیت ہے اور قبرِ انور ان تجلّیات کا مرکز اور عطاءِ الٰہی کا دَروازہ ہے۔ جو ہر دو عالمِ امر، عالمِ خلق کے لیئے قرار گاہ ہے۔

☆ امام غزالی قُدِّسَ سِرُّہُ العَالِیْ مَادَامَتِ الْاَیَّامُ وَاللَّیَالِیْ نے منظرِ تدقیق رَوایۃً و دَرایۃً علمی بسط سے بیان کیا۔ جس میں ذرّہ بھر اخفا نہ اُٹھا رکھا اور عملاً بھی ثابت کیا اور حُفّاظ احادیثِ مُبارکہ اور آئمہ مُحدّثین کرام کا یہ مُتّفقہ فیصلہ ہے کہ آپ اُصَلِّیْ وَاُسَلِّمُ عَلَیْہِ ط یقیناً، حَیَاتُ النَّبِیّ ہیں۔

لَافَرْقَ بَیْنَ مَوْتِہٖ وَلَاحَیَاتِہٖ " صلی اللہ علیہ وسلم " فِیْ مُشَاھَدَتِہٖ لِاُمَّتِہٖ وَمَعْرِفَتِہٖ بِاَحْوَالِھِمْ وَعَزَائِمِھِمْ وَخَوَاطِرِھِمْ " کَمَا قَالَ الْقَسْطَلَانِیْ فِی الْمَوَاہِبِ اللَّدُنِّیَّۃِ "

آپ کی حیاتِ مُبارکہ اور ممات مُبارکہ میں کوئی فرق نہیں اُمّت کے مشاہدۂ اعمال و احوال کی معرفت قلبی ارادے اور عزائم کے مُشاہدہ میں۔

فرمایا۔ عالمِ برزخ میں پائندہ اور اپنی اُمّت کے احوال سے باخبر اور اپنے اختیارات سے تصرُّف فرمانے والے اور آپ دُنیاوی اور حقیقی زندگی سے زندہ اور باقی ہیں۔ اُمّتِ مَغفورہ کے افراد مُؤمنین کی زندگیاں حضور کی زندگی سے زندہ و تابندہ ہیں۔ فَافْہَمْ "

☆ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ ط " دارقطنی "

جس نے میرے " مرقدِ مُنوّرہ " کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔

قبرِ انور کہیئے یا قصرِ مُعلّیٰ نُور کا چرخِ اطلس یا کوئی سادہ سا قُبّہ نُور کا

○ غلاموں کو حاضری بارگاہِ رحمتِ عالمیاں " صلی اللہ علیہ وسلم " کے مُژدۂ شفاعت سے گوہرِ مُراد مِل گیا۔ بشارتِ شفاعت کے ضمن میں خاتمہ بالایمان کی اشارت ہے کہ شفاعت کے لیئے ایمان شرط ہے۔ مُؤلّف "

Marfat.com

☆ فِیْ رِوَایَۃٍ "حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ" | اور حلال ہوگئی میری شفاعت اس پر

وَجَبَتْ اور حَلَّتْ مفہوماً دونوں ایک ہیں یعنی کہ روز قیامت میرے زائر میرے ذمۂ کرم ہونگے مؤمنین کو اپنی بارگاہِ رحمت کی حاضری پر شفاعت کا مژدہ سنایا اور از روئے رحمت، شفیعِ امت "صلی اللہ علیہ وسلم" نے شفاعت اپنے ذمۂ کرم لی۔ لفظ مَنْ عموم کے لیئے ہے ہر مومن، گناہگار ہو یا نیکوکار، عالم ہو یا جاہل، کالا ہو یا گورا، عربی ہو یا عجمی سب کو شامل ہے بشرطیکہ گنبدِ خضراء "شَرَّفَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَقَدَّسَ" کی زیارت ادب سے ہو۔

☆ مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط | جس نے ارادۃً خاص میری زیارت کا سفر اختیار کیا قیامت کے روز میرے جوار میں ہوگا۔

○ اَجلّہ اولیاءِ کاملین نے حاضری بارگاہِ محبوبیت "صلی اللہ علیہ وسلم" کو حج کی حاضری کے تحت نہیں کیا بلکہ علیحدہ ارادہ کرتے اور بارگاہِ نبوّت میں حاضر ہوتے بایزید بسطامی قُدِّسَ سِرُّہٗ السَّامِی حج بیت اللہ شریف کے بعد واپس بسطام چلے آئے۔ کسی نے پوچھا تو فرمایا حاضری دولتکدۂ محبوب کو حج کے تحت کیسے کر دوں پھر بسطام سے مستقلاً علیحدہ اِرادہ کر کے حاضر ہوئے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ پھر کیا کیا عطیات ملے ہوں گے۔ عوام النّاس کے لیئے لازم ہے حج بیت العتیق کے بعد روضۂ اطہر سیّد الانام "صلی اللہ علیہ وسلم" کی زیارت کریں۔ عُلمآءِ شوافع کے نزدیک زیارت درجۂ واجب پر ہے اور مندرجہ بالا ہر دو گروہ کے لیئے وعدۂ شفاعت ہے۔

اِک طرف جلوہ گاہِ حرم ہے اِک طرف ہے حریمِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم — کھڑا ہوں کِدھر پہلے جاؤں سوئے کعبہ ہے کوئے محمد

☆ مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ ط | جس نے حج کیا اور پھر میری زیارت کو نہیں آیا اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔

○ جفا میں اذیٰ ہے اور ایذاء بالاجماع حرام۔ حج کے بعد وجوبِ زیارت ثابت ہے۔

☆ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا وَّ شَہِیْدًا ط | جس نے میری قبرِ انور داطہر کی زیارت کی مَیں اُس کا شفیع اور شہید "گواہ" ہوں گا۔

چاہیئے تھا کہ حج سے قبل یا بعد میری زیارت کے لئے آتا اور شفاعت اور شہادت پاتا جس سے میری شفاعت میں وُسعت ہوتی یہ کتنی احسان فراموشی اور شقاوتِ قلبی ہے کہ

ے علماءِ احناف کے نزدیک زیارت سُنّتِ جلیلہ عظیم قریبُ الواجب ہے۔

Marfat.com

جن کے قدموں کی برکت سے کعبہ، کعبہ بنا اور ایک نماز کا درجہ لاکھ پایا اور مسجد نبوی شریف کی قدر بنی کہ پچاس ہزار تک کا ثواب پاگئی۔ ایسی ذاتِ کریمہ سے اتنا اعراض۔ ذکر کرنے سے پرہیز۔ حاضری درِ پاک اور طلبِ شفاعت کی عرض سے لاپرواہی اور گریز "اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ" کہ تو زیارت و حاضری رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو عمداً نہ آیا اور نہ سلام کیا تو ازلی ابدی شقی ہونے میں کیا شک رہ گیا؟ اور تیرا حج بھی عدمِ قبولیت کی علامت بن گیا۔ بعض علماء مخدوم العصمت نے یہ مفہوم اخذ کیا۔ وہ شفقت بر اُمت اور صفتِ شفاعت کا من وجہٍ منکر ہوا اور جو المدینۃ المنورہ میں جانے اور درِ رسول زاد اللہ شرفاً وتعظیماً کی حاضری اور زیارت سے بہزار حیلہ و مکر بیزار، تو اس کا کیا ہوگا حال؟ "فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ" ان کی مذمت، شناعت اور قباحت، نقمت جتنی ممکن ہو کرے۔ مومن تو گنبد کے رنگین نظاروں، مدینۃ النبی کی نفیس بہاروں، سلاموں کی پیہم صداؤں اور درودوں کی دلکش نداؤں میں گم ہو جاتا ہے۔

☆ علامہ امام ابو الحسن السید سمہودی مدنی علیہ الرحمۃ جو متاخرین آئمہ شوافع سے ہیں۔ وہ اولیاءِ امت اور صلحاءِ امت[1] کے قبور کو بھی اس حکم میں داخل کرتے ہیں اور ثبوت یہ پیش کرتے ہیں کہ سیدۃ النساء العلمین "رضی اللہ عنہا" شہداءِ احد کے قبور طاہرہ پر تشریف لے جاتیں اور سید الشہداء حمزہ عم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرتیں اور سلام عرض کرنے کے بعد قبر مبارک کے تعویز کو اپنے ہاتھوں سے ٹھیک کرتیں اور تربت مبارک کی اصلاح کرتیں۔ اس سے زیارتِ قبور کا ثبوت ملتا ہے۔ اور یہ زیارت قبور تین قسم ہے ؎

۱۔ عبرت کے لیئے۔	دنیادار، حکماء اور فساق کے قبور
۲۔ موت اور آخرت کی یاد کے لئے۔	عوام مومنین کی قبور
۳۔ حصولِ فیض و برکات کے لئے۔	انبیاءِ عظام و اولیاءِ کرام کے مزارات و روضہ ہائے[2] مقدسہ زاد اللہ شرفاً وتعظیماً وتکریماً

[1] الشیخ ابو الحسن البکری علیہ الرحمۃ کے نزدیک زیارتِ قبور احسن و اولیٰ ہے۔ اور حجۃ المبارک کو افضل و اوکد ہے۔

[2] روضۂ رسول "صلی اللہ علیہ وسلم" پر حاضر نہ ہونا بلکہ روکنا اور درود شریف نہ پڑھنا گناہ کبیرہ ہے اور گناہِ کبیرہ کے تین درجے ہیں۔ ۱۔ عصیان۔ درود شریف نہ پڑھنا یہ اس کی ذات تک محدود ہے۔ ۲۔ عدوان خود بھی

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

☆ زُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ ط — قبور کی زیارت کرو۔ موت یاد آتی ہے۔

☆ بِلَفْظِ الْاٰخِرَةَ ط — قبور کی زیارت کرو آخرت یاد آتی ہے۔

اِن احادیث مُبارکہ سے یہ حدیث کُنْتُ فَنَهَيْتُكُمْ مِّنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ منسوخ ہے۔ فی زمانہ مستورات کو قبر سیّد المرسلین "سیّد القبور" کے علاوہ کسی بھی مزار پر جانا منع ہے۔ "وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَرَسُوْلُہٗ"۔

بدریا در مُنافع بے شمار است — اگر خواہی سلامت بر کنار است

☆ لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِیْ عِيْدًا ط | میری قبر کو عید نہ بنانا۔ "الشفا عن البرانی"

○ عید کی طرح وقتِ مُقرّرہ پر جو سال میں ایک دو دفعہ آتی ہے اور میلہ میں لہو و لہب شور و غُل کا سماں ہوتا ہے۔ فرمایا ایسا نہ کرنا۔ عید گاہ نہ بنانا جو سارا سال ویران رہتی ہے۔ بلکہ اِس میں ایک لطیف اشارہ ہے ہمارے حضور زیارت کے لیئے جلد از جلد اور بار بار آیا کرو ایسے آؤ جیسے غلام اپنے آقا و مولیٰ کے حضور خوشی خوشی، ادب و احترام اور ذوق و شوق سے آتا ہے۔ آؤ صلوٰۃ و سلام عرض کرو اور جوابِ سلام پاؤ۔ نیز دامن گوہرِ مُراد سے بھرتے جاؤ۔

☆ لَا تَحْمِلُهٗ حَاجَةٌ اِلَّا زِيَارَتِیْ | میری زیارت کے سوا اور کوئی حاجت نہ ہو۔

○ تاجدارِ مدینہ سرورِ سینہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی قبرِ انور کی زیارت، نعمتِ عُظمیٰ اور سعادتِ کُبریٰ ہے۔ یہ امرِ مشروع درجہ واجب پر ہے۔ رسولِ اکرم، شفیعِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے گنبدِ خضراء کے دیکھنے کی ترغیب اور روضۂ اطہر کی حاضری کی تشویق دلائی۔ اور قرآنِ عظیم نے اُسے مغفرت کا تریاق بتایا۔ کہ اُمّتی حاضر ہو کر انعامات و التفات اور شہادت و شفاعت پائیں۔

برائے دیدن روئے تو چشمے دیگرم باید — کہ ایں چشمے کہ من دارم جمالت را نمے شاید

بقیہ حاشیہ ۴

درود شریف نہ پڑھنا بلکہ پڑھنے والوں کو روکنا ۳۔ طُغیان زائرین کو روضۂ رسول "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حاضری سے اور درود شریف پڑھنے سے روکنا اور اُن سے مُجادِلہ، جھگڑا، بحث و مُباحثہ سے فتنہ برپا کرنا اور مزید برآں پمفلٹ اور رسائل تقسیم کرنا۔ اِس تیسرے درجہ میں ایسے بدنصیب، بدبخت، بدعادات کے لیئے ہدایت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں کہ اَلْعَادَةُ فِی الْبَدَنِ لَا یُغَیِّرُهَا اِلَّا الْکَفَنُ ط عادتِ بدن کو بدلتا ہے کفن۔"

فاسق مُعلِق کے تین درجے ہیں ۱۔ تغابُن عصیان ۲۔ جحود عدوان ۳۔ طغیان انہماک میں مندرج ہے۔ درود شریف سے اِعراض اور اعتراض درجہ طُغیان ہے جو کُفر کی دہلیز ہے جبکہ درجہ تغابُن گمراہی کا گڑھا۔ "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَزِیْزَ ط ۱۲ منہ سلّمہ ربّہ سبحانہ"

Marfat.com

○ سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروقِ اعظم خلیفہ دوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح بیت المقدس پر بنفسِ نفیس مصالحت کے لیے ملکِ شام تشریف لے گئے اور مشہور علماءِ یہود ابو الشیخ کعب احبار رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اُن کا اِسلام لانا آپ کے لیئے بہت ہی فرحت اور خوشی کا سبب بنا اور واپسی پر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے دریافت کیا۔ اے کعب احبار! هَلْ لَّكَ اَنْ تَسِيْرَ مَعِيَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَتَزُوْرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ط کیا تم ہمارے ساتھ مدینہ منورہ زیارت سرورِ انبیاء صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کے لئے چلو گے۔ جواباً عرض کیا نَعَمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا اَفْضَلُ ذٰلِكَ ہاں امیر المؤمنین میں اِس کو پسند کرتا ہوں تو مرادِ رسول اور مریدِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ پہنچ کر جو سب سے پہلا کام کیا وہ یہ تھا کہ بارگاہِ محبوب ربّ العلمین جل وعلا صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دی اور سلام عرض کیا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ ط "وفاء الوفا فی اخبار دار المصطفیٰ"

☆ **ضروری نوٹ** :۔ مومن کو چاہیئے کہ زندگی بھر میں ایک مرتبہ مدینہ منورہ کا سفر اِس نیت خالص سے کرے کہ سوائے زیارت، حاضری اور سلامی کے کوئی غرض نہ ہو۔ محض حاضری مقصود ہو تاکہ اِن احادیثِ مبارکہ پر بھی عمل ہو اور مغفرت کی بشارت اور شفاعت کی دولت میسر آئے۔ خداوندِ قدوس مبارک سفر نصیب فرمائے آمین بجاہِ نبیِّ امین صلی اللہ علیہ وسلم ط

☆ مَنْ جَآءَنِيْ زَائِرًا لَاتَهِمُّهٗ اِلَّا زِيَارَتِيْ كَانَ حَقًّا عَلَيَّ اَنْ اَكُوْنَ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط "دارقطنی"

جو میری زیارت کو آئے اور اِس کے سوا کوئی ارادہ نہ ہو۔ قیامت کے روز مجھ پر حق ہے کہ اُس کی شفاعت کروں۔

○ آج بھی بارگاہِ رسالت کی حاضری وُہی عظمت و شان رکھتی ہے اور شانِ جمالی اُسی طرح اَلْآنَ كَمَا كَانَ جلوہ فگن ہے اور اپنے مہمانوں کو خوشخبریوں سے نوازتے ہیں۔

روزِ شمار خصوصی الطاف سے نوازے جائیں گے۔ "تِلْكَ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا"

مثنوی معنوی مولوی "قدس سرہ القوی" ط :۔ اُمّ المؤمنین سیدۃ صدیقۃ الکبریٰ، رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک بار عرض کیا۔ یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت تیز بارش ہے اور آپ جنت البقیع سے تشریف لا رہے ہیں۔ تعجب خیز بات یہ کہ آپ کا لباس مبارک پانی

سے اسم گرامی محمد، لقب جلال الدین، مولائے رُوم عرف، اولادِ پاک سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ط

Marfat.com

سے بھیگا ہُوا نہیں اور کپڑے بالکل سُوکھے ہیں۔ فرمایا اے حمیرا! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا تم نے کیا اُوڑھ رکھا ہے۔ عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ آپ کا تہبند۔ مولانا رُوم عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ کی زُبانی ؎

گُفت بہرِ آن نمودے پاک جیب — چشمِ پاکت را خُدا بارانِ غیب
نیست ایں باراں ازیں ابرِ شُما — ہست باراں دِیگر و دِیگر سَما

فرمایا۔ اے عائشہ! اِس تہبند کی برکت سے تیری آنکھوں سے پردے ہٹ گئے۔ یہ بارش نُور کی ہے نہ کہ پانی کی۔ اِس نُور کی بارش کا بادل اَور ہے اور اس کا آسمان اَور یہ رحمت کی بارش کسی کو نظر نہیں آتی جو تُو نے اِس تہبند کی برکت سے دیکھ لی۔ اَللہ تَعَالٰی اور ملائکہ نُوری کے دُرُود پاک کے نُور کی بارش کا وُہی مُعائنہ کرسکتا ہے۔ جس نے حُبِّ نبی کی چادر اُوڑھ رکھی ہو اور لباسِ تقویٰ و ادب میں ملبُوس ہو۔ دُرُود خوان صحابی حضرت عمران بن حصین الخزاعی علیہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ظاہری آنکھوں سے فرشتوں کو دیکھتے تھے اور اُن سے سلام و کلام فرمایا کرتے۔

① حقیقتُ الامر :- اَللہ تَعَالٰی اور اُس کے فرشتے دُرُود شریف بھیجتے ہیں اپنے نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" پر اِس بیت میں عظیم اِنَّ اللہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط سورۃ الاحزاب ۵۶ سے مُومنین کو خبر دی کہ رحمت کے انوار کی بارش، ہر وقت روضۂ اطہر پر برستی رہتی ہے وُہ بارش صاحب نظر کو ہی نظر آتی ہے تو فرمایا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ اے ایمان والو! تُم بھی میرے محبُوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حضُوری میں حاضِر ہوکر دُرُود شریف بھیجا کرو دُرُود شریف کے انوار بارش کی طرح تُم پر بھی برسیں گے۔ ردائے محبّت اوڑھنے والے اِس بارش کو دیکھتے اور اِس میں نہاتے اور تیرتے ہیں۔ جب یہ انوار جسم و جان میں بس جاتے ہیں تو پھر اُن کے جسم سے خُوشبُو کے حُلّے آتے ہیں تو وُہ دُرُود شریف کی لگن میں مگن ہو جاتے ہیں اے اَللہ عَزَّاِسْمُہٗ! تیرا قُرآن برحق، تیرا فرمان واجبُ الاذعان برحق ہے۔ اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا ط

بے مایہ سہی، شائد وُہ بُلا بھیجیں — ہم نے بھی بھیجیں ہیں دُرُودوں کی سوغاتیں
کچھ ہار دُرُودوں کے ہیں زادِ سفر میرا — لے جاؤں گا اشکوں کی سوغات مدینہ میں

علہ جلیلُ القدر صحابی سے ملائکہ بہرکثرت دُرُود شریف ہمکلام ہوتے۔ سلام اور مصافحہ کرتے۔ اِنَّ الْمَلَائِکَۃَ کَانَتْ تُصَافِحُہٗ اور احوالِ عجائب و غرائب بالمُشافہہ مشاہدہ کرتے اور دُرُود شریف کے انوار کو اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھتے۔ یہ ملائکہ نُوری دُرُود شریف کی نُوری پھلجھڑی کے جھڑے ہُوئے پھُول ہیں۔ ۱۲ منہ نُوْرُ اللہِ قَلْبَہٗ بِنُوْرِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَام ط

Marfat.com

○ آثارِ نبوی "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" پر دُرود شریف پڑھنا محبوب مسنون اور مستحسن ہے۔

اَلْمَدِیْنَہ کُلُّھُمْ جَنَّۃٌ ط تاہم مسجدِ نبوی شریف کے خاص حصّہ کو حضور سیّد الکائنات "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے ریاضُ الجنّۃ کے لقب سے ملقب فرمایا جو کہ حقیقۃً جَنّتُ الفِردوس کا باغیچہ ہے

حدیث مبارک :- بروایت حضرت عبداللہ بن زید مازنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط

وَمَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ ط وَمِنْبَرِیْ عَلٰی تُرْعَۃٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّۃِ ط "صحیح البخاری و مسلم"	میرے حجرہ اور منبر کے درمیان جنّت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے اور جنّت کے درجوں سے ایک درجہ پر ہے۔

اور فرمایا اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا ط جب تم ریاضُ الجنّۃ سے گزرو تو اُس کے پھل کھاؤ یعنی جو جنّتی باغوں کی خوشہ چینی پسند کرے اُسے چاہیئے کہ ریاضُ الجنّۃ میں ہر ایک اُسطوانہ کے پاس ذکرِ الٰہی، نوافل اور درُود شریف بکثرت پڑھے ؎

اِس طرف روضہ کی جالی اُس طرف منبر کی بہار
بیچ میں جنّت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

☆ امام اَحمد بن محمّد ابنِ حجر مکّی شافعی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ کے نزدیک یہ قطعہ ریاضُ الجنّت، حقیقۃً جنّت سے ہے نہ کہ حُکماً بعینہٖ اُس کو جنّت میں منتقل کر دیا جائے گا۔ حجرِ اسود، کعبۃُ اللہ، روضۂ اقدس کی مانند فنا اور معدوم نہ ہو گا۔

○ تعجّب ہے اُن پر جو جبلِ اُحد کو تو جنّتی پہاڑ مانتے ہیں لیکن روضۃُ الجنّت کو حقیقی جنّت کے ماننے سے انکار کرتے ہیں؛ یہ انکارِ منکر، کمال جہالت، حماقت اور سفاہت پر مبنی ہے ؎

یہ منبر یہ مسجد یہ روضہ یہ گنبد — ہے فردوس نما یہ مینارِ مدینہ
یہاں کی زمین عرش سے بھی ہے اعلیٰ — جہاں جلوہ گاہ تاجدارِ مدینہ

☆ ابنِ ابی حمزہ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ "اکابر علماءِ مالکیّہ" نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ٹکڑا اپنے پیارے محبوب سیّد الانبیاء عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ مِنَ الْمَلِکِ الْجَوَادِ کو عطا فرمایا۔ جو شخص ریاضُ الجنّۃ سے آکر قسم اُٹھائے کہ میں نے جنّت کو دیکھا اور اندر داخل ہو کر سیر کی ہے وہ اپنی قسم ؎ جنّت کے تاثیرات سلب کر کے بھیجا گیا مانندِ حجرِ اسود۔

Marfat.com

میں سچّا ہے حانث نہیں ہوگا۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُہُ الْاَعْلٰی بِالصَّوَابِ ط

○ اَللّٰہ تعالیٰ نے محبُوب ترین یہ خطّہ ارضی تَعْظِیْمًا لِّنَبِیِّہٖ وَتَنْوِیْمًا لِّشَانِہٖ محبُوب کو عطا فرمایا جس کی حاضری نے حجِّ مبرُور، زیارتِ مقبُول کا مرتبہ پایا۔ یَا حَبَّذَا سَعَادَۃُ مَنْ فَازَ ذٰلِكَ ط

☆ مدینۃ الرّسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دورِ جدید کی مُستند تاریخ سے ایک اقتباس :۔ فرمایا۔ ایک روز ریاضُ الجنّۃ کی حاضری کے بعد جنّتُ البقیع شریف حاضر ہُوا تو دِل میں خیال گزرا۔ سُبحانَ اللّٰہ! مدینۃُ الرّسُول میں دو جنّتیں ہیں۔ ایک ریاضُ الجنّۃ، دوسری جنّتُ البقیع اِسی خیال میں ایک ولیّہ کاملہ مجذُوبہ کے قریب سے گزر ہُوا تو مجھے بڑی فصیح زُبان سے بُلایا۔ اَخِیْ تَعَالَ اِسْمَعْ کَلَامِیْ میرے بھائی اِدھر آؤ میری بات سُنو تو مَیں قریب گیا تو اُس نے اپنا دایاں ہاتھ میرے بائیں کَندھا پر رکھا اور فرمایا وَاللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰہُ حَیٌّ وَّرَسُوْلُہٗ حَیٌّ ط اَللّٰہ کی قسم اَللّٰہ زندہ ہے اور اُس کے رسُولِ کریم "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" بھی زندہ۔ پھر فرمایا۔ وَاللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَلْمَدِیْنَۃُ کُلُّھَا جَنَّۃُ الْفِرْدَوْسِ ط اَللّٰہ کی قسم! مدینہ مُنوّرہ سارے کا سارا جنّتُ الفِردوس ہے۔ یہ تھی آخری بات جس نے میری نظر کی اصلاح کی کہ مدینہ مُنوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں دو جنّتیں نہیں بلکہ سارے کا سارا مدینہ مُنوّرہ جنّت ہے ؎

اے واعظ جنّت سے نہ کر تعبیر مدینے کی
جنّت بھی ہے دُھندلی سی تصویر مدینے کی

"اِنتہیٰ کلامُہٗ"

☆ اماکنِ مُقدّسہ :۔ افضَلُ المساجد مسجدِ نبوی شریف، ریاضُ الجنّۃ، مَواجہہ شریف، چبوترہ صحابہ صُفّہ، مقامِ تہجّد، مقامِ مؤذّنِ بلال۔ مینار، مقامِ مہبطِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَامُ۔ مقامِ قدمِ مُبارک، محراب شریف، منبرِ مُنیف یہاں بکثرت نوافل اور درُود شریف پڑھے۔ "اعظم فضائل" سے حضُور سرورِ کائنات محبُوبِ کردگار احمدِ مُختار "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" معہ شیخین کریمین کا مسجد شریف کے بائیں کونہ میں حجُرۂ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا میں اِستراحت فرما ہونا ہے اور مسجدِ نبوی شریف کے تمام تر فضائل حضُور "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کے وجُود باجُود کا صدقہ ہیں۔ جو تمام کائنات ارضی و سماوی کے درُود و سلام کا مخزن اور مرکزی مقام ہے۔

☆ ریاضُ الجنّۃ کے سفید ستُون :۔ اُسطوانہ مُخلّقہ، اُسطوانہ عائشہ، اُسطوانہ ابُولبابہ "رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ ط

Marfat.com

اُسطوَانہ السّریر، اُسطوَانہ محرّس، اُسطوَانہ الوفود، اُسطوَانہ جبریل، اُسطوَانہ تہجّد اور مواجہہ شریف تا مہبطِ جبرائیل "مینار" یہ مقامات بھی ریاضُ الجنّۃ میں شامل ہیں۔ "علیہ السّلام" ؎

صَد غیرتِ فردوس مدینے کی سرزمین ہے
باعث ہے یہ کہ محبوبِ اِس میں مکین ہے "صلی اللہ علیہ وسلم"

☆ یہ جنّت کی کیاری ہے۔ اللہ اور رسول عزّوجلّ صلی اللہ علیہ وسلم کے محض کرم سے ہم محتاجوں کو یہاں جگہ دی اور نمازیں پڑھنی نصیب کیں تو بحمدِ اللہ تعالیٰ جنّت میں داخل ہوئے اور وعدۂ الٰہی کے مطابق جنّت میں جا کر پھر کوئی نار میں نہیں جاتا تو روزِ قیامت اب ہم اِنشاءَ اللہ الرّحمٰن نار کا مُنہ نہیں دیکھیں گے۔

☆ اَلمدینۃُ المنوّرہ کی مساجدِ مُبارکہ :۔ افضل ترین مسجدِ[1] نبوی شریف، مسجدِ سیدنا ابوبکر، مسجدِ عمر، مسجدِ ابوذر غفاری، مسجدِ غمامہ، مسجدِ خلیلی، مسجدُ الرّایہ، مسجد مشربہ اُمِّ ابراہیم، مسجدِ علی مُصلّیٰ عیدین، مسجد بنی ظفر، مسجد اجابت، مسجد بنی حرام، مسجد رُبابہ، مسجد قباء، مسجد قبلتین، مسجدِ الذّباب، مسجدِ فسخ، مسجدِ جنّتُ البقیع، مسجدُ الوادی، مسجدُ السُّقیاء، مسجدِ شمس، مسجدِ قُریظہ بر جبلِ سلع، مقامِ خندق میں خمسہ مساجد، مسجدِ جمعہ، مسجدِ عثمان غنی، مسجدیں جنّت کے باغیچے ہیں۔ جنّتی اِن میں آرام پاتے ہیں۔ "علیہ وآلہٖ واصحابہٖ الصّلوٰۃُ والسّلام"

☆ مدینہ منوّرہ کے کنوئیں :۔ بیر علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ یہاں سے عمرہ کا اِحرام باندھا جاتا ہے۔ بیرِ عثمان غنی جن کے متعلّق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زُباں دُرفشاں سے فرمایا۔ مَنْ حَفَرَ بِیْرَ رُوْمَۃَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ ط یہ[2] سعادتِ عظمیٰ سیدنا عثمان ذُوالنّورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حصّہ تھا۔ اِس جنّتی کنوئیں کے ساتھ ایک مسجد اور عالی شان باغ لیموں ہے۔ ٹیوب ویل چل رہا تھا۔ وُضو کیا تبرّکاً پانی پیا۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ" بیرِ غرس نزدِ مسجد قبا شریف اِس کا پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش کر کے فرمایا۔ یہ جنّت کا کنواں ہے۔ بیر السُّقیاء، بیر غریس،

---

[1] مومن مسجد میں ایسی راحت پاتا ہے جیسے مچھلی پانی میں۔ اَلْمُؤْمِنُ فِی الْمَسْجِدِ کَسَمَکٍ فِی الْمَآءِ ط ہر مسجد حقیقت میں کعبہ معظّمہ کا ظہور ہے۔ صورتِ کعبہ معظّمہ پر حقیقتِ کعبہ کا وُرود اور بیتُ المعمور کا عین، عالمِ امر کے مخفیات کا عالمِ خلق پر نزُول ہے کعبۂ ربّانی کی طرف دِل جھکتے اور سربسجُود ہوتے ہیں۔ حقیقتِ کعبہ حقیقتِ نماز حقیقتِ قرآن حقیقۃُ الحقائق کے انوار ہیں

[2] بیرِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ وبجاہہٖ علینا کو آج بھی متعصّب متقلّب لوگ بیرِ رُومہ کہتے ہیں یہ "وادیِ عقیق میں ہے۔

Marfat.com

غرس ، بیرِ عہن ، بیرِ ارہاب ، زمزمی ، بیرِ بصہ ، بیرِ بضاعہ ، بیرِ حاء ، بیرِ جاسوم ، بیرِ اریس ، ۳۵ کلومیٹر دور ترک چوکی کے پاس ایک چشمہ ناقہ ہے ۔ جس کا پانی ناریل کے ذائقہ کی طرح ہے ۔ الحمدللہ ! پیا اور شکر کیا ۔ سر کو دھویا اور وضو کیا ۔ تو درود شریف زبان پر جاری ہوگیا ۔

○ ان جملہ آثار ، آبار ، مساجد ، وادیوں ، چشموں اور پہاڑوں میں اربابِ بصیرت جن کے دیدہ و دل انوار سے منور ہیں اُن پر اثر جمالِ محمدی اور ظہورِ کمالِ احمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے نورانیت ظاہرا نظر آتی ہے جس کی انتہا نہیں ۔ کیونکہ ان سب مقامات پر کوئی ایسا ذرہ نہیں جس پر نظرِ مبارک نہ پڑی ہو اور وہ جمالِ بہجتِ مآل ، حسنِ سیدِ کمال " صلی اللہ علیہ وسلم " کے دیدار سے شرفیاب نہ ہوا ہو ۔ ان انوار سے یہ قابلِ زیارت بن گئے ۔ ؎

بہر زمین کہ نسیمے ز زلفِ او زدہ است ہنوز از دمِ آں بوئے عشق مے آید

○ جبل احد : یہ مدینہ طیبہ جانبِ شمال سے سبز گنبد کا نظارہ کرتا ہے ۔ جس سے مسرت کے آثار ظاہر ہیں اور مومن اس کو دیکھ کر قلبی فرحت اور چہرہ کی تازگی پاتا ہے ۔

بروایت سیدنا انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نبیِ کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " نے فرمایا ۔ " صحیح البخاری و مسلم "

هٰذَا جَبَلٌ اُحُدٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ وَعَلٰى بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ ط	یہ احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اور یہ جنت کے دروازے پر ہوگا ۔

○ اس کے فضائل معجزات کے باب میں لکھ دیئے گئے ہیں ۔ حقیقت ہے کہ اس کا نام لیتے ہی قلب محبت سے لبریز ہو جاتا ہے کیونکہ یہ محبوبِ ربُّ العلا عزوجل فصلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب پہاڑ ہے ۔ اس جبل رفیع المحل سے محبت کی خوشبو مہکتی ہے ۔ ؎

سرِ حبِ ازلی در ہمہ اشیاء جاری است ورنہ بہرِ گل نکند مسکین بلبل فریاد[ع۲]

ع۱ سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب جنازہ تیار کر کے جنت البقیع لے جایا جانے لگا تو اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنازہ رکھ دو ۔ یہیں دفن کر دو کر جنازہ کے ساتھ جبلِ احد چل پڑا ہے اور فرمایا اگر یہاں دفن نہ کرتے تو سارا شہر مدینہ جبلِ احد سے بھر جاتا ۔ سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی گود میں سلا کر پرسکون ہوگیا ۔ جبلِ احد کے سینہ میں سیدنا ہارون علیہ السلام ہیں ۔ سبحان اللہ محبت کے انعامات بھی کمال ہوتے ہیں ۔

ع۲ حبِ ازلی ہر شئی میں جاری ہے ورنہ مسکین بلبل پھول کے لیئے فریاد کناں نہ ہوتی ۔

Marfat.com

☆ جنّتی پہاڑ :- جبلِ اُحد ، وَرقان ، طُور ، رِضوی ،

☆ جنّتی کنوئیں :- بیرِ عُثمان ، اِریس ، عرَس ، بیرِ زَمزَم

☆ جنّتی نہریں :- نِیل ، فُرات ، سیحَون اور جیحَون ،

☆ جنّتی قبرستان :- جنّتُ المعلّیٰ ، جنّتُ البقیع ، جنّتُ القُبَاء

☆ جنّتی غزوات :- غزوۂ بدر ، اُحد ، خندق اور حُنین

○ خضر علیہ السّلام کے نام کی وجہ تسمیہ : خضر کا معنیٰ سبزہ ۔ آپ جہاں کہیں اپنا قدم مُبارک رکھتے وہاں سبزہ اُگ آتا اور حضرت خضر علیہ السّلام کے نبی ، ہمارے پیارے رسُول اور اللہ سُبحانہٗ کے محبُوب پاک صاحبِ لولاک علیہ افضل التحیۃ والثناء کے قدم مُبارک جہاں جہاں ، لگ گئے وُہ جگہ جنّت بن گئی ۔ جبلِ اُحد ایک جنّتی پہاڑ ہے ۔ اِس کے دامن میں سیّدنا عمِّ کریم حمزہ ابن عبدُ المطّلب رضی اللہ عنہما اور شہداءِ اُحد کے مزارات مُقدّسہ ہیں ۔

☆ ایک روائت میں نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ مجھے جبرائیل علیہ السّلام نے بذریعہ وحیِ الٰہی خبر دی

اِنَّ اللہَ کَتَبَ عَلٰی سَبْعِ سَمٰوَاتٍ اَسَدُ اللہِ وَرَسُوْلِہٖ حَمْزَۃُ ط "جذبُ القلوب الیٰ دیارِ المحبوب"	بے شک اللہ سُبحانہٗ وتعالیٰ نے سات آسمانوں پر نُوری قلم سے لکھا سیدنا امیر حمزہ اللہ اور اُس کے رسُول کے شیر ہیں ۔

بفرمان واجب الایمان رسُولِ رحمان صلی اللہ علیہ وسلم ، میرے چچا جان ہر زائر کے سلام کا جواب بنفسِ نفیس دیتے ہیں اور آپ کے مزارِ مُقدّس پر بعض اولیاءِ عظام کے مطابق سلام کا جواب مسموع ہُوا ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ، کے شفیق چچا کی بارگاہ میں غلام کے قلب میں ایسی رِقّت طاری ہو جاتی ہے کہ آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی ہے ۔ یہاں آرزُوئیں بہُت جلد پُوری ہوتی ہیں ۔

گِرا کر چار آنسو حالِ دل سب کہہ دیا ہم نے
دیا مجھ کو زُباں کا کام چشمِ خُوں فشاں تُو نے

☆ سیّدنا عبدُ اللہ بن عمر بن علی مُرتضےٰ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ۔ میرے والدگرامی حمزۃ المبارک کے روز جبلِ اُحد کی زیارت کو جایا کرتے تھے ۔ ایک مرتبہ جب وہاں پُہنچے تو بلند آواز سے سیّدنا عمِ عظیم حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر مُبارک پر حاضر ہو کر عرض کیا ۔ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ط تو قبر انور سے آواز آئی ۔ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا اَبَا عَبْدِ اللہِ ط تو میرے

پ ۱۳ سورۃ الرعد ۲۴

Marfat.com

والد نے مجھ سے پوچھا۔ تم نے جواب دیا ہے؟ میں نے کہا نہیں تو پھر انھوں نے ہٹ کر ایک طرف نیازمندانہ سلام عرض کیا تو پھر جواب سے مشرف فرمایا وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ۔ تو میرے والد قدس سرہٗ الماجد فوراً اس انعام پر سجدہ میں گر پڑے۔ " وفاء الوفاء فی اخبار دار المصطفٰے "

☆ مشہور محدّث صحابی انسؓ ابن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔

اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ الْجَنَّةِ مِنْ دُوْنِ الْاُحُدِ	اُحد کے اُس طرف سے مجھے جنّت کی خوشبو آ رہی ہے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہیں تو زمین پہ، مگر خوش بُو محسوس کر رہے ہیں جنّت کی۔ زکام کا مریض پھول کی خوشبو محسوس نہیں کرتا ایسے ہی بدمذہبی، بدعقیدگی کا مریضِ لاعلاج جنّت کی خوشبو کیسے پائے؟ یہ خوشبوئیں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے غلام پاتے ہیں۔

☆ جنّت البقیع :۔ حضور" صلی اللہ علیہ وسلم" بقیع الغرقد میں اکثر اوقات رات کے پچھلے پہر تشریف لے جاتے اور اُن کو بدیں الفاظ سلام سے نوازتے اور دُعائیں کرتے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَقِیْعِ الْغَرْقَدِ ط	سلامتی ہو تم پر اے قوم مؤمنین بے شک ہم تم سے ملنے والے ہیں اے اللہ سبحانہٗ! اہلِ بقیع الغرقد کی مغفرت فرما۔

☆ جنّت البقیع سے ستّر ہزار اُمتی بغیر حساب و کتاب کے جنّت میں جائیں گے جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے دمکتے ہوں گے۔ حضرت کعب بن احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بحوالہ تورات شریف مروی ہے۔ جنّت البقیع پر فرشتے مامور ہیں جب یہ بھر جاتا ہے تو ملائکہ مؤکّل اُس کو کناروں سے پکڑ کر جنّت میں اُلٹ دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی منافق یا گستاخِ رسول کسی وجہ سے دفن ہو جائے تو ملائکہ مؤکّل اُس کو باہر پھینک دیتے ہیں۔ یہاں اصحاب جنّت آب کے قبور ایسے چمکتے ہیں جیسے آسمان پر ستارے نوری۔ " واضح مزارات المقدسہ"

سیدنا عثمان ذوالنورین، سیدنا عثمان بن مظعون، سیدنا ابراہیم، سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء، سیدنا عباس، سیدتنا ازواجِ مطہرات، سیدہ عائشہ صدیقہ، سیدنا حسن مجتبےٰ، سیدہ فاطمہ بنت اسد، سیدہ حلیمہ غرضیکہ دس ہزار صحابہ عظام، آئمہ کرام مؤمنین متقین ط رضی اللہ تعالیٰ عنہم ارضاھم عنا جلوہ افروز ہیں۔ سلام کے بعد قرآن مجید، فرقانِ حمید اور درود پاک پڑھ کر ایصالِ ثواب کریں اور دُعا مانگیں۔

؎ یزید نے گلشنِ رسالت کو اُجاڑا۔ نجدیہ سعودیہ نے جنّت البقیع کے ان باغیچوں "روضہ ہائے مقدسہ کو مسمار کر دیا یقیہ آگے"

Marfat.com

☆ **جنّت البقیع میں سب سے افضل** :۔ اعلیٰ حضرت قادری قدس سرہ العالی سے المدینۃ المنوّرہ میں کسی نے پوچھا کہ جنّت البقیع میں سب سے افضل کون ہے؟ فرمایا سیدنا عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو وہ فوراً بولا۔ سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو آپ نے جوابُ الجواب کے طور پر فی الفور فرمایا وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا[1] سبحان اللہ! یہ جواب کتنا لطیف اور ایمان افروز اور محبّت کا مظہر ہے۔ فَافْهَمْ ط

احادیثِ نبویّہ:۔ صلی اللہ علیہ وسلم ط

☆ فَمَنْ مَّاتَ بِالْمَدِيْنَةِ كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا وَّشَهِيْدًا ط

جو شخص مدینہ منوّرہ میں مرے میں اُس کی شہادت اور شفاعت کروں گا۔

دُعا:۔ اے اللہ سبحانہ وتعالیٰ! گلِ باغِ قدس صلی اللہ علیہ وسلم کے معطّر معطِّر حلیوں میں اور مدینہ منوّرہ کی معنبر معنبر فضاؤں میں موت دے اور جنّت البقیع کی مہکی مہکی پیاری پیاری سرزمین میں مدفن عطا ہو اور لواءُ الحمد کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں میں حشر ہو۔ اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ؎

عُقبیٰ کے سارے غم دِل سے نکال دو — غم اپنا یا نبی مجھے بہرِ بلال دو
سینہ مدینہ ہو مرا دِل بھی مدینہ ہو — ذکرِ مدینہ دو مجھے مدنی خیال دو
وقتِ مرگ بس تصوّرِ جاناں میں گم رہوں — ذکر و درود اُس گھڑی بہرِ ذُوالجلال دو
غلام کو بُلا کر مدینے میں دو بقیع — دو پھول کے طفیل ہوں پورے سُوال دو

صلی اللہ علیک وآلک وسلم

☆ قَبْرُ الْمُؤْمِنِ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ ط

مومن کی قبر جنّت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔

○ یہ قبرستان جنّت کی طرف منسوب ہے۔ یعنی جنّت البقیع جنّت کا حقیقی ٹکڑا ہے اور جنّت المعلیٰ مکہ معظّمہ کا قبرستان اور جنّت البقیع جانبِ مشرق بستی قباء شریف کے پاک باشندوں کا قبرستان ہے۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہٗ نے بوقتِ حاضری و زیارت اُس کو جنّت القباء سے موسوم کیا تو دِل

بقیہ حاشیہ
خواجہ محمد اسمٰعیل روشن سرہندی جنّت البقیع کے قبور کے انہدام کی یہ حالت دیکھ کر خون کے آنسو رویا اور پکار اٹھا ؎

بارِ دگر بسانِ یزید اے یزید نجد — کردی بہ اہلِ بیتِ رسول ایں قدر جفا
اہلِ زمین چہ، ملائک بر آسمان — ہستند از جفاءِ تو در نوحہ و عزا

[1] پ۲ سورۃ البقرہ آیتِ کریمہ ۱۴۸ اور ہر ایک کے لیئے توجّہ کی ایک سمت ہے وہ اُسی کی طرف مُنہ کرتا ہے۔

Marfat.com

بہت مسرور ہوا فللہ الحمد یہ قبور جنت کے باغیچے ہیں زائران بارگاہوں میں حاضر ہوتے اور فیض و برکت سے اپنے دامن بھرتے ہیں اور جنت کے ان باغیچوں کے تختوں کی سیر کرتے ہیں۔ درود شریف پڑھتے، خوشبوئیں پاتے ہیں۔

☆ **معجزہ کا ظہور جبلِ اُحد کے دامن میں :۔** حضور تاجدارِ مدینہ، سرورِ سینہ صلی اللہ علیہ وسلم وادیِ اُحد میں ستانے کے لئے ٹیک لگائے تھے اور اُونٹنی پاس کھڑی تھی۔ مشرکین نے اُوپر سے ایک بہت بڑا پتھر لڑھکایا۔ اُونٹنی نے جب دیکھا تو اپنے پاؤں سے اُسے روکا قدرتِ الٰہی وہ پتھر وہیں کا وہیں اٹکا رہ گیا۔ جو آج تک اُسی حالت میں ہے اور جس جگہ حضورِ اقدس" صلی اللہ علیہ وسلم "نے سر مبارک لگایا تھا وہ پتھر نرم ہوگیا اور سر مبارک کا نشان پڑ گیا۔ یہ نشان بعینہٖ آج بھی جبلِ اُحد کے سینہ پر بطورِ مُہر کندہ ہے۔ اِس فقیر خوش نصیب نے جب یہ منظر مؤرخہ ۱۹، رجب المرجب ۱۴۰۹ ہجری المقدسہ بروز اتوار دیکھا تو زبان پر درود شریف جاری ہوگیا ۲۶.۲.۸۹

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط بندہ جس مقام پر کھڑا تھا۔ اس جگہ عجیب قسم کی بھینی بھینی خوشبو مہکتی تھی تو کیفیاتِ خشیت طاری ہوگئیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ حَمْدًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ط

☆ **جبلِ اُحد کو حضور سرورِ کائنات" صلی اللہ علیہ وسلم "سے محبت ہے** اُس نے از رُوئے محبت اپنے سینہ میں تبرکات کو محفوظ کر لیا اور محبین کے دل ان تبرکات کے مقامات کی زیارت سے تسلی پاتے ہیں۔ اشکبار آنکھیں ٹھنڈی اور قلب سکون کی دولت درود شریف سے پاتے ہیں ؎

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ — کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ
مری خاک یا ربّ نہ برباد جائے — پسِ مرگ کر دے غبارِ مدینہ
ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی — شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ
جدھر دیکھئے باغِ جنت کھلا ہے — نظر میں ہیں نقش و نگارِ مدینہ

رہیں اُن کے جلوے، بسیں اُن کے جلوے
مرا دل بنے یا ربّ یادگارِ مدینہ "مولانا حسن رضا علیہ الرحمۃ"

☆ **مصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم :۔** منبر منیف کو نیچے آٹھ سیڑھیاں لگا کر اونچا کر دیا اور

Marfat.com

دروازہ لگا کر بند کر دیا اور مُصلّی النبیؐ محراب میں جائے نماز کی جگہ دیوار چُن کر محراب کی شکل دے کر محفوظ کر دیا۔ یہاں لوگ بکثرت بطور برکت نوافل پڑھتے ہیں اور اُن کی سجدہ میں پیشانیاں قدم[1] اقدس پر ہوتی ہیں سُبحَانَ اللہ کیسا حکیمانہ عملِ تعمیر ہے ؎ "تِلکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ"۔

نگاہِ عشق نے گُل کے عوض سجدے بکھیرے ہیں
جہاں نقشِ قدم دیکھا وہیں سنگِ جبیں پایا

محرابِ شریف کی پیشانی مُبارک پر نہایت خوشخط سنہری الفاظ سے یہ آیتِ کریمہ لکھی ہوئی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَ مسجد نبوی شریف سورۃ الاحزاب ۵۶
مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ بدرستیکہ خُدا و فرشتگاں درُود میفرستید بر پیغمبر۔ اے آنانکہ گرویدہ اید دُرود فرستید بروے وسلام گوئید وگفتنی

(۲) **حقیقتُ الامر** امام ثعلبی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب العرائس میں یہ روایت نقل کی ہے۔ "ترجمہ فارسی شیخ سعدی علیہ الرحمۃ ط

☆ کہ ہر دہ ہزار عالم[2] سے عالمِ عُلوی میں ملائکہ نوری ہمہ وقت درُود وسلام بر خیرُ الانام درود شریف ۱۸۰۰۰۰ "صلی اللہ علیہ وسلم" بھیجتے رہتے ہیں اور عالمِ سُفلی میں کوہ قاف کے پیچھے خالقِ مُطلق نے ایک خاص مخلوق پیدا فرمائی ہے۔ جس کی عبادت فقط مقصودِ کونین مطلوبِ ثقلین "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درُود شریف بھیجنا ہے اور اُن کا کام دولت کدۂ سرورِ دارین "صلی اللہ علیہ وسلم" پر حاضر ہو کر بے حجاب زیارت کرنا اور سلام کرنا ہے۔ جس سے یہ رشکِ خلائق و ملائک بن گئے ؎

نگاہِ شوق نے گُل کے عوض درُود بکھیرے ہیں
جہاں نقشِ قدم پایا لب پہ درُود و سلام آیا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

[1] عالمِ امر، عالمِ خلق۔ [2] عالمِ موجودات، محسوسات، معلومات، معروفات

[1] غلام اِن مقاماتِ مُقدّسہ پر ہاتھ پھیر کر اپنے چہرہ اور سینہ پر ملتے ہیں یہ سُنّتِ صحابہ ہے کہ چہرہ کی رونق اور سینہ کا سکون ہے۔ ان مقامات میں غلام خیر و برکات کے سمندر میں غوطہ زن ہوتا ہے۔ یہاں بکثرت نوافل کے ساتھ بکثرت درُود شریف پڑھے۔ کعبۃ اللہ میں مُصلّی ابرار، میزابِ رحمت کے نیچے ہے اور شرابِ ابرار، آبِ زمزم اور المدینۃ المنورہ میں مُصلّی ابرار یعنی اولیاءِ عظام کے بیٹھنے کا مقام قدمِ مُبارک کی طرف "جانبِ مشرق" ہے جہاں اولیاء نگاہ سے سیراب ہوتے ہیں۔ اور جن کے آستانے کی جاروب کشی اُمراء و حُکماء کے ہاں صدر نشینی سے بھی بہتر ہے۔ غلام عرض کُنان ہے۔

جہاں عشق بھی ہے سجود میں جہاں حُسن بھی ہے نیاز میں — اسی بارگاہِ جمال کا میں ہوں ایک ادنیٰ غلام بھی

Marfat.com

تہجّد

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْیَی الظَّلَامَ اِلٰی ۔۔۔ اِنِ اشْتَکَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمٍ ۱۱

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ کَوَاکِبُهَا ۔۔۔ یُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمِ

"قصیدہ بردہ شریف"

قرآن پاک : پ ۲۹ سورۃ المزمل آیت کریمہ ۱ تا ۴

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ۙ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ؕ

اے جھرمٹ مارنے والے محبوب! رات میں قیام فرما۔ سوا کچھ رات کے آدھی رات یا اس سے کچھ کم کردو یا اس پر کچھ زیادہ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو

○ محبوب کی ہر ادا پیاری ہے۔ اسی اداءِ محبوبانہ کو محبِّ حقیقی، بکمال محبّت اور معزّز القاب سے مخاطب فرما رہا ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ اے کملی اوڑھنے والے محبوب! ردائے نبوّت اور چادرِ رسالت اوڑھنے والے میرے پیارے رسول! صلی اللہ علیہ وسلم، محبّت کا ایک یہ نرالا دستور ہے۔ جس ادا کو محبوب اپنائے محب اسی کا نقشہ کھینچتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابتداءِ وحی کے نزول پر گھر تشریف لائے تو اُمّ المؤمنین سیدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ تو ربِّ کریم نے محبّت کے لہجے میں یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ سے خطاب فرمایا اور یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ اے سفید چادر میں اپنے آپ کو لپیٹنے والے یا اپنے آپ کو لوگوں کی نگاہوں میں مستور کرنے والے میرے پیارے نبی! اہلِ معرفت نے یہ معنیٰ بیان کئے ہیں۔ اے لباسِ بشریّت میں حقیقتِ محمّدیّہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو چھپانے والے!

☆ عارف باللہ حضرت یعقوب بن عثمان چرخی الغزنوی قدس سرہ المکی نے یہ معنیٰ کئے ہیں۔ اے نبوّت اور رسالت کا بارِ گراں اٹھانے والے! (وفات ۸۵۱ھ) اے لباسِ نبوّت سے آراستہ اور محبوبیّت کے خلعتِ فاخرہ سے پیراستہ۔ اے چادرِ رحمت اوڑھ کر اپنی اُمّت کو اس میں چھپانے والے میرے پیارے محبوب! یا کالی کملی اوڑھ کر اپنی اُمّت کی عیوب پوشی کرنے والے محبوب یا مسندِ نبوّت کو اپنے حسن،

ع۱ افسوس کہ میں نے اُس ذاتِ پاک کی سُنّت "تہجّد" کو ترک کر دیا جن کے تاریکیِ شب میں کثرتِ شب بیداری سے

"بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر" ۴

Marfat.com

بے مثال اور جمال باکمال سے زینت دینے والے۔ یہ سب اخذ کردہ معانی ہر ایک کے اپنے اپنے تعلّقِ مصطفوی کو ظاہر کرتے ہیں جو بیان ہوئے "۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ" اس خطاب میں کتنی حلاوت اور شیرینی ہے۔ وہی جانے جو نسبت رکھتا ہو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ "

نمازِ تہجّد اِنَّمَا التَّہَجُّدُ بَعْدَ رَقْدَۃٍ نمازِ عشاء پڑھ کر سونا اور پھر سحری کو بیدار ہو کر نوافل پڑھنا یہ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر فرض اور اُمّت کے لئے سُنّت ہے۔ ؎

چھیڑ کے سازِ لَا اِلٰہ دھوم مچا گئے حضور ۔۔۔ سارا جہاں تھا محوِ خواب آ کر جگا گئے حضور

حکمت :۔ محبوب ساری رات بیدار رہ کر عبادت[1] کرتے اور ربِ کریم سے راز و نیاز کے ساتھ ہمکلام ہوتے اور مُشاہدۂ حق سے لطف وصال میں رہتے کہ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" سِرٌّ مِّنْ اَسْرَارِ اللّٰہِ ہیں۔ اِس آیتِ کریمہ میں یہ اشارہ ہے کہ محبوب کچھ رات آرام بھی فرمایا کرو تاکہ معبودِ حقیقی آپ کو سُلا کر راز کی باتیں کرے۔

○ تہجّد نبوّت کا وِثار، ولائیت کا شِعار اور اُمّت کے لیئے رِدَاءُ سُنّت" ہے۔ [2] ؎

ہر آنکس کہ در وقتِ سحر بیدار نیست ۔۔۔ او محبّت را چہ داند لائقِ گفتار نیست

☆ محبّت کا دستور ہے محبوب جس حالت میں ہو اُسی سے مُخاطب کیا جائے یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ یٰسٓ، یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ کیا عجیب کیفیّت ہے اِن الفاظ میں اور کتنا کیف آور انداز، محبّت والا دل ہی جانتا ہے۔ کہ اِس میں کتنی حلاوت ہے۔

☆ حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سو رہے تھے۔ محبوبِ کائنات سوتوں کو جگانے والے۔ قسمت کے بنانے والے "صلی اللہ علیہ وسلم" تشریف لے آئے تو فرمایا۔ قُمْ یَا نُوْمَانُ۔ اُٹھ اے سونے والے۔ وُہ اسی محبّت بھرے نام سے مشہور ہو گئے۔

۴ بقیہ حاشیہ

پاؤں مُتورّم ہو جاتے۔ آپ فضیلت کے سُورج ہیں اور سارے نُوری صحابہ، روشن ستارے جو تاریکیوں میں چمکتے ہیں۔

[1] تہجّد اُمّت پر سُنّت مؤکّدہ علی الکفایہ ہے اور تہجّد بین النّومین کے نوافل کو کہتے ہیں۔ پہلا نوم بعد نمازِ عشاء فرض اور دوسرا نوم سُنّت ہے جو تہجّد کے بعد اور قبل صلوٰۃ فجر ہے۔ صلوٰۃ اللّیل تہجّد بھی ہے اور غیر تہجّد بھی لیکن تہجّد غیر تہجّد سے بہتر ہے۔

[2] وِثار جو اُوپر اُوڑھا جائے۔ جُبّہ یا خرقہ۔ شِعار وُہ لباس جو جسم سے مَس ہو جیسے کرتا اور رِدَآء اوپر اُوڑھنے والی چادر سے مُراد نوافلِ تہجّد، اوّابین، اشراق، یہ اہلِ طریقت کی اصطلاحات ہیں۔ تہجّد سالک پر قائم مقام فرض ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

☆ مولائے کائنات علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ گھر سے باہر تشریف لائے اور مسجد نبوی کے صحن میں زمین پر سو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلاش کرتے ہوئے حلوہ گر ہوئے تو فرمایا "قُمْ یَا اَبَاتُرَابٍ" تو انھوں نے اِسی پیاری کُنیت کو حرزِ جان بنا لیا۔

☆ سیدنا عُمیر الدّوسی الیمانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بلیّوں میں گھرے ہوئے تھے تو فرمایا یَا اَبَا ھُرَیرَۃ وہ بلیّوں کی نسبت سے مشہور ہو گئے۔ اصل نام اِس محبّت کے نام میں گم ہو کر رہ گیا۔ جملہ روایات احادیث اِسی کُنیت "ابوہُریرۃ" سے ہیں۔

☆ اجلّہ اولیاء نقشبند شکر اللہ تعالےٰ سعیہم جس کسی کے چہرے پر انوار دیکھتے تو سمجھ لیتے کہ یہ صاحب نسبت ہے اور آبِ نسبت سے چہرہ دُھلا ہُوا اور انوارِ سُنّت سے پھُولوں کی طرح تازہ اور پُر رونق۔ جبکہ خوشی اور مسرّت سے کِھلا ہُوا ہوتا ہے۔

☆ ربّ ذُوالجلال والاکرام نے عزّت والی آل اور عظمت والے اصحاب کے چہروں کا ذِکر فرمایا۔ سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط[1] اُن کے چہروں پر سجدوں کے تابندہ و درخشندہ چمک دار نشان ہیں۔ تہجّد کی نماز سے اُن کے چہرے مُنوّر، باوجاہت اور پُر رونق ہیں۔ اُن کی جبین میں سجدوں کے نشان چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے دمکتے ہیں اور وہ نشان جو اُن کی پیشانیوں پر سجدہ سے پڑ جاتے ہیں وہ قبولیّت کی مُہریں ہیں۔

☆ تہجّد کا کتنا پُر رونق اور روح پرور منظر ہے۔ باوجودیکہ وہ تہجّد گزار اور عبادت گزار ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ سحری کو ربّ کریم کی بارگاہ میں اِستغفار کرتے ہیں۔ وَبِالْاَسْحَارِ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ط سحری کا اِستغفار، قلب کا وُضو ہے اور رونا قالبؔ[2] کا وُضو۔ شب زندہ داری سے عجز و انکساری اور سحری کو خوفِ الٰہی سے گریہ وزاری نعمتِ عُظمیٰ ہے اور اس پہ مُستزاد درُود شریف جو مومن کا ایمان دل کی اِنجلاء اور چہروں کی رونق ہے۔ شریعتِ

سورۃ الذّٰریٰت ۱۸

---

[1] پ ۲۶ سورۃ الفتح آیتِ کریمہ ۲۹ اُن کی علامت اُنکے چہروں میں سجدوں کے نشان سے۔ تہجّد گزار اُمتی بظاہر شریعت سے آراستہ اور بباطن انوارِ طریقت سے پیراستہ ہوتا ہے اور چہرہ تروتازہ اور شگفتہ ہوتا ہے۔ تہجّد گزار روزِ قیامت چہرے پر سجدوں کے نور سے اور درُود خواں چہرے پر درُود شریف کے نور سے پہچانے جائیں گے۔ "عَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس"

[2] پانی جسم کی جنابت اور آنکھ کا پانی آنسو قلب و رُوح کی نجاست و کثافت کو پاک کرتا ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

مُطَہَّرہ کی رُوح کے دو پَر ہیں۔ ظاہری پَر، رزقِ حلال، صدقِ مقال اور باطنی پَر استغفار اور درُود شریف اور جذبۂ پَر پرواز عشق ہے۔ جس سے طریقت کی منزلیں طے کر کے بندہ مقصودِ حقیقی تک پُہنچتا ہے اور درُود شریف سے قبولیّت پاجاتا ہے۔

ایک حدیث الحبیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ میں فرمایا۔

مَنْ كَثُرَ صَلٰوتُهٗ بِاللَّيْلِ حَسُنَ وَجْهُهٗ بِالنَّهَارِ ط	جو رات کو نماز نوافل کثرت سے پڑھتا ہے دِن کو اُس کا چہرہ مُنوّر خوبصورت اور پُر رونق ہوتا ہے۔

○ ربِّ کریم نے اپنے رسُول کریم "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کو نماز تہجّد تحفہ کے طور پر عطا فرمائی اور یہ تحفہ محبُوب کی شان کے لائق ہے اور اس قیامِ لیل میں محبُوب اور مُحبّ کے درمیان گفت و شُنید، راز و نیاز، حِکمت و اسرار کی باتیں ہوتی ہیں۔

☆ سیدنا عُثمان بن عَفّان خلیفہ راشِد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حضُور شبِ اسرآء کے دُولہا، "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے شبِ معراج آسمانوں میں دیکھا تو پُوچھا آپ یہاں کیسے؟ عرض کیا یا رسُولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ نمازِ تہجّد کی برکت سے۔ "تفسیر روحُ البیان پ۱۵"

☆ حضرت شفیق بلخی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ مشہور اولیاءِ اُمّت سے مروی ہے کہ قبر کی روشنی تہجّد کی نماز سے ہے اور چہروں کی وجاہت مسنُون داڑھی سے اور دلوں کی روشنی درُود شریف سے ہے۔ اَللّٰہ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی کی رضا نماز میں ہے اور نماز فرشتوں کو محبُوب اور انبیاء کی سُنّت ہے اور نماز میں حضُور "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" کے لیئے آنکھوں کی ٹھنڈک رکھ دی گئی ہے۔ آپ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو فرمایا کرتے اَرِحْنَا یَا بِلَالُ الصَّلٰوۃُ! اے بلال! مجھے راحت پُہنچاؤ یعنی آذان دو تاکہ نماز سے راحت پائیں۔ سیدنا بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے حینِ حیات ظاہری میں جنّت کی سیر جسمانی طور پر فرمائی۔ سرکار شبِ اسرآء کے دُولہا "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" نے پُوچھا کہ بلال کیا عمل کرتے ہو؟ عرض کیا یا رسُولَ اللہ "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ"، آپ کے ارشادِ گرامی پر عمل کرتے ہُوئے جب بھی وُضو کرتا ہُوں تو نوافِل تحیّۃُ الوُضو پڑھتا ہُوں۔

○ جب نماز تہجّد حضُور "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" تنہا ادا فرماتے تو صحابہ کرام بھی مسجد نبوی شریف میں ایک ایک کر کے پیچھے شامل ہوتے جاتے اور آپ کے ساتھ تہجّد ادا کرتے۔ صحابہ کرام کی

Marfat.com

یہ نماز بطورِ تطوّع اور اِتّباعِ سُنّت تھی اور حضور بھی گاہ بگاہ بوقتِ سحری صحابہ کرام کے گھروں کا تفحّصِ حال کے لیئے دورہ فرمایا کرتے اور اُنھیں اپنے حجروں میں نمازِ تہجّد پڑھتے ملاحظہ فرماتے اور نگاہ میں رکھ کر نوازتے یہ نگاہ تہجّد والوں اور درود شریف والوں کا نصیبہ ہے۔ ؎

کیا خبر تھی رکوع کی مجھے کیا ہوش تھا سجود کا
تیرے نقشِ پا کی تلاش تھی جو جھکا رہا نماز میں

☆ طاؤس العلماء ابوالقاسم جنید بن محمد البغدادی قدس سرہ الغفاری[1] (المتوفی ۲۹۷ھ) کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ ربِّ کریم کے دربار میں کیا معاملہ پیش آیا تو فرمایا۔ حقائق و معارف کے بیان کی ساری عبارتیں بے کار گئیں اور ارشارات و واردات سب فنا ہوگئے۔ ہم جو بوقتِ سحری دو رکعت "نمازِ تہجّد" پڑھ لیتے تھے۔ اُن کے سوا کسی شئے نے ہم کو نفع نہ دیا۔ رات کی تاریکی میں جو کام آنسوؤں اور درود شریف نے کیا وہ سامنے آیا اور مغفرت ہوگئی یہ کشفِ صحیح اور الہامِ صریح سے ثابت ہے۔

○ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ یہ آٹھ رکعت نماز بمتابعتِ سُنّتِ سنیّہ مصطفویّہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ عطا فرمائے۔ بجاہِ حبیبک المفخّم صلی اللہ تعالیٰ علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ الکرام واصحابہ العظام وبارک وسلّم ط ؎

عطّار ہو رومی ہو رازی ہو کہ غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

اللّٰھم صلّ علیٰ سیّدنا محمّدِ النبیّ الاُمّیّ بقدرِ حُسنہٖ وجمالہٖ وکمالہٖ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلّم

☆

؎ موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چُن لئے قطرے جو تھے مری عرقِ انفعال کے

---

[1] شیخ المشائخ ابوالقاسم جنید بن محمد بغدادی سلسلۂ عالیہ جنیدیہ کے بانی سیّد الطائفہ، طاؤس العلماء کے مبارک لقب سے ملقّب اور مشائخ عظام کے سردار، شریعت و طریقت میں امام الائمہ تھے اپنے ماموں حضرت ابوالحسن سری بن مغلس سقطی کے مرید اور خلیفہ تھے بزمانہ خیر القرون میں تبع تابعین سے ہیں۔ علیہما الرحمۃ والرضوان ط

Marfat.com

دُرودوں کے عظیم تحفے

مُبسَمِلاً وَّحَامِدًا وَّمُحَمِّدًا جَلَّ وَعَلٰی
مُصَلِّیاً وَّمُسْلِماً وَّمُحَمَّدًا سَلَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَصَلّٰی

شہنشہِ ارض و سما بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ وصفِ رُخ او وَالضُّحٰی کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
قرآن باَخلاقش گواہ حُسنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صدقاً یقیناً راسخاً صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

○ اَللّٰہ جَلَّ مَجْدُہُ الکریم، ذاتِ رحمٰن و رحیم کی طرف سے اپنے محبُوب پر دُرود "رحمتوں کا دُرود" یہ تحفہ ہے اور مومن کو حکم دینا یہ ایک عطیّہ ہے جس سے عُشّاقانِ رسُول، مُشتاقانِ جمالِ نبی اور فدایانِ حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وظیفۂ دُرود شریف کے سدا بہار مہکتے پھُولوں کی خُوشبُو سے اپنے مُشامِ جان و رُوح کو مُعطّر کرتے ہیں اور یہ تحفۃ الصّلوٰۃ "جو اوصافِ مُصطفٰے کا مُرقعہ اور عشق و محبّت سے مُرصّع ہے" کی غرض و غائیت یہی ہے کہ ذکرِ رسُول کو اپنا وظیفۂ حیات بنایا جائے۔ عمر بھر دُرود شریف ہی سے شغف رکھا جائے مومن کا مقصودِ اعلیٰ بھی یہی ہو۔ ہادیِ سُبل، سیّدُ الرُّسل مولائے کُل عَلٰی نَبِیِّنَا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ پر دُرود شریف بھیجنے سے اُن کے قلُوب پر پھوہار کی طرح انوار برستے ہیں اور مُصلّین و مُسلّمین کے قلُوب اِن انوار سے معمُور ہو کر اپنے ربُّ البیتِ العتیق سے تحفۃً انوار کا احرام اور دُرودوں کی دستار پاتے رہیں۔ [1]

ہزار بار بشویم دہن بمُشک و گلاب ہنُوز نامِ تو گفتن مرا نمے شاید

☆ اَلشّیخ نُورُ الدّین شعرانی علیہ الرحمۃ رحمانی کا روزانہ کا وظیفہ دُرود شریف دس ہزار تھا۔ اور اَلشّیخ احمد زَواری علیہ الرحمۃ کا روزانہ وظیفہ چالیس ہزار تھا۔ دُرود شریف کی برکت سے اُنکی رُوح کا جسمانیّت پر اتنا غلبہ ہو گیا تھا کہ تمام حجابات چشم و قلب سے زائل ہو گئے اُن کا کثیف جسم، جسمِ لطیف بن گیا اور وُہ حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حضُوری میں اُٹھتے بیٹھتے اور آپ کے ساتھ

ؔ صاحبِ حال کے لئے روزانہ وظیفہ بہ تعداد و مقدار بتوفیقہٖ تعالیٰ ایک لاکھ دُرود شریف و کلمہ پاک ثابت ہے"

[1] مَیں نے ہزار بار بھی مُشک گُلاب سے مُنہ کو دھویا پھر بھی مَیں تیرا نام لینے کے لائق نہیں ہُوا۔

Marfat.com

"صحابہ کی مانند" عالمِ بیداری میں مجلس کرتے اور اپنے مسائلِ دینی پوچھتے تھے۔ اَلصُّحْبَةُ مُؤَثِّرَةٌ یہ سب صحبت کی تاثیر سے پایا۔ اولیاءِ نقشبند کے سلوک کا دار و مدار صحبت پر ہے کہ صحابہ نے بھی صحبت سے ہی مراتب پائے کہ صحابی صحبت سے بنے۔

☆ امام شمس الدین سخاوی نے "اَلْقَوْلُ الْبَدِیْعُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْحَبِیْبِ الشَّفِیْعِ" میں چالیس قسم کے صیغے بیان کئے ہیں۔ بعض اُن میں وُہ درود شریف جو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اپنے مقبولانِ بارگاہ کو خود ارشاد فرمائے اور بعض وُہ جو اولیاءِ عظام نے دربارِ گوہر بار سیّد الابرار "صلی اللہ علیہ وسلم" میں حاضر ہو کر خود پیش کئے اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے انھیں پسند فرمایا اور بشارات و نوازشات سے نوازا۔ یہ سب درود شریف اپنے اپنے مقام پر افضل اور پسندیدہ ہیں۔ مختلف اذکار میں مختلف انداز میں مختلف صیغوں اور الفاظ سے پڑھے گئے۔ ؎

عِبَارَاتُنَا شَتّٰی وَحُسْنُكَ وَاحِدٌ فَكُلٌّ اِلٰی ذٰلِكَ الْجَمَالِ یَشِیْرُ

☆ الشیخ عارف محمد حنفی آفندی علیہ الرحمۃ نے "خزینۃ الاسرار" میں درود شریف چار ہزار اقسام پر مشتمل کہا ہے اُن میں سے ہر ایک کسی نہ کسی جماعت کا درود شریف نبیِّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کے سبب اور واسطہ سے پسندیدہ ہے اور اپنے اندر خاص اثر رکھتا ہے۔ جو خوش نصیب سرکارِ مدینہ سرورِ سینہ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود شریف بھیجنے کا وظیفہ خلوت اور جلوت میں ہمیشہ اپنا لیتے اور ایک ہی مکتبِ فکر کے لوگوں کو درود شریف پڑھنے کی ترغیب اور ترہیب کا درس آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی عظمتِ شان کے پیشِ نظر رکھ کر دیتے ہیں اور اپنے وعظ و تبلیغ اور درس و تدریس میں عشقِ مصطفےٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے سرشار ہو کر سامعین کو اس رنگ میں رنگتے رہتے ہیں تو جب یہ علماء درود خواں اِس دُنیائے فانی سے عالمِ جاودانی کو جانے لگتے ہیں تو درود شریف کے انوار کے شگوفے اُن کے قلب سے پھوٹتے ہیں اور عجیب و غریب ایمان افروز بشارتیں پاتے ہیں تو پھر کسی کی قبر سے کستوری کی خوشبو کی مہک اُٹھتی ہے اور کسی کے جنازہ پر ابرِ رحمت برستا ہے اور کہیں پرندے اپنے پروں سے سایہ کرتے نظر آتے ہیں اور کوئی درود شریف کی برکت سے دُولہا کی سی سج دھج سے جنّت میں لے جایا جاتا ہے اور کوئی عالمِ نزع میں ہی مغفرت کی بشارتیں پاتا ہے اور کسی کے جنازہ میں حضور اَللّٰھُمَّ نُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلَیْہِ ط

؎ عبارات مختلف ہیں اور حُسن سب کا ایک ہے۔ تمام اُسی کے جمال باکمال کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ ۸

Marfat.com

وَعَلَیْہِمْ بِنَفْسِ نَفِیس معہ صحابہ کبار چار یار تشریف لاتے ہیں یہ سب درُود شریف کے انگنت انعامات ہیں جو غلاموں کو مرحمت فرمائے جاتے ہیں۔ پھر یہ سلسلہ تاقیام قیامت جاری رہتا ہے

☆ الغرض درُود شریف جن جن الفاظ اور صیغوں سے ہو باعثِ تنویرِ قلوب اور مفید ہے اللہ سُبحانہٗ کا قرب حاصل کرنے کے لئے اِس سے بڑھ کر اور کوئی عمل نہیں۔ درُود شریف پر ہمیشگی کرنے والا انوارِ کثیرہ کا حامل ہوتا ہے۔ درُود شریف کی برکت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات نزع۔ قبر میں ہوگی خصوصاً قحط الرِّجال کے اِس زمانہ میں جب کہ لوگوں پر اُمور خلط ملط ہو چکے ہیں۔ عُلماء غلط مبحث کا شکار مُرشدانِ برحق اور سجّادگانِ برصف عُنقاء ہیں۔

○ عُلماء فقراء کو چاہیئے کہ منبر، مُصلّائے محراب و مسندِ ارشاد پر ہر خاص و عام کو استغفار اور نبیِ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درُود شریف پڑھنے کا حُکم دیں۔ اپنی تقاریر و تحاریر اور تصنیفات و تالیفات میں حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فضائل و کمالات بیان کریں۔ تاکہ درُود شریف کی محبّت دلوں میں جاگزیں ہو۔ عُلماءِ صالحین سلف تا خلف تحریرًا و تقریرًا درُود شریف پڑھنے کی تبلیغ کرتے آرہے ہیں اور ہزارہا کُتب و رسائل اِس موضوع پر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ خُدا کرے۔ یہ تحفۃُ الصّلوٰۃ جو "چہ نسبت کاہ بآسمان عالی جاہ" کا مصداق ہے"۔ کا بھی اُن میں شُمار ہو۔ "بِحُرْمَةِ صَاحِبِ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ط

☆ درُود شریف اسمِ اعظم ہے۔ جو گنجِ فضائل اور خزانۂ لطائف ہے۔

☆ درُود شریف عطیّہ خُداوندی ہے جو اُس نے بکمال محبّت سے محبوب کی اُمّت کو عطا فرمایا

☆ درُود شریف وُہ عظیم تحفہ ہے جو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی بارگاہ کے لائق ہے۔

☆ درُود شریف صراطِ مُستقیم ہے اِس راہ پر چلنے والا ہدایت یافتہ ہے۔

☆ درُود شریف ایک ایسا زینہ ہے اِس پر جو چڑھا وُہ مقصود پا گیا۔

☆ درُود شریف حبلُ اللہ ہے جس نے مضبوطی سے تھاما اُس نے واجبُ الوجود کو پالیا۔

☆ درُود شریف ایک نور ہے جو بحرِ ظُلمات سے نکال کر دارُالنّور کی چوکھٹ تک پہنچاتا ہے

☆ درُود شریف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے رضا، قُرب اور معرفتِ خُداوندی پاتا ہے۔

☆ درُود شریف ایک ایسا وظیفہ ہے جو سلامتی ایمان، مغفرت اور جنّت کا ضامن ہے۔

؎ شاہا قبول کن ایں تحفۂ گدا را "

Marfat.com

☆ درود شریف ایک ایسا عمل ہے جس سے ربِ عظیم کے محبوب ﷺ کی یاد ہوتی ہے

"تلک عشرۃ کاملۃ"

حکمت کے شگفتہ اور خوشبودار پھول :-

(۱) جس طرح کلی میں رنگ روپ اور خوشبو اس کے اندر بند ہوتی ہے جب وہ بادِ صبا[1] کی اٹکھیلیوں سے کھلتی ہے تو سارا باغِ عالم خوشبو سے مہک اٹھتا ہے تو اس کی نزاکت و نفاست دیکھنے کے لائق ہوتی ہے بعینہٖ مومن کے قلب کے اندر نور اور خوشبو بند ہوتی ہے جب دل کی کلی توجہ الی اللہ اور درود شریف سے کھلتی ہے تو پھر اس سے خوشبو اور نور کا ظہور ہوتا ہے اور سارا باغِ طریقت اس خوشبو اور رنگ و روپ سے مہکتا ہے اور قلب کے نور سے مومن سرور اور رنگ و روپ پاتا ہے اور منہ کا غنچہ جب کھلتا ہے تو محبوب علیک الصلوٰۃ والسلام کی محبت کے پھول جھڑتے ہیں۔ اور درود شریف کے نغمے اور ترانے چھوٹتے ہیں ؎

(۲) دل بستہ خون گشتہ نہ خوشبو نہ لطافت — کیوں غنچہ کہوں ہے میرے آقا کا دہن پھول
صدقے میں ترے باغ تو کیا لائے ہیں بن پھول — اس غنچۂ دل کو بھی تو ایسا ہو کہ بن پھول
کیا غازہ ملا، گردِ مدینہ کا جو ہے آج
بکھرے ہوئے جوبن میں قیامت کی پھبن پھول

"حدائقِ بخشش"

(۳) جسم کی سلامتی قلتِ طعام میں ہے اور روح کی سلامتی ترکِ آثام "گناہ کے ترک" میں ہے اور دین کی سلامتی درود بر خیر الانام ﷺ میں ہے۔

---

[1] محبت، عداوت اور سعادت، شقاوت، تغذیہ، تنمیہ نباتات جمادات میں بھی پیدا ہے۔ شجر حجر اور پہاڑ میں بھی یہ جاری و ساری ہے اور نطق حالی رکھتے ہیں اور ان کی محبت عداوت از لوازمات عقل و فہم ہے۔ جبلِ احد محبت کا رفیع الشان محمل اور جبلِ عیر عداوت کا محل ہے۔ فضا کی ہوائیں پیغامبری کی خدمات سرانجام دیتی ہیں یہ ہوائیں چار قسم ہیں۔ ۱۔ بادِ سموم لوسے جھلسا دینے والی۔ ۲۔ بادِ دبور قومِ عاد کو عذاب دینے والی۔ یہ دونوں مظہرِ غضب ہیں اور بادِ صبا نے غزوۂ خندق میں خدمت کی، بادِ نسیم عاشقوں کے زخمِ دل کیلئے مرہم ہے۔ بنا بریں یہ دونوں بارگاہ سے انعام یافتہ اور خوشبو یافتہ ہیں ؎

زنسیمِ جان فزایت تنِ مردہ زندہ گردد — کدام باغ اے گل کہ چنیں خوشبوئیت

اور بادِ صبا وہ جو جانبِ شمال المدینۃ المنورہ سے سحری کے وقت چلتی ہے بوئے حبیب ﷺ، ذکرِ حبیب کی درود شریف پڑھنے والوں کو خوشخبریاں سناتی چلی جاتی ہے۔ جس سے عاشقوں کے دل کی کلی کھلتی ہے۔ کسی نے کیا عمدہ کہا ہے۔ ؎

"بوئے گل را از کہ جویم از گلاب" "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

(۱) نورِ مجسم، شفیعِ معظم، احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفیٰ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا درود شریف :-

☆ بفرمانِ رحمٰن واجبُ الاذعان صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیمًا ○ کائنات کی ہر شئی شجر، حجر، ذرّہ، پہاڑ، قطرہ، دریا، چرند، پرند، جن وانس وغیرہا غرضیکہ نوری ملائکہ ہر ایک اپنی اپنی زبان اور نطقِ حالی سے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی تسبیح وتحمید، تکبیر وتہلیل اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود شریف پڑھتے ہیں۔ انبیاء ورسل اور ملائکہ بھی درود شریف بھیجتے ہیں۔ قرآنِ پاک میں اللہ ربُّ العزت جلّت شانہٗ نے اپنی وحدانیت والوہیت کی شہادت شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (سورۃ آل عمران ۸) سے خود دی یہ سب سے بڑی شہادت ہے اور اپنے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درود شریف بھیجتا ہے اور بذاتہٖ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے بعد از ولادت سجدہ میں رکھ کر اللہ وحدہٗ

بقیہ حاشیہ

آ کر مجھے سُنگھا گئی زُلفِ نبی کی بُو — لاکھوں دُعائیں دیتا ہُوں بادِ صبا کو میں
وُہ خاک جو لگی کبھی پائے رسول سے — سُرمہ بناؤں پاؤں جو اُس خاکِ پا کو میں

یہ ہوائیں سلیم الطبائع سے موافقت رکھتی ہیں۔ هٰذِهٖ اَرْوَاحٌ طَیِّبَةٌ یہ طیب وطاہر ہوائیں خوشبودار، خوشگوار ہیں۔ ان سے ایسی خوشبو جانفزا مہکتی ہے۔ جس سے عاشق راحت پاتے ہیں اور گلِ گلستانِ قدرت "صلی اللہ علیہ وسلم" کے سانسوں کی خوشبو رچی بسی بادِ صبا غلاموں کو پیام وسلام کی خوشخبریاں دیتی ہے۔ اولیاءِ عظام اسی کو مخاطب کرتے ہیں۔

سلام سلطان المشائخ خواجہ خواجگان چشت اہلِ بہشت السید محمد نظام الدین اولیاء محبوبِ الٰہی دہلوی قدس سرہٗ الجلی والخفی ؎

صبا بہ سوئے مدینہ رو کن ازیں دعا گو سلام بر خوان
بہ گردِ شاہِ رسل بگرداں بصد تضرع پیام برخوان
بہ بابِ رحمت گہے گذر کن بہ بابِ جبریل گہے جبین سا
"سلام ربی علی النبی" گہے بہ بابُ السلام برخوان
بشوز من صورتِ مثالی نماز بگذار اندر ایں جا
بہ لحنِ خوش سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام اندر قیام برخوان
بنہ بہ چندیں ادب طرازی، سرِ ارادت بخاک آں کو
صلوٰۃ وافر بہ روح پاک جناب خیر الانام برخوان
بہ لحنِ داؤدی ہمنوا شو، بہ نالہ درد آشنا شو
بہ بزمِ پیغمبر ایں غزل را، ز عاجز نظام برخوان

Marfat.com

کی وحدانیت اور الوہیت کی گواہی دی اور اپنا کلمہ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ خود پڑھ کر اپنی رسالت کی تصدیق کی اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے سُنّت اللہ کے مطابق اِن الفاظ سے اپنی ذاتِ اقدس پر خود درُود شریف پڑھا۔ آذان پڑھنے کی بھی روائیت ملتی ہے۔ "صلوٰۃ انعامُ الالٰہیہ" ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِیْ
بِقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ بِقَدْرِ عَظْمَۃِ ذَاتِکَ ط

"افضل الصلوٰت الی سید السادات" السیدی عثمان الدمیاطی علیہ الرحمۃ الرحمان ط

(۲) **درُود شریف ابراہیمی** :۔ سیدنا ابوالانبیاء ابراہیم خلیل اللہ صلوٰۃُ اللہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ ط

☆ **دُعائے خلیل علیہ سلام الجلیل** :۔ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ط "سورۃ الشعراء" اے پروردگارِ عالم اُمّتِ مُسلمہ کی زُبانوں پہ میرا ذکرِ خیر جاری فرما۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو شرفِ قبولیّت بخشا اور اپنے حبیب لبیب علیہ وعلیٰ آلہٖ الصلوٰۃُ والسلام کے ساتھ اُن پر درُود شریف پڑھنے کا حُکم دیا اور یہ حبیب اور خلیل میں تجلّی جمالی کی قدرِ مُشترک پر عطا ہوا اور یہ درُود شریف بدل بنا اُس دُعا کا جو اُنھوں نے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے لئے کی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

؎ جو شخص جمعرات کو ایک بار یہ درُود پاک پڑھے۔ اُس کو حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" خود بنفسِ نفیس لحد میں اُتاریں گے۔ انعم

نوٹ:۔ درُود شریف پڑھتے وقت اسم پاک پر سیدنا ضرور کہے۔ اولیاءِ نقشبند دامت برکاتہم العالیہ دُعا اور وظائف میں درُود شریف میں سیدنا پڑھتے ہیں۔ دلائل الخیرات میں ہے کہ ایک تُرکی جو اصحابِ ظواہر سے تھا دلائل الخیرات شریف کا وظیفہ پڑھتا لیکن اسمِ گرامی پر سیدنا نہ پڑھتا۔ شیخ نے فرمایا سیدنا ضرور پڑھا کر لیکن وُہ نہ مانا۔ کہنے لگا لکھا ہُوا نہیں۔ اور اس پر بضد رہا اور اصرار کرتا اور نہ پڑھتا۔ ایک رات خواب میں سیدنا فاروقِ اعظم "حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے" رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی تلوار اُس کے پیٹ پر رکھی اور فرمایا تو کیوں سیدنا نہیں پڑھتا۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" سیدُ العلمین ہیں۔ پھر اُس نے توبہ کی۔ "بروائت" حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے خواب میں اُسے ڈانٹا کیا میں سیدُ الناس نہیں ہُوں؟۔ نماز میں تشہد میں درُود شریف میں سیدنا نہ پڑھنا "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر" ۱۰

Marfat.com

☆ **ازالۂ توہّم** :۔ سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تشبیہ اصل صلوٰۃ کی صلوٰۃ سے ہے فقط۔ علماءِ حنابلہ شکر اللہ سعیھم فی حمایۃ الملۃ الغرّاء کے نزدیک کما کاملیت کے لیئے ہے نہ کہ تبعیت کے لیئے۔

● ابوالبشر سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام جدِ اعلیٰ اور ابوالانبیاء سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جدِ امجد ہیں۔ بے شک یہ بہت بڑا شرف ہے لیکن ابوالبشر یا ابوالانبیاء ہونا اور چیز اور فضیلت من کل الوجوہ اور چیز۔ روزِ جزاء دونوں "ابو محمد" کی کنیت سے فضیلت پائیں گے

● یہ درود شریف ابراہیمی تقدّم زمانی کی بناء پر ہے۔

● کبھی ایسا بھی ہوتا ہے فاضل کو مفضول کی متابعت کا حکم ہوتا ہے۔ اس سے اُس کی، فاضلیت میں کوئی کمی نہیں آتی جیسے سیدنا یعقوب کا سیدنا یوسف علیہما السلام کو سجدہ کرنا

ے ساداتنا یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم، نبی ابن نبی ابن نبی ابن نبی۔ کریم ابن کریم ابن کریم ابن کریم علیہم السلام ط

بقیہ حاشیہ

بامتثالِ امرِ اللہ جائز ہے اور سیدنا پڑھنا بغایت ادب افضل و اولیٰ ہے۔ "شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار"

☆☆ **کلامِ لطیف** :۔ ایک سُنّی محب نے درود شریف میں سیدنا پڑھا تو نجدی سُن کر جل بھن گیا کہنے لگا۔ سیدنا ھو اللہ"، اس پر سُنّی نے قرآنِ عزیز سے سیدنا یحییٰ علیہ السلام کی شان کی یہ آیتِ کریمہ پڑھی سیدا وحصورا ونبیا من الصلحین "سورۃ آلِ عمران" تو وہ خفت اور شرمندگی سے صُمّ بُکمٌ ہو کر رہ گیا۔ یاد رہے اللہ تعالیٰ انت مولٰنا " سورۃ البقرۃ ۲۸۶ "ہے جبکہ تمام نجدی خارجی معتزلہ اپنے مولویوں کو مولانا کہتے ہیں۔ کیا یہ شرک نہیں؟ کیا تعریف و تعظیم مصطفےٰ میں ہی شرک نظر آتا ہے؟؟؟؟ "ببین تفاوت راہ از کجا تا بکجا"

ع حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام کی یہ فضیلت ہے کہ ربِ عظیم نے تمام ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا کہ وہ میرے شاہکارِ نبوت کو سجدہ کریں اور خود اُن میں شامل نہ تھا۔ لیکن فضیلت مآب حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " پر درود شریف بھیجنے کا حکم فرشتوں اور مومنوں کو دیا کہ سب مِل کر میرے محبوبِ پاک شہنشاہِ لولاک " صلی اللہ علیہ وسلم " بالاطلاق درود شریف کا تحفہ بھیجیں اور حق تعالیٰ خود اس تحفہ کے بھیجنے میں شامل ہُوا یہ کتنا بڑا شرف ہے۔ اس شرف و فضیلت میں نہ کوئی آپ کا مقابل ہے نہ کوئی مماثل۔ حضرت سیدنا آدم صفی اللہ علیہ السلام ہر دم ذکرِ مصطفےٰ میں مشغول رہتے۔ جب کبھی تنہائی میں آپ کی یاد ستاتی تو آپ آہ بھر کر کہتے یا ابنی صورۃ وابی معنیٰ تو اس سے اپنے آپ کو تسلی دیتے آپ کی کنیت ابوالبشر " صلی اللہ علیہ وسلم " ہے اور حضور کی کنیت ابوالارواح " صلی اللہ علیہ وسلم " ہے۔

" اوّل الانبیاء " " آخر الانبیاء "

Marfat.com

حضرت مُوسیٰ کو حضرت خضر علیہما السّلام کی متابعت کا حُکم ملنا اور اپنے پیارے محبُوب پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کو وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ کا امر فرمانا۔ مشورہ محض اظہارِ رائے ہے۔ نہ کہ متابعت اور احتیاج۔ ربُّ الارباب جلّت شانہٗ نے تخلیق آدم علیہ السّلام پر فرشتوں سے مشورہ کیا تھا۔ لہٰذا مشورہ سُنّت اللہ بھی ہے اور سُنّتِ رسُول" عزّوجلّ فصلی اللہ علیہ وسلم بھی" اور تمام انبیاء و رُسل علیہم السّلام درُود شریف پڑھتے تھے۔ بناءً بریں فرمایا گیا۔

حدیثِ نبوی :- بروایت کعب بن عجُرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ "فقال الامام احمد فی مسندہ"

اِذَا صَلَّيْتُمْ فَسَلِّمُوْا عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ط | جب تُم صلوٰۃ بھیجو تو انبیاء و رُسل پر بھی سلام بھیجو۔

☆ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" "كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ اِذْ نَحْنُ صَلَّيْنَا فِيْ صَلٰوتِنَا ط تو آپ نے درُود شریف ابراہیمی ارشاد فرمایا۔ یہ درُودِ ملّت، ماثُورہ و غیر ماثُورہ میں سب سے افضل ہونے کی بناء پر نماز کے لیے مختص ہے۔ اِس کے علاوہ بھی حدیث صحیحہ کثیرہ میں مُختلف صیغوں اور مُختلف الفاظ سے درُود شریف مروی ہیں۔ جو سب اِنہی منقُولہ روایات کے تتبّع میں تالیف ہُوئے۔

(۳) درُود شریف اَولیاءِ نقشبندیّہ مجدّدیّہ اَفَاضَ عَلَيْنَا اَنْوَارَهُمْ مَعَ فُيُوْضِهِمْ :-

☆ قُدْوَةُ السَّالِكِيْنَ الاَخْيَار، زُبْدَةُ الْمُقَرَّبِيْنَ الاَبْرَار، قطبُ الاقطاب جہانیاں مآب[۲]، مظہر

---

[۱] محبّت اور خُلّت کو آپس میں ایک خاص مُناسبت ہے جو اس تشبیہ سے ظاہر ہے۔ حضرت خلیل اللہ علیہ السّلام کی اولادِ پاک حضرت اسحاق علیہ السّلام سے ستّر ہزار انبیاء معہ اُن کی اُمّتوں اور حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کی اولاد، تا قیامت اُمّتِ مُسلمہ، ملّتِ بیضاء ہے۔ یہ سب حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اُمّت میں داخل ہیں۔ اِس درُود شریف ابراہیمی کی ابتداء اَللّٰهُمَّ سے ہے جو اسمِ ذات ہے معہ جمیع صفاتِ الٰہیّہ یَا اَللّٰهُ الَّذِيْ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ط میم سے اشارہ ہے مُحمّد" صلی اللہ علیہ وسلم" جو ذات اور جمیع صفاتِ الٰہیّہ کے مظہر ہیں یہ درُود شریف لفظاً و صیغۃً احکم الحاکمین کا فرمُودہ ہے۔ لہٰذا یہ درُود شریف اپنی جامعیّت میں تمام درُودوں میں الفاظ کے لحاظ سے اَفضل، اَکمل و اَجمل ہے اور معنیٰ کے لحاظ سے اَذکیٰ، اَبہیٰ و اَشہیٰ ہے اور فوائد کے لحاظ سے اَعظم اَطیب و اَحسن ہے اور ملّت اور اُمّت کے تمام مومن مُتّقی افراد کو شامل ہے۔

[۲] یہ القاب شیخ محقّق علی الاطلاق، برکۃُ النّبی فی الہند، شاہ عبدالحق المحدّث الدہلوی علیہ الرّحمۃ نے "اخبارُ الاخیار فی اسرارِ الابرار" میں تحریر فرمائے۔ جو اُنکے فیضانِ مُجدّدی سے مُستفیض ہونے کا بلا اختلاف بیّن ثبُوت اور عقیدت کی واضح دلیل ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

تجلیاتِ الٰہی، مَصدرِ برکاتِ لامتناہی امام ربّانی مُجدّدِ الفِ ثانی اَلشیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یہ فرمُودہ درُود شریف ہے جو منبعِ فیُوض وبرکات ہے۔ تمام درُودوں میں اسمِ اعظم کا درجہ رکھتا ہے۔ بارگاہِ رسالت کا مُنتخب شُدہ اور پسندیدہ ہے۔ اِس سلسلۂ عُلیا کی بدائیت میں دوسروں کی نہایت درج ہے کہ اس درُود شریف سے قُربِ مُصطفوی اُن کے نصیبہ میں لکھ دیا گیا ہے چونکہ اَولیاءِ نقشبندیہ مجددیہ نفعنا برکاتہم العالیۃ کا مُجاہدہ اور وظیفہ یہی درُود شریف ہے جس سے پہلے ہی روز قُربِ مُحمدی" صلی اللہ علیہ وسلم "سے نواز دیا جاتا ہے اِس درُود شریف پڑھنے والے کی تربیّت رُوحِ اقدس" صلی اللہ علیہ وسلم "سے ہوتی ہے یا وُہ زیرِ تربیّت خضر علیہ السلام دے دیا جاتا ہے۔ بدیں وجہ یہ درُود خضری کے نام سے بھی موسُوم ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ط

④ دلائلُ الخیرات مُؤلفہ، ابُوعبداللہ السید محمدؐ بن سُلیمان الجزُولی شاذلی قدس اللہ سرہ العالی ط

☆ آپ صاحبِ خوارقِ عجیبہ، کراماتِ غریبہ، اور مناقبِ عظیمہ، مناصبِ فخیمہ کے حامل تھے۔ زہر سے آخر غال "فاس" میں فجر کی نماز میں سجدہ کی حالت میں شہید ہُوئے، ستتر سال بعد آپ کے جسدِ خاکی کو سوس اقصیٰ سے نکال کر ریاضُ العرُوس لیبیا "مراکش" میں مُنتقل کیا گیا جسم بالکل تر و تازہ پایا اور قبر سے مُشک کی خُوشبُو آرہی تھی۔" نقلہ العلامۃ الفاسی فی مطالع المسرات "

وظیفہ :۔ دلائلُ الخیرات ہفتہ کے سات دنوں میں مُنقسم ہے ہر روز کا علیحدہ علیحدہ حزب ہے۔ تقریباً چھ سو سال سے اَولیاءِ عظام، عُلماءِ کرام اور صاحبانِ علم و عرفان واہلِ دانش و بینش کا وظیفہ ہے اور فیض کے حصُول کا ذریعہ۔ اِس کے اتنے فضائل و برکات ہیں۔ جن کا حصر کرنا عقلِ انسانی کی رسائی سے باہر ہے۔ صاحبِ مجاز کی اجازت سے پڑھا جاتا ہے۔ اِس وظیفہ میں دو امر لازمی ہیں۔" اطاعت[1] اور تلاوت" کلامِ پاک کے بعد روزانہ پڑھا جائے۔ اس کے بغیر کماحقہٗ انوار و فیضانِ درُود شریف کا حصُول ناممکن ہے۔ اِذْ لَیْسَ فَلَیْسَ اگر یہ نہیں تو وُہ بھی نہیں۔ یعنی شرط کے مفقُود ہونے سے جزاء مُترتّب نہیں ہوتی۔

---

[1] مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ○ اللہ سُبحانہٗ نے رسُولِ پاک کی اطاعت کو عین اپنی اطاعت فرمایا اِس میں کوئی فرق نہیں۔ سورۃ النساء ۸۰

ثَبَّتَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَلٰی اَطَاعَۃِ الرَّسُوْلِ الَّتِیْ ھِیَ عَیْنُ اَطَاعَۃِ اللّٰہِ فقط "عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط ۱۲ منہ

Marfat.com

○ **سببِ تالیف** :۔ آپ نے فیضِ عظیم اور معرفت فخیم سے وافر حصہ پایا اور آپ سے بڑی بڑی کرامات اور خوارقِ عادات ظاہر ہوئیں۔ آپ ایک مرتبہ ملک بربر مراکش میں سیر فرماتے ہوئے فاس پہنچے۔ وہاں ظہر کی نماز کا وقت آخر ہونے لگا۔ لیکن وضو کے لیئے پانی ندارد، بسیار جستجو سے ایک کنواں ملا۔ لیکن اس میں رسی اور ڈول نہیں۔ آپ بہت پریشان ہوئے اتنے میں ساتھ کے خیمہ سے ایک آٹھ سالہ لڑکی نکلی۔ اس نے کہا شیخ کیا بات ہے؟ فرمایا میں محمد بن سلیمان الجزولی ہوں وقتِ نماز تنگ ہے اور پانی ندارد۔ لڑکی نے کنوئیں میں اپنا لعابِ دہن ڈالا تو پانی یکدم جوش میں آگیا اور کنارے سے بہنے لگا۔ وضو کیا اور نمازِ ظہر ادا کی اور آپ سیدھے لڑکی کی جھونپڑی میں گئے اور فرمایا اے[1] بیٹی! تجھے خدا کی قسم۔ جس نے تجھے پیدا کیا اور تم کو اللہ و رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دیتا ہوں۔ جن کی شفاعت کی تو امیدوار ہے۔ مجھے بتا یہ مرتبہ تجھے کیسے ملا۔ لڑکی نے کہا اگر تم اتنا بڑا واسطہ نہ دیتے تو کبھی نہ بتاتی۔ میں ایک درود شریف کا ورد کرتی ہوں۔ اس نے مجھے وہ درود شریف بتایا تو یہ درود شریف سبب بنا، "دلائل الخیرات مرتب کرنے کا"۔ شیخ نے وہ درود شریف مطابق سنت اللہ اس میں پوشیدہ کر دیا۔ جیسے رب کریم نے شانِ ستاری سے لیلۃ القدر کو آخری عشرہ رمضان المبارک کی راتوں میں پوشیدہ کر دیا ہے اور اولیاء کرام کو اپنے ردائے رحمت میں چھپا رکھا ہے۔ تاکہ تلاش کی جد وجہد سے مزید مورد الطاف بنیں۔

☆ **اجازت نامہ** :۔ سلخ ماہ ذوالحجہ ۱۳۷۸ء ہجری المقدس حج بیت اللہ شریف کے بعد حاضری، بلدۂ امینہ، قبلۂ عالم شیخ الدلائل[2] حجۃ الخلف، بقیۃ السلف حضرت محمد یوسف ۱۹۵۷ء

---

[1] یہ رجال الغیب کی بیٹی تھی۔ فجزاھا اللہ تعالیٰ عنا وعن سائر المسلمین اھل السنۃ والجماعۃ احسن الجزاء فی الدارین ط اولیاء کرام سے کشفی، الہامی طور پر یا محسوسات قلبی سے یہ اشارہ ملتا ہے۔ کہ بچی کا صلوٰۃ البیریہ ہے۔ واللہ اعلم ورسولہ "اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد صلوٰۃ دائمۃ مقبولۃ تؤدی بھا عنا حقہ العظیم ط

[2] محرر السطور غفرلہ المولی الغفور کو وصیت کی کہ دلائل الخیرات کا ایک ایک ختم شریف کعبۃ اللہ حطیم شریف یا طواف اور مدینہ منورہ میں ریاض الجنۃ ضرور کرنا۔ غافل نہ ہونا۔ الحمد للہ اس ناچیز کا اس پر عمل رہا اور فوائد ظاہری وجسمانی سے مالا مال ہوا۔ درود شریف کی محبت سے قلب لبریز رہا۔ یہ طریقہ اجلہ اولیاء کرام سے منقول اور مقبول ہے۔ ببرکۃ صاحب الصلوٰۃ والسلام، علیہ الصلوٰۃ والسلام ط" محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی"

Marfat.com

باشلی اَدَامَ اللّٰہُ فُیُوْضَھُمْ نے دلائل الخیرات کی اجازت سے نوازا اور سندِ مرحمت فرمائی ؎

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا بِحُرْمَةِ سَیِّدِنَا الْکَرِیْمِ الرَّءُوْفِ الرَّحِیْمِ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِیْمُ ط وَاتَّبَعْنَا سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی وَاِیَّاکُمْ بِحَقِیْقَةِ الْمُتَابَعَةِ الْمَرْضِیَّةِ الْمُصْطَفَوِیَّةِ عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالْبَرَکَةِ وَالتَّحِیَّةِ وَعَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ الْاَعْلَامِ وَالرُّسُلِ الْعِظَامِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ الْکِرَامِ وَعَلٰی اٰلِهِ الْاَطْهَارِ وَاَصْحٰبِهِ الْاَبْرَارِ وَعَلٰی جَمِیْعِ اَتْبَاعِهِمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامِ ط بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○ ط

⑤ **دُرُود تاج** :- " امامُ الطریقت اَلشیخ السید ابُوالحسن شاذلی نَوَّرَ اللّٰہُ مَضْجَعَهٗ " ط

☆ آپ مستورُ اَولیاءِ عظام سے تھے۔ اَلشیخ شاذلی کا فیضان اور عرفاں اسکندریہ مصر یمن تونس عرب و عجم کے چپّہ چپّہ پر پھیلا صحرائے عیذاب اُن کے عرفانی انوار سے تاباں ہوگیا اور قلوب مُنوّر ہوگئے۔ آپ مَراکش میں قیام پذیر رہے۔ آپ نے یہ دُرُود شریف تاجدارِ اقلیم نبوّت و رسالت " صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی حضوری میں مُرتّب کرکے پیش کیا۔ عرض کیا۔ عَلَیْکَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط اِس دُرُود شریف کی منظوری عطا فرمایئے تاکہ یہ اَولیاء کے " ایصالِ ثواب[1] " کے وقت پڑھا جائے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے اُسے منظور کرکے فرمایا اے ابُوالحسن! تجھے قیامت کے روز ایک لاکھ میرے اُمتی کی شفاعت کا حق دیا گیا ہے کہ تو اخلاص اور محبّت سے مجھ پر بکثرت دُرُود شریف بھیجتا ہے۔

○ یہ دُرُود تاج بہت بڑی فضیلتوں کا حامل اور جامعُ الصِّفات دُرُود شریف ہے۔ یقیناً لاریب واقعی یہ تمام دُرُودوں کا تاج ہے اور اَلشیخ شاذلی فرمایا کرتے ہمارے مُربّی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہیں اور یہ سب محض مواہبِ ربّی اور جذبِ الٰہی سے ہے کہ ہم نے جو کچھ پایا دُرُود شریف " جو عشقِ رسُول کا خزینہ اور معارفِ ایمانی کا گنجینہ ہے " سے ہی پایا۔

وصال مُبارک :- بحیرۂ احمر کے کنارے نمازِ فجر میں سجدہ کی حالت میں وصال ہُوا۔

---

[1] دُرُود تاج میں نکیر شُدہ زائد القاب وصفات ہیں جو مؤلف نے مُستند روایات سے لکھے۔ اِن کے یاد کرنے اور پڑھنے سے مزید فوائد و فضائل اِنْشَاءَ اللّٰہ حاصل ہونگے۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ الْاَعْلٰی بِالصَّوَابِ ط

؎ شاہا قبول کُن ایں تحفۂ گدا را

Marfat.com

تین ماہ تک آپ سجدہ کی حالت میں بالکل صحیح وسلامت رہے جسمِ اطہر کو نہ مٹی نے کھایا اور نہ درندہ نے پھاڑا۔ آپ صاحبِ حزب البحر ہیں۔ جو عالمِ دُنیا میں اولیاء کا وظیفہ ہے [1]

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْقَرَضِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ مَّحْفُوْظٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ط جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّعَنْبَرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی نُوْرِ الْھُدٰی صَدْرِ الْعُلٰی کَھْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِکَمِ ط وَاللّٰہُ عَاصِمُہٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وَعَلَی السِّدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی مَقَامُہٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی مَطْلُوْبُہٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُہٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ وَالْمَوْجُوْدُ مَعْبُوْدُہٗ وَالْمَعْبُوْدُ رَبُّہٗ ط قِبْلَۃِ الْعَارِفِیْنَ کَعْبَۃِ الطَّآئِفِیْنَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ، شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ، خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ، رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ، اَنِیْسِ الْمُذْنِبِیْنَ رَاحَۃِ الْعَاشِقِیْنَ، مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ، شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ، سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ طٰہٰ یٰسٓ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْیَتَامٰی وَالْمَسَاکِیْنِ ط سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ، نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ، اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ

[1] اصل نسخہ میں لفظِ عَلٰی اور عِنْدَ سے آیا ہے۔ مُرتّب ط

---

[1] بیت المقدس کی تعمیر کی نگرانی میں سیدنا سلیمان نبی اللہ علیہ السلام کا کھڑے کھڑے وصال ہوگیا جب کہ آپ اپنے عصا مبارک پر سہارا لئے کھڑے تھے۔ ایک سال تک نہ کسی جن وانس کو آپ کے وصال کا پتہ چلا اور نہ آپ کے جسمِ اطہر میں تغیر وتبدل آیا اور نہ مٹی وغیرہ نے کھایا اور پھر بحکم الٰہی آپ کے عصا مبارک کو دیمک نے کھایا تو پھر پتہ چلا کہ آپ وصال فرما چکے ہیں۔ انبیاء واصفیاء کے اجساد مبارکہ محفوظ ہوتے ہیں۔ ترجمہ وتلخیص "پ ۲۲ سورۃ سبا آیت کریمہ ۱۴" تفسیر نور العرفان" "۱۲ منہ سلمہ ربہ سبحانہ ط ۲

Marfat.com

قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَمَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ ط اَلْمُزَیَّنِ بِکُلِّ ذَیْنِ اَلْمُنَزَّہِ مِنْ کُلِّ عَیْبٍ وَّشَیْنٍ ط اَلْاِبْنَیْنِ الْکَرِیْمَیْنِ الشَّہِیْدَیْنِ الْقَمَرَیْنِ النُّوْرَیْنِ الطَّیِّبَیْنِ الطَّاہِرَیْنِ جَدِّ الْمُطَہَّرَیْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ط اَلْمُتَجَلّٰی بِتَجَلِّیَتَیْنِ قَالَ لَہٗ وَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ "یَا نُوْرَ نُوْرِیْ" "۳ بار" وَیَا سِرَّ سِرِّیْ وَیَا خَزَآئِنَ مَعْرِفَتِیْ اَفْدَیْتُ مُلْکِیْ عَلَیْکَ ط "کُلُّہُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَاءِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاکَ" ط سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ "نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰہِ ط" "۳ بار" یَا اَیُّہَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ ؎

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ط

(۶) صَلٰوۃ مُنْجِیَہ :- اَلشَّیْخ صالح مُوسیٰ ضَرِیری قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْزِیْ ط "اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ اِلٰی سَیِّدِ السَّادَاتِ"

☆ فرمایا۔ مَیں سمندر میں سفر کر رہا تھا۔ ہمیں طُوفان شدیدہ نے آن گھیرا۔ جہاز ڈوبنے لگا اور طُوفانِ باد و باراں سے بچنے کی بظاہر کوئی صُورت نہ رہی لوگ انتہائی پریشان اور مایُوس ہو گئے اور کُہرام مچ گیا تو مَیں نے فوراً حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی طرف رجُوع کیا تو اچانک مُجھ پر غنُودگی اور غشی طاری ہُوئی۔ میری آنکھ لگ گئی تو اس حالت میں غُلاموں کو نہ بھُولنے والا آقا "صلی اللہ علیہ وسلم" نے جلوہ گری فرمائی اور مُجھے زیارت ہُوئی تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے یہ دُرود شریف ۳۱۳ بار پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ جب مَیں بیدار ہُؤا تو مَیں نے جہاز والوں سے اپنا خواب بیان کیا۔ ہم نے ابھی تعداد بھی پُوری نہ کی تھی کہ ربِّ اکبر جَلَّ شَانُہٗ نے طُوفانی لہروں

بتعداد صحابہ بدر

۵

نوٹ :- دُرود تاج شریف پڑھنے کا مقام مدینہ مُنوّرہ باب جنّت البقیع کے اندر، قدُومِ میمنت کی طرف مہبطِ جبرائیل مینار کے نیچے ہے۔ یہاں ادباً و تعظیماً کھڑے ہو کر یہ دُرود شریف پڑھنے سے قلب کے انوار کھُلتے ہیں۔ اور بہت لُطف آتا ہے کہ حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حضُوری میں غُلام حاضر ہو کر سلام عرض کر رہا ہے۔ یہ کتنا بڑا شرف ہے۔ اور وہاں مکہ معظمہ جبل رحمت پر غارِ حرا میں ایک گھڑی کے مُراقبہ سے وہ کُشائش قلبی اور انشراح صدر ہوتا ہے جو بیس ۲۰ سال کے مُجاہدہ میں مُیسّر نہیں آتا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

کا رُخ پھیر دیا اور ہم بخیر و خُوبی مَنزل پر پہنچ گئے۔ جن لوگوں نے اسے وردِ زُبان اور حرزِ جان بنایا اُنھوں نے ہمیشہ اِسے ایمان افروز، رُوح پرور بابرکت اور شفا بخش پایا۔ فتوحاتِ غیبیہ۔ قضاءِ حاجات۔ حلّ مُشکلات اور رَدِّ بلیّات میں اکسیر ہے اور اس کی تاثیر مُسلّم اور مشہور ہے۔ صدیوں سے اُمّتِ مُسلمہ کے لیئے دینی و دُنیوی اُمُور میں کافی وافی اور شافی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا "عِنْدَکَ" اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ علہ

○ یہ درُود شریف بذاتہٖ مُغیثُ الملوین "صلی اللہ علیہ وسلم" کا عطا کردہ ہے۔ اس درُود شریف کے بے حد و حساب دینی و دُنیاوی فوائد ہیں اِس کے فیوض و برکات لکھنے سے قلم قاصر ہے۔ اس کی تعداد ۳۱۳ مرتبہ "بمطابق تعداد رُسلِ عظام علیہم السلام پڑھے کَمَا لَایَخْفٰی اَھْلُ النَّظَرِ" روضۃ الاحباب"

⑦ **دُرود لکھّی شریف۔** "واقفِ اسرارِ معنوی سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ القوی ط"

☆ سُلطانِ وقت روزانہ ایک لاکھ مرتبہ درُود شریف پڑھتے تھے اور سارا وقت اسی میں مشغول رہتے۔ جس سے نظامِ سلطنت میں خلل آنے لگا۔ تو حضور، نبیِّ کریم، رؤفٌ رحیم، صاحبِ خُلقِ عظیم "صلی اللہ علیہ وسلم"، کو فتورِ سلطنت کب گوارہ تھا۔ تو آپ نے خواب میں جمالِ جہاں آراء سے نوازا اور فرمایا یہ درُود شریف بعد نمازِ فجر ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ تو اس کا ثواب لاکھ ملے گا اور میری محبّت کامل ہو گی۔ بناءً بریں یہ درُود لکھّی کے نام سے موسُوم ہُوا۔

علہ درُود شریف عرش کے خزانوں سے ایک خزانہ ہے۔ قبولیت میں بجلی سے بھی زیادہ تیز، اکسیرِ اعظم، تریاق اکبر ہے۔ یہ اچانک مُصیبت یا حاجت کے لئے آدھی رات تاریکی میں ننگے سر کھڑا ہو کر باجازت صاحبِ مجاز پڑھے۔ کہ خود رو پودہ پتے لاتا ہے پھل پھول نہیں ۔ نسخہ سُہیلیہ میں عِنْدَکَ بھی آیا ہے۔

☆ سرتاجِ اولیاء سیدنا داتا گنج بخش مخدوم علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ درُود شریف بہت پسند تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اذن سے اپنے عقیدت مندوں کو یہ وظیفہ فرمایا کرتے۔ دربارِ عالیہ میں اس درُود شریف کے پڑھنے سے آپ کی رُوح خُوش ہوتی ہے اور ایسی توجہ فرماتے ہیں کہ قاری کی مُراد بہت جلد پُوری ہو جاتی ہے ۱۲ منہ غفرلہٗ

Marfat.com

- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَحْمَۃِ اللّٰہِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ فَضْلِ اللّٰہِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ خَلْقِ اللّٰہِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ عِلْمِ اللّٰہِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کَلِمٰتِ اللّٰہِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کَرَمِ اللّٰہِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِحُرُوْفِ کَلَامِ اللّٰہِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ قَطَرَاتِ الْاَمْطَارِ
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مِلْءِ الْقِفَارِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ خَلْقِ الْبِحَارِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْحُبُوْبِ وَالثَّمَرِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا اَظْلَمَ عَلَیْہِ اللَّیْلُ وَاَشْرَقَ عَلَیْہِ النَّھَارُ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ ط
- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ط
- صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَاَنْبِیَآئِہٖ وَرُسُلِہٖ وَجَمِیْعِ الْخَلَآئِقِ وَعَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ سَیِّدِنَا

Marfat.com

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَ طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا دَائِمًا اَبَدًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

(۸) **دُرود نُور شریف** :۔ علّامہ یُوسُف نبہانی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے فرمایا۔

☆ یہ دُرود شریف نُور، اور اَلْفاتحہ دونوں ایک ہیں۔ اَوْلیاءِ شاذِلیّہ کا محبُوب وظیفہ اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی ذاتِ نُور سے خاص نسبت رکھتا ہے۔ یہ دُرود شریف کرامات کے دو چمکدار اور تابدار موتی ہیں اور قلب کو مُنوّر کرنے میں لاثانی ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَسَيِّدِ الْاَبْرَارِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ط

(۹) **صَلٰوۃُ التکریم والتعظیم** :۔ اَلشَّیْخ اَبُوعَبْدُاللّٰہ سَنُوسِی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ سے منسُوب ہے۔

☆ یہ دُرود شریف حقِّ غُلامی اور حقِّ تعظیم کی ادائیگی کے لئے مُجرّب ہے اور جامع مانع دُرود شریف ہے۔ یہ دُرود شریف اخصُّ الخاص ہے اِس کی ابتداء بھی اور اِختتام بھی اسمِ گرامی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پر ہوتا ہے اور درمیان حلقہ میں غُلام اور اُس کی آرزُو ہے۔ یہ اپنی جامعیّت میں بے مثل ہے اور مَحبّتِ محبُوب کا مَظہر ہے اور اَنگنت فوائِد کا حامِل ہے ؎

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُكْرِمُ بِهَا مَثْوَاهُ وَتُشَرِّفُ بِهَا عُقْبَاهُ وَتُبَلِّغُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنَاهُ وَرِضَاهُ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ تَعْظِيْمًا لِّحَقِّكَ يَا سَيِّدَنَا مُحَمَّدُ ط

(۱۰) **دُرودِ فَضیلت** :۔ امام مُحیُی السُّنّۃ اَبُوشامَہ نووی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے اذکار میں ذِکر کیا۔

؎ یہ دُرود شریف درجۂ جامعیّت میں اکمل و اجمل ہے اور مرتبۂ مُحمّدیّت میں اَزہر و اَبہر ہے۔ ۱۲ منہ، عفرلہٗ ط

؎ دلائِل الخیرات شریف کا یہ دُرود شریف خواب میں فقیر عُفِیَ عَنْہُ کی زُبان پہ جاری ہُوا اور اشارہ ہُوا۔ اِس کو تحفہ میں لکھنا کہ رضاءِ الٰہی کا ذریعہ ہوگا۔ اَللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ اس خواب کی تعبیر کو بیداری عمل سے ظاہر فرمائے آمین یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ط
۱۲ منہ، نَوَّرَ اللّٰہُ قلبہٗ بِنُوْرِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَام ط

Marfat.com

☆ یہ تمام دُرودوں سے افضل دُرود شریف ہے کہ اِس کی روائیت صحیحین مسلم و بخاری سے ہے۔ اور یہ خصوصاً جمعۃ المبارک کے لیئے ہے اور بے شمار فضائل و فوائد کا حامل ہے۔ ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَعِتْرَتِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

(۱۱) **دُرود ہزارہ شریف** :- سیّدی قطب الکامل الشیخ عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّحمانی ط

☆ یہ اَولیاءِ قادریّہ کا محبُوب وظیفہ ہے۔ قلب کی صفائی کے لیئے مُجرّب ہے ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

(۱۲) **دُرودِ شفاعت** :- "امام شعرانی نے کشف الغمہ میں نقل کیا۔"

☆ فرمایا۔ رسُولُ اللہ ﷺ نے اگر تُم مجھ پر دُرود شریف بھیجو تو یُوں کہو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ط تو اُس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(۱۳) **دُرود شریف زیارت** :- شارحین نے ابنِ فاکہانی سے لکھا ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ وَآلِهٖ وَسَلِّمْ ط

☆ فرماتے ہیں مَیں نے اُسے سونے سے پہلے پڑھا اور آزمایا۔ رسُولُ اللہ ﷺ کا چہرۂ مُبارک چاند میں دیکھا اور آپ کا خطاب سُنا۔ زیارت کے لیئے سریع الاثر ہے۔ اور محبُوب ربّ العلمین کی جاہ کے طُفیل سوَال کرتا ہُوں۔ کہ وُہ باقی اِس دُرود شریف کے انعامات جن کا حدیثِ پاک میں وعدہ ہے" مجھے عطا فرمائے۔

(۱۴) **دُرود صدقہ** :- جس کے پاس صدقہ دینے کا کچھ نہ ہو تو وُہ یہ دُرود شریف پڑھا کرے بے شک یہ پاکیزگی میں بُلند تر ہے۔ اور اُس کو سیری نہ ہوگی جب تک وُہ جنّت میں نہ پہنچ جائے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلٰی

؎ جمعۃ المبارک کو بعد از نمازِ عصر بساعتِ اجابت ۱۱۱ بار پڑھے۔ اس روز حجاب دور ہو جاتے ہیں ۱۲ منہ غفرلہٗ

Marfat.com

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ط

(۱۵) **درود مفتاح الجنۃ** :۔ قطب الکبیر، بدر الاساتذۃ الشہیر محمد البکری نور اللہ مضجعہ

☆ جو شخص اس درود شریف کو زندگی بھر میں صرف ایک بار پڑھے گا۔ اگر وہ دوزخ میں[علہ] ڈالا جائے تو مجھے قیامت کے روز اللہ کے ہاں اس کی جناب میں پکڑ لے یہ درود شریف مبتدی متوسط اور منتہی کے لئے مفید ہے اور بہت سے عارفین نے اس کے اسرار و عجائب بیان کئے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ حجاب قلبی کھل جاتے ہیں اور وہ انوار حاصل ہوتے ہیں جن کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے " صلوٰۃ الزاہرۃ علی سید الدنیا والآخرۃ "۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ
وَالنَّاصِرِ الْحَقَّ بِالْحَقِّ الْهَادِىْ اِلٰى صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيْمِ ط صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ حَقَّ مِقْدَارِهِ الْعَظِيْمِ ط

(۱۶) **درود العزت** :۔ ایک شخص حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس نے عرض کیا السلام علیکم یا اھل العز الشامخ والکرم الباذخ نبی کریم " صلی اللہ علیہ وسلم " نے اسے اپنے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان

[علہ] ہر کہ باشد حامل " صلوا " مدام آتش دوزخ بود بروے حرام

☆ آپ بحر معارف الٰہیہ، متبع سنت نبویہ، عظیم المرتبت ولی کامل اور ہمہ وقت حضور " صلی اللہ علیہ وسلم " کے حضوری تھے آپ زندگی بھر کبھی بے وضو نہ ہوئے اور ہمہ وقت حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " کے لئے منتظر اور مستعد رہتے باجازت بارگاہ رسالت " صلی اللہ علیہ وسلم " میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے سر پر دستار باندھی۔ آپ کا کلام عجائب مخفی اسرار کا خزینہ ہوتا ایک مرتبہ قافلہ والوں نے الشیخ محمد البکری قدس سرہ اللہ اسرارہ الملکوتی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ حضور آپ کا غلام مرید شہر کے بلوا میں مارا گیا ہے۔ آپ معاً مراقب ہوئے تو کچھ دیر بعد سر اٹھایا اور فرمایا نہیں میرا مرید زندہ ہے کیونکہ میں نے ساری جنتیں دیکھی ہیں اسے کہیں نہیں پایا عرض کیا حضور دوزخ میں؟ فرمایا میرا مرید دوزخ میں نہیں جا سکتا کہ میرے سب مرید یہ درود شریف پڑھتے ہیں اور پھر وہ چند دنوں بعد واپس آ گیا۔ آپ فرمایا کرتے۔ کہ جسم کی سلامتی قلت طعام میں اور روح کی سلامتی ترک آثام "گناہ کے ترک" میں اور دین کی سلامتی صلوۃ بر خیر الانام " صلی اللہ علیہ وسلم " میں ہے۔ " اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ "

Marfat.com

بٹھایا۔ حاضرین نے پوچھا یا رسولَ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" یہ کون ہے فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ یہ شخص مجھ پر وہ درود شریف پڑھتا ہے۔ جو کسی نے آج تک نہیں پڑھا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا وہ کیسا درود شریف ہے تو رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا جس کسی نے یہ درود شریف پڑھا اس نے اپنے اوپر رحمت کے ستر دروازے کھول لئے ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَآءً وَّلِحَقِّہٖ اَدَآءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ ط

(۱۷) **درودِ سعادت**:۔ "الحافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی علیہ الرحمۃ نے حلیہ میں نقل کیا۔

☆ رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا۔ جس نے یہ درود شریف پڑھا ستر ہزار فرشتے ساری عمر اس کا ثواب لکھتے رہیں تو ختم نہ ہو۔ اور جب تک اس کی بخشش نہ ہو جائے ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ اللّٰہُ عَنَّا سَیِّدَ نَا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ ط

(۱۸) **درود افضل**:۔ "الشیخ ابوالخیر حافظ شمس الدین سخاوی علیہ الرحمۃ نے القول البدیع میں لکھا ہے"

☆ اگر کوئی شخص قسم کھالے کہ میں سب سے افضل درود شریف پڑھوں گا تو وہ یہ درود شریف پڑھے کہ یہ لفظاً و معناً کامل اور مکمل درود شریف ہے ؎

اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّصَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّاجْزِ سَیِّدَ نَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھُوَ اَھْلُہٗ ط

(۱۹) **درودِ رحمت**:۔ "قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ نے الشفا بتعریف حقوق المصطفےٰ میں تحریر کیا ہے" ؎

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَرَحْمَتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیّٖنَ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ یَغْبِطُہٗ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ ط

☆ پس اُسے مولائے کائنات علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فیضان پہنچتا ہے اور وہ آپ کی

Marfat.com

زیرِ تربیت وکفالت ہو جاتا ہے۔

(۲۰) **درودِ کامل** :- "امام الانام ابو حامد حجۃ الاسلام محمد بن محمد الطوسی الغزالی قدس سرہ العالی"

☆ آپ نے اپنی تصنیفِ لطیف "احیاء العلوم" میں لکھا ہے کہ یہ کامل مکمل اور اکمل درود شریف ہے۔ اس کی کاملیت اظہر من الشمس ہے کہ امام الغزالی کو بارگاہِ موسیٰ علیہ السلام بطور علماء امتی "پیش کیا گیا۔ آپ مقبول ترین اولیاءِ امت سے ہیں ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَآءً وَّلِحَقِّہٖ اَدَآءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ اَفْضَلَ مَا جَازَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلَیْہِ وَعَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

(۲۱) **صلوٰت السعادت** :- "علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے لکھا"

☆ یہ ایک درود شریف برابر چھ لاکھ کے ہے اور سعادت مندی کی علامت ہے ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً وَّ سَلَامًا بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ ط

(۲۲) **صلوٰۃ ماہی** :- ایک روایت میں ہے صحابہ کبار نے سمندر سے ایک مچھلی پکڑی اور چاہا کہ کھانا تیار کر کے صاحب الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کریں گے۔ کافی دیر تک آگ پر چڑھا کر پکاتے رہے لیکن وہ پک نہ سکی تو اسے ایک طباق میں رکھ کر اوپر سرپوش سے ڈھک کر بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کر دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا اے میرے صحابہ کرام! یہ تو قیامت تک بھی نہ پک سکے گی اور اسے دنیا کی آگ تو درکنار جہنم کی آگ بھی نہ جلا سکے گی کہ یہ وہ مچھلی ہے جو روزانہ مجھ پر درود شریف پڑھتی ہے "بروایت" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مچھلی کی طرف اشارہ فرمایا تو وہ زندہ ہو گئی اور زبان حال سے عرض کیا فِدَاکَ جِسْمِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیک وسلم میں ایک روز کنارۂ سمندر پر تھی کہ آپ کے ایک غلام نے بلند آواز سے درود شریف پڑھا تو میں نے محبت کے ساتھ غور سے سنا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم

؎ بروایت، الشیخین الکریمین سیدنا ابو بکر الصدیق اکبر، سیدنا عمر الفاروق اعظم رضی اللہ ورسولہ عنہما وبجاہہ علینا ط

Marfat.com

نے فرمایا اِس دُرود شریف کی برکت سے ربِّ کریم نے تجھے دونوں جہانوں کی آگ سے محفوظ و مامُون کر دیا۔ اور تُو جنّتی حُوت ہے ۔ "دُرود شریف یہ ہے ۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْخَلَائِقِ وَاَفْضَلِ الْبَشَرِ وَشَفِیْعِ الْاُمَمِ یَوْمَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی کُلِّ الْمَلٰٓئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا بِرَحْمَتِکَ وَبِفَضْلِکَ وَبِکَرَمِکَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

(۲۳) **دُرودِ کوثر** :۔ سیدنا ابُوعلی خواجہ الحسن بصری قدس سرہُ الجلی والخفی ط ؎

☆ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ محمّد مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے حوضِ کوثر سے لبالب پیالے پیئے تو وُہ یہ بُزرگ ترین دُرود شریف پڑھا کرے۔ خصوصاً عالمِ نزع میں پیاس سے محفُوظ ہو۔ ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ بِعَدَدِ خَلْقِکَ وَرِضَاءَ نَفْسِکَ وَزِنَةَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ ط

(۲۴) **دُرودِ مُسرّت** :۔ "الشیخ عبداللہ بن موسیٰ طرابسی رحمۃ اللہ علیہ ط

☆ آپ نے بیسوں شیُوخ سے اخذ کیا ہے ۔ جنھوں نے اُس سے مدارِج ولائیت پائے ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ مَلَأْتَ قَلْبَہٗ مِنْ جَلَالِکَ وَعَیْنَہٗ مِنْ جَمَالِکَ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مَّسْرُوْرًا مُّؤَیَّدًا مَّنْصُوْرًا

؎ دُرود شریف کا لقط لقط آبِ حیات سے بڑھ کر آبِ کوثر کے گھُونٹ ہیں ۔ جس سے محبّت والا سرشار ہوتا ہے ۔

ع۱ آپ جلیلُ القدر تابعی ہیں ۔ آپ کی والدہِ ماجدہ سیّدۃُ اُمّ المُؤمنین اُمِّ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ تھیں ۔ آپ نے اُمُّ المُؤمنین کا دُودھ بھی پیا ہے ۔ اور آپ فرمایا کرتے میرا ولائیت میں یہ مقام اور مرتبہ اُن دُودھ کے قطرات کا صدقہ ہے ۔ آپ نے کثیرُ التّعداد صحابہ عظام کی زیارت کی ۔ کسبِ فیض سیدنا علی مرتضےٰ کرّم اللہ تعالےٰ وجہہ الشریف کی صُحبت میں رہ کر کیا۔

Marfat.com

وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ ط

(۲۵) صَلٰوۃُ النُّوْرِ الْقِیَامَۃ : "سیداحمد صادی علیہ الرحمۃ الباری ط"

☆ قیامت کی ہر منزل قبر، حشر ونشر، میزان، پل صراط اور جنّت کے دروازے تک تاریکیوں میں نور ہوگا۔ یہ ایک پتھر پر لکھا دیکھا ہے۔ جو من جانب اللہ تھا ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تَجِبُ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ ط

(۲۶) دُرُوْدُ الْعَطَاء۔ "امام عارف باللہ الشیخ عبدالغنی النابلسی" علیہ الرحمۃ ط

☆ فرمایا۔ نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" پر صلوٰۃ وسلام کی تکرار بخار وغیرہ میں پیاس کے غلبہ کو زائل کر دیتی ہے پانی کی عدم موجودگی میں حج کے راستہ میں آزمایا۔ صلوٰۃ میں لفظ اسم جلالیہ نہ ہو یہ قیامت کی گرمی میں پیاس سے کفائیت کرے گا۔ دُرود شریف یہ ہے۔ "اَلطَّلْعَۃُ الْبَدْرِیَّۃ علی القصیدۃ البدریۃ"

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْاَنَامِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمَبْعُوْثِ اِلَیْنَا بِالْحَقِّ الْمُبِیْنِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْاُمِّیِّ الْاَمِیْنِ اَفْضَلُ الصَّلَوٰتِ وَاَشْرَفُ التَّسْلِیْمَاتِ عَلَی النَّبِیِّ الصَّادِقِ وَالرَّسُوْلِ الْمُؤَیَّدِ بِاَسْرَارِ الْحَقَآئِقِ ط

(۲۷) دُرُودِ کُبریٰ :- "الشیخ السید ابراہیم متبولی قدس سرہ القدسی "طبقات اولیاء"

☆ آپ ولائیت کبریٰ کے حامل تھے۔ آپ کا شیخ سوائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی نہ تھا۔ آپ اکثر خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرتے اور اپنی والدہ ماجدہ سے بیان کرتے تھے اور پھر عالم بیداری میں دیدار ہوتا اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" سے مختلف معاملات میں مشورہ کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے میں نے حضرت شیخ احمد البدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑا صاحب فتوّت نہیں دیکھا۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے مجھے اُن کا بھائی بنایا۔ "درود شریف یہ ہے" ؎

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا

Marfat.com

مُحَمَّدٍ سَائِرِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى آلِهِمْ وَصَحْبِهِمْ اَجْمَعِيْنَ
وَاَنْ تَغْفِرَلِيْ مَا مَضٰى وَتَحْفَظَنِيْ فِيْهَا بَقِيَ ط

(۲۸) **صلوٰۃ الجامعۃ** :۔ اَلشیخ مُجدّد الدین المعروف نجم الدین صغریٰ علیہما الرحمۃ کے خلیفہ تھے۔
☆ فرمایا۔ ایک دفعہ میں جنگل میں راستہ بھول گیا تو ناگاہ ایک صالح، خوبصورت، مُنوّر چہرہ بزرگ دیکھا۔ اُنہوں نے مجھے دیکھ کر اپنے پاس بُلایا۔ مَیں اُن کے ساتھ ہولیا۔ مجھے محسوس ہُوا۔ کہ آپ سیّدنا ابُوالعبّاس خضر علیہ السلام ہوں گے۔ تو مَیں نے پُوچھا آپ کا اسمِ گرامی کیا ہے۔ فرمایا اِلیاس بن ہشام علیہ السلام مَیں نے اُن سے مُخاطب ہو کر عرض کیا۔ تم نے میرے پیارے رسُول اللہ کے محبُوب سیّدنا محمّدِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ فرمایا ہاں پھر مَیں نے عرض کیا۔ خُدا کے واسطے تم نے جو کچھ آپ کی زُبان مُبارک سے سُنا ہے اَور آپ کی زیارت سے سرُور پایا ہے اُس سے مجھے بھی حصّۂ تنویر عطا کرو تو اُنھوں نے کہا مَیں روایت کرتا ہُوں۔ مَیں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ جو کوئی یہ درُود شریف پڑھے وُہ ایسا پاک ہو جاتا ہے۔، جیسے کپڑا پانی سے اور فرمایا کہ درُود شریف ہمیشہ وردِ زبان رکھنا کہ درُود شریف رہبرِ راہِ گُم گشتگاں، راحت قلبِ عاشقاں اور سُرمۂ چشمِ سالکاں ہے۔ "درُود شریف یہ ہے"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ ط

(۲۹) **صلوٰۃ ذاتیّہ** :۔ امام سمرقندی نے سیّدنا خضر و اِلیاس علیہما السلام سے روایت کیا
☆ فرمایا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سات جمعرات پڑھے مجھے خواب میں دیکھے اَور مجھ سے روایت و حکایت کرے گا۔ یہ درُود شریف لفظاً مُختصر اور صغیر ہے لیکن معنیٰ برکات میں اتنا ہی عظیم ہے۔ فضائل میں کیمیا اور زیارت کے لیئے اکسیر زُبان پر سُبک اَور دُشمنوں پر بھاری ہے۔ درُود شریف یہ ہے "روح البیان بحوالہ عقدۃ الدُّرر واللآلی"

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ ط "سہ بار"

(۳۰) **درُود قادریّہ** :۔ "پنج گنج صغیر"
☆ یہ درُود شریف اکسیرِ اعظم کا درجہ رکھتا ہے۔ مصائب و مُشکلات میں تیر بہدف ہے۔ اِس کے بہُت سے فضائل و فوائد ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ بڑی سے بڑی اِبتلاء پر کاہ ثابت ہوگی۔
بعد از نماز جمعۃ المبارک مدینۃ المنوّرۃ کی طرف مُنہ کر کے کھڑا ہو کر تسوّبد پڑھا کرے۔

Marfat.com

پہاڑ جیسی مُصیبت رُوئی کے گالے کی طرح اُڑ جائے گی۔ قبر و حشر کی سختیوں کا جسے خیال ہو وُہ یہ درُود شریف پڑھا کرے۔ یہ حصُولِ فضلِ عظیم اور مُنافعِ کثیر کے لئے مُجرّب ہے سلسلۂ عالیّہ قادریّہ کا فرمُودہ اور آزمُودہ ہے ؎

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط گیارہ بار پڑھنے کے بعد پھر یہ پڑھے۔ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ یَا سَیِّدِیْ یَا مُسْتَنَدِیْ یَا مُعْتَمَدِیْ اَدْرِکْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط

(۳۱) صلوات الزّیارت :-

اَلشیخ السید نورُالدین الشونی علیہ الرّحمۃ ط"

☆ آپ کی مجلسِ قائمہ "صَلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ" تھی۔ مصر، یمن، بیتُ المُقدّس، شام، سوڈان یمن، عراقِ عرب میں رواج دیا۔ آپ کے شاگرد جب بھی مجلسِ صلوٰۃ سے فارغ ہوتے تو اللہ سُبحانہٗ کا ذِکر کرتے اور بلند آواز سے صلوٰۃ پُکارتے اِس اعلان کو حاضرین بھی سُنتے اور خود حضُور صلی اللہ علیہ وسلم بھی سُنتے۔ ایسی منقبت آج تک کِسی کی نہ دیکھی گئی نہ سُنی گئی۔ مصر کے بازاروں میں مُنادی ہوتی جو شخص رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت چاہتا ہے وہ شیخ نورُالدّین الشونی کے پاس جائے۔ فرماتے ہیں میں وہاں گیا تو پہلے دروازے پر حضرت ابُوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کھڑا پایا میں نے اُن کی خدمت میں سلام عرض کیا اور دُوسرے دروازے میں حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی زیارت کی اور سلام عرض کیا۔ تو پھر مجھے حضُور صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے۔ سفید شفّاف پانی کے قطرات چمکدار موتیوں کی طرح آپ کی پیشانی سے ٹپک رہے تھے۔ میں نے قدمبوسی کی تو مجھے سُنّتِ مُطہّرہ پر عمل کی وصیّت فرمائی۔ میں نے یہ بات اپنے شیخ کو بتائی تو آپ آبدیدہ ہو گئے اور آنسوؤں سے رِیش مُبارک تر ہو گئی ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ ھُوَ اَبْھٰی مِنَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حَسَنَاتِ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نَبَاتِ الْاَرْضِ وَاَوْرَاقِ الشَّجَرِ ط

"مصباحُ الظّلام فی الصّلوٰۃ والسّلام علی خیرِ الانام"

(۳۲) درُودِ مُجرّبہ :-

"اَلسید احمد زین دحلان مکی قُدِّسَ سِرُّہُ المکی ط"

Marfat.com

آپ نے اپنے مجموعہ میں تمام درود شریف جمع کئے یہ درود شریف زیارت حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے لیئے مجرّبہ ہے۔ ہر روز ایک ہزار بار پڑھا جائے زیارت خواب میں یا بیداری میں ہوگی اور ہمہ وقت کی حضوری نصیب ہوگی ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْجَامِعِ لِاَسْرَارِکَ وَالدَّالِ عَلَیْکَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط

(۳۳) درود بہشتی :- "شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار"

☆ اِس درود شریف کی برکت سے جب تک ہشت بہشت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے اُسے موت نہ آئے گی۔ یہ درود شریف جمعۃ المبارک سے خاص نسبت رکھتا ہے اِس سے جمعۃ المبارک کی مجالس مُزیّن، مُعطّر اور بارونق ہو جاتی ہیں ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ ط

(۳۴) درود شریف الشفاء :- "افضل الصلوات علی سید السادات"

☆ گیارہ بار پڑھ کر جس مریض پہ دم کریں شفا ہوگی۔ مریض کتنا ہی شدید بیمار کیوں نہ ہو شفا روحانی، جسمانی، قلبی، عقلی، لاعلاج امراض کے لیئے تجربہ شدہ ہے ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طَبِیْبِ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِھَا وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ دَائِمًا اَبَدًا اَبَدًا ط

(۳۵) درود تریاق :- مُفتی دمشق علامہ حامد قنوجی علیہ الرحمۃ کا فرمودہ :-

☆ یہ درود شریف خواب میں نبیِّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے مجھے ارشاد فرمایا یہ مذکورہ درود شریف نہایت ہی مجرّب اور تریاق ہے مصائب اور ابتلاء میں، فتنہ عظیمہ میں ایک عجیب تاثیر رکھتا ہے۔ اولیاءِ حاضرہ کا آزمودہ ہے۔ صلوٰۃ منجّیہ کی مثل ہے بلکہ اُس سے بھی زیادہ۔ شدائد میں ایک ہزار پڑھے۔ یا ہر نماز کے بعد ۴۱ بار پڑھے ؎

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ ضَاقَتْ

؎ درود شریف حضوری ط

Marfat.com

حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ ط

(۳۶) درود تفریجیہ :- شیخ عارف محمد حقی آفندی نازلی قدس سرہ العزیز ط

☆ اللہ جل شانہ کے خزانوں میں سے خزانہ ہے اور اس کا ذکر خزانوں کی کنجی ہے۔ اور ہر قسم کے غم واندوہ۔ دکھ بے چینی کو دور کرتا ہے۔ دنیا میں رزق اور قبر کی کشائش نصیب ہوگی۔ یہ کامل مکمل مجرب اور تریاق ہے ؎ "احسن الکلام فی فضائل الصلوٰۃ والسلام"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ وَتُقْضٰی بِہِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِہِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَیُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفْسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ ط

(۳۷) صلوٰۃ الکبیر :- السید احمد الصاوی علیہ الرحمۃ نے اپنی بیاض میں درج کیا۔

☆ اس درود پاک کو بکثرت پڑھنے سے بکثرت فضائل اور برکات دنیا میں حاصل ہونگے اور قبر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہونگے تو لحد نور سے بھر جائے گی اور اجر عظیم حاصل ہوگا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ عَدَدَ کَمَالِ اللّٰہِ وَکَمَا یَلِیْقُ لِکَمَالِہٖ ط

(۳۸) درود شریف نافع :- "جامع الاشاہ عبدالرحیم نقشبندی مجددی مشہور محدث الدہلوی علیہ الرحمۃ ط"

☆ ایک مرتبہ حضور سید السادات علیہ افضل التحیات واکمل التسلیمات کی زیارت سے مشرف ہوا تو کثیر اولیاء کا مجمع تھا۔ حاضرین میں سے ہر ایک اپنے اپنے علم کے مطابق درود شریف عرض کر رہا تھا تو میں نے بھی یہ درود شریف عرض کیا تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے چہرۂ اقدس پر انتہائی خوشی و مسرت کے آثار ظاہر ہوئے۔ اور فرمایا اس درود شریف کے پڑھنے سے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" خوش ہوتے ہیں۔ نیز فرمایا لَھَا مَا وَجَدْنَا، مَا وَجَدْنَا ہمیں جو کچھ ملا درود شریف سے ملا ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ط

؎ نسخہ سہیلیہ، الذی کے ساتھ پڑھے۔

Marfat.com

(۳۹) **صلوٰۃ حضوریہ** :۔ حضور پُر نور شافع یوم النشور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی حضوری میں پڑھا جاتا ہے۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ط اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط یہاں مخاطب کے صیغے پڑھے اسی میں اُمّتِ مرحُومہ کا اِتّفاق ہے "اغیار" بھی اِس صلوٰۃ وسلام کو حضور کی بارگاہ میں مانتے اور جائز جانتے ہیں اور یہ اَخیار کا اِختیار کردہ دُرود شریف ہے جو مرتبہ قبولیّت پر ہے۔ اَور مُتّصلاً شیخین کریمین، رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُہٗ عَنْہُمَا پر سلام عرض کرنا علامت قبولیّت ہے اور نظر انداز یا اعراض کرنا سفاہت، حماقت اور شقاوت کی علامت ہے ؎

(۴۰) **صلوٰۃُ النّسب شریف** :۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَظِیْمِ الْاٰبَآءِ مِنْ سَیِّدِنَا آدَمَ اِلٰی سَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ سَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَیِّدِنَا عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ سَیِّدِنَا هَاشِمِ بْنِ سَیِّدِنَا عَبْدِ مَنَافٍ "مُغِیْرَۃَ" بْنِ سَیِّدِنَا قُصَیِّ بْنِ سَیِّدِنَا كِلَابِ "حَكِیْمِ" بْنِ سَیِّدِنَا مُرَّۃَ بْنِ سَیِّدِنَا كَعْبِ بْنِ سَیِّدِنَا لُؤَیِّ بْنِ سَیِّدِنَا غَالِبِ بْنِ فِهْرٍ "قُرَیْشٍ" بْنِ سَیِّدِنَا مَالِكِ بْنِ سَیِّدِنَا نَضْرِ بْنِ سَیِّدِنَا كِنَانَۃَ بْنِ سَیِّدِنَا خُزَیْمَۃَ بْنِ سَیِّدِنَا مُدْرِكَۃَ بْنِ سَیِّدِنَا اِلْیَاسِ بْنِ سَیِّدِنَا مُضَرِ بْنِ سَیِّدِنَا نِزَارِ بْنِ سَیِّدِنَا مَعَدِ بْنِ سَیِّدِنَا عَدْنَانٍ ط

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَرِیْمِ الْاُمَّهَاتِ مِنْ سَیِّدَتِنَا حَوَّآءَ اِلٰی سَیِّدَتِنَا اٰمِنَۃَ بِنْتِ سَیِّدِنَا وَهْبِ بْنِ سَیِّدِنَا عَبْدِ مَنَافِ بْنِ سَیِّدِنَا زُهْرَۃَ بْنِ سَیِّدِنَا حَكِیْمٍ ط

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَوْلَادِهٖ سَیِّدِنَا الْقَاسِمِ وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ وَ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَسَیِّدِنَا طَاهِرٍ ط

؎ خاندانِ نبوت پر درُود شریف"

Marfat.com

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَبَنَاتِہٖ سَیِّدَتِنَا زَیْنَبَ وَسَیِّدَتِنَا رُقَیَّۃَ وَسَیِّدَتِنَا اُمِّ کُلْثُوْمٍ وَّسَیِّدَتِنَا فَاطِمَۃِ الزَّھْرَآءِ "اُمِّ سَیِّدَیْنَا الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَالْمُحْسَنِ وَسَیِّدَتِنَا زَیْنَبَ وَسَیِّدَتِنَا اُمَّ کُلْثُوْمٍ وَسَیِّدَتِنَا رُقَیَّۃَ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَعَلٰی عَمَّیْہِ خَیْرِ النَّاسِ سَیِّدِنَا حَمْزَۃَ وَسَیِّدِنَا الْعَبَّاسِ ط "انوار الحق فی الصلوٰۃ علی سید الخلق" عله

☆ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۝ (سورۃ الاحزاب ۳۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہِ الْمُطَھَّرَاتِ سَیِّدَتِنَا خُدَیْجَۃِ الْکُبْرٰی ، سَیِّدَتِنَا سَوْدَۃَ ، سَیِّدَتِنَا عَائِشَۃَ صِدِّیْقَۃِ الْکُبْرٰی ، سَیِّدَتِنَا حَفْصَۃَ وَسَیِّدَتِنَا زَیْنَبَ بِنْتِ خُزَیْمَۃَ سَیِّدَتِنَا اُمِّ سَلْمَۃَ ، سَیِّدَتِنَا زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَسَیِّدَتِنَا جُوَیْرِیَّۃَ وَسَیِّدَتِنَا اُمِّ حَبِیْبَۃَ وَسَیِّدَتِنَا صَفِیَّۃَ ، سَیِّدَتِنَا مَیْمُوْنَۃَ وَسَیِّدَتِنَا مَارِیَّۃَ وَعَلٰی اَوْلَادِہٖ اَجْمَعِیْنَ ط

عله "انوار الحق فی الصلوٰۃ علی سید الخلق" عربی تصنیف العارف باللہ الشیخ عبد المقصود محمد سالم علیہ الرحمۃ القاہرہ مصر کی ہے جو عامل درود شریف اور مقبول ہیں۔ یقیناً درود شریف ایک ایسی نعمت ہے جس سے انبیاء و رسل نے سہارا پایا ملائکہ نوری نے آزمائش میں درود شریف سے مرتبہ پایا اور امت مغفورہ نے تحریراً، تقریراً درود شریف سے ہی سب کچھ پایا جو پایا فقیر الی اللہ و رسولہ نے اس تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المختار میں درود شریف انھیں مقبول محبوب اور مشہور کتب سے تحریر کئے ہیں جو مصنف و مؤلف معہ اپنی اپنی تصنیف لطیف، کتاب مستطاب مقبول بارگاہ رسالت "صلی اللہ علیہ وسلم" ہیں۔ جن پر آپ نے نگاہ فرمائی اور اظہار پسندیدگی فرمایا۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی شان میں کچھ لکھنے سے قد جف القلم قلم خشک ہو چکے ہیں۔ یہ چند حروف "نقوش محبت" محض رب کریم کا کرم ہے "ع شاہا قبول کن ایں تحفۂ گدارا"

☆ افضل الصلوات الی سید السادات" کے مصنف نے بحوالہ ابن عابدین علیہ الرحمۃ لکھا ہے کہ مصنف صلوٰۃ الختام علی النبی الختام ط نے مجھے بتایا کہ جو میری اس کتاب کو پڑھے اور نظر تحسین کرے حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اس کے حسن خاتمہ اور شفاعت کبریٰ کی

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

☆ شیخ اکبر محیُ الدین ابنِ عربی قُدِّسَ سِرُّہُ العَزِیزُ کے ارشاداتِ درُود شریف :-

(۱) اہلِ محبّت کو چاہئے کہ درُود شریف کے ذِکر پر صبر و استقامت[ع] کے ساتھ وابستگی کریں یہاں تک کہ بخت جاگیں۔ محبُوبِ زمین و زمان، راحتِ جانِ جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرفِ زیارت سے نوازیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے نامِ نامی اسمِ گرامی کی عزّت، عصمت سے خبردار رہنا چاہیئے کہ کائناتِ ارضی و سماوی میں سے کوئی فرد ایسا نہیں جو کشفِ نیند یا بیداری کی حالت میں آپ کی بجائے متشکل ہو سکے۔ پس جس شخص نے اِس راحتِ جان، قرارِ زمین و آسمان "صلی اللہ علیہ وسلم" کو دیکھنے کی سعادت حاصل کی اُس نے بے شک آپ ہی کو دیکھا اگر آپ کا حُسن و جمال متغیّر نظر آئے تو یہ جان لے کہ دیکھنے والے کی اپنی حالت ایمانی ہے۔ "جواہرُ البحار ج"

(۲) درُود شریف کا ذِکر کرنے والے پر حق تعالیٰ کی طرف سے عنایات، نوازشات سے جو بھی نتیجہ سامنے آتا ہے وُہ باطل کی آمیزش سے پاک ہوتا ہے کیونکہ اُس کے پاس وُہی

بقیہ حاشیہ

کی ضمانت دی اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا اے عبدُاللہ! یہ تیرے لئے تیری اِس تالیف پر انعام ہے "بُوئے گُل را از کہ جوئم از گلاب"

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ تُحْفَۃَ الصَّلٰوۃِ اِلَی النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ مِنْھُمْ بِعَظْمَۃِ طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ط

ع سالک مبتدی ہو یا منتہی درُود شریف کا نُور ہر مقام پر اُس کی یاد دری کرتا ہُوا منزلِ مقصود تک لے جاتا ہے۔ انشراحِ صدر اور انوارِ قلب سے فتح، ستر نصیب ہوتا ہے۔ فتوحات اور اسرار انوار ہیں الفاظ نہیں یہ مقامِ حال ہے قال نہیں۔ قال بیچارہ تہی دامن ہے حال کے بیان سے "ذکرِ اللہ" سے قلب "مُضغہ گوشت" قلبِ حقیقی کا حجرہ ہے۔ جو عالمِ امر سے ہے۔ رُوح ستر خفی اخفیٰ کے لطائف کھُلنے کے بعد سالک پر سب سے پہلے حق تعالیٰ کی طرف سے ولائیت حضرت آدم علیہ السلام کے انوار برستے ہیں تو آپ کے زیرِ قدم توبہ، انابت اور گریہ زاری طاری ہوتی ہے جو اس ولائیت کا خاصہ ہے۔ پھر ولائیت ابراہیمی کا ظہور ہوتا ہے تو آپ کے زیرِ قدم انقطاع ماسوا اللہ اور رجوع الی اللہ ہوتا ہے اور پھر سالک پر ولائیت موسوی کے احوال طاری ہوتے ہیں۔ آتشِ عشق بھڑک اُٹھتی ہے اور دیدارِ الٰہی کے سوا کچھ نہیں چاہتا۔ پھر سالک عشق سے منزلیں طے کرتا ولائیت عیسوی میں پہنچتا ہے تو اس سے مظاہرِ قدرت کرامات، خوارقِ عادات سرزد ہوتے ہیں۔ بعدہٗ ولائیتِ محمدی "صلی اللہ علیہ وسلم" جلوہ گر ہوتی ہے تو صاحبِ خُلقِ عظیم کے فیض سے محبوبیّتِ ذاتی کا ظہور ہوتا ہے۔ ان تمام مقامات پر درُود شریف کامل اتّباع کے ساتھ ہدائیت ہی ہدائیت رحمت ہی رحمت ہے۔ اور درُود شریف

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

پہنچتا ہے جو سرکارِ دوعالم سرورِ کونین "صلی اللہ علیہ وسلم" کے واسطہ سے آتا ہے۔ میں نے درود پاک کا کماحقہٗ وابستگی رکھنے والا سوائے ایک عظیم انسان کے اور کوئی نہیں دیکھا وہ ایک اشبیلیہ[ع] سپین کا لوہار تھا جو حلال کی روزی کماتا اور درود شریف کا نام یعنی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا کے نام سے ہی مشہور ہوگیا تھا۔ جب میری ملاقات ہوئی تو میں نے دعا کے لیئے درخواست کی۔ اُس کی دعا سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ اُس کے پاس جو عورت یا مرد بچہ یا بوڑھا آکر کھڑا ہوتا تو اُس کی زبان پر بھی درود شریف جاری ہو جاتا۔ وہ درود پاک یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ

(۳) ہم درود شریف کا شوق زبانی وعظ اور بصورتِ کتاب لکھ کر دلاتے ہیں یہ اُسی صورت میں ممکن ہے جب کہ اپنے وعظوں میں حضور پرنور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فضائل و معجزات اِس رنگ میں بیان کریں سامعین کے دِل حُبِّ حبیب سے لبریز ہوں اور اُن پر کیفیاتِ محبّت طاری ہوں۔ یہ اُس وقت ممکن ہے جب کہ وعظ کہنے والا خود عامل درود شریف ہو۔ اُس کی زبان میں تاثیر اور قلب میں نور اور سینہ میں حُبِّ مصطفےٰ ہو۔ آؤ سب مِل کر ایسے مقبول الشفاعت اور راضیہ مرضیہ محبوب معصوم علیہ التحیۃ والثناء پر درود شریف بھیجیں۔ اپنی چند روزہ مستعار زندگی کو درود شریف کے رنگ سے رنگین کریں۔ عُشّاقِ رسول، ذکرِ رسول کے سدا بہار، مہکتے ہوئے پھولوں "درودوں" سے اپنے اپنے مشامِ جان کو معطّر کریں۔ درود شریف کو وردِ زبان بنا کر روحانی برکتوں سے فائدہ مشاہدۂ حق نصیب ہو۔ صفحہ ۵۰۲ ملاحظہ ہو"

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

(۴) درود شریف سے انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقربین نے بھی اپنی اپنی ابتلاؤں میں سہارا پایا

بقیہ حاشیہ

نعمت ہی نعمت ہے اور درود شریف کامل محبت اور ادب کے ساتھ خیر ہی خیر اور نور ہی نور ہے۔ فقیر عرض کناں ہے ان مقامات پر بحث کرنا تو درکنار اس پر کچھ لکھنے کی جرأت سے بھی استغفار کرتا ہوں۔ وَاللّٰہُ ھُوَ التَّوَّابُ وَاِلَیْہِ اَنَابَ ط وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبُ فَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ط

ع فقیر غفرلہٗ کو اشارہ ہوا کہ اشبیلیہ کے لوہار دامت برکاتہم العالیہ جو مقبول بارگاہ خیر الانام "صلی اللہ علیہ وسلم" ہے کا درود شریف بھی اِس تحفۃ الصلوٰۃ میں لکھو۔ بسیار تفحص اور جدوجہد کے تلاشِ درود شریف میں کامیاب ہوا۔

Marfat.com

گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے — اے تاجدارِ طیبہ و بطحا تمہیں تو ہو

☆ فرشتوں کا درود شریف :- ایک روز جبرائیل علیہ السلام صاحب الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ آسمان پر ایک فرشتہ تھا جس کے اردگرد ستر ہزار فرشتے خدمت کے لیئے کھڑے رہتے اب میں نے اسے کوہِ قاف میں پُرشکستہ اور آہ وزاری کرتا دیکھا ہے اس نے مجھے دیکھ کر سفارش کی التجا کی میں نے پوچھا تیرا جرم کیا ہے؟ کہا شبِ معراج حسبِ معمول تخت پر بیٹھا۔

ذکرِ حق میں محو ہو کر لے رہا تھا رب عزاسمہ کا نام — بہرِ تعظیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم رہ گیا مجھ سے قیام
بس یہی لغزش ہوئی مرے لئے وجہِ وبال — آگیا اپنی جلالیت میں ربِ ذوالجلال
حکم فرمایا نکل جا او فرشتے پُرغرور — کیوں نہ کی تعظیم جب سامنے آیا میرا نور

یہ عبادت رات دن کی مجھ کو نامنظور ہے
دور ہے مجھ سے جو میرے مصطفےٰ سے دور ہے

تو نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے جبرائیل علیہ السلام! اس فرشتے کو جا کر کہہ دو تعظیماً کھڑا ہو کر ایک مرتبہ درود شریف پڑھ لے اس فرشتے نے ایسا ہی کیا تو اللہ جل شانہٗ نے اسے درود شریف کی برکت سے پھر وہی مقام عطا فرما دیا۔ "جامع المعجزات فی سیر خیر البریات مطبوعہ مصر"

سلام یا رسول اللہ سلامے — فرستادم بدرگاہت پیامے
خدارا سوئے مشتاقان نگاہے — پیاپے گر نباشد گاہے گاہے

علہ ہاروت و ماروت دو فرشتے بشکلِ انسانی ابتلا میں مبتلا ہو گئے تو نافرمانی سے ربِ کریم کو ناراض کر بیٹھے۔ حضرت ادریس علیہ السلام کی دعا سے توبہ قبول ہوئی آخرت بچ گئی اور دنیاوی سزا سے بابل کے کنوئیں میں قید ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب"

اپنے محبوب سے فلا وربک کا قسمیہ خطاب فرمانے والے ربِ عزاسمہ! انبیاء نے تیرے محبوب سے لو لگائی۔ ملائکہ نے ابتلا میں یہیں پناہ پائی۔ اس حقیر پُرتقصیر ابتلاء و مصائب کے اسیر کی دعا ہے۔ کہ میری اس مستعار زندگی کے ہر لحہ، ہر لحظہ کی حرکات سکنات و خطرات میں فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین سے ہدایت کاملہ عطا فرما۔ وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین ○ بجاہ طٰہٰ ویٰسٓ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ط

سورۃ المؤمن ۴۴

ہمہ کارِ دنیا ہمہ کارِ دین — خدایا سپردم بتو یا یقین
سپردم بتو مایۂ خویش را — الٰہی تو دانی حسابِ کم و بیش را

از محمد عنایت اللہ

۵

Marfat.com

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

☆ ایک خوش قسمت کو حضور صاحب الصلوٰۃ والسلام کی "مسجد نبوی اور ریاض الجنۃ کے درمیانی دروزاہ میں" خواب میں زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا ب ب پڑھا کرو۔ اُس نے واپسی وطن پر اولیاء کرام کی طرف رجوع کیا تو انھوں نے تعبیر بتائی کہ ب ب سے مراد "بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ" ط اور درود شریف ہے کہ ر سے اللہ اور ب سے باعثِ تخلیقِ کن فکاں "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذاتِ گرامی مراد ہے۔

☆ الشیخ مصلح الدین سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ مقبول، معروف اور مشہور باکمال اولیاء اُمت سے ہیں۔ جن کا تشخص ممتاز حیثیت رکھتا ہے اُنھوں نے یہ رباعی بارگاہِ رسالت میں پیش کی۔ جبکہ وہ مجلسِ اقدس میں مورچھل جھلنے کی خدمت پر مامور تھے۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم"، سُن کر بہت محظوظ ہوئے اور خوشی اور مسرت سے اِس کو شرفِ قبولیت سے نوازا۔ غلامانِ مصطفٰے "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اِس کو دل میں جگہ دی۔ شعراء نے بڑھ چڑھ کر عقیدت سے تضمینیں لکھیں۔ نعت خواں حضرات نے اپنی نعتوں کو اِس سے پُرتاثیر اور پُرجوش بنایا۔ اولیاء نے اِس سے قبولیت چاہی اور پائی۔ علماء نے اپنی مجلسوں اور محفلوں کو پُر رونق کیا۔ خوشنویس حضرات نے اپنے فنِ کتابت سے عجیب عجیب انداز سے لکھا۔ مومنوں نے کتبوں سے اپنے گھروں کو سجایا۔ "عَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس" صوفیاء نے اِس کو بطور وظیفہ اپنایا اور بہت کچھ پایا۔ بے تاب رُوحیں اِس نغمہ سے سرشار ہوگئیں۔ ایک تضمین ملاحظہ ہو ؎

دیر و زبستانِ سراہمہ طوطیاں خوشنوا — پڑھتی ہیں نعتِ مصطفٰے، بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
بلبلیں بھی چار سُو لے کے ہر اک گُل کی بُو — کرتی ہیں باہم گفتگو، کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
قُمریاں بھی ذوق میں سرڈالے طوق میں — کہتی ہیں اپنے شوق میں، حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
چڑیوں کے سُن کے چہچہے انسان بھلا کیوں چُپ رہے — لازم ہے اُس پہ یوں کہے، صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَخِصَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ

☆ "تخمیسیں، تضمینیں، تسبیعیں، تشطیریں، تذئیلیں اپنے اپنے اندازِ محبت اور کیف سے بھرپور لکھیں"۔ ۶

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شفاعتِ مصطفٰے

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ ۔۔۔ لِکُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

حَاشَاهُ اَنْ یُّحْرِمَ الرَّاجِیْ مَکَارِمَهٗ ۔۔۔ اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَیْرَ مُحْتَرَمِ

○ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ ط یہ جزاء ہے شرط مُقدّم مَنْ زَارَ قَبْرِیْ کی الحدیث

قُرآنِ پاک :- پ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیتِ کریمہ ۱۰۹

یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَهٗ قَوْلًا ۝

اُس دن کسی کی شفاعت نفع نہ دے گی مگر جسے رحمٰن نے اِذن دے دیا ہے اور اُس کی بات پسند فرمائی۔

○ اَللّٰہ ربُّ العزّت جلّت شانہٗ نے اپنے محبُوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کو شفاعت کا اِذن عطا فرما دیا اور آپ کی شفاعت پر راضی ہوگیا۔ اور آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" اجازت یافتہ شفیع بمقبولُ الشّفاعت ہیں۔ یہی اہلِ حقّ کا مذہب ہے۔

حدیث مشورہ :- بروایت حُذیفہ ابنِ الیمان رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ ط "خصائص الکبریٰ"

☆ ایک مرتبہ رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے مسجدِ ابُوذر غفاری میں بہُت لمبا سجدہ کیا ہمیں ظن ہُوا کہ شاید آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی رُوح جسدِ اقدس سے پرواز کر گئی ہے اور جب آپ نے سر اُٹھایا تو فرمایا اِنَّ رَبِّیْ اِسْتَشَارَنِیْ فِیْ اُمَّتِیْ میرے ربّ عزّ اسمہٗ نے میری اُمّت کی بخشش میں مجھ سے مشورہ کیا تو مَیں نے عرض کیا یٰرَبِّ خَلْقُكَ وَعِبَادُكَ (ثلث مرّات) پھر دوسری بار مشورہ کیا تو مَیں نے وُہی کلمات عرض کئے پھر تیسری مرتبہ مشورہ کیا تو پھر بھی مَیں نے وُہی کلمات عرض کئے کہ اے میرے ربّ جلّ شانہٗ! جو تُو چاہے تُو نے اُنھیں پیدا کیا اور وُہ تیرے بندے ہیں پھر ربّ کریم نے فرمایا فَقَالَ اِنِّیْ لَنْ اُخْزِیَكَ فِیْ اُمَّتِكَ محبُوب تیری اُمّت کے مسئلہ

ع۱ وُہ حبیب ہیں جن سے شفاعت کی اُمید کی جاتی ہے۔ دُنیا و آخرت کے ہر مصائب سے جبکہ وُہ اچانک گھیر لیں۔ یہ ناممکن ہے کہ آپ کے عطاءِ فیض کا اُمیدوار محرُوم جائے یا دامنِ رحمت میں پناہ لینے والا بے توقیر لوٹ آئے۔

Marfat.com

میں تجھے پریشان نہ کروں گا۔ روزِ قیامت بغیر حساب و کتاب تیرے ستّر ہزار اُمتی ہر ایک ایک کے ساتھ ستّر ستّر ہزار کی بخشش کروں گا۔ ایسا تین۳ بار ہوگا کہ مشورہ بھی تین۳ بار ہُوا۔ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا یہ سجدۂ شکر تھا اور یہ حدیث تحدیثِ نعمت "و شکریہ" کے لئے اور فرمایا۔ "کنز العمال"

شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ ط | میری شفاعت اُمت کے کبیرہ گناہ گاروں کیلیے ہے۔

○ وعدہ روزِ ازل سے ہو چکا آپ شفیع المذنبین بن چکے اور قیامت کو سجدۂ شفاعت کرنے کی اجازت چاہنے کے لیئے ہوگا۔

اِذن کب کا مل چُکا اَب تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم | اَب شفاعت با نو جاہت کیجئے

اَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ ط | سب سے پہلے میں جنّت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا

☆ عقیدہ :- شَفَاعَةُ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ثَابِتَةٌ بِالْاَخْبَارِ وَالْاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ وَمَنْ كَذَّبَ الشَّفَاعَةَ فَلَا نَصِيْبَ لَهٗ فِيْهَا "، فتح الباری شرح صحیح البخاری

شفاعت ہمارے نبی شفیع الامۃ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی اَخبار اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے جس نے شفاعت کی تکذیب کی اُس کا شفاعت میں کوئی حصّہ نہیں۔

"درُود شریف اَور شفاعت لازم ملزوم ہیں مؤلف"

○ کُفّار اور مشرکین کا یہ عقیدہ تھا کہ بُت شفاعت کریں گے اور مُعتزلہ کا یہ عقیدہ کہ کوئی بھی کسی کی شفاعت نہیں کرے گا۔ "آیۃ الکرسی" مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط سے اِن ہر دو کا رد فرمایا۔ اَللّٰہ عَزَّ اِسْمُہٗ کے حضور ماذونین کے سوا کوئی بھی شفاعت نہیں کرے گا۔ اِذن والے بعونِ الملکِ العلّام صرف انبیاء و اصفیاء اور مؤمنین ہیں۔ سورۃ البقرۃ ۲۵۵

شفاعت سرکار ابد قرار عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِلٰى يَوْمِ الْقَرَارِ پانچ قسم پر مشتمل ہے۔

☆ بلا حساب و کتاب داخلہ جنّت
☆ میدانِ محشر میں شدّتِ انتظار سے تخفیف
☆ مُستحقِ عذاب کو عفوِ معاصی
☆ دوزخیوں کو جہنّم سے نکالنا۔
☆ جنّتیوں کی ترقّی مدارِج - ایک مقام سے دُوسرے مقام کی طرف عُروج۔

○ امام الکلام محقّق دوّانی محمّد بن سعید صدّیقی عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ فرماتے ہیں۔ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت مُطلقہ، عامّہ، خاصّہ اور ثابتہ ہوگی۔ روزِ قیامت سائے دو ہوں گے

سہ وہ کون ہے جو اُس کے یہاں شفاعت کرے۔ بے اُس کے اِذن کے۔

Marfat.com

ظلِّ عرشِ الٰہی اور ظلِّ لواءُ الحمد، درُود شریف پڑھنے والے اِن دو سایوں میں ہوں گے شفاعت کے لئے دو شرطیں ہیں۔ شفیع کا محبوب[1] ہونا۔ مشفوع کا مومن[2] ہونا۔ اس وعدۂ شریف مَنْ زَارَ قَبْرِیْ پر ایمان کی سلامتی کا ضمناً اور صراحۃً وعدۂ شفاعت ہے۔ جو ہر اقسام پر مشتمل ہے۔ کہ عقیدۂ شفاعت اہلِ حق کے نزدیک حق ہے۔ "فَوَضَحَ الْحَقُّ وَضُوْحَ الْحَقِّ ط"

حدیثِ قدسی:۔ کلامُ اللہ بزبانِ رسولِ اللہ عزوجل فصلی اللہ علیہ وسلم ط

فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَا مَلَآئِکَتِیْ هٰذَا عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِیْ اَکْثَرُ الصَّلٰوۃَ عَلٰی حَبِیْبِیْ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم فَوَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَجُوْدِیْ وَمَجْدِیْ وَارْتِفَاعِیْ آگے حدیث قدسی کے بعد کے الفاظ لَیَاْتِیَنِّیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تَحْتَ لِوَآءِ الْحَمْدِ وَنُوْرَ وَجْهِهٖ کَالْقَمَرِ لَیْلَۃِ الْبَدْرِ وَکَفَّهٗ فِیْ کَفِّ حَبِیْبِیْ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم ط

پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے فرشتو! میرے بندوں سے میرا یہ وُہ بندہ ہے جو میرے حبیب پر کثرت سے درُود شریف پڑھتا تھا۔ پس مجھے اپنی عزت، جلال، سخاوت، عظمت اور بلندی کی قسم۔ یہ روزِ قیامت لواءُ الحمد کے نیچے ہوگا اور اُس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگا اور اُس کا ہاتھ میرے حبیب کے ہاتھ میں ہوگا۔

"دلائل الخیرات حزب الخامس"

سایہ افگن سر پہ ہو پرچم الٰہی جھوم کر
جب لواءُ الحمد لے اُمت کا والی ہاتھ میں

حدیثِ شفاعت:۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط "شمائل ترمذی شریف"

☆ قیامت کے روز[1] سب اہلِ محشر پریشان حال ہونگے۔ ہیبت اور خوف طاری ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ[2] ط اور جواب بھی خود دے گا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ○ (سورۃ المومن ۱۶) لوگ خوف سے آپس میں کہیں گے کوئی ایسا رب جل شانہٗ کا پیارا اور مقبول ہو جس سے ہم شفاعت چاہیں تو سب لوگ حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے۔ اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور اپنی رُوح پھونکی اور آپ کے سر پر تاجِ نبوت سجایا اور فرشتوں سے سجدہ کرایا۔ آپ ہماری

---

[1] روزِ محشر، شانِ محبوب پاک "صلی اللہ علیہ وسلم" کے اظہارِ محبوبی کا دن ہوگا۔ اور مومن دیکھ کر خوش ہوں گے۔ الحمد للہ ط ؎

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزمِ محشر کا
کہ اُن کی شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

[2] حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

شفاعت کریں تاکہ ہمیں اِس سے رہائی ہو تو آپ فرمائیں گے اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ تم کسی اَور کے پاس جاؤ تو پھر لوگ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ تو آپ بھی فرمائیں گے اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ پھر حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور پھر حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو آپ فرمائیں گے تم سب اللہ کے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ حضور پُرنور شفیع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آئیں گے۔ اور آپ فخر الاولین والاٰخرین صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے اَنَا لَهَا میں ہی اِس کام کے لائق ہوں۔ فرمایا نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پس میں پروردگارِ عالم کے پاس مقامِ قدس پر سر سجدہ میں رکھ دوں گا اور عرض کروں گا۔ يَارَبِّ اُمَّتِىْ يَارَبِّ اُمَّتِىْ اور اُس کی وہ حمدیں بیان کروں گا جو میرا ربّ عزّ اسمہٗ القاء فرمائے گا۔ ایسی حمدیں آج تک کسی نے نہیں کیں تو ربِ کریم فرمائے گا اِرْفَعْ رَاْسَكَ[1] يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ تو میں از راہِ محبّت سجدہ میں ہی پڑا رہوں گا پھر ثانیاً حکم ہوگا اے محبوب اپنا سر سجدہ سے اُٹھاؤ اور میں پھر سجدہ میں اُس کی حمدیں بیان کروں گا جو رب تعالیٰ نے مجھے سکھائیں۔ پھر ثالثاً ربِ کریم فرمائے گا اِرْفَعْ رَاْسَكَ يَا مُحَمَّدُ عَلَيْكَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قُلْ تُسْمَعْ ، سَلْ تُعْطَ ، اِشْفَعْ تُشَفَّعْ تو اس وقت مجھے شفاعت کرنے کی اجازت ہوگی۔ اس پر محبوبِ اکبر، انبیاء و رُسل کے سرور، شفیعِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شفاعت کا دروازہ سب سے پہلے میں کھولوں گا اور میرا اُمتی جس

بقیہ حاشیہ [1] درود شریف کی بہترین جزاء عند اللہ، شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ العبد

[2] ایک روز خواجہ علی رامیتنی عرف حضرت عزیزاں (بزرگ نقشبندی) علیہ الرحمۃ (وفات ۷۱۵ھ) سے کسی نے پوچھا کہ روزِ اوّل جب اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (سورۃ الاعراف ۱۷۲) کہا گیا — تو روحوں نے قَالُوْا بَلٰى سے جواب دیا مگر روزِ ابد لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ (سورۃ المومن ۱۶) فرمائے گا تو کوئی جواب نہیں دے گا کیا وجہ ہے؟ فرمایا روزِ ازل تکلیف شرعیّہ کا دن تھا۔ اور شرع میں گفتگو، سوال جواب تھا مگر روزِ ابد عالمِ حقیقت کا دن تھا۔ جس میں تکلیف شرعیّہ اُٹھا دی گئی۔ بدیں وجہ حق تعالیٰ اپنے سوال کا جواب خود دے گا۔ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ○ یا کمالِ ہیبت و جلال سے کوئی جواب نہ دے سکے گا۔

[1] اپنا سر اٹھاؤ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ، بات کر سنی جائے گی سوال کر دیا جائے گا۔ شفاعت کر قبول ہوگی۔

"اُمیدوارِ رحمت و شفاعت محمد عنایت اللہ"

Marfat.com

کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا اُس کی شفاعت کرُوں گا۔ اِنشَاءَ اللّٰہ القدیر ط

خلیل و نجی مسیح و صفی سبھی سے کہی، کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے
اصالتِ کُل ، امامتِ کُل، سیادتِ کُل، امارتِ کُل
حکومتِ کُل، ولائیت کُل خُدا کے یہاں تمہارے لئے

○ اللہ جَلّ شانہٗ سب سے پہلے مقام محمُود پر دو جہانوں کے تاجدار، حبیبِ کردگار شفیعِ روزِ شمار صلی اللہ علیہ وسلم کو نُوری لباس، سبز حُلّۂ بہشتی اور شفاعتِ کبریٰ کا تاج پہنائے گا۔ پھر تمام اہلِ محشر حضُور کی حمدیں بیان کریں گے اور انبیاء و رُسُل اِس مقامِ شفاعت پر غبطہ کرینگے

احادِیث پاک :۔ امام مُسلم نے اپنی صحیح میں بسندِہٖ عبدُاللہ ابن عمرو بنِ العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کی۔ "شوارقُ الانوار فی ذکرِ الصلوٰۃ علی النبی المختار"

○ فرمایا۔ ہر نبی کی ایک دُعا مُستجاب ہوتی ہے پس وُہ دُعا اُن کی قبُول ہوگئی اور میں نے وُہ اپنی دُعا قیامت کے روز اپنی اُمّت کی شفاعت کے لیئے اُٹھا رکھی ہے۔

☆ دُعا ابراہیم علیہ السلام :۔ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ۚ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ [1] اِس دُعا میں شانِ حلیمی کا ظہُور ہے۔

☆ دُعا عیسیٰ علیہ السلام :۔ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○ [2] اِس دُعا میں شانِ جمالی چمکتی ہے۔

○ پس یہ پڑھ کر نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے ہاتھ دُعا کے لیئے اُٹھا دیئے اور عرض کیا۔ اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ ثُمَّ بَكٰی اور عرض کیا اُمَّتُہٗ مُذْنِبَۃٌ وَّرَبُّہٗ غَفُوْرٌ ط

دُعاء انبیاء کی سُنّت ہے اور تحفۂ خُداوندی۔ ؎ اُمّت گُناہ گار ہے اور رب امُرزگار۔

---

[1] پ ۱۳ سُورۃ ابراہیم آیتِ کریمہ ۳۶۔ تو جس نے میرا ساتھ دیا وُہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا تو بیشک تُو بخشنے والا مہربان ہے۔ شانِ خلیل علیہ سلام الجلیل قَالَ عَزَّاِسْمُہٗ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِیْمٌ ○ سورۃ التوبہ ۱۱۴

[2] پ ۷ سورۃ المائدہ آیت کریمہ ۱۱۸۔ اگر تو اُنھیں عذاب کرے تو وُہ تیرے بندے ہیں اور اگر تُو اُنھیں، بخش دے تو بے شک تُو ہی غالب حکمت والا۔ ؎ غبطہ جائز اور مُستحسن ہے جبکہ حسد مذمُوم ۱۲ منہ

Marfat.com

تو آپ پر گریہ طاری ہوگیا۔ اَللّٰہ تبارَکَ وَتعَالیٰ نے جبرائیل امین عَلَیْہِ السَّلَامُ کو حکم دیا اے جبرائیل! میرے محبوب "صلی اللہ علیہ وسلم" کے پاس جاؤ اور پوچھو گریہ کی کیا وجہ ہے؟ حالانکہ وُہ علیم وخبیر، خوب جانتا ہے۔ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَامُ حاضرِ خدمت ہوئے اور سبب پوچھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اُمّت کی بخشش کے لیئے۔ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَامُ نے اَللّٰہ ربُّ العزّت کے دربارِ کریمی میں حاضر ہوکر وُہ سبب عرض کیا تو اوّلاً ربِّ کریم نے وحی جلی میں فرمایا وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی[1] جب یہ آیتِ کریمہ نازل ہُوئی تو فرمایا (وحی متلو) اے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَامُ میرے ربّ عزّوجلّ سے عرض کرنا اگر میرا ایک اُمّتی بھی جہنّم میں گیا تو میں راضی نہ ہُوں گا۔ تو پھر ثانیاً۔ وحیِ خفی (غیر متلو) میں ارشاد ہُوا محبوب! اَلَمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَآءِیْ وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ یَا مُحَمَّدُ "صلی اللہ علیہ وسلم"۔ (حدیث قدسی شریف) یہ شانِ محبوب ہے کہ ربِّ کریم اپنے محبوبِ کریم کی رضا چاہتا ہے۔ تو حضور شفیعُ الاُمّت خوش ہوگئے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ بارگاہِ ربُّ العزّت میں مُصطفٰے کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" کی عزّت، وجاہت اور شان کمال درجہ کی ہے۔ پھر ثالثاً حدیث قدسی شریف صحیح مسلم: اِنَّا سَنُرْضِیْكَ فِیْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ بِهٖ قریب ہے کہ ہم تجھے تیری اُمّت کے حق میں راضی کریں گے اور ناراض نہ کریں گے۔ اِنَّ هٰذِهِ الْمَقَامُ الْكَرَامَةُ لَهٗ خَاصَّةٌ یہ مقامِ عزّت وکرامت تاج دارِ مدینہ سُرورِ سینہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کیلئے خاص ہے۔

---

[1] پ۳۰ سورۃ الضّحیٰ آیتِ کریمہ ۵ بے شک قریب ہے تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے۔

علامہ السید ابوالفضل السید محمود الآلوسی بغدادی حنفی اپنی مشہور معرکۃ الآراء تفسیر رُوحُ المعانی میں سورۃ الضّحیٰ کے تحت لکھتے ہیں۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ "صلی اللہ علیہ وسلم" قَالَ یُنَادِیْ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ رَضِیْتَ یَا مُحَمَّدُ "صلی اللہ علیہ وسلم" فَاَقُوْلُ نَعَمْ یَا رَبِّ رَضِیْتُ۔ اَللّٰہ تعالیٰ وُہی کرے گا جس پر رسُولُ اللّٰہ راضی ہوں۔ ربِّ کریم پُوچھے گا۔ محبُوب بتاؤ تم راضی ہو تو محبُوب بارگاہِ معبُود میں سجدہ ریز ہوکر عرض کریں گے مَیں راضی ہُوں، اے میرے ربّ عزّوجلّ! تو یہ بساط لپیٹ دی جائے گی۔ پھر شفیعِ مُجرماں پناہِ عاصیاں "صلی اللہ علیہ وسلم" جنّتُ الفردوس کو اپنے قدُومِ میمنت سے نوازیں گے اور جنّت کی تمنّا پوری ہوگی۔ جس سے جنّت الفردوس بھی خوش ہوکر جھوم اُٹھے گی۔ ؎

قُدرت نے ازل میں یہ لکھا اُن کی جبین پہ — جو اُن کی رضا ہو وُہی خالق کی رضا ہو
دیکھا اُنھیں محشر میں تو رحمت نے پکارا — آزاد ہے وُہ جو تیرے دامن سے بندھا ہو

Marfat.com

" ایسے عظیم وکریم اور عزیز وجلیل رسُول پر درُود لامحدُود ہوں، اور سلام باکرام ہوں "

○ سُبحَانَ اللہِ! کیا رُتبہ عُلیا ہے۔ پروَردگارِ عالم کو راضی کرنے کے لئے تمام مُقربین تکلیفیں برداشت کرتے اور محنتیں اُٹھاتے ہیں اور وُہ ذاتِ صمد جَلَّ جَلَالُہٗ اپنے حبیبِ اکرم ﷺ کو راضی کرنے کے لئے اِکراماً صلۂ عام کرتا ہے۔ محبُوب! ﷺ میں اُس وقت تک عفوِ زلات صُوری ومعنوی کرتا رہُوں گا جب تک تم راضی نہ ہوجاؤ ؎

درُودیں صُورتِ ہالہ، محیطِ ماہِ طیبہ ہیں — برستا اُمّتِ عاصی پہ اب رحمت کا پانی ہے
وُہ سرگرمِ شفاعت ہیں عرق افشاں ہے پیشانی — کرم کر عطرِ صندل کی زمین رحمت کی گھانی ہے

☆ امامِ طریقت از اہلبیتِ نبوّت ابُوجعفر سیدنا امام محمد باقر سلام اللہ علیہ وعلیٰ آبائہ الکرام سے مروی ہے۔

○ عُلماءِ حاضرہ کے نزدیک سب سے زیادہ اُمّیدافزا آیتِ کریمہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط ہے اور اَولیاءِ وقت کے نزدیک قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ط ع۱ اُمّیدافزاءِ مغفرت ہے اور ہم اہلبیتِ نبوّت کے نزدیک سب سے زیادہ اُمّیدافزاء آیتِ کریمہ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ○ ط ہے ؎

دوزخ گر وسیع ہے تو رحمت وسیع تر — لَا تَقْنَطُوْا جواب ہے هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کا ع۲

ع۱ پ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیتِ کریمہ ۸۴ آپ فرما دیجئے۔ ہر کوئی عمل کرتا ہے اپنی فطرت کے مُطابق فَلَا يُشَاكِلُ بِالْعَبْدِ اِلَّا الْعِصْيَانَ وَلَا يُشَاكِلُ بِالرَّبِّ اِلَّا الْغُفْرَانَ بندہ کی فطرت طبع عصیان ہے اور اللہ عزّاسمہٗ کا تقاضاءِ رحمت غفران ہے۔

ع۲ قَالَ جَلَّ جَلَالُہٗ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ جہنم کہے گا کچھ اور بمطابق حدیثِ پاک جب مومن پل صراط سے گزریں گے (سورۃ ق ۳۰) تو جہنم سے آواز آئے گی۔ جُزْ يَا مُؤْمِنُ فَاِنَّ نُوْرَكَ اَطْفَاَ لَهَبِيْ جلدی جلدی گزر جا اے مومن تیرے نور نے میرے شعلوں کو بجھا دیا ہے۔ جہنم کی آگ کو تمام جہان کے سمندروں کے پانی نہیں بجھا سکتے لیکن خشیّتِ الٰہی سے مومن کی آنکھ سے ایک ٹپکا ہُوا آنسو جہنّم کی آگ کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ خوفِ الٰہی میں ہیبت کے ساتھ تعظیم بھی ہو اور اُمید بھی۔ خشیت بہت بڑی نعمت ہے جو صاحبِ قلبِ مُنیب کا نصیبہ ہے۔ مُصیبت میں صابر، آرام میں شاکر اور ہر حال میں ذاکر ہو تب لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ کی کیفیت کھُلتی ہے۔ مومن یہ خشیّتِ الٰہی اور اُمیدِ رحمت درُود شریف سے پاتا ہے ؎

برد رآمد بندۂ بگریختہ — آبروئے خود ز عصیاں ریختہ
مغفرت دارد اُمید از لُطف تُو — زانکہ خود فرمُودہ لَا تَقْنَطُوْا شیخ عطار علیہ الرحمۃ الغفار

؎ اُمیدِ رحمت بمطابق حدیثِ قدسی "اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ" اپنی قلبی حالت کا ثمرہ ہے۔ ۱۲ منہ غفرلہٗ الذنب ط

Marfat.com

اقوالِ حکمت :۔ عُلمائے اُمت و اَولیاء کے نزدیک اعمال سے اِنکار زندیقیت الحاد ہے اور اَعمال پر بھروسہ خارجیت۔ قابلِ اعتماد محض رحمت ربِّ کریم اور شفاعت رسُولِ کریم ہے۔ ہم گُناہگاروں کے لیئے رحمت ربُّ العُلیٰ اور شفیع روزِ جزاء "صلی اللہ علیہ وسلم" کے سوا اور سہارا ہے ہی کیا۔ اور یہ ہر دو نعمت ہائے عُظمیٰ راجی رحمت دُرود شریف سے پاتا ہے۔

☆ سرحلقہ اَولیاءِ نقشبند خواجہ محمد بہاؤ الدین والملّت بُخاری علیہ الرحمۃ نے وصیت کی میرے کفن پر یہ شعر لکھ دینا۔ "بارگاہِ کریمی میں عجز و انکساری ولائیت کاملہ کا خاصّہ ہے۔" مؤلف" [1]

وَفَدْتُّ عَلَى الْكَرِيْمِ بِغَيْرِ زَادٍ ۔۔۔ مِنَ الْحَسَنَاتِ وَالْقَلْبِ السَّلِيْمِ
فَحَمَلَ الزَّادَ اَقْبَحُ كُلِّ شَيْئٍ ۔۔۔ اِذَا كَانَ الْوَفُوْدُ عَلَى الْكَرِيْمِ

اور حضور نبیُّ الرحمۃ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے دربار دُربارِ عالی میں غلام عرض گُذار ہیں۔ [2]

مُفلسانیم آمدہ در کُوئے تو ۔۔۔ شیئاً لِلّٰہ از جمالِ رُوئے تو
دست بکُشا جانبِ زنبیلِ ما ۔۔۔ آفریں بر دستِ تو بر بازُوئے تو

---

[1] میں کریم کے دربار میں بغیر توشۂ حسنات اور قلبِ سلیم کے جا رہا ہُوں کیونکہ جب کریم کے پاس جانا ہُوا تو توشۂ آخرت یا زادِ راہ ساتھ لے جانا اچھی بات نہیں۔

[2] جن بُزرگانِ دین و ملّت کے اسمائے گرامی سے میں نے اپنی کتاب محبّت کو زینت دی اور اُن کے فیض کے بکھرے ہُوئے چمکدار موتیوں کو پرو کر سجایا۔ اَے کریم اُن کے طُفیل میری جبینِ معصیّت آلُود کے داغِ گُناہ کو محو کر اور اپنی صفت عَفُوْ سے اور چشمۂ اِنابت کے آنسوؤں کے شفّاف مُقطّر پانی سے دھو کر اپنے در پہ بٹھالے اور نواز لے۔ جیسے ایک پلید جانور کُتّا پتھر کھانے کے باوجود صحابۂ کہف کی چوکھٹ پر کُہنیاں پھیلا کر بیٹھ گیا اور اُس کی یہ ادا تجھے بھا گئی تو تیرے فضل نے اُسے نواز لیا اور انسانی لباس میں ملفُوف فرما کر اُسے جنّت کے لیئے چُن لیا۔ آمین یا اَرحم الرّاحمین

در درگہِ تو سنگ سگ را بار است ۔۔۔ سنگ را بار است سگ را دربار است
من سنگ دل سگ صفت از رحمتِ تو ۔۔۔ نومیدیم کہ سنگ سگ را بار است

☆ سرکار حلقۂ اَولیاء نقشبند بُخاری رَوَّحَ اللّٰہُ رُوْحَہٗ فرمایا کرتے "مافضلیائیم" ہم فضلی ہیں محض اسکے فضل و کرم کے پروردہ اے ذُوالفضلِ العظیم! میں تجھ سے فضل مانگتا ہُوں فضل کہ تیرے فضل نے بہُت سے ستّر سالہ کافروں کو صرف ایک مرتبہ کے کلمہ پڑھ لینے سے قُربِ اعلیٰ علیّین میں پُہنچا دیا اور تیرے عدل نے ستّر ہزار سالہ مُوحِد اور کُرّۂ ارض پر چپّہ چپّہ کے

ابلیس ۔ بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

☆ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسُولَ اللہ عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ قیامت کب ہوگی؟ آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا۔ اے میرے صحابی تُو نے کیا تیّاری کی ہُوئی ہے۔ عرض کیا یا رسُولَ اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کوئی عمل نہیں جو بارگاہِ خداوندی کے لائق ہو۔ صِرف اللہ اور رسُول عزوجل صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے مَحبّت رکھتا ہُوں تو آپ نے فرمایا۔ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ تو اُس کے ساتھ ہوگا جس سے مَحبّت کرتا ہے۔" دُرُود شریف مَحبّت کی اعظم علامت ہے"۔

☆ لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ "صحیح البخاری"

تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے باپ اولاد اور لوگوں سے مجھے سب سے زیادہ محبُوب نہ رکھے۔

بقیہ حاشیہ

عابد اور ساجد کو ایک سجدہ کے ترکِ انکار پر بُعد کے اسفَلُ السَّافِلین میں گرا دیا۔ الٰہی فضل کر فضل اور فضل ط ؎

عقل زبُوں را کے رسد چُوں وچرا درکارِ تو — فرماں دِہ مُطلق تُوئی حُکمے کہ داری آں کُنی

اے ذُوالفضل العظیم! فضل فرما کہ معذُور ہُوں معزُور نہیں، مُجرم ہُوں مُنکر نہیں۔ مُومن ہُوں مُشرک نہیں اور عاصی ہُوں مگر تائب اِلَیْہِ اَدْعُوْا وَاِلَیْہِ مَاٰبُ ط اضعَفُ العَبید "تغافُل نہیں تیری یاد سے غافل۔ تجاہُل نہیں ذِکر سے ہی جاہل"۔ کر ان اولیاء کاملین کے آستانۂ عرش نشان کے خُوشہ چینوں اور بلاوُا الاولیاء الکرام سرہند شریف کے خاک نشینوں میں رکھ۔ آمین ثُمّ آمین ط

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَھْوٍ وَّلَعِبٍ — فَاَوْھٰی ثُمَّ اَوْھٰی ثُمَّ اَوْھٰی

اُحِبُّ الصّٰلِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْھُمْ — لَعَلَّ اللّٰہَ یَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مَیں نے اپنی عُمر لغو لہو ولعب اور عبثِ غفلت میں صَرف کردی بس افسوس ہی افسوس۔ اگرچہ مَیں تیرے دوستوں میں سے نہیں ہُوں مگر اُن سے مَحبّت ضرُور رکھتا ہُوں۔ مُمکن ہے کہ تُو اُن کے طُفیل مجھے صالح بنادے"۔ غایت مافی الباب" یہ کہ تُو نے اُن صالحین کو اُن کی اِس فروتنی اور کسرِ نفسی سے حُبُّ الْفُقَرَآءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ تک پُہنچا دیا اور ان کا سرمایۂ حیات اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ باعثِ صَدافتخار بنا کر وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ؕ میں داخل کرلیا۔ جن کی عداوت۔ گستاخی مستوجبِ لعنت ہے۔ (سورۃ النساء ۶۹) اے ستّارُ العُیُوب! اپنے اِن "تَحْتَ قُبَاءِیْ" اولیاء کے طُفیل عبُودیّت کے نشان کو اِس رُوسیاہ کی پیشانی میں ثابت رکھ اور اُن کے شرَفِ صُحبت سے مجھ جیسے دشتِ گمراہی کو شہرستانِ ہدائیت میں پُہنچا اور میری کتابِ زیست کو اُن کی عقیدت اور پیروی سے مُزیّن کر اور مجھے بعد از مرگ بوقتِ حساب شانِ ستّاری کی چادر سے ڈھانپ ط

قُدسی ندانم چوں شود سودائے بازارِ جزاء — اُو نقد امرزش بکف، جنسِ عصیاں در بغل

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

○ مغزِ قرآن، رُوحِ ایمان جانِ دین ہست حُبِّ رحمۃٌ لِّلعٰلمین ﷺ

☆ اَلشیخُ الکامِل امام علی مُتّقی نے الحکمُ الکبیر میں شیخ احمد بن موسیٰ المشرُوع الصّوفی علیہما الرحمۃ سے نقل کیا ہے۔ کہ طریقِ سلوک، تحصیلِ معرفت، قربِ الٰہی بزمانہ فقدانِ وجودِ اولیاء، مُرشدِ مُتصرّف شریعتِ مُقدّسہ کو لازمی ٹھہرالینا اور حضور سیّد الرُّسل "ﷺ" پر کثرت سے دُرود شریف بھیجنا ہی کافی ہے کہ کثرتِ صلوٰۃ سے باطن میں ایک نورِ عظیم پیدا ہوگا جو موجبِ ہدایت ایصال اِلَی المطلوب ہوگا اور بعض مشائخ عظام سورۃُ الاخلاص کا وظیفہ بھی ارشاد فرماتے کہ اِس سے اَللّٰہ اَحَد، وَاحِد کی معرفت حاصِل ہوگی اور توحید کا رنگ قلب و قالب پر غالب ہوگا۔ جس سے احسن آدابِ نبویّہ اور اخلاقِ محمدیّہ علیٰ صاحبہا اَلْفُ اَلْفِ تحیّۃً وّسلاماً سے مُشرّف کر دیا جائے گا اور اُس کی ترقّی اعلیٰ مقامِ کمال اور حضرتِ ربِّ مُتعال تک پُہنچا دیگی۔

اِذَا الْحَبِیْبُ لَا یَخْتَارُ لِحَبِیْبِہٖ اِلَّا مَا ھُوَ اَحَبُّ وَاَکْرَمُ ط	محبُوب اپنے مُحِب کے لئے وُہی چیز پسند کرتا ہے جو اُس کے نزدیک محبُوب و اکرم ہو۔

مُحبِّ حقیقی، یہ دو محبُوب ترین تحفے "ذکرِ محبُوب" درُود شریف، "سُنّتِ محبُوب" اُسے عطا فرماتا ہے جو اُس کے حبیب کا محبُوب ہو۔ مُبارک ہیں وُہ لوگ جو اِس تحفۂ ربّانی سے سرشار ہو کر محبُوب کی کانِ سُنّت کے چمکدار موتی اعمال کی لڑیوں میں پروتے ہیں۔

☆ درُود شریف اتباع کے ساتھ پڑھنا حضور ﷺ سے محبّتِ کاملہ کی دلیل ہے ☆

بقیہ حاشیہ

آمین۔ بِحُرْمَۃِ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ، رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَحْبَابِہٖ وَسَلَّمَ ط ۱۲ منہ غفرلہٗ

عہ سُلطانُ الاذکار اور مُراقبہ :۔ ذکر اَللّٰہ نفی اثبات اور سورۃُ الاخلاص سے مُستقیم الاحوال ہوتا ہے اور درُود شریف سے لطائفِ خمسہ قلب رُوح سرّ خفی اَخفیٰ کے اسرار کھُلتے ہیں۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے لطیفۂ قلب، صَلَّی اللّٰہ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے لطیفۂ رُوح۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے لطیفۂ خفی اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ ط سے لطیفۂ اخفیٰ کھلتا ہے۔ اور لطائف کی سیر ہوتی ہے۔ درُود شریف علیٰ حسبِ المراتب سالکِ مُبتدی مُتوسّط اور مُنتہی کے لیے مُفید ہے۔ روضہ شریف کی طرف دھیان کر کے درُود شریف پڑھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میرا درُود شریف سُن رہے ہیں۔ بعدہٗ مُراقبہ کرے کہ ذاتِ احدیّت سے فیض رسُول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے قلبِ انور پر مثلِ بارش برس رہا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے قلبِ انور سے میرے قلب پر فیض اور نور مانند پھوہار پڑ رہا ہے۔ ۱۲ منہ نَوَّرَ اللّٰہُ قلبہٗ بِنُوْرِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ ط

" صفحہ ۲۱۶ ملاحظہ ہو۔ "

Marfat.com

احادیثِ پاک :۔ بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ و رسولہ عنہ ط

☆ مَنْ اَحْیٰی سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ ط

جس نے میری سُنّت کو زندہ کیا اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وُہ میرے ساتھ جنّت میں ہوگا۔ "بروایت صفوان بن قدامہ رضی اللہ عنہ"

☆ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ط

○ بروایت امام الاولیاء مرجع الاصفیاء حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ و رسولہ عنہما ط

مَنْ لَّمْ یَرَ وِلَایَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ وَلَمْ یَرَ نَفْسَہٗ فِیْ مِلْکِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَرُقْ حَلَاوَۃَ سُنَّتِہٖ ط

جس نے رسول اللہ "ﷺ" کی ولائیت اپنے تمام اَحوال میں نہ دیکھی اور اپنے آپ کو آپ "ﷺ" کی مِلک میں نہ جانا وُہ آپ کی سُنّت[1] کی حلاوت نہ چکھے گا۔

سُنّتِ مُطَہّرہ" کی حلاوت وُہ نہیں پاسکتا۔ جو اپنے آپ کو حضور آقائے دوعالم، محبوبِ محترم، مالکِ رقابِ اُمم "ﷺ" کی ملکیّت نہ سمجھے اور اپنے جُملہ اُمور میں حاکم، مالک اور مختار نہ جانے کہ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ (سورۃ الاحزاب) "ﷺ" مومنوں کے اُن کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ مالک ہیں اور قریب بھی اور لائقِ اطاعت بھی۔ تو اے مومنو! تم بھی قریب ہو جاؤ اور یہ قُربِ ظاہری باطنی سُنّتِ مُطَہّرہ پر عمل اور دُرود شریف سے پاؤ گے۔ کہ دُرود شریف فرحت ایمانی و حلاوت عرفانی کا مخزن ہے ؎

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَزَیْنِ الْمُرْسَلِیْنَ الْاَخْیَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

---

[1] سُنّتِ مُطَہّرہ کا اِحیاء اور اِجراء، بدعت کا قلع قمع "اَمر بالمعروف، نہی عن المنکر" ہے۔ اہلسُنّت کا نکتۂ نظر ہے۔ یہ میراثِ نبوی "سلعہ غالیہ" ہے جو متاعِ عزیز اور متاعِ گرانمایہ ہے۔ دُنیا دارُ العمل اور آخرت دارُ الجزاء ہے۔ روزِ شمار ہر عمل اپنی اصلی ہیئت اور شکل میں ظاہر ہوگا۔ لَھُمْ مِّنْ جَھَنَّمَ مِھَادٌ وَّمِنْ فَوْقِھِمْ غَوَاشٍ ط (سورۃ الاعراف ۴۱) جہنّم میں آگ اُن کا اُوڑھنا اور بچھونا ہوگی۔ حقیقت کی نظر میں شرکِ خفی و جلی جہنّم کا اوڑھنا اور بدعت اِسی ورسمی بچھونا ہے۔ یہ جہنّم کے انگارے ہیں۔ سُنّت اپنی قدامت کے لحاظ سے کتنی بھی چھوٹی نظر آئے۔ انجام کار نُور ہی نُور ہے اور بدعت اپنی جدیدیت میں کتنی ہی بَن سَنور کر سامنے آئے آخر کار ظُلمت ہی ظُلمت ہے۔ بدعت میں حُسن اور نُور نہیں جیسے حرام میں شفاء نہیں۔ جنھوں نے سُنّت سے وافر حصّہ پایا۔ اُنھوں نے حلاوتِ ایمانی کا ذائقہ چکھ لیا۔ اُس کے علاوہ سب خرطُ القتاد اور خرافات ہے۔ دُنیا میں جیسا عمل ایسا فصل، ربِّ قدیر کا میزان کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ ط فَافْھَمْ ۱۲ مِنْہُ غُفِرَ لَہُ الذَّنْبُ " ۶

Marfat.com

ب۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خصائصِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ثُمَّ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ فَإِنَّهُ يُبْدِئُ بِهِ الذِّكْرَ الْجَمِيلَ وَيَخْتِمُ

قرآنِ پاک :- پ۱۷ سورۃ الانبیاء آیتِ کریمہ ۱۰۷

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ | اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر رحمت[1] تمام جہانوں کے لیئے

○ یعنی رحمتِ مُطلقہ، تامّہ، عامّہ، کاملہ، شاملہ، جامع محیط بجمیع مُقیّدات، رحمتِ غیبیہ، شہادتِ علمیہ، عینیہ، وجودیہ، شہودیہ، سابقہ، لاحقہ وغیرذٰلک تمام جہانوں کے

---

[1] یہ وصفِ خاصہ ہے "مَا يُوْجَدُ فِيْهِ وَلَا يُوْجَدُ فِيْ غَيْرِهٖ" معنی ہوا وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ فِيْ حَالَةٍ مِّنَ الْاَحْوَالِ اِلَّا حَالَ كَوْنِكَ رَاحِمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ط ضمیر واحد مخاطب كَ سے ثابت ہے۔ نبیِّ رحمت شفیعِ اُمّت " صلی اللہ علیہ وسلم " کو کمالاتِ صُوری، مَعنوی، وَہبی، کَسبی، خَلقی، فِطرتی سے مُشرّف فرما کر اِنِّيْ بُعِثْتُ رَحْمَةً کے اعلان کا حُکم دیا۔ کائناتِ عالم کے ذرّہ ذرّہ کے لیئے رحمت۔ خصوصاً رحمت بر اُمّت کا عالَم یہ تھا کہ اُمّت کو کسی مقام پر فراموش نہیں کیا۔ مکّہ مُعظّمہ یا مدینہ مُکرّمہ، مسجدِ مُکرّم یا حجرۂ مُطہّرہ میں اسی طرح ذرّہ ذرّہ عرش، مقامِ قابَ قوسین، حیات و وفات میں اور قیامت کو مقام محمود پر بساطِ شفاعت بچھا کر یا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فرمائیں گے۔ نبیِّ رحمت۔ شفیعِ اُمّت " صلی اللہ علیہ وسلم " کو جب قبرِ انور، لحد میں اُتارا گیا تو آپ " صلی اللہ علیہ وسلم " کے لبہائے مُبارک جُنبش میں تھے۔ حضرت قثم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کان لگا کر سُنا تو آہستہ آہستہ بارگاہِ رحمان و رحیم جلّ شانہٗ میں رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ عرض کر رہے تھے۔ وُہ جانِ راحت کانِ رأفت " صلی اللہ علیہ وسلم "، تمام مخلوقات کے ذرّہ ذرّہ غرضیکہ ہر شئ کے لیئے راحم ہیں۔ راحم میں چار صفتوں کا ہونا ضروری ہے۔ حیاتُ النبیّ ہونا۔ مرحوم کے ہر احوال قلبی و رُوحی سے کما حقہٗ واقف ہونا، قدرت اور با مُختار ہونا۔ راحم کا مرحوم کے قریب ہونا۔ اِس شرائط سے حاضر ناظر کا مسئلہ بھی حل ہُوا۔ تا آنکہ سب سے مُقرّب نوری ملائکہ کے رسُول، وحیِ الٰہی کے امین جبرائیل علیہ السلام کے لیئے رحمت عرض کیا یا رسُولَ اللہ صلی

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

عالمِ ارواح ہوں یا عالمِ اَجساد، ہژدہ ہزار عالَم "ہفت اقلیم" سے ذَوِی العُقُول یا غیر ذَوِی العُقُول ہوں، مومن، کافر، جن، اِنس، ملائکہ نوری سب کے لیئے رحمت ہیں۔ حضور ختمی مرتبت ﷺ خصائص نبوّت کے جامع ہیں۔ جو بحرِ ناپیدا کنار اور بے حدود انگنت حصر ہیں چند ایک خصائص کا حصولِ برکت کے لیئے ذکر کرتا ہوں۔ ؎

دامانِ نگہ تنگ گلِ حسن تو بسیار گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد

اہلِ ایمان و محبت کے لیئے باعثِ انبساط و مسرّت ہوں گے۔

(۱) آپ "ﷺ" کی یہ وصف رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ، وصفِ خاصہ ہے۔

(۲) آپ "ﷺ" کا نور اَمرِ کُن سے بھی پہلے تخلیق ہُوا[1]

(۳) آپ "ﷺ" نے سب سے پہلے عالمِ ارواح میں بَلٰی کہا۔

(۴) آپ "ﷺ" نے بعد ولادت سجدہ کیا اور اُنگشتِ شہادت سے گواہی دی۔

(۵) آپ "ﷺ" کی چشمِ مبارک سوتیں لیکن دِل بیدار رہتا۔

(۶) آپ "ﷺ" کا پسینہ مُبارک کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار تھا۔

(۷) آپ "ﷺ"، جیسے روشنی میں دیکھتے ویسا ہی تاریکی میں دیکھتے۔

(۸) آپ "ﷺ"، حیاتِ بالذّات، حیاتِ حقیقی سے مُتّصف ہیں۔

بقیہ حاشیہ

اللہ علیک وسلم حریمِ قدس "سدرۃ المنتہیٰ" میں خوفِ الٰہی سے کانپتا تھا اور جب وحی لے کر حاضر ہُوا تو آپ کی رحمت کا صدقہ میرا خوف زائل ہوگیا۔ نیز سب سے اَزلی اَبدی شیطان لعین سے کسی نے پوچھا کیا تجھے بھی اِس رحمت سے کچھ ملا۔ کہنے لگا ہاں۔ جب میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم پہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا تو روزانہ علی الصبح ایک فرشتہ میرے مُنہ پر طمانچہ مارا کرتا۔ جس سے بے ہوش ہو کر گر جاتا۔ وُہ سزا مُعاف ہوگئی ؎

جو مُنکر ہے اُن کی عطا کا وُہ یہ بات بتائے تو کون ہے وُہ جس کے دامن میں اِس در کی خیرات نہیں ہے

[1] دُعاءِ حضور، نور، پُرنور علیہ التحیۃ والثناء الی یوم النشور ط۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَّفِیْ عَیْنِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ عَلٰی نُوْرٍ وَّیَمِیْنِیْ نُوْرًا وَّاَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا ط "شمائل الترمذی" ؎

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا "صلی اللہ علیہ وسلم"

Marfat.com

(۹) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے جسمِ اطہر کا سایہ نہ تھا [۱]

(۱۰) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے جسمِ مُقدّس پر کبھی مکھّی نہ بیٹھی اور نہ جُوں پڑی [۲]

(۱۱) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا لُعابِ دہن کڑوے پانی کو شیریں کر دیتا۔

(۱۲) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" شیر خوار بچے کے مُنہ میں لُعابِ دہن ڈالتے تو وُہ شکم سیر ہو جاتا۔

(۱۳) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کی آواز مُبارک دُور تک سُنی جاتی جتنی دوسروں کے لیئے ناممکن ہو۔

(۱۴) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے کبھی بلغم "کھنگار" نہیں تھُوکا۔

(۱۵) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے فضلات مُبارک زمین نگل جاتی تو وہاں کستوری کی خوشبُو آتی۔

(۱۶) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا سوتے میں کبھی جسم ناپاک نہیں ہُوا۔

(۱۷) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" جس جانور پر سواری کرتے وہ بول و براز نہ کرتا۔

(۱۸) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کو معراج جسمانی دَنَا فَتَدَلّٰی پر ہُوا۔

(۱۹) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" بچشمِ ظاہری دیدارِ الٰہی سے مُشرّف ہُوئے۔

(۲۰) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" کے ساتھ ہمیشہ فرشتوں کی جماعت رہتی۔

(۲۱) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا [۳]

۱۶

ع۱ جامعُ القرآن کامِلُ الحیاءِ والایمان سیدنا عُثمان بنِ عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے حضُور "صلی اللہ علیہ وسلم" کا سایہ زمین پر پڑنے نہ دیا تاکہ کوئی اُس پر اپنا قدم نہ رکھ دے۔ اور بے ادبی نہ ہو جائے۔" تفسیرِ مدارک "

هٰذَا عَجَبٌ وَّكَمْ لَهٗ مِنْ عَجِيْبٍ وَّالنَّاسُ لِظِلِّهٖ جَمِيْعًا قَالُوْ

یہ بات کتنی تعجّب کی ہے اور کس قدر اور کتنی تعجّب خیز ہے کہ سایہ نہ ہونے کے باوجُود سب لوگ آپ کے سایہ میں پناہ لیتے اور آرام پاتے ہیں"۔ لفظ قَالُوْ قیلولہ کے معنیٰ میں ہے۔ دوپہر کو آرام کرنا۔"

ع۲ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ قُمَّلٌ لِاَنَّهٗ نُوْرٌ۔ جسمِ اقدس، لباسِ انفس میں نہ جُوں پڑی نہ مکھّی بیٹھتی۔" الحدیث"

"کہ بجسمِ اطہر مگس نہ نشست و ننشیند" "شفاءُ الصُّدُور لابنِ سبع علیہ الرحمۃ بحوالہ زُرقانی علی المواہب اللدنیہ"

ع۳ پ۲۲ سورۃُ الاحزاب آیتِ کریمہ ۴۰ "سب نبیوں سے پیچھے" آخِرُ الزّمان نبی اور الفاظِ حدیثِ پاک، لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ اِس معنیٰ اور عقیدہ ختمِ نبوّت کے مُصدّق اور واضح دلیل ہیں کہ جو حضُور ختمی مرتبت، صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوّت ملنا یا پیدائش ممکن جانے وہ مُنکر، کافر اور خارج از اسلام "بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر"

Marfat.com

(۲۲) آپ ﷺ ، سیّد المرسلین ہیں اور تمام انبیاء آپ پر ایمان لائے۔
(۲۳) آپ ﷺ کے لئے اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلَا فَخْرَ کا مقام خاص ہے
(۲۴) آپ ﷺ ، شاہد ، حاضر ناظر ، مشہود اور سراجِ منیر ہیں۔
(۲۵) آپ ﷺ ، کی ذات و صفات کی نظیر ممکن نہیں " مسئلۂ امتناعِ نظیر "
(۲۶) آپ ﷺ ، کی مثل کائنات میں نہیں اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ ط صحیح البخاری
(۲۷) آپ ﷺ ، کی ہیئتِ جمال ، باطنی ، کا مثیل کائنات میں نہیں اِنِّیْ لَسْتُ کَهَیْئَتِکُمْ ط ظاہری ہیئت میں کوئی مثل نہیں۔ " صحیح البخاری "
(۲۸) آپ ﷺ کی صورت ، جمالِ ظاہری ، کی تمثیل کائنات میں نہیں اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ ط ظاہراً و باطناً کوئی ہمسر نہیں۔ " صحیح البخاری "
(۲۹) آپ ﷺ ، لَمْ اَرَ اَیْ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ کی شانِ کمالی بے مثالی ہے۔
(۳۰) آپ ﷺ ، سب سے پہلے قبر انور سے اُٹھیں گے۔
(۳۱) آپ ﷺ ، کے متعلق ہی قبر میں سُوال و جواب ہوگا۔
(۳۲) آپ ﷺ ، شفیعُ المذنبین ہیں بابِ شفاعت آپ کھولیں گے۔
(۳۳) آپ ﷺ ، روزِ قیامت اللہ سبحانہٗ کے حضور ممتاز وزیرِ اعظم ہوں گے۔
(۳۴) آپ ﷺ ، کے لواءُ الحمد کے نیچے تمام انبیاء و اصفیاء ہوں گے۔
(۳۵) آپ ﷺ ، کے رُخِ انور پر شفاعتِ عُظمیٰ کا سہرا ہوگا۔
(۳۶) آپ ﷺ ، کا مقامِ محمود ، تخت ربُّ العزّت کے بائیں جانب ہوگا۔
(۳۷) آپ ﷺ ، کا روزِ قیامت مقامِ خاص ہوگا۔ [1]

بقیہ حاشیہ

ہے۔ وَمَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ کَفَرَ ط اور جو اُس کے کُفر اور عذاب میں شک بھی کرے وُہ بھی کافر ہے۔

[1] قیامت کے روز سرکارِ دوعالم " ﷺ " کی عزّت و وجاہت کا کیا عالم ہوگا کہ یہ دِن آپ کا دِن ، مرتبہ آپ کا مرتبہ ، جا آپ کی جا ، مقام آپ کا مقام ، بات آپ کی بات ہوگی۔ آپ " ﷺ " مہمان۔ ربِّ قُدُّوس میزبان اور سارا عالمِ محشر طفیلی ہوگا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ ۔ " اخبار الاخیار "

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور — بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا — مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

(۳۸) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" روزِ قیامت وُہ حمدیں بیان کریں گے جو آج تک کسی نے نہ کیں۔

(۳۹) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" سب سے پہلے جنّت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔

(۴۰) آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" پر اللہ کریم ، درُود شریف بھیجتا ہے اور تمامی فرشتے بھی[1] اللہ سُبحانہٗ کی یہ عین رحمت ہے کہ اُس نے مومنوں کو بھی حُکم دیا۔ اے ایمان والو! تُم بھی میرے حُکم پر اپنے رسُول اور میرے ہمہ صفت موصوف محبُوب نبی "صلی اللہ علیہ وسلم" پر سُنّت اللہ کے مطابق درُود شریف بھیجا کرو۔ "تفسیر فتح العزیز"

☆ **مسئلہ:۔** حضُورِ انور "صلی اللہ علیہ وسلم" بنی آدم کے بہترین قرُون قرناً بعد قرنٍ سے بہترین قبائل اور مہترین خاندان برگزیدۂ برگزیدگان آباً عن جدٍ ہیں۔ خاتم المحققین حافظِ ذی شان علاّمہ جلال الدین السیُوطی، شافعی علیہ الرحمۃ نے بیس[۲۰] سال کی عرق ریزی اور محنتِ شاقّہ سے کُتبِ تفاسیر، شروحِ احادیث، آثار و اخبار سے تتبّع کرکے "انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب" تصنیف کی جس میں اُنھوں نے ایک ہزار خصائص نبوی کا ذکر کیا۔ "فجزاہُ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء عن سائر الامۃ وجمیع اھل السنۃ والجماعۃ ط" ؎

لِکُلِّ مَقَامٍ مَّقَالٌ۔ لِکُلِّ مَقَالٍ رِّجَال نَسْئَلُ اللہَ تَعَالٰی حُسْنَ الْمَآل

خصائص چار قسم میں منقسم ہیں۔ ۱۔ واجبات مثلاً نماز تہجّد ۲۔ مُحرّمات ۳۔ مُباحات، ۴۔ فضائل و کمالات "جو سابقہ انبیاء و رُسل میں مُشترک ہیں"، اُن کے علاوہ جو حضُور فائض النّور "صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات سے ہی مُختص ہیں۔ اِس دریُوزہ گر علمائے بمطابق عدد میم محمد صلی اللہ علیہ وسلم چالیس[۴۰] خصائص پر اکتفا کیا ؎

"کجا حدّ لیت وصفت را ہنوز آغازمے بینم"

نہ جُنبش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں زتشنہ مُستقی میرد و دریا ہمچناں باقی

○ **خلاصۂ کائنات:۔ خصُوصیّت اسمِ ذاتی "محمّدؐ، احمد"** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ط

وجہ تسمیہ:۔ اسمائے گرامی انبیاء علیہم السلام:۔ حضرت آدم گندم گُوں، نوح نوحہ، ابراہیم عبداللہ، اسمٰعیل سمیع اللہ اسحاق ضاحک، یعقوب پیچھے آنے والا، موسیٰ پانی سے نکالا ہُوا، عیسیٰ سُرخ و سفید چہرہ کی بنا پر موسوم ہوئے۔

---

[1] ابُوالبشر آدم علیہ السلام کو ملائکہ نے اللہ عزّ اسمہٗ کے حُکم سے سجدہ کیا اور اُس میں خود شریک نہیں ہُوا۔ لیکن سیّد البشر "صلی اللہ علیہ وسلم" پر درُود شریف بھیجنے کا حکم دیا تو اللہ جلّ شانہٗ درُود شریف بھیجنے میں بذاتہٖ شامل ہُوا۔ یہ کتنی بڑی فضیلت ہے اور یہ کتنا بڑا اعزاز ہے۔ مُرشدِ حقیقی کا یہ امر مدّامی ہے اور کوئی مخلُوق اِس سے خارج نہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

○ اپنے محبوب پاک کو نام نامی اسمِ گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے موسوم کرنے کی وجہ تسمیہ خصوصی، صفتہ و معنیً عطا فرمائی کہ جس کی حمد و نعت کُل جہان نے سب سے بڑھ کر کی ہو یا وہ ذاتِ اقدس جس کی بار بار تعریف اور ہر بار توصیف کی گئی ہو۔ یہ اسمِ سامی خزانۂ الٰہیہ کا دُرِ مکنوم اور مُسمّیٰ گرامی سِرٌّ مِّنْ اَسْرَارِ اللّٰہِ ہیں۔ اور اسمِ پاک احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معنیٰ یہ کہ جس نے کُل جہان کے مجموعہ سے بھی فزوں تر اپنے ربِّ اکبر کی حمد و ثناء، تسبیح و تقدیس، تحمید، تمجید، تکبیر، تعظیم اور تہلیل کی ہو۔" آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری [1]

تَحِیَّۃُ الصَّمَدِ الْمَوْلٰی وَرَحْمَتُہٗ (درود شریف / سلام) مَاغَنَّتِ الْوُرْقُ فِیْ اَوْرَاقِ اَغْصَانِ

عَلَیْكَ یَاعُرْوَتِی الْوُثْقٰی وَیَاسَنَدِی الْاَوْفٰی وَمَنْ مَّدْحُہٗ رَوْحِیْ وَرَیْحَانِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ مَلَأْتَ قَلْبَہٗ مِنَ الْجَلَالِ وَعَیْنَہٗ مِنَ الْجَمَالِ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مُّؤَیَّدًا مَّنْصُوْرًا وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا ط

---

[1] اتباعِ آدم۔ استقامتِ نوح، تنفیتِ شیث، تدریسِ ادریس، علمِ ابراہیم، حلمِ اسمٰعیل، ضحکِ اسحاق، حسنِ یوسف، نظافتِ شعیب، لطافتِ الیاس، انیابِ ایوب، ذہابِ ذکریا، شکوہِ سلمان، اندوہِ یحییٰ، دادِ داؤد، دعائے یونس، علوِّ موسیٰ، زہدِ عیسیٰ "عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ" غرضیکہ جملہ انبیاء کرام کے فرداً فرداً فضائل، فضائل کثیرہ۔ رُسلِ عظام کے معجزات باہرہ کے علاوہ انگنت نعوتِ مکابرہ، محامدِ جمیلہ۔ صفاتِ متکاثرہ وجود باجود سیدُ الموجود المسمّیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ودیعت فرمائے۔ جو اظہر من الشمس و ازہر من الامس ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ ط

اُمّی و گویاں بزبانِ فصیح اَلفِ آدم تا میمِ مسیح "نظامی گنجوی علیہ الرحمۃ القوی"

پر تو انبیاء و رُسل "صحابہ" کو جذبِ الٰہی سے اپنے خاص رنگِ مصطفائی سے رنگین فرما کر اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ کی چادر اُڑھا دی اور اِس دربارِ گوہر بار میں مدنی چاند کے ہالہ میں نوری ستارے بلال حبشی، سلمان فارسی، صہیب رومی، عداس نینوائی حبیب طائفی، عدی یمنی، اثامہ نجدی، عکرمہ ہاشمی، دحیہ کلبی، سعد اوسی، عمارہ خزرجی، طفیل دوسی، ضماد ازدی ابوسفیان اموی، ابوذر غفاری، ابوعامر اشعری، کرز فہری، سراقہ مدلجی غرضیکہ مکی جگر گوشے، مدنی نور پارے عربی شاہ، عجمی شہزادے باہم شیر و شکر شانہ بشانہ دوزانو بیٹھے ہیں اَلشَّیْخَیْنِ الْکَرِیْمَیْنِ سیدنا صدیقِ اکبر، سیدنا فاروقِ اعظم، صاحبین طیبین سیدنا ذوالنورین، سیدنا حیدر کرار کو خصوصیت ہے۔ اِن سب کے قلب ذکرِ الٰہ اور زبانیں درود شریف سے تر اور لذت گیر ط

"رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ وَبِجَاہِہٖ عَلَیْنَا ط"

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تبرکاتُ النبیّ المختار
صلّی اللہُ تعالیٰ علیہِ وسلّمَ

قرآنِ پاک :- پ۲ سورۃُ البقرۃ آیتِ کریمہ ۲۴۸

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ع ○

اُن سے اُن کے نبی نے فرمایا کہ اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے چین ہے اور کچھ بچی ہوئیں چیزیں معزز موسیٰ، معزز ہارون کے تبرک کی۔ اُٹھا لائیں گے فرشتے بیشک اس میں بڑی نشانیاں ہیں اگر ایمان رکھتے ہو۔

○ وہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا حضرت آدم صفیُّ اللہ علیہ السلام پر نازل ہوا۔ اس میں انبیاء کے مساکن اور مکانات کی تصویریں اور آخر میں نبیِّ پاک صلی اللہ علیہ وسلم، نماز میں بحالتِ قیام ہیں اور انبیاء وصحابہ آپ کے اِرد گرد کھڑے ہیں۔ مساکن ومکانات، حجُرات طیّبات کی تصاویر ہیں۔ حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السلام کی قمیص اور حضرات موسیٰ وہارون علیہما السلام کے تبرکات، تورات کے الواح کے ٹکڑے، عصا مبارک، کپڑے، نعلین اور عمامہ مبارک اور تھوڑا سا منّ وسلویٰ۔ اِن تبرکات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے تسکین رکھی ہے۔ اِس تابوت کو آگے رکھ کر دُعا مانگتے تو قبول ہو جاتی۔ "خزائن العرفان فی ترجمۃ القرآن"

تبرکاتِ انبیاء :- اَلْمَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَۃ قدم بقدم بکھرے ہوئے آثارِ نبوی کی آماجگاہ ہے۔

☆ **اَلْمَکَّۃُ الْمُعَظَّمَۃ :-** صفا اور مروہ دو پہاڑیاں جو کعبۃُ اللہ سے متصلاً جانبِ مشرق کوہِ ابو

۳

لہ تبرکاتِ انبیاء وآثارِ اخیار کی زیارت کرنا - درود شریف پڑھنا اور ادب واحترام بجالانا ایمان کی نشانی ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

قبیس کے دامن میں ہیں۔ سیدہ ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے اکلوتے معصوم بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ساتھ سکونت پذیر ہوئیں۔ سنگلاخ زمین، کوہ و بیابان نہ پانی نہ سبزہ نہ کوئی سامانِ خورد و نوش۔ اپنے لختِ جگر کے لیئے پانی کی تلاش میں دوڑیں اُن کے قدوم میمنت کے سبب سے یہ دونوں پہاڑیاں متبرک ہو کر شعائر اللہ بن گئیں۔ پھر ربِ کریم نے اپنی رحمت کی گودی "حطیم" میں سُلا لیا یہ اُن کی آخری آرامگاہ بن گئی۔

☆ قبہ مقام ابراہیم علیہ السلام :۔ وہ پتھر جس پر ابوالانبیاء ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے دو قدموں کے نشان لگے ہوئے ہیں۔ زائرِ ان متبرکات کی زیارت سے آنکھوں کا نور اور دل کا سرور پاتا ہے۔ وہاں سجدے کرتا دعا مانگتا اور درود شریف پڑھتا ہے۔ اُن کی تعظیم سے قلب کا تقویٰ ملتا ہے۔ شعائر اللہ "تبرکات" کی تعظیم درحقیقت اللہ ربُ العزت کی تعظیم ہے۔ حقیقت بین نگاہ سے دیکھا جائے تو سارا حج ہی انبیاء کے بکھرے ہوئے تبرکات کا گلدستہ ہے۔ آبِ زمزم غلاف کعبۃ اللہ، حجرِ اسود، ملتزم وغیرہ ذٰلک ط

☆ قمیص یوسف علیہ السلام :۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وراثۃً بطور تبرک چلی آ رہی تھی "بروایت" جبرائیل علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں یہ قمیص پہنائی۔ جو حضرت یعقوب علیہ السلام نے آپ کے گلے میں بطورِ تعویز پہنا رکھی تھی۔ قرآنِ پاک کے الفاظ میں اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ج جب اُن کے چہرہ پر یہ قمیص ڈالی گئی تو بصارت لوٹ آئی۔ یہ قمیص[1] کی شان ہے جو خاندانِ نبوت کا تبرک ہے۔ جس کی عظمتِ شان اور برکات قرآن و حدیث میں بالوضاحت بیان فرمائی گئی ہیں۔

---

[1] پ ۱۳ سورۃ یوسف آیتِ کریمہ ۹۳ میرا یہ کرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو۔ اُن کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ اِس احسن القصص میں قمیص کا کردار واضح اور نمایاں ہے۔ یہاں آنکھوں کا نور ملا وہاں قمیص یوسف علیہ السلام کی عزت حرمت، عفت کی گواہ بنی، پنگوڑا میں چالیس روزہ شیر خوار بچے نے یہ نہیں کہا یوسف علیہ السلام کو دیکھو کیونکہ اُس کو علمِ لدنی تھا کہ یوسف علیہ السلام تو پاک ہیں کہ یہ نفوسِ قدسیہ، اخلاقِ ذمیمہ، افعالِ قبیحہ، اعمالِ رذیلہ سے پاک ہوتے ہیں۔ اور اخلاقِ شریفہ طاہرہ مقدسہ اُن کے خمیر میں گندھا ہوتا ہے۔ یہاں بچے نے قمیص کی بات کی کہ قمیص کو دیکھو پہننے والے کے جسمِ پاک سے لگ کر یہ بھی تبرک بن گیا اور کتنے لطیف پیرایہ میں صداقت اور پاکدامنی

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

☆ سیدہ اسمآء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک کسروانیہ یا طیالسی جُبّہ شریف ذات النطاقین
نکالا اور فرمایا یہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا۔ مَیں نے مانگ کر لے لیا۔ ہم اس جُبّہ مُبارک کے کچھ حصّہ کو بھگو کر نچوڑتے تو لاعلاج بیماروں کو اُس کا غسالہ پلاتے تو اُس کی برکت سے ربِّ کریم شفا عطا فرما دیتا۔ ایسا ہی جُبّہ سیدہ اُمّ المؤمنین اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھی بطورِ تبرّک موجود رہا۔ "صحیح مسلم شریف"

☆ سیّدہ فاطمہ بنتِ اسد، والدۂ ماجدہ سیدنا علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قمیض بطورِ کفن نبیِّ کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" نے عطا فرمائی وُہ اس قمیص "تبرّک" سے جنّت کی حُورِعین بن گئیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لحد میں لیٹنے سے قبر عظمت کا نشان بن گئی۔

☆ تبرّکات اخیار :۔ حضرت ابُوالحسن علی بن سعید خرقانی علیہ الرحمۃ نے "خرقہ" سُلطان محمود کو عطا فرمایا جس کی برکت سے کُفرستان ہند میں سومنات کا بُت کدہ فتح ہُوا اور اسلام کا جھنڈا لہرایا۔ اور ہزارہا بُت پرست، خُدا پرست بن گئے۔

☆ انگشتری مُبارک :۔ حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے دستِ مُبارک میں عُمر بھر رہی جس پر "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم" کندہ تھا۔ اِس سے شاہانِ عجم کے خطُوط پر مُہر لگایا کرتے۔ پھر یہ خلیفۂ اوّل، پھر خلیفۂ ثانی پھر خلیفۂ ثالث کے پاس رہی۔ اور یہ اُنگشتری بیرِ اریس میں گر کر گُم ہوگئی تو اُمورِ سلطنت و خلافت میں فتور آگیا۔ "بدرُ الانوار فی آداب الآثار"

☆ مُشک مُبارک :۔ حضرت علی مُرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مُشک تھا وصیّت کی کہ اِسے میرے کفن اور جسم پر مَل دینا کہ یہ رسُول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" کا بچا ہُوا مُشک مَیں نے بطورِ تبرّک سنبھال کر رکھا ہُوا تھا۔ "کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب"

بقیہ حاشیہ ← تعظیم آثار سے صاحبِ آثار صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہوتی ہے اور محبّت، ادب میں سمٹتی ہے۔

یُوسف علیہ السلام کی گواہی دی اور وُہ بھی قمیص ہی تھی۔ جسے بیٹے خُون آلُودہ کر کے باپ کے سامنے لائے کہا اُن کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔ یہاں اِس قمیص نے باپ پر بھائیوں کا مکر کھولا۔ وہاں قمیص نے عورت کا مکر کھولا اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ عورتوں کے مکر بہت بڑے ہیں۔ اور کہیں یہ قمیص عذابِ قبر سے نجات کا سبب بنی اور کہیں والدۂ عائشہ صدیقہ اُمِّ رُومان رشکِ حُورانِ فردوس کو حُورِ جنان فرمایا۔ تبرّک سے حصُولِ فیضان کے لیئے ایمان عقیدت محبّت شرط ہے"۔
زینب "رضی اللہ تعالیٰ عنہا" ۱۲ منہ، سلّمہُ اللہ تعالیٰ ربّہٗ ۶

Marfat.com

☆ **نعلینِ مبارک** :- حضرت یہ نعلین مبارک سنتالیس سال کی زیارت تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدمین شریفین پر رہے۔ حضور نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے وصال کے بعد خدیجہ یہ میرے سینہ پر رکھ دینا اور ایسا ہی کیا گیا۔ اس وقت سے متبرک ہونے کا رتبہ پایا۔

☆ **خرقۂ مبارک** :- غوث یہ وہ مرقع مبارک ہے جو حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت غوث صمدانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنایا تھا۔ جو سند بعد سند منتقل ہوتا ہوا سید عبدالرزاق کے ہاتھ سے آپ نے پایا۔ آپ سے یہ ترتیب وار سلف تا خلف سے چلا آرہا ہے۔

☆ **قبا مبارک** :- حضور غوث الثقلین شیخ محمد نقشبند قدس سرہ العزیز کی یہ قبا شریف حضور غوث صمدانی و محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔ آپ اسے بھی باوضو پہنا کرتے تھے اس سے جمعیت قلبی و سکین حاصل ہوتا ہے۔ اور بے شمار فوائد دینوی و فضائل اخروی کا وقوع ہے۔ ☆ **مؤلف غفرلہ**

☆ **ردائے مبارک** :- بعض وقعات شاہد ہیں کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تبرک غلاموں کو عطا فرمائے۔ انھوں نے بطور تبرک قبر میں ساتھ لے جانے کو ترجیح دی۔

☆ **عباء مبارک** :- حضرت کعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربار رسالت کی حاضری میں قصیدہ بانت سعاد پیش کرنے پر ایمان بھی لائے اور تبرک "چادر بھی پائی۔

☆ **چادر مبارک** :- علامہ بوصیری صاحب قصیدہ بردہ علیہ الرحمۃ کو عالم رؤیا میں چادر عطا ہوئی جس سے شفا بھی پائی۔ یہ چادر شاہان خلفاء عباسیہ نے ان کے خاندان سے حاصل کرلی اور خاص تقریبات میں اپنے سروں پر رکھتے اور برکت حاصل کرتے۔

☆ **جبۂ مبارک** :- خواجہ اویس قرنی سہیل منی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جبۂ مبارک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے زمانہ میں عطا فرمایا۔

☆ شہنشاہ ہند اورنگ زیب عالمگیر کی شاہی مسجد لاہور، دہلی، کشمیر اور کثیر ممالک میں تبرکات قابل زیارت ہیں۔ ۲

Marfat.com

☆ **مُوئے مُبارک** :- شاہِ والاجاہ شاہ عبدالرحیم مُحدّث دہلوی علیہ الرحمۃ کو خواب میں مُوئے مُبارک بطورِ تبرّک عطا فرماتے۔ بیدار ہونے پر ان کے ہاتھ میں محفوظ تھے۔ فرماتے ہیں جب مُوئے مُبارک کو دھوپ میں لایا جاتا تو غیب سے ایک سفید بادل کا ٹکڑا آکر سایہ کر دیتا اور زائرین کی زبانوں پر خود بخود درود شریف جاری ہو جاتا۔ آج تک اُن کے خاندان میں یہ تبرّک محفوظ ہے۔ جس کی زیارت سے قلب کو سرور اور رُوح کو راحت ملتی ہے۔

☆ تبرّکات کی زیارت کرنا اور اُس سے شفا چاہنا اور اُس کے ذریعہ ربِّ کریم سے دُعا مانگنا عذابِ قبر، آخرت سے نجات چاہنا اور چُومنا۔ درود شریف پڑھ کر آنکھوں سے لگا کر برکتیں حاصل کرنا مستحب ہے۔ جو تمسّک بالکتب والسنّت سے ثابت ہے۔ تبرّکات کا اثر[1] تب ہوتا ہے جب محل بھی اثر پذیر ہو جس کی اساس ایمان ہے۔ محبّت اور ادب سے مزید رنگینی کا ظہور ہوتا ہے۔ حضور صاحب الآثار صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش نعلین شریف کو سر پر رکھ کر دُعا مانگنا ربِّ کریم کو پسند اور تبرّکات کا انکار قلبی انتشار اور گمراہی کا سبب ہے۔

○ **تبرّکات کے انوارِ جزئیات** :-

اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○	پ۲ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۱۲۵ "قَالَ عَزَّ اسْمُهٗ" کہ میرا گھر خوب صاف ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجود والوں کے لیے۔

جب سیدنا ابراہیم خلیل اللہ سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہما السلام تعمیر بیت اللہ کر چکے تو حکم ہوا میرے گھر کو صاف

---

[1] آثارِ مبارکہ درود شریف کا محلِ نزول ہیں۔ درود شریف پڑھنے والوں کو صادق الوعد نے اجر کا وعدہ "خلفِ وعد" محال اور ممتنع کے باوجود" قسموں کی توثیق سے فرمایا "حدیثِ قدسی"۔ فَيَقُوْلُ يَا مَلٰئِكَتِيْ هٰذَا عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِيْ اَكْثَرَ الصَّلٰوةَ عَلٰى حَبِيْبِيْ مُحَمَّدٍ فَوَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَجُوْدِيْ وَمَجْدِيْ وَارْتِفَاعِيْ لَاُعْطِيَنَّهٗ لِكُلِّ حَرْفٍ صَلّٰى بِهٖ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ وَلَيَأْتِيَنِّيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَ لِوَاءِ الْحَمْدِ وَنُوْرُ وَجْهِهٖ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَكَفُّهٗ فِيْ كَفِّ حَبِيْبِيْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" ترجمہ فرمایا اے فرشتو! یہ میرا بندہ کثرت سے میرے حبیب پر درود شریف پڑھتا ہے۔ مجھے اپنی عزت، جلال، سخا، بزرگی اور عظمت کی قسم! میں اُسے ایک ایک حرف کے بدلے جنت میں محل دوں گا۔ روزِ قیامت لواء الحمد کا سایہ۔ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا اور اس کا ہاتھ میرے حبیب کے ہاتھ میں ہوگا۔ "سبحان اللہ" درود شریف کے انعامات تبرکات و عنایات بیغایات ہیں اور صاحب درود شریف کے ولد، والد کی قسم شہر، کلام، عمر شریف کی قسم پر قرآن مجید، فرقان حمید شاہد عادل ہے" فافہم ط شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ الی النبی المختار صفحہ ۱۹۴

Marfat.com

ستھرا رکھو تو آپ جھاڑو سے صفائی کرنے لگے تو بادِ صبا نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کیا۔ اے اللہ کے پیارے خلیل علیہ السلام! یہ خدمت میں سرانجام دیتی ہوں تو بادِ صبا نے خس و خاشاک، کنکر و ذرات تبرکات کعبہ معظمہ یکجا کئے تو حکم ہوا۔ اس کو تمام روئے زمین میں پھیلا دے تو جہاں جہاں یہ بیت اللہ کے ذرات گریں گے تو وہاں وہاں مسجدیں بنیں گی۔ یہ کعبۃ اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ کعبۃ اللہ کے ذرات کا یہ عالم ہے تو کعبہ کے کعبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کی نگاہ کے انوار کی کیا شان ہو گی۔ جہاں پڑ گئی، صحابی، ولی، مومن بنا دیا۔ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور کے انوار اور آپ "صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے روحانی بیٹے ہیں۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے منور ستاروں کی مانند ہیں۔

از فروغ تست روشن دین و دنیا ہر دو جا — بر تو بادا از خدا صلوٰۃ اے بدر الدجیٰ
از بہارِ لطف تو سرسبز باغِ کائنات — وز نسیمِ فیض تو شاداب تر روضُ الصفا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَجَلَالِہٖ وَکَمَالِہٖ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ بِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَھُوَ الرَّفِیْقُ، اَلْمُوَفِّقُ بِالتَّحْقِیْقِ اَلْاِبْتِدَاءُ مِنَ اللّٰہِ وَالْاِخْتِتَامُ اِلَی اللّٰہِ وَاِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجْعٰی وَرَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَا سَتَّارُ یَا غَفَّارُ یَا اَللّٰہُ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ط

"۳۶۵۴"

کتبہ محمد المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم

فاضل جلیل عالم نبیل عبد المصطفیٰ ابو الرضاء مولانا حافظ محمد عنایت اللہ کان اللہ لہٗ
"سنی حنفی نقشبندی مجددی نوری"

اختتام پذیر: جمعۃ المبارک ۲۲ جمادی الثانی ۱۴۱۳ ہجری المقدسہ مطابق ۱۷ دسمبر ۱۹۹۲ء

عروس البلاد لاہور پاکستان

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صلوٰۃ وسلام بحضور سیّد الانام

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَآلِکَ وَسَلَّمْ

مُصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
نوشۂ بزمِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شبِ اسراء پہ دُلہا پہ دائم درود
نوشۂ بزمِ جنّت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
اُن بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

وہ زبان جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان
کانِ لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

پارہ ہائے صُحُف غنچہ ہائے قدس
اُن ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

یعنی اَفضَلُ البَشر بَعدَ الرُّسُل
ثانیِ اثنینِ ہجرت پہ لاکھوں سلام

وہ عُمر جن کے اعدا پہ شیدا سقر
اُس خُدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

یعنی عُثمان صاحبِ قمیصُ الہُدیٰ
حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

مُرتضٰے شیرِ حق اَشجعُ الاشجعین
ساقیٔ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام

بے عتاب و عذاب حساب و کتاب
تا ابد اہلِ سُنّت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضا
مُصطفٰے جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

——— بزبان اُردو ———

یَا نَبِی سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا رَسُوْل سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا حَبِیْب سَلَامٌ عَلَیْکَ صَلٰوۃُ اللّٰہ علیک[1]

مُصطفٰے خیر الوریٰ ہو سرورِ ہر دوسرا ہو اپنے اچھوں کا تصدق ہم بدوں کو بھی عطا ہو

کنزِ مکتومِ ازل میں دُرِّ مکنونِ خدا ہو سب سے اوّل سب سے آخر ابتداء ہو انتہا ہو

[1] فرشتوں کی سلامیاں، دُرود و سلام کی لوریاں اور اُن کے نغمات کی گونج تا ہنوز فضا میں سُنی جاتی ہے۔ مَاشَاءَ اللّٰہ ؎

فرشتوں کی سلامی دینے والی فوج گاتی تھی جنابِ آمنہ سُنتی تھیں یہ آواز آتی تھی رضی اللہ عنہا

"مُرتّب تحفۃُ الصّلوٰۃ اِلَی النّبیّ المختار"

Marfat.com

سب بشارت کی اذن تھے تم اذاں کا مدعا ہو سب تمہاری ہی خبر تھے تم مؤخر مبتدا ہو
سب مکاں تم لامکاں میں شہا تم جانِ صفا ہو سب تمہارے در کے رستے اک تم راہِ مہدیٰ ہو
وہ گلِ روضے کا چمکا سر جھکا و کجکلا ہو وہ درِ اقدس پہ آئے جھولیاں پھیلاؤ شاہو
یا نبی سلام علیک یا صدیق سلام علیک یا فاروق سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

بزبانِ پنجابی

یا رب العلمین سر کر دے سب دا سینہ سب نوں دکھا مدینہ رحمتاں دا اوہ خزینہ
پھر روضے کول سب کھل کے ادبوں دست بستہ ہو کے سب سناؤ عرضاں رو کے منہ اشکاں تھیں دھو کے
مدینے اٹھ کے صبح سویرے جالیاں ہیٹھ لایئے ڈیرے پڑھیئے چار چوفیرے پردے رکھ لو میرے
دکھ بھرے تاں دا صدقہ کربلا والاں کا صدقہ بھیک دو لعلاں دا صدقہ نازے پالاں دا صدقہ
چھوڑ کر دامن تمہارا اوریں کس کا سہارا کس کے در پہ ہو گزارا کون ہے داتا ہمارا
آپ سلطانِ مدینہ مہبطِ وحیٔ السکینہ مشک سے بہتر پسینہ نور سے معمور سینہ
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

بزبانِ فارسی

زمن بری بمدینہ صبا سلام علیک چنانچہ مے بری زاہلِ وفا سلام علیک
رساں رساں بدرِ روضۂ رسولِ کریم امیدِ تضرع زما بے نوا سلام علیک
بروزِ عین توقع گناہگاراں را نہ رد کنی بپذیری شہا سلام علیک
روزِ حشر ایران معصیت گویند ترا کہ شافعِ روزِ جزا سلام علیک
زخستہ عاجز و مسکین و ناتواں جامی رساں بحضرتِ او اے خدا سلام علیک

دست بستہ ہیں کھڑے حاضر غلام پیش کرتے ہیں غلامانہ سلام
السلام اے سبز گنبد کے مکین السلام اے رحمۃً للعلمین

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

"از حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی" "بزبانِ عربی سلام صفحہ ۴۷۵ پر ملاحظہ ہو"

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعتیہ درود شریف "منظوم"

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

عطر و گلاب سے منہ کو دھو — حبِّ نبی کی دل میں ہو — ہر دم زبان سے یہ کہو — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی کَرِیْمِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی رَحِیْمِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

شکرِ خدا یا محمدی — ہم کو بنایا اُمتی — کس کو ملا یہ مرتبہ — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی مَحْبُوْبِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اولیاء انبیاء سب تمام — پڑھتے درود اور سلام — ہے یہی خود خدا کا کام — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی رَءُوْفِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی رَحِیْمِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

کس کی مجال جو دم بھرے — صفت رسول کی کرے — جس پر خدا خود پڑھے — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی نُوْرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی مُنِیْرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

دم بدم پڑھو درود — حضرت بھی ہیں یہاں موجود — یعنی محمد مصطفٰے — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

پیارا ہے نام مصطفٰے — ہر رنج و غم کی ہے دوا — جنت کے در پہ ہے لکھا — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی اَوَّلِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی اٰخِرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

عرش بریں بھی جھوم کر — نعلین پاک کو چوم کر — پڑھنے لگا یوں جھوم کر — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی ظَاهِرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی بَاطِنِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

در پہ جو تیرے آئے گا — جھولیاں بھرتا جائے گا — جود و سخا ہے تیرا عام — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی بَشِیْرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی نَذِیْرِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

تیری ادا ادائے حق — تیری رضا رضائے حق — وحی خدا ہے تیرا کلام — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ — صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے بارگاہِ اکبری — یہی ہے دعا آخری — جب مریں لب پہ ہو یہی — صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

Marfat.com

زائرِ حرم سے ایک سوال

"از حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی"
مؤلف تحفۃ الصلوٰۃ

بتاؤ مجھ کو بھی طیبہ میں تم، کیا کیا دیکھ کر آئے
بادب، دو زانو منتظر تھے کتنے لوگ، کتنے خوش نظر آئے
مدینہ سے بچھڑنے کا، دیکھا غم، کتنے چہروں پر
سلامی کو گئے جو لوگ، اُن میں کتنے باحالِ دگر آئے
گئے تھے کیا احرام باندھ کر تم میقات سے بیت المکرم میں
سناؤ کچھ وہاں کی کس حال میں چھوڑ کر دیوار و در آئے
حجرِ اسود کا بوسہ لیا تم نے، اور آنکھوں سے لگایا بھی
کیا آبِ زمزم کے چشمہ مصفا سے پیا قلب و نظر سے تر آئے
کسی بچھڑے ہوئے ساتھی کی بابت بھی آپ نے کچھ، فرمایا
جن کی یاد سے آنکھوں میں کچھ، آنسو بھی بھر آئے
امیرِ حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاں پہنچے، کیا درِ اقدس پر میری بھی سلامی دی
جو ہجراں میں پڑے ہیں سسکتے اُن کے لئے بھی، کچھ خبر لائے
جنت البقیع پہنچے، جنت القباء، جنت المعلیٰ
شہیدانِ وفا کی تربتوں کو کیا ادب سے چوم کر آئے
گرائے تم نے موتی حافظ چشمِ پرنم سے کہاں اور کب
جبین پر خاکِ پاک مدینہ کی کیا مل کر گھر آئے
مزارِ عثمان ذوالنورین، دربارِ حلیمہ فاطمہ، حسن و ابراہیم "رضی اللہ عنہم"
کیا چڑھا کر تم وہاں، اپنی عقیدت کے گہر آئے
کیا ہے تم نے یہ سب کچھ تو پھر تجھ کو مبارک ہو
محبت کے آنسو اب اشتیاق سے میرے بھی بھر آئے
نظرِ حافظ نہ چھلک، ربِ کریم پر رکھ نظر
کیا عجب ابھی ترے لئے پیغام مدینہ سے پھر آئے

Marfat.com

تحفۃ الصلوٰۃ

"از قلم خورشید عالم سدیدی"

جب بھی کسی نے پیش کیا تحفۃ الصلوٰۃ — مقبولِ بارگاہ ہُوا تحفۃ الصلوٰۃ
جس سے چھٹیں قلوب کی تاریکیاں تمام — ایسا ہے مہر جلوہ نما تحفۃ الصلوٰۃ
یارب نصیب ہو اُسے اُلفت حضور کی — دِل کے لہو سے جس نے لکھا تحفۃ الصلوٰۃ
شامل ہیں قسم قسم کے اِس میں درود پاک — بیشک ہے بابِ رشک و مدٰہی تحفۃ الصلوٰۃ
دوزخ کی آگ اس پہ ہوئی یک بیک حرام — جس نے خلوصِ دل سے پڑھا تحفۃ الصلوٰۃ
سرکارِ دوجہاں کی زیارت کے واسطے — اللہ کی ہے ایک عطا تحفۃ الصلوٰۃ
ملتی ہے اس سے دل کے گلستاں کو تازگی — فردوس کی ہے آب و ہوا تحفۃ الصلوٰۃ
رکھ اس کا وِرد لمحہ بہ لمحہ وضو کے ساتھ — ہر ایک درد کی ہے دوا تحفۃ الصلوٰۃ
چھٹ جائیں گے اندھیرے سبھی اس کے وِرد سے — انوار کی ہے ایک ردا تحفۃ الصلوٰۃ
وُہ شخص ہوگا دُنیا و عُقبیٰ میں کامران — پڑھ لے گا جو بنامِ خُدا تحفۃ الصلوٰۃ
یارب عنائتیں ہوں عنایتؔ پہ بے شمار — چھپوا کے جس نے شائع کیا تحفۃ الصلوٰۃ
اے مومنو پڑھو کہ یہ سُنّت خُدا کی ہے — پڑھتا ہے روز خود بھی خُدا تحفۃ الصلوٰۃ
آنکھوں کا نُور بھی ہے جگر کا قرار بھی — ایمان کی بھی ہے یہ ضیاء تحفۃ الصلوٰۃ
کرتا ہے آدمی کو خُدا سے قریب تر — یہ ہدیۂ سلام و دُعا تحفۃ الصلوٰۃ
اِس کی فضیلتوں کا کنارہ نہیں کوئی — ہے ردِّ اِبتلاء و بلا تحفۃ الصلوٰۃ
بخشش نے اُس کی راہ میں غنچے بچھا دیئے — جو اپنے ساتھ لے کے گیا تحفۃ الصلوٰۃ
پروردگار سب کی مشقت قبول کر — جن جن کی کوششوں سے چھپا تحفۃ الصلوٰۃ
شکرِ خُدا و نازشِ کونین و انبیاؑ — خُوش وقت میں ہے لکھا گیا تحفۃ الصلوٰۃ

۱۴۱۲ ہجری

مخمورؔ لفظ لفظ ہے اس کا بہشت گوش
مومن کی رُوح کی ہے غذا تحفۃ الصلوٰۃ

"مؤلف تحفۃ الصلوٰۃ"

فاضلِ اَجل عالمِ بے بدل مدّاحِ رسُول حضرت مولانا الحاجّ حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ

Marfat.com





خوشخبری

۷۸۶/۹۲

شوارق الانوار
فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار
المعروف
دلائل الخیرات شریف

نہایت ہی نفیس ○ خوشخط ○ خوبصورت ترین ○ ترجمہ و حواشی سے مزین۔ ○ حشو و زوائد سے پاک ○ اغلاط سے مبرّا، قدیم نسخہ صحیحہ "مصریہ" کے مطابق، آرٹ پیپر، عنقریب شائع ہو رہی ہے"

◎ وظیفہ پڑھنے والوں کے لئے

مفت

معہ

کوکب الدریہ
فی مدح خیر البریہ
المعروف
قصیدہ بردہ
شریف



رابطہ فون نمبر ۷۵۷۱۲۵۵

◎ الشیخ الدلائل حضرت مولانا محمد یوسف مدنی حریری علیہ الرحمۃ
"المدینۃ المنورۃ" سے اجازت و سند یافتہ
○ مداح رسول حضرت الحاج حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی نوری"

Marfat.com

Marfat.com